جلد سوم تفسیر عمدۃ البیان

اُتْلُ پڑھ تو اے محمد صلعم مَآ اُوْحِیَ اِلَیْکَ جو چیز کہ وحی کی گئی ہے طرف تیرے مِنَ الْکِتٰبِ کتاب سے کہ وہ قرآن ہے قربۃً الی اللہ واسطے
حفظ الفاظ اُسکی کے اور واضح کرنے معانی اُسکی کے اور عمل کر تو اُسپر جو کچھ کہ اُسمیں ہے وَاَقِمِ الصَّلٰوۃَ اور قایم کر تو نماز کو کہ ہمیشہ مع شرایط اور
ارکان کے اُنکے وقتوں پر اُنکو پڑھ اِنَّ الصَّلٰوۃَ تَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ تحقیق کہ نماز باز رکھتی ہے کار بد سے کہ نزدیک عقل کے نہایت قبیح ہے
وَالْمُنْکَرِ اور عمل بد سے کہ جو شرع میں منع ہے یعنی سبب ہو جاتی ہے باز رکھنے کا اعمال بد سے اسواسطے کہ ہمیشہ اُسکے مشغول رہنا موجب دوام ذکر خدا کا ہے اور
باعث خوف کا نفس میں کہ سبب پرہیز کرنے کا ہے گناہوں سے قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ جبتک باز رکھے نماز بد کاموں سے تو نہ زیادہ ہوگا نماز پڑھنے والے کو
خدا سے مگر بُعد اور دوری اور منقول ہے کہ ایک جوان انصاری فرض نمازیں ہمیشہ ہمراہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پڑھتا تھا اور بد کاموں کا بھی مرتکب
ہوتا تھا لوگوں نے جناب اقدس نبوی میں اُسکے حال کو عرض کیا فرمایا کہ نماز اُسکی ایک روز افعال بد سے باز رکھے گی ایسا ہوا کہ بعد تھوڑے دنوں کے اُسنے توبہ کی
اور زمرہ صلحا میں داخل ہوا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نماز ایک منع ہے خدا کی طرف سے اسواسطے کہ وہ منع کرتی ہے نماز پڑھنے والوں کو گناہوں سے
جبتک کہ وہ نماز میں مشغول رہیں اور بعد اسکے یہی آیت تلاوت فرمائی اور منقول ہے کہ سعد خفاف نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سوال کیا کہ کیا قرآن کلام کرتا ہے حضرت
یہ سنکر مسکرائے اور فرمایا کہ رحم کرے خدا ہمارے ضعیف شیعوں پر کہ وہ اہل تسلیم ہیں اور فرمایا کہ اے سعد نماز کلام کرتی ہے اور واسطے اُسکے صورت اور خلق ہے حکم کرتی ہے
اور منع کرتی ہے سعد کہتا ہے کہ یہ سنکر رنگ میرا متغیر ہو گیا اور میں نے کہا کہ یہ ایسی چیز ہے کہ لوگوں میں اسکو نقل نہیں کر سکتا حضرت نے فرمایا کہ نہیں ہیں آدمی مگر شیعہ
ہمارے اور جو کوئی کہ نہیں پہچانتا ہے نماز کو پس تحقیق کہ اُسنے انکار کیا ہے ہمارے حق کا پھر فرمایا کہ اے سعد تجھکو کلام قرآن کا سناؤں میں نے کہا کہ ہاں درود خدا کا اوپر تیرے
پس فرمایا کہ ان الصلوۃ تنہی عن الفحشاء والمنکر ولذکر اللہ اکبر پس نہی تو کلام ہے اور فحشاء اور منکر مرد ہیں اور ہم ذکر خدا کا ہیں اور ہم اکبر ہیں اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ
جو کوئی چاہے کہ نماز میری مقبول ہوئی ہے درگاہ خدا میں تو چاہیے کہ نظر کرے اور دیکھے کہ نماز اُسکی نے فحش اور منکر سے منع کیا ہے یا نہیں اسواسطے کہ جسقدر نماز نے کہ گناہوں
سے اسکو منع کیا ہے اور باز رکھا ہے اسیقدر مقبول درگاہ الٰہی کی ہے اور جابر سے روایت ہے کہ لوگوں نے رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ فلاں شخص ان کو نماز پڑھتا ہے اور رات
کو نہیں پڑھتا فرمایا کہ البتہ نماز اسکو باز رکھے گی وَلَذِکْرُ اللّٰہِ اور البتہ ذکر خدا کا اَکْبَرُ بہت بزرگ ہے سب طاعتوں سے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکی یہ ہیں
کہ نماز کہ متضمن ذکر خدا کو ہے زیادہ بزرگ ہے سب طاعتوں سے اور اکثر کے نزدیک مراد اس سے مطلق ذکر خدا کا ہے اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یاد کرنا خدا کا ہے نزدیک
حلال و حرام کے اور امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ ذکر کرنا خدا کا نماز پڑھنے والوں کو زیادہ بزرگ ہے ذکر کرنے انکے سے خدا کو اور ایسے ہی ابن عباس نے فرمایا ہے کہ ذکر

کرتا خدا انکو اپنی رحمت کے ساتھ زیادہ بزرگ ہے اُس شے کہ تم اُسکو طاعت کرکے یاد کرتے ہو اور معاذ بن جبل سے روایت کرتے ہیں کہ کوئی عمل زیادہ بزرگتر ذکر خدا سے نہیں ہے عذاب سے خلاصی
پانے میں لوگوں نے کہا کہ بہتر جہاد بھی نہیں ہے فرمایا کہ جہاد سے بہتر ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے ولذکر اللہ اکبر اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم سے کسی نے سوال کیا کہ خدا تعالیٰ کو کونسا عمل بہت
کا زیادہ دوست ہے فرمایا کہ وقت مرنے کے زبان ذکر خدا میں مشغول ہو اور حضرت صادق نے فرمایا کہ شیعہ ہمارے وہ آدمی ہیں کہ جبوقت تنہائی میں ہوں تو ذکر خدا کا بہت کریں اور ابو سعید
خدری نے جناب رسولخدا سے روایت کی ہے کہ کوئی مجلس نہیں ہے جسمیں کہ ذکر خدا کا ہوتا ہو مگر کہ فرشتے اُن ذکر کرنے والوں کے گرد کو چاروں طرف سے گھیرتے ہیں اور رحمت خدا سے اُن کو
پوشیدہ کرتے ہیں اور دوسری روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ ہرچند جانتا ہے لیکن اُن فرشتوں سے پوچھتا ہے کہ تم کہاں گئے تھے وہ کہتے ہیں کہ خداوندا تو جانتا ہے کہ ہم فلانی مجلس میں گئے تھے
کہ وہاں اُس مجلس کے آدمی تیرا ذکر کرتے تھے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے فرشتو گواہ رہو کہ میں نے اُن سب کو بخشا فرشتے کہتے ہیں کہ اے خداوند فلانا شخص انہیں میں بیٹھا تھا اور وہ تیرا ذکر
نہیں کرتا تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں نے اُسکو بھی بخشا کہ جو کوئی میرے ذکر کرنے والوں کے پاس بیٹھتا ہے میں اُسکو بھی اپنی رحمت سے محروم نہ رکھونگا **واللہ یعلم** اور خدا جانتا ہے
ما تصنعون جو کچھ کرتے ہو تم نماز اور ذکر اُسکا اور سوائے اُسکے اور سب موافق اعمال کے جزا دیگا **ولا تجادلوا** اور نہ نزاع کرو تم **اھل الکتاب** اہل کتاب سے کہ
وہ یہود و نصاریٰ ہیں اے مسلمانو **الا بالتی ھی احسن** مگر ساتھ اُس کلمہ کے کہ وہ نزدیک تر ہے یعنی انکی سخت کلامی کو نرم کلامی اور خوش خوئی سے دفع کرو اور اُن کے
غضب کو بردباری سے مقابلہ کرو اور اگر یہ بھی فائدہ نہ دیوے تو میل طرف جہاد کے کرو لیکن پہلے لڑائی سے بہ نرمی مقابلہ انکا کرو **الا الذین ظلموا** مگر وہ لوگ کہ ظلم
کیا ہے انہوں نے **منھم** انہیں میں کہ عہد کو توڑ ڈالا ہے یا جزیہ کو قبول نہیں کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ ظالمان اہل کتاب وے ہیں کہ واسطے خدا کے فرزند ثابت کرتے ہیں اور یا یہ
کہ حضرت کی ایذا میں کوشش کرتے ہیں اور یا یہ کہ حق کو پوشیدہ کرتے ہیں اور فرماتا ہے خدا تعالیٰ کہ **وقولوا** اور کہو تم انکے بصدق دل **اٰمنا** ایمان لائے ہم
بالذی انزل ساتھ اُس چیز کے کہ نازل کی گئی ہے **الینا** طرف ہمارے یعنی قرآن **وانزل الیکم** اور نازل کی گئی ہے طرف تمہارے یعنی توریت انجیل اور
زبور **والٰھنا والٰھکم واحد** اور خدا ہمارا اور خدا تمہارا ایک ہے **ونحن لہ** اور ہم واسطے اسکے **مسلمون** فرمانبرداری کرنے والے ہیں اور اخلاص
کرنے والے بخلاف تمہارے کہ تمنے اپنے علماء کو معبود اپنا بنایا **وکذلک** اور ایسے ہی جیسے کہ پہلے انبیاء پر ہمنے کتابیں بھیجی ہیں ایسے ہی **انزلنا الیک الکتاب**
نازل کیا ہے ہمنے طرف تیرے کتاب مجید یعنی قرآن کو کہ موافق ہے اصول میں پہلی کتابوں کے **فالذین اٰتینٰھم الکتٰب** پس وہ لوگ کہ دی ہے ہمنے انکو
کتاب یعنی علم پہلی کتابوں کا ہمنے انکو دیا ہے مثل ابن سلام کے اور اصحاب اُسکے کے **یؤمنون بہ** ایمان لاتے ہیں ساتھ اُس قرآن کے اور قمی نے لکھا ہے کہ وہ آل محمد صلعم
ہیں کہ جنکو علم کتاب کا دیا ہے اور قرآن پر ایمان لاتے ہیں **ومن ھٰؤلاء** اور اُن لوگوں میں سے یعنی عرب یا مکہ والے یا مومنین اہل کتاب میں سے **من یؤمن بہ**
وہ شخص ہے کہ ایمان لاتا ہے ساتھ اُسکے یا ساتھ محمد صلعم کے **وما یجحد باٰیٰتنا** اور نہیں انکار کرتے ہیں ساتھ آیتوں ہماری کے **الا الکافرون** مگر کفار
یہود کے اور کفار عرب کے اور قمی نے لکھا ہے کہ مراد یہ ہے کہ نہیں انکار کرتے ہیں امیر المومنین اور آئمہ معصومین کا مگر کفر کرنے والے **وما کنت تتلوا** اور نہ تھا تو کہ
پڑھے تو **من قبلہ** پہلے اُس قرآن سے **من کتٰب** کسی کتاب کو کتابوں نازل کی گئی میں سے **ولا تخطہ** اور نہ لکھتا تھا تو اسکو **بیمینک** ساتھ
دست راست اپنے کے یعنی پہلے نبوت سے نہ پڑھنا جانتا تھا اور نہ لکھنا اور پھر تو ایسی کتاب لایا کہ جامع جمیع علوم شریعت کی ہے یہ بیشک تیرے معجزات میں سے ہے اور اگر تو پڑھنا
اور لکھنا جانتا تو **اذا لارتاب المبطلون** اُسوقت البتہ شک میں پڑتے باطل لوگ یعنی عرب کے مشرک کہتے کہ تو لکھنا پڑھنا جانتا ہے قرآن کو پہلی کتابوں میں سے لکھکر
لایا ہے اور ہمیشہ پڑھتا ہے اور یا یہ کہ یہود کہتے کہ ہمنے اپنی کتابوں میں پڑھا ہے کہ پیغمبر آخر الزمان امی ہوگا نہ پڑھا ہوا اور نہ لکھنا جاننے والا اور یہ شخص پڑھنا لکھنا سب جانتا ہے اور تو
پیدائش میں سب کے برابر ہے اور اگر کوئی شخص ابتدائے عمر سے درمیان کسی قوم کے پرورش پاوے اور اُس قوم نے ابتدا پیدائش سے آخر عمر تک سفر میں اور حضر میں اُس شخص کو دیکھا ہو کہ
نہ کبھی کسی سے کچھ پڑھا ہے اور نہ کبھی کسی سے لکھنا سیکھا ہے اور باوجود اسکے وہ ایسی باتیں بیان کرے اور ایسے قصے اور علوم لاوے کہ سب اُسکی مثال لانے سے عاجز ہوں تو یہ سب امور جو کہ
وہ لایا ہے اور اُسنے بیان کی ہیں خدا کی طرف سے ہونگے اور جناب رسولخدا اول عمر میں لکھنا اور پڑھنا نہیں جانتے تھے لیکن آخر عمر میں تعلیم خدا حضرت کو لکھنے پڑھنے کا سب علم حاصل ہوگیا تھا
یہ بھی ایک معجزہ رسولخدا صلعم کا ہے اور منقول ہے کہ بہنیں غات پیغمبر خدا نے جبتک کہ خواندہ اور نویسندہ ہونے حاصل ہے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے پیغمبر کو بے پڑھا لکھا بھیجا تھا تاکہ باطل
لوگ نبوت میں شک کریں اسواسطے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں پڑھا تھا کہ پیغمبر آخر الزمان امی ہوگا پس کفر انکا بوجہ عناد تھا نہ یہ کہ حضرت میں کچھ شک رکھتے ہوں **بل ھو**

بلکہ وہ قرآن آیٰت بیّنٰت آیتیں روشن ہیں فی صدور الذین اوتوا العلم بیچ سینوں اُن لوگوں کے کہ دئے گئے ہیں علم کتاب کا کہ وہ مومنین
اہل کتاب ہیں یا پیغمبر خدا یا تمام علمائے امت کہ اُسکو یاد کرتے ہیں اور اسکے معانی کو دل میں مضبوط رکھتے ہیں اور حضرت امام محمد باقرؑ نے اس آیت کو تلاوت فرمایا اور اپنے سینہ کیطرف
اشارہ کیا اور فرمایا کہ یہاں ہے وہ قرآن اور حضرت صادقؑ نے فرمایا ہے کہ مراد اہل علم سے کہ حافظ قرآن ہیں وہ آئمہ معصومین ہیں اور منقول ہے کہ دو چیزیں قرآن کی خصوصیت
میں سے ہیں ایک تو یہ کہ وہ معجزہ ہے اور دوسرے یہ کہ وہ محفوظ ہے سینوں میں اور پہلی کتابیں معجزہ تھیں اور کسی کو حفظ اور یاد بھی نہ تھیں مگر پیغمبر کہ وہ انکو پڑھتے تھے بلکہ وہ بھی رقوں
میں تلاوت کرتے تھے پس دو امر مخصوص قرآن کے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر ھو کی پیغمبر خدا کی طرف پھرتی ہے یعنی وہ حضرت باوجودیکہ امی ہیں پڑھنا جانتے ہیں نہ لکھنا لیکن وہ آیتیں
روشن ہیں کہ تمام علمائے کتب سابقہ حضرت کے صفات کو جانکر حضرت سے واقف ہیں وما یجحد بایٰتنآ اور نہیں انکار کرتے ساتھ آیتوں ہماری کے الا
الظٰلمون مگر ظلم کرنے والے اور باہر جانے والے دائرہ حق سے انکار کرتے ہیں اور عناد رکھتے ہیں وقالوا اور کہا اُن کفار نے کہ لولآ انزل کیوں نہیں
بھیجی گئی ہے علیہ اوپر اسکے یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اٰیٰت من ربہ کوئی نشانی پروردگار اسکے کی جانب سے کہ دلالت کرتی ہو اُسکے دعوے کی
راستی پر مثل ناقہ صالح اور عصائے موسیٰ کے اور بعضوں نے آیت کو آیات پڑھا ہے مراد آیت سے وہ ہے کہ انہوں نے سوال کیا تھا کہ ہم تجھپر ایمان نہ لائیں گے جبتک کہ تو
زمین پر چشمہ کو نہ جاری کرے فرمایا ہے خدا کہ قل انما الاٰیٰت کہہ تو اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سوائے اسکے نہیں کہ آیتیں قدرت خدا کی اور معجزے عند اللہ
نزدیک خدا کے ہیں جسوقت چاہے اور مصلحت دیکھے اسوقت ظاہر کرتا ہے اور میری قدرت میں وہ نہیں ہیں کہ جسوقت تم طلب کرو اسی وقت میں تمکو دکھلا دوں
وانمآ انا نذیر مبین اور سوائے اسکے نہیں کہ میں ڈرانے والا ہوں ظاہر عذاب خدا سے اور جو معجزے کہ میرے صدق پر دلالت کرتے ہیں وہ خدا نے
تمکو دکھلائے ہیں اولم یکفہم کیا نہیں کفایت کرتا ہے انکو معجزہ ظاہر انآ انزلنا علیک الکتٰب کہ تحقیق نازل کیا ہے ہمنے اوپر تیرے کتاب کو کہ
یتلیٰ علیہم پڑھی جاتی ہے اوپر انکے اور وہ فصیح آدمی ہیں کلام عرب کے اور جو کچھ کہ اسرار بلاغت کے ہیں وہ انپر پوشیدہ نہیں ہیں تو نے نہایت کوتاہ سورہ مقابلہ
میں قرآن کے انسے طلب کیا ہے اور وہ اسکے لانے سے عاجز ہو گئے ہیں اور جسوقت وہ مثل قرآن کے ایک نہایت چھوٹا سورہ بھی نہ لا سکے تو اُس قرآن سے زیادہ اور کیا
معجزہ ہو گا قتل اور اسیر ہوتے ہیں اور تاراج اور خانہ ویران ہوتے ہیں مسلمانوں کے ہاتھ سے لیکن مثل قرآن کے کوئی سورہ نہیں لا سکے اگر یہ قرآن بشر کا کلام ہوتا تو
بیشک وہ مثل اسکے کہہ لاتے اور اپنا قتل ہونا اور اسیری ہرگز گوارا نکرتے پس بہتر اس قرآن سے اور کیا معجزہ ہو گا لیکن تجھ سے یہ لوگ سوا دوسرے معجزہ کو محض واسطے
عناد اور جدال کے طلب کرتے ہیں اور اگر خدا تعالیٰ موافق انکی درخواست کے معجزہ کو ظاہر کرے اور یہ لوگ موافق اپنی عادت کے کہ دیدہ و دانستہ حق سے انکار کرتے ہیں
اس معجزہ کی بھی تصدیق نہ کریں اور اسمیں بھی چون و چرا کرنے لگیں تو اسوقت عذاب میں گرفتار ہو کر جڑ اور بنیاد سے جاتے رہیں گے جیسے پہلی امتیں کہ موافق انکی درخواست
کے معجزہ ظاہر ہوا اور وہ اسکو دیکھکر ایمان نہ لائے تو عذاب میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو گئے اور اس امت سے وعدہ الٰہی ہے کہ دنیا میں انکو معذب کر کے ہلاک نہ کرے گا
ان فی ذٰلک تحقیق کہ بیچ اس کتاب کے لرحمۃ البتہ رحمت اور بخشایش اور نعمت بزرگ ہے واسطے اسکے کہ متابعت اسکی کرے وذکریٰ اور نصیحت ہے
لقوم یؤمنون واسطے اس قوم کے کہ ایمان لاتے ہیں اس کتاب پر قل کہہ تو اے محمد صلعم ان معجزہ طلب کرنیوالوں کو کہ کفیٰ باللہ کافی ہے خدا بینی
وبینکم شہیدا درمیان میرے اور درمیان تمہارے گواہ میرے دعوے کے راستی پر اور تصدیق میری اسنے کی ہے میرے ہاتھ پر معجزہ جاری کر کے یعلم ما فی
السمٰوٰت والارض جانتا ہے خدا جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے پس حال میرا اور تمہارا اسپر پوشیدہ نہیں ہے اور میری راستی اور تمہارا باطل پر ہونا کیونکر اسپر
پوشیدہ ہو گا اور تعلیم شہید کی صفت ہے اور حال بھی ہو سکتا ہے اور جملہ علیحدہ بھی ہو سکتا ہے والذین اٰمنوا بالباطل اور جو لوگ ایمان لائے ہیں ساتھ باطل کے
کہ سوائے خدا کے معبود انہوں نے اختیار کئے ہیں وکفروا باللہ اور کفر کیا ہے انہوں نے ساتھ خدا کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد انسے یہود اور نصاریٰ ہیں کہ اپنی
خواہش نفس کی انہوں نے پیروی کی ہے یا شیطان کی پیروی کی ہے اور باوجود ظاہر ہونے معجزے کے پیغمبر پر ایمان نہ لائے اور حضرت کی صفات کا جو کہ توریت و انجیل میں ثبت
ہے انہوں نے انکار کیا ہے اولٰئک ہم الخٰسرون وہ لوگ وہی نقصان پانے والے ہیں کہ ایمان کو ترک کر کے کفر اختیار کیا ہے اور دوزخ کو بہشت کی نعمتوں پر قبول کیا ہے
کہتے ہیں کہ کعب ابن اشرف وغیرہ یہودیوں نے کہا کہ کون ہے کہ تیرے پیغمبر ہونے کی گواہی دیتا ہے خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ قل کفی باللہ بینی و بینکم الآیۃ ویستعجلونک

اور جلدی چاہتے ہیں کفار تجھ سے بِالْعَذَابِ عذاب کو از روئے انکار و عناد اور مزاح کے اور کہتے ہیں کہ آسمان سے پتھر برسا ہم پر وَلَوْلَآ اَجَلٌ مُّسَمًّى اور اگر
نہوتی مدت نام رکھی گئی مقرر واسطے عذاب ہر قوم کے تو لَّجَآءَهُمُ الْعَذَابُ تو البتہ آتا ان جلدی کرنے والوں کو عذاب وَلَيَاْتِيَنَّهُمْ اور البتہ آئیگا انپر عذاب
بَغْتَةً ناگہاں مانند واقعہ بدر کے یا عذاب قبر یا بروز قیامت اور بغتۃ حال واقع ہوا ہے یعنی ناگاہ انپر عذاب آئیگا وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ جس وقت کہ وہ اطلاع نہ رکھتے ہونگے
اسکے آنے کی اور اس سے بالکل بیخبر ہونگے اور اب فرماتا ہے کہ عذاب موعود انکا دوزخ ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يَسْتَعْجِلُوْنَكَ اور طلب تعجیل کرتے ہیں وہ تجھ سے بِالْعَذَابِ
ساتھ عذاب کے قبر میں یا بروز قیامت وَاِنَّ جَهَنَّمَ اور حال یہ ہے کہ تحقیق دوزخ لَمُحِيْطَةٌۢ بِالْكٰفِرِيْنَ البتہ احاطہ کرنے والی ہے ساتھ کافروں کے اسلئے کہ
اسباب دوزخ میں جانے کے کفر اور عصیان ہیں انکے گھیرنے والے پس البتہ دوزخ انکا احاطہ کرے گی يَوْمَ يَغْشٰهُمُ الْعَذَابُ جس دن کہ پوشیدہ کریگا انکو عذاب
اور ڈھانپے مِنْ فَوْقِهِمْ اوپر انکے سے وَمِنْ تَحْتِ اَرْجُلِهِمْ اور نیچے پاؤں انکے سے وَيَقُوْلُ اور کہے خدا یہ قرات نافع اور اہل کوفہ کی ہے اور باقی
قاریوں نے نقول پڑھا ہے یعنی کہیں ہم کہ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ چکھو تم جو کچھ کہ تھے تم عمل کرتے دنیا میں کہتے ہیں کہ مومنین کی ایک جماعت نے بسبب
قلت زاد راہ کے یا محبت اقارب کے مکہ سے ہجرت نہیں کی تھی اور تنگ حال اور لہذا ان مشرکین کے خوف سے ڈرتے ڈرتے خدا کی پرستش کرتے تھے حق تعالی نے یہ آیت نازل کی
يٰعِبَادِيَ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اے بندو میرے جو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر مشرکین سے کنارہ کشی کرو اور صحبت مومنین کی حاصل کرو اور کفار میں نہ رہو کہ
اِنَّ اَرْضِيْ وَاسِعَةٌ تحقیق زمین میری کشادہ ہے مقام امن میں ہجرت کر کے چلے جاؤ فَاِيَّايَ فَاعْبُدُوْنِ پس مجھی کو پرستش کرو تم بہ نیت
خالص جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بھاگے واسطے دین اپنے کے ایک زمین سے طرف زمین دوسری کے اگرچہ بمقدار ایک بالشت کے ہو تو وہ شخص سزاوار
بہشت کا ہے اور رفیق ابراہیم اور محمد صلوۃ اللہ علیہما کا ہوگا قیامت کو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر تو اس زمین میں ہو کہ آدمی اس زمین کے خدا تعالے
کی نافرمانی کرتے ہوں تو تجھکو چاہیے کہ اس زمین کو چھوڑ کر دوسری زمین میں چلا جا اور ہجرت کرنے والوں کو خدا سمجھاتا ہے کہ تم مرنے سے مت ڈرو موت سب جگہ آنیوالی ہے چنانچہ فرماتا ہے
كُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ ہر نفس چکھنے والا موت کا ہے اور موت کسی کو نہ چھوڑے گی اور جو کوئی دنیا میں پیدا ہوا ہے انجام اسکا موت ہے شعر از بیابان عدم تا سر بازار
وجود + بہ تلاش کفنے آمدہ عریانے چند + اور جسوقت مر جاؤگے تو واسطے جزائے اعمال کے ثُمَّ اِلَيْنَا تُرْجَعُوْنَ ہ پھر طرف ہمارے رجوع کروگے تم اور یحیی نے
اسکو یا سے پڑھا ہے غایب کا صیغہ یعنی رجوع کرینگے وہ پس چاہیے کہ شرک کی زمین میں نہ رہو اور اپنے پیغمبر کی خدمت میں حاضر ہو کر اطمینان سے عبادت خدا میں مشغول ہو
وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور رسول پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے ہیں انہوں نے نیک لَنُبَوِّئَنَّهُمْ البتہ جگہ دینگے ہم
انکو اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے لنثوینہم پڑھا ہے یعنی جگہ دیویں گے ہم انکو مِّنَ الْجَنَّةِ بہشت میں سے غُرَفًا بالاخانہ بلند یاقوت اور موتی کے کہ
تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ جاری ہیں نیچے انکے سے نہریں خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ط یہ حال واقع ہوا ہے یعنی ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ انکے کہ ہرگز
زوال اور فنا نہیں ہے نِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِيْنَ ہ اچھا ہے اجر عمل کرنے والوں کا مخصوص بالمدح نعم کا کہ وہ غرفا محذوف ہے اور یا اجر محذوف اسکا
مخصوص بالمدح ہے الَّذِيْنَ صَبَرُوْا یہ صفت عاملین کی ہے یعنی عمل کرنے والے وہ لوگ ہیں کہ صبر کیا انہوں نے مشرکین کے آزار دینے پر اور وطن سے ہجرت کرنے
وَعَلٰى رَبِّهِمْ اور اوپر پروردگار اپنے کے نہ اسکے غیر پر يَتَوَكَّلُوْنَ ہ توکل کرتے ہیں وہ اور اپنا کام خدا کے سپرد کرتے ہیں کہتے ہیں کہ مکہ کے مومنین نے
جسوقت یہ آیت سنی تو ارادہ ہجرت کا طرف مدینہ کے کیا اور جسوقت روانہ ہوئے تو انکو راہ میں دغدغہ ہوا کہ جس شہر میں کہ کوئی ہمارا سامان معیشت نہیں ہے تو گذارا ہمارا
وہاں کیونکر ہوگا یہ آیت نازل ہوئی کہ وَكَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ اور بہت چلنے والے زمین پر حیوانات میں سے لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا ط نہیں اٹھاتے ہیں رزق اپنا یعنی طاقت
اور قوت اسکے اٹھانے کی نہیں رکھتے ہیں بسبب ضعف اور ناتوانی کے اور یا یہ کہ اپنی روزی غلہ وغیرہ کو جمع نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ رزق کو اپنے تین حیوان جمع کرتے ہیں
آدمی اور چوہا اور چیونٹی حاصل یہ ہے کہ اکثر حیوانات خشکی کے اور پانی کے اور درندے اور چرندے اور پرندے اپنے کھانے کو جمع نہیں کرتے ہیں اور اپنے ہمراہ بھی نہیں لیے پھرتے
اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا خدا روزی دیتا ہے انکو جہاں کہیں وہ ہوں وَاِيَّاكُمْ اور تمکو بھی پروردگار روزی دیتا ہے پس موجود نہونے سامان کھانے اور پینے کے سے غمگین مت ہو اور
ایسا خیال مت کرو کہ پردیس میں ہم کہاں سے کھائیں اور پئیں گے جو کہ تمکو روزی دیتا ہے وہ ہر جگہ تمہارے ہمراہ ہے جس جگہ تم ہوگے وہیں تمکو روزی پہنچائیگا پس شرک کے شہر میں تم نہ رہو

بلکہ تم وہاں سے ہجرت کرکے چلے جاؤ اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہی جو کہ مفلسی کے خوف سے اپنی اولاد کو مار ڈالتے تھے کہ ہم اُنکو کہاں سے کھلائیں گے
اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ اِس خوف سے تم اُنکو قتل نہ کرو کہ اُنکو اور تم سب کو ہم روزی دیتے ہیں تم اُنکے رازق نہیں ہو رازق اُنکے حقیقت میں ہم ہیں اور مجمع البیان میں عبداللہ بن عمر
سے روایت ہی کہتا ہی کہ میں ہمراہ رسولِ خدا کے نخلستان میں انصار کے گیا حضرت نے وہاں خرما تناول فرمایا اور فرمایا کہ یہ چوتھی صبح ہی کہ میں نے کھانا نہیں کھایا ہی اور اگر میں
چاہتا تو اپنے پروردگار سے دُعا کرتا تو مجھکو وہ ملک کسریٰ کا دیتا پس کیونکر ہوگا حال تیرا ای ابن عمر جسوقت تو باقی رہے ہمراہ اُس قوم کے جو کہ ایک سال کا کھانا پوشیدہ جمع کرکے رکھیں گے
گھروں میں واسطے سُستی یقین کے طرف خدا کے پس قسم ہی خدا کی کہ ہم وہاں سے سرکے نہیں تھے کہ یہ آیت نازل ہوئی وکاین من دابۃ الآیہ **وَهُوَ السَّمِيعُ** اور وہ خدا سننے والا ہی
تمہاری قول کا تم جو کہتے ہو کہ پردیس میں ہم کہاں سے کھانا کھائیں گے **الْعَلِيمُ** جاننے والا ہی تمہارے دل کی بات کا اور اب اللہ تعالیٰ بیان کرتا ہی کہ مشرکین باوجود دیکھ
جانتے ہیں کہ خالق سب اشیا کا خدا ہی لیکن پرستش بتوں کی کرتے ہیں چنانچہ فرماتا ہی کہ **وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ** اگر پوچھے تو اُن مشرکین مکہ سے کہ **مَنْ خَلَقَ
السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ** کس نے پیدا کیا ہی آسمانوں کو اور زمین کو **وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ** اور کس نے حکم میں کیا ہی آفتاب کو اور چاند کو کہ موافق اسکے حکم کے آسمان
پر چلتے ہیں ایک طرز پر **لَيَقُولُنَّ اللَّهُ** البتہ کہیں وہ کہ خدا نے پیدا کیا ہی اُنکو اور جسوقت وہ جانتے ہیں کہ پیدا کرنیوالا آسمان اور زمین کا وہ ہے تو **فَأَنَّى
يُؤْفَكُونَ** پس کہاں پھیرے جاتے ہیں توحید سے کہ خدائے واحد حقیقی کو چھوڑ کر سنگ اور چوب کی پرستش کرتے ہیں کہ جنسے کسی طرح کا نفع اور ضرر عاید نہیں ہو سکتا **اللَّهُ
يَبْسُطُ الرِّزْقَ** خدا فراخ کرتا ہی روزی کو **لِمَنْ يَشَاءُ** واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہی **مِنْ عِبَادِهِ** بندوں اپنے میں سے **وَيَقْدِرُ** اور تنگ کرتا ہی **لَهُ**
واسطے اسکے **إِنَّ اللَّهَ بِكُلِّ شَيْءٍ** تحقیق خدا ساتھ ہر چیز کے یعنی کشادہ کرنے اور تنگ کرنیکو سب کو **عَلِيمٌ** جاننے والا ہی اور موافق مصلحت کے دیتا ہی جسقدر
کہ دیتا ہی **وَلَئِنْ سَأَلْتَهُمْ** اور البتہ اگر پوچھے تو اُن مشرکوں سے کہ **مَنْ نَزَّلَ** کس شخص نے نازل کیا ہی **مِنَ السَّمَاءِ** آسمان سے **مَاءً** پانی کو یعنی باران کو **فَأَحْيَا بِهِ**
پس زندہ اور سرسبز کیا ساتھ اُس پانی کے **الْأَرْضَ مِنْ بَعْدِ مَوْتِهَا** زمین کو پیچھے مرنے اور پژمردہ اور خشک ہونے اسکے سے تو **لَيَقُولُنَّ اللَّهُ** البتہ کہیں وہ کہ
خدا نے نازل کیا ہی باران کو اور اُس نے زمین کو زندہ کیا ہی لیکن باوجود اِس اقرار کے اُسکی مخلوقات کو اُسکا شریک کرتے ہیں **قُلِ** کہہ تو اے محمد صلعم کہ **الْحَمْدُ لِلَّهِ**
شکر ہے واسطے خدا کے کہ خدا تعالیٰ نے مجھکو اور میری تابعین کو گمراہی سے محفوظ رکھا ہی **بَلْ أَكْثَرُهُمْ لَا يَعْقِلُونَ** بلکہ اکثر اُنکے نہیں سمجھتے ہیں کہ باوجود اقرار کرنے خدا کے
خالق ہونے کے پتھروں کو اُسکے شریک کرتے ہیں **وَمَا هَذِهِ الْحَيَاةُ الدُّنْيَا** اور نہیں ہی یہ زندگانی دُنیا کی **إِلَّا لَهْوٌ وَلَعِبٌ** مگر مشغول ہونا
باطل کا اور بازی بے حاصل امروں کے ساتھ اور کہتے ہیں کہ لہو وہ عمل ہی کہ جوان کرتے ہیں واسطے روا کرنے خواہش نفس کے اور لعب بازی لڑکوں کی ہی یعنی دُنیا جلدی
گزر جانے میں مشابہ لہو و لعب جوانوں اور لڑکوں کے ہی **وَإِنَّ الدَّارَ الْآخِرَةَ** اور تحقیق کہ گھر آخرت کا **لَهِيَ الْحَيَوَانُ** البتہ وہ زندگانی ابدی اور ہمیشہ کی ہی
کہ اُسمیں موت نہیں ہی بخلاف زندگانی دُنیا کے کہ فنا ہونیوالی ہی **لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ** اگر ہیں وہ کہ جانتے ہیں کہ اسی طرح ہی پس دُنیا کو کہ فنا ہونیوالی ہی پس چاہیے کہ
نہ اختیار کریں آخرت پر **فَإِذَا رَكِبُوا فِي الْفُلْكِ** پس جسوقت سوار ہوتے ہیں وہ بیچ کشتی کے تو **دَعَوُا اللَّهَ** پکارتے ہیں وہ خدا کو **مُخْلِصِينَ**
یہ حال واقع ہوا ہی یعنی جسوقت کہ خالص کرنے والے ہیں **لَهُ الدِّينَ** واسطے اُسکے دین کو یعنی اسوقت ایسے ہو جاتے ہیں کہ گویا بڑے خالص دین والے ہیں اور خلوص
سے خدا کو پکارتے ہیں **فَلَمَّا نَجَّاهُمْ** پس جسوقت نجات دی اُنکو خدا نے اور سلامتی سے وہ باہر آئے **إِلَى الْبَرِّ** طرف صحرا کے کہ وہ خشک ہے تو **إِذَا هُمْ**
اُسوقت وہ **يُشْرِكُونَ** شرک کرتے ہیں کہ اپنی عادت کی طرف پھر جاتے ہیں **لِيَكْفُرُوا** تاکہ کفر کریں وہ بسبب شرک کے **بِمَا آتَيْنَاهُمْ** ساتھ اُس چیز کے
کہ دی ہمنے اُنکو ایک نعمت کہ اُنکو نجات دیکر دریا سے باہر اُتارا ہی **وَلِيَتَمَتَّعُوا** اور تاکہ فائدہ اُٹھائیں وہ اِس دُنیا سے چند روز کا اور نہ ہونگی عبادت میں مشغول ہوں
فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ پس قریب ہے کہ جانیں گے اپنے انجام کار کو وقت عذاب کے اور فرماتا ہی کہ **أَوَلَمْ يَرَوْا** کیا نہیں دیکھا ہی اُنہوں نے کہ **أَنَّا جَعَلْنَا**
تحقیق ہمنے کردیا ہے اُنکے شہر کو کہ وہ مکہ ہے **حَرَمًا آمِنًا** حرم امن والا کہ وہاں کے آدمی محفوظ ہیں قتل اور غارت سے **وَيُتَخَطَّفُ النَّاسُ** اور اُچک
لئے جاتے ہیں آدمی **مِنْ حَوْلِهِمْ** گرداگرد اُنکے سے یعنی گرد شہر اُنکے سے آدمیوں کو قتل اور اسیر کرتے ہیں اور پکڑ لیجاتے ہیں اور لوٹتے ہیں اور اُن مکہ والوں کو
کوئی کچھ نہیں کہتا ہی **أَفَبِالْبَاطِلِ** کیا پس ساتھ باطل کے کہ وہ بُت ہیں یا شیاطین باوجود اس نعمت کے **يُؤْمِنُونَ** ایمان لاتے ہیں اور اعتقاد رکھتے ہیں

ع

وقف لازم

وَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ اور ساتھ نعمت خدا کے کہ وہ سکونت حرم کی اور ایمنی خوف قتل اور غارت اور اسیری سے ہے يَكْفُرُوْنَ کفر اور ناشکری کرتے ہیں کہ اسکے غیر کو اسکا شریک قرار دیتے ہیں وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون شخص زیادہ ظالم ہی مِمَّنِ افْتَرٰى اُس شخص سے کہ بنالیوے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اوپر خدا کے جھوٹ کو اور گمان کرے کہ واسطے خدا کے شریک ہے اَوْ كَذَّبَ بِالْحَقِّ لَمَّا جَآءَهٗ اور جھٹلائے اور تکذیب کرے ساتھ حق کے کہ وہ پیغمبر یا قرآن ہی جسوقت کہ آیا وہ اسکے پہاں اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ کیا نہیں ہی بیچ دوزخ کے یعنی ہی دوزخ میں مَثْوًى جگہ رہنے کی لِّلْكٰفِرِيْنَ ۝ واسطے کافروں کے یعنی البتہ ہمیشہ دوزخ میں رہنے والے ہیں وہ اور اب مومنین کے حق میں فرماتا ہی کہ وَالَّذِيْنَ جَاهَدُوْا اور جن لوگوں نے جہاد کیا ہی کفار پر فِيْنَا بیچ مقدمہ ہمارے کے اور قایم کرتے دین ہمارے کے یا نفس اپنے کو مارا ہی ہماری راہ میں کہ جہاد اکبر ہے لَنَهْدِيَنَّهُمْ البتہ دکھلاوینگے ہم انکو سُبُلَنَا راہیں اپنی کہ وہ راہیں بہشت کی ہیں اور راہیں چلنے کی طرف ہمارے وَاِنَّ اللّٰهَ لَمَعَ الْمُحْسِنِيْنَ ۝ اور تحقیق خدا البتہ ہمراہ نیکی کرنے والوں کے ہے کہ انکی نصرت کرتا ہی دنیا اور آخرت میں انکو درجات عالیات عطا کریگا

سورۃ الروم

یہ سورہ مکی ہی اور آیتیں اسکی ۵۹ ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بخدا سوگند کہ جو کوئی شب بست وسوم ماہ رمضان میں سورہ عنکبوت اور سورہ روم کو پڑھے وہ بہشتیوں میں سے ہو

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

الٓمّٓ ابن عباس سی منقول ہی کہ حرف مقطعہ خدا تعالی کی تعریفیں ہیں اور ہر حرف سے اشارہ طرف ایک صفت اور تعریف کی ہی کہ خدا تعالی کی تعریفیں اسی بیان کریں چنانچہ الف سے اشارہ طرف الوہیت خدا کے ہی اور لام سی اشارہ طرف لطف کے ہے اور میم کنایہ ملک سے ہے اور تحقیق وہ ہی کہ جو سورہ بقر کے اول میں روایات اہلبیت سے گزرا ہی غُلِبَتِ الرُّوْمُ مغلوب کیے گئے رومی کہ فارسیوں نے انپر غلبہ کیا فِيْٓ اَدْنَى الْاَرْضِ بیچ نزدیکتر زمین عرب کے نسبت بزمین روم کے اور وہ زمین آذوان اور فلسطین اور کسکر وغیرہ کی تھی مفسرین کہتے ہیں کہ فارسی رومیوں پر لڑائی میں غالب ہوئے زمانہ رسول خدا میں اور کفار قریش یہ خبر سنکر خوش ہوئے اسواسطے کہ رومی اہل کتاب تھے جیسے مسلمان صاحب کتاب ہیں اور فارسی اہل کتاب نہ تھے مثل کفار قریش کے قریش مسلمانوں کو کہتے تھے کہ رومی نصرانی ہیں اور اہل کتاب ہیں وہ مغلوب ہوئے ہیں ان لوگوں سے کہ جو مثل ہمارے اہل کتاب نہیں ہیں تم بھی ہمسے مغلوب ہوگے مثل رومیوں کے اور مسلمان اس خبر کو سنکر بہت غمگین ہوئے اور بیت المقدس رومیوں کے پاس تھا جیسے کہ کعبہ مسلمانوں کے واسطے ہی فارسیوں نے رومیوں کو بیت المقدس سی بھی نکالدیا اللہ تعالی فرماتا ہی وَهُمْ اور وہ یعنی رومی مِّنْۢ بَعْدِ غَلَبِهِمْ پیچھے غلبہ ان فارسیوں کے سی سَيَغْلِبُوْنَ ۝ فِيْ بِضْعِ سِنِيْنَ قریب ہے کہ غالب ہونگے وہ رومی فارسیوں پر بیچ تھوڑے برسوں کے تین سال سے نوسال تک اور بضع سنین تین سال سے نوسال تک کو کہتے ہیں اور مشہور یہ قصہ تواریخ میں اسطرح سے ہی کہ فارس میں ایک عورت تھی کہ فرزند اسکے سب شجاع اور بہادر تھے اور پرویز کہ بادشاہ فارس کا تھا اُس نے اُس عورت کو طلب کیا اور کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ لشکر اپنا واسطے جنگ قیصر روم کے روانہ کروں اور تیرے فرزندوں کیواسطے ایک شخص کو سردار لشکر کا کروں تبلا کہ تیرے فرزندوں میں کونسا لایق اس سرداری کے ہی اُس عورت نے کہا کہ فلانا لڑکا میرا بھیڑیے سی بہت ڈرتا ہی اور فلانا تیغ وسنان سی زیادہ روندہ ہے اور جسکا نام شہرزان ہی وہ شیر سے زیادہ شجاع ہی اور اُس سی زیادہ حلیم اور بردبار ہی اور کوہ سے زیادہ سنگین ہی پرویز نے کہا کہ میں نے اُسکو اختیار کیا جو کہ حلیم زیادہ ہے پس اُسکو بلاکر سردار لشکر کا کیا اور طرف روم کے اسکو روانہ کیا اور وہ زمین روم میں پہنچا اور قیصر روم سے کارزار کرکے فتح پائی رومیوں پر اور شہروں کو روم کے خراب اور منہدم کردیا اور یہ لڑائی آذرعات اور بصرہ میں کہ شام کے شہروں سے زیادہ نزدیک ہیں واقع ہوئی اور یہ فتح فارسیوں کی رومیوں پر سال نہم میں مبعوث ہونے رسولخدا صلعم کے سی ہوئی تھی اور جسوقت یہ خبر مکہ میں پہنچی تو حضرت دلتنگ ہوئے اور مشرکین خوش ہوئے اور مسلمانوں پر طعن کرتے تھے کہ جیسے کہ تم صاحب کتاب ہو ایسے ہی رومیوں کا بھی مذہب ہے اور فارسیوں کو انپر غلبہ حاصل ہوا ہی ایسے ہی ہم تمپر غالب ہونگے یہ فال ہمارے غلبہ کی ہی تمپر جسوقت مسلمان اس خبر کو سنکر رنجیدہ ہوئے تو خدا تعالی نے انکی تسلی کے واسطے فرمایا کہ وہم من بعد غلبہم سیغلبون یعنی اور وہ رومی پیچھے غلبہ ان فارسیوں کے سے قریب ہے کہ غالب ہونگے اُن فارسیوں پر تین سال سی نوسال تک میں اور ایسا ہی ہوا کہ رومی فارسیوں پر غالب ہوئے اور یہ ایک بڑی دلیل ہی قرآن کے حق ہونے کی کہ جو کچھ اسمیں خبر دی تھی وہ وقوع میں آئی اور جب یہ خوشخبری نازل ہوئی تو ابوبکر نے مشرکین سے کہا کہ تم اس خبر سے شاد ہوئے ہو تمہاری آنکھیں روشن ہو جیو بخدا کہ رومی فارسیوں پر غالب ہونگے تین سال سے نوسال تک میں مشرکین نے کہا کہ ایسا نہیں ہو سکتا اور یہ تو کہاں سی کہتا ہی کہا پیغمبر خدا سے میں نے سنا ہی اُبی ابن خلف نے ابوبکر سے کہا کہ اگر تو راست کہتا ہے تو وقت اُسکا معین کر

کہ شرط اسپر مقرر کریں پس تین سال پر دس دس اونٹ کی شرط کی جسوقت رسولخدا کو ابوبکر نے اس شرط کی خبر کی تو حضرت نے فرمایا کہ ای ابوبکر خطا کی تو نے اسواسطے
کہ بضع تین سے نو تک ہوتے ہیں پھر جا اور مال مدت میں زیادہ کر ابوبکر نے جا کر نو برس تک مقرر کئے اور سو اونٹ کی شرط کی اور یہ صورت شرط کرنے کی حرام ہونے سے
پہلے مقرر ہوئی تھی اور بعد اسکے حرام ہوگئی ہے اب ایسی شرط جایز نہیں ہے اور ابوبکر نے مکہ سے باہر جانا چاہا تو ابی بن خلف نے کہا کہ بدون ضمانت کے میں تجھکو
نہیں جانے دیتا بیٹا اسکا عبداللہ ضامن اپنے باپ کا ہوا اور جسوقت ابی بن خلف نے چاہا کہ مکہ سے واسطے جنگ اُحد کے جائے تو عبداللہ نے اُسکو پکڑ لیا اور کہا کہ بدون
ضامن دئے تجھکو بھی مکہ سے باہر نہیں جانے دیتا ابی نے بھی اپنا ضامن دیا اور اُحد کی لڑائی میں جا کر مسلمانوں سے لڑا اور وہاں سے زخمی ہو کر مکہ میں آیا اور مر گیا ابو سعید
خدری سے روایت ہے کہ جنگ بدر میں مسلمانوں نے جسوقت فتح پائی مشرکین پر تو اُسی وقت خبر آگئی کہ رومیوں نے فارسیوں پر فتح پائی یہ خبر سُنکر مسلمان بہت
خوش ہوئے اور ابوبکر نے اُبی بن خلف کے وارثوں کے پاس جا کر مال شرط کا وصول کیا اور جناب رسولخدا کی خدمت میں لا کر حاضر کیا حضرت نے فرمایا کہ سب کو تصدق
کرو اور تواریخ کی کتابوں میں فارسیوں کا رومیوں پر غالب آنا اور پھر رومیوں کا فارسیوں پر غالب آنا تفصیل سے لکھا ہے جسکو ایسے قصوں کی رغبت ہو وہ تواریخ کی
کتابوں کا مطالعہ کرے اور حضرت امام محمد باقرؑ سے ایک روایت اسطرح سے ہے کہ جسوقت جناب رسولخدا صلعم نے طرف مدینہ کے ہجرت کی اور اسلام کو ظاہر کیا تو قیصر روم کو ایک
نامہ لکھا اور مضمون اسکا ہدایت اور طلب طرف اسلام کے تھی اور اپنے ایلچی کے ہاتھ وہ نامہ شاہ روم کے پاس روانہ کیا اور ایسے ہی ایک نامہ فارس کے بادشاہ کے پاس بھیجا
بادشاہ روم نے تو حضرت کے نامہ کی بہت تعظیم و تکریم کی اور حضرت کے قاصد پر بہت مہربانی خرچ کی اور بادشاہ فارس نے حضرت کے نامہ کو خفیف سمجھکر پھاڑ ڈالا اور اُس
زمانہ میں بادشاہ روم سے بادشاہ فارس کا جنگ کرتا تھا اور مسلمان خواہش اس امر کی کرتے تھے کہ بادشاہ روم کا بادشاہ فارس پر فتحیاب ہو پس جسوقت بادشاہ فارس
کا بادشاہ روم پر غالب ہوا تو مسلمانوں کو بہت ناخوش معلوم ہوا اور رنجیدہ ہوئے تب اللہ تعالی نے اُنکی تسلی کے واسطے یہ آیت نازل کی کہ الم غلبت الروم فی ادنی الارض
وہم من بعد غلبہم سیغلبون لِلّٰهِ الْاَمْرُ مخصوص واسطے خدا کے ہے حکم مِنْ قَبْلُ پہلے غلبہ فارس کے سے روم پر وَمِنْ بَعْدُ اور پیچھے غالب ہونے روم کے سے
فارس پر یعنی ہر وقت حکم اسکا ہے اور سب کام اسکے قبضۂ قدرت میں ہیں پس غالب ہونا اور مغلوب ہونا اول سے آخر تک بحکم خدا ہے اور حضرت امام محمد باقرؑ سے منقول ہے
کہ واسطے خدا کے حکم ہے پہلے اس سے کہ حکم کرے اور بعد اسکے کہ حکم کرے وَيَوْمَئِذٍ اور اس روز یعنی جس روز کہ رومی فارسیوں پر غلبہ کریں گے تو يَفْرَحُ الْمُؤْمِنُوْنَ
خوشی ہونگے مومنین بِنَصْرِ اللّٰهِ ساتھ مدد کرنے خدا کے اہل کتاب کو اُس قوم پر جو کہ کتاب نہیں رکھتے ہیں يَنْصُرُ نصرت کرتا ہے خدا مَنْ يَّشَآءُ جسکو
چاہتا ہے وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب مطلق ہے الرَّحِيْمُ مہربان وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کرنا خدا کا وعدہ کرنا غلبۂ روم کا فارس پر اور وعدہ فرحت مومنین
کا لَا يُخْلِفُ اللّٰهُ وَعْدَهٗ نہیں خلاف کرتا ہے خدا وعدہ اپنے کو وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں
وعدہ کو اور وعدہ کی صحت کو بسبب جہالت اور تامل نہ کرنے کے يَعْلَمُوْنَ ظَاهِرًا جانتے ہیں ظاہر کو مِّنَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا زندگانی دنیا سے یعنی مال
اور متاع اور جاہ اور دولت اور اسباب تجارت وغیرہ فائدوں اور منافع کو جانتے ہیں اور جو کچھ دنیا کا ضرر ہے اسکو جانتے ہیں وَهُمْ عَنِ الْاٰخِرَةِ اور وہ
آخرت سے کہ نہایت مقصود ہے هُمْ غٰفِلُوْنَ وہ غافل ہیں اور نہایت بیخبر ہیں اور اس جہت سے ہمیشہ دنیا کے آباد کرنے میں اور آخرت کے خراب کرنے میں رہتے ہیں
اور بعضے علما کہتے ہیں کہ بخدا سوگند کہ کامل ہونا امور دنیا میں اس نہایت کو پہنچا ہے کہ درہم کو اپنے ناخن سے پلٹ کر اُسکے وزن سے خبر دیتے ہیں جسطرح سے کہ وہ ہے اور نماز کو ہرگز
نہیں جانتے ہیں کہ کس طرح ادا کرنی چاہئے اور کیونکر صحیح ہوتی ہے اور اس امر کے کرنے سے جاہل رہتے ہیں اور حضرت صادقؑ سے تفسیر یعلمون ظاہرا کی دریافت کیگئی تو
فرمایا کہ علم جفر اور نجوم کہ واسطے تدبیر امور دنیا کے ہے وہ بھی اسی میں سے ہے اور فرماتا ہے کہ اَوَلَمْ يَتَفَكَّرُوْا کیا نہیں فکر کرتے ہیں اور سوچتے ہیں فِيْٓ اَنْفُسِهِمْ
بیچ نفسوں اپنے کے کہ وہ سب چیزوں سے زیادہ نزدیک اور قریب انکے ہے تاکہ ثابت ہو انکو قدرت اُسکے پیدا کرنے والے کی اُسکے پھیر دینے پر جیسے کہ اُسکو پہلے پیدا کرنے پر قدرت
تھی ایسے ہی دوبارہ پیدا کرنے پر بھی قدرت ہے مَا خَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہیں پیدا کیا خدا نے آسمانوں کو اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور اُس
چیز کو کہ درمیان ان دونوں آسمان اور زمین کے ہے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھ حق کے واسطے غرض صحیح کے کہ اُسکو دلیل لاتے ہیں اُسکی توحید اور قدرت کاملہ پر اور عبث اور بیفایدہ
اُنکو نہیں پیدا کیا ہے بلکہ پیدا کیا ہے انکو واسطے ایک فائدہ کیلئے وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور ایک مدت نام رکھی گئی اور مقرر کی واسطے کہ جب مدت گزر جائے تو پھر وہ معدوم ہو جائیں اور باقی نہ رہیں

اور وہ دن روز قیامت ہے کہ جسپر مدت انکی منتہی ہوگی اور اسوقت وہ باقی نرہینگے وَإِنَّ كَثِيرًا مِّنَ النَّاسِ اور تحقیق کہ بہت آدمیوں میں سے بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ
پہنچنے جزا پروردگار اپنے کے قیامت کے ہونے سے لَكَافِرُونَ ۞ البتہ کفر کرنے والے ہیں اور انکار کرنے والے ہیں اور گمان انکا یہ ہے کہ دنیا ہمیشہ ہے اور آخرت نہوگی أَوَلَمْ
يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ کیا نہیں سیر کرتے ہیں بیچ زمین کے وقت تجارت کے طرف یمن اور شام وغیرہ کے جس جگہ کہ عاد اور ثمود اور سوائے انکے عذاب سے ہلاک ہوئے ہیں
فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ پس دیکھیں وہ کہ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الَّذِينَ انجام ان لوگوں کا کہ تھے وہ مِن قَبْلِهِمْ پہلے انسے کہ كَانُوا تھے وہ أَشَدَّ مِنْهُمْ
زیادہ سخت مکہ والوں سے قُوَّةً قوت میں یہ تمیز واقع ہوا ہے یعنی بڑے زبردست آدمی تھے باعتبار طاقت کے وَأَثَارُوا الْأَرْضَ اور کھودا اور الٹ پلٹ کیا
اور جوتا انہوں نے زمین کو واسطے زراعت اور درخت بونے کے اور چشمے جاری کرنے کے وَعَمَرُوهَا اور آباد کیا انہوں نے اسکو عمارتیں بناکر أَكْثَرَ مِمَّا
عَمَرُوهَا اکثر اس سے کہ آباد کیا ہے ان مکہ والوں نے اسکو کہ مکہ والے ایسی زمین میں رہتے ہیں کہ وہاں نہ آب شیریں ہے اور نہ زراعت ہے اور باوجود اسکے تکبر اور سرکشی
کرتے ہیں وَجَاءَتْهُمْ رُسُلُهُم اور آئے انکے پاس پیغمبر انکے بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ دلیلوں روشن کے اور معجزوں ظاہر کے اور وہ لوگ ایمان نہ لائے اسواسطے
خدا تعالیٰ نے انکو ہلاک کیا فَمَا كَانَ اللَّهُ لِيَظْلِمَهُمْ پس نہ تھا خدا کہ ظلم کرے انپر بدون جرم کے اور بدون پہنچنے پیغمبروں کے لیکن انہوں نے کفر کیا اور
پیغمبروں کو جھٹلایا اسواسطے عذاب میں گرفتار ہوئے وَلَٰكِن كَانُوا اور لیکن تھے وہ کہ أَنفُسَهُمْ يَظْلِمُونَ ۞ جانوں اپنے پر ظلم کرتے تھے بسبب اختیار کرنے کفر
کے ثُمَّ كَانَ عَاقِبَةَ الَّذِينَ أَسَاءُوا پھر ہوگا انجام ان لوگوں کا کہ برا کیا انہوں نے کہ کفر کو اختیار کیا انہوں نے السُّوأَىٰ برائی کہ وہ عذاب ہے دنیا اور آخرت
کا اور اہل کوفہ نے عاقبۃ کو منصوب پڑھا ہے یعنی جنہوں نے برائی کی ہے انجام انکا برا ہے کہ وہ عذاب دنیا اور آخرت کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ سوئی نام دوزخ کا ہے جیسے کہ
حسنی اور طوبیٰ نام بہشت کا ہے یعنی انجام انکا دوزخ ہے اور ہلاک ہوئے وہ أَن كَذَّبُوا اسواسطے کہ جھٹلایا انہوں نے اور تکذیب کی بِآيَاتِ اللَّهِ ساتھ آیتوں خدا کے
کہ قرآن کا اعتبار نہ کیا اور اس سے نصیحت نہ پکڑی وَكَانُوا بِهَا اور رہے وہ ساتھ ان آیتوں کے يَسْتَهْزِئُونَ ۞ ہنسی کرتے کہ انکو خدا کی طرف سے جانتے نہیں ہیں
اللَّهُ يَبْدَأُ الْخَلْقَ خدا ابتدا کرتا ہے خلقت کو نطفہ سے ثُمَّ يُعِيدُهُ پھر اعادہ کریگا کہ بعد مرنے کے اسکو پھر زندہ کریگا ثُمَّ إِلَيْهِ پھر طرف اسکے واسطے جزائے
اعمال کے تُرْجَعُونَ ۞ پھرو گے تم اور ابوبکر نے یرجعون پڑھا ہے غائب کا صیغہ یعنی طرف اسکے پھرینگے وہ وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ اور جس دن کہ قایم ہو قیامت
يُبْلِسُ الْمُجْرِمُونَ ۞ ناامید اور خاموش اور حیران ہوں گنہگار کہ کوئی حجت اور تکرار انکو باقی نرہے وَلَمْ يَكُن لَّهُم مِّن شُرَكَائِهِمْ اور نہوویں
واسطے انکے شریک انکے کہ جنکو خدا کا شریک کرتے تھے شُفَعَاءُ سفارش کرنیوالے کہ انکو عذاب سے خلاصی دلوائیں کفار مکہ کہتے تھے کہ ہمارے معبود قیامت میں
ہماری سفارش کریں گے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اس روز وہ انکی سفارش کر سکینگے وَكَانُوا اور ہوویں گے اس روز وہ کفار بِشُرَكَائِهِمْ ساتھ شریکوں اپنے کے
كَافِرِينَ ۞ کفر کرنیوالے اور بیزار ہونیوالے کہ جسوقت انسے ناامید ہوں وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ اور جس دن کہ قایم ہوگی قیامت تو يَوْمَئِذٍ اس روز
يَتَفَرَّقُونَ ۞ متفرق ہوجائیں گے اور آپسمیں جدا ہوجائینگے آدمی کہ بعضے تو بہشت کو سدھارینگے اور بعضے دوزخ کو روانہ ہونگے فَأَمَّا الَّذِينَ آمَنُوا پس لیکن
جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں انہوں نے اچھے فَهُمْ فِي رَوْضَةٍ پس وہ بیچ باغوں بھرے ہوئے میووں کے يُحْبَرُونَ
شاداں اور خوش کئے جائیں گے اسطرح سے کہ اثر فرحت اور سرور کا انکے چہروں سے نمایاں ہوگا اسواسطے کہ گرامی کئے جائیں گے بکرامت خدا اور نعمتوں سے لذت پائیں گے
اور تاج انکے سروں پر ہونگے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سرور سے سننا راگ کا ہے کہ اسکے سننے سے بہشت میں لذت پائیں گے اور کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نے رسولخدا سے
پوچھا کہ بہشت میں راگ بھی ہے فرمایا کہ ہاں بہشت میں ایک نہر ہے کہ اسکے کنارہ پر باکرہ حوریں بیٹھی ہیں کہ جنکے گورے گورے بدن ہیں اور بڑی بڑی آنکھیں ہیں وہ حوریں
گائیں گی اس آواز سے کہ ایسی خوش آواز کسی نے نہ سنی ہوگی اور یہ بہشت کی نعمتوں میں سے بہتر نعمت ہے اور کہتے ہیں کہ وہ حوریں خدا تعالیٰ کی تسبیح کریں گے اسکی یہ آواز خوش
ہوگی اور کہتے ہیں کہ ایک شخص نے رسولخدا صلعم سے پوچھا کہ یا رسولخدا بہشت میں آواز خوش ہے کہ مجھے راگ سننے کا بہت شوق ہے فرمایا کہ ہاں بہشت میں ایک درخت ہے
کہ جسوقت خدا تعالیٰ اسکو وحی کرے کہ میرے بندوں کو راگ سنا جن لوگوں نے کہ دنیا میں اگ سے پرہیز کیا ہے وہ درخت آواز خوش سے حق تعالیٰ کی تسبیح کرے اس آواز سے کہ
خلائق نے کبھی ایسی نہ سنی ہو اور سوائے اسکے بہت روایتیں اس مقدمہ میں ہیں وَأَمَّا الَّذِينَ كَفَرُوا اور لیکن جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہے وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا اور

جھٹلایا ہے اور تکذیب کی ہے انہوں نے ساتھ آیتوں ہماری کے کہ وہ آیتیں قرآن کی ہیں یا نشانیاں قدرت ہماری کی وَلِقَآءِ الْاٰخِرَةِ اور ساتھ پہنچنے آخرت کے
کہ اسکو بھی جھٹلایا ہے فَاُولٰٓئِكَ پس لوگ جھٹلانیوالے فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ ۝ بیچ عذاب کے حاضر کئے گئے ہیں دوزخ میں داخل ہو کر کہ ہرگز غائب
ہونیوالے نہیں ہیں اور اب اسواسطے نجات بندوں کے فرماتا ہے کہ فَسُبْحٰنَ اللّٰهِ پس تسبیح کرو تم تسبیح کرنا خدا کو جس طرح سے کہ وہ سزاوار اسکے ہے حِيْنَ
تُمْسُوْنَ جسوقت کہ رات کرو تم وَحِيْنَ تُصْبِحُوْنَ ۝ اور جسوقت کہ صبح کرو تم وَلَهُ الْحَمْدُ اور واسطے اسکے شکر ہے اور تعریف فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
بیچ آسمانوں کے اور زمین کے یعنی جو کوئی کہ آسمانوں میں اور زمین میں ہے وہ اسکی حمد و ثنا کرتا ہے وَعَشِيًّا یہ مفعول فیہ واقع ہوا ہے یعنی بیچ آخر روز کے
وَحِيْنَ تُظْهِرُوْنَ ۝ اور جسوقت ظہر کا وقت کرتے ہو تم اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد تسبیح سے یہاں نماز ہے پس تمسون سے مراد نماز شام اور عشا ہے اور تصبحون سے
مراد نماز صبح ہے اور عشیا سے مراد نماز عصر ہے کہ وہ آخر دن میں ہوتی ہے اور تظہرون سے مراد نماز ظہر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد یہ ہے کہ ان وقتوں میں تسبیح کرو کہ وہ
ایسا ہے کہ يُخْرِجُ الْحَيَّ نکالتا ہے زندہ کو مِنَ الْمَيِّتِ مردہ سے جیسے کہ انسان کو نطفہ سے اور مرغ کو بیضہ سے اور یا یہ کہ مومن کو کافر سے اور عالم کو جاہل سے
اور نیک کو بد سے وَيُخْرِجُ الْمَيِّتَ اور نکالتا ہے مردہ کو مِنَ الْحَيِّ زندہ سے جیسے کہ نطفہ کو انسان سے اور بیضہ کو مرغ سے اور کافر کو مومن سے اور جاہل کو عالم
سے اور بد کو نیک سے وَيُحْيِ الْاَرْضَ اور زندہ کرتا ہے زمین کو گل اور بوٹے اگا کر بَعْدَ مَوْتِهَا پیچھے مرنے اور خشک ہونے اسکے کے وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی
یعنی مانند اس زندہ ہونے کے تُخْرَجُوْنَ ۝ باہر نکالے جاؤ گے تم قبروں سے زندہ کر کے اور حضرت امام کاظمؑ نے یحیی الارض بعد موتہا کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ
یہاں قطرات باران سے زندہ کرنا مراد نہیں ہے لیکن خدا تعالے ایسے مردوں کو بھیجیگا کہ زندہ کریں گے وہ عدل کو اور عدل کے زندہ کرنے سے زمین زندہ ہو جائیگی
اور قایم کرنا حد کا زیادہ نفع رکھتا ہے زمین کو چالیس روز کے قطرات باران سے اور انس بن مالک سے روایت ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی چاہتا ہو کہ بروز
قیامت اسکے اعمال نیک کو وزن کریں تو چاہیے کہ اس آیت کو پڑھے وکذلک تخرجون تک اور دوسری روایت میں ہے کہ آخر سورہ والصافات کا یعنی سبحان ربک
رب العزت تک اسکے ساتھ ملا کر پڑھے اور ایک روایت سید عالم صلعم سے بیان کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا ہے کہ جو کوئی شام اور صبح کو یہ آیت پڑھے تو اس نے تدارک کیا
ہر عبادت کا جو اس سے فوت ہوئی ہے خواہ نوافل ہوں خواہ دعائیں ہوں خواہ تسبیحیں ہوں اور ایک روایت میں ہے کہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بعد نماز
فریضہ کے اس آیت کو پڑھے تو بعدد قطرات باران اور برگ درختاں اور خاک روے زمین کیواسطے اسکے دس نیکیاں لکھیں وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور تمام نشانیوں
قدرت اسکی میں سے ہے اَنْ خَلَقَكُمْ یہ کہ پیدا کیا تمکو مِّنْ تُرَابٍ مٹی سے یعنی اصل کو سب کے کہ وہ آدم ہے باپ تمہارا اسکو میں نے خاک سے پیدا کیا ہے
اور یا یہ کہ تمکو نطفہ سے پیدا کیا ہے اور نطفہ کو غذا سے اور غذا کو مٹی سے ثُمَّ اِذَآ اَنْتُمْ پھر اسوقت تم یعنی بعد پیدا کرنے کے بَشَرٌ تَنْتَشِرُوْنَ ۝ آدمی ہو کر پراگندہ
ہوتے ہو اور بکھرتے ہو زمین میں اور ہر ایک جگہ اپنا وطن اور مقام کرتے ہو بس جس کسی کو کہ ایسی قدرت ہو کہ اسنے تمکو پیدا کر کے جگہ جگہ میں متوطن کر دیا پھر وہ تمہارے
دوبارہ زندہ کرنے پر کیونکر قادر نہوگا وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور نشانیوں قدرت اسکی میں سے ہے اَنْ خَلَقَ لَكُمْ یہ کہ پیدا کیا واسطے تمہارے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
نفسوں تمہارے سے یعنی جنس اور شکل تمہاری سے اَزْوَاجًا جوڑی یعنی عورتوں تمہاری کو لِّتَسْكُنُوْٓا اِلَيْهَا تاکہ میل اور رغبت کرو تم طرف انکے ایک جنس
ہونے کے سبب سے اور انس اور الفت پکڑو اور غیر جنس ہونا سبب نفرت اور اختلاف کا ہے وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ اور کر دیا درمیان تمہارے یعنی تمہاری عورتوں میں
اور تم میں پیدا کیا خدا نے مَّوَدَّةً دوستی کو وَّرَحْمَةً اور مہربانی کو بسبب حاصل ہونے زوجیت کے باوجودیکہ اس سے پہلے کوئی آشنائی نہ تھی اور دونوا کے شوہر
اور زوجہ ہو تو ہی ایک الفت جانبین سے دلوں میں پیدا ہو گئی کہ امر معاش کا انتظام بخوبی ہو اسواسطے کہ زندگانی راحت سے بسر کرنی موقوف ہے محبت اور الفت
پر اور منقول ہے کہ ایک شخص جناب رسولخدا صلعم کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ مجھکو ایک امر سے نہایت تعجب آتا ہے اور وہ یہ ہے کہ عورت اور مرد کہ کبھی انمیں سے
ایک دوسرے کو نہ دیکھا ہو جسوقت ان دونو کا نکاح ہو اور ایک روز آپسمیں صحبت رکھیں تو ایسی انکے درمیان دوستی پیدا ہو جاتی ہے کہ زیادہ اس سے کوئی دوستی متصور
نہو حضرت نے فرمایا کہ یہ خدا کی جانب سے ہے کہ اس نے فرمایا ہے ومن ایاتہ ان خلق لکم من انفسکم ازواجا لتسکنوا الیہا وجعل بینکم مودۃ ورحمۃ اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ
تحقیق کہ بیچ اس پیدا کرنے عورت اور مرد ہمجنس اور ہمشکل اور مشابہ کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ ۝ واسطے اس

قوم کے کہ سوچتے ہیں اور فکر کرتے ہیں حکمتوں اور صنعتوں میں اُسکی وَمِنْ اٰیٰتِهٖٓ اور نشانیوں قدرت اسکی میں سے ہے اَنْ خَلْقُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا
کرنا آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ انکے درمیان عجائب و غرائب چیزیں ہیں وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِكُمْ اور مختلف ہونا زبانوں تمہاری کا بولیوں میں
کہ تمکو الہام کرکے تعلیم کیا اُن زبانوں کو مثل عربی اور فارسی اور ہندی کے اور بعض مفسرین کہتے ہیں کہ اصلیں سب بانوں کی بہتر ہیں اکتیس تو اولاد سام میں میں
اور سترہ زبان اولاد حام میں اور چھتیس اولاد یافث میں اور کہتے ہیں کہ مواضع اور ایجاد کرنے والا ان زبانوں کا خدا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ فاعل سب زبانوں کے
آدمی ہیں لیکن خدا تعالیٰ نے انپر الہام کرکے آسان کر دیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مختلف ہونے زبانوں سے مراد مختلف ہونا آوازوں کا ہے جیسے کہ مختلف شکلیں پیدا کیں
ایسے ہی آوازیں مختلف پیدا کی ہیں اپنی قدرت کاملہ سے کہ ایک کی آواز دوسرے کی آواز سے نہیں ملتی یہانتک کہ دو بھائیوں کی زبانیں آپسمیں مشابہ نہیں ہیں اسواسطے
فرمایا خدا نے اور آیتوں اسکی سے ہے مختلف ہونا زبانوں تمہاری کا یعنی تمہاری آوازوں کا وَاَلْوَانِكُمْ اور مختلف ہونا رنگوں تمہارے کا سیاہی اور زردی اور
سفیدی اور سرخی میں اور یا یہ کہ اعضاء کی ہیئت میں مختلف ہیں کہ ایک آدمی سے دوسرا آدمی سے مشابہ نہیں ہے اگرچہ رنگ میں موافق ہوں لیکن شکلوں میں البتہ مختلف
ہونگے اور یہ نہایت عجائب قدرت خالق سے ہے کہ سب کو مختلف پیدا کیا ہے اگر یہ اختلاف نہوتا اور آدمی آپسمیں مشکل ہوتے اس طرح سے کہ کسی طرح آپسمیں فرق نہوتا تو موجب
برہم ہو جانے اکثر مصلحتوں کا ہوتا اور انتظام میں خرابی آتی اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اُس اختلاف زبانوں اور رنگوں آدمیوں کے لَاٰيٰتٍ البتہ
نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّلْعٰلَمِيْنَ واسطے عالم کے لوگوں کے اور حفص نے اسکو بکسر لام پڑھا ہے یعنی واسطے جاننے والوں عاقلوں کے مثل جن اور انسان
اور فرشتہ کے کہ حکمت اسکی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور نشانیاں قدرت اسکی سے ہے مَنَامُكُمْ سونا تمہارا بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ بیچ رات کے اور
دن کے واسطے استراحت اور آسودگی نفس کے وَابْتِغَاۤؤُكُمْ اور طلب کرنا تمہارا روزی کو مِّنْ فَضْلِهٖ فضل اسکے سے اور اکثر کے نزدیک مراد خواب سے شب
کو ہے اور روزی طلب کرنی دن کو مخصوص ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اُس خواب شب کے اور طلب روزی روز کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت
خدا کی ہیں لِّقَوْمٍ يَّسْمَعُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ سنتے ہیں ہوش کے کان سے اور اسمیں تفکر کرتے ہیں وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور نشانیوں حکمت اُس
خدا کے سے ہے کہ يُرِيْكُمُ الْبَرْقَ دکھلاتا ہے تمکو بجلی کو خَوْفًا واسطے ڈرنے مسافر کے بجلی گرنے سے وَّطَمَعًا اور واسطے طمع مقیم لوگوں کے بارش باران کو
اور یریکم میں ان مقدر ہے اور خوفًا اور طمعًا مفعول لہ واقع ہوئے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ خوف اور طمع میں مطلق آدمیوں کے واسطے مراد ہے مسافر اور مقیم کی خصوصیت
نہیں ہے وَّيُنَزِّلُ مِنَ السَّمَاۗءِ مَاۗءً اور نازل کرتا ہے وہ جانب آسمان سے پانی کو فَيُحْيٖ بِهِ الْاَرْضَ پس زندہ کرتا ہے ساتھ اسکے زمین کو کہ گھانس اور
ترو تازہ درخت اسمیں اُگتے بَعْدَ مَوْتِهَا پیچھے مرنے اور خشک ہونے اسکے سے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اُس بجلی اور باراں کے لَاٰيٰتٍ
البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ سمجھتے ہیں اور عقل کو دخل دیتے ہیں وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اور نشانیوں قدرت اسکے سے ہے
اَنْ تَقُوْمَ السَّمَاۗءُ یہ کہ کھڑا ہے آسمان بے ستون وَالْاَرْضُ اور زمین بِاَمْرِهٖ ساتھ حکم اُس کے کے کہ دونوں اسکی حفاظت سے قایم ہیں
ثُمَّ اِذَا دَعَاكُمْ پھر جسوقت بلاویگا تمکو اسرافیل کے واسطے دوسرا صور پھونک کر دَعْوَةً بلانا اس طرح سے کہ کہیگا اے مردو باہر آؤ مِّنَ الْاَرْضِ
زمین سے تو اِذَآ اَنْتُمْ تَخْرُجُوْنَ اسوقت تم نکلو گے اپنی قبروں سے واسطے جزائے اعمال نیک اور بد کے یعنی جیسے کہ قادر ہے خدا تعالیٰ کہ آسمان اور زمین کی
حفاظت کرتا ہے ایسے ہی مُردوں کو زندہ کرکے زمین سے نکالنے پر قادر ہے کہ قدرت اسکی جمیع ممکنات کی نسبت برابر ہے وَلَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اور واسطے اسی کے ہے جو کہ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ سب واسطے اسکے فرمانبرداری کرنے والے ہیں زندگی میں اور بعد موت کے اگرچہ بعضے
دنیا میں اسکے منکر ہیں بسبب چھوڑ دینے انکے کے انکو انکے حال پر اور وہاں سرکشی نکر سکینگے وَهُوَ الَّذِيْ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ يَبْدَؤُا الْخَلْقَ
پیدا کرتا ہے خلقت کو ثُمَّ يُعِيْدُهٗ پھر اعادہ کریگا اسکا کہ دوبارہ اسکو زندہ کریگا بعد مرنے کے وَهُوَ اَهْوَنُ عَلَيْهِ اور وہ دوبارہ زندہ کرنا آسان تر ہے
اوپر اُس خدا کے اول بار کے پیدا کرنے سے کہ جسوقت کچھ مادہ موجود نہ تھا اسوقت پیدا کیا اور جبکہ مادہ اسکا موجود ہے تو پھر پیدا کرنا نہایت آسان ہے اور یہ نسبت قدرت
تمہاری کے ہے اور خدا کے نزدیک تو اول اور دوبارہ پیدا کرنا دونو برابر ہیں وَلَهُ الْمَثَلُ اور واسطے اُس خدا کے وصف عجیب الشان ہے مثل قدرت کاملہ کے اور

ربع

ایک ہونے ذات کے اور بزرگ ہونا صفات کا کہ وہ اُسکے غیر کیواسطے نہیں ہی اَلْاَعْلٰی برتر ہی اپنے غیر سے کہ برابر اُسکے کوئی نہیں ہوسکتا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ وللہ المثل الاعلیٰ یعنی وہ شخص ہی وہ کہ نہیں مشابہ ہی اُسکو کوئی چیز اور نہ وصف کیا جاتا ہی اور نہ وہم میں لایا جاتا ہی اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے حضرت علی سے کہ اے علی تو مثل اعلیٰ ہی غرض یہ کہ خدا تعالیٰ موصوف ہے ان اوصاف بزرگ کے ساتھ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے کہ جو کوئی آسمانوں میں ہی اور زمین میں اُسکو ان وصفوں سے یاد کرتے ہیں وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہے ہر چیز پر کہ اُسکی قدرت سب کے متعلق ہی اور ان سب میں سے قدرت اوّل پیدا کرنے کی اور دوبارہ زندہ کرنے کی بھی ہی الْحَکِیْمُ حکمت والا ہی کہ موافق مصلحت کے کرتا ہے ضَرَبَ لَکُمْ بیان کی ہی خدا نے واسطے تمہارے مَثَلًا مِّنْ اَنْفُسِکُمْ مثال کہ لی گئی ہی احوال نفسوں تمہاری سے اور وہ یہ ہے کہ هَلْ لَّکُمْ کیا ہیں واسطے تمہارے مِّنْ مَّا مَلَکَتْ اَیْمَانُکُمْ انہیں سے کہ مالک ہوئے ہیں ہاتھ تمہارے کہ وہ لونڈی اور غلام تمہارے ہیں کیا وہ واسطے تمہارے مِّنْ شُرَکَآءَ شریکوں میں سے ہیں فِیْ مَا رَزَقْنٰکُمْ بیچ اُس چیز کے کہ روزی دی ہی ہمنے تمکو یعنی تمہارے لونڈی اور غلام کیا تمہارے شریکوں میں سے ہیں اُس روزی میں جو ہمنے تمکو دی ہی کہ فَاَنْتُمْ پس تم اور غلام تمہارے فِیْهِ سَوَآءٌ بیچ اُس روزی تمہاری کے برابر ہوں کہ جس طرح سے کہ تم اپنے ملک اور مال میں تصرف کرتے ہو اُسی طرح وہ بھی اپنا تصرف کریں اُس تمہاری روزی میں بلکہ تم ہرگز نہ چاہوگے کہ وہ تمہارے ملک میں مثل تمہارے تصرف کریں اور وہ لونڈی اور غلام ایسے ہیں کہ تَخَافُوْنَهُمْ ڈرتے ہو تم اُنسے کہ وہ اپنا تصرف کر کے مالک مستقل ہو جائیں کَخِیْفَتِکُمْ مثل ڈرنے تم آزادوں کے اَنْفُسَکُمْ نفسوں اپنے سے کہ وہ نفس تمہارے شریک آزاد ہوں اللہ تعالیٰ نے آزاد شریکوں کو نفس انکا فرمایا ہی یعنی تم اپنے اُن غلاموں سے اُنکے شریک ہو جانے میں تصرف کرنے سے ایسے ڈرتے ہو جیسے کہ کوئی آزادوں کے شریک ہونے سے ڈرتا ہی خلاصہ یہ ہے کہ اے آزادو تم راضی ہو اس امر سے کہ اپنے غلاموں کو اپنے ملک اور مال میں شریک کرو کہ وہ مثل تمہارے اپنا تصرف کریں اور تصرف میں تمہارے برابر ہو جائیں اور اُنکے مالک اور شریک ہونے سے تم خوف کرو جیسے کہ بعضے آزادوں کے شریک ہونے سے خوف کرتے ہیں پس جسوقت کہ تم راضی نہو اپنے غلام اور لونڈی کے شریک ہونے سے تو پس کیونکر راضی ہوتے ہو تم میرے واسطے کہ میں سب کا آزاد کا بھی اور غلام کا بھی پروردگار ہوں کہ بعضے میری غلاموں اور بندوں کو میرا شریک کرتے ہو اور یہ کیونکر روا رکھتے ہو کہ جسکو میں پیدا کروں اُسکو تم میرا شریک مقرر کرو کَذٰلِکَ نُفَصِّلُ الْاٰیٰتِ اسی طرح مفصل بیان کرتے ہیں ہم دلیلوں توحید اپنی کو لِقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ ۝ واسطے اُس قوم کے کہ عقل کو کام فرماتے ہیں اور عقلمندوں ہی کو فائدہ ہوتا ہی کہ تامل اور تفکر کر کے سمجھتے ہیں اور جاہل اور ظالم اس امر کی حقیقت سے بیخبر ہیں چنانچہ فرماتا ہی کہ بَلِ اتَّبَعَ الَّذِیْنَ بلکہ پیروی کی ان لوگوں نے ظَلَمُوْٓا کہ ظلم کیا ہی انہوں نے اپنے نفسوں پر شرک کو اختیار کر کے اَهْوَآءَهُمْ خواہشوں اپنی کے یعنی پیروی کی ہی انہوں نے خواہشوں اپنی کے بِغَیْرِ عِلْمٍ بدون علم کے کہ بالکل نادان ہیں اور اگر دانشمند ہوتے تو خواہشوں کی پیروی نہ کرتے اور انکی عقل اس پیروی سے انکو مانع ہوتی فَمَنْ یَّهْدِیْ پس کون ہی کہ راہ دکھلائے مَنْ اَضَلَّ اللّٰهُ اُس شخص کو کہ چھوڑ دیا ہی خدا نے اُسکو گمراہی میں اُسکے حال پر کہ لطف اپنا اور توفیق اپنی اُسپر سے اُٹھالی ہی یعنی جسکو کہ خدا تعالیٰ نے اپنے علم سے جانا ہی کہ توفیق اور لطف اُسکو فائدہ نہ دیگا اُسکے عناد اور انکار کی جہت سے باوجود دیکھنے معجزات کے تو خدا تعالیٰ نے اُسکو اُسکے حال پر چھوڑ دیا ہی اور وہ ایسا ہی کہ اُسکو کوئی ہدایت نہیں کر سکتا ہی وَمَا لَهُمْ اور نہیں ہیں واسطے اُن مشرکوں کے مِّنْ نّٰصِرِیْنَ نصرت اور مدد کرنیوالے کہ انکو گمراہی سے نکالیں اور اس گمراہی کی سزا سے کہ وہ عذاب دنیا اور آخرت کا ہی نجات دلوائیں اور جسوقت جانا تونے اے محمد صلعم کہ مشرکین ہدایت کرنے سے ہدایت نہیں پاتے ہیں تو فَاَقِمْ وَجْهَکَ پس قائم کر تو منہ اپنے کو اور راست کر تو لِلدِّیْنِ واسطے دین حق کے یعنی دین اسلام پر قائم رہ کہ حَنِیْفًا ط میل کرنے والا دین باطل سے طرف دین حق کے بھی اور دوسرے دین کی طرف سوائے دین اسلام کے متوجہ مت ہو یہ خطاب حضرت کی طرف ہی اور مراد اس سے جمیع مومنین ہیں یعنی بندے میرے دین اسلام پر ثابت قدم رہیں اور حنیفا حال واقع ہوا ہی فِطْرَتَ اللّٰهِ فطرت بمعنی پیدائش کے ہی اور یہاں مراد اس سے دین اسلام ہی اور فطرت مفعول ہی اتبع مقدر کا اس صورت میں ترجمہ اسکا یہ ہے کہ پیروی کر تو دین اسلام کی کہ سب دینوں سے بہتر ہے الَّتِیْ فَطَرَ النَّاسَ عَلَیْهَا ط وہ دین کہ پیدا کیا ہی خدا نے آدمیوں کو اوپر اُسی دین کے یعنی جو لڑکا پیدا ہوتا ہی وہ دین اسلام پر پیدا ہوتا ہی لیکن صحبت میں اپنے والدین اور اپنی قوم کے انکا ہی دین اختیار کرتا ہی اور عالم کے لوگوں میں مشاہدہ ہوتا ہی تو یہی معلوم ہوتا ہی

کہ ہر آدمی اپنے والدین کے دین پر ہے اور اسی دین کو اچھا گمان کر کے اختیار کرتا ہے خواہ ہندو ہو خواہ مسلمان خواہ یہودی خواہ نصرانی اور تحقیق کر کے مذہب کو کوئی اختیار نہیں کرتا
ہے بلکہ بہت قلیل آدمی کہ بمنزلہ نادر کے ہیں اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت بھی مشہور ہے کما قال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ما من مولود الا قد یولد علی فطرۃ الاسلام ثم
ابواہ یہودانہ او ینصرانہ او یمجسانہ کہ ہر لڑکا دین اسلام پر پیدا ہوتا ہے لیکن والدین اسکے اگر یہودی ہیں تو اسکو یہودی کر دیتے ہیں اور اگر نصرانی ہیں تو اسکو نصرانی کر دیتے ہیں
اور اگر مجوسی ہیں تو اسکو مجوسی کر دیتے ہیں اور حضرت صادقؑ سے سوال کیا گیا کہ اس فطرت سے کیا مراد ہے فرمایا کہ دین اسلام مراد ہے پیدا کیا ہے خدا نے انکو اسپر جسوقت
کہ انسے بروز الست اپنی توحید پر اقرار کروایا اور حضرت امام باقرؑ نے فرمایا ہے کہ پیدا کیا ہے انکو خدا نے اپنی توحید پر جسوقت انسے عہد لیا اپنے پروردگار ہونیکا بروز الست
اور اگر یہ امر نہوتا تو نہ جانتے وہ کہ کون ہے پروردگار انکا اور رازق انکا اور کہتے ہیں کہ اسلام کا نام فطرت اسواسطے ہوا ہے کہ اگر بندوں کو گمراہ نکریں اور انکو انکے
حال پر چھوڑ دیں اور جس امر پر کہ وہ پیدا ہوئے ہیں اسی امر پر انکو رہنے دیویں تو البتہ دین اسلام کو لازم پکڑیں اور منقول ہے کہ ایک جہاد میں لڑکوں کو کفار کے قتل کرتے تھے
حضرت نے منع فرمایا اور فرمایا کہ یہ بیگناہ ہیں لوگوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ مشرکین کی اولاد ہیں فرمایا حضرت نے کوئی لڑکا نہیں ہے مگر کہ وہ پیدایش اسلام پر پیدا ہوا ہے اور ہمیشہ
اسی پیدایش پر باقی ہے یہانتک کہ دوسرا مذہب اسکی زبان سے ظاہر ہو اور والدین اسکے یہودی اور نصرانی اسکو کر دیتے ہیں لَا تَبْدِیْلَ لِخَلْقِ اللّٰہِ نہیں ہے
بدل جانا واسطے مخلوق اور پیدایش خدا کے یعنی جس دین کو کہ خدا نے واسطے بندوں کے پیدا کیا ہے اس دین کے واسطے بدل جانا نہیں ہے تمکو چاہیے کہ اس دین کو بدل
نکرو دوسرے دین سے اے بندو اور اسی دین پر قایم رہو اس دین کا بدلنا سزاوار نہیں ہے اور یا یہ معنی ہیں کہ دین خدا کو کوئی نہیں مٹا سکتا ہے ذٰلِکَ الدِّیْنُ
وہ دین کہ بندے جس دین کے اختیار کرنے کو حکم کیے گئے ہیں وہ دین الْقَیِّمُ راست اور درست ہے کہ کسی طرح کی کجی اسمیں نہیں ہے وَلٰکِنَّ اَکْثَرَ النَّاسِ
اور لیکن اکثر آدمی لَا یَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں اسکی راستی کو بسبب کجی طبیعت کے اور نہ تامل کرنے دلیلوں حقیقت اسکی کے اور حق یہ ہے کہ جیسا کہ پاک
اور صاف یہ مذہب ہے ایسا کوئی مذہب روئے زمین پر نہیں ہے جیسے کہ تنزیہ اور تقدیس خدا کی اور ہر عیب اور شرک اور نقصان سے پاک ہونا خدا کا اس مذہب میں ثابت ہے کسی
اور مذہب میں نہیں ہے پس متوجہ ہو تم طرف اس دین کے اور منہ کرو طرف اسکے مُنِیْبِیْنَ جسوقت کہ رجوع کرنے والے ہو اِلَیْہِ طرف اس دین کے اور
سوائے اسکے اور دینوں کو چھوڑ کر اسکی طرف پھرنے والے ہو منیبین حال واقع ہوا ہے وَاتَّقُوْہُ اور ڈرو تم اس خدا سے اسکی نافرمانی اختیار کرنے میں وَاَقِیْمُوا
الصَّلٰوۃَ اور قایم کرو تم نماز کو اور ہمیشہ پڑھتے رہو مع شرایط اور ارکان کے وَلَا تَکُوْنُوْا مِنَ الْمُشْرِکِیْنَ ۝ اور نہو تم شرک کرنیوالوں میں سے
اسواسطے کہ عبادت بدون خلوص کے اور بے واحد جاننے خدا کے فائدہ نہیں بخشتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ مت ہو تم شرک کرنیوالوں میں سے نماز کو
عمداً ترک کر کے اسواسطے کہ حدیث میں وارد ہے کہ عمداً نماز کو ترک کرنا کفر ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ اگر ترک کرنیکو حلال جانے تو اسوقت کافر ہو جاتا ہے مِنَ الَّذِیْنَ
ان لوگوں میں سے یعنی مت ہو تم شرک کرنے والوں میں سے ان لوگوں میں سے کہ فَرَّقُوْا دِیْنَہُمْ متفرق اور فرقہ فرقہ کر دیا انہوں نے دین اپنے کو وَکَانُوْا
شِیَعًا اور ہو گئے وہ گروہ گروہ اور مراد اس سے اختلاف انکا ہے اس چیز میں کہ جسکی پرستش کرتے ہیں اپنے نفس کی خواہش کے موافق دین اسلام کو چھوڑ کر مثلاً مشرکین
کہ کوئی تو انمیں سے بت پرستی کرتا ہے اور کوئی ستاروں کو پوجتا ہے اور کوئی فرشتوں کو مانتا ہے اور ایسے ہی یہود اور نصاریٰ ہیں کئی کئی فرقے ہیں کُلُّ حِزْبٍ ہر گروہ
بِمَا لَدَیْہِمْ ساتھ اس چیز کے کہ نزدیک انکے ایک دین ہے اور اس دین کو انہوں نے اختیار کیا ہے اس دین سے فَرِحُوْنَ ۝ خوش ہیں وہ اور اپنے گمان میں
اسی دین کو حق جانتے ہیں گو واقع میں وہ دین باطل ہو وَاِذَا مَسَّ النَّاسَ اور جسوقت پہنچے آدمیوں کو ضُرٌّ سختی مثل بیماری اور فقیری اور بلا کی
اور اسکے سبب سے درماندہ ہوں تو دَعَوْا پکارتے ہیں وہ زاری اور عاجزی سے رَبَّہُمْ پروردگار اپنے کو مُنِیْبِیْنَ اِلَیْہِ کہ رجوع کرنیوالے ہیں طرف
اسکے یہ حال واقع ہوا ہے یعنی نہایت خلوص سے خدا کو پکارتے ہیں اور اسکے غیر سے اسوقت منقطع ہو جاتے ہیں ثُمَّ اِذَا اَذَاقَہُمْ پھر جسوقت چکھاوے انکو یعنی
عطا کرے خدا انکو مِّنْہُ اپنے پاس سے رَحْمَۃً بخشش کو مثل صحت یا تونگری یا دفع بلا کے اور وہ اس بلا سے نجات پاویں تو اِذَا فَرِیْقٌ مِّنْہُمْ اسوقت
ایک گروہ انمیں سے بِرَبِّہِمْ یُشْرِکُوْنَ ساتھ پروردگار اپنے کے شرک کرتے ہیں کہ اس رحمت کے عطا کرنے کی عوض میں بت پرستی کرتے ہیں اور کفر کرتے ہیں
چنانچہ فرماتا ہے کہ لِیَکْفُرُوْا تاکہ کفر کریں وہ بِمَا اٰتَیْنٰہُمْ ساتھ اس چیز کے کہ دی ہے ہمنے انکو نعمت تونگری اور عافیت کی فَتَمَتَّعُوْا

پس فائدہ اُٹھاؤ تم اے مشرکین دو تین روز نعمت فانی دُنیا کا فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ پس قریب ہے کہ جانو گے تم انجام اُس فائدہ اُٹھانیکا کہ وہ عذاب آخرت ہے اَمْ اَنْزَلْنَا عَلَيْهِمْ کیا نازل کیا ہی ہمنے اوپر اُن کافروں کے یعنی کیا بھیجا ہی ہمنے اوپر اُنکے سُلْطٰنًا کسی حجت اور کتاب کو کہ اُسکو سند پکڑتے ہیں اپنے مذہب کے حق ہونیکے واسطے کہ فَهُوَ پس وہ کتاب يَتَكَلَّمُ کلام کرے بِمَا كَانُوْا بِهٖ يُشْرِكُوْنَ ۝ ساتھ اُس چیز کے کہ ہیں وہ شرک کرتے مراد یہ ہی کہ وہ اپنے دین کی حقیت کے ثابت کرنے پر کسی حجت اور دلیل سے قدرت نہیں رکھتے ہیں اور فرماتا ہی کہ وَاِذَآ اَذَقْنَا النَّاسَ اور جسوقت چکھائیں ہم آدمیوں کو رَحْمَةً رحمت کہ کوئی نعمت ہم اُنکو عطا کریں مثل صحت اور تونگری وغیرہ کے تو فَرِحُوْا بِهَا ؕ خوش ہوتے ہیں وہ ساتھ اُسکے وَاِنْ تُصِبْهُمْ سَيِّئَةٌ ۢ اور اگر پہنچے اُنکو کوئی بُرائی مثل بیماری اور فقیری اور خوف کے اور مثل اُسکے بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ بسبب اُسکے کہ آگے بھیجا ہی ہاتھوں اُنکے نے کہ اعمال بد انہوں نے کئے ہیں مثل کفر اور شرک کے تو اِذَا هُمْ يَقْنَطُوْنَ ۝ اُسوقت وہ نا امید ہوتے ہیں رحمت خدا سے اور جزع اور فزع اور بے صبری کرتے ہیں اور رحمت خدا کی امید نہیں رکھتے کہ اپنی رحمت کو نازل کرکے اُس سختی کو دُور کرے نہ نعمت کا شکر ادا کرتے ہیں اور نہ بلا پر صبر کرتے ہیں اَوَلَمْ يَرَوْا کیا نہ دیکھا ہی انہوں نے یعنی کیا نہیں جانا ہی کہ اَنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہی روزی کو لِمَنْ يَّشَآءُ واسطے جس شخص کے چاہتا ہی اپنی مصلحت سے وَيَقْدِرُ ؕ اور تنگ کرتا جسکے واسطے چاہتا ہے باعتبار حکمت کے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق بیچ اُس کشادگی اور تنگی کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں عبرت اور نصیحت کی ہیں لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ۝ واسطے اُس قوم کے کہ جو ایمان لاتے ہیں اور باور کرتے ہیں حکم خدا کا فراخی اور تنگی میں اور آسودگی میں شکر اُسکا کرتے ہیں اور تنگی میں صبر کرتے ہیں اور فرماتا ہی کہ فَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰى پس دے تو اے محمد صاحب قرابت کو حَقَّهٗ حق اُسکا یعنی جو کہ تیرے قریب ہیں بنی ہاشم میں سے اُنکو مال غنیمت وغیرہ میں سے حق اُنکا ادا کر یہ آیت فدک کے مقدمہ میں نازل ہوئی ہی اور ابو سعید خدری سے بروایت اہلسنت اور اہلبیت میں سے امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ جسوقت یہ آیت پیغمبر خدا پر نازل ہوئی تو رسولخدا صلعم نے فاطمہ زہرا کو طلب کرکے فدک عطا کیا اور سورہ بنی اسرائیل میں تفصیل سے اسکا ذکر ہو گیا ہی وَالْمِسْكِيْنَ اور مسکین کو دے تو حق اُسکا جو کہ ایک سال کا کھانا اپنے پاس نہیں رکھتا ہی وَابْنَ السَّبِيْلِ ؕ اور مسافر کو دے تو جو کہ اُسکے واسطے مقرر ہوا ہے ذٰلِكَ خَيْرٌ یہ دینا حقوق کا بہتر ہے نہ دینے سے لِّلَّذِيْنَ يُرِيْدُوْنَ واسطے اُن لوگوں کے کہ چاہتے ہیں وَجْهَ اللّٰهِ ؗ ذات خدا کو یعنی رضامندی خدا کی اور قربت اُسکی طلب کرتے ہیں نہ کوئی امر دوسرا وَاُولٰٓئِكَ اور یہ لوگ دینے والے هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ وہی ہیں رستگاری پانیوالے کہ اُنہوں نے مال کو خرچ کرکے رضامندی خدا کی حاصل کی ہی وَمَآ اٰتَيْتُمْ اور وہ چیز کہ دیتے ہو تم مِّنْ رِّبًا زیادتی حرام سے معاملہ میں کہ جسکو سود کہتے ہیں یہ قول بعضے مفسرین کا ہی کہ اُس زیادتی سے یہاں سود حرام مراد لیتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اِس زیادتی سے ہدیہ اور عطیہ ہی کہ اُس سے زیادہ حاصل ہونیکی امید پر دیتے ہیں اور اُسمیں نیت قربت کی اور رضامندی خدا کی ملحوظ نہیں ہوتی جیسے کوئی کسی کو سو روپیہ دیوے اس امید پر کہ یہ مجھکو اسکی عوض میں ایکسو پنج روپیہ دیویگا لیکن شرط زیادہ لینے کی اُسمیں کرے کہ اگر شرط کیجاویگی تو وہ زیادتی حرام ہو جاویگی اور اگر شرط نہ کرے اور وہ ہدیہ لینے والا مثلاً سو روپے لینے والا اپنی خوشی سے ایک سو روپے کی عوض میں ایکسو پانچ روپے دیوے تو وہ پانچ روپے اُسکو مباح ہیں لیکن ثواب اُسکے دینے کا نہو گا ایسا ہی حال قرض کا ہی اُسکو اللہ تعالیٰ فرماتا ہی کہ وہ چیز کہ دیتے ہو تم زیادتی سے خواہ وہ حرام ہو جیسے کہ سود یا مباح بدون ثواب کے جیسے کہ ہدیہ لِّيَرْبُوَا۟ تاکہ زیادہ کرے وہ چیز فِيْٓ اَمْوَالِ النَّاسِ بیچ مالوں آدمیوں کے اُنکے مالوں میں ملکر یعنی جو کچھ کہ زیادتی حرام کہ معاملوں میں ہو یا زیادتی مباح کہ مال کے بڑھنے کی امید میں جاوے فَلَا يَرْبُوْا پس نہیں زیادہ ہوتا ہے مال اُسکے لینے سے عِنْدَ اللّٰهِ ۚ نزدیک خدا کے کہ برکت اُسمیں سے جاتی رہتی ہے اسواسطے کہ اگر وہ سود حرام ہے تو اُسکے لینے کا حکم نہیں ہے اور اگر مباح ہے تو اُسمیں نیت قربت کی نہیں ہی کہ جو موجب ثواب کا ہی پہلا قول حسن اور جبائی کا ہے اور دوسرا قول ابن عباس اور طاؤس یمانی کا ہے اور یہی منقول ہی حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر علیہما السلام سے چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ وہ یہ ہے کہ کوئی آدمی کسی کو کچھ دیوے تاکہ اُسکے عوض میں اُس سے زیادہ لیوے بدون شرط کے تو اُسمیں نہ ثواب ہے اور نہ گناہ ہے اور حضرت

صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ربا دو طرح کا ہے ایک تو حلال ہی اور دوسرا حرام ہے لیکن جو کہ حلال ہے وہ تو یہ ہے کہ کوئی اپنے کسی برادر مومن کو قرض
دیوے اس طمع پر کہ وہ مجھکو اُسکی عوض میں زیادہ دیوے اور زیادہ لینے کی اُسمیں شرط نہ کرے تو وہ زیادتی مباح ہی اُسکے واسطے اور خدا کے نزدیک اُسکو
اُسمیں ثواب نہیں ہی اور یہی مراد ہے قول حق تعالےٰ سے فلا یربوا عند اللہ اور لیکن حرام یہ ہے کہ آدمی اپنے برادر مومن کو قرض دیوے اور اُسمیں شرط کرے
کہ اسکی عوض میں جو کچھ میں نے دیا ہی اُس سے زیادہ دیوے پس یہ حرام ہے اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ربا دو طرح کے ہیں
ایک با تو وہ ہے کہ کھایا جاتا ہی اور دوسرا وہ ہی کہ نہیں کھایا جاتا لیکن جو کہ کھایا جاتا ہی پس ہدیہ تیرا ہے طرف کسی مرد کے کہ طلب کرتا ہی تو اُس سے عوض کو اکثر اُس سے
کہ جو تو نے اُسکو دیا ہی اور یہ بھی بغیر شرط زیادہ کے ہی اور وہ جو نہیں کھایا جاتا اُسکو امام علیہ السلام فرماتے ہیں کہ وہ ربا وہ ہے کہ جسکو خدا تعالیٰ نے منع کیا ہی اور اُسکے
کھانے والے سے وعدہ آتش دوزخ کا کیا ہی پس معلوم ہوا یہ قول امام علیہ السلام سے اگرچہ یہ ربا مباح ہی لیکن لینا اُسکا بھی اچھا نہیں ہی کہ اسمیں کسی طرح کا ثواب نہیں ہے
اور فرماتا ہی خدا کہ وَمَآ اٰتَيْتُمْ اور جو کچھ کہ دیتے ہو تم مِّنْ زَكٰوةٍ زکوٰۃ میں سے کہ واجب ہو یا صدقہ مستحب ہو کہ اُسکے دینے میں تُرِيْدُوْنَ وَجْهَ اللّٰهِ
ارادہ کرتے ہو تم ذات خدا کا کہ اُسکی رضامندی کو چاہتے ہو اور ثواب آخرت کو طلب کرتے ہو اور اُسمیں ریا اور سوائے خوشنودی خدا کے اور کسی طرح کی غرض نہیں ہے
فَاُولٰٓئِكَ پس یہ لوگ جو کہ خالص واسطے رضامندی خدا کے دیتے ہیں هُمُ الْمُضْعِفُوْنَ ۝ وہی ہیں چند در چند کرنیوالے ثواب کے کہ ایک کی عوض
میں دس برابر بلکہ سات سو برابر آخرت میں پائیں گے یا یہ کہ وہ چند در چند کرنیوالے اور بڑھانیوالے مال اپنے کے ہیں زکوٰۃ دینے کی برکت سے اور اس آیت سے
معلوم ہوا کہ زکوٰۃ اور صدقہ دینے میں واجب ہے کہ نیت خالصۃً للہ کرے اور قرض دینے میں بدون طمع زیادہ لینے کے صدقہ سے بھی زیادہ ثواب ہے چنانچہ حضرت
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ بہشت کے دروازہ پر لکھا ہوا ہے کہ قرض دینا اٹھارہ درجہ برابر ہے اور صدقہ دینا دس درجہ برابر ہے اور اب اللہ تعالیٰ اپنی قدرت
کی دلیلیں بیان فرماتا ہی کہ اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ خدا وہ شخص ہی کہ پیدا کیا اُس نے تمکو جسوقت کہ تم بالکل نیست اور نابود تھے ثُمَّ رَزَقَكُمْ
پھر روزی دی اُسنے تمکو جب تک زندہ ہو ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مار ڈالیگا تمکو بعد گزر جانے تمہاری مدت عمر کے ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ پھر زندہ کریگا تمکو قیامت کے
روز واسطے جزائے اعمال کے هَلْ مِنْ شُرَكَآئِكُمْ کیا ہی شریکوں تمہارے میں سے کہ جنکو تم خدا کا شریک کرتے ہو مَّنْ يَّفْعَلُ وہ شخص کرے مِنْ
ذٰلِكُمْ اس پیدا کرنے اور روزی دینے اور مار ڈالنے اور زندہ کرنے میں سے مِّنْ شَيْءٍ کچھ تا کہ اُسکے سبب سے اُنکی پرستش کرنی چاہیے اور جسوقت کہ وہ کچھ نہیں کر سکتے ہیں
تو قابل پرستش کے نہیں ہیں سُبْحٰنَهٗ پاک ہے خدا وَتَعٰلٰى اور برتر اور بلند ہی عَمَّا يُشْرِكُوْنَ ۝ اُس چیز سے کہ شرک کرتے ہیں وہ اور اب خدا تعالیٰ
شرک کرنے اور توحید کے ترک کرنے کے انجام بد میں فرماتا ہی کہ ظَهَرَ الْفَسَادُ ظاہر ہوئی تباہی فِي الْبَرِّ بیچ جنگل کے وبا اور خشک سالی سے وَالْبَحْرِ
اور بیچ دریا کے طوفان سے اور غرق ہونے کشتیوں کے سے یعنی خشکی اور دریا میں تباہی واقع ہوئی بِمَا كَسَبَتْ بسبب اُس چیز کے کہ کمایا ہی اَيْدِي
النَّاسِ ہاتھوں آدمیوں کے نے یعنی آدمیوں نے جو کثرت سے کفر اور گناہ اختیار کیے ہیں اس سبب سے یہ وقوع میں آیا ہی اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ مراد فساد سے
نہ برسنا مینہ کا ہی اسواسطے کہ اگر مینہ نہ برسے تو صحرا میں درخت اور گھانس نہ اُگے اور دریا میں موتی اور جواہر پیدا نہوں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
زندگی دریا کے جانوروں کی باران رحمت سے ہی پس جسوقت کہ بند ہوئی بارش تو خشکی اور دریا میں تباہی ظاہر ہوتی ہے اور یہ اُسوقت ہوتا ہی کہ آدمی گناہ بہت
کرنے لگیں اور یہ تباہی اسواسطے ہوتی ہی کہ لِيُذِيْقَهُمْ تا کہ چکھائے خدا اُنکو بَعْضَ الَّذِيْ عَمِلُوْا سزا بعض اُس امر کی کہ عمل میں لائے ہیں وہ اسواسطے
کہ تمام مزہ اُسکا آخرت میں چکھیں گے اور یہ تھوڑا سا عذاب دنیا میں اسواسطے چکھایا کہ لَعَلَّهُمْ شاید کہ وہ اس عذاب کے چکھنے سے يَرْجِعُوْنَ ۝ پھریں شرک سے
طرف توحید کے اور توبہ کریں از گناہ سے طرف طاعت کے رجوع کریں قُلْ سِيْرُوْا فِي الْاَرْضِ کہہ تو اے محمد صلعم کہ سیر کرو تم بیچ زمین کے جس زمین
پر کہ پہلی اُمتیں ہلاک ہوئی ہیں فَانْظُرُوْا كَيْفَ كَانَ پس دیکھو تم کہ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلُ انجام اُن لوگوں کا کہ پہلے اُنسے تھے
کہ قلعے اُنکے اور محل منہدم ہو کر ٹیلے بنگئے ہیں اور اُن لوگوں کا کہیں نام و نشان باقی نہ رہا اسواسطے کہ كَانَ اَكْثَرُهُمْ تھے اکثر اُنکے مُّشْرِكِيْنَ شرک
کرنے والے کہ اُسکی سزا میں سب ہلاک ہوئے اور اکثر سے مراد جمیع ہیں اسواسطے کہ استعمال اکثر کا مقام جمیع کے کلام عرب میں بہت ہوتا ہی اور ابن عباس سے روایت ہے

ع

کہ مراد زمین میں سیر کرنے سے یہ ہے کہ قرآن کو دیکھو کہ اسمیں قصے پہلی اُمتوں کے ہلاک ہونے کے سب لکھے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے بھی یہی روایت ہی
اور فرماتا ہی خدا کہ کفار مکہ اس سے نصیحت نہیں پکڑتے ہیں تو فَاَقِمْ وَجْهَكَ پس قایم کر تو اے محمد صلعم منہ اپنے کو اور راست کر اور سب وجہ سے متوجہ ہو جا تو
اور اپنے تئیں آمادہ کر تو لِلدِّيْنِ الْقَيِّمِ واسطے دین راست اور سیدھے کے اور اسمیں کسی طرح کی کجی نہیں ہی یعنی دین اسلام کی راہ پر ثابت قدم ہو مِنْ
قَبْلِ اَنْ يَّاْتِيَ پہلے اس سے کہ آئے يَوْمٌ لَّا مَرَدَّ لَهٗ وہ دن کہ نہیں پھرنا ہی واسطے اسکے مِنَ اللّٰهِ خدا کے پاس سے یعنی وہ دن ایسا ہی
کہ کوئی اُسکو پھیر نہیں سکتا یعنی یہ نہیں ہو سکتا کہ اسکو نہونے دیوے اور خدا کے پاس سے اسکو پھیر دیوے بلکہ وہ ضرور ہونیوالا ہی يَوْمَئِذٍ يَّصَّدَّعُوْنَ۝
اس روز متفرق ہونگے آدمی اور جدا ہو جاویں گے کہ کوئی تو بہشت کو جاویگا اور کوئی دوزخ کو روانہ ہوگا چنانچہ فرماتا ہی کہ مَنْ كَفَرَ جو کوئی کہ کفر کرے فَعَلَيْهِ
كُفْرُهٗ پس اوپر اسکے ہی کفر اسکا کہ اسکی جزا میں ہمیشہ وہ دوزخ میں رہیگا وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا اور جو شخص کہ عمل کرے نیک فَلِاَنْفُسِهِمْ پس واسطے
نفسوں اپنے کے يَمْهَدُوْنَ۝ درست کرتے ہیں منزلیں اپنی بہشت میں اور یا یہ کہ بچھاتے ہیں فرش کو بہشت کے محلوں میں تا کہ اسپر آرام کریں اور حضرت صادق
نے فرمایا ہی کہ عمل صالح اپنے صاحب سے پہلے بہشت میں جاتا ہی پس واسطے اسکے مکانوں کو درست کرتا ہی اور فرش بچھاتا ہی جیسے کہ کوئی تم میں سے ہوتا ہے کہ خادم اسکا
واسطے اسکے مکانوں کو آراستہ کرتا ہی اور فرش بچھاتا ہی حاصل یہ ہے کہ اہل بہشت عمل نیک کے وسیلہ سے بہشت میں اپنے واسطے فرش بچھاتے ہیں لِيَجْزِيَ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا تا کہ جزا دیوے خدا اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہیں اُنہوں نے اچھے مِنْ فَضْلِهٖ فضل
اپنے سے من فضلہ متعلق لیجزی کے ہی یعنی جزا دیوے محض اپنے فضل اور کرم سے نیک اعمال کرنیوالے مومنین کو اور یہ فضل اور کرم خاص مومنین کیواسطے ہی نہ واسطے
کفار کے اگرچہ وہ عمل نیک کریں مثل سخاوت اور صلہ رحمی کے اسواسطے کہ شرط قبول ہونے عمل کے ایمان صحیح ہے اور جب ایمان سے وہ خالی ہوئے تو خدا تعالیٰ انکو ہمیشہ
دوزخ میں رکھے گا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ۝ تحقیق کہ وہ خدا نہیں دوست رکھتا ہی کفر کرنیوالوں کو کہ انکو مومنین کے ہمراہ بہشت میں جمع کرے بلکہ انکو
اُنسے جدا کر کے دوزخ میں داخل کریگا وَمِنْ اٰيٰتِهٖ اور نشانیوں قدرت اُس خدا سے اَنْ يُّرْسِلَ الرِّيَاحَ یہ ہی کہ بھیجتا ہے ہواؤں کو یعنی باد شمال
اور باد جنوب کو کہ یہ ہوائیں رحمت کی ہیں بھیجتا ہی مُبَشِّرٰتٍ خوشخبری دینے والیاں بارش باران کی اور مبشرات حال واقع ہوا ہی پس ان ہواؤں کو
باران کے آنیکی خوشخبری دینے والیاں مقرر کر کے بھیجتا ہے وَلِيُذِيْقَكُمْ اور تا کہ چکھاوے تمکو مِّنْ رَّحْمَتِهٖ رحمت اپنی میں سے کہ وہ باران ہی اور سوا اُس
کے بعد آتا ہی وَلِتَجْرِيَ الْفُلْكُ اور تا کہ جاری ہوں کشتیاں دریا میں اُن ہواؤں کے چلنے سے بِاَمْرِهٖ ساتھ حکم اسکے کے وَلِتَبْتَغُوْا اور تا کہ
طلب کرو تم روزی کو بتجارت دریا میں مِنْ فَضْلِهٖ فضل اسکے سے کہ خدا تعالیٰ محض اپنے فضل سے دیتا ہی وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ۝ اور تا کہ
شکر کرو تم اُن نعمتوں کا اور فرماتا ہی وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور البتہ تحقیق بھیجا ہمنے مِنْ قَبْلِكَ پہلے تجھ سے اے محمد صلعم رُسُلًا پیغمبروں کو آدمیوں
سے اِلٰى قَوْمِهِمْ طرف قوم انکی کے فَجَآءُوْهُمْ پس آئے وہ پیغمبر اُن قوموں کے پاس بِالْبَيِّنٰتِ ساتھ دلیلوں روشن اور معجزوں ظاہر کے
اور حرام حلال کے احکام لیکر بعضوں نے تو قبول کیا اور بعضوں نے انکار اور سرکشی کی فَانْتَقَمْنَا پس بدلا لیا ہمنے مِنَ الَّذِيْنَ اَجْرَمُوْا
اُن لوگوں سے کہ گناہ کیا اُنہوں نے اور کافر ہو گئے تھے اور انکو ہمنے ہلاک کیا اور مومنین کی مدد کی وَكَانَ حَقًّا عَلَيْنَا اور ہے واجب اوپر ہمارے نَصْرُ
الْمُؤْمِنِيْنَ۝ مدد کرنی مومنین کے واسطے بلند کرنے غلبہ اسلام کے اور دفع کرنے دشمنوں کے اُنسے منقول ہی کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ کوئی
مرد مسلمان نہو کہ دفع کرے مومن کی آبرو سے یعنی اسکی آبرو کو نگاہ رکھے اور بچائے اور ہتک اسکی نہونے دے مگر یہ کہ واجب ہے اوپر خدا کے کہ دفع کرے اس سے آتش
دوزخ کو یعنی جو کہ مومن کی آبرو کو بچائے تو واجب ہے خدا پر کہ اس سے آتش دوزخ کو دفع کرے اور بہشت میں داخل ہونے کا اسکے حق میں حکم دیوے اور بعد اُس کے
حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی وکان حقا علینا نصر المومنین اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ کافی ہے مومن کی نصرت کیواسطے یہ امر کہ وہ اپنے
دشمن کو دیکھتا ہی خدا کی نافرمانی کرتے ہوئے اور اعمال بد کرتے ہوئے اَللّٰهُ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ خدائے حق وہ شخص ہی کہ بھیجتا ہے ہواؤں کو
فَتُثِيْرُ سَحَابًا پس اٹھاتی ہیں وہ ہوائیں اور ہانکتی ہیں وہ بادل کو فَيَبْسُطُهٗ پس پھیلاتا ہے خدا اُس بادل کو اور جہاں چاہتا ہے لیجاتا ہے

اور منتشر کرتا ہی اُسکو فِي السَّمَاءِ بیچ آسمان کے كَيْفَ يَشَاءُ جس طرح چاہتا ہی روانہ کرے چاہے ٹھہرا رکھے اور چاہی بادل پر بادل کرکے رکھے وَيَجْعَلُهُ
اور کردیتا ہی اُس بادل کو كِسَفًا قطعہ قطعہ فَتَرَى الْوَدْقَ پس دیکھتا ہی تو باران کو بحکم خدا يَخْرُجُ مِنْ خِلَالِهِ نکلتا ہی درمیان اُسکے
سے فَإِذَا أَصَابَ بِهِ پس جسوقت کہ پہنچائے خدا اُس باران کو مَنْ يَشَاءُ جس شخص کو کہ چاہے مِنْ عِبَادِهِ بندوں اپنے میں سے کہ اُسکے
باغ میں یا اُسکی زراعت میں مینہ برسائے تو إِذَا هُمْ اسوقت وہ يَسْتَبْشِرُونَ ۝ خوشدل ہوتے ہیں وَإِنْ كَانُوا اور تحقیق کہ تھے وہ یہ ان مخفف ہے
اِنَّ مثقل کا اور اسم اُسکا کہ وہ ضمیر ہم کی ہی محذوف ہے یعنی اور تحقیق وہ تھے مِنْ قَبْلِ أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْهِمْ پہلے اِس سے کہ نازل کیا جائے مینہ اوپر اُنکے
مِنْ قَبْلِهِ پہلے اُس سے یعنی پہلے ظاہر ہونے بادل کے سے لَمُبْلِسِينَ ۝ البتہ ناامید ہونیوالے باران رحمت سے فَانْظُرْ پس دیکھ تو اِلَى آثَارِ
رَحْمَتِ اللَّهِ طرف نشانیوں رحمت خدا کے کہ وہ باران ہی اور بعضوں نے اَثار کو اثر پڑھا ہے یعنی طرف باران کے دیکھ تو کہ كَيْفَ کیونکر خدا تعالیٰ اُس
باران سے يُحْيِ الْأَرْضَ زندہ کرتا ہی زمین کو قسم قسم کے درختوں اور گھانسوں اور پھولوں اور پھلوں سے بَعْدَ مَوْتِهَا پیچھے مرنے اور خشک
ہونے اُسکے کے اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ وہ قادر ہے زمین کے زندہ کرنے پر بعد اُسکے مرنے اور خشک ہونے کے تو لَمُحْيِ الْمَوْتٰى البتہ وہ زندہ کرنیوالا ہے
مُردوں کا اسواسطے کہ زندہ کرنا زمین کا مثل اُسکے ہی اور جسوقت زمین کو بھی زندہ کیا اپنی قدرت سے تو مُردوں کو زندہ کرنے کی قدرت رکھنے والا ہی وَهُوَ
عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ۝ اور وہ خدا اوپر ہر چیز کے قادر ہے وَلَئِنْ أَرْسَلْنَا اور اگر بھیجیں ہم رِيحًا ہوا کو کہ تباہ کرنیوالی ہو اور اُنکی زراعت
پر کہ وہ چلے فَرَأَوْهُ پس دیکھیں وہ اِس اثر رحمت کو یعنی زراعت کو بسبب چلنے باد مخالف کے مُصْفَرًّا زرد کہ بعد سبزی کے وہ زرد ہوگئی ہو اور
برباد ہونے کے نزدیک پہنچی ہو تو لَظَلُّوا مِنْ بَعْدِهِ البتہ ہو جائیں وہ پیچھے زردی سے يَكْفُرُونَ ۝ کہ کفر کریں وہ پہلی نعمتوں کا اور مناسب اُنکو
یہ تھا کہ اُسوقت میں پناہ طرف خدا کے لیجاتے اور اُسکی رحمت سے مایوس نہوتے تاکہ ایسی ہوائیں بھیجتا کہ جنکے سبب سے مینہ برستا اور زراعت بحال اور سرسبز
ہوکر پھول اور پھل لاتی اور جسوقت وہ کفار اِن علامات قدرت کاملہ سے پند پذیر نہوئے تو حق تعالے نے اپنے حبیب کو خطاب کیا کہ یہ لوگ بسبب عناد اور انکار کے
تامل اور تفکر جو خدا کی قدرت کی نشانیوں میں نہیں کرتے ہیں یہ لوگ ہدایت نہ پائیں گے اور تیری نصیحت کو دل سے ہرگز نہیں سُنتے ہیں تو اپنے تئیں رنج
میں کیوں ڈالتا ہے فَإِنَّكَ پس تحقیق کہ تو لَا تُسْمِعُ الْمَوْتٰى نہیں سُنا سکتا ہی مُردوں کو یعنی کفار کو کہ اُنہوں نے اپنے حواس کو منع کیا ہی
حق کے دریافت کرنے سے گویا کہ وہ مردے ہیں وَلَا تُسْمِعُ الصُّمَّ الدُّعَاءَ اور نہیں سُنا سکتا ہی تو بہروں کو پکارنے کو کہ وہ کفار بسبب نہ
متوجہ کرنے اپنے کانوں کے طرف سُننے حق کے حکم بہروں کا رکھتے ہیں إِذَا وَلَّوْا جسوقت کہ پھریں وہ پکارنے والے سے مُدْبِرِينَ ۝ پشت
پھیرنے والے ہوکر اور ابن کثیر اور عباس نے تسمع کو یا سے پڑھا ہے غایب کا صیغہ اور مدبرین حال واقع ہوا ہی یعنی کفار بسبب نہ سُننے حق کے حکم بہروں کا رکھتے ہیں
جو کہ پکارنے والے کی طرف پشت رکھتے ہوں اسواسطے کہ جو بہرا کہ مُنہ اپنا طرف پکارنے والے کے رکھتا ہی اگرچہ اُسکی آواز کو نہیں سُنتا ہے لیکن اشارہ سے
ہاتھ کے کچھ دریافت کرسکتا ہے اور بہرا کہ پشت اپنی طرف پکارنے والے کے رکھے وہ کسی طرح سے دریافت نہیں کرسکتا ہی پس حال اُن کفار کا بھی ایسا
ہی ہے وَمَا أَنْتَ بِهَادِ الْعُمْيِ اور نہیں ہی تو اے محمد صلعم راہ دکھلانے والا اندھوں کا عَنْ ضَلَالَتِهِمْ گمراہی اُنکی سے یعنی کفار جو مثل
اندھوں اور بہروں کے ہیں کہ ہرگز بسبب عناد کے نہ حق کو سُنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں تو اُنکو کیونکر ہدایت کرسکے گا تیرے ذمہ تو فقط ہمارے احکام کا پہنچا دینا ہے إِنْ تُسْمِعُ
نہیں سُنا سکتا ہے تو إِلَّا مَنْ يُؤْمِنُ مگر اُس شخص کو کہ ایمان لائے اور اعتقاد کرے بِآيَاتِنَا ساتھ آیتوں کتاب ہماری کے کہ قرآن کے لفظوں کو سنتے ہیں
اور اُنکے معنی میں تامل کرتے ہیں اور سوچتے ہیں فَهُمْ مُسْلِمُونَ ۝ پس وہ ہی فرمانبرداری کرنے والے ہیں خدا کے احکام کی اور اب حق تعالیٰ نے پھر
اپنی قدرت کا ذکر کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ اللّٰهُ الَّذِي خَلَقَكُمْ خدائے حق وہ ہے کہ پیدا کیا اُس نے تمکو مِنْ ضَعْفٍ سُست شے سے کہ وہ
نطفہ ہے اور یا یہ کہ ابتدائے خلقت میں جسوقت کہ تم بچے تھے تو نہایت ناتواں تھے کہ قوت پکڑنے اور چلنے کی نہیں رکھتے تھے اور ضعف کو عاصم اور
حمزہ نے بضم ضاد پڑھا ہی اور باقیوں نے بفتح ضاد ثُمَّ جَعَلَ پھر کردیا خدا نے مِنْ بَعْدِ ضَعْفٍ قُوَّةً پیچھے سُستی سے قوت کو کہ وہ عالم جوانی

ع

کا ہی ثُمَّ جَعَلَ پھر کر دیا مِنْ بَعْدِ قُوَّةٍ پیچھے قوت جوانی سے ضَعْفًا وَّشَيْبَةً سستی اور بڑھاپے کو يَخْلُقُ مَا يَشَآءُ پیدا کرتا ہے
خدا جو چاہتا ہے سستی اور قوت اور جوانی اور بڑھاپا وَهُوَ الْعَلِيْمُ اور وہ خدا جاننے والا ہے بندوں کے احوال کا اور مصلحتوں کا الْقَدِيْرُ
قدرت رکھنے والا ہے اپنے فعل پر اور جو کچھ مصلحت ہے وہ اپنی قدرت سے کرتا ہے اور اب قیامت کا حال بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ
اور جس دن کہ قایم ہو قیامت اور ساعت اُسکا نام اسواسطے ہوا ہے کہ وہ دُنیا کی آخر ساعت میں ہوگی اور یا یہ کہ ایک دفعہ ہی واقع ہو جاوے گی اُس وقت
يُقْسِمُ الْمُجْرِمُوْنَ قسم کھائیں گے گنہگار اِس طرح سے کہ مَا لَبِثُوْا نہیں دیر کی ہے دُنیا میں یا قبر میں اُنہوں نے غَيْرَ سَاعَةٍ سوائے ایک
ساعت کے حاصل یہ ہے کہ اپنے ٹھہرنے کی مدت میں یا قبر میں بہ نسبت مدت عذاب کے آخرت میں بہت کم شمار کریں گے اور باعتبار گمان کے نہ از روئے یقین کے
قسم کھائیں گے كَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی مثل اِس پھر جانے کے صدق اور تحقیق سے كَانُوْا ہیں وہ دُنیا میں کہ بانکار حشر يُؤْفَكُوْنَ پھیرے جاتے ہیں
راہ صدق سے یعنی کار اُنکا دروغ ہے اس عالم میں بھی اور اُس عالم میں بھی اور مخالفت ہے حق کی اور اب خدا تعالیٰ اہل علم اور اہل ایمان کے قول سے خبر دیتا ہے
کہ وَقَالَ الَّذِيْنَ اور کہیں گے وہ لوگ کہ اُوْتُوا الْعِلْمَ دیے گئے ہیں علم وَالْاِيْمَانَ اور ایمان یعنی ملائکہ اور انبیاء اور آئمہ معصومین علیہم السلام
کہ اکثر اُمور کے وہ عالم ہیں جواب میں کفار کے کہیں گے کہ کیوں جھوٹی قسم کھاتے ہو لَقَدْ لَبِثْتُمْ البتہ تحقیق دیر کی ہے تم نے دُنیا میں فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ
بیچ کتاب خدا کے یعنی جو کچھ کہ لوح محفوظ میں ثابت ہے یا یہ کہ درنگ کی ہے تم نے بیچ علم خدا کے کہ اُسکے علم میں جسقدر ثابت ہے تمہارا دُنیا میں رہنا یعنی قبروں
میں رہنا اور بعضی تفسیروں میں لکھا ہے کہ اس آیت کے الفاظ میں تقدیم اور تاخیر ہو گئی ہے اور اصل میں وہ اِس طرح نازل ہے کہ وقال الذین اوتوا العلم
والایمان فی کتاب اللہ لقد لبثتم یعنی اور کہیں گے وہ لوگ کہ دیے گئے ہیں علم اور ایمان بیچ کتاب خدا کے البتہ تحقیق دیر کی ہے تم نے اِلٰى يَوْمِ الْبَعْثِ
روز قیامت تک کہ وہ روز قبروں سے اُٹھنے کا ہے جبتک کہ تم دُنیا میں اور قبروں میں رہے ہو اور یہ روز وہ روز ہے کہ جسکا تم انکار کرتے تھے دُنیا میں اور
وہ اہل علم اور ایمان کہیں کہ فَهٰذَا يَوْمُ الْبَعْثِ پس یہ ہے دن اُٹھنے قبروں سے جسکے تم دُنیا میں منکر تھے وَلٰكِنَّكُمْ كُنْتُمْ اور لیکن تم تھے
کہ زیادتی اور جہالت اور عناد سے لَا تَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے تھے کہ قیامت حق ہے پس اُسوقت کفار عذر کریں اور چاہیں کہ دُنیا میں ہم
پھر جاویں اور ایمان لاکر اعمال نیک ادا کریں لیکن یہ عذر اُنکا قبول نہو گا چنانچہ فرماتا ہے کہ فَيَوْمَئِذٍ پس اُس روز لَّا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا نہ فائدہ بخشے گا اُن لوگوں کو کہ ظلم کیا ہے اُنہوں نے اپنے نفسوں پر کفر کو اختیار کر کے مَعْذِرَتُهُمْ عذر کرنا اُنکا وَلَا هُمْ
يُسْتَعْتَبُوْنَ اور نہ وہ توبہ کرنا اور رجوع کرنا طلب کیے جائیں جیسے کہ دُنیا میں کیے جاتے ہیں وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور البتہ تحقیق بیان کی ہے
ہمنے لِلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے فِيْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ بیچ اُس قرآن کے ہر مثال کہ اُنکے کام آوے توحید اور حشر اور
نشر کے بیان میں اور ہر ایک قصہ ذکر کیا تاکہ وہ پند پذیر ہوں اور ہدایت پاویں لیکن بسبب عناد اور انکار کے اُنہوں نے کچھ نہیں سنا وَلَئِنْ
جِئْتَهُمْ اور البتہ اگر لاوے تو اے محمد صلعم اُنکے پاس بِاٰيَةٍ کوئی آیت قرآن کی آیتوں میں سے یا کوئی معجزہ تو لَيَقُوْلَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا
البتہ کہیں وہ لوگ کہ کفر کیا اُنہوں نے اِنْ اَنْتُمْ نہیں ہو تم اے پیغمبر اور مومنین اِلَّا مُبْطِلُوْنَ مگر باطل لانے والے کہ جو کچھ
ایمان اور حشر کے مقدمہ میں کہتے ہو سب دروغ ہے اور تمہارے دل سے بنایا ہوا ہے اور خدا نے یہ نہیں فرمایا ہے كَذٰلِكَ ایسے ہی يَطْبَعُ اللّٰهُ
مہر کرتا ہے خدا عَلٰى قُلُوْبِ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ اوپر دلوں اُن لوگوں کے کہ نہیں جانتے ہیں یعنی جو لوگ کہ حق کے جاننے کے طالب
نہیں ہیں باوجود دیکھنے معجزوں کے اپنے اُس اعتقاد باطل پر اصرار رکھتے ہیں خدا تعالیٰ نے اپنی توفیق اُنسے اُٹھالی ہے اور اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیا ہے
تو حال اُنکا ایسا ہو گیا ہے کہ گویا اُنکے دلوں پر مہر رکھدی ہے کہ جہل مرکب دریافت کرنے حق سے مانع ہے اور حق تعالیٰ توفیق اور لطف اُسکو عطا کرتا ہے کہ جسکو
فائدہ بخشے اور لیکن جو قومی کہ عناد رکھتے ہیں اور اپنے انکار کی جہت سے ہدایت کی دلیلوں کی طرف توجہ نہیں کرتے ہیں باوجود ظاہر ہونے اُن دلیلوں کے
تو خدا تعالیٰ نے اپنی توفیق کو باز رکھکر اُنکو اُنکے حال پر چھوڑ دیا ہے اس صورت میں نصیحت کرنا اُنکو کچھ فائدہ نہ بخشے گا اور جب ایسا حال اُنکا ہے تو فَاصْبِرْ

پس صبر کر تو اے محمد صلعم کہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ تحقیق وعدۂ خدا جو کہ واسطے نصرت اور غالب کرنے دین تیرے کے ہے حَقٌّ حق ہے اور خدا تعالیٰ اُس وعدہ کو وفا کریگا کہ خلاف اُسکے وعدہ میں ہرگز نہیں ہے وَلَا يَسْتَخِفَّنَّكَ الَّذِيْنَ لَا يُوْقِنُوْنَ ۝ اور چاہیے کہ نہ خفیف اور سبک جانیں تجھکو وہ لوگ کہ نہیں یقین کرتے ہیں قیامت کے ہونے میں یعنی چاہیے کہ اُنکے جھٹلانے سے آخرت کو اور ایذا دینے سے تیرے دعوے میں کسی طرح کی سستی واقع نہو واسطے کہ وہ لوگ گمراہ ہیں اور تجھکو چاہیے کہ اپنے دین میں تو ثابت قدم رہے اور اپنے دعوے میں مضبوط سُوْرَةُ لُقْمَانَ یہ سورہ مکی ہے سوائے تین آیتوں کے کہ وہ مدینہ میں نازل ہوئی ہیں وَلَوْ اَنَّ مَا فِی الْاَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ اَقْلَامٌ الخ اور اسمیں چونتیس آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ لقمان کو پڑھے رات کے وقت خدا تعالیٰ تیس فرشتے اُسپر موکل کریگا کہ اُسکی حفاظت کریں ابلیس سے اور اُسکے لشکر سے یہانتک کہ صبح ہو جاوے اور اگر اُسکو دن کو پڑھے تو ہمیشہ اُسکی حفاظت کریں گے ابلیس سے اور اُسکے لشکر سے یہانتک کہ شام ہو جائے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ الٓمّٓ ۝ اسکا ذکر پہلے اس سے کئی مرتبہ آچکا ہے کہ یہ حروف مقطعہ ہیں اور یہ رمز ہے درمیان خدا کے اور اُسکے پیغمبر کے تِلْكَ یہ آیتیں اٰيٰتُ الْكِتٰبِ آیتیں قرآن کی ہیں الْحَكِيْمِ ۝ کہ حکمت والا ہے اور حکمتیں اسمیں بھری ہوئی ہیں اور یا یہ کہ آیتیں اسکی محکم اور استوار ہیں هُدًى وَّرَحْمَةً راہ حق دکھلانیوالے رحمت اور بخشش ہے لِّلْمُحْسِنِيْنَ ۝ واسطے نیکی کرنے والوں کے ہدیٰ اور رحمۃً حال واقع ہوئے ہیں اور حمزہ نے رحمۃ کو مرفوع پڑھا ہے یعنی نیکی کرنیوالے الَّذِيْنَ وہ لوگ ہیں کہ يُقِيْمُوْنَ الصَّلٰوةَ قایم کرتے ہیں نماز کو کہ ہمیشہ اُسکو وقت پر مع شرائط کے ادا کرتے ہیں وَيُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ اور دیتے ہیں زکوۃ کو جو کہ اُنکے ذمہ واجب ہے وَهُمْ اور وہ بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے هُمْ يُوْقِنُوْنَ ۝ وہ یقین کرتے ہیں کہ وہ بموجب حکم خدا کے ضرور ہونیوالی ہے اُولٰٓئِكَ یہ لوگ جو کہ موصوف ہیں اِن صفات عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ اوپر رہنمائی اور راہ راست کے ہیں پروردگار اپنے کی طرف سے وَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور یہی لوگ وہ رستگاری پانے والے ہیں کہتے ہیں کہ نضر بن حارث بطریق تجارت شام کو گیا اور قصہ رستم اور اسفندیار کا وہاں سے خرید کر کے لایا اور قریش کی مجلس میں اُسکو اسطرح سے پڑھتا تھا کہ سب فریفتہ اُسکے ہوتے تھے اور کہتے تھے کہ اگر محمد صلعم قصہ عاد کا اور ثمود کا اور بزرگی ملک سلیمان کی اور داؤد کی بیان کرتا ہے تو ہم سلاطین عجم کے ملکوں سے خبر دیتے ہیں حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی وَمِنَ النَّاسِ اور بعضا آدمیوں میں سے مَنْ يَّشْتَرِيْ وہ شخص ہے کہ خرید کرتا ہے لَهْوَ الْحَدِيْثِ لغوبات کو کہ آدمی اُسکو سنیں اور سخن حق کے سُننے سے باز رہیں اور قمی نے لکھا ہے کہ مراد اس سے راگ اور مینا شراب ہے حاصل یہ ہے کہ وہ باتیں جو کہ بے اعتبار ہیں اور لوگوں کو شغل اور مضحکہ اور لہو و لعب میں ڈالتی ہیں اُنکو خرید کرکے لوگوں کے روبرو پڑھتا ہے لِيُضِلَّ تاکہ گمراہ کرے اُنکو عَنْ سَبِيْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے یعنی قرآن کے سننے سے اور دین اسلام کے اختیار کرنے سے بِغَيْرِ عِلْمٍ بدون علم کے کہ کس چیز کو خرید کرکے پڑھتا ہے اُسکے انجام کا علم نہیں رکھتا ہے وَّيَتَّخِذَهَا اور پکڑتا ہے اُس راہ خدا کو هُزُوًا ط ٹھٹھا اور ہنسی اور اہل کوفہ نے یتخذ کو بفتح ذال پڑھا ہے اور باقیوں نے بضم ذال اُولٰٓئِكَ یہ گروہ قصہ خوانوں کے وہ ہیں کہ لَهُمْ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ۝ واسطے اُنکے عذاب ہے خوار کرنے والا کہ قتل اور اسیری اور غارت ہونا اُنکے واسطے دنیا میں ہے اور عذاب دردناک آخرت میں اور حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق اور امام ابوالحسن رضا علیہم السلام سے منقول ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کی شان میں ہے کہ جو لونڈیاں گانے والیاں خرید کرتے تھے اور لوگوں کو اُنکا گانا سُنوا کر سخن حق کے سُننے سے باز رکھتے تھے اور اُنسے زنا کرواتے تھے اور جو کوئی ارادہ مسلمان ہونیکا کرتا اُسکو اُنکے راگ میں مشغول کرکے اور الحان لذیذ اور خوش اُنکا سُنوا کر اسلام سے باز رکھتے تھے اور ابو امامہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول اللہ صلعم نے کہ خدا تعالیٰ نے مجھکو بھیجا ہے تاکہ ہادی اور رحمت عالم کے لوگوں کا ہوں اور مجھکو فرمایا ہے کہ مزامیر اور بتوں کو توڑوں اور نافع نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہا کہ پیغمبر خدا سے میں نے سُنا ہے لہو الحدیث کی تفسیر میں کہ وہ شخص وہ ہے کہ لعب اور باطل میں بہت خرچ کرے اور ایک دینار کے خرچ کرنے کو راہ خدا میں اُسکا نفس بہت مکروہ اور ناخوش سمجھے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ راگ وہ چیز ہے کہ جسکے واسطے خدا تعالیٰ نے وعدہ آتش دوزخ کا کیا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ قیامت کے دن خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ کہاں ہیں وہ لوگ جنہوں نے اپنے کانوں کو لہو اور مزامیر سے نگاہ رکھا ہے تاکہ اُنکو میں مشک کے باغوں میں جگہ دوں اور حمد و ثنا اپنی اُنکو سنواؤں اور اُنکو کہوں کہ آجکے دن تمکو کچھ خوف نہیں ہے اور نہ تم غمگین ہوگے اور قتادہ سے منقول ہے کہ مرد کو گمراہی کے واسطے یہی کافی ہے کہ باطل باتوں کو اور

قصوں کو سخنِ حق پر اختیار کرے کہ حق باتوں کے سُننے کی طرف متوجہ نہو اور لغو اور باطل باتوں کو سُنے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اور جسوقت پڑھی جاویں اوپر اُس
لہو حدیث اور رستم اور اسفندیار کے قصے خریدنیوالے یا لونڈیاں گانے والیں خریدنیوالے کی اٰیٰتُنَا آیتیں ہماری تو وَلّٰی منہ پھیر لیتاہے مُسْتَكْبِرًا جسوقت
کہ تکبر اور سرکشی کرنے والا ہے اُن آیتوں کے سُننے سے اور ایسا ہو جاتا ہے کہ كَاَنْ لَّمْ یَسْمَعْهَا گویا کہ نہیں سُنا ہے اُس نے آیتوں کو كَاَنَّ فِیْۤ اُذُنَیْهِ
وَقْرًا گویا کہ بیچ دونوں کانوں اُسکے کے گرانی ہے کہ قدرت اُنکے سُننے کی نہیں رکھتا ہے فَبَشِّرْهُ پس خوشخبری دے تو اُسکو بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ساتھ عذاب
دردناک کے یعنی اُسکو خبر کر عذاب دردناک کی اور بشارت دینی اُسکو عذاب دردناک کی مزاح کی راہ سے ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ
شخص نضر بن حارث بن علقمہ بن کلدہ تھا قبیلۂ ابن عبداللہ بن قصی سے اُسکو لوگوں کے قصے اور اشعار بہت یاد تھے اُسکے واسطے حق تعالیٰ فرماتا ہے وَاِذَا تُتْلٰی
عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ طعن ہے حق پر اور اُسکے ساتھ ٹھٹھا کرنا اور وہ ٹھٹھا کرنا وہ ہے کہ ابوجہل وغیرہ لاتے تھے جسوقت کہ وہ کہتے تھے
کہ اے گروہ قریش کی خبردار ہو کہ کھلاؤں میں تمکو زقوم میں سے کہ جس سے تمہارا یار تمکو خوف لاتا ہے اور ڈراتا ہے اور بعد اُسکے مسکہ اور خرما بھیجا اور کہلا بھیجا کہ یہ زقوم
یہ اُس نے زقوم کے ساتھ ٹھٹھا کیا تھا اور اب مومنین کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تحقیق کہ جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا پر
اور رسولِ خدا پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہیں اُنہوں نے اچھے لَهُمْ جَنّٰتُ النَّعِیْمِ واسطے اُنکے ہیں بہشتیں نعمتوں کی خٰلِدِیْنَ
فِیْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ اُن بہشتوں کے وَعْدَ اللّٰهِ وعدہ کرنا خدا کا ہے حَقًّا حق اور وعد اللہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا
اور حقا صفت ہے مصدر کی اور تقدیر اُسکی یہ ہے کہ وعد اللہ وعداً حقا یعنی وعدہ کیا ہے خدا نے وعدہ کرنا حق وَهُوَ الْعَزِیْزُ اور وہ غالب ہے کہ کوئی شخص اُسپر
غالب نہیں ہوسکتا الْحَكِیْمُ حکمت والا ہے کہ جو کچھ کرتا ہے مصلحت سے کرتا ہے اور اب اپنی قدرت کی دلیلیں بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ خَلَقَ
السَّمٰوٰتِ پیدا کیا ہے خدا نے آسمانوں کو بِغَیْرِ عَمَدٍ بدون ستون کے گاڑھے کہ تَرَوْنَهَا دیکھتے ہو تم اُسکو معلق کھڑا ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ آسمانوں کے
ستون ہیں لیکن وہ دکھلائی نہیں دیتے ہیں اُسکو بیان کرتا ہے کہ پیدا کیا ہے آسمانوں کو بدون ستون کے کہ دیکھو تم اُسکو اور ترونہا کو صفت عمد کی کہتے ہیں
وَاَلْقٰی اور ڈالی یعنی رکھی فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے بعد پیدا کرنے زمین کے رَوَاسِیَ پہاڑ بلند اور مضبوط اَنْ تَمِیْدَ بِكُمْ
واسطے مکروہ جاننے اِس امر کے کہ حرکت دے اور ڈگادے زمین تمکو اور کراہت کا لفظ کہ اَنْ تمید سے پہلے مقدر ہے مفعول لہ واقع ہوا ہے کہتے ہیں کہ زمین
پہاڑوں کے پیدا کرنے سے پہلے پانی کے اوپر مثل کشتی کے حرکت کرتی تھی حق تعالیٰ نے پہاڑ پیدا کئے اور اُنکو زمین کی میخیں بنایا زمین اُنکے لنگر سے ٹھہر گئی
اور حرکت کرنے سے ساکن ہوئی اور کہتے ہیں کہ انیس پہاڑوں کو زمین کی میخیں کیا از انجملہ کوہ قاف ہے اور ابوقبیس اور جودی اور طور سینین وَبَثَّ فِیْهَا
اور پھیلائے اور بکھیرے بیچ اُس زمین کے مِنْ كُلِّ دَآبَّةٍ ہر ایک چلنے والوں میں سے یعنی ہر ایک طرح کا حیوان پیدا کیا اور زمین پر اُسکو جگہ دی اور فرماتا ہے
کہ وَاَنْزَلْنَا اور نازل کیا ہمنے مِنَ السَّمَآءِ مَآءً آسمان سے پانی کو فَاَنْۢبَتْنَا فِیْهَا پس اُگایا ہمنے بیچ اُس زمین کے سبب اُس پانی کے مِنْ
كُلِّ زَوْجٍ كَرِیْمٍ ہر قسم کی روئید گیونکو کثیر المنفعت سے کہ جسمیں بہت فائدہ ہو هٰذَا یعنی یہ جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے آسمان اور زمین اور پہاڑ اور
حیوان اور روئیدگی سب خَلْقُ اللّٰهِ پیدائش خدا کی ہے فَاَرُوْنِیْ پس دکھلاؤ تم مجھکو اے کافرو شرک کرنے والو کہ دنیا میں مَاذَا خَلَقَ
کیا پیدا کیا ہے الَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِهٖ اُنہوں نے کہ سوائے اُس خدا کے ہیں کہ جنکو تم شریک اُسکا مقرر کرتے ہو تاکہ وہ مستحق اُسکی شراکت کے ہوں بَلِ
الظّٰلِمُوْنَ بلکہ ظلم کرنے والے اپنے نفسوں پر کفر کو اختیار کرکے فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ ۝ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں کہ مخلوق کو پرستش میں خالق کے
شریک کرتے ہیں اور اب حق تعالیٰ حضرت لقمان کا اور اُنکی حکمت کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا لُقْمٰنَ الْحِكْمَةَ اور البتہ تحقیق
دی ہمنے لقمان بن باعور کو حکمت کہ وہ قول اور فعل کامل ہے اور اُسمیں پہچاننا توحید کا ہے اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد حکمت سے عقل اور فہم
ہے اور کہتے ہیں کہ قصہ لقمان کا اور وصیتیں اُسکی نزدیک یہودیوں کے بہت شہرت رکھتی تھیں اور عرب کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی کسی مقصود میں اُنکی طرف رجوع
کرتا تھا تو وہ حکمت لقمان سے اُسکے واسطے مثال لاتے تھے حق تعالیٰ نے اُسکے اخلاق پسندیدہ میں اپنی توحید سے خبر دی تاکہ وہ اُسکی پیروی کریں اور شرک سے باز

آمیں اور کہتے ہیں کہ لقمان حضرت ایوب کا بھانجہ تھا اور بعضے خالہ کا بیٹا کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ لقمان پسر باعور بن ناخور بن تارخ تھا اور تارخ حضرت ابراہیم کا باپ تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ لقمان داؤد کی سلطنت میں پیدا ہوا تھا اور حضرت یونس کے زمانہ تک باقی رہا اور کہتے ہیں کہ ہزار برس تک زندہ رہا اور اکثر علماء کے نزدیک لقمان پیغمبر نہ تھا بلکہ حکیم تھا اور ابن عباس سے روایت ہی کہ میں نے پیغمبر خدا سے سنا ہے فرماتے تھے کہ لقمان پیغمبر نہ تھا بلکہ بندہ مطیع خدا کا تھا اور فکر بہت کرتا تھا اور دوست خدا کا اور نیک اعتقاد تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ کسی کا غلام تھا اور چرواہا تھا اور نجاری کا کام کرتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ حبشی تھا اور زمانہ بنی اسرائیل میں تھا اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا لقمان سے اور اسکی حکمت سے تو فرمایا کہ قسم ہے خدا کی نہیں دیا گیا تھا لقمان حکمت بسبب حسب کے اور نہ بسبب مال اور جمال کے اور نہ بسبب شجاعت اور جسیم ہونے اور کثرت اہل کے اور لیکن وہ تھا ایک مرد قوی اور مضبوط حکم خدا میں پرہیزگار بسبب خوف خدا کے راہ خدا میں اور خاموش رہتا تھا اور فکر اور تامل بہت کرتا تھا اور فکر اسکا بہت عمیق تھا اور تیز نظر تھا اور دن کو کبھی نہ سوتا تھا اور مجلس میں تکیہ نہ لگاتا تھا اور نہ وہاں تھوکتا تھا اور نہ کسی چیز کے ساتھ بازی کرتا تھا اور کسی نے اسکو بول و براز کرتے ہوئے نہیں دیکھا اور نہ غسل کرتے ہوئے دیکھا اسکے پوشیدہ رکھنے اور چھپانے کی جہت سے بدن اپنے کو اور فکر کے غور کی جہت سے اور اپنی مرکی حفاظت کی جہت سے اور کبھی کسی چیز پر وہ ہنسا نہیں گناہ کے خوف سے اور نہ کبھی غصہ کیا اور نہ کبھی کسی سے خوش طبعی کی اور نہ دُنیا کی چیز کے ہاتھ لگنے سے کبھی خوش ہوا اور نہ کبھی کسی چیز کے جاتے رہنے سے غمگین ہوا اور عورتوں سے اس نے نکاح کیا اور بہت اولاد اسکے پیدا ہوئی اور اکثر انمیں سے مرگئی اور کسی کے مرنے پر نہ رویا اور جسوقت دو آدمیوں جھگڑنے والوں پر گزرتا تھا تو انمیں صلح کروا دیتا تھا اور جس سے نیک قول سنتا تھا تو اسکی تفسیر سے سوال کرتا تھا کہ کس شخص سے یہ قول حاصل کیا ہی اور اکثر فقہا کی ہمنشینی کرتا تھا اور حکماء کے اور قاضیوں اور بادشاہوں کے حکموں سے تفتیش کرتا تھا پس اسوقت گریہ کرتا تھا قاضیوں پر واسطے اس امر کے کہ جسمیں وہ مبتلا ہوئے ہیں اور رحم کرتا تھا بادشاہوں پر اور استغفار کرتا تھا واسطے انکے بسبب غرور کرنے انکے کے دنیا پر خدا سے اور واسطے مطمئن ہوئے انکے کے دنیا پر اور نصیحت پکڑتا تھا اور سیکھتا تھا اس چیز کو کہ جسکے سبب سے نفس پر غالب ہو اور جہاد کرے خواہش نفس پر اور پرہیز کرے شیطان سے اور اپنے دل کی دوا فکر سے کرتا تھا اور نفس کی دوا نصیحت سے کرتا تھا اور نہیں چلتا تھا اور نہیں شروع کرتا تھا مگر اس چیز میں کہ اسکو فائدہ بخشے اور نہیں نظر کرتا تھا مگر اس چیز میں کہ اسکی مدد کرے پس ان صفات کی جہت سے خدا تعالیٰ نے اسکو حکمت عطا کی اور خدا تعالیٰ نے فرشتوں کے گروہ کو حکم دیا جسوقت دوپہر ہوئی اور قیلولہ کا آنکھوں کو غلبہ ہوا وہ فرشتے لقمان کے پاس آئے اور لقمان کو آواز دی لقمان انکی آواز کو سنتا تھا لیکن ان فرشتوں کو دیکھتا نہیں تھا ان فرشتوں نے کہا کہ اے لقمان تو چاہتا ہی کہ خدا تجھکو بادشاہ اور خلیفہ زمین میں کرے کہ تو لوگوں پہ حکم کرے لقمان نے کہا کہ اگر خدا تعالیٰ نے مجھکو حکم دیا ہی اور اسکو یہی منظور ہے تو بسر و چشم مین نے قبول کیا اسواسطے کہ اگر وہ مجھکو کریگا تو میری مدد بھی کریگا اور مجھکو نگاہ رکھے گا اور اگر مجھکو اس نے اختیار دیا ہے تو میں عافیت کو قبول کرتا ہوں اور سلطنت کو نہیں قبول کرتا ہوں فرشتوں نے کہا کہ اے لقمان یہ کسواسطے تو نے کہا فرمایا کہ اسواسطے کہ حکم کرنا درمیان آدمیوں کے نہایت سخت ہی دین کے اموروں سے اور اسمیں بہت بلائیں اور فتنے ہیں اور ظلم اسکو ڈھانپتا ہی ہر مکان سے اور وہ شخص دو امر کے درمیان ہے اگر مطابق حق کے کہا تو سلامت رہا اور اگر خطا کی تو بہشت کی راہ سے چوکا اور جو کوئی دُنیا میں خوار اور ذلیل اور ناتوان ہی تو اسپر آخرت کے سب امور آسان ہیں اور جو کوئی دُنیا میں حاکم اور شریف ہے اسپر آخرت کی سختی اور دشواری ہے اور جو کوئی آخرت کو چھوڑ کر دُنیا کو اختیار کریگا دونو کا نقصان اسکو ہوگا پس تعجب کیا فرشتوں نے حکمت اسکی سے اور پسند کیا خدا نے گویائی کو اسکی اور جبکہ شب آئی اور لقمان نے خواب کی طرف توجہ کی تو اللہ تعالیٰ نے اسپر حکمت نازل کی اور سر سے قدم تک اسکو حکمت سے پُر کر دیا جسوقت کہ وہ سوتا تھا اور حکمت میں اسکو پوشیدہ کر دیا پس جسوقت کہ بیدار ہوا تو اسکے برابر اس زمانہ میں کوئی حکیم نہ تھا اور گھر سے باہر نکلکر آدمیوں میں آیا تو حکمت سے کلام کرتا تھا اور حکمت کو لوگوں میں پھیلاتا تھا فرمایا امام علیہ السلام نے پس جسوقت خلافت کے واسطے حکم کیا گیا اور اسکو نہ قبول کیا تو خدا تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم کیا انہوں نے حضرت داؤد کو خلافت کیواسطے کہا داؤد

نے اُسکو قبول کیا اور جو شرطیں کہ لقمان نے اُسمیں کی تھیں داؤد نے نہ کیں خدا تعالیٰ نے اُسکو زمین میں خلیفہ کیا اور کئی مرتبہ داؤد کو آزمایا گیا اور ہر مرتبہ لغزش
اُس سے اوس امر میں ہوتی تھی اور خدا تعالیٰ اُسکو معاف کرتا تھا اور لقمان اکثر زیارت کو داؤد کی جاتا تھا اور اُسکو نصیحت کرتا تھا اپنی نصیحتوں اور حکمتوں
کے ساتھ اور داؤد اُسکو فرماتے تھے کہ خوشا حال تیرا اے لقمان کہ تو حکمت دیا گیا ہے اور بلا تجھ سے دُور کی گئی اور پھیر دی گئی ہے اور داؤد خلافت دیا گیا ہے
اور حکمتوں میں آزمایا گیا ہے اور خدا تعالےٰ نے لقمان کو حکمت دی اور فرمایا اَنِ اشْكُرْ لِلّٰهِ یہ کہ شکر کر تو واسطے خدا کے حکمت کی نعمت کا اور
سوائے اسکے جو کچھ کہ ہمنے تجھکو بخشا ہے وَمَنْ يَّشْكُرْ اور جو کوئی کہ شکر کرے فَاِنَّمَا يَشْكُرُ لِنَفْسِهٖ پس سوائے اسکے نہیں کہ شکر کرتا ہی
واسطے نفس اپنے کے کہ فائدہ شکر کرنیکا کہ ہمیشہ رہنا نعمت کا دُنیا میں اور زیادتی نعمت سے ہی وہ واسطے اُس شکر کرنے والے کے اور آخرت میں ثواب
اُسی کے واسطے وَمَنْ كَفَرَ اور جو کوئی کہ ناشکری کرے نعمت پر فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا غَنِيٌّ بے نیاز اور بے پرواہی ہر کسی کے شکر
کرنے سے حَمِيْدٌ ۝ سراہا گیا ہے اپنی ذات میں اور مستحق تعریف کرنے کا ہی چاہے کوئی اُسکی تعریف کرے چاہے نہ کرے اور تمام مخلوقات زبان
حال سے تعریف کرتے ہیں اب یہانسے خدا تعالیٰ اُن وصیتوں کا ذکر کرتا ہے کہ جو کچھ لقمان نے اپنے بیٹے کو کی تھیں چنانچہ فرماتا ہی کہ وَاِذْ قَالَ
لُقْمٰنُ لِابْنِهٖ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ کہا لقمان نے واسطے بیٹے اپنے کے یعنی لقمان نے اپنے بیٹے سے کہا وَهُوَ يَعِظُهٗ جسوقت
کہ وہ لقمان نصیحت کرتا تھا اُسکو اور پند دیتا تھا کہ يٰبُنَيَّ اے فرزند میرے اور تصغیر اسکی واسطے شفقت اور محبت کے ہی یعنی اے بیٹے میرے
لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ نہ شرک کر تو ساتھ خدا کے اِنَّ الشِّرْكَ تحقیق شرک کرنا خدا کی ذات میں لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ البتہ ظلم بڑا ہی اور حد سے
بہت گزر جانا ہی اسواسطے کہ جو کہ طرح طرح کی نعمتیں عطا کرتا ہے اُسکے برابر اُسکو شمار کرنا کہ جو کسی طرح کی نعمت کے دینے کی قدرت اور لیاقت نہیں
رکھتا ہے البتہ یہ بڑا ظلم ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ ظلم تین طرح کا ہی ایک تو وہ ظلم ہے کہ بخشا جاتا ہے اور ایک وہ ظلم ہے کہ خدا اُسکو
نہیں بخشتا ہے اور ایک وہ ظلم ہے کہ نہیں چھوڑتا ہی اُسکو خدا۔ لیکن وہ ظلم کہ بخشتا ہی اُسکو خدا وہ تو ظلم آدمی کا اپنے نفس پر ہے کہ خدا کی نافرمانی کرتا ہی اور لیکن
وہ ظلم کہ جسکو خدا نہ بخشے گا وہ شرک ہے اور وہ ظلم کہ جسکو نچھوڑے گا خدا وہ ظلم ایک شخص کا دوسرے شخص پر ہے معاملات میں کہ جبتک وہ نہ بخشے گا تو معاف
نہو گا منقول ہی کہ پسر اور زوجہ لقمان کے کافر تھے اور لقمان اُنکو ہمیشہ نصیحت کرتا تھا یہانتک کہ انہوں نے اسلام قبول کیا اور خدا تعالیٰ کی وحدانیت کا
اقرار اور اعتقاد کیا اور جسوقت خدا تعالیٰ نے تاکید کی اپنی نعمت کی شکرگزاری کی تو بعد اسکے حکم کیا والدین کی شکرگزاری کا کہ حقوق اُنکی نعمت کے فرزند
پر بہت ہیں اور شکر کرنا اُنکی نعمتوں کا واجب ہے چنانچہ فرماتا ہے وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور وصیت کی ہمنے آدمی کو یعنی حکم کیا ہمنے اُسکو
بِوَالِدَيْهِ ساتھ ماں اور باپ اُسکے کے نیکی کرنی اور فرمانبرداری اور شکر کرنے کا کہ ہمیشہ اپنے والدین کے ساتھ نیکی کرتا رہے اور اُنکی فرمانبرداری
میں مصروف رہے اور ہر دم اُنکا شکر کرتا رہے اور خدا تعالےٰ نے اپنے شکر کے ہمراہ والدین کے شکر کا ذکر کیا ہے اسواسطے کہ وہ پیدا کرنے والا ہی اور والدین
واسطہ ہیں پیدا کرنے اور پرورش کے اور اب خدا تعالیٰ ماں کی نعمت کی زیادتی کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ حَمَلَتْهُ اُٹھایا اُس آدمی کو اپنے
شکم میں اُمُّهٗ ماں اُسکی نے نو مہینے بلکہ زیادہ تک کہ اُسکے اُٹھانے سے نہایت سُست اور ناتواں ہوتی تھی وَهْنًا عَلٰى وَهْنٍ
سُست ہونا اوپر سُست ہونے کے اور وہنًا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا وہ حال واقع ہوا ہے یعنی تہن وہنًا اور علی وہن صفت ہے وہنًا کی
وَّفِصٰلُهٗ اور جدا کرنا اُسکا اور چھوڑنا دودھ سے فِيْ عَامَيْنِ بیچ دو برس کے ہی یعنی پیدا ہونے کے وقت سے دو برس تک بچہ کو دودھ پلایا جائے
پس وصیت کی ہمنے فرزند کو اَنِ اشْكُرْ لِيْ یہ کہ شکر کر تو واسطے میرے حمد اور طاعت کرکے وَلِوَالِدَيْكَ اور واسطے ماں اور باپ اپنے کے
ساتھ نیکی کرکے کہ اِلَيَّ الْمَصِيْرُ طرف میرے پھرنا ہے سب کا اور شکر کرنے اور ناشکری کرنے پر سب کو جزا دونگا اور ایک حدیث میں حضرت امام رضا سے
منقول ہی فرمایا کہ حکم کیا گیا ہی شکر کا واسطے خدا کے اور واسطے ماں اور باپ کے پس جو کوئی کہ نہ شکر کرے والدین کا اُس نے نہ شکر کیا خدا کا اور دوسری حدیث
میں فرمایا ہی کہ جو کوئی شکر نہ کرے آدمی نعمت دینے والے کا تو اُس نے شکر نہ کیا خدا کا اور منقول ہی کہ جناب رسولخدا صلعم سے ایک شخص نے پوچھا کہ میں

النصف

کس کے ساتھ نیکی کروں فرمایا کہ ماں کے ساتھ اور پھر پوچھا تو فرمایا ماں کے ساتھ اور پھر پوچھا تو فرمایا ماں کے ساتھ اور چوتھی مرتبہ فرمایا باپ کے ساتھ وَاِنْ
جَاهَدٰكَ اور اگر کوشش کریں وہ دونوں ماں اور باپ تیرے واسطے عَلٰٓى اَنْ تُشْرِكَ بِيْ اوپر اسکے کہ شرک کرے تو ساتھ میرے یعنی تجھکو وہ میرا
شریک کرنے کو کہیں مَا لَيْسَ لَكَ بِهٖ عِلْمٌ اُس چیز کو کہ نہیں ہے واسطے تیرے ساتھ اُس شریک کرنے کے علم کہ فقط پیروی اُنکی ہے بدون دلیل کے
کہ دلالت کرے اُس شریک کے مستحق ہونے پر بلکہ دلیل مستحق نہونیکی موجود ہے پس اس صورت میں فَلَا تُطِعْهُمَا پس کہا مان تو اُن دونوں کا ماں کا
اور باپ کا اِس امر میں کہ اُنکے کہنے سے کسی کو میرا شریک مقرر کرے وَصَاحِبْهُمَا اور مصاحبت رکھ تو اُن دونوں سے فِي الدُّنْيَا بیچ دُنیا کے
مَعْرُوْفًا مصاحبت نیک کہ جسکو شرع پسند کرے اور کرم تقاضا کرتا ہو اور معروفًا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی مصاحبۃ معروفًا اور حضرت صادق نے
فرمایا ہے کہ ایک مرد جناب رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم کی خدمت میں آیا اور عرض کی کہ یا رسولخدا مجھکو وصیت کرو فرمایا کہ نہ شریک کر تو خدا کا کسی چیز کو اگرچہ
تو آگ میں جلایا جاوے اور عذاب کیا جاوے مگر اُسوقت کہ دل تیرا مطمئن ہو ایمان سے اور ماں اور باپ کی پیروی کر تو اور نیکی کر اُن دونوں کے ساتھ زندہ
ہوں خواہ مر گئے ہوں اور اگر حکم کریں وہ تجھکو یہ کہ نکلجا تو اپنے مال سے اور اہل سے تو بس تو ایسا ہی کر کہ اُنکو الگ کر دے اسواسطے کہ یہ علامات ایمان سے ہے اور
بعد مرنے کے نیکی کرنے سے یہ مراد ہے امامؑ کی کہ اُنکو ثواب نماز اور صدقہ وغیرہ کا پہنچا تارہ اور حضرت امام رضاؑ سے کسی نے پوچھا کہ اگر ماں اور باپ میرے دین حق
پر نہوں تو میں اُنکے واسطے دُعا کروں اور صدقہ کا ثواب اُنکو پہنچاؤں فرمایا کہ دُعا کر تو اُنکے واسطے اور صدقہ دے خدا کی راہ میں اور ثواب اُسکا اُنکو پہنچا اگر وہ زندہ ہوں
اور حق کو نجانتے ہوں اسواسطے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مجھکو خدا تعالیٰ نے رحمت کے ساتھ بھیجا ہے نہ عقوق کے ساتھ اور دوسری روایت میں یہ ہے کہ فرمایا
امام رضاؑ نے کہ نیکی کرنی والدین کے ساتھ واجب ہے اگرچہ وہ مشرک ہوں اور جو امر کہ خدا کے نزدیک بد ہے اُسمیں اُنکی فرمانبرداری نہ چاہئے اور نہ کسی اور کی فرمانبرداری
اسواسطے کہ مخلوق کی فرمانبرداری اُس امر میں جائز نہیں کہ جسمیں خدا کی نافرمانبرداری ہو اور حضرت صادقؑ نے فرمایا ہے کہ نیکی کرنی والدین کے ساتھ خدا تعالیٰ
کی معرفت نیک میں سے ہے اسواسطے کہ کوئی عبادت جلدی خدا کی رضامندی کے قریب پہنچنے میں والدین کی حرمت کرنے کے سوا نہیں ہے یعنی والدین کی حرمت
کرنے سے خدا جلدی راضی ہوتا ہے اُس بندہ حرمت کرنے والے سے جسوقت کہ ماں اور باپ اُسکے مسلمان ہوں اسواسطے کہ حق والدین کا حق خدا میں سے نکلا ہے
جسوقت کہ وہ دونو راہ دین اور سنت پر قایم ہوں اور فرزند کو خدا کی طاعت سے منع نکرتے ہوں اور خدا کی نافرمانبرداری کے طرف نہ لیجاتے ہوں اور یقین سے
طرف شک کے نہ لیجاتے ہوں اور زہد سے طرف دُنیا کے اور اگر خلاف اسکے چاہیں تو اُنکا کہنا نہ ماننا عین فرمانبرداری خدا کی ہے اور فرمانبرداری اُنکی عین
نافرمانبرداری خدا کی ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ کوشش کریں وہ تیرے واسطے اِس امر پر کہ کسی کو تو میرا شریک مقرر کرے بدون علم کے تو پس نہ کہا مان تو
اُنکا اور زندگانی کرنی اُنکے ساتھ اِس طور سے ہے کہ اُنسے نرمی کر اور اُنکے آزار دینے کا متحمل ہو اور اگر وہ تجھکو آزار دویں جیسے کہ وہ متحمل ہوئے ہیں تیرے آزار دینے کے
جسوقت کہ تو لڑکا تھا اگر خدا نے تجھکو فراغت دی ہے تو اُنکے کھلانے پہنانے میں تنگی نکر اور اُنپا مُنہ خفا ہو کر اُنکی طرف سے مت پھیر اور اپنی آواز کو اُنکی آواز
پر بلند مت کر اسواسطے کہ تعظیم اور بزرگی کرنی اُنکی خدا سے ہے اور نیک اور پاکیزہ بات اُنکو کہہ تو نہ سخت بات پس تحقیق کہ خدا نہیں ضائع کرتا ہے اجر
نیکی کرنے والوں کا وَاتَّبِعْ اور پیروی کر تو دین میں سَبِيْلَ مَنْ اَنَابَ اِلَيَّ بہ طریق اُس شخص کے کہ رجوع کی ہے اُس نے طرف میرے
کہ اعتقاد توحید کا رکھتا ہے اور طاعت کو خلوص سے بجا لاتا ہے اور وہ محمد صلعم ہے اور فرمانبردار اُسکے کہ موصوف ہیں بصفت ایمان اور خلوص
ثُمَّ اِلَيَّ مَرْجِعُكُمْ پھر طرف میرے ہی پھرنا تمہارا فَاُنَبِّئُكُمْ پس خبر دوں گا میں تمکو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم
عمل کرتے نیک یا بد کہ موافق عمل کے تمکو جزا دوں گا اور وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ سے یہانتک لقمان کی وصیتوں میں یہ غیر آیت تھی جملہ معترضہ اب خدا تعالیٰ
پھر لقمان کی وصیتوں کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے لقمان کے قول کو اُسکے فرزند کے حق میں کہ يٰبُنَيَّ اے بیٹے میرے اِنَّهَآ تحقیق کہ کوئی
خصلت نیک ہو یا بد آدمی کے فعلوں میں سے اِنْ تَكُ اگر ہووے وہ چھوٹی ہونے اور ذراسی ہونے میں مِثْقَالَ حَبَّةٍ مِّنْ خَرْدَلٍ
برابر دانہ کے رائی سے کہ وہ نہایت چھوٹا ہوتا ہے فَتَكُنْ پس ہووے وہ فِيْ صَخْرَةٍ بیچ پتھر سخت بڑے کے کہ نکالنا اُسکا اُسمیں سے

نہایت دشوار ہو اَوْ فِي السَّمٰوٰتِ یا بیچ آسمانوں کے ہو کہ وہ نہایت بلند اور کشادہ ہیں اَوْ فِي الْاَرْضِ یا بیچ زمین کے اُسکے نیچے اور
تحت میں ہو تو يَاْتِ بِهَا اللّٰهُ ؕ لائیگا اُسکو خدا اور حاضر کرے اُسکو مقام حساب میں اور اُسکا حساب کرے اِنَّ اللّٰهَ لَطِيْفٌ تحقیق کہ خدا باریک
جاننے والا ہی ہر چیز کا کیسی ہی وہ چیز باریک ور پوشیدہ ہو اُسکے علم نے سب چیز کا احاطہ کیا ہے خَبِيْرٌ خبردار ہی ہر چیز کے کنہ سے اور اہل مدینہ نے مثقال حبۃ کو
مرفوع پڑھا ہے اور حضرت امام جعفر صادق نے فرمایا ہی کہ ڈرو تم اور پرہیز کرو تم گناہوں سے اگرچہ وہ چھوٹے ہوں اور اُنکو حقیر مت شمار کرو اسواسطے کہ اُنکے
واسطے جوئندہ ہی نہ چاہیے کہ کوئی تم میں سے کہے کہ گناہ کروں اور پھر استغفار کر لوں گا اُس سے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہی کہ انہا ان تک مثقال حبۃ الآیہ
يٰبُنَيَّ اے فرزند میرے اَقِمِ الصَّلٰوةَ قایم رکھ تو نماز کو یعنی ہمیشہ مع شرایط پڑھا رہ وَاْمُرْ بِالْمَعْرُوْفِ اور حکم کر تو ساتھ نیکی کے
وَانْهَ عَنِ الْمُنْكَرِ اور منع کر تو برائی سے کہ تیرے سبب سے آدمی صلاحیت پیدا کریں اور تو اُنکے ثواب میں شریک ہو اور معروف وہ ہے کہ جو شرع
اور عقل کے اعتبار سے نیک ہو اور منکر وہ ہے کہ جو اُنکے مخالف ہو وَاصْبِرْ عَلٰى مَآ اَصَابَكَ ؕ اور صبر کر تو اوپر اُس چیز کے کہ پہنچی ہی تجھکو سختیوں
اور بلاؤں میں سے نیکی کے حکم کرنے اور برائی کے منع کرنے میں اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ وہ صبر کرنا اور جو کچھ کہ میں نے تجھکو حکم کیا ہی مِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ
ارادہ کے کاموں سے ہی کہ قصد کرنا اُن کاموں کا اور بجا لانا اُنکا واجب ہے اور ترک کرنا اُنکا جائز نہیں ہی وَلَا تُصَعِّرْ اور نہ چڑھا تو خَدَّكَ منہ
اپنے کو اور مت موڑ تو رخسارہ اپنے کو لِلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے مغروروں اور متکبروں کی طرح سے بلکہ عاجزوں کی طرح سے ہر ایک کی طرف متوجہ
ہو اور لا تصعر کو اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے اور ابو عمر نافع نے ولا تصاعر پڑھا ہی وَلَا تَمْشِ فِي الْاَرْضِ اور مت چل تو بیچ زمین کے مَرَحًا
اتراتا ہوا اور نازاں جیسے کہ جہلا دنیا پرست چلتے ہیں نہایت شادی اور خوشی سے اِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ تحقیق کہ خدا نہیں دوست رکھتا ہے
كُلَّ مُخْتَالٍ ہر اترا کے چلنے والے فَخُوْرٍ ۚ ناز کرنے والے کو دنیا کے مال پر اور تکبر کرنے والے کو جناب رسولخدا نے منع کیا ہے اس امر سے کہ آدمی تکبر کرتا ہوا
چلے اور فرمایا کہ جو کوئی اچھا کپڑا پہنے اور اُسکو پہنکر اترائے اور تکبر کرے تو دھسا دیگا خدا اُسکو دوزخ کے کنارہ سے اور قارون کے پاس وہ جا کر ٹھہریگا اسواسطے کہ
پہلے سب سے قارون نے تکبر کیا پس خدا تعالیٰ نے اُسکو مع اُسکے مکان کے زمین میں دھسا دیا اور جو شخص کہ اترائے اور تکبر کرے اُس نے خدا کے ساتھ نزاع
کیا اُسکی بزرگی میں وَاقْصِدْ فِيْ مَشْيِكَ اور میانہ روی اختیار کر تو بیچ چلنے اپنے کے بہت آہستہ اور بہت تیز مت چل اسلئے کہ جلد چلنے میں
علامت خفت اور بد وضعی کی ہے اور بہت آہستہ چلنا نشانی تکبر کی ہی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ سرعت چلنے کی لیجاتی ہے خوبی مومن
کی اور جمال اُسکا اور منقول ہی کہ ایام جاہلیت میں ایک مرد نہایت خوشی اور تکبر سے چلتا تھا حق تعالیٰ نے زمین کو حکم کیا کہ وہ اُسکو دھسالے گئی اور قیامت
تک اسی طرح وہ دھستا ہوا چلا جاویگا وَاغْضُضْ اور پست کر تو آہستہ کر تو مِنْ صَوْتِكَ ؕ آواز اپنی میں سے یعنی بلند آواز سے کلام
مت کر کہ اِنَّ اَنْكَرَ الْاَصْوَاتِ تحقیق بد ترین آوازوں کی لَصَوْتُ الْحَمِيْرِ البتہ آواز گدھوں کی ہے یعنی آواز کے بلند کرنے میں
کچھ خوبی اور بزرگی نہیں ہی بلکہ باعث خفت کا ہے اور دیکھو کہ آواز گدھے کی باوجود بلندی کے کیسی ناخوش اور مکروہ ہے اور حضرت صادق نے فرمایا ہی
کہ مراد اس آواز سے آواز چھینک کی ہی کہ جو قبیح اور بہت بلند ہو اور یا آدمی بات کرنے میں آواز کو بلند کرے مگر یہ کہ کسی کو پکارتا ہو کہ پکارنے میں کچھ مضائقہ
نہیں ہے اگر آواز کو بلند کرے یا قرآن پڑھنے میں آواز کو بلند کرے اور منقول ہے کہ عرب مشرکین آواز کے بلند کرنے میں فخر کرتے تھے حق تعالیٰ نے
یہ آیت اُن کے رد میں نازل کی اور جناب رسولخدا صلعم آواز نرم کو دوست رکھتے تھے اور آواز بلند کو مکروہ جانتے تھے اور کہتے تھے کہ انجیل میں مذکور ہے
کہ اے عیسیٰ حکم کر تو میرے بندوں کو کہ جس وقت وہ مجھ سے مناجات کریں تو اپنی آوازوں کو پست کریں کہ میں سنتا ہوں اور جو کچھ اُنکے دل میں ہے
اُسکو میں جانتا ہوں اور کہتے ہیں کہ آواز ہر حیوان کی تسبیح ہی مگر آواز گدھے کی کہ شیطان کو دیکھکر آواز کرتا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ دو سبب گدھے کے
بولنے کے اور بھی ہیں کہ بھوک اور شہوت میں بھی آواز کرتا ہے اور حدیث میں آیا ہی کہ جس وقت تم آواز گدھے کی سنو تو پناہ لیجاؤ ساتھ خدا کے شیطان کے شر سے
اسواسطے کہ آواز گدھے کی اسواسطے ہی کہ اُس نے شیطان کو دیکھا ہی اور سعد وقاص نے پیغمبر خدا سے روایت کی ہی کہ خدا تعالیٰ تین آوازوں کو دشمن رکھتا ہی

ع ۲
۱۱

آواز گدھے کی اور آواز کتے کی اور آواز زن نوحہ گر کی یہانتک لقمان کی وصیتیں تھیں اور سوائے اسکے اور وصیتیں بھی منقول ہیں اور بعضی اُن میں سے یہ ہیں کہ
کہا لقمان نے اپنے بیٹے سے کہ اے فرزند میرے جس وقت سے کہ تو دنیا میں آیا ہی اُسوقت سے تونے دُنیا کو پشت دی ہے اور آخرت کی طرف تونے اپنا مُنہ کیا ہے
پس وہ گھر کہ جسکی طرف تو روانہ ہوتا ہے وہ بہت نزدیک ہے تجھ سے اُس گھر سے کہ جس سے تو بعید ہوتا ہے اے فرزند میرے ہمنشینی علما کی اختیار کر اور
دو زانو ہو کر اُنکے روبرو ادب سے بیٹھ اور اُنسے گفتگو بطور نزاع کے مت کر کہ تجھکو وہ منع کریں اور اے تو دُنیا میں سے موافق گزارہ کے اور بالکل اُسکو مت چھوڑ کہ
آدمیوں پر تو بھاری ہو جاویگا اور ایسا تو دُنیا میں داخل مت ہو کہ وہ آخرت کو تیرے ضرر کرے اور روزہ رکھ کہ جس سے تیری شہوت قطع ہو جائے اور ایسا
روزہ مت رکھ کہ جو مانع ہو نماز پڑھنے سے اسواسطے کہ نماز خدا کو روزہ سے زیادہ دوست ہی اے فرزند میرے دُنیا دریائے عمیق ہے کہ ہلاک ہوئے ہیں اسمیں
مردم کثیر پس کر تو کشتی اپنی اسمیں ایمان کو اور بادبان اُسکا توکل کر اور توشہ اپنا اُسمیں توکل اور پرہیزگاری کو پس اگر نجات پائی تو نے تو وہ خدا کی رحمت
سے ہی اور اگر تو ہلاک ہوا تو ہلاک ہوا اپنے گناہوں سے اور اے فرزند میرے ڈر تو خدا سے ایسا ڈرنا کہ اگر تو قیامت میں تمام جن اور انسان کی نیکیاں لیکر جائے
تو خوف ہو تجھکو عذاب کرنے کا اور اُمید رکھ تو خدا سے ایسی اُمید کہ اگر تو قیامت میں تمام جن اور انسان کے گناہ لیکر جائے تو تجھکو بھی اُمید ہو بخشش کی پس لقمان
کے بیٹے نے یہ وصیتیں سُنیں تو کہا کہ اے باپ میرے کیونکر طاقت رکھوں میں ان سب اُمور کی اور حال یہ ہے کہ میرے واسطے ایک دل ہی لقمان نے کہا کہ اے فرزند
میرے اگر مومن کا دل باہر نکالکر چیرا جائے تو البتہ اُسمیں دو نور پائے جائیں ایک تو نور خوف خدا کا اور دوسرا نور اُمید کا وہ دونو نور باہم وزن کیے جائیں تو ایک
نور دوسرے نور سے برابر ذرہ کے زیادہ نہ نکلے اور جو کوئی ایمان لاتا ہی خدا پر تو راست اور درست جانتا ہی اس امر کو جو کہ خدا نے فرمایا ہے اور جو شخص کہ خدا کے
فرمودہ کو راست اور حق جانتا ہی تو وہ بجا لاتا ہے اُسکو کہ جسکے ادا کرنے کا حکم خدا نے کیا ہی اور جو کوئی نہ بجا لائے خدا کے حکم کو تو اُس نے راست نہیں جانا ہی خدا کے
فرمانے کو اور نہ اُسکا اعتقاد کیا ہے اور جو کوئی ایمان لاتا ہی خدا پر درست اور صحیح تو عمل کرتا ہے واسطے خدا کے خالص اور وہی ایمان لایا ہے خدا پر راست اور درست
اور جو کوئی فرمانبرداری کریگا خدا کی تو وہ خدا سے خوف کرے گا اور جو شخص کہ اُس سے خوف کریگا وہ اُسکو دوست رکھے گا اور جس نے اُسکو دوست رکھا وہی
اُسکے حکم کی تابعداری کی وہ سزاوار اُسکی بہشت اور مرضیوں کا ہوگا اور جو کوئی تابعداری کرے خدا کے رضامندی کی پس تحقیق آسان ہو جائیگا اُسپر
ناراض ہونا اُسکا پناہ مانگتے ہیں ہم خدا کے ناراض ہونے سے اور نہ رغبت کر تو طرف دُنیا کے اے فرزند میرے اور نہ مشغول کر تو اُسمیں دل اپنا کہ نہیں پیدا کی ہی
خدا نے کوئی چیز ذلیل اور خوار دُنیا سے کیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ نہیں کیا ہی خدا نے اُسکی نعمتوں کو ثواب فرمانبرداروں کا اور نہ اُسکی بلاؤں کو عذاب گنہگاروں کا
اور لقمان کے حال میں لکھا ہی کہ دس ہزار کلمے حکمت کے اُس سے منقول ہیں اور کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل کے ایک عالم کا گزر لقمان پر ہوا دیکھا کہ ایک جماعت
اُسکے پاس بیٹھی ہے اور ایک جماعت کھڑی ہے اور وہ آدمی حکمت کے کلمے اُس سے سُنتے ہیں اُس عالم نے تعجب کر کے نہ حقارت کی راہ سے لقمان سے کہا
کہ اے لقمان تو وہی غلام سیاہ ہے کہ فلانے شخص کا زیور چرایا تھا کہا کہ ہاں پھر اُس عالم نے پوچھا کہ اے لقمان کس چیز نے تجھکو اس بلند مرتبہ پر پہنچایا جواب
دیا کہ تین چیزوں نے سچ کہنا اور امانت کو نگاہ رکھنا اور نفس کی آرزو اور خواہشوں کا ترک کرنا اور بعضی تفسیروں میں مذکور ہے کہ ایک روز لقمان کے
آقا نے مع دوسرے غلاموں کے باغ میں اُسکو بھیجا کہ وہ سب وہاں سے میوہ توڑ کر لائیں غلاموں نے باغ میں جاکر میوہ توڑا اور سارا میوہ جسقدر کہ توڑا تھا
کھا گئے اور اپنے آقا سے جاکر کہا کہ لقمان سب میوہ کھا گیا وہ لقمان پر خفا ہوا لقمان نے کہا کہ وہ جھوٹ کہتے ہیں اور میوہ خود اُنہوں نے کھایا ہے آقا نے کہا
کہ یہ کیونکر دریافت ہو لقمان نے کہا کہ ہم سب کو گرم پانی پلاؤ اور بعد اسکے سب کو صحرا میں دوڑاؤ تاکہ ہم سب کو قے آئے پس جسکے پیٹ میں سے میوہ نکلے وہ
خائن اور چور ہے آقا نے اُنکے ایسا ہی کیا اور اُن سب کو قے ہوئی اور غلاموں کے حلق میں سے تو وہ میوہ نکلا اور لقمان کے حلق میں سے آب صاف
آقا اُنکا یہ امر دیکھکر لقمان کی عقل اور سمجھ کا بہت معتقد ہوا اور کہتے ہیں کہ لقمان غلام حبشی تھا اُسکے آقا نے کہا کہ گوسفند کو ذبح کر اور اُسکے اعضا میں سے
جو عضو کہ زیادہ ناپاک اور خبیث ہے اُسکو میرے پاس لاکر حاضر کر لقمان نے گوسفند ذبح کی اور اُسکا دل اور زبان نکالکر لایا اور بعد اُسکے آقا نے اُسے کہا
کہ ایک گوسفند اور ذبح کر اور اُسکے اعضا میں سے جو عضو کہ پاک ہے وہ میرے پاس لا لقمان نے گوسفند ذبح کی اور وہی دل اور زبان نکالکر لایا اُسکے آقا نے کہا کہ

یہ کیونکر ہو سکتا ہی کہ ایک چیز پاک بھی ہو اور ناپاک بھی لقمان نے جواب دیا کہ جبکا دل اور زبان پاک ہے تو کوئی عضو اسکا ان دونوں سے زیادہ پاک نہوگا اور اگر کسی کا دل اور زبان ناپاک ہی تو کوئی عضو انسے زیادہ ناپاک نہوگا اور کہتے ہیں کہ لقمان سفر سے آتا تھا راستہ میں غلام سے ملاقات ہوئی اُس سے اپنے باپ کا حال پوچھا اُس نے کہا کہ وہ مرگیا لقمان نے کہا کہ اب میں اپنے کار کا مالک ہوگیا اور اپنے اُمور کا مجھکو اختیار حاصل ہوا اور بعد اُسکے اپنی زوجہ کی خبر پوچھی اُس نے کہا کہ وہ بھی مرگئی کہا کہ فرش اور بستر میرا نیا ہوگیا اور بعد اُسکے بہن کو پوچھا اُس نے کہا کہ وہ بھی فوت ہوگئی لقمان نے کہا کہ اب میرا ناموس پوشیدہ ہوگیا اور بعد اُسکے بھائی کا حال پوچھا اُس نے کہا کہ وہ بھی گذر گیا لقمان نے کہا کہ ہائے میری کمر ٹوٹ گئی اور امید میری منقطع ہوگئی اور کہتے ہیں کہ کسی نے لقمان سے پوچھا کہ سب آدمیوں میں بدتر کون ہے کہا کہ وہ شخص کہ اپنی بدی کو لوگوں کے دکھانے سے کچھ خوف نہ کرے اسی طرح لقمان کے قول کتابوں میں بہت مذکور ہیں جسکو رغبت ہو وہ تواریخ اور اخلاق کی کتابوں کا مطالعہ کرے اور لقمان کی وصیتوں کے بعد خداتعالیٰ اپنی نعمتوں کا ذکر کرتا ہے جو کچھ کہ بندوں کو عطا کی ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَوْا کیا نہ دیکھا تمنے اے بندو میرے اَنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا نے سَخَّرَ لَكُمْ حکم میں کیا ہے واسطے تمہارے مَا فِي السَّمٰوٰتِ اُن چیزوں کو کہ بیچ آسمانوں کے ہیں مثل آفتاب اور ماہتاب کے کہ اُنکی روشنی سے تم فائدے حاصل کرتے ہو اور ستارے کہ اُنکی علامت سے راہ چلتے ہو اور ابر اور باران اور ہوا کہ اُن سب سے نفع حاصل کرتے ہو وَمَا فِي الْاَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہی اُسکو بھی تمہارے فائدہ کے واسطے تسخیر کیا ہے مثل کوہ اور صحرا اور دریا اور حیوانات اور درخت وغیرہ کے کہ یہ سب تمہارے نفع کیواسطے ہیں وَاَسْبَغَ عَلَيْكُمْ اور تمام کی اوپر تمہارے اور فراخ کی نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً نعمت اپنی کہ جو ظاہر ہے کہ جسکا تم انکار نہیں کرسکتے ہو جیسے کہ تمہارا پیدا کرنا اور زندگی عطا کرنی اور قدرت دینی اور خواہشوں کا تم میں پیدا کرنا اور سوائے اسکے اکثر نعمتیں ہیں کہ وہ ظاہر ہیں وَّبَاطِنَةً اور باطن کی نعمت تمپر تمام کی کہ اُسکو ہر ایک نہیں جان سکتا ہے مگر جو کہ تامل اور غور کرے اور اہل مدینہ اور اہل بصرہ نے نعمہ کو نعم پڑھا ہے جمع کا صیغہ مضاف طرف ضمیر کے اور مراد نعمتوں ظاہرہ اور باطنہ سے نعمتیں محسوسہ اور غیر محسوسہ ہیں اور نعمت ظاہر اور باطن میں مفسرین بہت اختلاف لکھتے ہیں بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر سے مراد نصرت پیغمبر خدا کی ہی اعدا دین پر اور امداد ملائکہ کی اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ نعمت ظاہرہ وہ نعمت ہی کہ بندوں کے علم نے اس سے تعلق پکڑا ہو اور نعمت باطن دین دنیا کی ہیں کہ سوائے خدا کے اُنکو کوئی نہیں جانتا ہی اور دوسری روایت ابن عباس سے یہ ہے کہ میں نے رسول خدا صلعم سے نعمت ظاہر اور باطن کو دریافت کیا فرمایا کہ اے ابن عباس نعمت ظاہر اسلام ہے اور آراستہ اور درست کرنا بدن کا کہ سب اعضا اعتدال کے ساتھ ہوں اور عطا کرنا روزی کا تجھکو اور نعمت باطن پوشیدہ کردینا تیرے اعمال بد کا اور نہ رسوا کرنا تجھکو اُن اعمال سے اے ابن عباس خداتعالےٰ فرماتا ہی کہ کتنی چیزیں ہیں کہ میں نے بندہ کو بخشی ہیں کہ وہ کسی کو نہیں دی ہیں اول یہ کہ قبول کیا ہمنے مومنین کی دعا کو اُسکے حق میں بعد منقطع ہونے اُسکے عمل کے اور دوسرے یہ کہ عطا کیا ہمنے اُسکو ثلث یعنی تہائی مال تا کہ راہ خدا میں اُسکو تصدق کرے اور میں اُسکے سبب سے اُسکے گناہوں کو بخشوں اور تیسرے یہ کہ پوشیدہ کیا ہے میں نے اُسکے عمل بد کو اور اُسکو اس عمل سے رسوا نہ کیا اور لوگوں کو وہ نہ دکھلایا اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر نعمت اعضا کی ہی اور باطن دل اور عقل اور فہم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر شرع ہے اور باطن شفاعت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر نعمت دنیا کی ہی اور باطن نعمت آخرت کی ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ نعمت ظاہر خوبی اور حسن صورت کا ہی اور درست اور معتدل ہونا اعضا کا اور نعمت باطن معرفت خدا کی ہی اور بعضے کہتے ہیں نعمت ظاہر قرآن ہی اور نعمت باطن تاویل اُسکے معانی کی اور یا ظاہر وہ ہے کہ مشاہدہ ہو اور باطن وہ کہ جانی نہ جائے مگر دلیل سے اور یا ظاہر صفائی ظاہر کی ہی اور باطن صفائی باطن کی یا ظاہر ذکر خدا کا ہے زبان سے اور باطن ذکر اُسکا ہے دل سے اور اسی طرح اکثر قول لوگوں کے ہیں نعمت ظاہر اور باطن میں اور سب درست ہو سکتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نعمت ظاہر نور رسول خدا صلعم ہیں اور جو کچھ کہ وہ خدا کے ہاں سے لائے ہیں معرفت اور توحید خدا کی اور لیکن نعمت باطن پس وہ دوستی ہم اہلبیت کی ہے اور ہماری دوستی کا اعتقاد دل میں بستہ کرنا اور حضرت امام کاظم نے فرمایا ہے کہ نعمت ظاہر امام ظاہری اور نعمت باطن امام غائب ہے اور حضرت

امام محمد باقر علیہ السلام سے دوسری روایت یہ ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اے علی بیان کر تو پہلی نعمت کو جو کہ خدا نے تجپر انعام کیا ہے کہا کہ پیدا کیا مجھکو خدا نے اور میں کوئی شے مذکور نہ تھا فرمایا کہ سچ کہا تونے پس کیا ہے دوسری نعمت کہا کہ احسان کیا مجپر جسوقت کہ مجھکو پیدا کیا کہ مجھکو زندہ پیدا کیا نہ مردہ فرمایا کہ سچ کہا تونے پس کیا ہے تیسری نعمت کہا کہ پیدا کیا مجھکو اور شکر ہے اُسکا کہ مجھکو نیک صورت میں پیدا کیا اور ترکیب میرے اعضا کی معتدل کی فرمایا کہ سچ کہا تونے پس کیا ہے چوتھی نعمت کہا کہ مجھکو ذکر کرنے والا اور پکارنیوالا خدا کا کیا نہ غفلت کرنے والا اور فراموش کرنے والا فرمایا کہ سچ کہا تونے پس کیا ہے پانچویں نعمت کہا کہ مجھکو حواس عطا کیے کہ اُنسے میں دریافت کرلیتا ہوں جو چاہتا ہوں اور عطا کیا چراغ روشن کہ وہ عقل ہے فرمایا کہ سچ کہا تونے پس کیا ہے چھٹی نعمت کہا کہ مجھکو ہدایت کی خدا نے اپنے دین کی اور اپنی راہ سے مجھکو گمراہ نہ کیا فرمایا کہ سچ کہا تونے پس کیا ہے ساتویں نعمت کہا کہ کردی خدا نے واسطے میرے جگہ پھرنے کی اُس زندگانی میں کہ کبھی وہ منقطع ہی نہیں ہونے کی فرمایا کہ سچ کہا تونے پس کیا ہے نعمت آٹھویں کہا کہ مجھکو مالک کیا میرے نفس کا اور غلام کسی کا اور مملوک مجھکو نہ کیا فرمایا کہ سچ کہا تونے پس کیا ہے نعمت نویں کہا کہ تسخیر کیا میرے واسطے آسمان اپنا اور زمین اپنی اور جو کچھ کہ اُنکے درمیان ہے اور اُنکے اندر ہے مخلوقات اُسکی فرمایا کہ سچ کہا تونے پس کیا ہے نعمت دسویں کہا کہ کردیا مجھکو مرد قایم ہونے والا اپنی حلال عورتوں پر اور نہ کیا مجھکو عورت فرمایا کہ سچ کہا تونے پس کونسی نعمت ہے بعد اسکے کہا کہ یا رسول اللہ نعمتیں خدا کی بہت ہیں اور اگر شمار کرو تم خدا کی نعمتوں کو تو نہ احاطہ کرسکو گے اُنکا رسولخدا صلعم ہنس کر مسکرائے اور فرمایا کہ گوارا ہو تجھکو حکمت اور علم اے ابو الحسن پس تو ہی ہے وارث میرے علم کا اور بیان کرنے والا میری اُمت کیواسطے جس چیز میں کہ وہ اختلاف کریں گے بعد میرے منقول ہے کہ نضر بن حارث کہتا تھا کہ قرآن پہلے لوگوں کا قصہ ہے خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی **وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يُجَادِلُ** اور بعضا آدمیوں میں سے وہ شخص ہے کہ جھگڑا اور خصومت کرتا ہے **فِي اللّٰهِ** بیچ کتاب خدا کے اور کہتا ہے کہ قرآن خدا کے پاس سے نازل نہیں ہوا ہے بلکہ پہلے لوگوں کے قصے ہیں کہ لوگ محمد صلعم کو تعلیم کرتے ہیں اور محمد اُنکو اپنے اصحاب کے روبرو پڑھتا ہے اور کہتے ہیں کہ ایک یہودی نے رسولخدا سے پوچھا کہ خدا تیرا کس چیز سے ہے اُسیوقت ایک تجلی آئی اور اسکو ہلاک کیا اور یہ آیت نازل ہوئی یعنی وہ جھگڑتے ہیں قرآن میں اور خدا کی توحید اور صفات میں **بِغَيْرِ عِلْمٍ** بدون علم کے کہ کوئی دلیل اپنے پاس نہیں رکھتے **وَّلَا هُدًى** اور نہ کوئی بیان اور ہدایت ہے خدا کی جانب سے اُنکے پاس **وَّلَا كِتٰبٍ مُّنِيْرٍ** ۝ اور نہ کوئی کتاب روشن ہے بلکہ کمال جہالت ہے اُنکی اور محض پیروی اپنے باپ دادا کی ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نضر بن حارث سے رسولخدا نے فرمایا کہ جو کچھ تیرے پروردگار کی طرف سے نازل ہوا ہے اُسکی تو پیروی کر کہا کہ ہم تو اُس امر کی پیروی کریں گے کہ جسپر ہمنے اپنے باپوں کو پایا ہے تب یہ آیت نازل ہوئی **وَاِذَا قِيْلَ لَهُمُ** اور جسوقت کہ کہا جاتا ہے واسطے اُنکے کہ بصدق دل **اتَّبِعُوْا** پیروی کرو **مَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ** اُس چیز کی کہ نازل کی ہے خدا نے یعنی قرآن کی **قَالُوْا** تو کہتے ہیں وہ جواب میں کہ نہیں پیروی کریں گے ہم اُسکی **بَلْ نَتَّبِعُ** بلکہ پیروی کرینگے ہم **مَا وَجَدْنَا عَلَيْهِ** اُس چیز کی کہ پایا ہے ہمنے اوپر اُسکے **اٰبَآءَنَا** باپوں اپنوں کو یعنی اپنے باپوں کے طریق پر ہم چلیں گے خدا فرماتا ہے کہ **اَوَلَوْ كَانَ الشَّيْطٰنُ** کیا اگرچہ ہوے شیطان کہ اپنے وسوسوں سے **يَدْعُوْهُمْ** بلائے اُنکو **اِلٰى عَذَابِ السَّعِيْرِ** طرف عذاب سوزاں کے کہ وہ عذاب دوزخ ہے تب بھی وہ اُسکی پیروی کریں گے اور جواب لو کا محذوف ہے اور وہ یہ ہے کہ تب بھی اُسکی پیروی کریں گے اور یہ اسواسطے کہا ہے کہ وہ شیطان کے بلانے سے اپنے باپوں کی پیروی کرتے تھے وہی اُن کے دل میں وسوسہ ڈالتا تھا کہ تم اپنے باپوں کی پیروی کرو اور پیغمبر دل کا کہنا نہ مانو **وَمَنْ يُّسْلِمْ وَجْهَهٗٓ** اور جو کوئی سپرد کرے ذات اپنی کو **اِلَى اللّٰهِ** طرف خدا کے کہ سب امور اپنے اُسکے سپرد کرے اور اپنے افعال میں قصد قربت کا کرے اور بالکل متوجہ طرف خدا کے ہو **وَهُوَ مُحْسِنٌ** اور حال یہ ہے کہ وہ نیکی کرنے والا ہے اپنے عمل میں کہ موافق شرع کے اعمال بجالاتا ہے خالص واسطے خدا کے تو **فَقَدِ اسْتَمْسَكَ** پس تحقیق چنگل ماری ہے اُس نے اور لٹکا ہے وہ **بِالْعُرْوَةِ الْوُثْقٰى** ساتھ رسّی اور دست آویز استوار اور مضبوط کے کہ خوف اُسکے شکستگی اور ٹوٹنے کا نہیں ہے یہ تشبیہ ہے اُس شخص کے ساتھ کہ ارادہ کرے بلندی پر جانے کا اور مضبوط رسّی کو پکڑے کہ اُس سے لٹک کر بلندی پر پہنچے آسانی اور سہولیت سے اور ایسے ہی جو کوئی کلمہ توحید یا قرآن کو دستاویز

اپنا کرے تو درجات عالیہ کو پہنچے اور بہشت عنبر سرشت اُسکا مسکن اور ماوی ہو وَاِلَى اللّٰهِ اور طرف خدا کے ہی عَاقِبَةُ الْاُمُوْرِ انجام سب
کاموں کا کہ سب اُسی کی طرف رجوع کرنے والے ہیں اور موافق اعمال کے سب کو جزا دیگا اور ثواب سب اعمال کا اُسی کے پاس ہے وَمَنْ كَفَرَ اور جو کہ کفر
کرے اور رسی مضبوط میں چنگل نہ مارے تو فَلَا يَحْزُنْكَ پس چاہیے کہ نہ غمگین کرے تجھکو اے محمد صلعم كُفْرُهٗ کفر اُسکا اسواسطے کہ ضرر اُس کفر کا
دنیا اور آخرت میں اُس کافر ہی کو پہنچے گا نہ تجھکو کہ اِلَيْنَا مَرْجِعُهُمْ طرف ہمارے ہی پھرنا اُن سب کا ہم موافق اعمال کے اُنکو سزا دیویں گے
فَنُنَبِّئُهُمْ پس خبر دیں گے ہم اُنکو بِمَا عَمِلُوْا ساتھ اُس چیز کے کہ کی ہے اُنہوں نے اور اُسکی سزا اُنکو دیجائیگی اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ تحقیق کہ
خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ ساتھ سینہ کی باتوں کے نیک ہو یا بد ہو وہ سینہ کی بات پس سب بندوں کو موافق
اُنکے اعمال کے جزا دیگا نُمَتِّعُهُمْ فائدہ دیتے ہیں ہم اُنکو نعمتوں کا قَلِيْلًا تھوڑا کہ وہ فائدہ چند روز دنیا کا ہے ثُمَّ نَضْطَرُّهُمْ پھر ناچار اور
بے اختیار کرکے لیجائیں ہم اُنکو اِلٰى عَذَابٍ غَلِيْظٍ طرف عذاب بھاری اور سخت کے کہ نہایت گراں معلوم ہو وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور البتہ اگر
پوچھے تو اے محمد صلعم اُن کافروں سے کہ مَّنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کس نے پیدا کیا ہے آسمانوں اور زمین کو تو لَيَقُوْلُنَّ اللّٰهُ
البتہ کہیں کہ خدا نے بسبب ظاہر ہونے علامتوں کے کہ سوائے خدا کے کسی نے نہیں پیدا کیا ہے اور جسوقت اُنہوں نے اقرار کیا اے محمد اسکا کہ جس سے انکا اعتقاد
باطل ہوتا ہے کہ شراکت بالکل باقی نہیں رہتی تو قُلِ کہہ تو اُنکو کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ شکر ہے واسطے خدا کے تمہارے الزام کھانے پر اور تمہارے اقرار کرنے
اُس دم اُس امر پر کہ جو تمہارے اعتقاد کو باطل کرتا ہے بَلْ اَكْثَرُهُمْ بلکہ اکثر اُنکے لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے ہیں کہ اِس اقرار سے ہمکو الزام ہوتا ہے
لِلّٰهِ خاص واسطے خدا کے ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ط جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے اور زمین کے کہ سب اُسی کی مخلوقات ہے
اِس صورت میں آسمانوں میں اور زمین میں سوائے اُسکے کوئی مستحق عبادت کا نہیں ہے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا هُوَ الْغَنِيُّ البتہ وہ بے نیاز
اور بے پرواہ ہی الْحَمِيْدُ ۝ سراہا گیا ہے اپنی ذات میں اور مستحق تعریف کا ہے چاہے کوئی اُسکی تعریف کرے چاہے نہ کرے وہ محتاج کسی کی تعریف کرنیکا نہیں ہے
سورہ کہف کے آخر میں مذکور ہوا ہے کہ یہودیوں نے پیغمبر خدا پر اعتراض کیا کہ قرآن میں ایک مقام پر تو یہ ہے کہ ومن یوتی الحکمۃ فقد اوتی خیرا کثیرا یعنی اور جو شخص کہ
دیا گیا حکمت پس تحقیق دیا گیا وہ خیر کثیر اور دوسری جگہ قرآن میں ہے وما اوتیتم من العلم الا قلیلا یعنی اور نہیں دئے گئے ہو تم علم میں سے مگر تھوڑا اور حکم اِن
دونوں آیتوں کا آپسمیں ایک دوسرے کے مخالف ہے جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ ہر چند علم بندوں کا بہت ہو لیکن بہ نسبت علم خدا کے بہت تھوڑا ہے اور خدا تعالے
نے یہ آیت نازل کی قل لوکان البحر مدادا الآیہ اور اسکی تاکید خدا اِس جگہ کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَوْ اَنَّ اور اگر تحقیق ہوتی مَا فِي الْاَرْضِ وہ چیز
کہ بیچ زمین کے ہے مِنْ شَجَرَةٍ وہ درختوں کی قسم سے اَقْلَامٌ قلم وَّالْبَحْرُ يَمُدُّهٗ اور دریا روشنائی دیتا اُسکو مِنْۢ بَعْدِهٖ پیچھے فنا ہونے
اُس روشنائی سے روشنائی دیتے اُسکو سَبْعَةُ اَبْحُرٍ سات دریا یعنی جو کچھ زمین پر درخت ہیں اُنکے قلم بناتے اور دریا کے پانی کی سیاہی بناتے اور
جب پانی اُس دریا کا لکھتے لکھتے تمام ہو جاتا تو سات دریا کے پانی کی سیاہی مقرر کرکے خدا کے علموں کو لکھتے تو مَّا نَفِدَتْ نہ انتہا کو پہنچتے اور نہ نبڑتے
كَلِمٰتُ اللّٰهِ کلمے علوم خدا کے باوجود قلم کرتے تمام درختوں کے کہ روئے زمین پر ہیں اور سیاہی مقرر کرنی آٹھ دریا کی بلکہ وہ قلم درختوں کے اور پانی
آٹھوں دریا کا خرچ ہو جائے اور خدا تعالے کے علم تمام نہوں کہ اُنکی انتہا نہیں ہے اسواسطے کہ مراد کلمات سے وہ چیزیں ہیں کہ جنکو خدا کا علم اور قدرت متعلق
ہوتی ہیں اور وہ چیزیں تو انتہا نہیں رکھتی ہیں پس کلمات خدا کے بھی انتہا نہ رکھیں گے اور یا کلمات سے مراد وہ چیزیں ہیں کہ دنیا میں وہ پیدا کی ہیں اور
آخرت میں وہ پیدا کرے گا اور یا حکم اُسکا مراد ہے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا عَزِيْزٌ غالب ہے حکم اور فرمان غیر متناہی اپنے پر حَكِيْمٌ حکمت والا ہے
کہ کوئی چیز اُسکے علم اور حکمت سے باہر نہیں ہے اور ابو عمرو اور یعقوب نے بحر کو منصوب پڑھا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے والبحر مدادہ پڑھا ہے اور اب
خدا تعالے اپنے کمال کو بیان کرتا ہے ایک مرتبہ بھی زندہ کرنے میں چنانچہ فرماتا ہے کہ مَا خَلْقُكُمْ نہیں ہے پیدا کرنا تمہارا اے مکہ والو وَلَا بَعْثُكُمْ
اور نہ اُٹھانا تمہارا زندہ کرکے بعد مرنے کے اِلَّا كَنَفْسٍ وَّاحِدَةٍ مگر مانند پیدا کرنے اور اٹھانے ایک نفس کے اور ایک تن کے اسلئے کہ کُن کے

کہنے میں پیدا کر دیتا ہے ایسے ہی ایک مرتبہ سب کو زندہ کریگا چنانچہ اسرافیل کو حکم کریگا اور وہ صور پھونکیگا تو ایک دفعہ ہی سب قبروں سے زندہ ہو کر نکل پڑیں گے
اِنَّ اللّٰہَ سَمِیْعٌ تحقیق خدا سننے والا ہے اُن لوگوں کی باتوں کا جو کہ اس مقدمہ میں کہتے ہیں بَصِیْرٌ دیکھنے والا ہے ہر چیز کا اور ایکدفعہ پیدا
کرنا اور زندہ کرنا اسپر دشوار نہیں ہے دیکھو کہ خدا تعالے کیسے عجائب اور غرائب امور کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھا تو نے اور نہ جانا تو نے
اے جاننے اور دیکھنے والے کہ اَنَّ اللّٰہَ تحقیق خدا یُوْلِجُ الَّیْلَ داخل کرتا ہے رات کو فِی النَّھَارِ بیچ دن کے یعنی اسکی روشنی میں وَ
یُوْلِجُ النَّھَارَ اور داخل کرتا ہے دن کو فِی الَّیْلِ بیچ رات کے اسکی تاریکی میں وَ سَخَّرَ الشَّمْسَ اور مطیع کیا آفتاب کو وَالْقَمَرَ
اور ماہتاب کو کہ باعث ہیں خلقت کے منافع کے کُلٌّ یَّجْرِیْٓ ہر ایک یعنی آفتاب و ماہتاب چلتا ہے اوپر آسمان کے موافق حکمت کے اِلٰٓی
اَجَلٍ مُّسَمًّی طرف ایک مدت نام رکھی گئی کے اور مقرر کیگئی کے جو کہ انکے واسطے مقرر کی ہے خدا نے نہ اس سے کم کر سکتے ہیں نہ زیادہ وَّاَنَّ اللّٰہَ اور
تحقیق خدا بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم خَبِیْرٌ خبردار ہے کہ اسکی حقیقت کو جانتا ہے ذٰلِکَ یہ یعنی اسکے علم کا فراخ اور
وسیع ہونا اور اسکی قدرت کا سب چیز کو شامل ہونا اور اسکی صنعتوں کا عجیب ہونا بِاَنَّ اللّٰہَ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق خدا ھُوَ الْحَقُّ وہی حق ہے
اور ثابت اپنی ذات میں ہے وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ اور تحقیق وہ چیز کہ پکارتے ہیں وہ اور پرستش اسکی کرتے ہیں مِنْ دُوْنِہِ سوا اُس خدا کے
الْبَاطِلُ باطل اور ناحق ہے وَاَنَّ اللّٰہَ اور تحقیق کہ خدا ھُوَ الْعَلِیُّ وہ بلند اور غالب ہے سب پر الْکَبِیْرُ بزرگ ہی سب کا کہ اسکے برابر
کوئی بزرگ نہیں ہی اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکھا تو نے اے دیکھنے والے کہ اَنَّ الْفُلْکَ تحقیق کشتی تَجْرِیْ فِی الْبَحْرِ چلتی ہے بیچ دریا کے
بِنِعْمَتِ اللّٰہِ ساتھ نعمت اور احسان خدا کے کہ اسکو پانی کے اوپر رکھتا ہے اور وہ ڈوبتی نہیں ہی اور مع بار کثیر اسکو پانی پر چلاتا ہی لِیُرِیَکُمْ
تاکہ دکھلائے تمکو مِّنْ اٰیٰتِہٖ نشانیوں اور دلیلوں قدرت اپنی میں سے کہ اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق بیچ اس کشتی جاری کرنیکے لَاٰیٰتٍ
البتہ نشانیاں قدرت خدا کی اور دلیلیں اسکی معرفت کی اور توحید کی ہیں لِّکُلِّ صَبَّارٍ شَکُوْرٍ واسطے ہر صبر کرنے والے بلاؤں اور سختیوں کے
اور شکر کرنے والوں نعمتوں خدا کے اور بعضے کہتے ہیں کہ اُنسے وہ مومنین مراد ہیں جو کہ صبر کرتے ہیں فقر اور فاقہ میں اور شکر کرتے ہیں خدا کا ہر حال میں
وَاِذَا غَشِیَھُمْ مَّوْجٌ اور جسوقت ڈھانکے انکو موج ہر چہار طرف سے اگر کَالظُّلَلِ مانند سایوں کے بزرگی میں یا مانند پہاڑوں اور بادلوں کے
کہ سایہ والے ہوتے ہیں تو اسوقت دَعَوُا اللّٰہَ پکارتے ہیں وہ خدا کو مُخْلِصِیْنَ اگر خالص کرنے والے ہیں لَہُ الدِّیْنَ واسطے اس خدا کے
دین کو مخلصین حال واقع ہوا ہے یعنی اسوقت خدا کو نہایت خلوص سے پکارتے ہیں گویا کہ مومن خالص ہیں اور کچھ شک انمیں نہیں ہے اسواسطے
کہ اسوقت کی آفت اور سختیوں نے باپوں کی پیروی اور خواہش نفس کو سب کو بھلا دیا اور اصل پیدایش میں جیسے تھے ویسے ہی ہو گئے فَلَمَّا
نَجّٰھُمْ پس جسوقت کہ نجات دی خدا نے انکو کہ پہنچے وہ سلامتی سے اِلَی الْبَرِّ طرف صحرا کے خشکی میں تو فَمِنْھُمْ پس بعضے انمیں سے تو جو کہ
مومن ہیں مُّقْتَصِدٌ درست اور قائم رہنے والے ہیں طریق عدل پر کہ جیسے توحید سے خدا کو پکارا تھا اب بھی توحید پر قائم ہیں اور بعضے انمیں سے
برگشتہ ہو گئے ہیں توحید اور راہ حق سے اور اپنے اعتقاد باطل پر اصرار کرتے ہیں وَمَا یَجْحَدُ بِاٰیٰتِنَآ اور نہیں انکار کرتا ہے ساتھ آیتوں ہماری کے
اور ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے اِلَّا کُلُّ خَتَّارٍ مگر ہر بیوفا غدر کرنے والا عہد کا توڑنے والا کَفُوْرٍ ناشکری کرنے والا خدا کی
نعمتوں کا اور اب خدا تعالے سب بندوں کی طرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اے سب آدمیو اتَّقُوْا رَبَّکُمْ ڈرو تم
پروردگار اپنے سے اسکے عذاب کرنے سے اسکی نافرمانبرداری میں وَاخْشَوْا یَوْمًا اور ڈرو تم اس دن سے یعنی دن قیامت کے سے لَّا
یَجْزِیْ وَالِدٌ نہ روا کرے باپ عَنْ وَّلَدِہٖ فرزند اپنے سے کہ اسکو کچھ فائدہ نہ پہنچا سکے باپ فرزند کو وَلَا مَوْلُوْدٌ اور نہ فرزند
ھُوَ جَازٍ وہ روا کرنے والا ہے اور نفع پہنچانے والا ہے اور منع کرنے والا ہے عَنْ وَّالِدِہٖ شَیْئًا باپ اپنے سے کسی چیز کو ثواب یا
عذاب کو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ مخصوص کفار کے واسطے ہے کہ مومنین اپنے باپ اور اولاد کی بلکہ غیروں کی بھی شفاعت کریں گے اگرچہ مومنین ہیں

اِنَّ وَعْدَ اللّٰہِ حَقٌّ تحقیق وعدہ خدا کا ثواب و عذاب دینے کا حق ہے اور دروغ اسمیں ممکن نہیں ہے فَلَا تَغُرَّنَّکُمُ پس چاہیے کہ نہ فریب
دیوے تمکو الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا زندگانی دنیا کی اپنا شوق ڈالکر کہ اسکی زینتوں اور فائدوں پر فریفتہ ہو جاؤ اور کثرت نعمت اور اپنی سلامتی پر مغرور
نہو کہ دونو عنقریب زائل ہونے والی ہیں نہ تم رہو گے نہ تمہارا مال رہے گا رباعی دولت پہ مت غرور کر اے مرد بیخبر + اور عمر کی درازی پہ ہرگز نہ ناز کر +
یہ چند روز کا ہے ترا ناز اور غرور + باقی رہے گا تو نہ ترا مال اور زر + اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ دنیا دو طرح کی ہے ایک تو مباح ہے کہ جو واسطے
گزارہ اپنے کے چاہیے اور دوسری ملعون ہے کہ جو قدر ضرورت سے زیادہ ہو اور خدا کو بھلا دے وَلَا یَغُرَّنَّکُمْ اور نہ مغرور کرے تمکو بِاللّٰہِ الْغَرُوْرُ
ساتھ بخشش خدا کے شیطان فریب دینے والا کہ تم خدا کی بخشش پر تکیہ کر کے گناہ کرنے میں دلیر ہو جاؤ اور شیطان تمکو امیدوار توبہ کر کے گناہ کرانے لگے
اسطرح سے کہ کسی امر ممنوع کو کر لو اور کہو کہ آیندہ کو توبہ کر لیں گے خدا غفور و رحیم ہے ہمکو بخشدیگا اور شیطان بالفعل تمکو توبہ نکرنے دیوے اور توبہ کو تمہاری
تاخیر میں ڈالدے اور یہ خیال تم کرو کہ ابھی تو ہم زندہ ہیں آیندہ کو توبہ کر لیں گے ایسا تمکو نہیں چاہیے نہ تو تم گناہ کرو اس خیال سے کہ خدا ہمکو بخشدے گا اور
آیندہ کو ہم توبہ کر لیں گے اور نہ تم توبہ کرنے میں دیر کرو بلکہ اسیوقت تمکو توبہ چاہیے اسواسطے کہ موت کا تو حال معلوم نہیں ہے کہ کسوقت آجاے اور اگر بے توبہ
کئے مر گئے تو پھر بہت مشکل ہے کہ گنہگاروں کے واسطے بعد مرنے کے طرح طرح کے عذاب موجود ہیں اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ آدمی کیواسطے
تین روز ہیں ایک روز تو وہ کہ جو گزر گیا ہے کل ۔ وہ تو ہاتھ سے نکل گیا اسکے پھر آنے کی امید نہیں ہے اور دوسرا وہ روز ہے کہ جو کل کو آئیگا اسکے ہاتھ لگنے کا یقین
نہیں ہے اسواسطے کہ موت ہر دم موجود ہے۔ ہو سکتا ہے کہ کل زندہ نرہیں اور تیسرا روز یہ آج کا روز ہے کہ جس روز میں تو ہے آج کے دن کرلے جو کچھ تجھ سے ہو سکے
اور کل کی کیا خبر ہے زندہ رہے یا نہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ جو چیز کہ بندہ کو دلیر کر دے گناہ پر یہانتک کہ میل کرے وہ طرف گناہ کرنے کے اور خدا کے حکموں کو
ترک کرے وہ چیز غرور ہے خواہ شیطان ہو خواہ غیر اسکے شیطان کا کہتے ہیں کہ حارث یا وارث بن عمرو محاربی کہ صحرا نشینوں میں سے تھا رسول خدا صلعم کے
پاس آیا اور کہا کہ اے محمد صلعم قیامت کب ہوگی اور تخم ریزی جو ہمنے زمین میں کی ہے اسپر مینہ کب برسے گا اور زوجہ میری حاملہ ہے لڑکا جنے گی یا لڑکی اور
کل کو میں کیا کام کرونگا اور میری پیدا ہونے کی جگہ کو تو جانتا ہے لیکن بتلا کہ میں دفن کس جگہ ہونگا اللہ تعالی بیان کرتا ہے کہ پانچوں امر خدا کے خزانہ علم
میں ہیں اور سوائے اسکے اور کوئی نہیں جانتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰہَ عِنْدَہٗ عِلْمُ السَّاعَۃِ تحقیق خدا نزدیک اسکے ہے علم
ساعت یعنی قیامت کا وَیُنَزِّلُ الْغَیْثَ اور نازل کرتا ہے مینہ کو اور جو وقت کہ اسکے واسطے برسنے کا مقرر کیا ہے اسوقت میں برساتا ہے
اور جو جگہ مقرر کی ہے اس جگہ برساتا ہے وَیَعْلَمُ مَا فِی الْاَرْحَامِ ط اور جانتا ہے جو کچھ کہ بیچ رحموں کے یعنی جو کچھ کہ عورتوں کے پیٹوں میں ہے
مرد یا عورت پورا یا ناقص وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ اور نہیں جانتا ہے کوئی نفس نیک کا نہ بد کا کہ مَاذَا تَکْسِبُ غَدًا کیا کمائی
کریگا کل کو نیکی کی یا بدی کی اور اکثر ایسا ہوتا ہے کہ آدمی ایک کام کا ارادہ کرتا ہے کہ کل کو میں یہ کرونگا اور دوسرے روز برخلاف اسکے کرتا ہے اور اسی
کی طرف اشارہ ہے جناب امیر علیہ السلام کے قول میں کہ عرفت ربی بفسخ العزائم وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌ اور نہیں جانتا ہے کوئی نفس کہ وہ
بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ ساتھ کس زمین کے مریگا یعنی کس جگہ اور کسوقت مریگا اِنَّ اللّٰہَ عَلِیْمٌ تحقیق خدا جاننے والا ہے سب چیزوں کا
اور علم غیب ہر چیز کا بھی اسی کو ہے خَبِیْرٌ خبردار ہے سب چیزوں کے باطن کا جیسے کہ انکے ظاہر کو جانتا ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ یہ علم غیب کا ہے کہ اسکو سوائے خدا کے اور کوئی نہیں جانتا ہے اور فرمایا ہے جناب امیر علیہ السلام نے کہ ہم جو بعضی غائب چیزوں کو بتلا دیتے ہیں تو دوسرے
شخص کی تعلیم سے ہے یعنی رسولخدا کی اور وہ حضرت بہ تعلیم خدا بتلاتے تھے یہ علم غیب نہیں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ پانچ امر
یہ ہیں کہ نہیں مطلع ہے اسپر کوئی ملک مقرب اور نہ نبی مرسل اور یہ خدا تعالی کی صفات میں سے ہے اور منقول ہے کہ ایک شخص نے رسولخدا صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم سے پوچھا کہ کوئی ایسا علم ہے کہ تمکو نہیں دیا ہے فرمایا کہ مجھکو بہت علم دیا ہے اور بہت علم ایسا ہے کہ مجھکو اجازت نہیں ہے اسکے ظاہر کرنے کی اور
بہت ایسا علم ہے کہ مجھکو اس سے واقف نہیں کیا ہے وعندہ مفاتح الغیب لا آیہ اور ائمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ ان پانچ اشیاء کو

مفصل سوائے خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے اور مفصل اسواسطے فرمایا ہے کہ مجملاً بعض چیزوں کی خبر بتعلیم معلم دیا کرتے تھے اور ابن عباسؓ سے روایت ہے کہ جو کوئی ان پانچ چیزوں میں سے دعویٰ کسی چیز کے علم کا کرے بجز اس کے دروغ گو ہے **سورۃ السجدۃ** یہ سورہ مکی ہے لیکن تین آیتیں اسکی مدینہ میں نازل ہوئی ہیں افمن کان مومنا کمن کان الآیہ اور اس سورہ میں تیس آیتیں ہیں اور بعضے انتیس کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر شب جمعہ کو سورہ سجدہ پڑھے تو خدا تعالیٰ اسکے نامہ اعمال کو دست راست میں دیگا اور اسکا حساب کرے گا اور وہ شخص محمد صلعم اور انکی اہلبیت کے رفقا میں سے ہوگا اور دوسری روایت میں ہے کہ جو کوئی مشتاق ہو طرف بہشت کے اور اسکے اوصاف کے پس چاہیے کہ سورہ واقعہ پڑھے اور جو کوئی دوست رکھتا ہو اسکو کہ دوزخ کی صفات کی طرف نظر کرے تو وہ سورہ الم سجدہ پڑھے اور سورہ عزائم کہ جسمیں واجب سجدے ہیں وہ چار ہیں الم سجدہ حم سجدہ سورہ والنجم سورہ اقرا اور پہلی سورۃ کہ جسمیں واجب سجدہ ہے وہ یہ سورۃ ہے **بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ الٓمّٓ** یہ حروف مقطعہ میں سے ہیں اور تحقیق اسکی پہلی سورتوں میں گزر گئی ہے اور بعض کہتے ہیں کہ الم نام اس سورہ کا یا قرآن کا ہے **تَنۡزِيۡلُ الۡكِتٰبِ** یہ خبر ہے ہذہ مقدر کی یعنی یہ آیتیں نازل کرنا کتاب کا ہے پروردگار کی طرف سے کہ **لَا رَيۡبَ فِيۡهِ** نہیں شک بیچ ہونے اسکے کے **مِنۡ رَّبِّ الۡعٰلَمِيۡنَ** پروردگار عالموں کے طرف سے **اَمۡ يَقُوۡلُوۡنَ افۡتَرٰٮهُ** کیا کہتے ہیں وہ مکہ والے کہ بنا لیا ہے اسکو محمد صلعم نے اپنی طرف سے اور خدا نے اسکو نہیں نازل کیا ہے یہ بات نہیں ہے جو وہ کہتے ہیں **بَلۡ هُوَ الۡحَـقُّ** بلکہ وہ حق ہے اور راست اور درست ہے **مِنۡ رَّبِّكَ** پروردگار تیرے کی طرف سے **لِتُنۡذِرَ** تاکہ ڈراوے تو عذاب الہی سے **قَوۡمًا مَّاۤ اَتٰٮهُمۡ** اس قوم کو کہ نہیں آیا ہے انکے پاس **مِّنۡ نَّذِيۡرٍ** کوئی ڈرانیوالا **مِّنۡ قَبۡلِكَ** پہلے تجھ سے مراد اس سے زمانہ فطرت کا ہے درمیان حضرت عیسیٰ اور خاتم النبیین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسواسطے کہ اس زمانہ میں کوئی پیغمبر نہیں آیا ہے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اب ہمنے تجھکو بھیجا ہے تاکہ تو انکو ڈراوے **لَعَلَّهُمۡ يَهۡتَدُوۡنَ** تاکہ وہ ہدایت پاویں تیرے ڈرانے سے اگر اپنے عناد کو دخل نہ دیویں اور دلیلوں اور معجزوں میں نظر کریں اور اب اپنی صفات کو بیان کرتا ہے **اَللّٰهُ الَّذِىۡ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضَ** خدا وہ ہے کہ پیدا کیا ہے اس نے آسمانوں کو اور زمین کو **وَمَا بَيۡنَهُمَا** اور اس چیز کو کہ درمیان ان دونو کے ہے حیوان اور درخت اور دریا اور پہاڑ اور سوائے انکے **فِىۡ سِتَّةِ اَيَّامٍ** بیچ مقدار چھ روز کے **ثُمَّ اسۡتَوٰى عَلَى الۡعَرۡشِ** پھر غالب ہوا اوپر عرش کے اور تحقیق اسکی سورہ اعراف میں گزر گئی ہے پس اے بندو اسپر ایمان لاؤ اور اسکی راہ سے برگشتہ نہو کہ دنیا اور آخرت میں **مَا لَـكُمۡ** نہیں ہے واسطے تمہارے **مِّنۡ دُوۡنِهٖ** سوائے اس خدا کے **مِنۡ وَّلِىٍّ** کوئی دوست کہ تمہاری مدد کرے **وَّلَا شَفِيۡعٍ** اور نہ سفارش کرنے والا کہ تمکو نجات دلوائے اگر اسپر ایمان نہ لاؤ گے اور اسکی اطاعت نہ قبول کرو گے **اَفَلَا تَتَذَكَّرُوۡنَ** ۰ کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم خدا کی نصیحت کرنے سے کہ وہ **يُدَبِّرُ الۡاَمۡرَ** تدبیر کرتا ہے کار دنیا کے تئیں اسکے اسباب آسمان سے بھیجکر مثل ملائکہ وغیرہ کے کہ وہ امر نازل ہوتا ہے **مِنَ السَّمَآءِ اِلَى الۡاَرۡضِ** آسمان سے طرف زمین کے **ثُمَّ يَعۡرُجُ اِلَيۡهِ** پھر چڑھتا ہے طرف اسکے وہ امر یعنی ثابت ہوتا ہے اسکے علم میں بعد موجود ہونے کے اور ملائکہ اسکو لیکر چڑھتے ہیں جس جگہ کہ چڑھنے کا حکم کیا ہے غرض یہ ہے کہ ملائکہ اس تدبیر اور وحی کو لیکر نازل ہوتے ہیں اور پھر آسمان پر چڑھتے ہیں **فِىۡ يَوۡمٍ كَانَ مِقۡدَارُهٗۤ** بیچ اس دن کے کہ مقدار اس دن کی دنیا کے دنوں کے حساب سے **اَلۡفَ سَنَةٍ** ہزار برس ہیں **مِّمَّا تَعُدُّوۡنَ** ۰ اس چیز سے کہ شمار کرتے ہو یعنی وہ فرشتے ایک روز میں اترتے اور چڑھتے ہیں اور وہ ایک روز ہزار سال کا ہے تمہارے دنوں کے شمار سے اسواسطے زمین سے آسمان پانسو برس کی راہ ہے پانسو برس میں تو نازل ہوتے ہیں اور پانسو برس میں چڑھتے ہیں تمہارے حساب سے اور ملائکہ ایک ہی روز میں آتے جاتے ہیں لیکن وہ ایک روز ہزار سال کا ہے اور یا یہ کہ خدا تعالیٰ تدبیر امر کی کرتا ہے اس مدت میں کہ مقدار اسکی ہزار سال ہیں تمہارے حساب سے کہ بعد ہزار سال کے دوسرا امر موجود ہوگا اور ابن عباس نے اس آیت کی تفسیر میں بیان کیا ہے کہ حق تعالیٰ تدبیر اور اندازہ سب امور کا کرتا ہے موافق ارادہ اپنے کے درمیان آسمان اور زمین کے پس جو فرشتہ کہ موکل ہے اسپر اسکو آسمان سے

زمین پر نازل کرتا ہی پس وہ فرشتہ بعد ادا کرنے اور درست کرنے اُس امر کے پھر آسمان پر چڑھتا ہے جس جگہ کہ اُسکو حکم ہوتا ہی لیکن ایک روز میں اُترتا
چڑھتا ہے کہ مقدار جسکی ہزار سال کی ہی یعنی وہ فرشتہ اسقدر مدت ایک روز میں جاتا اور آتا ہے اور اگر آدمی چاہے تو بجز ہزار سال کے اُسکو آنا جانا میسر
نہو اسواسطے کہ زمین سے آسمان تک پانسو برس کی راہ ہی پس مقدار اُترنے اور چڑھنے اُس فرشتہ کی ہزار سال ہیں اور بعضے مفسرین اسکی تفسیر میں
لکھتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ حقتعالیٰ تدبیر امر کی کرتا ہے اور حکم ہزار سال کا دیتا ہے ہر شے کیواسطے پس ملائکہ اُس تدبیر کو لیکر نازل ہوتے ہیں اُسکے
پہنچانے کیواسطے اور اُسکو پہنچاکر پھر چڑھتے ہیں واسطے تحریر اُس تدبیر کے اپنی کتابوں میں یہانتک کہ وہ ہزار سال گزر جائیں اور بعد اُسکے پھر حکم
ہزار سال کا دیتا ہے اور وہ ہزار سال تمام ہوجائیں تو پھر ہزار سال کا حکم دیتا ہے اور اسی طرح سے حکم دیتا رہیگا یہانتک کہ عالم گزر جائے پس ہزار سال
واسطے اُترنے اور چڑھنے کے ہیں دنیا میں اور پچاس ہزار برس کہ دوسری آیت میں مذکور ہیں وہ واسطے مدت قیاس کے ہیں اور قمی نے لکھا ہی کہ
جن اُمور کی تدبیر کرتا ہی اور امر اور نہی جسکا کہ حکم کیا ہی اور افعال بندوں کے یہ سب ظاہر ہونگے قیامت کے دن پس مقدار اُس روز کی دنیا کے
دنوں کے حساب سے ہزار برس کی ہوگی اور کہتے ہیں کہ دوسری آیت میں جو پچاس ہزار برس مذکور ہیں وہ کفار کے واسطے ہیں کہ اُس دن کو کفار پر پچاس ہزار
برس کا کردیگا اسواسطے کہ مقامات قیامت کے مختلف ہیں ذٰلِكَ وہ خدا کہ تدبیر امر کی کرتا ہی عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ جاننے والا
پوشیدہ اور ظاہر کا ہے کہ اُمور دنیا اور آخرت کو سب جانتا ہے اور یا یہ کہ عالم ہے اُس چیز کا کہ جو گزر گئی ہے اور اُس چیز کا کہ جو آئندہ کو ہوگی پس تدبیر
سب اُمور کی کرتا ہے اپنے علم سے جانکر موافق مصلحت اور حکمت کے الْعَزِيزُ غالب ہے ہر امر پر اور اُسکی تدبیر پر الرَّحِيمُ مہربان ہے
اپنے بندوں پر تدبیر کرنے میں الَّذِي أَحْسَنَ وہ شخص کہ نیک کیا اُس نے كُلَّ شَيْءٍ خَلَقَهُ ہر چیز کو کہ پیدا کیا ہے اُسکو اور اہل کوفہ
اور نافع اور سہل نے خلقہ کو بفتح لام پڑھا ہے اور باقیوں نے بسکون لام یعنی پیدا کیا ہر شے کو نیک اور خوب اور آراستہ کیا اُسکو نیک وجہ سے موافق
حکمت کے اور مصلحت کے پس ہر چیز اُسکی پیدا کی ہوئی خوب ہے اگرچہ خوبی میں اُنکی تفاوت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ احسن بمعنی علم ہے یعنی وہ عالم
ہے کہ کیونکر پیدا کرنا چاہیے کہ وہ خوب ہو وَبَدَأَ اور شروع کیا خَلْقَ الْإِنْسَانِ مِنْ طِينٍ پیدا کرنے آدمی کو مٹی سے یعنی آدم
کو پیدا کیا مٹی سے ثُمَّ جَعَلَ نَسْلَهُ پھر پیدا کیا نسل اُسکی کو یعنی اولاد اُسکی کو مِنْ سُلَالَةٍ خلاصہ سے مِنْ مَاءٍ مَهِينٍ پانی
خوار اور سست سے یعنی نطفہ سے کہ نہایت ذلیل ہے کہ پشت پدر سے باہر آتا ہے ثُمَّ سَوَّاهُ پھر درست کیا اُسکو کہ اُسکے اعضا کی تصویر کا
اُس سے قوام بنایا جیسے کہ سزاوار تھا وَنَفَخَ فِيهِ مِنْ رُوحِهِ اور پھونکا بیچ اُسکی روح اپنی سے اور خدا تعالےٰ نے اپنی روح فرمایا ہی یہ واسطے
بزرگی آدم کے ہے کہ اپنی روح خاص سے کہ جو پیدا کی تھی آدم کو پیدا کیا وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ اور پیدا کیا واسطے تمہارے کان کو تاکہ سنو تم
وَالْأَبْصَارَ اور آنکھوں کو تاکہ دیکھو تم وَالْأَفْئِدَةَ اور دلوں کو تاکہ دریافت کرو تم قَلِيلًا مَا تَشْكُرُونَ کم ہے جو کچھ کہ شکر
کرتے ہو تم ایسی نعمتوں کے مقابلہ میں اور قلیلا صفت ہی مصدر محذوف کی یعنی شکرا قلیلا اور ما اسمیں زائد ہے اور مصدر یہ بھی ہوسکتا ہے یعنی جیسے
کہ چاہیے اور سزاوار ہے وہ شکر تم نہیں کرتے ہو وَقَالُوا اور کہا اُن منکرین نعمت نے از روئے انکار کے أَإِذَا ضَلَلْنَا فِي الْأَرْضِ
کہ کیا جبوقت گم ہوجائیں ہم بیچ زمین کے کہ مر کر ہماری خاک ہوجائے اور خاک ہوکر ہم زمین میں ملجائیں تو أَإِنَّا کیا تحقیق ہم اُسوقت کہ جبوقت
خاک کیطرح ملجائیں تو لَفِي خَلْقٍ جَدِيدٍ البتہ بیچ پیدایش نئی کے ہونگے دوبارہ زندہ ہوکر بھلا یہ کیونکر ہوسکتا ہی کہ نئے سرے سے ہم پھر پیدا
ہوں جبوقت کہ بالکل خاک ہوگئے ہوں خدا فرماتا ہے کہ بَلْ هُمْ بلکہ وہ بِلِقَاءِ رَبِّهِمْ ساتھ پہنچنے جزا پروردگار اپنے کے آخرت میں
كَافِرُونَ کفر کرنے والے ہیں کہ قائل قیامت کے اور حساب کے اور ثواب اور عذاب کے نہیں ہیں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ يَتَوَفَّاكُمْ
روح قبض کریگا تمہاری اور جان نکالیگا بموجب حکم خدا مَلَكُ الْمَوْتِ الَّذِي وُكِّلَ بِكُمْ ملک الموت جو کہ موکل کیا گیا ہے
ساتھ تمہارے واسطے نکالنے جانوں تمہاری کے اور نام اُسکا عزرائیل ہے ثُمَّ إِلَىٰ رَبِّكُمْ تُرْجَعُونَ پھر طرف پروردگار اپنے کے

ع ۱۱ ۱۴

پھیرے جاؤگے تم واسطے حساب و جزائے اعمال کے حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ شب معراج جسوقت مجھکو آسمان پر لیگئے تو ایک فرشتہ کو میں نے دیکھا کہ ایک تختی نور کی اُسکے ہاتھ میں ہے اور راست اور چپ کی جانب نظر نہیں کرتا ہے اور اُس تختی کی جانب متوجہ ہوکر دیکھتا ہے مثل غمگین کے میں نے جبرئیل سے پوچھا کہ یہ کون ہے کہا ملک الموت ہے اور روحوں کے قبض کرنے میں مشغول ہے میں نے کہا کہ مجھکو اُسکے پاس لیچل تاکہ میں اُس سے کچھ باتیں کروں مجھکو اُسکے پاس لیگیا میں نے اُس سے کہا کہ اے ملک الموت کیا سب کی روحیں تو ہی قبض کرتا ہے کہا کہ ہاں پھر میں نے پوچھا کہ کیا سب کے پاس تو ہی خود جاتا ہے کہا کہ ہاں اور کہا کہ دُنیا میرے نزدیک ایک درہم کے برابر ہے کہ آدمی کی ہتیلی میں ہووے اور جس طرح چاہے اسکو الٹے پلٹے خدا تعالے نے دُنیا کو میرے واسطے تسخیر کردیا ہے اور اُسپر قادر کردیا ہے اور ہر روز ہر گھر میں دُنیا کے پانچ مرتبہ میں جاتا ہوں اور جسوقت اُس گھر والے اپنے مُردہ پر روتے ہیں تو میں کہتا ہوں کہ اسپر گریہ مت کرو کہ میں اس گھر میں کئی مرتبہ آؤنگا یہانتک کہ تم میں سے کوئی زندہ اور باقی نرہے اور بعضی روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ ملک الموت کے کارندے بہت ہیں جسکو وہ حکم کرتا ہے روح قبض کرنیکا وہ فرشتہ جاتا ہے اور ملک الموت خود بزرگوں کی روح قبض کرنیکو جاتا ہے اور ایک روایت میں تفصیل اس طرح لکھا ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ جسوقت شب معراج مجھکو آسمان پر لیگئے تو سب فرشتے مجھکو دیکھکر ہنسے اور خوش ہوئے مگر ایک فرشتہ کہ وہ نہایت ہیبت ناک تھا وہ نہ ہنسا اور ایک تختی اُسکے ہاتھ میں تھی اُسمیں نگاہ کرتا تھا میں نے اُسکو سلام کیا اُس نے مجھکو جواب دیا اور مجھکو دیکھکر اُس نے تبسّم نہ کیا میں نے پوچھا کہ اے جبرئیل یہ کون فرشتہ ہے کہا کہ یہ ملک الموت ہے جب سے کہ خدا نے اسکو پیدا کیا ہے ہرگز اسکا مُنہ خنداں نہیں ہوا میں اُسکے پاس گیا اور کہا کہ اے ملک الموت ایک ساعت میں تمام جہان میں تو کس طرح جاتا ہے کہا کہ یہ جہان میری آنکھوں کے سامنے مثل ایک خوان کے ہے کہ کسی کے آگے رکھا ہو کہ ہاتھ اُسکا جس جگہ وہ چاہے پہنچتا ہے میں نے پوچھا کہ یہ تختی کیسی ہے اور اس میں کیا ہے کہا کہ اس تختی میں نام اُن لوگوں کے لکھے ہیں کہ جو اس سال میں مریں گے اور میں اسمیں دیکھتا ہوں اسواسطے کہ جسکی اجل کا وقت پہنچا ہو اُسکی جان کو قبض کروں اور ایک روایت میں ابن عباس سے ہے کہ ایک قدم ملک الموت کا مشرق سے مغرب کو پہنچتا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ تمام امراض اور درد موت کے قاصد ہیں اور جسوقت اجل بندہ کی آتی ہے تو ملک الموت حاضر ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ بہت خبر کے بعد خبر آئی اور قاصد کے بعد قاصد آئے اور میں وہ خبر ہوں کہ بعد میرے کوئی خبر نہوگی اور میں وہ قاصد ہوں کہ بعد میرے کوئی قاصد نہوگا حکم پروردگار کا قبول کر خواہ رغبت سے خواہ ناخوشی سے اور جسوقت اُسکی روح کو قبض کرتا ہے اور اُسکے خویش واقارب فریاد و فغاں کریں تو کہتا ہے کہ کس پر فریاد کرتے ہو قسم ہے خدا کی کہ میں نے اُسپر ظلم نہیں کیا ہے اور اجل سے پہلے اُسکی جان نہیں قبض کی ہے بلکہ اُسکے خدا نے اُسکو بلایا ہے اور اُس نے قبول کیا ہے پس چاہیے کہ تم اپنی جانوں پر گریہ اور فغاں کرو نہ اسپر کہ مجھکو تمہارے پاس کئی پھیرے کرنے ہیں یہانتک کہ کسی کو میں زندہ اور باقی نہ چھوڑوں اور بعد اسکے خدا تعالیٰ مشرکوں کے حال سے خبر دیتا ہے کہ وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھے تو اے دیکھنے والے کہ اِذِ الْمُجْرِمُوْنَ جسوقت گنہگار کفر کرنے والے نَاكِسُوْا رُءُوْسِهِمْ آگے ڈالنے والے ہونگے سروں اپنوں کو بروز قیامت نہایت ندامت اور شرمندگی سے عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اپنے سے جس جگہ کہ حساب سب کا ہوتا ہوگا اور جزا لو کی محذوف ہے یعنی اور اگر دیکھے تو جسوقت کہ گنہگار نیچے ڈالنے والے سروں اپنوں کو ہونگے نزدیک پروردگار اپنے کے تو اُس حالت کو دیکھکر نہایت عبرت پکڑے تو اور اُسوقت کہیں گے وہ گنہگار کہ رَبَّنَآ اے پروردگار ہمارے اَبْصَرْنَا دیکھا ہمنے جو کچھ کہ تونے وعدہ کیا تھا وَسَمِعْنَا اور سُنا ہمنے تجھ سے تصدیق کو تیری پیغمبروں کی یا ہول قیامت اور آواز صور کو سنا ہمنے فَارْجِعْنَا نَعْمَلْ صَالِحًا پس پھیر دے تو ہمکو دُنیا میں کہ کام کریں ہم نیک اور اعمال خیر بجا لائیں اِنَّا مُوْقِنُوْنَ تحقیق کہ ہم یقین کرنے والے ہیں قیامت کا اور اعمال کی جزا ملنے کا کہ ہمنے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہے اور اب ہمکو اسمیں کچھ شک باقی نہیں رہا اور جسوقت مشرکین یہ بات کہیں تو خدا تعالیٰ فرمائے کہ وَلَوْ شِئْنَا اور اگر چاہتے ہم لَاٰتَيْنَا البتہ دیتے ہم دُنیا میں كُلَّ نَفْسٍ هُدٰىهَا ہر نفس کو رہنمائی اُسکی یعنی اگر ہم چاہتے تو اُنکو جبر کرکے ایمان اور عمل نیک پر لاتے اور اُنکو ایسی چیز دیتے کہ جسکے سبب سے

سب ایمان کو اختیار کرتے لیکن یہ امر مخالف تکلیف کے ہے اور تکلیف یہ ہے کہ آدمی اپنے اختیار سے ایمان لاوے تاکہ مستحق ثواب و مدح کا ہو اس سبب سے ایمان
لانے میں ہمنے انکو مجبور نہیں کیا بلکہ ایمان اور کفر کو انپر ظاہر کر دیا اور راہ حق اور باطل دونو بیان کر دئے اور ایمان اور کفر انکے اختیار میں کر دیا جسکو چاہیں
اختیار کریں لیکن اُنہوں نے اپنے ارادہ سے کفر کو اختیار کیا اور ہدایت کو ترک کیا اور اُسکے سبب سے مستحق عذاب کے ہوئے چنانچہ فرماتا ہے وَلٰکِنْ
حَقَّ الْقَوْلُ مِنِّیْ اور لیکن ثابت ہوئی ہے یہ بات مجھ سے کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ البتہ پر کرونگا میں دوزخ کو مِنَ الْجِنَّةِ
وَالنَّاسِ جنوں اور آدمیوں کفر کرنے والوں سے اَجْمَعِیْنَ سب سے اور کہا جائیگا بروز قیامت کہ تم جو ایمان نہ لائے اے کافرو
باوجود دیکھنے معجزوں اور دلیلوں ایمان کے تو فَذُوْقُوْا پس چکھو تم عذاب دوزخ کا بِمَا نَسِیْتُمْ بسبب اسکے کہ فراموش کیا تمنے یعنی
ترک کیا تمنے مثل فراموش کرنے والوں کے سزا وار راست جانا تمنے لِقَاءَ یَوْمِکُمْ هٰذَا پہنچنے اُس دن اپنے کو بسبب ترک کرنے ایمان کے اختیار
اپنے سے اِنَّا نَسِیْنٰکُمْ تحقیق ہم بھول گئے تمکو ثواب سے یعنی ترک کیا ہمنے تمکو عذاب الٰہی میں کہ پھر ہرگز ہم تمکو یاد نکریں کہ ہمنے تمسے معاملہ بھول
جانے والوں کا سا کیا ہے کہ جیسے کوئی کسی کو بھول جاتا ہے اور پھر یاد نکرے ایسے ہی ہم تمہاری کبھی خبر نہ لیں گے اور تمکو دوزخ میں پڑا رہنے دیں گے
وَذُوْقُوْا اور چکھو تم اے کافرو عَذَابَ الْخُلْدِ عذاب ہمیشہ کو بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم عمل
کرتے کہ کفر اور گناہ کرتے تھے منقول ہے کہ بروز قیامت بندوں کو مقام حساب میں رکھیں اور بعد حساب کرنے کے اہل دوزخ کو دوزخ میں روانہ کریں
تو فرشتے اُٹھیں اور انکی شفاعت کریں حقتعالی بعضے آدمیوں کو دوزخ کی راہ سے پھیرے اور باز رکھے اور بعضے پیغمبروں کی سفارش سے خلاصی
پائیں اور بعضے شہدا اور مومنین صالحین کی شفاعت سے رہائی پائیں اور بعد اسکے رحمت الٰہی صورت خوب میں نکل آئے اور کہے کہ اے خدا
مجھکو بھی شفاعت کرنی پہنچ سکتی ہے حق تعالی فرمائے کہ شفاعت کر تو ہر مومن اور مومنہ کے حق میں کہ مجھکو وہ یاد کرتے تھے اور ریا مجھ سے
ڈرتے تھے پس دوزخ میں نرہے مگر وہ شخص کہ خدا پروا نہ کرے اُسکے حال سے بسبب کفر اور بسبب شرک کے اور اُسوقت فرمائے کہ دروازے
دوزخ کے بند کر دو پس کوئی آرام اور راحت انکو نہ پہنچے اور غم اور رنج وہاں سے باہر نہ نکلنے پائے اور فرشتے انکو کہیں گے کہ فذوقوا بما نسیتم تا آخر
اور بعد ذکر کفار کے اب مومنین کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِنَّمَا یُؤْمِنُ سوائے اسکے نہیں کہ ایمان لاتے ہیں وہ بِاٰیٰتِنَا ساتھ
نشانیوں ہماری کے الَّذِیْنَ اِذَا ذُكِّرُوْا وہ لوگ کہ جسکو نصیحت کیے جائیں وہ بِهَا ساتھ اُن آیتوں کے تو خَرُّوْا گر پڑتے ہیں
وہ سُجَّدًا جسوقت کہ سجدہ کرنے والے ہیں خوف خدا سے یعنی سجدے میں گر پڑتے ہیں وَّسَبَّحُوْا اور تسبیح کرتے ہیں اور پاکی سے یاد کرتے ہیں
پروردگار اپنے کو اور ایسی تسبیح کرتے ہیں کہ وہ نزدیک لیگئی ہے بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ساتھ تعریف پروردگار انکے کے کہ جو صفات کہ خدا کے لائق ہیں اُن
صفات سے اُسکی تعریف کرتے ہیں اور جو صفات کہ اُسکی لائق نہیں ہیں اُنسے اُسکو پاک کرتے ہیں اور بامید رضامندی خدا اور ثواب اُسکے کے عبادت
کرتے ہیں وَهُمْ لَا یَسْتَكْبِرُوْنَ اور وہ تکبر اور سرکشی نہیں کرتے ہیں ایمان سے اور طاعت سے اور اپنے دل کی رغبت سے خدا کی عبادت
میں مشغول ہوتے ہیں یہ سجدہ اس آیت میں واجب ہے جسوقت کہ کوئی اس آیت کو پڑھے واجب ہے کہ بعد اس آیت کے سجدہ کرے اور سننے والے
پر بھی سجدہ کرنا واجب ہے اور سجدہ حال واقع ہوا ہے تَتَجَافٰی جُنُوْبُهُمْ دور ہوتے ہیں پہلو اُن کے عَنِ الْمَضَاجِعِ خوابگاہوں سے
اُٹھکر ذکر خدا میں مشغول ہوتے ہیں اور نماز تہجد پڑھتے ہیں اور یَدْعُوْنَ رَبَّهُمْ پکارتے ہیں پروردگار اپنے کو خَوْفًا واسطے خوف کے
غضب خدا سے وَّطَمَعًا اور واسطے طمع اور امید رحمت خدا کے اور خوفا اور طمعا دونوں مفعول لہ واقع ہوئے ہیں وَّمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
یُنْفِقُوْنَ اور اُس چیز میں سے کہ روزی دی ہمنے انکو خرچ کرتے ہیں کار خیر میں اور راہ خدا میں کہ شب کو تو وہ ہماری درگاہ میں عاجزی
اور گدائی کرتے ہیں اور دن کو ہماری راہ میں عاجزوں اور گداؤں کی خبر لیتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت امیرالمومنین
علیہ السلام کے اور انکے تابعداروں اور شیعوں کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ اول شب کو تو وہ سوتے ہیں اور جبکہ دو تہائی رات یا زیادہ یا کم اُس سے

گزرتی رہے تو گھبرا کر اپنے خدا کے خوف سے اور اُسکی عبادت کی رغبت سے اور جو کچھ کہ خدا کے پاس ہے اُسکی طمع میں اپنے بستر سے اُٹھتے ہیں پس ذکر کیا خدا نے انکا اپنی کتاب میں اور خبر دی تمکو اُس چیز کی کہ عطا کیا ہے انکو کہ ساکن کیا ہے انکو اپنے ہمسایہ میں اور داخل کیا انکو بہشت میں اور امن دی ہے اُن کو خوف اُنکے سے اور لیگیا ہے دہشت انکی کو اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ خبردار ہو کہ خبر دوں میں تمکو ابواب خیر کی کسی نے کہا کہ ہاں یا رسولخدا فرمایا کہ روزہ رکھنا سپر ہے آتش جہنم سے اور صدقہ دُور کرتا ہے خطا کو اور اُٹھنا مرد کا رات کو طلب کرتا ہے ذاتِ خدا کو یعنی اُسکی رضامندی کو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس آیت میں اُن لوگوں سے ہے کہ شب کو سوتے نہیں ہیں یہانتک کہ نماز عشا کو ادا کریں اور وصیت نامہ حضرت حسن عسکری علیہ السلام نے علی بن بابویہ قمی کو لکھا تھا اُسمیں مذکور ہے کہ تجھکو چاہیے کہ نماز شب کو پڑھتا رہ پس تحقیق کہ وصیت کی تھی رسولخدا نے امیر المومنین علیہ السلام کو کہ لازم ہے تجھکو پڑھنا نماز شب کا اور جو کوئی سبک جانے نماز شب کو وہ ہم میں سے نہیں ہے اور اویس قرنی سے منقول ہے کہ شب کو کہتے تھے وہ کہ ہذہ لیلۃ الرکوع یہ رات رکوع کی ہے اور ایک رکوع میں ساری رات کو بسر کرتے تھے اور دوسری شب کو کہتے تھے کہ ہذہ لیلۃ السجود اور تمام رات ایک سجدہ میں آخر کرتے تھے کسی نے کہا کہ اے اویس تمام شب ایک حالت میں گزارتا ہے فرمایا کہ کہاں ہے شب دراز کاش کہ ازل سے ابد تک ایک شب ہوتی تا کہ ایک سجدہ میں آخر کرتا میں اور اُسمیں نالہ بسیار اور گریہ بیشمار کرتا میں اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ بروز قیامت اولین اور آخرین کو جمع کریں اور ایک آواز کرنے والا آواز کرے اس طرح سے کہ سب سُنیں اور آواز کرے کہ اے اہل محشر جلدی جانو گے کہ آج کے دن کون اولیٰ ہے کرم اور احسان کے واسطے اور پھر آواز کرے کہ چاہیے کہ سب اُٹھیں وہ جماعت کہ جنہوں نے پہلو اپنے شب کو خوابگاہ سے دُور کیے ہیں واسطے عبادت خدا کے پس ایک جماعت اٹھی اور وہ تھوڑے آدمی ہوں گے اور پھر آواز کرے کہ چاہیے کہ اُٹھیں وہ لوگ کہ انکو منع نہیں کیا ہے انکی تجارت اور سودے نے ذکر خدا سے پس ایک جماعت اٹھی اور وہ بھی نہایت تھوڑے ہوں پھر آواز کرے کہ اُٹھے وہ جماعت کہ جو تعریف خدا کی کرتے تھے اور ظاہر اور پوشیدہ ایک جماعت اُٹھے کہ وہ بھی تھوڑی ہوگی پس سب کو خدا تعالےٰ بیحساب بہشت میں لیجاوے اور بعد اُسکے حساب خلقت کا شروع ہو اور فرماتا ہے خدا اُنہیں لوگوں کے حق میں کہ فَلَا تَعْلَمُ نَفْسٌ پس نہیں جانتا ہے کوئی نفس نہ فرشتہ مقرب اور نہ پیغمبر مرسل کہ مَّآ اُخْفِيَ لَهُمْ جو کچھ پوشیدہ رکھا گیا ہے واسطے اُن شب کے اُٹھنے والوں اور راہ خدا میں خرچ کرنے والوں کے مِّنْ قُرَّةِ اَعْيُنٍ روشنی چشم سے کہ جسکے دیکھنے سے آنکھیں روشن اور خنک ہوویں اور اخفی کو حمزہ اور یعقوب نے بسکون یا پڑھا ہے اور باقیوں نے بفتح یا اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ توریت میں لکھا ہے کہ کہ حق تعالے نے تیار کیا ہے واسطے اُن لوگوں کے کہ اپنا پہلو بستر سے اٹھاتے ہیں واسطے رضائے خدا کے اُس چیز کو کہ کسی آنکھ نے نہیں دیکھا ہے اُسکو اور کسی کان نے نہیں سُنا ہے اُسکو اور دل میں کسی آدمی کے نہیں گزرا ہے اور خدا فرماتا ہے کہ یہ ہمنے اُنکے واسطے تیار کیا ہے جَزَآءً واسطے بدلا دینے کے بِمَا كَانُوْا ساتھ اُس چیز کے کہ تھے وہ خلوص نیت سے يَعْمَلُوْنَ ۝ عمل کرتے حضرت صادق علیہ السلام سے ایک حدیث کے فقرات میں منقول ہے کہ نہیں ہے کوئی عمل نیک کہ بندہ کرتا ہے مگر کہ واسطے اُسکے ثواب ہے قرآن میں لکھا ہوا اور نماز شب کے خدا تعالے نے اُسکے ثواب کو بیان نہیں کیا ہے واسطے بزرگ ہونے اُسکی شان کے نزدیک اُسکے پس فرمایا کہ تتجافی جنوبہم سے یعملون تک اور بعد چند فقروں کے اس حدیث میں مذکور ہے کہ راوی نے کہا کہ قربان ہوں میں تمپر اے فرزند رسولخدا صلعم میں چاہتا ہوں کہ ایک امر کو تم سے پوچھوں مگر مجھکو شرم آتی ہے فرمایا کہ پوچھ تو میں نے پوچھا کہ کیا بہشت میں راگ بھی ہے فرمایا کہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ اللہ تعالیٰ ہواؤں کو حکم کرے گا وہ اُس درخت پر چلیں گی اُس درخت میں سے ایسی آواز نکلے گی کہ خلقت نے کبھی ایسی خوش آواز نہیں سُنی اور فرمایا کہ یہ عوض ہے واسطے اُس شخص کے کہ جس نے ترک کیا ہے دُنیا میں سُننا راگ کا خدا کے خوف سے پھر راوی نے کہا قربان ہوں میں تمپر کچھ اور زیادہ بیان فرمائیے فرمایا کہ خدا تعالے نے اپنے دستِ قدرت سے بہشت کو بنایا ہے اور نہیں دیکھا ہے اُسکو کسی آنکھ نے اور نہیں مطلع ہوا ہے اُسپر کوئی مخلوقات میں سے کھولتا ہے اُسکو خدا ہر صبح کو اور فرماتا ہے اُس بہشت کو کہ زیادہ کر تو اپنی خوشبو کو اور یہی مراد ہے قول حق تعالیٰ سے کہ فلا تعلم نفس ما اخفی لہم من قرۃ اعین اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ تیار کیا ہے میں نے واسطے

نیک بندوں کے اُس چیز کو کہ نہیں دیکھا ہی اُسکو کسی آنکھ نے اور نہ سُنا ہی اُسکو کسی کان نے اور نہ دل میں کسی کے گزرا ہی نہیں مطلع کیا ہے میں نے تمکو اوپر اُسکے اگر چاہو تم پڑھو کہ قرآن میں موجود ہی فلا تعلم نفس الآیہ اور شیعہ اور سُنی دونو کی کتابوں میں مذکور ہے کہ ولید بن عتبہ بن معیط کہ برادرِ مادری عثمان کا تھا امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام سے مقام فخر میں کہنے لگا کہ اے علیؑ تو لڑکا ہے اور میری جوانی کی قوت تجھ سے زیادہ ہے اور زبان آوری میری تجھ سے بہتر ہے اور سنان میری تیری سنان سے بہت تیز ہے اور لشکر میں زیادہ ثابت قدم میں ہوں تجھ سے امیر المومنینؑ نے اُسکے جواب میں فرمایا خاموش ہو اے بدکار فاسق تجھکو کہاں طاقت ہی کہ میرے مقابلہ میں فخر اپنا بیان کرے اور مجھ سے تو گفتگو کرے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ اَفَمَنْ كَانَ مُؤْمِنًا کیا پس جو شخص کہ ہے مومن ایمان لانے والا خدا اور پیغمبر پر یعنی علیؑ ابن ابیطالب كَمَنْ كَانَ فَاسِقًا مانند اُس شخص کے ہے کہ ہے وہ فاسق بدکار باہر ہونے والا حکم خدا سے یعنی ولید بن عتبہ لَا يَسْتَوُونَ ۝ نہیں برابر ہیں شرف اور رتبہ میں اور اِس ولید کے حال میں لکھا ہی کہ عثمان نے اپنی خلافت میں ولید کو کوفہ کا حاکم کیا تھا شب کو اُس نے شراب نوش کی صبح کو مسجد میں آیا اور امام ہوکر لوگوں کو نماز جماعت پڑھائی اور نماز صبح کی چار رکعت حالتِ مستی میں پڑھائی اور نماز میں لوگوں کے طرف مُنہ کر کے کہا کہ چار رکعت پر بھی اگر کہو تو زیادہ کردوں کہ اسوقت میں خوشی میں ہوں لوگوں نے جانا کہ یہ مست ہے اور حالت نشہ میں کہتا ہے اور عثمان کو اُنہوں نے ایک خط اُسکے حال کا لکھا عثمان نے آدمی بھیجکر اُسکو بلایا اور بعضے آدمی کوفہ کے بھی اُسکے ہمراہ آئے اور اُنہوں نے گواہی دی کہ اُس نے شراب نوش کی تھی اور حالتِ مستی میں دو رکعت کی چار رکعت پڑھی اور کہا کہ میں چار سے بھی زیادہ کردوں عثمان نے امیر المومنینؑ سے مشورہ کیا حضرت نے فرمایا کہ اسکو اسّی کوڑے مارنے چاہئیں اور یہی سبب تھا کہ ولید نے زمانہ خلافت امیر المومنین علیہ السلام میں بیعت نہ کی تھی غرض یہ ہے کہ حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ مومن اور فاسق برابر نہیں ہیں اسواسطے کہ مقام مومن کا بہشت بریں ہے اور جگہ فاسق کی دوزخ میں ہے چنانچہ اُسکی تفصیل میں فرماتا ہی کہ اَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا اور پیغمبر پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہیں اُنہوں نے نیک فَلَهُمْ جَنّٰتُ الْمَاْوٰى پس واسطے اُنکے ہیں بہشتیں رہنے کی کہ حقیقت میں جگہ رہنے کی مومن کیواسطے وہی ہے اسواسطے کہ دُنیا تو وہ مقام ہے کہ مجبور اور ناچار وہاں سے کوچ کرنا ہوگا بخلاف آخرت کے کہ ہمیشہ رہنے کی جگہ وہی ہے اور کہتے ہیں کہ جنت الماویٰ وہ بہشت ہے کہ جو عرش کے جانب راست ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ نام اُسکا ماوی اسواسطے ہے کہ ارواح شہدا اور صالحین کی اُسمیں جگہ پکڑیں گی اور حق تعالیٰ بروز قیامت مومن خالص عقیدہ کو وہ بہشت عطا کریگا اور وہ بہشت نُزُلًا ضیافت میں ملیگا اور نزلاً حال واقع ہوا ہے یعنی وہ بہشت کہ جسکا نام جنت الماوی ہے وہ پیش کش ہوگا اور ضیافت میں ملیگا مومنین خالص اعتقاد اور نیک اعمال کو بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ بسبب اُس چیز کے کہ تھے وہ عمل کرتے کہ جسکے سبب سے مستحق اِس بخشش کے ہوئے وَاَمَّا الَّذِيْنَ فَسَقُوْا اور لیکن جو لوگ کہ باہر ہوئے طریق حق سے فَمَاْوٰىهُمُ النَّارُ پس جگہ رہنے اُنکی کی آتش دوزخ ہے كُلَّمَآ اَرَادُوْٓا جبوقت ارادہ کریں وہ اَنْ يَّخْرُجُوْا مِنْهَآ یہ کہ نکلیں وہ اُس آتش دوزخ سے عذاب کے شدت کی جہت سے تو اُعِيْدُوْا فِيْهَا اُلٹے پھیر دئے جائیں گے وہ بیچ اُسکے اور ہمیشہ اُسمیں رہیں گے اور منقول ہی کہ جبوقت آگ جوش کر کے اُنکو اوپر کو پھینکے گی تو وہ دوزخ کے دروازہ کے نزدیک پہنچ جائیں گے اور ارادہ باہر آنیکا کریں تو فرشتے دوزخ کے اُنکو آگ کے گرزیں مار کر دوزخ کے تحت میں اُنکو پہنچاویں گے وَقِيْلَ لَهُمْ اور کہا جائیگا واسطے اُنکے یعنی ملائکہ از روئے اہانت اُنکو کہیں گے کہ ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ چکھو تم عذاب آگ کا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ وہ عذاب کہ تھے تم ساتھ اُسکے تکذیب کرتے اور کہتے تھے عذاب نہوگا اور ہمیشہ اُسکو جھٹلاتے تھے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ اور البتہ چکھائیں گے ہم اُن مکہ والوں کو مِّنَ الْعَذَابِ الْاَدْنٰى عذاب نزدیک میں سے کہ وہ دُنیا میں قتل ہونا اور اسیر ہونا یا رجعت میں عذاب چکھنا ہے یا عذاب قبر ہے دُوْنَ الْعَذَابِ الْاَكْبَرِ سوائے عذاب بڑے کے کہ وہ عذاب آخرت ہے لَعَلَّهُمْ يَرْجِعُوْنَ تاکہ وہ رجوع کریں اور پھریں کفر سے طرف طریق حق کے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہی کہ

مراد عذاب ادنیٰ سے خروج امام مہدی آل محمد ہے کہ کفار پر خروج کرے اور سب کو تباہ اور قتل کرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ عذاب ادنیٰ سے مراد عذاب قبر ہے اور قمیؒ نے لکھا ہے کہ وہ عذاب رجعت ہے شاید کہ وہ رجوع کریں دنیا میں واسطے چکھنے عذاب کے اور یرجعون کا لفظ اسپر دلالت کرتا ہے اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ وہ مصائب ہیں دنیا میں اور یا قتل ہونا ہے بروز جنگ بدر اور یا مبتلا ہونا گرسنگی میں ہے کہ سات برس وہ قحط میں مبتلا رہے یہانتک کہ مردار اور کتا انہوں نے کھایا اور عذاب اکبر عذاب قبر ہے وَمَنْ اَظْلَمُ اور کون ستمگار زیادہ ہے مِمَّنْ ذُکِّرَ بِاٰیٰتِ رَبِّہٖ اُس شخص سے کہ نصیحت دیا جاوے ساتھ نشانیوں قدرت پروردگار اپنے کے ساتھ آیتوں قرآن کے ثُمَّ اَعْرَضَ عَنْهَا پھر منہ پھیر لیوے اُنسے اور تامل اُنمیں نہ کرے اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ تحقیق کہ ہم گنہگاروں سے مُنْتَقِمُوْنَ ۞ بدلا لینے والے ہیں کہ اُنکو عذاب کریں گے اور جو شخص کہ زیادہ ظالم ہے اُسکا تو کچھ ذکر ہی نہیں ہے کہ وہ سخت عذاب میں گرفتار ہوگا اور جسوقت کہ کفار قریش نے باوجود دیکھنے معجزوں روشن کے پیغمبر حق کو جھٹلایا تو حضرت کو بہت رنج ہوا خدا تعالیٰ نے واسطے تسلّی سید عالم کے قصہ حضرت موسیٰ کا بیان کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اٰتَیْنَا مُوْسَی الْکِتٰبَ اور البتہ تحقیق دی ہمنے موسیٰ کو کتاب کہ وہ توریت ہے جیسے کہ ہمنے تجھکو قرآن دیا ہے فَلَا تَکُنْ فِیْ مِرْیَۃٍ پس نہو تو بیچ شک کے مِّنْ لِّقَآئِہٖ ملاقات اُس قرآن کی سے اور یا ملاقات کرنی موسیٰ کے سے توریت کو نزدیک خدا کے سے اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ پس نہو تو بیچ شک کے ملاقات کرنی اُس موسیٰ کے سے کہ بیشک تو اُس دنیا میں ملاقات کرے گا اور یہی ہوا کہ شب معراج رسولخدا صلعم نے حضرت موسیٰ سے ملاقات کی چنانچہ حضرت صلعم نے فرمایا ہے کہ جسوقت مجھکو آسمان پر لے گئے تو میں نے موسیٰ کو دیکھا کہ وہ جعد مو اور دراز قد تھا وَجَعَلْنٰهُ اور کیا ہمنے اُس موسیٰ کو یا کتاب کو اُسکے هُدًی لِّبَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ راہ راست دکھلانیوالے واسطے بنی اسرائیل کے وَجَعَلْنَا مِنْهُمْ اور کئے ہمنے اُنہیں سے اَئِمَّۃً یَّهْدُوْنَ امام اور پیشوا کہ ہدایت کرتے تھے وہ لوگوں کو توریت کے احکام سے بِاَمْرِنَا ساتھ حکم ہمارے کے لَمَّا صَبَرُوْا جسوقت صبر کیا انہوں نے اور حمزہ اور کسائی نے لما کو لام کے کسرہ سے اور میم کی تخفیف سے پڑھا ہے یعنی واسطے اسکے صبر کیا ہے انہوں نے ایمان پر یا قوم کی سختیوں پر یا خدا کی طاعت کے اختیار کرنے پر یا گناہوں کے پرہیز کرنے پر وَکَانُوْا بِاٰیٰتِنَا اور تھے وہ ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے یُوْقِنُوْنَ ۞ یقین کرتے اور یہ اشارہ ہے اِس امر پر کہ اے محمد صلعم تیری امت میں بھی ہم امام کریں گے یعنی جیسے کہ ہمنے موسیٰ کو کتاب دی ہے ایسے ہی تجھکو دی ہے ہدایت کرنیوالی واسطے خلقت کے اور جیسے کہ اُسکی امت میں امام تھے کہ ہدایت کرتے تھے ایسے تیری امت میں امام مقرر کریں گے کہ وہ ہدایت کریں لوگوں کو طرف حق کے اور موسیٰ کی امت میں بارہ تھے امت خاتم النبیینؐ میں بھی بارہ ہوئے اور مثل آئمہ بنی اسرائیل انہوں نے صبر کیا امت کی ایذاؤں پر اور طاعت خدا پر اور لوگوں کو ہدایت کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ امام کتاب خدا میں دو طرح کے ہیں ایک تو اُن دونو میں سے وہ ہے کہ خدا نے فرمایا ہے وجعلنا ہم ائمۃ یہدون بامرنا یعنی ہدایت کریں گے وہ ساتھ حکم ہمارے کے اور نہ ساتھ حکم آدمیوں کے اور مقدم رکھیں گے حکم کو خدا کے لوگوں کے حکم پر اِنَّ رَبَّکَ تحقیق کہ پروردگار تیرا هُوَ یَفْصِلُ بَیْنَهُمْ وہ حکم اور فیصلہ کرے گا درمیان اُن آدمیوں کے یَوْمَ الْقِیٰمَۃِ دن قیامت کے فِیْمَا کَانُوْا فِیْهِ بیچ اُس چیز کے کہ تھے وہ بیچ اُسکے یَخْتَلِفُوْنَ ۞ اختلاف کرتے امر دین میں کہ اہل حق کو اہل باطل سے جدا کرے اور ہر ایک کو موافق اُسکے افعال کے جزا دے اَوَلَمْ یَهْدِ لَهُمْ کیا نہیں ہدایت کی ہے واسطے اُن اہل مکہ کے اِس امر نے کہ کَمْ اَهْلَکْنَا مِنْ قَبْلِهِمْ کتنے ہلاک کئے ہیں ہمنے پہلے اُنکے مِّنَ الْقُرُوْنِ قرنوں میں سے مثل قوم ثمود اور عاد کے کہ یَمْشُوْنَ فِیْ مَسٰکِنِهِمْ چلتے ہیں وہ مکہ والے بیچ مکانوں اُنکے کے جسوقت کہ سفر ادھر کا کرتے ہیں اور اُنکے مکانوں کے آثار اور علامت کو دیکھتے ہیں اور فاعل لم یہد کا کم اہلکنا میں ہے یعنی لم یہد لہم اہلاکہم اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ تحقیق کہ بیچ اُس ہلاک کرنے پہلے قرنوں کے لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں نصیحت اور عبرت کی ہیں واسطے دیکھنے والوں کے اَفَلَا یَسْمَعُوْنَ کیا پس نہیں سنتے ہیں

وہ ان باتوں کو دل کے اور فہم کے کانوں سے تاکہ نصیحت پکڑیں اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہیں دیکھا اُن کفار مکہ نے کہ اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ تحقیق
کہ ہم چلاتے ہیں پانی کو یعنی بھیجتے ہیں باران رحمت کو اِلَی الْاَرْضِ الْجُرُزِ طرف زمین بے گیاہ کے فَنُخْرِجُ بِهٖ پس نکالتے ہیں ہم ساتھ
اُسکے یعنی ساتھ آب باران کے زَرْعًا زراعت کو اور بعضے کہتے ہیں کہ جرز نام ایک جگہ کا ہے ولایت یمین میں کہ پانی ندیوں کا وہاں نہیں پہنچ
سکتا ہے خدا تعالیٰ آب باران اُس زمین خشک میں پہنچاتا ہے اور اُس سے زراعت اور درخت اور گھانس پیدا ہوتے ہیں کہ تَاْكُلُ مِنْهُ کھاتے ہیں
اُس زراعت سے اَنْعَامُهُمْ چوپائے اُنکے یعنی بھوسا زراعت کا اور پتے درختوں کے اور گھانس کو چوپائے کھاتے ہیں وَاَنْفُسُهُمْ اور
نفس اُنکے کھاتے ہیں غلہ اُس زراعت کا اور میوہ درختوں کا اَفَلَا یُبْصِرُوْنَ کیا پس نہیں دیکھتے ہیں وہ اُسکو کہ رہنمائی پائیں اُس سے
اور راہ لیجائیں طرف کمال قدرت خدا کے اور جانیں کہ جو کوئی کہ قادر ہے زراعت کے اگانے پر زمین خشک میں سے تو قادر ہے زندہ کرنے پر
مُردوں کے بھی بعد مرنے کے وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے ہیں وہ کفار مکہ کہ مَتٰی هٰذَا الْفَتْحُ قریب ہے یہ فتح کہ مومنین کہتے ہیں کہ ہمکو مکہ کے
مشرکین پر فتح ہوگی یہ وعدہ انکا کب ہے جلد ہمکو وہ فتح دکھلاؤ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم راست گو اپنے وعدہ میں کہتے ہیں کہ مراد
اُس سے فتح مکہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُس سے عذاب ہے روز بدر کا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُس سے عذاب روز قیامت کا ہے قُلْ کہہ تو
اے محمد صلعم انکے جواب میں کہ یَوْمَ الْفَتْحِ دن فتح کا خواہ فتح مکہ ہو خواہ جنگ بدر کا لَا يَنْفَعُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا نہ نفع بخشے گا اُن لوگوں
کو کہ کافر ہوئے اِيْمَانُهُمْ ایمان اُنکا اسواسطے کہ جسوقت وہ مقتول ہوئے تو پھر انکو ایمان لانے سے کیا فائدہ ہوگا وَلَا هُمْ يُنْظَرُوْنَ
اور نہ وہ مہلت دئے جائیں گے کہ عذاب قتل کا توقف میں پڑے اور یا یہ کہ ایمان لانا بروز قیامت انکو فائدہ بخشے یہ بھی نہوگا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ
پس منہ پھیرے تو انسے اے محمد صلعم از روئے اہانت کے اور انکو مدت معلوم تک چھوڑ دے وَانْتَظِرْ اور منتظر رہ تو نصرت خدا کا اِنَّهُمْ
مُّنْتَظِرُوْنَ ۝ تحقیق کہ وہ انتظار کرنے والے ہیں اپنے غلبہ کا لیکن غلبہ اور نصرت تیرے واسطے ہے سورۃ الاحزاب یہ سورہ
مدنی ہے اور اسمیں تہتر آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ احزاب کو بہت پڑھے قیامت کے روز ہمسایہ میں محمد کے
اور آل اُسکی کے اور ازواج اُسکی کے ہوگا منقول ہے کہ ابی سفیان اور عکرمہ بن ابی جہل اور ابی اعور اسلمی بعد معرکہ اُحد کے رسولخدا سے امان طلب
کر کے مکہ سے مدینہ میں آئے اور عبد اللہ بن سلول کہ سردار کفار کا تھا اُسکے پاس جا کر ٹھہرے دوسرے روز عبداللہ بن سعد بن ابی سرح و طعیمہ بن ابیرق
کہ منافقین میں سے تھے انکو ہمراہ اپنے لیکر رسولخدا کے پاس آئے اور کہا کہ ہمکو لات اور منات کے ساتھ چھوڑ دے اور یہ کہہ کہ یہ بت قیامت کے دن
شفاعت کریں گے اور انکی عبادت فائدہ بخشتی ہے اور ہم بھی تجھکو چھوڑ دیں کہ تو اپنے خدا کی پرستش کرے یہ بات سنکر حضرت کو بہت رنج ہوا اور
رنگ چہرہ مبارک کا سُرخ ہوگیا بسبب غصہ کے ابن ابی اور ابن قشیری اور ابن قیس نے کہا کہ یا رسول اللہ اشراف عرب کے سخن کو رد مت کر
بعضے اصحاب نے کہا کہ یا رسولخدا ہمکو اجازت ہو کہ انکو قتل کریں فرمایا کہ میں نے انکو جان و مال کی امان دی ہے اور عہد کو توڑنا روا نہیں ہے لیکن
انکو مدینہ سے باہر نکالدو اور انکو فرمایا کہ نکلجاؤ تم اس شہر سے کہ تم پر خدا کی لعنت اور غضب ہے ہو پس یہ آیت نازل ہوئی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ
يٰٓاَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر خبر دینے والے یا بلند مرتبے اتَّقِ اللّٰهَ ڈر تو خدا سے عہد توڑنے میں وَلَا تُطِعِ الْكٰفِرِيْنَ اور نا فرمانبرداری
کر تو کفار مکہ کی مثل ابو سفیان اور عکرمہ وغیرہ کے وَالْمُنٰفِقِيْنَ اور نہ منافقوں مدینہ کے رہنے والوں کے مثل ابن ابی اور ابن قیس وغیرہ
کے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلِيْمًا جاننے والا مصلحتوں کا حَكِيْمًا ۝ حکم کرنے والا موافق حکمت کے پس جو کچھ فرمائے اور منع
کرے عین مصلحت ہے وَّاتَّبِعْ اور پیروی کر تو مَا يُوْحٰٓى اُس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے اِلَيْكَ طرف تیرے مِنْ رَّبِّكَ جانب
پروردگار تیرے سے اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے بِمَا تَعْمَلُوْنَ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم نیکی اور بدی خَبِيْرًا خبردار
کہ جسمیں تیری صلاح ہے اُسکا حکم کرتا ہے اور کفار کے ان کلموں کے سننے سے تجھکو منع کرتا ہے جو کہ موجب فساد کے ہیں وَتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ اور

توکل کر تو اوپر خدا کے کہ سب امور اپنے اسکے سپرد کردے کہ جو کچھ تیرے حق میں کریگا وہ موافق مصلحت کے ہوگا اور کسی غیر کا اندیشہ مت کر وَكَفَىٰ بِاللَّهِ
وَكِيلًا اور کافی ہے خدا کارساز تیرا اور نگہبان جمیع امور کا اور ناصر اور مددگار تیرا کہ اعدا کو تیرے دفع کرے اور کہتے ہیں کہ ابی معمر جمیل بن اوس ایک
مرد دانا اور سمجھدار تھا اور کہتا تھا کہ میرے دو دل ہیں اور ہر ایک دل سے محمد صلعم سے زیادہ سمجھتا ہوں اور عرب اسکو ذو قلبین یعنی صاحب دو
دلوں کا کہتے ہیں جسوقت بدر کی لڑائی سے بھاگ کر مکہ کو جاتا تھا تو ایک جوتی تو اسکے پاؤں میں تھی اور دوسری جوتی اسکے ہاتھ میں ابو سفیان
اسکے پاس پہنچا اور قوم کا حال اس سے پوچھا کہا کہ کچھ تو قتل ہو گئے اور کچھ بھاگ گئے ابو سفیان نے کہا کہ تیری جوتیوں کا کیا حال ہے کہ ایک جوتی
پاؤں میں ہے اور ایک ہاتھ میں ہے اس نے دیکھا تو معلوم ہوا کہ البتہ سچ کہتا ہے اور جب اپنے حال پر مطلع ہوا تو کہا کہ میں تو ایسا جانتا تھا کہ دونو
جوتیاں میرے دونو پاؤں میں ہیں تب لوگوں کو معلوم ہوا کہ اسکے دو دل نہیں ہیں اور دو دلوں کے دعوے میں جھوٹا ہے اور خدا تعالی نے بھی
اسکو اس دعوے میں دروغگو فرمایا اور یہ آیت نازل کی کہ مَا جَعَلَ اللَّهُ نہیں پیدا کئے ہیں خدا نے لِرَجُلٍ مِّن قَلْبَيْنِ واسطے ایک
مرد کے دو دل فِي جَوْفِهِ بیچ پیٹ اسکے کے اور بعضے کہتے ہیں کہ منافقین حضرت کو کہتے تھے کہ محمد کے دو دل ہیں ایک دل تو اسکا ہماری طرف
ہے اور دوسرا اسکے اصحاب کی طرف ہے حق تعالی نے فرمایا کہ دروغ کہتے ہیں ہمنے کسی کے دو دل نہیں پیدا کئے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ کفار کہتے تھے کہ
محمد کے دو دل ہیں اسلئے کہ اسکے پاس علم کثیر ہے اور بہت امور اسکو حفظ ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالے نے ایک مرد
کے واسطے دو دل پیدا نہیں کئے ہیں کہ ایک دل سے تو ایک قوم کو دوست رکھے اور دوسرے دل سے انکے دشمنوں کو دوست رکھے اور حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام نے روایت کی ہے کہ فرمایا علی ابن ابیطالب نے کہ نہیں جمع ہوتی دوستی ہماری اور دوستی ہمارے دشمنوں کی ایک آدمی کے دل میں اسواسطے
خدا نے نہیں پیدا کئے ہیں واسطے ایک مرد کے دو دل اسکے پیٹ میں کہ ایک دل سے ہمکو دوست رکھے اور دوسرے دل سے ہمارے دشمنوں کو دوست رکھے
لیکن دوست ہمارا اپس خالص کرتا ہے واسطے ہماری دوستی کو جیسے خالص ہوتا ہے سونا آگ سے کہ کچھ کدورت اسمیں نہیں ہوتی پس جو کوئی چاہے کہ جانے
دوستی ہماری کو تو پس چاہیے کہ امتحان کرے اپنے دل کا پس اگر شریک ہووے ہماری دوستی میں دوستی دشمن ہمارے کی تو پس وہ نہیں ہے ہم سے اور
نہ ہم اس سے ہیں اور خدا دشمن انکا ہے اور جبرئیل اور میکائیل اور خدا دشمن ہے کافروں کا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نماز میں جسکا دل
سوائے خدا کے کسی دوسری چیز کی طرف متعلق ہو تو وہ شخص قریب ہے اس چیز سے اور بعید ہے حقیقت اس چیز کی سے کہ جسکا ارادہ کیا ہے اپنی نماز میں اور بعد
اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی اور جیسے کہ ایک مرد کے واسطے دو دل نہیں ہو سکتے ایسے ہی ایک عورت ایک مرد کی ماں اور زوجہ نہیں ہو سکتی چنانچہ عرب کے
کفار گمان کرتے تھے کہ اگر کوئی اپنی زوجہ کو کہے کہ میرے اوپر تو مثل پشت ماں میری کے ہے تو وہ زوجہ مثل ماں کے ہو جاتی ہے خدا تعالی انکے گمان کو رد
کرتا ہے کہ وَمَا جَعَلَ أَزْوَاجَكُمُ اللَّائِي اور نہیں کیا ہے خدا نے جوروں تمہاری کو جنکو کہ تُظَاهِرُونَ مِنْهُنَّ پشت ماں کی کہتے ہو تم
انہیں سے أُمَّهَاتِكُمْ مائیں تمہاری اسواسطے کہ مرتبہ زوجہ کا خادمہ ہونے کا ہے اور ماں مخدوم ہوتی ہے یہ دونو ایک مرتبہ میں کیونکر جمع ہو سکتی ہیں
اور تفصیل اسکی سورہ مجادلہ میں آئیگی انشاء اللہ تعالی اور اللائی کو نافع اور یعقوب نے اللاء پڑھا ہے بدون یا کے اور تظاہرون کو عاصم نے بضم تا اور تخفیف
ظا سے پڑھا ہے اور اہل کوفہ نے سوا عاصم کے بفتح تا اور تخفیف ظا پڑھا ہے اور ابن عامر نے بفتح تا اور تشدید ظا پڑھا ہے اور باقیوں نے تظّہّرون
بدون الف کے اور ظا اور ہا کے تشدید سے پڑھا ہے اور جیسے کہ ایک شخص کے واسطے دو دل نہیں ہو سکتے ایسے ہی یہ بھی نہیں ہو سکتا کہ ایک شخص
کسی کا بیٹا ہو اور دوسرے شخص کا بھی بیٹا ہو جائے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَا جَعَلَ اور نہیں کیا ہے خدا نے أَدْعِيَاءَكُمْ لے پالکوں تمہارے کو
أَبْنَاءَكُمْ بیٹے حقیقی تمہارے جو کہ اپنے نطفہ سے ہوتا ہے وہ فرزند حقیقی اور اصلی ہوتا ہے اور جو کوئی اپنے نطفہ سے نہیں ہوتا ہے اور اسکو زبان سے
کہتے ہیں کہ یہ فرزند میرا ہے تو وہ فرزند عارضی ہوتا ہے ایک شخص میں یہ دونو امر کیونکر جمع ہو سکتے ہیں اور اصل اس قصہ کی حضرت صادق علیہ السلام
سے اس طرح منقول ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے حضرت خدیجہ سے نکاح کیا تو انکے مال کی تجارت کے معاملات کیا کرتے تھے ایک مرتبہ بازار عکاظ

میں تشریف لیگئے وہاں زید بن حارثہ کو دیکھا کہ فروخت ہو رہا ہے اور حضرت نے اُسکو دیکھا کہ عقیل اور فہیم ہے اُسکو خرید کر لیا جبکہ حضرت پیغمبر ہوئے تو
وہ بھی مسلمان ہو گیا اور وہ غلام حضرت کا مشہور تھا جو وقت اُسکے باپ حارثہ کو خبر ہوئی تو وہ مکہ میں آیا اور وہ ایک مرد جلیل القدر تھا پہلے حضرت ابو طالب
کے پاس گیا اور کہا کہ میرا بیٹا قید ہو کر چلا گیا تھا اور میں نے سُنا ہی کہ تیرے بھتیجے محمد کے پاس وہ ہے تو اپنے بھتیجے سے کہہ یا تو وہ اُسکو فروخت کرے اور یا اُسکا
فدیہ لیوے اور یا اُسکو آزاد کرے ابو طالب نے رسولخدا صلعم سے ذکر کیا حضرت نے فرمایا کہ میں نے اسکو آزاد کیا جہاں چاہے وہ چلا جائے حارثہ کھڑا ہوا اور
اُس نے زید کا ہاتھ پکڑا کہ اپنے ہمراہ لیجاوے اور زید سے کہا کہ اپنے شرف و حسب میں چلکر ملجا زید نے کہا کہ میں تو رسولخدا صلعم کو ہرگز نہ چھوڑونگا حارثہ
نے کہا کہ تو اپنا حسب و نسب چھوڑ کر قریش کا غلام ہوتا ہے زید نے کہا کہ میں رسولخدا کو کبھی نچھوڑوں گا جبتک کہ میں زندہ ہوں اُسکا باپ غصہ ہوا اور
کہا کہ اے گروہ قریش کی تم گواہ رہو کہ میں اس سے بیزار ہوں اور یہ میرا بیٹا نہیں ہی رسولخدا نے یہ سُنکر فرمایا کہ تم سب گواہ رہو کہ زید میرا بیٹا ہی اور میں
اسکا وارث ہوں اور وہ میرا وارث ہے اُس روز سے زید بن محمد کہا جاتا تھا اور رسولخدا اُسکو بہت دوست رکھتے اور زید اُسکا نام رکھا تھا پس جس وقت
رسولخدا نے طرف مدینہ کے ہجرت کی تو زینب بنت جحش سے کہ حضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھی اُسکا نکاح کیا ایک مرتبہ رسولخدا زید کے گھر کسی کام کیواسطے
گئے تو اُسوقت زید تو گھر میں نہ تھا لیکن زینب زوجہ اُسکی حجرہ میں بیٹھی ہوئی خوشبو پیستی تھی رسولخدا نے کواڑ کو کھولا تو حضرت کی نظر زینب پر جا پڑی
اور وہ نہایت خوبصورت تھی اُسوقت فرمایا کہ سبحان اللہ خالق النور و تبارک اللہ احسن الخالقین یعنی پاک ہے پیدا کرنے والا نور کا اور بزرگ ہے خدا
بہتر پیدا کرنے والا سب پیدا کرنے والوں سے اور یہ کہکر حضرت وہاں سے چلے آئے اور بعد اُسکے زید اپنے گھر میں آیا زینب نے اُسکو خبر کی کہ رسولخدا تشریف
لائے تھے اور مجھکو دیکھکر فرمایا کہ سبحان اللہ خالق النور و تبارک اللہ احسن الخالقین زید نے یہ سُنکر کہا کہ تو چاہتی ہے کہ میں تجھکو طلاق دیدوں کہ بعد
اُسکے رسولخدا تجھ سے نکاح کرلیں شاید حضرت کے دل میں تیری طرف سے کچھ اثر ہوا ہو زینب نے کہا کہ ایسا نہو کہ تو مجھے طلاق دیوے اور پھر حضرت بھی
مجھ سے نکاح نہ کریں زید رسولخدا کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی کہ قربان ہوں تم پر میرے والدین یا رسولخدا مجھکو زینب نے ایسی ایسی خبر دی ہی
اگر آپ کی مرضی ہو تو میں اُسکو طلاق دیدوں کہ بعد اُسکے حضرت اُس سے نکاح کرلیں حضرت نے فرمایا کہ نہیں ڈر جا تو اور خدا سے ڈر اور اپنی زوجہ کو
نگاہ رکھ بعد اُسکے خدا تعالیٰ نے رسولخدا کو حکم دیا زینب سے نکاح کرنے کا بعد طلاق دینے زید کے اور ذکر اسکا اِس سورہ میں انشاء اللہ تعالیٰ آویگا اور
جب حضرت نے بموجب حکم خدا زینب سے نکاح کیا تو منافقین نے حضرت پر طعن کیا کہ ہمکو کہتا ہے کہ زوجہ پسر کی حرام ہے اور خود اپنے پسر کی زوجہ
سے نکاح کرلیا اُن لوگوں کے گمان باطل کو خدا تعالیٰ نے رد کیا اور فرمایا کہ خدا نے لے پالکوں کو بیٹا نہیں کیا ہی اور بیٹا حقیقت میں وہ ہی کہ اپنے نطفہ
سے پیدا ہو ذٰلِكُمْ یہ یعنی ایک شخص کے دو دل ہونے اور زوجہ کا ماں ہو جانا اور لے پالک کا بیٹا ہو جانا قَوْلُكُم بِأَفْوَاهِكُمْ قول تمہارا ہے
ساتھ مونہوں تمہارے کے کہ یہ فقط تمہاری مُنہ کی بات ہی کہ جسکی کوئی حقیقت نہیں ہی زبان سے اپنے جو چاہو سو کہدو وَاللَّهُ يَقُولُ الْحَقَّ
اور خدا کہتا ہے حق اور راست جو کہ مطابق واقع کے ہی وَهُوَ يَهْدِي السَّبِيلَ اور وہ دکھاتا ہی راہ راست کو اور وہ یہ ہے کہ ادْعُوهُمْ
پکارو تم اُن فرزندوں کو اور نسبت دو انکو لِآبَائِهِمْ واسطے باپوں اُنکے کے کہ جنکے نطفہ سے پیدا ہوئے ہیں هُوَ أَقْسَطُ عِندَ اللَّهِ
وہ پکارنا زیادہ راست ہے نزدیک خدا کے اور نہایت درست اور مطابق واقع ہے فَإِن لَّمْ تَعْلَمُوا پس اگر نہ جانو تم آبَاءَهُمْ باپوں اُنکے کو کہ
وہ لڑکے کن کے فرزند ہیں تو فَإِخْوَانُكُمْ فِي الدِّينِ پس بھائی تمہارے ہیں وہ بیچ دین کے وَمَوَالِيكُمْ اور وہ دوست تمہارے دین میں
یعنی وہ برادر اور دوست تمہارے ہیں پس انکو پکارو تو کہو اے بھائی میرے یا اے دوست میرے اور مولی کلام عرب میں چچا کے بیٹوں کیواسطے
بھی مشہور ہے وَلَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ اور نہیں ہے اوپر تمہارے گناہ فِيمَا أَخْطَأْتُم بِهِ بیچ اُسکے کہ خطا کی ہی تمنے اور اُسکی قباحت کو
نہ جانتے تھے ممانعت سے پہلے اور زید کو ابن محمد کہتے تھے اور یا بعد وارد ہونے ممانعت کے بھولکر کہدیتے تھے وَلَٰكِن اور لیکن گناہ مَّا تَعَمَّدَتْ
قُلُوبُكُمْ وہ چیز ہے کہ قصد کیا ہے دلوں تمہارے نے کہ عمداً کسی کو نسبت باپ کی غیر پدر کی طرف کی ہی باوجود وارد ہونے ممانعت کے وَكَانَ اللَّهُ

ازواج انبیاء بشرط اطاعت امت کی مائیں ہیں

اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا گناہ اُس شخص کا کہ خطا کرے رَّحِيْمًا مہربان ہے اگر عمداً کرنے والا توبہ کرے کہ اُسکے گناہ کو بخشدے اور ہمارے مذہب میں لے پالک کے واسطے ارث نہیں ہے اور منقول ہے کہ جسوقت رسولخدا نے جنگ تبوک کے جانے کا ارادہ کیا تو سب مسلمانوں کو ہمراہ چلنے کا حکم دیا بعضے اصحاب نے کہا کہ ہم اپنے باپ اور ماں سے اجازت جانے کی حاصل کریں پس یہ آیت نازل ہوئی اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ پیغمبر زیادہ لائق اور سزاوار ہے ساتھ مومنین کے مِنْ اَنْفُسِهِمْ نفسوں اُنکے سے جمیع امور دین اور دنیا کے اسواسطے کہ جو کچھ وہ فرمائے عین صلاح اور فلاح بندہ کی اُسمیں ہے بخلاف نفس اپنے کے کہ حکم اُسکا ایسا نہیں ہے پس واجب ہے سب مومنین پر کہ اُنکے نزدیک رسولخدا زیادہ دوست ہوں اُنکے نفسوں سے اور حکم حضرت کا مقدم ہو غیر کے حکم پر اور حضرت نے فرمایا ہے کہ کوئی مومن نہیں ہے مگر کہ میں ولی ہوں اُسکے نفس سے دُنیا اور آخرت میں اور فرمایا ہے حضرت نے کہ کوئی تم میں سے مومن نہو یہانتک کہ میں زیادہ دوست نہوں اُسکے نزدیک اُسکے باپ اور ماں اور فرزند اور جمیع مومنین سے پس چاہیے کہ حکم رسولخدا کا سب آدمیوں کے حکم سے زیادہ لازم ہووے وَاَزْوَاجُهٗ اور بیبیاں اُس حضرت کی اُمَّهٰتُهُمْ مائیں اُن مومنین کی ہیں تعظیم اور حرام ہونے کی جہت سے کہ جیسے کہ اپنی ماں حرام ہے اور تعظیم اُسکی لازم ہے ایسے ہی رسولخدا صلعم کی بیبیاں ہیں جبتک کہ طاعت خدا میں باقی رہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بیبیاں رسولخدا کی حرام ہونے میں مثل ماؤں تمہاری کے ہیں اور حضرت صاحب الزمان علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کیا معنی ہے اُس طلاق کے جو کہ رسولخدا نے امیر المومنینؑ کے تفویض کی تھی فرمایا کہ حق تعالیٰ جلشانہ نے فرمایا کہ بیبیاں رسولخدا کی مومنین کی مائیں ہیں حق تعالےٰ نے اُنکو خاص کیا اس شرافت میں کہ اُنکو مومنین کی ماں فرمایا اور رسولخدا نے امیر المومنینؑ سے فرمایا کہ اے ابو الحسنؑ یہ شرف میری بیبیوں کیواسطے باقی ہے جبتک کہ وہ طاعت خدا میں ہیں اگر وہ نافرمانبرداری خدا کی کریں بعد میرے کہ تیرے اوپر خروج کریں تو بس طلاق کہہ تو اُنکو اور اس شرف سے اُنکو خارج کر اور مومنین کی ماں ہونے کی شرافت سے اُنکو ساقط کر پس یہ شرافت اُنسے دُور ہو جاوے گی اور جیسے کہ بیبیاں حضرت کی مومنین کی مائیں ہیں ایسے ہی رسولخدا صلعم سب مومنین کے باپ ہیں چنانچہ حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کہتے ہیں کہ اس آیت کو اس طرح پڑھا ہے کہ وازواجہ امہاتہم وھو اب لہم اور قمی نے بھی لکھا ہے کہ وھو اب لہم نازل ہوا ہے اور حضرت کو جو باپ کہتے ہیں تو وہ حضرت دین میں اور دُنیا میں باپ ہیں اسواسطے کہ ہر نبی باپ ہے اپنی اُمت کا اس جہت سے کہ حیات ابدی کے حاصل ہونے کی اصل وہی ہے کہ جسکے سبب سے صلاح اور فلاح دُنیا اور آخرت کی ہے اور جناب رسولخدا نے فرمایا ہے کہ میں اور علیؑ دو باپ اس اُمت کے ہیں اسواسطے کہ اس مقصود میں دو برابر ہیں مگر یہ کہ علیؑ بعد نبی کے ہیں اور جسوقت کہ رسولخدا باپ اُمت کے ہوئے اور اُنکی بیبیاں مائیں ہوئیں تو اسلئے مومنین آپسمیں بھائی ہوئے اور اسلئے خدا نے فرمایا ہے کہ انما المومنین اخوۃ اور جسوقت کہ رسولخدا باپ ہوئے اس اُمت کے تو بعد اُنکے علیؑ باپ ہیں اس جہت سے کہ رسولخدا نے بروز خم غدیر فرمایا تھا کہ الست اولی بکم من انفسکم سب نے اسکا اقرار کیا بعد اُسکے حضرتؐ نے فرمایا کہ من کنت مولاہ فعلی مولاہ پس علیؑ بھی اولیٰ ہوئے سب کے نفسوں سے اور طاعت اُنکی مثل طاعت رسول واجب ہوئی اور جسوقت کہ رسولخدا کے واسطے ولایت ہوئی مومنین کی تو ایسے ہی علیؑ کے واسطے بھی ہوئی اور یہی وجہ ہے باپ ہونیکی اور جو شخص کہ علیؑ کی طاعت سے باہر ہوا وہ رسولخدا کی طاعت سے باہر ہوا بموجب حدیث مذکورۂ بالا کے وَاُولُوا الْاَرْحَامِ اور صاحبان قرابت یعنی رشتہ دار و یگانے بَعْضُهُمْ اَوْلٰى بِبَعْضٍ بعضا اُنکا سزاوار زیادہ ہے ساتھ بعضے کے کہ وارث ہونے میں فِيْ كِتٰبِ اللّٰهِ بیچ کتاب خدا کے کہ وہ لوح محفوظ ہے یا جو کچھ کہ قرآن میں نازل کیا ہے اُسمیں یعنی بیچ حکم اُسکے کے کہ جو لکھا ہوا ہے میراث کے مقدمہ میں اور اُسمیں قرابت والے زیادہ سزاوار ہیں میراث کے لینے میں مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ مومنین سے باعتبار ایک ہونے دین کے وَالْمُهٰجِرِيْنَ اور مہاجرین سے پہلے یہ دستور تھا کہ جو کوئی آپسمیں ایک دوسرے کا بھائی بنتا تھا اور یا ہجرت کرتا تھا اور نصرت کرتا تھا تو وہ بھائی ہونے اور ہجرت کرنیکی اور نصرت کی جہت سے وارث ہوتا تھا چنانچہ سورۂ انفال میں مذکور ہے اور قرابت کی جہت سے

وارث نہیں ہوتا تھا خدا تعالی نے آیت اولوالارحام سے وہ پہلا حکم منسوخ کیا اور فرمایا کہ میراث قرابت کی جہت سے پہنچتی ہے اور قریبوں میں بعضا اولی ہے بعضے سے میراث لینے میں اور اب مومنین اور مہاجرین کو حق دین اور ہجرت کے اعتبار سے میراث نہ دینی چاہیئے اِلَّآ اَنۡ تَفۡعَلُوۡٓا مگر یہ کہ کرو تم اِلٰٓی اَوۡلِیٰٓئِکُمۡ طرف دوستوں اپنے کے انصار اور مہاجرین میں سے مَّعۡرُوۡفًا نیکی کہ انکے واسطے وصیت کرو اپنے مال میں سے دینے کی اگر تہائی مال میں سے زیادہ نہو اسواسطے کہ تہائی مال سے زیادہ دینے کی وصیت جاری نہیں ہو سکتی بدون اجازت وارثوں کے اور اپنی زندگی میں تو جسقدر مال چاہو اپنے دوستوں کو بخشدو اور یہ آیت اور اولوالارحام بعضہم اولی ببعض میراث کے مقدمہ میں نازل ہوئی ہے اور تاویل اسکی امامت آئمہ میں ہے چنانچہ امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت جاری ہوئی ہے اولاد حسینؑ میں بعد اُنکے اور ہم اولی ہیں امارت میں رسولؐ اکے ساتھ مومنین اور مہاجرین اور انصار سے اور اس آیت واولوالارحام سے باطل ہوا عصبہ جو کہ اہلسنت کے نزدیک ہے کَانَ ذٰلِکَ ہے وہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے پیغمبر خدا کا اولی ہونا اور میراث کا قرابت کی جہت سے ملنا فِی الۡکِتٰبِ مَسۡطُوۡرًا بیچ کتاب کے یعنی لوح محفوظ میں یا قرآن میں لکھا گیا اور ثابت کیا گیا ہے اور بعضے علماء آیہ واولوالارحام کو دلیل لاتے ہیں جناب امیرالمومنینؑ کی خلافت کے واسطے لیکن بعد اُسکے جو استثنا ہے اُسکی جہت سے چسپاں نہیں ہو سکتی مگر یہ کہ کہا جاوے کہ یہ آیت تاویل ہے اور آیتوں کی کہ جو جناب امیرؑ کی امامت میں نازل ہوئی ہیں اور تاویل اسکی باقی آئمہ کے حق میں ہے جو کہ اسوقت موجود نہ تھے اور اب اللہ تعالی حضرت رسولخدا صلعم کی نبوت کی تاکید میں عہد و پیمان کا ذکر کرکے فرماتا ہے کہ وَاِذۡ اَخَذۡنَا اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ پکڑا ہمنے یعنی لیا ہمنے مِنَ النَّبِیّٖنَ پیغمبروں سے مِیۡثَاقَہُمۡ پیمان انکا اس طرح سے کہ ہر ایک انمیں سے بشارت دیوے اُس پیغمبر کی کہ بعد اُسکے آئیگا اور خدا کے احکام کو لوگوں تک پہنچا ئیں اور اُسکی عبادت کے واسطے لوگوں کو بلائیں اور ہر ایک پیغمبر دوسرے کی تصدیق کرے اور یہ پیمان پیغمبروں سے بروز الست لیا تھا وَمِنۡکَ اور تجھ سے اے محمد صلعم وَمِنۡ نُّوۡحٍ اور نوح سے وَّاِبۡرٰہِیۡمَ اور ابراہیم خلیل اللہ سے وَمُوۡسٰی اور موسی کلیم اللہ سے وَعِیۡسَی ابۡنِ مَرۡیَمَ اور عیسے پسر مریم سے اور تخصیص ان پیغمبروں کے ذکر کی بعد جمیع پیغمبروں کے یہ ہے کہ یہ پیغمبر اولوالعزم ہیں اور افضل سب پیغمبروں سے اور انکی شرع مشہور اور جاری رہی اور ہمارے پیغمبر کو ان سب سے پہلے ذکر کیا واسطے تعظیم اور بزرگی اُن حضرت کے وَاَخَذۡنَا مِنۡہُمۡ اور پکڑا ہمنے یعنی لیا ہمنے اُن انبیا سے مِّیۡثَاقًا غَلِیۡظًا پیمان سخت اور مضبوط اور بلند مرتبہ اور عظیم الشان لِّیَسۡـَٔلَ الصّٰدِقِیۡنَ تاکہ سوال کرے خدا راست کہنے والوں سے قیامت میں یعنی پیغمبروں سے سوال کرے عَنۡ صِدۡقِہِمۡ راستی اُنکی سے جنہوں نے کہ اپنے پیمان کو راست کیا ہے اور خدا کے پیغام لوگوں کو پہنچائے ہیں اور اُنسے سوال کرے کہ تمنے پیغام خدا کا اپنی امتوں کو پہنچایا ہے اور یہ پیغام جو پہنچایا ہے تو محض قربت اور خلوص سے پہنچایا ہے یا ریا اور بلندی شان کے واسطے پہنچایا ہے یہ سوال اُنکی راستی سے ہے جسوقت کہ وہ سچ کو بیان کریں گے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت راست کہنے والوں سے پوچھیں کہ تمنے کس قصد اور کس وجہ سے اور ارادہ سے راست کہا تاکہ موافق اُسکے انکو جزا دیویں تو پس دروغگو کا کیا حال ہوگا اور غرض اس آیت سے ڈرانا کفار کا منظور ہے وَاَعَدَّ لِلۡکٰفِرِیۡنَ اور تیار کیا ہے واسطے کفار کے عَذَابًا اَلِیۡمًا ؕ عذاب دردناک اور اب خدا تعالے قصہ جنگ خندق کا بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اذۡکُرُوۡا نِعۡمَۃَ اللّٰہِ عَلَیۡکُمۡ یاد کرو تم نعمت خدا کو جو اوپر تمہارے ہے اِذۡ جَآءَتۡکُمۡ جسوقت کہ آئے تمہارے پاس جُنُوۡدٌ فوجیں یعنی قریش اور غطفان اور کنانہ اور یہود اور قریظہ اور نضیر کہ قریب دس ہزار آدمی کے تھے سوار اور پیادہ فَاَرۡسَلۡنَا عَلَیۡہِمۡ پس بھیجا ہمنے اوپر اُنکے رِیۡحًا ہوا کو کہ اُس نے خیمے انکے اکھاڑ ڈالے اور انکو پراگندہ کردیا وَّجُنُوۡدًا لَّمۡ تَرَوۡہَا اور لشکروں کو فرشتوں کے کہ نہیں دیکھتے تھے وہ اُنکو یعنی فرشتوں کے لشکر بھیجے کہ وہ ایک ہزار آدمی تھے وہ تو کافروں کو دیکھتے تھے اور کفار انکو نہیں دیکھتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ ملائکہ اُس روز لڑے نہیں لیکن مسلمانوں کو دلیر کرتے تھے وَکَانَ اللّٰہُ اور ہے خدا بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہو تم مومنین اور صلاح اور کوشش مقدمہ مین دین اسلام کے بَصِیۡرًا دیکھنے والا اور تمکو اُسکی جزا دے گا اور بیان قصہ جنگ خندق کا شروع ہوا ہے منقول ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے بنی نضیر کو اُنکے گھروں سے نکالدیا تو وہ شام کی طرف چلے گئے اور وہ لوگ

یہودی تھے اور جسوقت وہ شام کو چلے گئے تو رئیس یہود کے مثل سلام بن ابی الحقیق اور حی بن اخطب اور کنانہ بن ربیع کہ بنی نضیر کی ایک جماعت کو ہمراہ لیکر مکہ میں آئے اور ابوسفیان کو کہ رئیس قریش کا تھا اور سوائے اُسکے اور رئیسوں کو رسولخدا صلعم سے جنگ کرنے پر رغبت اور حرص دلوائی اور کہا کہ آؤ سب متفق ہوکر محمدؐ کو مع اُسکی گروہ کے جڑ اور بنیاد سے اُکھاڑ کر پھینکدیں اور اُسکے دغدغہ سے فارغ ہوجائیں قریش نے کہا کہ اے گروہ یہود کی تم اہل کتاب ہو اور تمنے خوب تحقیق کیا ہے یہ کہو کہ دین ہمارا بہتر ہے یا دین محمدؐ کا یہود نے کہا کہ دین تمہارا بہتر ہے وہ یہ بات سُنکر بہت خوش ہوئے اور یہود سے عہد اور پیمان کیا کہ ہم تمہارے ہمراہ ہوکر محمدؐ سے لڑیں گے جب قریش کو اُنہوں نے لڑائی پر آمادہ دیکھا تو اُنسے مطمئن ہوکر مکہ سے چلے آئے اور قبیلۂ غطفان کے پاس گئے اور اُنکے پاس جاکر اُنکو بھی رسولخدا سے لڑنے پر حرص دلوائی اُنہوں نے بھی اُنکا کہنا قبول کیا اور مثل قریش کے لڑنے پر تیار ہوئے اسی طرح عرب کے قبیلوں کو لڑائی پر آمادہ کیا اور افسر قریش کا ابوسفیان تھا اور سردار غطفان کا عتبہ بن حصین تھا اور سردار بنی مرہ کا حارث بن عوف اور سردار اشجع کا مسعر بن دجلہ اور سردار بنی اسد کا طلیحہ اور سردار بنی اسلم کا ابی اعور اور سردار ہوازن کا عامر بن طفیل یہ سب متفق ہوئے اور ہم عہد ہوکر مدینہ کو روانہ ہوئے اور جسوقت رسولخدا صلعم کو یہ خبر ہوئی کہ دس ہزار آدمی یہود اور قریش وغیرہ کے جنگ کے ارادہ پر مدینہ کی طرف آتے ہیں وہ حضرت مع ایک ہزار آدمیوں کے اور ایک روایت میں ہے کہ مع سات سو آدمیوں کے مدینہ سے باہر آئے اور آگے جبل سلع کے نزول فرمایا اور دشمن وادی کے کنارہ پر ٹھہرے اور بنی غطفان کے ایک ہزار آدمی تھے اُنہوں نے اُحد کی جانب مقام کیا اور حی بن اخطب کعب بن اسید کے قلعہ کے نیچے جاکر ٹھہرا اور کعب اور رسولخدا میں نہ لڑنے کا عہد ہوگیا تھا حی اُسکے قلعہ کے دروازہ پر گیا اور کہا کہ اے کعب دروازہ کھول تاکہ تیرے قلعہ میں ہم آئیں اور تیری حمایت کریں اور فتنہ سے تجھکو بچائیں کعب نے کہا کہ تو مرد شوم ہے اور مجھ میں اور محمدؐ میں عہد ہورہا ہے میں عہد کو نہیں توڑتا حی نے اس مقدمہ میں بہت مبالغہ کیا لیکن کعب نے نہ مانا حی نے کہا کہ اے کعب تو اپنی خست اور بخل کی جہت سے دروازہ نہیں کھولتا ہے کہ ہم تیرے پاس آئیں تو تجھکو کھانا دینا پڑے گا عرب کے لوگوں میں حمیت بہت ہوتی ہے اُس نے غصہ ہوکر دروازہ کھولا اور جسوقت حی قلعہ کے اندر گیا تو کہا کہ اے کعب بہت تعجب ہے تجھ سے کہ تو گمان کرتا ہے کہ محمدؐ ہمارا مقابلہ کریگا اور حال یہ ہے کہ تمام مکہ والے اور غطفان اور بنی کنانہ اور بنی فرارہ اور سوائے اُنکے ور ہم کہ اہل کتاب ہیں سب متفق ہوئے ہیں محمدؐ سے جنگ کرنے پر اور آپسمیں عہد کیا ہے اُسکی بیخ کنی کا تو کسواسطے متفق ہمارے نہیں ہوتا ہے ایسی ایسی باتیں فریب کی کرکے کعب کا دل رسولخدا کی طرف سے پھیر دیا اور اُس نے رسولخدا کا عہد توڑ کر حی کے ساتھ عہد باندھا کہ اگر نصرت محمدؐ کی ہو تو میں تیرے ہمراہ قلعہ میں ہوجاؤں کہ جو کچھ تیرے واسطے ہو وہ ہمارے واسطے ہو اور جسوقت رسولخدا نے یہ خبر سُنی تو سعد و معاذ وغیرہ کو روانہ کیا کہ اس امر کو تحقیق کرو اور وہاں سے دریافت کرکے یہاں آؤ اور اگر اُنہوں نے عہد کو توڑ ڈالا ہے تو اس امر کو ظاہر نہ کرنا کہ مومنین یہ خبر سُنکر ہراساں اور شکستہ دل ہوجاوینگے اور اگر اُن لوگوں نے عہد کو نہ توڑا ہو تو اُسکو ظاہر کردینا اور اُنہوں نے جسوقت وہاں سے واپس ہوکر رسولخدا صلعم کو اُنکے عہد کے توڑنے سے اور کثرت لشکر اُنکے سے خبر دی تو حضرت نے تکبیر کہی اور مسلمانوں کو گمان ہوا کہ عہد نہیں توڑا ہے اُن لوگوں نے اور اس سبب سے خوشحال ہوگئے لیکن بعد اُسکے جو خبر عہد کے توڑنے کی مشہور ہوگئی اور پے درپے پہنچی اور اُنکے لشکر کی کثرت سُنی تو مسلمانوں کو خوف ہوا رسولخدا صلعم نے اُنکی تسلی کرکے وعدہ فتح کا دیا اور اصحاب سے لڑائی کے مقدمہ میں مشورہ کیا سلمان فارسیؓ نے کہا کہ یا رسولخدا قلیل آدمی کثیر آدمیوں کا مقابلہ نہیں کرسکتے ہیں فرمایا کہ پھر کیا کریں سلمان نے کہا کہ ہم اپنے گرد ایک خندق کھودیں کہ ہمارے اور اُنکے درمیان ایک وہ حائل ہوجائے اُنکو ہمارے پاس آنا ممکن نہوگا اور ہماری ولایت فارس میں یہی دستور ہے کہ جب دشمن کے لشکر کی کثرت ہوتی ہے تو خندق کھودلیتے ہیں جبرئیل رسولخدا پر نازل ہوئے اور سلمان کی رائے کو پسند کیا اور رسولخدا نے خندق کے کھودنے کا حکم دیا اور مہاجرین اور انصار کے واسطے کھودنے کی حدیں مقرر کردیں دس دس قدم اور تیس تیس قدم پر اُنمیں سے ہر ایک قوم کے واسطے اور مہاجرین اور انصار نے سلمان کی رائے کو پسند کرکے اُنکی بہت تعریف کی اور انصار نے کہا کہ سلمان ہم میں سے ہے اور مہاجرین نے کہا کہ سلمان ہم میں سے ہے اور رسولخدا نے فرمایا کہ سلمان ہم اہلبیت میں سے ہے اور رسولخدا نے پہلے سب سے کھودنا شروع کیا اور امیرالمومنین مٹی اُسکی باہر ڈالتے تھے گڑھے سے نکالکر یہانتک کہ رسولخدا کو عرق آگیا اور تھک گئے اور فرمایا کہ نہیں عیش ہے مگر آخرت کا خداوندا بخش تو مہاجرین اور انصار کو جسوقت مسلمانوں نے دیکھا کہ رسولخدا خندق کے کھودنے میں مشغول ہیں تو اُنہوں نے

کھودنے میں بہت کوشش کی اور مٹی گڑھے سے باہر نکالکر ڈالنے لگے اور دوسرے دن بھی اُسکے کھودنے میں مشغول ہوئے اور رسولخدا مسجد فتح میں بیٹھ گئے اور مہاجرین اور انصار کھودنے میں مشغول تھے کہ خندق میں ایک پتھر بہت سخت ظاہر ہوا کدال اُسپر کام نہیں کرتی تھی لوگوں نے جابر کو حضرت کے پاس بھیجا جابر کہتے ہیں کہ میں رسولخدا کے پاس آیا دیکھا کہ مسجد میں چت لیٹے ہیں اور چادر سر مبارک کے نیچے رکھی ہے اور پتھر پیٹ سے بندھا ہوا ہے میں نے عرض کی کہ یا رسولخدا ایک پتھر خندق میں ظاہر ہوا ہے کہ کدال اُسپر کام نہیں کرتی ہے حضرت جلدی سے کھڑے ہوگئے اور وہاں تشریف لائے اور پانی طلب کیا جب پانی حاضر ہوا تو اپنا مُنہ اور باہیں دھوئیں اور اپنے سر اور پاؤں پر مسح کیا اور بعد اُسکے کچھ پیا اور کلی کرکے اُس پتھر پر ڈالی پھر کدال ہاتھ میں لی اور پتھر پر ماری اُس پتھر میں سے ایک بجلی سی چمکی اُسکی روشنی میں ہمنے شام کے محل دیکھے بعد اُسکے ایک کدال اور ماری اور پتھر میں سے ایک بجلی سی چمکی اُسکی روشنی میں ہمنے مداین کے محل دیکھے اور بعد اُسکے ایک اور کدال پتھر پر ماری اور اُسمیں سے بجلی سی چمکی اور اُسکی روشنی میں ہمنے یمن کے محل دیکھے رسولخدا نے فرمایا کہ قریب ہے کہ خدا فتح کرے اور شہروں کو وہ ہمارے قبضہ میں لائے اور بعد اُسکے وہ پتھر ریزہ ریزہ ہوگیا بعضے اصحاب منافقین نے جو یہ خبر رسولخدا سے سُنی تو کہنے لگے کہ ہم سے وعدہ شام اور یمن کے لینے کا کرتا ہے اور حال ہمارا خوف سے یہ ہے کہ واسطے رفع حاجت کے بھی ہم یہاں سے نہیں جاسکتے اور جابر کہتے ہیں کہ میں نے رسولخدا کے پیٹ پر پتھر بندھا ہوا دیکھا تو جانا کہ حضرت بھوکے ہیں میں نے عرض کی کہ یا رسولخدا میں آپ کے واسطے کھانا لاؤں فرمایا کہ کیا ہے تیرے پاس میں نے عرض کی کہ بچہ گوسفند اور ایک صاع جو کہ جسکے قریب تین سیر کے ہوئے فرمایا کہ جا اور اُسکو تیار کر میں نے اپنی زوجہ سے جاکر کہا کہ آٹا پیس اُس نے آٹا پیسا اور میں نے گوسفند کو ذبح کرکے صاف کیا اور اُسکو پکاکر مع روٹیوں کے تیار کیا اور حضرت کی خدمت میں گیا اور عرض کی کہ کھانا تیار ہے اور جسکو آپ چاہیں اُسکو بھی طلب کر لیجئے جناب رسول خدا خندق کے کنارہ پر کھڑے ہوئے اور فرمایا کہ اے گروہ مہاجرین اور انصار کی جابر کی مہمانی قبول کرو اور اُسوقت وہ ایک ہزار یا سات سو آدمی تھے جتنے تھے سب آئے اور ہر ایک سے کہتے تھے کہ جابر کی دعوت قبول کرو اور میں نے اپنی زوجہ سے جاکر کہا کہ رسولخدا مع جمیع اصحاب کے تشریف لاتے ہیں اُس نے کہا کہ کھانے کی بھی خبر کردی ہے کہ وہ کسقدر ہے میں نے کہا کہ ہاں حضرت جانتے ہیں حضرت تشریف لائے اور دیگ کے اندر نظر کی اور فرمایا کہ گوشت اُسمیں سے نکالو اور کچھ اُسمیں رہنے دو پھر تنور پر تشریف لیگئے اور تنور میں نظر کی اور فرمایا کہ روٹیاں اسمیں سے نکال لو اور کچھ اسمیں رہنے دو پھر حضرت نے ایک طبق منگوایا اور اُسمیں روٹیاں توڑکر چور دیں اور مجھ سے فرمایا کہ دس دس آدمیوں کو کھلاتا جا دس کے پاس ہی وہ کھانا لیگیا دسوں نے سیر ہوکر کھایا اور اُس کھانے میں وہ انگلیوں کا نشان تو موجود تھا اور اُسمیں سے کچھ کم نہوا تھا اسی طرح سبنے کھایا دس دس کے وارسے اور مجھ سے رسولخدا نے گوسفند کا دست طلب کیا میں دیگ میں سے نکالکر لایا اور اسی طرح دس آدمیوں نے وہ بھی کھایا وہ کھاکر چلے گئے اور ایک دست مجھ سے اور طلب کیا میں لیگیا اُسکو بھی دس آدمی کھاکر چلے گئے پھر مجھ سے دست مانگا میں نے لاکر حاضر کیا اور حضرت سے میں نے پوچھا کہ گوسفند کے کتنے دست ہوتے ہیں فرمایا کہ دو میں نے کہا کہ قسم ہے خدا کی تین تو میں لاچکا ہوں فرمایا کہ اگر تو خاموش رہتا تو ایک دست کو کل آدمی کھاتے جابر کہتے ہیں کہ میں دس دس آدمیوں کو کھلاتا تھا اور کھانے پر فقط انگلیوں کا اثر معلوم ہوتا تھا اور اُسمیں سے کچھ کم نہوتا تھا یہانتک کہ کل آدمی سیر ہوگئے اور کھانا بدستور اُسی طرح موجود تھا اور ہمنے اپنے ہمسایہ کے لوگوں کو اُسمیں سے کھلایا اور مدت تک خود ہمنے کھایا اور رسولخدا نے خندق کھودی اور آٹھ اُسکے دروازے رکھے اور بعد تمام ہونے خندق کے تین روز کے بعد علم دشمنوں کے لشکر کے نمودار ہوئے اور مالک بن عوف مع بنی اسد اور غطفان اور فزارہ اور یہود یہ سب مدینہ کی جانب مشرق اور وادی کے اوپر جاکر ٹھہرے اور ابوسفیان مع لشکر قریش جانب غرب مدینہ کے زیر وادی جا اُترے اور یہود قریضہ کہ جنہوں نے حی بن اخطب کے بہکانے سے عہد توڑا تھا وہ کفار کے مددگار ہوئے اور کفار کے لشکر کی کثرت سے حضرت کے ہمراہیوں میں سے ضعیف الایمان اور منافق آدمی گھبرانے لگے اور خوف اُنکے دلوں میں پیدا ہوا چنانچہ خدا تعالےٰ فرماتا ہے کہ اِذْ جَآءُوْكُمْ یاد کرو تم جسوقت کہ آئے وہ لشکر تمہارے پاس مِّنْ فَوْقِكُمْ اوپر تمہارے سے یعنی وادی کے اوپر سے جانب مشرق سے کہ وہ بنی غطفان وغیرہ تھے وَمِنْ اَسْفَلَ مِنْكُمْ اور نیچے تمہارے سے زیر وادی سے جانب مغرب سے کہ وہ قریش تھے وَاِذْ زَاغَتِ الْاَبْصَارُ اور

جسوقت کہ کج ہوئیں بینائیاں اور آنکھوں میں پھرنے لگیں شدت خوف سے وَبَلَغَتِ الْقُلُوْبُ الْحَنَاجِرَ اور پہنچی دل گلوں کو نہایت دہشت سے وَتَظُنُّوْنَ اور گمان کرتے تھے تم اے مسلمانو بِاللّٰهِ ساتھ خدا کے الظُّنُوْنَا طرح طرح کے گمان اسواسطے کہ مومنین ثابت اور خالص ایمان والے تو یہ گمان کرتے تھے کہ حق تعالی اپنے دین کو غالب کرے گا اور مومنین کو فتح دیگا اور منافق گمان کرتے تھے کہ لشکر اسلام ان فوجوں کی تاب نلاکر جڑ اور بنیاد سے جاتے رہیں گے اور خاص ضعیف الایمان باوجود اعتقاد وفا ہونے وعدہ کے نہایت خوف کرتے تھے اور اہل مدینہ اور ابن عامر اور ابو بکر اور قتیبہ الظنونا کو حالت وصل اور وقف میں الف کے ساتھ پڑھتے ہیں اور اہل بصرہ اور حمزہ بغیر الف کے دونو حالت میں اور باقی حالت وقف میں الف کے ساتھ اور حالت وصل میں بدون الف کے پڑھتے ہیں اور فرماتا ہے خدا کہ هُنَالِكَ ابْتُلِيَ الْمُؤْمِنُوْنَ اس جگہ آزمائے گئے مومنین کہ ثابت قدم ڈگمگانے والوں سے جدا ہوگئے وَزُلْزِلُوْا اور ہلائے گئے مسلمان زِلْزَالًا ہلایا جانا شَدِيْدًا ۝ سخت یعنی اپنی جگہ سے جاتے رہے مثل نامردوں کے کہتے ہیں کہ بیس وزیادہ بیس روز اور بعضی روایت میں یہ ہے کہ پندرہ روز کفار کے لشکروں نے گرد مدینہ کے توقف کیا ہر روز خندق کے کنارہ پر آتے تھے اور طرفین سے تیر اور پتھر چلتے تھے اور رات کو شبخون مارتے تھے اور حضرت سید عالم دار وہو کر مع ایک جماعت اصحاب کے انکے دفع کرنے میں مشغول ہوتے تھے اور جسوقت کار نہایت سخت ہوا تو حضرت نے واسطے امتحان ایمان اور ثابت قدمی اصحاب کے سعد معاذ اور سعد عبادہ کو کہا کہ میں اس فکر میں ہوں کہ مدینہ کو کفار سے خرید کروں تہائی میوہ مدینہ کے سے تاکہ غطفان مع قبایل دیگر یہاں سے پھر جائیں اور فتنہ کوتاہ ہو تم اس مقدمہ میں کیا کہتے ہو ان دونو نے کہا کہ یا رسول اللہ اگر حکم خدا کا اس مقدمہ میں نازل ہوا ہے تو ہم فرمانبرداری کرتے ہیں اور جان اور مال اپنا خدا اور رسول پر فدا کرتے ہیں حضرت نے فرمایا کہ اس مقدمہ میں وحی تو نازل نہیں ہوئی ہے لیکن میں دیکھتا ہوں کہ کل عرب متفق الکلمہ ہیں اور میں چاہتا ہوں کہ انکا شر اس شہر سے دفع کروں سعد معاذ نے کہا کہ یا رسول اللہ ایام جاہلیت میں ہرگز اس قوم کو طمع نہ تھی کہ ہم اپنے میوہ میں سے انکو حصہ دیویں مگر بطریق مہمانی کے اور اب خدا تعالی نے ہمکو بزرگی اسلام کی دی ہے کیونکر ہم انکو اپنا مال دیویں اور اپنا عجز انکے سامنے ظاہر کریں بخدا کہ ان کو سوائے شمشیر کے اور کچھ نہ دیویں گے رسولخدا نے جسوقت ثابت قدمی انکی جانی تو خوشحال ہوئے اور معلوم ہوا کہ یہ لڑائی میں کوتاہی نہ کریں گے پس عمرو بن عبدود قریشی مع جماعت سواروں قریش کے مثل عکرمہ بن ابی جہل اور ہبیرہ بن ابی وہب اور نوفل بن عبد اللہ اور ضرار بن کلاب کے سوار ہوا اور واسطے جنگ کے قصد کیا اور وہ سب اپنے لشکر کے گرد جاکر پھرے اور بنی کنانہ اور بنی عمیر سے کہا کہ چلو اور انسے لڑو کہ آج معلوم ہو کہ محمد جو کچھ کہتا ہے اور دعوی کرتا ہے وہ سب دروغ ہے پس خندق کے کنارہ پر آئے اور خندق کو دیکھا اور کہا کہ یہ ایک فریب ہے کہ عرب ایسا فریب نہیں کرتے تھے اور خندق کے ایک تنگ راستہ سے اسمیں وہ داخل ہوئے اور گھوڑے اپنے گدانے لگے امیر المومنینؑ مع ایک جماعت مومنین کے انکے دفع کرنے کو آئے اور عمرو بن عبدود نے گھوڑا اپنا اپنی جماعت سے باہر نکالا اور وہ شجاعت اور قوت میں مشہور تھا اور بڑا قوی اور دراز قد اور فربہ جوان تھا اور کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ وہ اونٹ پر سوار ہو جاتا تھا رستہ میں ایک قافلہ ملا وہ اونٹ سے نیچے اترا اور اونٹ کی سپر بنائی اور ایک کھجور کا درخت پڑا تھا اسکو بجائے حربہ ہاتھ میں لیکر قافلہ کو لوٹ لیا اور اسکو ہزار سوار جنگی کے برابر جانتے تھے اور عرب کے بہادروں میں مشہور تھا اور حضرت امیر المومنینؑ کے مقابل ہونے کی وجہ یہ ہے کہ جسوقت وہ خندق سے گزر کر گھوڑا گدانے لگا تو رسولخدا صلعم نے اصحاب سے کہا کہ کون شخص ہے کہ اس ملعون کے شر کو دفع کرے سب اصحاب نے اپنے سر نیچے کو جھکائے اور کسی نے جواب دیا امیر المومنینؑ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ میں جاتا ہوں فرمایا کہ وہ عمرو ہے تو بیٹھ جا اور رسولخدا نے اصحاب کی صف باندھکر انکو اپنے آگے کھڑا کیا تھا جسوقت عمرو آیا تو سب رسولخدا کے پیچھے ہوگئے اور حضرت کو آگے اپنے کرلیا اور ایک شخص نے حضرت کے اصحاب میں سے دوسرے شخص سے کہ اسکے پہلو میں کھڑا تھا کہا کہ نہیں دیکھتا ہے تو کہ یہ شیطان عمرو بن عبدود ہے واللہ اسکے ہاتھ سے کوئی بھی نجات نہ پائیگا آؤ محمد کو دفع کردیں اسکی طرف تاکہ اسکو قتل کرے اور پھر ہم اپنی قوم میں مل جائیں اسوقت اللہ تعالی نے یہ آیت نازل کی کہ قد یعلم اللہ المعوقین منکم الآیہ اور عمرو نے نیزہ اپنا زمین میں گاڑ دیا اور گھوڑے کو گداتا ہوا ابھرتا تھا اور لڑائی طلب کرتا تھا اور رجز پڑھتا تھا اور ملامت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ کہاں ہے جنت تمہاری جسکا تم گمان کرتے ہو کہ جو کوئی قتل کیا جائے وہ اسمیں داخل ہوگا اصحاب حضرت کے یہ سب سنتے تھے اور کچھ نہیں کہتے تھے پھر علی ابن ابیطالب نے رسولخدا سے عرض کی کہ یا رسولخدا میں جاتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ نہیں یہ عمرو ہے اور عمرو بن عبدود

نے پھر طلب کیا کہ کوئی مجھ سے لڑنے کو آئے اور اپنا فخر اور بہادری بیان کرتا تھا اور مسلمانوں کی حقارت ظاہر کرتا تھا امیر المومنینؑ کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول خدا میں جاتا ہوں حضرت نے فرمایا کہ نہیں تو بیٹھ جا یہ عمر ہے امیر المومنینؑ نے کہا کہ اگرچہ عمر ہو اور اصحابوں کا یہ حال تھا کہ دم نہ مارتے تھے اور زبانیں اپنی بند کیے بیٹھے تھے اور سر نہیں ہلاتے تھے رسول خدا نے جسوقت دیکھا کہ کوئی انمیں سے اس قابل نہیں ہے اور مرنے سے پہلے ہی مرے جاتے ہیں تو اسوقت علیؑ کو جہاد کا حکم دیا ابو القاسم خسکانی نے لکھا ہے کہ رسول خدا نے اپنی زرہ علیؑ کو پنہائی اور اپنی شمشیر ذوالفقار انکو دی اور اپنا عمامہ انکے سر پر باندھا اور فرمایا کہ اے علیؑ جا اور اپنے کار میں مشغول ہو اور جسوقت کہ علیؑ نے پشت پھیری تو حضرت نے دونو ہاتھ اٹھا کر دعا کی کہ خداوندا تو اسکا نگہبان رہ آگے سے اور پیچھے سے اور داہنے سے اور بائیں سے اور اسکے سر اوپر سے اور اسکے قدموں کے نیچے سے اور حضرت علیؑ اسکے پاس پہنچے اور اس سے فرمایا کہ جلدی نہ کر تیرا جواب دینے والا آ پہنچا ہے کہ وہ عاجز نہیں ہے عمر نے کہا کہ تو کون ہے فرمایا کہ میں علیؑ بن ابیطالبؑ ہوں کہا کہ اے علیؑ تو الٹا پھر جا میں نہیں چاہتا ہوں کہ تو میرے ہاتھ سے قتل ہو اسلئے کہ مجھ میں اور تیرے باپ میں دوستی تھی امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ میں چاہتا ہوں کہ تو میرے ہاتھ سے قتل ہو اور لیکن اے عمر میں نے سنا ہے کہ تو نے بارہا کہا ہے کہ اگر مجھ سے کوئی دو خصلتوں میں سے ایک خصلت کو چاہے تو میں اسکے واسطے قبول کروں اور میں تجھکو ایک خصلت کی طرف بلاتا ہوں کہا کہ وہ کیا ہے فرمایا کہ وہ یہ ہے کہ خدا پر اور اسکے پیغمبر پر تو ایمان لا کہا کہ مجھکو اسکی احتیاج نہیں ہے اور وہ دوسری بات کیا چاہتا ہے فرمایا کہ پیادہ ہو جا اور گھوڑے سے نیچے اتر تا کہ ہم اور تم آپسمیں لڑیں کہا کہ اے علیؑ مجھکو افسوس آتا ہے کہ تو میرے ہاتھ سے مارا جائے الٹا پھر جا اور میری نصیحت کو مان امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ تو نے کہاں سے جانا کہ میں تیرے ہاتھ سے مارا جاؤنگا اور تو میرے ہاتھ سے نہ مارا جائے عمر غصہ ہو کر گھوڑے سے نیچے اتر پڑا اور ایک دو نوبت آپسمیں حملہ کیا عمر نے آگے بڑھکر امیر المومنینؑ پر تلوار چلائی حضرت علیؑ نے سپر سر پر کی اور اسکی تلوار نے سپر کو کاٹا اور سر کے نیچے خود کو کاٹ کر سر مبارک حضرت علیؑ کو زخمی کیا امیر المومنینؑ ایک جانب کو آئے تا کہ اپنے زخم کو باندھیں اور عمر نے گمان کیا کہ میں نے اسکو قتل کیا ہے دوسرے آدمی سے لڑنا طلب کیا حضرت علیؑ اپنا زخم باندھکر پھر اسکے پاس پہنچے عمر نے کہا کہ تو کون ہے فرمایا کہ میں وہی ہوں کہ پہلے تجھ سے لڑتا تھا کہنے لگا کہ میر القصور تو ایسا تھا کہ میری ضرب سے کوئی سلامت نہیں رہتا ہے فرمایا کہ اے عمر اب نوبت میری ہے کہا کہ لا کیا تیرے پاس ہے حضرت علیؑ نے اسپر حملہ کیا عمر نے سپر اپنے سامنے کی حضرت علیؑ نے ہاتھ اپنا نیچا کر کے ایک تلوار اسکی ران پر ماری کہ پاؤں اسکا الگ ہو کر زمین پر گر پڑا اور عمر بھی اسکے ساتھ زمین پر آیا اور حضرت علی علیہ السلام کود کر اسکے سینے پر سوار ہوئے اور اسکے سر کو تن سے جدا کر کے اپنے ہاتھ میں لیا اس طرح سے کہ دونو لشکروں نے دیکھا اور پھر اسکو زمین پر ڈالدیا جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ میں امیر المومنینؑ کے ہمراہ گیا کہ دیکھوں میں کہ حال علیؑ کا اور عمر کا لڑنے میں کہانتک پہنچے پس وہ دونو آپسمیں لپٹے اور دونو کے حملے اور کشتی سے اسقدر غبار اٹھا کہ دونو غبار میں پوشیدہ ہو گئے اور میں انکو نہیں دیکھتا تھا اور بعد ایک عرصہ کے میں نے علیؑ کی آواز سنی کہ فرمایا اللہ اکبر اسوقت میں نے جانا کہ علیؑ نے عمر کو قتل کیا اور جو آدمی کہ عمر کے ہمراہ تھے وہ سب بھاگ گئے اور نوفل بن عبد اللہ کہ اسکے ہمراہیوں سے تھا وہ خندق میں گرا مسلمان اسپر پتھر مارنے لگے امیر المومنینؑ نے سب کو دور کیا اور خندق میں جا کر اس سے لڑے اور اسکو دو ٹکڑے کیا اور جسوقت غبار میں وہ دونو پوشیدہ ہو گئے تو منافقین نے کہا کہ لو علیؑ مارا گیا جسوقت غبار دفع ہوا تو انہوں نے علیؑ کو سلامت دیکھا اسکے سینہ پر اور عمر کو مقتول اور حضرت علیؑ اسکے سر کو لیکر رسول خدا صلعم کے پاس آئے اور خون حضرت علیؑ کے سر سے جاری تھا عمر کے ضرب کا اور تلوار سے کبھی خون ٹپکتا تھا رسول خدا نے علیؑ کو بہت پیار کیا اور بہت تعریف کی اور فرمایا کہ ضربۃ علی یوم الخندق افضل من عبادۃ الثقلین یعنی ثواب ضربت علیؑ کا بروز جنگ خندق افضل ہے ثواب عبادت جن اور انس سے اور اسی جگہ سے کہا ہے کہ شعر گر نبودے دست حیدر ذوالفقار * کے شدے اللہ اکبر آشکار * اور جسوقت رسول خدا کا پیار حضرت علیؑ کی نسبت لوگوں نے دیکھا تو بہت شاق ہوا اور کینے دلوں میں پیدا ہوئے کہ جنکو بعد رسول خدا کے سینوں سے باہر نکالا اور حسن بصری سے روایت ہے کہ جسوقت علیؑ نے عمر بن عبدود کو قتل کیا اور اسکا سر جدا کر کے لائے اور رسول خدا کے روبرو ڈالا تو ابوبکر اور عمر بن الخطاب کھڑے ہوئے اور علیؑ کے سر کو بوسہ دیا اور بروز غدیر خم بھی عمر بن خطاب نے علیؑ سے کہا تھا کہ تو میرا اور جمیع مومنین کا مولی ہے لیکن باوجود اسکے اپنا

مطلب ہاتھ سے نہ دیا اور ابوبکر بن عباس نے روایت کی ہے کہ علیؑ نے ایسی ضرب لگائی کہ اسلام میں اُس سے زیادہ بزرگ کوئی ضرب نہ تھی کہ جس سے اسلام
قوی ہوا یعنی وہ ضرب جو عمر بن عبدود کے علیؑ نے لگائی تھی اور ایک ضرب وہ تھی کہ اُس سے زیادہ شوم اور بد کوئی ضرب اسلام میں نہ تھی اور وہ ضرب ابن ملجم
کی تھی کہ جو علیؑ کے لگائی تھی اور باعث مشرکوں کے فرار کرنے کے علیؑ ابن ابیطالب ہوئے کہ عمر کو اور نوفل کو قتل کیا اور اصحاب نے علیؑ سے کہا کہ اے علی زرہ
عمر کی تو نے کسواسطے نہ لی کہ قبایل عرب میں ایسی زرہ کسی کے پاس نہ تھی فرمایا کہ نہ چاہا میں نے کہ اُسکا ستر ظاہر ہو جاوے اور منقول ہے کہ مشرکین عمر بن عبدود کا مردہ
دس ہزار دینار کو خرید کرتے تھے رسولخدا نے نہ دیا اور فرمایا کہ میں مُردوں کا مول نہیں کھاتا ہوں اور رسولخدا نے زبیر کو ہبیرہ بن وہب کے قتل کرنے کو بھیجا
زبیر نے ایک تلوار اُسکے سر پر لگائی کہ اُسکا سر پھٹ گیا اور عمر بن خطاب کو رسولخدا نے حکم دیا کہ ضرار بن خطاب سے جاکر جنگ کر جسوقت عمر سے ضرار کا مقابلہ
ہوا تو عمر نے ضرار کی طرف تیر چلایا ضرار نے کہا کہ وائے تجھپر اے بیٹے صنحاک کے کہ تو مجھپر تیر چلاتا ہے لڑائی میں قسم ہے خدا کی اگر تو مجھپر تیر چلائیگا تو میں عدی کی
اولاد میں سے کسی کو مکہ میں زندہ نہ چھوڑونگا پس عمر بھاگ گیا اور اُسکے پیچھے ضرار پہنچا اور عمر کے سر پر نیزہ لگایا اور عمر بھاگ گیا اور مختصر یہ ہے کہ بعد قتل عمر بن
عبدود اور نوفل کے کفار کی کمر ٹوٹ گئی اور حق تعالے نے درمیان غطفان اور بنی نضیر اور مشرکوں کے تفرقہ ڈالدیا اور اُنکی آپسمیں برخلافی ہو گئی اور سب
اپنی اپنی رائے علیحدہ کہتے تھے اور موجب اُنکے آپس کی برخلافی کا یہ ہے کہ جسوقت بنی قریضہ نے حی بن اخطب کے بہکانے سے رسولخدا کا عہد توڑ ڈالا تو رسولخدا
کو اور مسلمانوں کو اُسکا بہت رنج ہوا اور آدھی رات کے وقت نعیم بن مسعود اشجعی رسولخدا کے پاس آیا اور وہ قریش کے جنگ خندق کے لیے آنے سے تین روز
پہلے ایمان لایا تھا اُس نے کہا کہ یا رسول اللہ تحقیق کہ میں ایمان لایا ہوں خدا پر اور تیری تصدیق میں نے کی ہے اور ایمان میرا کفار پر پوشیدہ ہے اور میرے
ایمان لانے کو اُنمیں سے کوئی نہیں جانتا ہے اگر تم مجھکو حکم دو نصرت کرنے کا اور جان سے لڑائی کرنے کا تو میں حاضر ہوں اور اگر آپ مجھکو حکم دیویں اس امر کا کہ میں درمیان
یہود کے اور قریش کے تفرقہ ڈالدوں اور ایک کو دوسرے سے برخلاف کردوں تو ایسا بھی کرسکتا ہوں یہانتک کہ یہودی اپنے قلعہ سے باہر نہ نکلیں فرمایا کہ ایسا ہی کر
کہ تفرقہ اُنکے درمیان پڑجاوے یہ میرے نزدیک بہت پسندیدہ ہے اُس نے عرض کی کہ مجھکو اجازت ہو کہ آپکے حق میں جو چاہوں سو کہوں فرمایا کہ جو
تیرا جی چاہے اور مناسب جانے سو وہ میرے حق میں کہہ نعیم حضرت سے رخصت ہو کر ابوسفیان کے پاس آیا اور کہا کہ تو میری دوستی کو اپنے حق میں جانتا ہے
اور میری نصیحت کو اپنے مقدمہ میں کہ خدا تمکو دشمن پر فتح دیوے مجھکو خبر پہنچی ہے کہ محمدؐ نے یہود سے موافقت کی ہے کہ تمہارے لشکر میں وہ داخل ہوں اور
تمپر وہ حملہ کریں اور محمدؐ نے اُنسے ایسا ایسا وعدہ کیا ہے اور بنی قریضہ نے جو محمدؐ کے ساتھ بدعہدی کی ہے اُسپر وہ بہت نادم ہوئے ہیں اور محمدؐ کے پاس آدمی بھیجا ہے
اور کہتے ہیں کہ تو ہمسے راضی نہوگا جبتک کہ ہم عرب کی قوم میں سے اشراف آدمیوں کو اول میں یعنی رہن میں لیکر تیرے پاس نہ بھیجیں کہ تو اُنکو قتل کرے
اور پھر ہم تیرے ہمراہ ہوکر اُنکو تیرے شہر سے نکالدیں گے پس تمکو چاہیے اے قریش کہ تم اُنکو اپنے لشکر میں نہ آنے دینا یہانتک کہ تم اُنسے رہن میں چند آدمی
اُنکے اشراف کے نہ لو کہ اُنکو مکہ کو روانہ کرو تاکہ تم اُنکے مکر اور غدر سے امن میں رہو ابوسفیان نے یہ سنکر کہا کہ توفیق خیر دے تجھکو خدا اور نیک جزا عطا
کرے اور ابوسفیان نعیم کے اسلام سے واقف نہ تھا اور نہ کوئی یہودیوں میں سے اور بعد اسکے نعیم جلدی سے بنی قریضہ یہودیوں کے لشکر میں گیا
اور کعب سے کہا کہ اے کعب تم مجھکو جانتے ہو کہ جو کچھ میری دوستی تمسے ہے اور محمدؐ سے عداوت ہے اسواسطے از راہ دوستی میں تمسے کہتا ہوں کہ مجھکو خبر معتبر
پہنچی ہے کہ ابوسفیان کہتا ہے کہ ان یہودیوں کو ہم یہاں سے نکالکر محمدؐ کی قربانی میں رکھدیں کہ یہ لڑائی میں آگے ہوں اگر اُنہوں نے فتح پائی تو نام
ہمارا ہی ہوگا نہ اُنکا اور اگر ہمکو شکست ہوئی تو لڑائی کے آگے وہ ہونگے وہی قتل کیے جاویں گے پس مناسب نہیں ہے کہ اُنکو بلاکر اپنے لشکر میں
داخل کرو یہانتک کہ دس آدمی اُنکے اشراف میں سے بطور رہن کے تم لو کہ وہ تمہارے قلعہ میں بند رہیں اگر اُنہوں نے محمدؐ پر فتح پائی تو وہ یہاں سے حرکت
نہ کریں جبتک کہ اُس عہد کو نہ پھیر دیں تم پر کہ جو تمہارے اور محمدؐ کے درمیان تھا اسواسطے کہ اگر قریش بھاگ گئے اور محمدؐ پر اُنکو فتح نہوئی تو محمدؐ تمسے لڑیگا
اور تمکو قتل کریگا اُن یہودیوں نے سنکر کہا کہ خداتعالیٰ تجھکو جزائے خیر دے اے نعیم تو نے خوب کہا اور ہم اپنے قلعہ میں سے نہ نکلیں گے یہانتک کہ ہم
اُنسے اول میں کچھ آدمی لیویں کہ اُنکو اپنے قلعہ میں بند کرکے رکھیں اور بعد اُسکے غطفان کے پاس گیا اور کہا کہ اے گروہ غطفان میں تم میں سے ہوں

اور تمکو از راہ دوستی نصیحت کرتا ہوں ہیں پس جو کچھ کہ قریش کے واسطے کہا تھا وہ اُنسے بھی کہا یہ سبب تھا اُن قوموں کے آپسمیں برخلاف ہونے کا اور ایک قوم کا دوسری قوم سے مطمئن نہونے کا پس جب دوسرا دن ہوا اور وہ شنبہ کا روز تھا اُس روز یہود کچھ کام نہیں کرتے ہیں اور ابو سفیان نے اُسی شنبہ کی صبح کو شوال کے مہینہ میں سنہ پانچ ہجری میں عکرمہ بن ابو جہل کو مع چند آدمیوں قریش کے یہودیوں کے بھیجا اُنہوں نے جاکر بیان کیا کہ اے گروہ یہود کی ابو سفیان کہتا ہے کہ چوپائے ہمارے ہلاک ہوئے اور ہم مقام میں نہیں ہیں جلدی نکلو کہ محمدؐ سے چلکر لڑیں یہود نے کہلا بھیجا کہ آج کا روز شنبہ کا ہے اور ہم شنبہ کے روز کوئی کام نہیں کرتے ہیں اور ہم تمہارے ہمراہ ہوکر لڑائی بھی نہیں کرسکتے ہیں محمدؐ سے یہانتک کہ تم کچھ اپنے آدمی ہمکو رہن دو کہ ہم اُنپر اعتماد کریں تم تو جاتے نہیں ہو اور ہمکو بلاتے ہو کہ ہم محمدؐ سے جاکر لڑیں ابو سفیان نے یہ سنکر کہا کہ واللہ یہ وہ امر ہے کہ جس سے نعیم نے ہمکو ڈرایا تھا ابو سفیان نے یہود کو کہلا بھیجا کہ ہم تمکو اپنا ایک آدمی بھی ندیویں گے اگر تم چاہتے ہو محمدؐ سے لڑو اور اگر چاہو بیٹھے رہو یہود نے کہا کہ واللہ یہ وہ امر ہے کہ جسکی نعیم نے اطلاع کی تھی اور ابو سفیان کو کہلا بھیجا کہ واللہ ہم ہرگز نہ لڑیں گے جبتک کہ تم ہمکو رہن میں اپنے آدمی نہ دو خدا تعالیٰ نے اُن قوموں کے درمیان برخلافی اور تفرقہ ڈالدیا اور ہر ایک اُنمیں سے اپنی بات کو دوسرے کی رائے کے برخلاف بیان کرتا تھا اور عہد اور موافقت جو آپسمیں کی تھی وہ مخالفت سے بدل ہوگئی اور خدا تعالیٰ نے ایک ہوا نہایت سرد اور سخت اُنپر بھیجی کہ وہ خاک اور تنکے اُنکی آنکھوں میں ڈالتی تھی اور آگ کو اُنکی اُس نے بجھادیا اور کھانے کی دیگچیوں کو اوندھا کردیا اور خیمے اُنکے اکھاڑ ڈالے اور طنابیں خیموں کی توڑ ڈالیں اور گھوڑے اُنکے بھاگ گئے اور جسوقت یہ ہوا اُنپر چلی تو نہایت حادثہ اُنپر واقع ہوا اور خوف اور ڈر اُنکے دلوں میں پیدا ہوا اور فرشتوں نے اطراف و جوانب لشکرگاہ سے آوازیں تکبیروں کی بلند کیں اور خوف اُن لوگوں کو اسقدر ہوا کہ ہر ایک سردار قوم کا کہتا تھا کہ میرے پاس سے دور نہو اور مجھکو اپنی محافظت میں رکھو اور شب کو حضرت علیؑ اپنے لشکر کی محافظت کرتے تھے اور خندق سے پار اُترکر قریش کے لشکر تک پہنچتے تھے اور اُنکو دیکھتے تھے اور ساری رات پھرتے تھے جب صبح ہوتی تھی تو اپنے مقام پر آتے تھے اور رسولخدا نے جسوقت اصحاب کا بیقرار ہونا دیکھا بسبب گھر جانے کے اور حصار میں بند ہونے کے تو حضرت نے دعا کی خدا تعالیٰ نے وہ ہوا بھیجی کہ جس سے سب کفار گھبرا گئے اور پراگندہ ہوگئے اور خوف اُنکے دلوں میں پیدا ہوا اور رسولخدا نے فرمایا کہ جو کوئی اُن لوگوں کی خبر میرے پاس لاوے وہ رفیق میرا جنت میں ہو اور اصحاب پر جو بھوک اور خوف غالب تھا کوئی نہ اُٹھا حذیفہ کہتے ہیں کہ مجھکو رسولخدا نے بلایا میں نے ناچار ہوکر جواب دیا کہ حاضر ہوا میں یا رسولخدا صلعم فرمایا کہ تو جا اور قوم کی خبر لا کہ اُنکا کیا حال ہے اور کسی سے بات نکرنا یہانتک کہ تو اُلٹا پھر کر میرے پاس آوے میں گیا اور دیکھا کہ ہوا نے اُنکو زیر و زبر کر رکھا ہے نہ اُنکا خیمہ درست ہے نہ آگ روشن ہے اور نہ اُنکی دیگچیاں چولھوں پر قایم ہیں اسمیں ابو سفیان آیا اور کہا کہ اے گروہ قریش کی اپنے داہنے اور بائیں نظر کرتے رہو کہ کون شخص تمہارے پاس بیٹھا ہے حذیفہ کہتے ہیں کہ پہلے میں نے ہی شروع کیا اور میرے داہنی جانب ایک شخص تھا میں نے اُس سے پوچھا کہ تو کون ہے کہا عمرو عاص اور جانب چپ والے کو میں نے پوچھا کہ تو کون ہے کہا کہ معاویہ اور پھر ابو سفیان اپنے مقام پر اُٹھا چلا گیا اور کہا کہ اے گروہ قریش کی ہم مقام میں نہیں ہیں بلکہ سفر میں ہیں اور چوپائے ہمارے ہلاک ہوگئے اور بنو قریضہ نے ہمسے دغا کی اور اس ہوا نے کوئی چیز ہماری قائم اور درست نہیں رکھی اور بعد اسکے جلدی سے اونٹ پر سوار ہوا اور ایسا گھبرایا ہوا تھا کہ اونٹ کے پاؤں سے رسّی نہ کھولی اور اونٹ کو ہانکا تو وہ نہ چلا تب معلوم ہوا کہ رسّی اُسکے پاؤں سے نہیں کھولی ہے اُسوقت میں نے اپنے جی میں کہا کہ اسوقت اس دشمن خدا کے قتل کرنے کا کیا خوب موقع ہے اسکے ایک تیر ماروں میں نے تیر کمان میں رکھا اور ارادہ کیا کہ اُسکے تیر ماروں اُسوقت قول رسولخدا صلعم کا یاد آیا فرمایا تھا کہ کسی سے بات نہ کرنا یہانتک کہ تو اُلٹا پھر کر میرے پاس آوے اسلئے تیر کو میں نے کمان سے نکال لیا اور رسولخدا کی خدمت میں حاضر ہوا حضرت نماز میں مشغول تھے میرے آنے کو جو معلوم کیا تو اپنی ٹانگیں کشادہ کردیں میں اُنمیں سے نکلکر چلا گیا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو مجھ سے اُنکی خبر پوچھی میں نے سب حال بیان کیا اور ابو سفیان جسوقت مکہ کو روانہ ہوا تو سب قریش اُسکی رفاقت میں روانہ ہوئے اور بنی غطفان نے دیکھا کہ سب قریش بھاگ گئے ہیں اور وعدہ نصرت کا اور فتح کا خدا تعالیٰ نے وقت خندق کھودنے کے لیا تھا وہ ظاہر ہوا اور موافق اُسکے وعدہ کو جھوٹ جانتے تھے

اور کہتے تھے کہ محمد اپنی وعدہ سے اصحاب کو فریب دیتا ہے چنانچہ حق تعالیٰ اس سے خبر دیتا ہے کہ وَاِذْ یَقُوْلُ الْمُنٰفِقُوْنَ اور یاد کر تو اس وقت کو کہ کہتے تھے
منافقین وَالَّذِیْنَ فِیْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ اور وہ لوگ کہ بیچ دلوں انکے کے بیماری نفاق کی ہے اور اعتقاد میں انکے سستی ہے کہ مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ
نہیں وعدہ کیا ہے ہمسے خدا نے وَرَسُوْلُهٗ اور پیغمبر اسکے نے نصرت کا اور دین اسلام کے بلند ہونے کا اور فتح شام اور یمن اور ملک کسریٰ کا اِلَّا غُرُوْرًا
مگر فریب بنا کہ لوگوں کو بازی دیتے ہیں وَاِذْ قَالَتْ اور یاد کر تو اسکو بھی کہ جس وقت کہا طَّآئِفَةٌ مِّنْهُمْ ایک گروہ نے انمیں سے کہ یٰٓاَهْلَ
یَثْرِبَ اے اہل مدینہ یثرب نام مدینہ منورہ کا ہے یعنی ان منافقین نے کہا کہ اے مدینہ والو لَا مُقَامَ لَكُمْ نہیں ہے جگہ ٹھہرنے کی واسطے تمہارے محمد کے لشکر
میں اور یثرب نام مدینہ منورہ کا ہے اور سوائے اسکے اور بھی مدینہ کے نام ہیں طیبہ اور طابہ اور دار اور سکینہ اور جابرہ اور مجبورہ اور محبّہ اور محبوبہ اور عذرا اور مرحومہ
اور قاصمہ اور یندرا اور حفص نے مقام کو بضم میم پڑھا ہے اسم مقام یا مصدر میمی یعنی جگہ قیام کرنے کی واسطے تمہارے نہیں ہے فَارْجِعُوْا پس پھر جاؤ تم اور چلو
اپنے گھروں کی طرف کہ جو مدینہ میں ہیں اور اس لشکر سے بھاگو کہتے ہیں کہ ایک قوم کے گھر مدینہ کے اطراف میں تھے ان لوگوں نے رسول خدا سے کہا کہ ہمکو اجازت دو کہ
ہم اپنے گھروں کو جائیں اسواسطے کہ وہ مدینہ کے اطراف میں ہیں اور خالی پڑے ہیں ایسا نہو کہ یہود انکو منہدم کردیں اور ایک قوم کہتی تھی کہ آؤ بھاگ چلیں اور
جنگل میں چل رہیں اور صحرائی لوگوں کے مکانوں میں پناہ پکڑیں اسواسطے کہ جو کچھ محمد نے ہمسے وعدہ کیا تھا وہ سب باطل ہے اور اصحاب کو رسول خدا نے فرمایا کہ تم شب
مدینہ کی نگہبانی کرو اور امیر المومنین لشکر کی محافظت کرتے تھے وَیَسْتَاْذِنُ اور اذن چاہتا تھا فَرِیْقٌ مِّنْهُمُ ایک فرقہ ان منافقوں میں سے النَّبِیَّ
پیغمبر سے کہ ہم اپنے گھروں کو جائیں اور بہانہ کرکے یَقُوْلُوْنَ کہتے تھے کہ اِنَّ بُیُوْتَنَا تحقیق کہ گھر ہمارے عَوْرَةٌ خلل والے ہیں یعنی گرگئی
دیواریں استوار نہیں ہیں اور انمیں رخنے پڑے ہوئے ہیں ایسا نہو کہ دشمن شبخون ماریں ہمکو اجازت ہو کہ ہم وہاں جاکر انکو درست کریں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ
وَمَا هِیَ بِعَوْرَةٍ اور حال یہ ہے کہ نہیں ہیں وہ دیواریں خلل والیاں بلکہ وہ خوب مضبوط ہیں اِنْ یُّرِیْدُوْنَ اِلَّا فِرَارًا نہیں چاہتے ہیں وہ
منافقین مگر بھاگنا لڑائی سے یعنی غرض اصلی انکی ان دیواروں کے بہانہ سے بھاگنا وَلَوْ دُخِلَتْ اور اگر داخل کئے گئے ہوں وہ گھر عَلَیْهِمْ اوپر
ان منافقوں کے یعنی وہ منافقین ان گھروں میں داخل ہو کر ہجوم کریں مِّنْ اَقْطَارِهَا طرفوں انکی سے کہ ایکدفعہ ہی ان گھروں میں جا پڑیں
اور انکو گھیر لیویں ثُمَّ سُئِلُوا الْفِتْنَةَ پھر سوال کئے جائیں یہ لوگ فتنہ کو یعنی شرک کو کہ انسے مشرک ہوجانے کو کہیں اور مسلمانوں سے لڑنے کو تو
لَاٰتَوْهَا البتہ دیویں وہ اس فتنہ کو کہ انکے قول کو قبول کرکے وہ مشرک ہوجائیں اور مسلمانوں سے لڑنے پر موجود ہوں اور اہل حجاز نے لاتوہا کے ہمزہ کو بدون
مد کے پڑھا ہے یعنی البتہ آویں وہ اس فتنہ کو کہ مشرک ہوجائیں وَمَا تَلَبَّثُوْا بِهَآ اور نہ دیر کریں وہ ساتھ اس فتنہ کے یعنی شرک کے اختیار کرنے میں وہ
دیر نکریں اِلَّا یَسِیْرًا مگر تھوڑے اور یسیرا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی تلبثا یسیرا یا زمان کی صفت ہے یعنی زمانا یسیرا یعنی زمانہ تھوڑے تک دیر کریں
بلکہ جلدی مشرک ہوجائیں اور مسلمانوں سے جنگ کرنے پر مستعد ہوں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ نہ دیر کریں مگر تھوڑی اور سب بیخ و بنیاد سے
جاتے رہیں وَلَقَدْ كَانُوْا اور البتہ تحقیق تھے وہ بنو حارثہ اور بنو سلمہ کہ توبہ کرکے عَاهَدُوا اللّٰهَ عہد کیا تھا انہوں نے خدا سے مِنْ قَبْلُ پہلے
اس سے جنگ احد میں جس وقت کہ قتل ہونے کے خوف سے بھاگے تھے اور بعد اسکے نادم ہو کر توبہ کی تھی اور عہد کیا تھا خدا سے کہ بعد اسکے ہرگز لَا یُوَلُّوْنَ
الْاَدْبَارَ نہ پھیریں گے وہ پشتوں کو لڑائی میں بلکہ سب جہادوں میں وہ ثابت قدم رہیں گے اور کبھی نہ بھاگیں گے وَكَانَ عَهْدُ اللّٰهِ اور ہے
عہد خدا کا جو کہ انہوں نے کیا تھا مَسْئُوْلًا سوال کیا گیا یعنی اس عہد کے وفا کرنے اور توڑنے سے پوچھا جائیگا اور موافق اسکے انکو جزا دیجائے گی
قُلْ کہہ تو اے محمد ان منافقوں کو اور سست ایمان والوں کو کہ کسی وجہ سے لَّنْ یَّنْفَعَكُمُ الْفِرَارُ ہرگز نہ فائدہ دیگا تمکو بھاگنا اِنْ فَرَرْتُمْ
اگر بھاگوگے تم مِّنَ الْمَوْتِ موت سے اَوِ الْقَتْلِ یا قتل سے اسواسطے کہ جس وقت میں کہ لکھا ہے موت کا آنا یا قتل ہونا ہرگز وہ ٹل نہیں سکتا ہے جہاں
تم بھاگ کر جاؤگے وہیں لپیٹے جاؤگے اور ملک الموت تمہاری جان کو قبض کریگا موافق حکم قضا کے وَاِذًا اور اسوقت یعنی جس وقت کہ تم بھاگے اور
بھاگنے نے تمکو نفع بھی پہنچایا کہ تم بھاگ کر بچ رہے تو لَّا تُمَتَّعُوْنَ نہ فائدہ اٹھاؤ گے تم زندہ رہکر اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑا قلیلا صفت ہے تمتیع محذوف

کی یعنی نہ فائدہ اٹھاؤ گے تم مگر فائدہ اٹھانا تھوڑا کہ آخر کو فنا ہی اور پیالہ شربت مرگ کا پینا ہی قُلْ کہہ تو اے محمد اُن منافقوں سے کہ مَنْ ذَا الَّذِي يَعْصِمُكُمْ کون شخص ہی وہ کہ نگاہ رکھے تمکو اور بچائے مِّنَ اللَّهِ حکم خدا سے إِنْ أَرَادَ بِكُمْ اگر ارادہ کرے خدا ساتھ تمہارے سُوٓءًا برائی کا کہ تمکو تباہ یا ہلاک کرے أَوْ أَرَادَ بِكُمْ یا ارادہ کرے ساتھ تمہارے رَحْمَةً رحمت کا یعنی نصرت کا اور تاخیر موت کا تو پھر کون ہی کہ تمکو بدی پہنچا سکے وَلَا يَجِدُونَ اور نہیں پاتے ہیں وہ آدمی لَهُم واسطے اپنے مِّن دُونِ اللَّهِ سوائے خدا کے وَلِيًّا کوئی دوست کہ اُنکو نفع پہنچائے وَلَا نَصِيرًا اور نہ مددگار کہ اُنسے ضرر کو دُور کرے جسوقت کفار نے خندق سے پار ہو کر زور کیا تھا تو ایک شخص منافق نے حضرت کے ہمراہیوں میں سے اپنے ایک یار کو کہا تھا کہ عمر بن عبدود کسی کو زندہ نچھوڑے گا محمد کو آگے کردو کہ یہ مارا جائے اور ہم پھر اپنی قوم میں بلجائیں خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ قد یعلم اللہ المنافقین اور بعضے اس آیت کے نازل ہونیکی وجہ اس طرح بیان کرتے ہیں کہ ایک مرد رسولخدا صلعم کے لشکر میں سے مدینہ میں گیا اور اُس نے اپنے برادر حقیقی کو دیکھا کہ سامان عیش و طرب تیار کر رکھا ہی اور شراب نبیذ آگے رکھی ہی اُس نے کہا کہ اے بھائی تو خوشی اور راحت میں گزارتا ہی اور رسولخدا تیر اور شمشیر کے درمیان پھرتے ہیں اُس نے کہا کہ اے احمق تو یہاں بیٹھ کہ تجھکو اور تیرے یاروں کو بلانے گھیرا ہی اور محمد اس ورطہ سے کبھی سلامت نہ نکلیگا وہ مرد مدینہ سے اُلٹا پھرا اور بھائی سے کہا کہ میں تیرے حال کی رسولخدا کو خبر کرتا ہوں وہ جسوقت رسولخدا کے پاس پہنچا تو جبرئیل اُس سے پہلے پہنچے اور یہ آیت لائے قَدْ يَعْلَمُ اللَّهُ تحقیق جانتا ہی خدا الْمُعَوِّقِينَ منع کرنے والوں کو نصرت پیغمبر سے مِنكُمْ تم میں سے وَالْقَائِلِينَ لِإِخْوَانِهِمْ اور کہنے والوں کو واسطے بھائیوں اپنے کے کہ هَلُمَّ آؤ تم إِلَيْنَا طرف ہمارے عیش اور راحت میں اور لڑائی کہ موجب پریشانی کا ہی اُسکے درپے مت ہو اور کہتے ہیں کہ ابوسفیان اور یہودی منافقوں ضعیف الایمان کو کہتے تھے کہ تم اپنے تئیں ہلاکت میں کیوں ڈالتے ہو محمد صلعم کو چھوڑ کر چلے آؤ وہ لوگ اُنکے کہنے کو قبول کر کے لڑنے سے پہلو تہی کرتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ خدا جانتا ہی منع کرنے والوں کو محمد کی نصرت سے اور ہلم اسم فعل ہی اور اہل حجاز کے نزدیک وہ واحد اور تثنیہ اور جمع سب کے واسطے آتا ہے وَلَا يَأْتُونَ الْبَأْسَ اور نہیں آتے ہیں وہ منافق لڑائی میں إِلَّا قَلِيلًا مگر تھوڑی تھوڑی دیر اور قلیلا صفت ہی زمان محذوف کی یعنی زمانہ تھوڑے اسواسطے کہ کار اُنکا بہانہ ہی لڑائی اور کاہلی سے أَشِحَّةً بخیلی کرنے والے ہیں وہ عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے لڑنے سے یا خرچ کرنے سے اے مسلمانو اور اشحۃ حال واقع ہوا ہے اور وہ جمع شحیح کی ہی اور معنی شحیح کے بخیل کے ہیں اور مراد اس سے یہ مراد ہے کہ وہ لوگ نہیں چاہتے کہ فتح اور غنیمت تمہارے واسطے ہو فَإِذَا جَاءَ الْخَوْفُ پس جسوقت کہ آئے خوف دشمن کا اور لڑائی کا تو رَأَيْتَهُمْ دیکھے تو اُنکو کہ نہایت نامردی سے اور خوف سے يَنظُرُونَ إِلَيْكَ نظر کرتے ہیں وہ طرف تیرے کہ تَدُورُ أَعْيُنُهُمْ پھرتی ہیں آنکھیں اُنکی چپ و راست حیرت سے كَالَّذِي يُغْشَىٰ عَلَيْهِ مانند اُس شخص کے کہ پوشیدہ کیجاتی ہی عقل اوپر اُسکے یعنی مانند اُس شخص کے کہ غشی آتی ہے اُسکو مِنَ الْمَوْتِ سختیوں موت کے سے اور بیہوش ہوجاتا ہے وہ ایسا ہی حال اُن لوگوں کا ہوجاتا ہی شدت خوف سے فَإِذَا ذَهَبَ الْخَوْفُ پس جسوقت چلا جائے خوف اُنکا تمہاری فتح کی جہت سے اے مومنین اور غنیمت تمہارے ہاتھ لگے تو سَلَقُوكُم رنجیدہ کرتے ہیں وہ تمکو اور سخت باتیں تمکو کہتے ہیں بِأَلْسِنَةٍ حِدَادٍ ساتھ زبانوں تیز کے أَشِحَّةً بخیلی کرتے ہوئے عَلَى الْخَيْرِ اوپر بھلائی کے کہ وہ غنیمت ہی یعنی وقت تقسیم ہونے مال غنیمت کے جھگڑتے ہیں اور زیادہ مال لینے کی حرص کرتے ہیں اور تمسے سخت کلامی کرتے ہیں أُولَٰئِكَ یہ لوگ وہ ہیں کہ لَمْ يُؤْمِنُوا نہیں ایمان لاتے ہیں وہ خدا اور پیغمبر پر دل سے فَأَحْبَطَ اللَّهُ پس نیست اور نابود کردئے خدا نے أَعْمَالَهُمْ عمل اُنکے اسواسطے کہ جہاد اور سوائے اُسکے اور اعمال نیک اُنکے واسطے ثواب نہیں ہی اگر فریب کی نیت سے ہوں اور اگر خالص واسطے خدا کے اور اُسکی رضامندی کے واسطے ہوں اور جسوقت اُنکا ایمان درست نہو تو خدا کے واسطے وہ اعمال نہونگے اور جب خدا کے واسطے نہوئے تو ثواب بھی اُنمیں نہوگا وَكَانَ ذَٰلِكَ اور ہے وہ یعنی باطل اور نابود کرنا اعمال کا اُنکے عَلَى اللَّهِ يَسِيرًا اوپر خدا کے آسان کہ کوئی اُسکا مانع نہیں ہی اس آیت سے معلوم ہوا کہ آدمی کیسے ہی اعمال نیک بجا لائے جبتک کہ اُسکا ایمان صحیح نہیں ہی تو اُن اعمال کا کچھ فائدہ نہیں ہی يَحْسَبُونَ الْأَحْزَابَ گمان کرتے ہیں وہ

منافقین لشکروں کو کفار کے کہ وہ لَمْ یَذْهَبُوا نہیں گئے ہیں اب تک بلکہ وہیں ہیں اور حال یہ ہے کہ کفار سب بھاگ گئے کوئی قوم انمیں سے باقی نہیں ہے
لیکن انکا خوف منافقین پر اسقدر غالب ہے کہ اُن بھاگے ہوؤں کو کہتے ہیں کہ وہ لڑنیکے لئے کھڑے ہیں اور اس جہت سے وہ منافقین خندق سے بھاگ کر مدینے
میں جاتے ہیں اور وہاں جاکر پناہ پکڑتے ہیں اور ہر چند انسے کہا جاتا ہے کہ کفار بھاگ گئے لیکن وہ قبول نہیں کرتے ہیں اور اپنے گھروں سے باہر نہیں نکلتے ہیں
وَاِنْ یَّاْتِ الْاَحْزَابُ اور اگر آئیں وہ لشکر کفار کے دوسری بار تو یَوَدُّوْا دوست رکھیں اور آرزو کریں وہ منافقین کہ لَوْ اَنَّهُمْ البتہ
تحقیق وہ منافقین بَادُوْنَ صحرا نشین ہوجائیں فِی الْاَعْرَابِ بیچ عربوں جنگل کے رہنے والوں کے یعنی وہ منافقین نہایت خوف اور
نامردی سے آرزو کریں کہ کاش ہم مدینہ میں نہوتے بلکہ صحرا میں رہتے کہ یَسْئَلُوْنَ پوچھتے ہیں وہ ہر ایک آنے والے مدینہ کے سے عَنْ اَنْبَآئِكُمْ
خبروں تمہاری سے اے مومنین یعنی تمہارے حال کو تحقیق کرتے کہ کیونکر ہے غالب ہوگئے ہیں یا مغلوب ہیں اور تمہارے مغلوب ہونے کے منتظر ہوتے اور یعقوب نے
یسئلون کو یسّاءلون پڑھا ہے یعنی بہ تشدید سین اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَلَوْ كَانُوْا فِیْكُمْ اور اگر ہوتے وہ بیچ تمہارے اے مومنین یعنی اگر ہمراہ تمہارے وہ
خندق میں ہوتے اور مدینہ میں پھر جاتے اور کفار سے انکا مقابلہ ہوتا تو مَّا قٰتَلُوْٓا نہ لڑتے وہ اِلَّا قَلِیْلًا مگر تھوڑے اور اب حق تعالی رغبت دلواتا ہے
مومنین کو جہاد کرنے پر اور لڑائی پر صبر کرنے پر چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ البتہ تحقیق ہے واسطے تمہارے فِیْ رَسُوْلِ اللّٰهِ بیچ ذات رسولخدا کے
اُسْوَةٌ حَسَنَةٌ خصلت نیک اور پیشوا ہونا اسکا پس چاہیے کہ پیروی اسکی کرو تم لڑائی میں کہ ثابت قدم رہو اور سختیوں پر اس معرکہ کے صبر کرو
جیسے کہ وہ ثابت قدم ہے اور صبر کرتا ہے پس وہ حضرت بہت خوب پیشوا ہے لِّمَنْ كَانَ یَرْجُوا اللّٰهَ واسطے اس شخص کے کہ ہے وہ کہ امید رکھتا ہے خدا سے
رحمت کی کہ اسکے حال کے شامل ہو وَالْیَوْمَ الْاٰخِرَ اور روز آخرت کی امید رکھتا ہے یعنی اُس روز کے نعمتوں کی وَذَكَرَ اللّٰهَ كَثِیْرًا اور
یاد کرتا ہے وہ خدا کو یاد کرنا بہت زبان سے اور دل سے ظاہر اور پوشیدہ اور کثیرا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی ذکرا کثیرا اور کہتے ہیں کہ رسولخدا نے لشکروں
کے آنے سے اپنے اصحاب کو خبر دی اور فرمایا کہ انکی بھیڑ سے اور کثرت انبوہ سے مضطر نہو کہ کام تمپر سخت ہوجائے لیکن انجام میں فتح و ظفر تمہارے ہی نام ہے
اللہ تعالی اسکی خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَمَّا رَاَ الْمُؤْمِنُوْنَ اور جسوقت دیکھا مومنین نے جنگ خندق کے ایام میں الْاَحْزَابَ
لشکروں کو کفار کے کہ جنکے آنے کی پیغمبر نے خبر دی تھی جسوقت انہوں نے ان لشکروں کو دیکھا تو بمجرد دیکھنے کے قَالُوْا کہا کہ هٰذَا مَا وَعَدَنَا اللّٰهُ
وَرَسُوْلُهٗ یہ ہے وہ چیز کہ وعدہ کیا تھا ہمسے خدا نے اور پیغمبر اسکے نے وَصَدَقَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اور سچ کہا تھا خدا نے اور پیغمبر اسکے نے وَمَا زَادَهُمْ
اور نہ زیادہ کیا ان مومنین کو ان لشکروں کے آنے نے اِلَّآ اِیْمَانًا مگر ایمان کو خدا اور پیغمبر پر اور باور کرنا انکے وعدوں کا وَّتَسْلِیْمًا اور فرمانبرداری
خدا کی اور اسکے رسول کی کہ جسمیں سراسر سعادت دونو جہان کی ہے اور اب خدا تعالی خاص کرتا ہے بعضے مومنین کو ایک خصلت کے ساتھ کہ جو انمیں موجود
تھے چنانچہ بیان کرتا ہے کہ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مومنین میں سے رِجَالٌ ایسے مرد ہیں کہ صَدَقُوْا سچ کہا انہوں نے مَا عَاهَدُوا اللّٰهَ اس
امر کو کہ عہد کیا تھا عَلَیْهِ اوپر اسکے کہ ثابت قدم رہنا ہے لڑائی میں اور لڑنا واسطے رضامندی خدا کے ہے اس آیت کے نزول میں لکھتے ہیں کہ حضرت حمزہ
اور مصعب اور انس بن نضیر وغیرہ نے کہ حضرت کے اصحاب میں سے تھے نذر کی تھی کہ جس جہاد میں کہ ہم رسولخدا کے ہمراہ ہوں چاہیے کہ ثابت قدم
ہوکر خوب لڑائی کریں اور جبتک کہ ہم شہید نہوں آرام نہ پکڑیں حق تعالی نے فرمایا کہ یہ مومنین راست گفتار تھے عہد کرنے میں فَمِنْهُمْ پس بعض
انہیں سے مَّنْ قَضٰی وہ شخص ہے کہ ادا کیا ہے اُس نے نَحْبَهٗ نذر اپنے کو اور جہاد کرکے شہید ہوئے جیسے کہ حمزہ اور مصعب اور انس اور
کہتے ہیں کہ نحب بمعنی موت ہے اور نذر کو نحب اسلئے کہتے ہیں کہ جیسے کہ موت لازم ہے ایسے ہی نذر کا وفا کرنا لازم ہے پس بعضوں نے تو اپنی نذر کو وفا کیا
وَمِنْهُمْ اور بعضا انہیں سے مَّنْ یَّنْتَظِرُ وہ شخص ہے کہ انتظار کرتا ہے شہادت کا مثل تمام مومنین باقی کے کہ جو اعتقاد صحیح رکھتے ہیں وَ
مَا بَدَّلُوْا اور نہیں بدلا ہے انہوں نے عہد کو تَبْدِیْلًا بدلنا کسی وجہ سے کہ منافقین نے بدل ڈالا ہے بلکہ وہ اسپر ثابت قدم رہے ہیں اور اپنے
عہد کو وفا کیا ہے انہوں نے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ کبھی وہ جہاد میں سے بھاگے نہیں ہیں

پس بعض تو انمیں سے وہ ہے کہ اُس نے اپنی نذر کو وفا کیا کہ شہید ہوگیا جیسے کہ حمزہ اور جعفر بن ابیطالب اور بعضا اُنمیں سے منتظر ہی اپنی اجل کا یعنی علی بن ابیطالب
اور حضرت علیؑ نے ایک حدیث میں فرمایا ہی کہ اور البتہ تحقیق عہد کیا میں نے خدا سے اور اُسکے پیغمبر سے اور میرے چچا حمزہ اور میرے بھائی جعفر نے اور میرے چچا کے
بیٹے عبیدہ نے ایک امر پر وفا کیا ہمنے اُسکو واسطے خدا کے اور رسول اُسکے کے پس مقدم ہوئے مجھ سے ہمراہی میرے اور میں اُنکے پیچھے رہگیا واسطے ارادہ کرنے خدا کے
پس نازل کی خداتعالیٰ نے ہمارے مقدمہ میں آیت کہ رجال صدقوا آخر آیہ تک اور فرمایا ہی حضرت علیؑ نے دوسری روایت میں کہ ہمارے مقدمہ میں نازل
ہوئی ہی آیہ رجال صدقوا الخ اور واللہ میں منتظر ہوں اور میں نے نہیں بدلا ہی کوئی بدلنا اور امام محمد باقر علیہ السلام نے آیہ وکونوا مع الصادقین کی تفسیر میں
فرمایا ہی کہ کونوا مع علی بن ابیطالب یعنی ہو تم ساتھ علیؑ بن ابیطالب کے اور آل محمدؐ کے اسواسطے کہ خداتعالیٰ نے فرمایا ہی من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ
علیہ فمنہم من قضی نحبہ وہو حمزۃ ابن عبد المطلب ومنہم من ینتظر وہو علی بن ابیطالب اور فرماتا ہی خدا کہ وما بدلوا تبدیلا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی
کہ مومن دو قسم کے ہیں ایک مومن تو وہ ہی کہ راست کیا اُس نے عہد خدا میں اور اُسکو وفا کیا جس طرح سے کہ اُسکی شرط تھی اور اُسکے حق میں ہی قول حق تعالیٰ کا ہی
رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ اور یہ وہ شخص ہے کہ نہ پہنچیں گے اُسکو ہولیں دُنیا کی اور نہ ہولیں آخرت کی اور یہ اُن لوگوں میں سے ہی کہ شفاعت کریگا اوروں کی اور کوئی
اُسکی شفاعت نہ کریگا اور ایک مومن مانند گھاس اور پتوں زراعت کے ہی کہ کبھی تو کجی پر ہوتا ہی اور کبھی سیدھا قایم ہوتا ہی پس اُن لوگوں میں سے ہی کہ پہنچیں گے
اُسکو ہولیں دُنیا کی اور آخرت کی اور یہ اُن لوگوں میں سے ہی کہ اُسکی شفاعت کیجائیگی اور وہ کسی کی شفاعت نہ کریگا اور مناقب میں لکھا ہی کربلا میں اصحاب
حسین علیہ السلام کے جو کوئی اُنمیں سے ارادہ جانے کا واسطے جہاد کے کرتا تھا تو حسینؑ کو رخصت کرتا تھا اور کہتا تھا کہ السلام علیک یا ابن رسول اللہ پس جواب
دیتے تھے اُسکو حسینؑ وعلیک السلام اور فرماتے تھے کہ ہم بھی تیرے پیچھے آتے ہیں فمنہم من قضی نحبہ ومنہم من ینتظر اور وہ لوگ اسلیئے اپنے عہد کو وفا کرتے تھے
کہ **لِيَجْزِيَ اللّٰهُ** تاکہ بدلا دیوے خدا **الصّٰدِقِيْنَ** راست کہنے والوں کو اور عہد کے وفا کرنے والوں کو **بِصِدْقِهِمْ** ساتھ راستی اُنکی کے
یعنی ساتھ وفا کرنے عہد اُنکے کے **وَيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ** اور تاکہ عذاب کرے منافقین کو **اِنْ شَآءَ** اگر چاہے یعنی اگر وہ نفاق پر مریں اور دُنیا
میں اُنکو غلب کرے اور بلا میں مبتلا کرے **اَوْ يَتُوْبَ عَلَيْهِمْ** یا توبہ قبول کرے اوپر اُنکے اور اُنکو عذاب سے نجات دیوے اگر وہ نادم ہو کر اپنے کفر باطنی
اور افعال بد سے توبہ کریں **اِنَّ اللّٰهَ كَانَ** تحقیق کہ خدا ہی **غَفُوْرًا** بخشنے والا توبہ کرنیوالوں کا **رَّحِيْمًا** مہربان اُس شخص پر کہ جو توبہ کرکے
مرے اور ابوالقاسم حسکانی نے روایت کی ہی کہ حضرت علیؑ نے فرمایا کہ آیہ من المومنین رجال صدقوا ما عاہدوا اللہ علیہ ہمارے حق میں نازل ہوئی ہی اور
قسم ہی خدا کی کہ میں منتظر ہوں اپنی شہادت کا اور اکثر مفسرین لکھتے ہیں کہ یہ آیت حضرت امیرالمومنین علیہ السلام کی شان میں نازل ہوئی ہی اور ابوعبیدہ بن
حارث کے جو کہ بدر میں شہید ہوا ہے اور حمزہ کے جو کہ اُحد میں شہید ہوا ہے اور جعفر بن ابیطالب کے جو کہ موتہ میں شہید ہوا ہی اور عبیدہ اور حمزہ اور جعفر تو
اپنا عہد وفا کر گئے تھے اور امیرالمومنین منتظر تھے اور عبیدہ کا جنگ بدر میں شہید ہونا مذکور ہوگیا ہی اور حمزہ کا شہید ہونا بھی جنگ اُحد میں گزر گیا ہی اور جعفر
بن ابیطالب جو موتہ میں شہید ہوئے ہیں اُنکا قصہ اس طرح سے ہی کہ رسولخدا نے جعفر کو سردار لشکر کا کرکے واسطے جہاد کے روانہ کیا اور پرہیزگاری اور نگہبانی
لشکر کی اور لڑائی پر صبر کرنے کی اور بہت احتیاط کرنے کی وصیت کی جعفر کفار سے خوب لڑے اور داد شجاعت کی دی اور بہت آدمی قتل کیئے آخر کو ایک
ملعون آیا اور اُس نے ایک تلوار اُنکے داہنے ہاتھ پر ماری دست مبارک اُنکا کٹ کر گر پڑا اُنہوں نے جرأت کرکے علم اپنا دست چپ میں لیلیا اور ایک دوسرا ملعون
آیا اُس نے دست چپ اُنکا قطع کیا حضرت جعفر زندگی سے اپنے مایوس ہوئے اور مُنہ اپنا طرف مدینہ کے کرکے کہا کہ السلام علیک یا رسول اللہ مودع لا اسلام
دیگر یعنی سلام اوپر تمہارے میری جانب سے اے رسولخدا اسلام رخصت کرنے والے کا نہ سلام ملاقات کرنے والے کا پس کفار اُنکے گرد جمع ہوئے اور اُنکو شہید
کیا اور نیزہ سے اُنکو زمین پر سے اٹھایا اور نیزہ پر اُنکو ملبند کیا حق تعالیٰ نے نیزہ کی نوک پر اُنکو زندہ کیا اور دونو ہاتھوں کی جگہ دو بازوئے سبز اُنکو عطا کیئے
اور وہ نیزہ پر سے پرواز کرکے آسمان کو چلے گئے اور بہشت میں فرشتوں کے ہمراہ پرواز کرتے پھرتے ہیں اس سبب سے اُنکو جعفر طیار کہتے ہیں کہ وہ اُڑتے
پھرتے ہیں پس ابوعبیدہ اور حمزہ اور جعفر تو عہد کو وفا کر گئے کہ شہید ہوگئے اور علیؑ اپنی شہادت کے منتظر تھے اور کہتے ہیں کہ جبوقت [illegible] تھے

تو کہتے تھے کہ کونسی چیز منع کرتی ہی بدبخت ترین امت کو کہ اسکی ڈاڑھی کو میرے خون سے خضاب نہیں کرتا ہی اور بعد اسکے ابن ملجم ملعون نے انکو شہید کیا اور منقول ہی کہ جسوقت عبیدہ کو بدر میں اور حمزہ کو احد میں اور جعفر کو موتہ میں شہید کیا تو رسولخدا نے کہا کہ خداوندا تو نے مجھکو تنہا کر دیا میرے چچا حارث کے بیٹے ابو عبیدہ کو بدر میں شہید کر کے اور میرے چچا حمزہ کو احد میں شہید کر کے اور میرے چچا ابو طالب کے بیٹے جعفر کو موتہ میں شہید کر کے خداوندا یہ علی بن ابیطالب باقی ہی مجھکو تنہا نکرنا اور میرے مرنے سے پہلے اسکو دنیا سے مت اٹھانا تحقیق کہ تو بہتر وارث ہی سب وارثوں سے اور اسکو تو میرا وصی اور ولیعہد اور خلیفہ کر غرض یہہ ہے کہ خدا تعالی نے فتح جنگ خندق کا وعدہ کیا تھا بے دغدغہ لڑائی کی اور کفار سب بھاگ گئے وَرَدَّ اللّٰهُ اور پھیر دیا خدا نے مدینہ سے الَّذِينَ كَفَرُوا ان لوگوں کو کہ کافر ہوئے تھے یعنی ابو سفیان کو مع قریش کے اور یہودیوں کو کہ وہ بھاگ کر اپنے اپنے مقاموں کو چلے گئے مایوس ہو کر بِغَيْظِهِمْ ساتھ غصہ اپنے کے کہ بسبب شکست ہونے اور مراد کو نہ پہنچنے کے غصہ میں بھرے ہوئے تھے لَمْ يَنَالُوا خَيْرًا نہ پایا انہوں نے بھلائی کو یعنی نصرت اور غنیمت انکو میسر نہوئی وَكَفَى اللّٰهُ اور کفایت کی خدا نے الْمُؤْمِنِينَ مومنین کو الْقِتَالَ لڑائی کرنیکے سبب علی بن ابیطالب کے اور مقتول ہونے عمر کے انکے ہاتھ سے اور بسبب پہنچنے ہوا کے کہ اس نے انکو پریشان اور زیر وزبر کر دیا وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا قَوِيًّا زبردست عَزِيزًا غالب سب اشیا پر جو چاہے سو کرے اسکا کوئی مانع نہیں ہی اور حضرت صادق علیہ السلام فرماتے تھے کہ وکفی اللہ المومنین القتال بعلی بن ابیطالب و قتلہ عمر بن عبدود و کان ذلک سبب ہزیمۃ القوم یعنی اور کفایت کیا خدا نے مومنین کے تئیں لڑنا بسبب علی بن ابیطالب کے اور قتل کرنے اسکے کے عمر بن عبدود کو اور تھا وہ سبب بھاگنے قوم کا کہ عمر کے قتل ہونے سے کفار شکستہ دل ہو کر بھاگ گئے اور عبد اللہ بن عباس اور عبد اللہ بن مسعود کی بھی قرات یہی ہی کہ وکفی اللہ المومنین القتال بعلی بن ابیطالب اور منقول ہی کہ جسوقت رسولخدا جنگ خندق سے واپس ہوئے اور مع اصحاب مدینہ منورہ میں تشریف لائے اور بدن مبارک سے ہتھیار کھولے اور زینب خاتون کے حجرہ میں جا کر ہاتھ دھونے میں مشغول ہوئے اور ابھی آدھا سر نہ دھویا تھا کہ جبرئیل نازل ہوئے ایک عمامہ ریشمی سر پر رکھے ہوئے اور کہا کہ یا رسولخدا ابھی ملائکہ نے اپنے ہتھیار نہیں رکھے ہیں آپنے اپنے ہتھیار کیوں رکھدئے خدا تعالی تمکو حکم کرتا ہی کہ اسیوقت بنی قریضہ پر چڑھائی کرو اور مجھکو حکم ہوا ہی کہ میں انکے خیمے کی میخیں اکھاڑ ڈالوں اور دروازے انکے قلعہ کے کھولدوں اور وہ لوگ خوف سے مضطرب اور پریشان ہیں اور بہت حیران ہیں اور حکم ہے کہ تو نماز عصر نہ پڑھنا مگر بنی قریضہ میں اور وہ وقت ظہر کا تھا جسوقت کہ جبرئیل نازل ہوئے تھے پس رسولخدا صلعم دولت سرائے سے برآمد ہوئے اور حارث بن نعمان حضرت کے آگے آیا حضرت نے پوچھا کہ اے حارث کیا خبر ہے عرض کی کہ قربان ہوں تمپر باپ اور ماں میرے یا رسولخدا دحیہ کلبی لوگوں میں آواز کرتا پھرتا ہی کہ نماز عصر کو کوئی نہ پڑھے مگر بنی قریضہ میں حضرت نے فرمایا کہ وہ جبرئیل ہی دحیہ کلبی کی صورت میں فرمایا کہ علی کو بلاؤ جب حضرت علی آئے تو علی سے فرمایا کہ سب آدمیوں میں آواز کر کہ نماز عصر کو کوئی یہاں نہ پڑھے بلکہ بنی قریضہ میں جا کر پڑھنی چاہیے حضرت علی نے آواز کی پس سب اصحاب گھبرا کر نکلے اور بنی قریضہ کو روانہ ہوئے اور حضرت نے اپنا علم جناب امیر المومنین علی بن ابیطالب علیہ السلام کو عطا کیا اور اپنے لشکر کا انکو مقدمہ بنایا اور حی بن اخطب بعد فرار کرنے قریش کے جنگ خندق سے بنی قریضہ کے قلعہ میں جا رہا تھا حضرت علی انکے قلعہ کے نیچے آئے اور انکے قلعہ کا محاصرہ کیا کعب بن اسید قلعہ کی دیوار پر چڑھا اور سب کو مع رسولخدا کے ناسزا کہنے لگا اور دشنام دہی کرنے لگا امیر المومنین علیہ السلام وہانسے پھرے اور رسولخدا مع اصحاب امیر المومنین کے پیچھے آتے تھے امیر المومنین علیہ السلام نے آگے بڑھکر عرض کی کہ یا رسولخدا صلعم آپ قلعہ کے نیچے تشریف نہ لیجائیں حضرت نے فرمایا کہ اے علی تو نے انسے کچھ باتیں سنی ہیں کہ تجھکو ناخوش معلوم ہوئیں ہیں کہا کہ ہاں حضرت نے فرمایا کہ مجھکو دیکھیں گے تو ایسا کلام نہ کریں گے اور خدا انکو ذلیل کرے گا اور حضرت رسولخدا قلعہ کے نیچے تشریف لائے اور فرمایا کہ اے بھائیو بندروں اور خوکوں کے اور پرستش کرنے والو طاغوت کے جسوقت کہ ہم آئے دشمنوں کی جگہ میں تو بد ہوئی صبح ڈرائے گیوں کی کہنے لگے کہ اے ابو القاسم تو ہرگز نادان اور گالیاں دینے والوں میں سے نہیں ہوا ہی حضرت نے اپنا منہ انکی طرف سے پھیر لیا اور گرد قلعہ کے کھجور کے درخت کھڑے تھے حضرت نے ہاتھ سے انکی طرف اشارہ کیا وہ درخت متفرق ہو کر جنگل کے اندر جا پڑے اور بنی قریضہ کے چاہ پر حضرت نے مقام کیا اور اصحاب آگے پیچھے پہنچتے تھے اور منزل پر اترتے تھے اور ایک جماعت

بعد نماز عصر کے وہاں پہنچی اور نماز عصر اُنسے فوت ہوگئی اور کہتے تھے کہ ہمپر کوئی گناہ نہیں ہے اسواسطے کہ حضرت نے فرمایا تھا کہ نماز عصر کو نہ پڑھنا مگر بنی قریظہ میں اور حضرت نے لوگوں سے پوچھا کہ تمنے رستہ میں کسی کو دیکھا تھا کہا اُنہوں نے کہ ہاں دحیہ کلبی کو دیکھا تھا ایک شتر پر سوار اور چادر ریشمی اوڑھے ہوئے تھے حضرت نے فرمایا کہ وہ جبرئیل تھا وہ اسواسطے آیا کہ انکو متزلزل کردے اور خوف اُنکے دلوں میں ڈالدے پس تین روز تک اُنکے قلعہ کا محاصرہ کیا اور بعضے پچیس ۲۵ روز لکھتے ہیں یہانتک کہ وہ تنگ ہوگئے اور حی بن اخطب نے انکو کہا کہ اے قوم دیکھو کہ بلا تمپر نازل ہوئی اور تم اب لاچار ہو اور ضرور ہے کہ تین کاموں میں سے ایک کام کرو ایک تو یہ کہ اس مرد پر ایمان لاؤ اور اُسکے دعوے کو راست جانو اسواسطے کہ تمپر واضح ہوگیا ہے کہ وہ پیغمبر خدا کا ہے اور اُسکے اوصاف تمنے توریت میں دیکھے ہیں اور سُنے ہیں اُسکے یاروں نے کہا کہ ہم ہرگز اُسپر ایمان نہ لائیں گے اور ہم اپنے دین کو نہ چھوڑیں گے حی بن اخطب نے کہا کہ اگر یہ نہیں کرتے ہو تو دوسرا امر یہ ہے کہ اپنی عورتوں اور فرزندوں کو اپنے ہاتھوں سے قتل کرو اور قلعہ سے باہر نکلکر اُنسے جنگ کرو اگر فتح ہمارے نام ہوئی تو زن و فرزند ہمکو بہتیرے ہو جاوینگے اور اگر فتح اُنکو خدا نے دی تو بدنامی اور ننگ ناموسی سے بچے اُسکے یاروں نے کہا کہ ان بے گناہوں کو ہم کیونکر ماریں اور ہمسے کس طرح ممکن ہو کہ ہم اپنے ہاتھ سے اپنے زن و فرزند کو ماریں ہمارے ہاتھ اُنپر کیونکر اُٹھیں گے حی بن اخطب نے کہا کہ تیسرا امر یہ ہے کہ آجکی شب شب شنبہ ہے اور محمد اور اُسکے اصحاب جانتے ہیں کہ ہم شب شنبہ میں کسی کار کو اختیار نہیں کرتے ہیں اس سبب سے وہ ہمسے غافل ہونگے اور ہم بیخبری میں اُنپر حملہ کریں شاید کہ ہمارا کام بنجائے اُسکے یاروں نے کہا کہ ہم شنبہ کی ہتک حرمت ہرگز نہیں کرسکتے اور خلاف طریقہ باپ و دادا کے اختیار نہیں کرسکتے کہا کہ آجکی شب ہوشیار رہو کل کو دیکھا جائیگا کہ صلاح کیا ہے دوسرے روز اُنہوں نے اپنا قاصد رسولخدا صلعم کے پاس بھیجا کہ ابولبابہ کہ بنی عمرے ہے اُسکو ہمارے پاس بھیجدو تا کہ کچھ باتیں ہم اُس سے کریں اور کہلا بھیجیں حضرت نے ابولبابہ کو اُنکے پاس روانہ کردیا جسوقت ابولبابہ اُنکے قلعہ میں داخل ہوئے تو عورتیں اور لڑکے اُنکے پاس آئے اور زار زار روتے تھے اور نہایت بیقرار تھے ابولبابہ کا دل اُنپر نرم ہوا ابولبابہ سے کہنے لگے کہ ہمارے واسطے صلاح ہے کہ ہم محمد کے حکم پر قلعہ سے باہر آئیں کہا کہ کیا مضایقہ ہے اور ہاتھ سے طرف حلق کے اشارہ کیا کہ اگر باہر نکلو گے تو تمکو مار ڈالیں گے اور بعد اُسکے ابولبابہ پشیمان ہوئے کہ تونے یہ کیوں اشارہ کیا کہ خدا اور رسول کی تو نے خیانت کی اس امت سے رسولخدا کے پاس نہ گئے اور مدینہ میں جا کر مسجد نبوی کے ستون سے اپنے ہاتھ باندھے اور کہا کہ نہ کھولوں گا اپنے ہاتھوں کو جبتک کہ رسولخدا نہ کھولیں گے اور رسولخدا کے پاس نہ گئے تو حضرت نے پوچھا کہ ابولبابہ کہاں ہے لوگوں نے انکا حال بیان کیا تو حضرت نے فرمایا کہ اگر میرے پاس آتا تو میں اُسکے واسطے استغفار کرتا اور اب میں اُسکے ہاتھوں کو نہیں کھولتا جبتک کہ خدا اُسکی توبہ قبول کرے اور بعد فتح کے خدا تعالے نے توبہ اُسکی قبول کی اور جبرئیل صبح کے وقت نازل ہوئے اور رسولخدا کو خبر دی کہ توبہ ابولبابہ کی قبول ہوئی اُسوقت حضرت ام سلمہ کے حجرہ میں رونق افروز تھے ام سلمہ فرماتی ہیں کہ رسولخدا کو میں نے اُسوقت دیکھا کہ حضرت ہنسے میں نے عرض کی کہ یا رسولخدا ہمیشہ دانت تمہارے خندان رہیں سبب خندہ کا اسوقت کیا ہے فرمایا کہ جبرئیل آئے اور مجھکو خبر دی کہ حق تعالی نے توبہ ابولبابہ کی قبول کی ہے میں نے عرض کی کہ اگر اجازت ہو تو اُسکو جا کر خوشخبری سُناؤں اور یہ سورہ آیہ حجاب سے پہلے نازل ہوا ہے اسواسطے ام سلمہ نے جانے کے لئے پوچھا تھا حضرت نے انکو اجازت دی وہ کہتی ہیں کہ میں مسجد کے دروازہ پر گئی اور میں نے آواز دی کہ اے ابولبابہ بشارت ہو تجھکو کہ خدا تعالی نے توبہ تیری قبول کی اور جو لوگ کہ مسجد میں موجود تھے اُنہوں نے چاہا کہ ابولبابہ کے ہاتھ کھولیں ابولبابہ نے کہا کہ میں نے قسم کھائی ہے کہ سوائے رسولخدا کے کوئی میرے ہاتھ کو نہ کھولے اور جسوقت حضرت واسطے نماز صبح کے مسجد میں تشریف لائے اُسوقت اُسکے ہاتھ کھولے اور وہ ستون مشہور ہے حضرت کی مسجد میں اور ایک عمل بھی اُسکا لکھا ہے جسوقت زوار مدینہ میں جاتے ہیں تو اُس عمل کو کرتے ہیں القصہ وہ لوگ حکم رسولخدا پر قلعہ سے نیچے نہ اترے اور جب بہت تنگ ہوئے تو غزال بن شمول نیچے اُترا اور حاضر ہو کر کہا کہ محمد ہمکو بھی وہ عطا کر کہ جو ہمارے بھائیوں بنی نضیر کو عطا کیا تھا کہ خون ہمارے معاف کر اور ہم اپنے شہروں کو تیرے واسطے مع سب اسباب کے خالی کردیں اور کوئی چیز تجھ سے پوشیدہ نہ رکھیں گے فرمایا کہ میرے حکم پر باہر نکلو وہ اُلٹا پھر گیا اور کئی روز تک وہ قلعہ میں ٹھہرے رہے اور عورتوں اور لڑکوں نے تنگ ہو کر رونا شروع کیا جبکہ اُنپر بہت تنگی ہوئی تو ناچار ہو کر نکلے رسولخدا نے حکم دیا مردوں کی تو مشکیں باندھی گئیں اور وہ سات سو مرد تھے اور عورتیں اُنسے علیحدہ کی گئیں اور اُسکی قوم کے آدمی کھڑے ہوئے اور رسولخدا سے عرض کی کہ یا رسول اللہ یہ ہمارے حلفا اور دوست ہیں اور بہت جگہ اُنہوں نے ہماری نصرت کی ہے خزرج پر تو اُنکے ساتھ بھی وہی معاملہ کر جو بنی خزرج کے

دوستوں کے ساتھ کیا ہی اور عبداللہ بن اُبی کے کہنے سے انکو ایک قلعہ دیدیا تھا اور پہلے اس سے رسولخدا نے بنی قینقاع کو جو قلعہ دیدیا تھا اسواسطے اُنہوں نے درخواست کی کہ
جیسے کہ عبداللہ بن اُبی کے کہنے سے بنی قینقاع کو دیدیا ہی ایسے ہی ہمارے کہنے سے بنی قریضہ کو حضرت بخشدیں گے اور اُسکے لوگوں نے عرض کی کہ ہم عبداللہ بن اُبی سے کم نہیں ہیں
آپکے نزدیک جب اُنہوں نے بہت کہا تو حضرت نے فرمایا کہ تم راضی ہوتے ہو کہ اس مقدمہ کے فیصل کرنے کو تمہاری قوم کی ایک شخص کو پنچ مقرر کردوں کہ اُسکے کہے سے
پھر تم انکار نکرو اُن لوگوں نے کہا کہ ہم راضی ہیں اور وہ کون شخص ہی حضرت نے فرمایا کہ سعد بن معاذ اُن لوگوں نے کہا کہ ہم راضی ہیں سعد کے حکم سے جو چاہی ہمارے
مقدمہ میں حکم کرے اور سعد سے وہ لوگ کہتے تھے کہ اے سعد خدا سے ڈر اور اپنے دوستوں اور خلفا کے ساتھ نیکی کر کہ اُنہوں نے ہماری نصرت بہت جگہ کی جب
اُن لوگوں نے سعد سے بہت کہا تو سعد نے کہا کہ سعد ایسا آدمی نہیں ہی کہ ملامت کرنی ملامت کرنیوالونکے سے خدا کی جانب کو ترک کرے قبیلۂ اوس نے جب اپنے
بھائی سعد سے یہ سُنا تو کہا کہ اے وائے قوم بنی قریضہ تمام عمر کو تباہ ہوئی اور تاراج کیگئی اور عورتیں اور لڑکے بنی قریضہ کے سعد کی طرف مُنہ کرکے روتے تھے اور فریاد کرتے
تھے کہ ہمکو بچاوے جب وہ خاموش ہوئے تو سعد نے بنی قریضہ سے کہا کہ اے گروہ یہود کیا تم میرے حکم سے راضی ہو جو کچھ تمہارے باب میں کروں اُن لوگوں نے کہا ہم تیرے حکم سے
راضی ہیں کہ ہم امید رکھتے ہیں تیرے انصاف سے اور تیری نیکی سے پھر سعد نے اُنسے پوچھا اُنہوں نے وہی جواب دیا بعد اُسکے سعد نے رسولخدا کی طرف مُنہ کرکے عرض کی
کہ کیا فرماتے ہو تم قربان ہوں تمپر میرے باپ اور ماں اے رسولخدا حضرت نے فرمایا کہ اے سعد حکم کر تو انکے مقدمہ میں کہ تیرے حکم سے میں راضی ہوں سعد نے کہا کہ یا رسولخدا
حکم کیا میں نے کہ انکے مرد قتل کیے جائیں اور انکی عورتیں اور لڑکے قید کیے جائیں اور مال انکے مہاجرین اور انصار پر تقسیم کیے جائیں رسولخدا نے فرمایا کہ بخدا اے سعد
حکم کیا ہی تو نے موافق حکم خدا کے سات آسمانوں پر سے پس فرمایا کہ انکی عورتوں کو اسیر کریں پس مردوں کی مشکیں باندھکر اور عورتوں اور لڑکوں کو قید کرکے مع مال اور
اسباب کے مدینہ کو روانہ کیا اور مدینہ میں پہنچکر بقیع میں ایک خندق کھودی اور انکے مردوں کو کہ وہ سات سو آدمی تھے حضرت کے روبرو حاضر کیا حضرت نے امیرالمومنین
اور زبیر کو حکم دیا وہ دونو ایک ایک آدمی کی گردن تلوار سے جدا کرتے تھے اور خندق میں ڈالتے تھے جسوقت حی بن اخطب کا وار آیا تو اُس نے اپنی پوشاک جو کہ
پہنے ہوئے تھا پارہ پارہ کرڈالی اسواسطے کہ بعد مرنے کے کوئی پوشاک لیوے نہیں اور حضرت نے فرمایا کہ اے فاسق کیسی دیکھی تو نے کاری گری خدا کی اپنے
ساتھ کہا کہ واللہ اے محمد میں اپنے نفس کو تیری دشمنی میں ملامت نہیں کرتا ہوں کہ تو نے محمد سے دشمنی کیوں کی لیکن خدا جسکو چاہے رسوا اور متروک کرے
اور اے قوم میری یہ محنت اور بلا بنی اسرائیل کے واسطے مقدر ہوئی ہی اور بعد اُسکے اُسکو خندق کے کنارہ پر کھڑا کرکے گردن مارا اور خندق میں ڈالدیا اور بعد
اُسکے کعب بن اسید کو لائے اُسکے دونو ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے تھے اور وہ جوان خوبصورت اور خوشرو تھا جسوقت رسولخدا نے اُسکی طرف نظر کی اور
فرمایا کہ اے کعب تجھکو کچھ فائدہ نہ بخشا ابن الحواس عالم زکی کی وصیت نے کہ وہ شام سے تمہارے پاس آیا تھا اور کہتا تھا کہ میں نے توریت میں پڑھا ہی کہ آخر زمانہ
میں پیغمبر پیدا ہوگا کہ اُسکے نکلنے اور پیدا ہونیکی جگہ تو مکہ ہے اور اُسکی ہجرت کی جگہ یہ شہر ہے سوار ہوگا اسپ بے زین پر اور پہنے گا شملہ کو اور کفایت کرے گا
روٹی کے ٹکڑوں پر اور کھجور پر اور خنداں پیشانی اور بہت قتل کرنے والا ہوگا اور آنکھوں میں اُسکے سرخی ہوگی اور اُسکے شانوں کے درمیان مہر نبوت
ہوگی اور تلوار کو اپنے شانہ پر رکھے گا نہ پروا کرے گا جس سے کہ ملاقات کرے گا سلطنت اُسکی انتہا تک پہنچے گی کعب نے سنکر کہا کہ اے محمد یہ اسی طرح ہے اگر
یہودی مجھکو ملامت نکرتے کہ اُس نے وقت قتل کے زاری کی ہی تو البتہ میں ایمان لاتا اور تیری تصدیق کرتا اور لیکن اب تو میں یہود کے دین پہ ہوں اُسی دین پر
زندہ رہونگا اور اُسی دین پر مرونگا رسولخدا نے فرمایا کہ اسکو آگے لیجا کر گردن مارو اُسکو بھی قتل کرکے خندق میں ڈالدیا یہانتک کہ سب قتل کرڈالے اور بعد قتل کے
انکا مال تقسیم کیا سوار کو دو حصے اور پیادہ کو ایک حصہ اور خمس خمس کے مستحقوں کو دیا اور کہتے ہیں کہ رسولخدا نے انکی عورتوں کو بحرین کو روانہ کیا اور وہاں انکو فروخت
کرواکے انکی قیمت کے ہتھیار اور گھوڑے خرید کیے اور حضرت کے پاس خرید کر لائے اور سعد معاذ کے جنگ خندق میں ایک تیر لگا تھا رگ ہفت اندام میں اُسکے زخم کے
صدمہ سے اُنہوں نے وفات پائی رسولخدا نے اور حضرت کے اصحاب نے اُسپر گریہ کیا اور فتح بنی قریضہ کی آخر ذیقعدہ سن پانچ ہجری میں ہوئی اور جنگ خندق
شوال سن پانچ ہجری میں واقع ہوئی تھی اللہ تعالیٰ واسطے شمار کرنے نعمتوں اپنی کے بنی قریضہ کے فتح کی خبر دیتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ **وَاَنْزَلَ الَّذِيْنَ** اور
نازل کیا خدا نے اور نیچے اتارا اُن لوگوں کو کہ **ظَاهَرُوْهُمْ** مدد کی اُنہوں نے لشکروں کی ابوسفیان اور غطفان وغیرہ کے **مِّنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ**

اہل کتاب میں سے گروہ بنی قریضہ میں جنہوں نے مدد کی تھی انکی اور نیچے اتار اُنکو خدا نے مِنْ صَيَاصِيهِمْ قلعوں اُنکے سے وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ اور ڈالا بیچ دلوں اُنکے کے رعب کو پیغمبر کی طرف سے کہ فَرِيقًا ایک فرقہ کو یعنی مردوں کو تَقْتُلُونَ قتل کرتے تھے تم وَتَأْسِرُونَ فَرِيقًا اور قید کرتے تھے تم ایک فرقہ کو یعنی عورتوں اور لڑکوں کو وَأَوْرَثَكُمْ اور وارث کیا خدا نے تمکو أَرْضَهُمْ زمین انکی کا زرعی اور سکنی کا سب کا وَدِيَارَهُمْ اور گھروں اُنکے کا اور قلعوں اُنکے کا وَأَمْوَالَهُمْ اور مالوں اُنکے کا نقد اور جنس اور مویشی کا وَأَرْضًا لَمْ تَطَئُوهَا اور اُس زمین کا کہ نہیں قدم رکھا ہے تمنے اُسپر اور اُس زمین پر تمہارے قدم نہیں گئے ہیں جیسے کہ زمین خیبر اور فارس اور روم بلکہ ہر زمین کہ مسلمانوں کے تصرف میں آئی ہے وَكَانَ اللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرًا اور ہے خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا پس چاہیے کہ قادر ہو فتح شہروں پر واسطے غلاموں سرور کائنات اور زنا بعد اور عالم کے اور منقول ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم خیبر کو فتح کر کے پھرے اور خزانہ آل ابی الحقیق کا ہاتھ لگا تو حضرت کی بیبیوں نے کہا کہ جو کچھ تیرے ہاتھ لگا ہے وہ ہمکو دے حضرت نے فرمایا کہ وہ تو میں نے مسلمانوں پر تقسیم کر دیا موافق حکم خدا کے یہ سنکر سب نے حضرت پر غصہ کیا اور کہا کہ کیا تو یہ جانتا ہے کہ اگر ہمکو تو طلاق دیگا تو پھر ہماری قوم میں سے ہمکو کوئی شوہر نہ ملیگا پس غیرت دلائی خدا نے پیغمبر اپنے کو اور حکم کیا کہ اُنسے کنارہ کر پس کنارہ کیا اُنسے رسولخدا صلعم نے اور اُنسے جدا ہو کر مشربہ ام ابراہیم میں انتیس روز سے بہانتک کہ بیبیوں کو حضرت کے حیض آیا اور بعد حیض کے پاک ہوگئیں بعد اُسکے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر برگزیدہ قُلْ لِأَزْوَاجِكَ کہہ تو واسطے بیبیوں اپنی کے إِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ الْحَيَاةَ الدُّنْيَا اگر ہو تم کہ چاہتی ہو اپنی زندگانی دنیا کو یعنی اُسکی نعمتوں کو اور زیادہ طلب کرتی ہو دنیا کو وَزِينَتَهَا اور آرایش دنیا کو پوشاکیں نفیس اور زیور گراں قیمت تمکو چاہیے تو فَتَعَالَيْنَ أُمَتِّعْكُنَّ پس آؤ تم کہ متعہ اور فائدہ دوں میں تمکو جیسے کہ طلاق دئے گئے کو دیتے ہیں سوائے مہر کے اور متعہ کی تحقیق تفصیل سے سورہ بقر میں گزر گئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے تمام مہر ہے وَأُسَرِّحْكُنَّ اور رہا کروں میں تمکو سَرَاحًا جَمِيلًا ۝ رہا کرنا نیک تمکو طلاق دوں بدون نزاع اور جھگڑے کے کہ جو درمیان زوجہ اور شوہر کے ہوتا ہے وَإِنْ كُنْتُنَّ تُرِدْنَ اللَّهَ اور اگر ہو تم کہ چاہتے ہو مرضی خدا کو وَرَسُولَهُ اور رسول اُسکے کو وَالدَّارَ الْآخِرَةَ اور خانہ آخرت کو تو فَإِنَّ اللَّهَ پس تحقیق خدا نے أَعَدَّ تیار کیا ہے لِلْمُحْسِنَاتِ واسطے نیکی کرنیوالوں کے مِنْكُنَّ تم میں سے جو کوئی کہ دوسرے امر کو اختیار کرے أَجْرًا عَظِيمًا ۝ اجر بڑا کہ مال دنیا کا اُسکے مقابلہ میں کچھ حقیقت نہیں رکھتا ہے بعد نازل ہونے اس آیت کے رسولخدا صلعم نے سب بیبیوں کو بلا کر جمع کیا اور یہ آیت اُنکے روبرو پڑھی اور اختیار دیا دونو امروں میں پہلے سب سے ام سلمہ کھڑی ہوئی اور کہا کہ میں نے تو خدا کو اور اُسکے پیغمبر کو اختیار کیا اور بعد اُسکے سب بیبیاں کھڑی ہوئیں اور سب نے کہا کہ ہمنے خدا اور رسولخدا کو اختیار کیا اور بعد اُسکے یہ آیت نازل ہوئی کہ ترجی من تشاء منہن وتووی اور اکثر مفسرین کہتے ہیں کہ سبب اس آیت نازل ہونے کا یہ ہے کہ حضرت کی بیبیاں حضرت کے مقدور سے زیادہ کھانا اور لباس وغیرہ طلب کرتی تھیں اور سوائے کھانے اور پہننے کے زیادہ کی طمع کرتی تھیں کہ حضرت جسکا مقدور نہیں رکھتے تھے حضرت نے موافق حکم خدا قسم کھائی کہ ایک مہینے تک اُنکے پاس نہ جاؤنگا بعد اُسکے یہ آیت نازل ہوئی اور اللہ تعالیٰ نے سب بیبیوں کو اختیار دیا طلاق لینے کا اور رسولخدا کے پاس رہنے کا اُسوقت حضرت کی نو بیبیاں تھیں عایشہ اور حفصہ اور ام حبیبہ دختر ابوسفیان اور سودہ دختر زمعہ اور ام سلمہ دختر ابی اُمیہ یہ پانچ تو قریش میں سے تھیں اور صفیہ دختر اخطب خیبریہ اور میمونہ دختر حارث ہلالی اور زینب دختر جحش اسدی اور جویریہ دختر حارث مصطلقیہ سب نے رسولخدا صلعم کو اختیار کیا اور حضرت نے فرمایا کہ جلدی مت کرو بلکہ جاؤ اور اپنے باپوں سے اس مقدمہ میں مشورہ کرو سب نے بالاتفاق بیان کیا کہ اس مقدمہ میں ہمکو مشورہ نہیں چاہیے خدا نے ہمکو اختیار دیا تھا ہمنے خدا اور رسول کو اختیار کیا اور اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی ولا یحل لک النساء اور واحدی کہ علمائے اہلسنت سے ہے اُس نے اپنی تفسیر میں روایت کی ہے کہ ابن عباس فرماتے ہیں کہ ایکروز رسولخدا صلعم حفصہ کے پاس بیٹھے تھے دونو کے درمیان نزاع واقع ہوئی اسواسطے کہ حفصہ رسولخدا سے نفقہ سے زیادہ طلب کرتی تھی اور حضرت کو مقدور اُسکا نہ تھا فرمایا کہ ایک مرد کو درمیان اپنے اور تیرے مقرر کر دیں کہ وہ فیصلہ کرے حفصہ نے کہا ہاں کسی کو مقرر کر دو رسولخدا نے عمر کو طلب کیا اور فرمایا کہ میرے اور حفصہ کے درمیان حکم کر حفصہ سے پوچھا کہ تو کیا کہتی ہے حفصہ نے رسولخدا سے کہا

کہ تم گفتگو کرو میرے باپ عمر سے اور حق کہنا اور سوائے حق کے اور کچھ نہ کہنا عمر نے ہاتھ اپنا اُٹھایا کہ حفصہ کے مارے حضرت نے روکا یا کہ طمانچہ اسکے رخسار پر عمر نے حفصہ سے کہا کہ اے دشمن
خدا پیغمبر خدا سوائے حق کے کچھ اور بھی کہتے ہیں قسم ہے اُس شخص کی کہ جس نے اُسکو پیغمبر کر کے بھیجا ہے اگر وہ حضرت اسوقت نہوتے تو میں تجھکو اتنا مارتا کہ تو مر جاتی پس
رسولخدا وہاں سے اُٹھے اور غرفہ مسجد میں کہ جائے پوشیدہ تھی تشریف لیگئے اور ایک مہینہ وہاں رہے اور اس مدت میں بیبیوں کے پاس نہیں گئے اور گفتگو اپنے
پاس آنے دیا اور بعد انتیس روز کے کہ مہینہ تمام ہوا جبرئیل یہ آیت اختیار کی لائے اور اب خدا تعالیٰ عتاب سے رسولخدا کی بیبیوں کو خطاب کرتا ہے کہ یٰا
نِسَاءَ النَّبِیِّ اے عورتو پیغمبر کی مَنْ یَّاْتِ جو کوئی لائے مِنْکُنَّ تم میں سے بِفَاحِشَۃٍ مُّبَیِّنَۃٍ بدی ظاہر کو اور بعض کہتے ہیں بفتح یا پڑھا ہے
یعنی جو کوئی تم میں سے بُرائی ظاہر کو کرے کہ وہ فرمانبرداری نکرنی خدا کی اور پیغمبر کی اور گناہ بڑا ہے تو یُضٰعَفْ لَهَا الْعَذَابُ دو چند کیا جاویگا
واسطے اسکے عذاب ضِعْفَيْنِ دو برابر اسکے کہ اور عورتوں کو عذاب ہو اسواسطے کہ تم سے گناہ کا سرزد ہونا نہایت بُرا ہے اور زیادہ بد ہے اوروں کے
گناہوں سے اور تمہاری فضیلت بھی زیادہ ہے پس عورتیں پیغمبر خدا کی جو فضیلت اور مرتبہ زیادہ رکھتی ہیں اور عورتوں سے بسبب فضیلت رسولخدا کے اور نازل
ہونے وحی کے اُنکے گھروں میں تو گناہ بھی اُنکا بہت سخت ہے اور اسی واسطے عذاب اُنکا زیادہ ہے اور آدمیوں کے عذاب سے اور اسی واسطے انبیا پر ادنیٰ امر میں عتاب ہوتا ہے
کہ جو اور وں پر اُس امر میں عتاب نہیں ہوتا اور اسی سبب سے ثواب اور عذاب بنی ہاشم کا اوروں کے ثواب اور عذاب سے دو چند ہے ابو حمزہ ثمالی نے زید بن علی سے روایت کی ہے
کہ فرمایا میں امیدوار ہوں کہ واسطے ہمارے نیکوں کے دو برابر ثواب ہو اور ڈرتا ہوں میں اپنے بدوں سے کہ عذاب اُنکا دو چند ہو اوروں کے عذاب سے جیسے کہ بیبیاں
پیغمبر کی وعدہ کی گئیں ہیں اور علی بن عبداللہ بن حسین نے روایت کی ہے کہ ایک شخص نے امام زین العابدینؑ سے کہا کہ تم اہلبیت پیغمبر ہو تم تو بخشے گئے ہو اور حق تعالیٰ
تم سے مواخذہ نکریگا وہ حضرت غصہ میں ہوئے اور فرمایا کہ ہم زیادہ لایق ہیں کہ ہم میں زیادہ جاری ہو جو کچھ کہ خدا تعالیٰ نے پیغمبر کی بیبیوں پر جاری کیا ہے تحقیق کہ ہم
دیکھتے ہیں اپنی نیکیوں کے واسطے دو برابر اجر اور ثواب اور اپنے گناہوں کے واسطے دو برابر عذاب اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ یا نساء النبی آخر آیۃ تک وَ
كَانَ ذٰلِكَ اور ہے وہ دو چند عذاب کرنا عَلَى اللّٰهِ يَسِيْرًا اوپر خدا کے آسان اور پیغمبر کی زوجہ ہونا عذاب کے مانع نہیں ہے وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ
اور جو کوئی کہ ہمیشہ فرمانبرداری کرے تم میں سے اے بیبیو پیغمبر کی لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ واسطے خدا کے اور پیغمبر اُسکے کے وَتَعْمَلْ صَالِحًا اور عمل کرے
نیک تو نُؤْتِهَاۤ اَجْرَهَا دینگے ہم اُسکو اجر اُسکا مَرَّتَيْنِ دو بار ایکبار تو واسطے فرمانبرداری خدا کے اور دوسری بار واسطے خوشنودی پیغمبر کے وَ
اَعْتَدْنَا لَهَا اور تیار کیا ہے ہمنے واسطے اُسکے رِزْقًا كَرِيْمًا روزی بزرگ اور نیک کو بہشت میں اُسکے اجر سے زیادہ اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے
یقنت اور یعمل اور یوت کو سب کو یا سے پڑھا ہے اور بعد ذکر دو چند ثواب اور عذاب کے واسطے زنان پیغمبر کے اُنکی فضیلت کو ظاہر کرتا ہے سب عورتوں پر چنانچہ
فرماتا ہے کہ یٰنِسَاۗءَ النَّبِیِّ اے عورتو پیغمبر کی لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَاۗءِ نہیں ہو تم مانند کسی کے عورتوں امت میں سے کہ تمکو اور عورتوں پر
فضیلت ہے بسبب تمہارے شوہر کے اِنِ اتَّقَيْتُنَّ اور ڈرو تم خدا سے اور فرمانبرداری کرو اُسکی اور اُسکے پیغمبر کی اُنکی زندگی میں اور اُسکے مرنے کے بعد بھی
پس معلوم ہوا کہ پیغمبر کی زوجہ ہونے سے کچھ بزرگی نہیں ہے بلکہ خدا کی اور اُسکے پیغمبر کی فرمانبرداری سے ہے فَلَا تَخْضَعْنَ پس نرمی کرو تم اور پست کرو تم آواز
کو بِالْقَوْلِ ساتھ بات کرنے کے یعنی جسوقت کہ تم کسی سے بات کرو تو نرم آواز سے بات نکرو جیسے کہ طریقہ اور عورتوں کا ہے کہ بیگانہ مردوں کی طرف رغبت کرتی ہیں
اور حیا سے بے نصیب ہیں فَيَطْمَعَ الَّذِيْ فِيْ قَلْبِهٖ مَرَضٌ پس طمع کرے وہ شخص کہ بیچ دل اُسکے کے بیماری ہے بدکاری کی کہ تمہاری بات کو سنکر اُسکا
دل تمہاری طمع کرے اور اُسکے دل میں شک پڑے وَّقُلْنَ قَوْلًا مَّعْرُوْفًا اور کہو تم بات نیک کہ دور ہو شک اور تہمت سے کہ آواز تمہاری نزاکت اور
ناز سے نہو جسوقت کہ تم دوسرے سے بات کرو اور ایسے ہی مومنین کی عورتوں کو چاہیئے کہ اپنی آواز نرم دوسرے مرد کو جو کہ اجنبی ہے نہ سنائیں بلکہ بے ضرورت آواز
اپنی مرد بیگانہ کو نہ سنائیں اور منقول ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو بعضی عورتوں کا یہ حال تھا کہ اگر کوئی اُنکے دروازہ پر آواز دیتا اور مرد دوسرا اسوقت گھر
میں نہوتا تو وہ مُنہ پر اپنے اُنگلی رکھ کے بڑی سخت اور مکروہ آواز سے جواب دیتی تھیں اور فرماتا ہے خدا کہ وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ اور ٹھہری رہو تم بیچ گھروں
اپنے کے اور وقر سے ہے اے عورتو پیغمبر کی اور بے ضرورت گھر سے باہر نہ نکلو منقول ہے کہ سودہ زوجہ پیغمبر خدا کو لوگوں نے کہا کہ تو حج اور عمرہ کیوں نہیں ادا کرتی

الجزء الثانی والعشرون ۲۲

حکم پردہ زنان

جیسے کہ اور لوگ کرتے ہیں فرمایا کہ ایک بار مجھپر واجب تھا بجالائی اور اُسکے بعد حج اور عمرہ میرا یہ ہے کہ میں اپنے گھر سے باہر نہ نکلوں چنانچہ خدا نے فرمایا ہی کہ وقرن فی
بیوتکن اور ارادہ میرا وہ ہے کہ پاؤں اپنا اُس حجرہ سے کہ جسمیں رسولخدا صلعم مجھکو بٹھا گئے ہیں باہر نہ نکالوں یہانتک کہ مرجاؤں پس جنازہ ہی اُس کا حجرہ
سے باہر نکلا اور وہ اپنی زندگی میں حجرہ سے نہ نکلی اور اِس کلام میں اُسکے کنایہ ہی طرف عایشہ کے کہ اُسنے مخالفت کی حکم خدا کی اور اونٹ پر سوار ہو کر واسطے جنگ علیؑ
بن ابیطالب علیہ السلام کے باہر نکلی اور بمقابلہ پیش آئی اور بعد اُسکے خچر پر سوار ہو کر باہر نکلی اور حسن بن علی علیہما السلام کے جنازہ پر تیر لگوائے اور ابن مسعود سے روایت
ہی کہ فرمایا رسولخدا نے کہ تحقیق یوشع بن نون وصی حضرت موسیٰ کا تھا بعد موسیٰ کے اور تیس برس زندہ رہا اور صفرا بنت شعیب زوجہ موسیٰ نے یوشع سے لڑائی کی
اور فوج ہمراہ لیکر اُس نے یوشع پر چڑھائی کی اور کہا کہ خلافت کی حقدار میں ہوں اور اسقدر جنگ کی کہ اُسمیں بہت آدمی مارے گئے اور قریب ہے کہ دختر ابوبکر
چڑھائی کرے علیؑ پر کئی ہزار آدمی ہمراہ لیکر میری امت کے لوگوں میں سے اور ایسی لڑائی کریگی کہ بڑا کھیت پڑیگا اور حضرت صادق علیہ السلام سے مِن یات
منکن بفاحشۃ کی تفسیر میں منقول ہی کہ مراد فاحشہ سے خروج کرنا ہی تلوار لیکر اور قرن کو اہل مدینہ نے بفتح قاف پڑھا ہی اور باقیوں نے قاف کے کسرہ سے **وَلَا
تَبَرَّجْنَ** اور ظاہر مت کرو تم زینت کو **تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْأُولَىٰ** ظاہر کرنا جاہلیت پہلے کا سا کہ وہ زمانہ کہتے ہیں کہ داؤد اور سلیمان کا تھا کہ اُس
زمانہ میں عورتیں دن میں سیاہ ہوا کپڑا پہنتی تھیں اور اعضا اُنکے ظاہر ہو جاتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ زمانہ حضرت ابراہیم کا تھا کہ اُس زمانہ کی عورتیں اپنے
لباس میں موتی ٹانکتی تھیں اور مردوں پر اپنی زینت کو ظاہر کرتی تھیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ زمانہ ادریس سے نوح تک تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ آدم سے نوح تک تھا اور
کہتے ہیں کہ مراد تبرج سے یہ ہے کہ عورت اپنی اوڑھنی سر پر ڈالتی تھی اور بدن کو اُس سے نہیں لپیٹتی تھی کہ زینت اور زیور اُسکا پوشیدہ ہو جاوے اور بعضے کہتے ہیں کہ جاہلیت
اولے سے مراد قبل اسلام ہی اور جاہلیت اُخرے فسق و فجور ہے اسلام میں اور جاہلیت سے پہلے خروج کرنا صفرا زوجہ حضرت موسیٰ کا ہی یوشع بن نون پر اور جاہلیت کے
آخر خروج کرنا عایشہ کا ہی علی بن ابیطالب علیہ السلام پر **وَأَقِمْنَ الصَّلَاةَ** اور قایم کرو تم نماز کو کہ ہمیشہ پڑھتی رہو اُسکو اُسکے وقتوں پر کہ اصل عبادت بدنی کی وہ ہے
وَآتِينَ الزَّكَاةَ اور دو تم زکوٰۃ کو اے عورتو پیغمبر کی کہ اصل عبادت مالی کی وہ ہے **وَأَطِعْنَ اللَّهَ** اور فرمانبرداری کرو تم خدا کی تمام حکموں میں **وَرَسُولَهُ**
اور پیغمبر اُسکی ہر امر میں **إِنَّمَا يُرِيدُ اللَّهُ** سوائے اسکے نہیں کہ ارادہ کرتا ہی خدا **لِيُذْهِبَ عَنكُمُ الرِّجْسَ** تا کہ لیجاوے تمسے ناپاکی کو گناہ کے
أَهْلَ الْبَيْتِ اے اہلبیت **وَيُطَهِّرَكُمْ** اور پاک کرے تمکو گناہوں سے **تَطْهِيرًا** پاک کرنا یعنی اے اہلبیت پیغمبر ارادہ الٰہی متعلق ہوا ہے
اس امر پر کہ تمہارے گناہوں اور خطاؤں کو تمسے دور کرے تا کہ صغیرہ اور کبیرہ سے تم پاک ہو جاؤ یہ آیت باجماع اہلبیت رسولخدا اور علی مرتضےٰ اور فاطمہ اور حسن اور حسین
علیہم السلام کی شان میں نازل ہوئی ہی اور اکثر روایتیں اہلسنت کی بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ صحیح بخاری میں اور جمع بین الصحیحین میں عایشہ سے منقول ہی اور
صحیح ابوداؤد اور موطائے مالک میں انس سے اور مسند احمد حنبل میں ام سلمہ سے اور تفسیر ثعلبی میں ابوسعید خدری سے اور سوائے اسکے بہت کتابوں میں اہلسنت کی مذکور ہے
کہ یہ آیت شان میں علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کے نازل ہوئی ہی اور مسند احمد حنبل میں مرقوم ہی کہ عطا ابن رباح کہتا ہی کہ ام سلمہ نے فرمایا کہ ایک روز
فاطمہ زہرا نے مٹی کی ہانڈی میں کھانا پکایا تھا اور وہ کھانا پکا کر رسولخدا کے پاس لائی اور اُس روز سید عالم میرے گھر میں رونق افروز تھے جسوقت فاطمہ زہرا نے
وہ کھانا حاضر کیا تو رسولخدا نے فرمایا کہ اے نور دیدہ میرے علی اور حسن اور حسین علیہم السلام کو جا کر میرے پاس لا تا کہ میرے ہمراہ یہ کھانا کھائیں جسوقت وہ حاضر
ہوئے تو پانچوں بزرگوں نے جمع ہو کر وہ کھانا تناول فرمایا جبرئیل خداوند جلیل کے پاس سے یہ آیت لیکر نازل ہوئے پس جناب رسولخدا نے چادر اپنی علیؑ اور فاطمہ اور
حسن اور حسین علیہم السلام پر ڈالی اور فرمایا کہ خداوندا یہ ہیں اہلبیت میرے اور خاص میرے خداوندا پس لیجا تو اُنسے ناپاکی کو گناہوں کی پس جسوقت کہ میں نے اُس
دعا حضرت سے سنی تو میں نے کہا کہ یا رسولخدا میں بھی تم میں سے ہوں فرمایا کہ تو بھی خیر پر ہے لیکن اہلبیت میں سے نہیں ہی اور اسی طرح جامع الاصول ہی
جو کہ جامع صحاح ستہ کی ہی اور دوسری روایت میں ام سلمہ سے ہی کہ میں بھی چادر کا گوشہ پکڑ کر داخل ہوئی اور کہا میں نے کہ میں بھی تم میں سے ہوں رسولخدا نے نزاع واقع
نے چادر کو میرے ہاتھ میں سے کھینچ لیا اور فرمایا کہ تو خیر پر ہے یعنی لیکن اہلبیت میں سے نہیں ہی اور ثعلبی نے عبداللہ بن جعفر طیار سے روایت کی ہی اور آخر اُس
روایت کا یہ ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ خداوندا ہر نبی کے واسطے اہل ہوتی ہیں اور یہ چاروں اہل میرے ہیں پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی زینب زوجہ رسولخدا

اہلبیت سے صرف پنجتن پاک مراد ہیں

نے کہا کہ یا رسول خدا میں داخل ہو جاؤں تم میں فرمایا کہ تو اپنی جگہ ہی تو خیر پر ہے یعنی اہلبیت میں سے نہیں ہی اور ثعلبی نے مجمع سے روایت کی ہی کہ ایک دن میں اپنی ماں کے ہمراہ
عایشہ کے پاس گیا اور اُس سے کہا کہ دیکھا تو نے کہ بروز جنگ جمل خروج کیا تو نے اور باہر ہوئی تو حکم الہی سے کہ فرمایا ہی وقرن فی بیوتکن عایشہ نے کہا کہ وہ قضا و قدر الہی سے
تھا اور پھر میں نے عایشہ سے علیؑ کے حال سے پوچھا کہا تو نے مجھ سے اُس شخص کے حال سے پوچھا کہ جسکو سب آدمیوں سے زیادہ رسول خدا دوست رکھتے تھے اور اُس دختر کے
شوہر ہے کہ جسکو ہم سب سے زیادہ دوست رکھتے تھے اور قسم ہے خدا کی دیکھا میں نے علیؑ اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کو کہ رسول خدا نے انکو اپنے جامہ میں لیا اور اُس جامہ
کو انکے سر پر ڈالا اور فرمایا کہ خداوندا یہ ہیں اہلبیت میرے اور یگانہ میرے پس ناپاکی کو انسے دور کر اور انکو پاک اور پاکیزہ کر تو آلودگی معصیت سے عایشہ کہتی ہیں کہ میں نے کہا کہ یا رسول خدا
میں تیرے اہلبیت میں ہوں فرمایا کہ دور ہو کہ تو میری اہلبیت میں نہیں ہی اور صواعق محرقہ میں لکھا ہی کہ مسلم میں مذکور ہی کہ رسول خدا نے فرمایا کہ یاد دلاتا ہوں میں تمکو خدا کو
بیچ اہلبیت اپنے کے ہمنے زید بن ارقم سے پوچھا کہ اہلبیت اسکے کون ہیں کیا عورتیں اسکی ہیں کہا کہ نہیں قسم ہے خدا کی تحقیق عورت ہوتی ہی ہمراہ مرد کے ایک زمانہ
تک پھر طلاق دیتا ہی اسکو تو وہ عورت اپنے باپ اور قوم کے گھر چلی جاتی ہی اور اہلبیت اسکے اُس جگہ رشتہ دار اور قریب اُسکے ہیں کہ جنپر صدقہ حرام ہے اور
صحیح داؤد اور موطائے مالک میں ہی کہ انس نے روایت کی ہی کہ جسوقت رسول خدا صلعم واسطے نماز صبح کے نکلتے تھے تو فاطمہؑ کے دروازہ پر آواز دیتے تھے بعد نازل
ہونے اس آیت کے کہ نماز کا وقت ہو گیا ہی نماز صبح کو ادا کرو تم اے اہلبیت انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا یہ ہی حال روایات اہلسنت کا
اور اس آیت میں انما کلمہ حصر کا ہی اور بیت سے مراد بیت نبوت اور رسالت ہی نہ خانہ ازواج اور اہلبیت کی رسول خدا نے تعیین فرما دی کہ وہ علیؑ اور فاطمہ اور حسن اور حسین
علیہم السلام ہیں اور ناپاکی سے مراد ناپاکی گناہوں کی ہی چنانچہ فخر رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہی کہ لیجائے تمسے ناپاکی کو یعنی دور کرے تمسے گناہوں کو اور پاک کرے
تمکو یعنی پہنائے تمکو خلعت کرامت کا اور تفسیر نیشاپوری میں لکھا ہی کہ یہاں استعارہ کیا ہی واسطے گناہوں کی ناپاکی کو اور واسطے تقوی کے تطہیر کو اور مجمل جو لغت
کی کتاب ہے اُسمیں لکھا ہی کہ تطہیر کے معنی پاک کرنا ہی ہر گناہ سے اور بدی سے اور راغب اصفہانی نے لکھا ہے کہ تطہیر جسموں میں اور اخلاق افعال میں سب میں کہی جاتی ہی فرمایا
خداتعالی نے وثیابک فطہر یعنی اور کپڑے اپنے کو پس پاک کر تو میل اور نجاست سے مثل گوہ اور پیشاب اور خون کے یہاں مراد پاک کرنا جسم یا پارچہ کا ہی نجاستوں سے
اور فرمایا خدا نے کہ انما یرید اللہ لیذہب عنکم الرجس اہل البیت ویطہرکم تطہیرا اور ظاہر ہے کہ یہاں ارادہ پاک کرنے کپڑے اور بدن کا نہیں ہی نجاستوں سے بلکہ یہاں
پاک کرنا نفس کا ہی کہ جسکے سبب سے سزاوار مدح اور تعریف کا ہو اور لفظ اہلبیت کا اگرچہ عام سب لوگوں کو گھر کے شامل تھا لیکن جسوقت رسول خدا نے خاص کر دیا اور فرمایا
کہ یہ ہیں اہلبیت میرے نہ اور کوئی تو سوائے ان چار بزرگواروں کے اور سب خارج ہو گئے اور یہی اہلبیت میں داخل رہے پس ثابت ہوئی اس سے عصمت علیؑ اور فاطمہ اور
حسن اور حسین علیہم السلام کی اگر کوئی منصف انصاف کرے لیکن بعضے علماء اہلسنت جنکی عادت ہی کہ اہلبیت کے فضائل کے ناقص کرنے اور ضعیف کرنے اور
وضع کرنیکے اس خیال سے کہ ایسا نہو کہ فضیلت انکی ثلثہ کی فضیلت سے زیادہ ہو جائے وہ لوگ کہتے ہیں کہ یہ آیت رسول خدا صلعم کی بیبیوں کی شان میں ہے
اور اہلبیت سے مراد بیبیاں حضرت کی ہیں اور حال یہ ہے کہ کوئی روایت ایسی نہیں ہی کہ جسمیں مذکور ہو کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہی کہ یہ آیت میری عورتوں کی
شان میں نازل ہوئی ہی ایک تو یہ روایت بیان کرتے ہیں کہ عکرمہ غلام ابن عباس کا بازار میں آواز دیتا پھرتا تھا کہ یہ آیت پیغمبر کی عورتوں کے حق میں نازل ہوئی ہی اور
اہلسنت کی کتابوں سے تقلید المکاید میں نقل کی ہی کہ عکرمہ خارجی اور دشمن تھا اہلبیت علیہم السلام کا پس جب اسکا ایسا حال ہی کہ وہ دشمن ہی اہلبیت کا اور
باوجود اسکے وہ بھلا مانس بھی نہیں ہی بلکہ وہ غلام ہی ابن عباس کا تو وہ کیونکر علی اور فاطمہ اور حسن اور حسین علیہم السلام کی شان میں اس آیت کو کہے گا اُسپر تو لازم
ہو گیا ہی کہ عداوت کی اور بدذاتی کی جہت سے ازواج رسول کی شان میں کہے اور دوسری روایت جو ابن عباس کی طرف منسوب کرتے ہیں وہ بھی اس غلام ہی کی
وضع کی ہوگی کہ مخالف روایات معتبرہ کے ہی اور سوائے اسکے یہ روایات شاذہ مثل روایات صحاح ستہ کے مثل بخاری اور ترمذی اور جامع الاصول کے کب ہو سکتی ہیں
کہ انکی روایتوں کے مخالف دوسری کتابوں کی روایتیں اہلبیت کے نزدیک البتہ معتبر نہیں ہیں لیکن تعجب ہے علماء اہلسنت سے کہ عایشہ اور ام سلمہ اور زینب
ازواج رسول اور انس اور ابو سعید خدری اور زید بن ارقم وغیرہ کہ اصحاب رسول ہیں انکی روایتوں سے چشم پوشی کر کے ایک غلام دشمن اہلبیت کی روایت پر
عمل کرتے ہیں ان لوگوں کا دستور ہی کہ اگر ایک شخص معتبر اہلبیت کی فضیلت کو بیان کرے اور دوسرا اُسکے مقابلہ میں کہ نہایت غیر معتبر ہو اور اہلبیت سے

عداوت بھی رکھتا ہو اور وہ اُس روایت کا ضعیف ہونا کہے تو اُسکے ضعف پر عمل ہوگا اور اُس معتبر کی روایت کا اعتبار نکریں گے اور تصریح صواعق محرقہ میں زید بن ارقم کا
قول ہے کہ ازواج حضرت کی اہلبیت میں سے نہیں ہیں بلکہ اہلبیت وہ لوگ ہیں کہ صدقہ جنپر حرام تھا اور اہلبیت کا لفظ عام ہے کہ بیٹے کو اور پوتے کو اور نواسے کو اور زوجہ
کو باعتبار ظاہر کے سب کو شامل ہے اور نساء کم میں نساء کا لفظ ظاہر میں اِس امر پر دلالت کرتا ہے کہ مراد اُس سے زوجہ ہو نہ اور کوئی پس جسوقت کہ آیہ نساءنا و نساءکم میں
مراد نساء کے لفظ سے جو کہ مخصوص ازواج کے واسطے تھا اور ظاہر میں وہ ازواج ہی پر دلالت کرتا تھا بیبیاں حضرت کی مراد نہوئیں اور وہاں بھی فاطمہ زہرا ہی
مقصود ہے تو اہلبیت کے لفظ عام سے کہ گھر کے سب آدمی اُس سے سمجھ میں آتے ہیں بیبیاں حضرت کی کیونکر ارادہ کیجائیں گی اور دیکھو ظاہر ہے کہ رسولخدا صبح کے
وقت جسوقت فاطمہ زہرا کے دروازہ پر پہنچتے تو آواز دیتے تھے کہ الصلوٰۃ اہل البیت انما یرید اللہ الآیہ پس اگر بیبیاں حضرت کی اہلبیت میں داخل ہوتیں تو اُن کے
دروازہ پر بھی آواز کرتے کہ الصلوٰۃ اے اہلبیت اور مراد رجس سے اِس آیت میں یا تو ناپاکی ظاہر کی ہے یا ناپاکی گناہوں کی یا ناپاکی ظاہر کی مثل پیشاب اور خون کے
تو ہو نہیں سکتی اسواسطے کہ کچھ حضرت کی ازواج گوہ اور موت میں آلودہ نہ تھیں کہ خدا اُنکو پاک کرے پس مراد اُس سے ناپاکی باطنی ہے کہ وہ معاصی صغیرہ اور کبیرہ ہیں
اور پاک ہونا گناہوں سے دلالت کرتا ہے معصوم ہونے پر اور ازواج کے معصوم ہونے کا کوئی قایل نہیں ہے مسلمانوں کے فرقوں میں سے اور کیونکر معصوم ہوں وہ
عورتیں کہ جو باغی ہوئی ہوں اور خروج کیا اُنہوں نے امام زمانہ پر اور بسبب پہچاننے امام زمانہ کے جاہلیت کی موت اُنکو حاصل ہوئی ہو پس ازواج کسی طرح مراد نہیں
ہوسکتیں اِس آیت سے اور نہیں ہیں وہ مگر علیؑ اور فاطمہ اور حسنؑ اور حسین علیہم السلام کہ جنسے کبھی کوئی گناہ سرزد نہیں ہوا اور یہ جو کہتے ہیں کہ آیہ تطہیر کے قبل اور بعد
ازواج کا ذکر ہے آیہ تطہیر میں بھی وہی مراد ہونگی جواب اُسکا یہ ہے کہ اول تو ترتیب اِن آیتوں کی موافق تنزیل کے نہیں ہے کہیں کی آیت کہیں لیجا کر ڈالدی
ہے اور ہمنے تسلیم کیا کہ یہ آیتیں اسی طرح نازل ہوئی ہیں لیکن دیکھو قرآن کو کہ تمام قرآن اِسطرح کی آیتوں سے پُر ہے یعنی ایک مطلب قرآن میں شروع ہوا اور بعد اُسکے
دوسرا مطلب اُسکے غیر شروع ہوا اور اُسکے بعد پھر وہ پہلا مطلب کو ر ہوا ایسا قرآن میں بہت ہے اِسی طرح یہ بھی ہے اور یطہرکم میں کم کی ضمیر صریح دلالت کرتی ہے
کہ مراد اُس سے ازواج نہیں ہیں اور اگر ازواج مراد ہوتی تو جیسے کہ پہلی اور پچھلی آیتوں میں جمع مونث کی ضمیر آئی ہے یہاں بھی آتی اور یہ کہنا کہ ضمیر کم بلحاظ لفظ
اہل کے آئی ہے چنانچہ صاحب تحفہ اثناعشریہ لکھتے ہیں کہ یہ نہایت پوچ اور برخلاف تحریر جمیع مفسرین کی ہے اسواسطے کہ اکثر مفسرین اس کم کی ضمیر ہی کے
ملاحظے سے اہلبیت اہل عبا کو کہتے ہیں اور یہ کب ہوسکتا ہے کہ بلحاظ اہل تو جمع مذکر ہو اور مراد اُس سے جمع مونث ہو اور آیہ اتعجبین من امر اللہ رحمۃ اللہ و برکاتہ
علیکم اہل البیت انہ حمید مجید میں عدول مونث واحد اتعجبین سے طرف علیکم جمع مذکر کے نہیں ہے اور نہ مونث واحد کو جمع مذکر کے صیغہ میں بیان کیا ہے بلکہ علیکم میں
خطاب طرف حضرت ابراہیم وغیرہ اُنکی اہلبیت کے ہے اور سارہ بھی اُنمیں داخل ہے لیکن سارہ اُنکی اہلبیت میں اسواسطے داخل ہے کہ وہ اُنکی خالہ کی یا چچا کی بیٹی ہے نہ زوجہ
ہونے کی جہت سے اور اتعجبین میں خطاب فقط سارہ کی طرف ہے اور اِس آیت کے بھی ظاہر سے معلوم ہوتا ہے کہ آیہ رحمۃ اللہ و برکاتہ علیکم اہل البیت پیغمبر آخرالزمان
کی اہلبیت کی شان میں تھی اور وہ آیہ اِس طرح تھی کہ اتعجبین من امر اللہ انہ حمید مجید لیکن جامع قرآن نے مشتبہ ہوجانیکے واسطے حضرت سارہ کے ذکر میں ڈالدیا ہے
جیسے کہ ازواج رسولخدا کے ذکر میں آیہ تطہیر کو داخل کردیا ہے ملتبس ہونے کیواسطے کہ ضمیر مونث واحد کی کیونکر مطابق ہوگی ضمیر جمع مونث کو کہ مخالف فصاحت کے ہے
اور مونث واحد کو جمع مذکر کے صیغہ سے بیان کرنا کہیں نہیں آیا اور روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ آیہ تطہیر تنہا نازل ہوئی ہے اور اِن پہلی اور پچھلی آیتوں کے درمیان
ہوکر نازل نہیں ہوئی ہے جامع قرآن نے ان آیتوں کے بیچ میں اِس آیت کو ڈالدیا ہے پھر ازواج سے اِس آیت کو کیا تعلق ہے اور بیت سے مراد ازواج کا بیت
نہیں ہوسکتا اسواسطے کہ پہلی اور پچھلی آیتوں میں بیوت ہے جمع کا لفظ اگر ازواج کے واسطے ہوتا تو یہاں بھی جمع کا صیغہ ہوتا تاکہ مطابق ہوتا پہلی اور
پچھلی آیتوں کے پس مراد بیت سے بیت نبوت ہے نہ بیت کل ازواج اور روایات کثرت سے دلالت کرتی ہیں کہ بیت ازواج اس سے مراد نہیں ہے اور
ابو القاسم حسکانی نے جابر سے روایت کی ہے چنانچہ فرماتے ہیں جابر کہ آیہ تطہیر جسوقت رسولخدا پر نازل ہوئی تھی اُسوقت حضرت کے حجرہ میں حضرت کے
پاس سوائے علیؑ اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کے کوئی نہ تھا پس خطاب خاص اُن پانچوں سے ہے اور اُسوقت بھی اہلبیت اور اہلخانہ تھے ازواج اُسمیں
کیونکر داخل ہونگی اور اکثر روایات میں آیا ہے کہ یہ آیت ان پانچوں کی شان میں ہے اور رسولخدا کے ارشاد کو ترک کرکے اپنی رائے کو دخل دینا اور اپنی طرف سے

ایک مضمون ایجاد کرنا قابل سماعت کے نہیں ہی اور یہ جو کہتے ہیں کہ آیۂ تطہیر تو ازواج کے شان میں ہی اور علی اور فاطمہ اور حسنین علیہم السلام کو رسولخدا نے اپنی دُعا سے اس
وعدہ میں داخل کیا ہی یہ قول نہایت پوچ اور واہی ہی اور یہ قول صاحب تحفہ کا ہی مخالف جمیع مفسرین کے اور دُعا سے حضرت کی یہ ہرگز ثابت نہیں ہی اسواسطے کہ دُعا میں تو یہ ہی
کہ ہٰؤلاء اہلبیتی یہ ہیں اہلبیت میرے نہ اور کوئی انکے واسطے جو تو نے وعدہ کیا ہی اُسکو وفا کر اور صاحب قبل استحسن کہ سُنّی ہی وہ بھی صاحب تحفہ پر اعتراض کرکے یہی کہتا ہی اور دُعا
حضرت کے واسطے دُور کرنے نجاست کی ہی نہ واسطے داخل کرنے اُن چار دل بزرگوں کے اہلبیت میں اور ام سلمہ کو جو عبا میں داخل نہیں کیا اسواسطے کہ وہ اہلبیت میں سے
نہ تھی نہ اسواسطے کہ وہ اہلبیت میں سے تھی اور اُسکے داخل کرنے سے تحصیل حاصل کی ہوتی تھی اور نہ جمیع اقارب حضرت کے اہلبیت میں داخل ہیں اور نہ سب کے واسطے علی تھی
بلکہ وہی چار شخص ہیں کہ جنکو عبا میں لیا تھا اور یہی چاروں بزرگ واتیوں میں کو ہیں اور کوئی اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ خدا تعالیٰ کسی چیز کا ارادہ کرے اور پھر وقوع
میں نہ آوے خدا تعالیٰ کا فرمانا لغو نہیں ہی کہ کسی چیز کو کہے کہ میں ارادہ اسکا کرتا ہوں اور پھر اُسکو نہ کرے اور سوائے اسکے یہ مقام مدح کا ہی اور یہ قول دلالت کرتا ہی تعظیم پر اور
فقط ارادہ کرنے میں کچھ مدح اور تعظیم نہیں ہی اور یہ جو کہتے ہیں کہ آل عبا تو پاک تھے پاکوں کو خدا کیا پاک کریگا یہ امر تو ازواج کے واسطے بھی ہوسکتا ہی معلوم ہوا کہ پہلے وہ
ناپاک نہیں تھی کہ اب خدا تعالیٰ اُنکو پاک کرتا ہی اور یہ لوگ یطہرکم کے معنی ہی نہیں سمجھے اسواسطے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ طہارت پر ثابت رکھے تمکو خدا جیسے کہ اہدنا الصراط
المستقیم ہی یعنی ثابت رکھ تو ہمکو راہ سیدھی پر اور طہارت نجاست سے بھی ہوتی ہی اور معاصی سے بھی ہوتی ہی ایک معنی ہر جگہ مراد نہیں ہوسکتے اُس مقام کو
دیکھنا چاہیے کہ یہاں کونسے معنی مناسب ہیں غرض یہ ہے کہ باوجود منقول ہونے اکثر احادیث کے شان میں آل عبا کے پھر جو اس آیت میں تاویلیں کرکے چاہتے ہیں کہ
فضیلت آل رسول کیواسطے ثابت نہو بلکہ ازواج کیواسطے ہو اسمیں ان لوگوں کو کچھ فائدہ نہیں ہی بجز اسکے کہ آل رسول فضیلت میں بڑھنے نہ پائیں اور عصمت انکی
ثابت نہو کر وہ دلیل ہوجائے انکی خلافت اور امامت کے واسطے اور لوگ انکو ثلٰثہ سے زیادہ بزرگ جاننے لگیں لیکن انکی واہی تاویلیں کرنے سے کچھ نہیں ہوتا اور چاند
پر خاک ڈالنے سے چاند پوشیدہ نہیں ہوتا ہی اہلبیت کا ذکر ہوگا تو اُس سے سب مسلمان آل عبا کو سمجھیں گے نہ ازواج پیغمبر صلعم کو جسقدر یہ کوشش کرتے ہیں آل رسول
کے فضائل کے گھٹانے میں اُسیقدر خدا تعالیٰ اُنکے فضائل کو روشن کرتا ہی اور اب خدا تعالیٰ پھر ازواج پیغمبر کی طرف خطاب کرتا ہی کہ وَاذْكُرْنَ اور یاد کرو
تم اے عورتو پیغمبر کی مَا يُتْلَىٰ فِي بُيُوتِكُنَّ اُس چیز کو کہ پڑھی جاتی ہی بیچ گھروں تمہارے کے مِنْ آيَاتِ اللَّهِ آیتوں خدا کی ہیں سے
وَالْحِكْمَةِ ط اور حکمت کی باتوں میں سے یعنی وہ کتاب پڑھی جاتی ہی جو کہ شامل ہی دونو امروں کو اور یا سخنان پیغمبر کہ محض نصیحت اور پند ہی اُسکی باتوں سے
نصیحت پکڑو إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا كَانَ لَطِيفًا ہی لطف کرنے والا نیکوں پر خَبِيرًا خبردار تمہاری گفتار اور کردار سے اور تدبیر کرنے والا ہی اُسکی
کہ جسمیں تمہاری اصلاح ہی اور کہتے ہیں کہ اسماء بنت عمیس نے اپنے شوہر جعفر طیار کے ہمراہ حبشہ سے مراجعت کی اور مدینہ میں آکر پہنچے تو رسولخدا صلعم کی بیبیوں کے پاس
آئی اور پوچھا کہ ہمارے مقدمہ میں یعنی عورتوں کے حق میں بھی کوئی آیت نازل ہوئی ہی کہا کہ نہیں وہ رسولخدا کے پاس آئی اور عرض کی کہ یا رسولخدا صلعم عورتیں بالکل
ناامید ہیں اور بڑے نقصان میں ہیں حضرت نے پوچھا کہ کیوں کہا اسواسطے کہ قرآن میں جا بجا مردوں کا ذکر ہے اور عورتوں کا کسی آیت میں ذکر نہیں ہی معلوم ہوا کہ
ہم شمار میں نہیں ہیں اور نہ ہماری عبادت اور طاعت مقبول ہی اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی إِنَّ الْمُسْلِمِينَ تحقیق کہ فرمانبرداری کرنیوالے مرد وَالْمُسْلِمَاتِ
اور فرمانبرداری کرنے والیاں عورتیں وَالْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ اور ایمان لانے والے مرد اور ایمان لانیوالیاں عورتیں اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے
کہ مسلمان وہ شخص ہی کہ جسکے ہاتھ اور زبان سے سلامت رہیں مسلمان اور مومن وہ ہی کہ سلامت رہے ہمسایہ ایذاؤں اُسکے سے اور نہیں ایمان لایا ہی محمد پر وہ
شخص کہ شب کو سیر ہو کر سویا اور ہمسایہ اُسکا بھوکا ہی اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہی کہ ایمان معرفت اور اعتقاد ہی دل سے اور اقرار ہی زبان سے اور عمل ہی ارکان
دین پر اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ اسلام تو وہ ہے کہ جسکے سبب سے خون بچ رہتے ہیں اور امانت ادا کیجاتی ہی اور نکاح اسمیں جائز ہوتے ہیں اور
میراث دیتے لیتے ہیں اور ایمان وہ ہی کہ جو دل میں ہی اور دوسری حدیث میں ہی کہ ثواب ایمان پر موقوف ہی اور ایک اعرابی کی صورت میں جبرئیل رسولخدا صلعم
کے پاس آئے اور رسولخدا اُسکو پہچانتے تھے اُنہوں نے رسولخدا سے پوچھا کہ یا محمد صلعم کیا ہی ایمان فرمایا کہ اعتقاد کرے تو خدا کا اور آخرت کا اور فرشتوں کا اور کتاب
کا اور پیغمبروں کا اور زندہ ہو کر اٹھنے کا بعد مرنے کے کہا کہ سچ کہا تو نے اے محمد پس کیا ہی اسلام فرمایا کہ گواہی دے تو اسکی کہ نہیں ہی کوئی معبود سوائے خدا کے

اور محمد بندہ اسکا ہے اور پیغمبر اسکا ہے قایم کرے تو نماز کو اور دے تو زکوٰۃ کو اور ماہ رمضان کے روزے رکھے تو اور بیت اللہ کا حج کرے تو کہا کہ سچ کہا تو نے اے محمد صلعم
اور پھر حق تعالیٰ مرد اور عورت کا ذکر کرتا ہے کہ وَالْقَانِتِيْنَ وَالْقَانِتَاتِ اور ہمیشہ عبادت کرنے والے مرد اور ہمیشہ عبادت کرنے والیاں عورتیں
وَالصَّادِقِيْنَ وَالصَّادِقَاتِ اور راست رکھنے والے مرد اور راست رکھنے والیاں عورتیں ہر امر میں وَالصَّابِرِيْنَ وَالصَّابِرَاتِ
اور صبر کرنے والے مرد اور صبر کرنے والیاں عورتیں طاعتوں اور عبادتوں پر اور گناہوں سے پرہیز کرنے پر وَالْخَاشِعِيْنَ وَالْخَاشِعَاتِ اور عاجزی
کرنے والے مرد اور عاجزی کرنے والیاں عورتیں خدا کے سامنے اور خدا سے ڈرنے والے مرد اور عورت دل سے اور اعضا سے وَالْمُتَصَدِّقِيْنَ وَالْمُتَصَدِّقَاتِ
اور صدقہ دینے والے مرد اور صدقہ دینے والیاں عورتیں اپنے مالوں میں سے صدقہ واجب اور صدقہ سنت اور خمس وَالصَّائِمِيْنَ وَالصَّائِمَاتِ
اور روزہ رکھنے والے مرد اور روزہ رکھنے والیاں عورتیں واسطے خدا کے روزہ واجب یا مستحب نیت سے وَالْحَافِظِيْنَ فُرُوْجَهُمْ وَالْحَافِظَاتِ
اور نگاہ رکھنے والے مرد ستروں اپنوں کو حرام سے اور نگاہ رکھنے والیاں عورتیں وَالذَّاكِرِيْنَ اللّٰهَ كَثِيْرًا اور ذکر کرنے والے مرد خدا کو بہت اور کثیرا صفت ہے
ذکر اسقدر کی یعنی ذکرا کثیرا وَالذَّاكِرَاتِ اور ذکر کرنے والیاں عورتیں فکر بہت رات اور دن دل اور زبان سے اَعَدَّ اللّٰهُ لَهُمْ تیار کیا ہے خدا نے
واسطے انکے یعنی واسطے مرد کے اور عورت کے مَّغْفِرَةً بخشش کو گناہوں سے وَّاَجْرًا عَظِيْمًا اور اجر بڑے کو اور عطاء ابن رباح نے روایت کی ہے
کہ جو کوئی اپنے تئیں خدا کے سپرد کرے داخل ہوئے اسکے قول میں کہ وہ ان المسلمین والمسلمات ہے اور جو کوئی اقرار کرے خدا کا اور اسکے رسول کا اور تصدیق کرے علی ابن ابیطالب
کی ولایت کی اور اسکی اولاد پاک کی اور دل اسکا زبان کے موافق ہو تو وہ اس قول میں داخل ہے کہ والمومنین والمومنات اور جو کوئی فرمانبرداری کرے خدا کی
فرض میں اور فرمانبرداری کرے پیغمبر کی سنت میں وہ شخص داخل ہووے والقانتین والقانتات میں اور جو کوئی زبان کو نگاہ رکھے دروغ سے وہ شخص داخل ہو جملہ
والصادقین والصادقات میں اور جو کوئی صبر کرے طاعت پر اور معصیت سے پرہیز کرنے پر وہ شخص داخل ہو آیہ والصابرین والصابرات میں اور جو کوئی نماز پڑھے
اور چپ و راست نگاہ نکرے وہ داخل ہو والخاشعین والخاشعات میں اور جو کوئی ہفتہ میں ایک درہم صدقہ دیوے وہ شخص داخل ہو والمتصدقین والمتصدقات میں اور
اور جو کوئی ہر مہینہ میں تیرھویں چودھویں پندرھویں کو روزہ رکھے وہ داخل ہو والصائمین والصائمات میں اور جو کوئی اپنے تئیں حرام کرنے سے نگاہ رکھے وہ داخل
ہو والحافظین فروجہم میں اور جو کوئی پانچوں وقت کی نمازیں ادا کرے مع شرائط اور ارکان کے وہ داخل ہو والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات میں اور حضرت امام
صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سوتے ہوئے تسبیح حضرت فاطمہ زہرا کی پڑھے وہ جملہ والذاکرین اللہ کثیرا والذاکرات سے ہو۔ ابن عباس سے منقول ہے کہ
جناب رسولخدا صلعم نے زینب دختر حجش کی خواستگاری جو کہ انکی پھوپھی کی بیٹی تھی واسطے زید بن حارث متبنیٰ اور آزاد کئے ہوئے اپنے کے تو زینب نے پہلے تو
اس گمان سے کہ وہ حضرت اپنے واسطے خواستگاری کرتے ہیں قبول کیا اور جسوقت معلوم ہوا کہ زید کے واسطے چاہتے ہیں تو انکار کیا اسواسطے کہ بہت خوبصورت
تھی اور حضرت کی پھوپھی کی بیٹی تھی اور قریش کی زنان اشراف میں سے تھی اور کہا کہ میں کسواسطے آزاد کئے ہوئے کی زوجہ بنوں اور اسکا بھائی عبداللہ بن حجش بھی
اسکے متفق ہوا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی روایت میں یہ ہے کہ زینب نے رسولخدا صلعم کے جواب میں کہا کہ میں اپنے نفس سے اس امر میں مشورہ کروں آپ منتظر
رہیں پس حقتعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وَمَا كَانَ لِمُؤْمِنٍ اور نہیں روا ہے واسطے کسی مرد مومن کے یعنی عبداللہ کے وَّلَا مُؤْمِنَةٍ اور نہ واسطے کسی
عورت ایمان والی کے مثل زینب کے اِذَا قَضَى اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗٓ جسوقت حکم کرے خدا اور پیغمبر اسکا اَمْرًا کسی کار کو مثل نکاح وغیرہ کے تو
اَنْ يَّكُوْنَ لَهُمُ الْخِيَرَةُ یہ کہ ہووے واسطے انکے اختیار مِنْ اَمْرِهِمْ کار اپنے سے کسی چیز میں بلکہ انکو چاہیے کہ اپنے اختیار کو خدا اور رسول کے
اختیار کے تابع کریں کہ واجب ہے انپر اگرچہ آیت خاص دو میوں کے حق میں ہے لیکن حکم اسکا عام ہے اور اہل کوفہ اور شام نے یکون کو یے سے پڑھا ہے اور باقیوں نے
تا سے وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ اور جو کوئی نافرمانبرداری کرے خدا کی اور پیغمبر اسکے کی تو فَقَدْ ضَلَّ پس تحقیق گمراہ ہوا ضَلٰلًا
مُّبِيْنًا گمراہ ہونا ظاہر اور جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو زینب نے رسولخدا سے عرض کی کہ میرے نکاح کا اختیار آپ کو ہے میں نے آپ کو مختار کیا جس سے چاہیے
نکاح میرا کرو رسولخدا نے زید سے زینب کا نکاح کیا اور عبداللہ بھی اسپر راضی ہوا اور کہتے ہیں کہ رسولخدا نے زید کا زینب سے نکاح کیا تو اپنے مال سے مہر اسکا ادا کیا

اور مہر میں دس عدد دینار اور ساٹھ درہم اور چادر اور لحاف اور اوڑھنی اور پچاس مد طعام کے کہ ایک من کے قریب ہوئے اور تیس صاع خرما کہ دو من سے کچھ زیادہ
ہوئے عطا فرمائے اور اس سے پہلے اسی سورہ میں وما جعل ادعیاءکم ابناءکم کی تفسیر میں زید کے حال میں حضرت صادق علیہ السلام سے ہمنے روایت لکھی ہے کہ زید نے رسولخدا
سے عرض کی کہ اگر آپ زینب سے نکاح کریں تو میں اسکو طلاق دیدوں حضرت نے انکار کیا اور فرمایا کہ خدا سے ڈر اور اپنی زوجہ کو اپنے پاس نگاہ رکھ اس حال کو خدا تعالے
بیان کرتا ہے کہ وَاِذْ تَقُوْلُ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ کہتا تھا تو لِلَّذِیْٓ اَنْعَمَ اللّٰهُ واسطے اس شخص کے کہ انعام کیا ہے خدا نے عَلَیْهِ
اوپر اسکے کہ اسکو توفیق ایمان کی دی ہے اور تیرا خادم اور تابع اسکو کیا وَاَنْعَمْتَ عَلَیْهِ اور انعام کیا ہے تو نے اے محمد صلعم اوپر اسکے کہ تو نے اسکو پرورش
کیا ہے اور آزاد کیا ہے اور کہا ہے تو نے اسکو از راہ محبت کہ اَمْسِكْ عَلَیْكَ نگاہ رکھ تو اوپر اپنے زَوْجَكَ زوجہ اپنی کو کہ وہ زینب ہے وَاتَّقِ اللّٰهَ
اور ڈر تو خدا سے زینب کے مقدمہ میں اور طلاق اسکو مت دے بلکہ اپنے پاس اسکو رکھ یہ تو نے زید سے کہا وَتُخْفِیْ فِیْ نَفْسِكَ اور چھپاتا ہے تو بیچ نفس اور دل اپنے کے
مَا اللّٰهُ مُبْدِیْهِ اس چیز کو کہ خدا ظاہر کرنے والا اسکا ہے یعنی زینب سے نکاح کرنے کو اگر زید اسکو طلاق دیوے تیرا جی تو چاہتا ہے وَتَخْشَى النَّاسَ اور
ڈرتا ہے تو آدمیوں سے کہ وہ یہ نہ کہیں کہ اس نے اپنے پسر کی زوجہ سے نکاح کر لیا ہے وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشٰىهُ اور خدا زیادہ لایق ہے کہ ڈرے تو اس سے جناب
رسولخدا میں حیا زیادہ تھی اسواسطے آدمیوں سے زیادہ خوف کرتے تھے کہ وہ یہ نہ کہیں کہ اس نے اپنے فرزند کی زوجہ سے نکاح کر لیا ہے اور پہلے ایام جاہلیت میں لے پالک
کی زوجہ سے نکاح کرنے کو حرام جانتے تھے اور اس ہی نکاح نہیں کرتے تھے اسواسطے لوگوں کے طعن کے خوف سے حضرت نے زید سے فرمایا کہ تو اپنی زوجہ کو میرے واسطے
طلاق مت دے اور سید مرتضے علم الہدیٰ نے تنزیہ الانبیاء میں لکھا ہے کہ عرب لے پالک کو قایم مقام اولاد کے جانتے تھے سب حکموں میں اور اسی جہت سے انکی طلاق
دی ہوئی عورتوں سے نکاح نہیں کرتے تھے پس رسولخدا نے ارادہ کیا کہ بسبب نکاح کرنے کے زینب سے بعد طلاق کے بالکل اس حکم کو باطل کریں اور جاہلیت کے طریقہ
کو منسوخ کریں اور لیکن اس امر کو پوشیدہ رکھتے تھے اس خوف سے کہ یہ لوگ نہ کہیں کہ پیغمبر نے اپنے پسر کی زوجہ سے نکاح کر لیا اور اسی واسطے زید سے فرمایا کہ تو اپنی زوجہ
کو اپنے پاس تھام رکھ اور خدا سے ڈر زینب کے مقدمہ میں کہ اسکو طلاق مت دے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو امر کہ رسولخدا صلعم اپنے جی میں چھپاتے تھے
وہ یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے رسول اپنے کو خبر کی تھی کہ زینب تیری عورتوں میں سے ہوگی اور زید اسکو طلاق دیگا پس جسوقت زید آیا اور اس نے حضرت سے
عرض کی کہ میں ارادہ کرتا ہوں کہ زینب کو طلاق دوں تو فرمایا حضرت نے کہ تو اپنی زوجہ کو تھام رکھ اور اسکو طلاق مت دے پس خدا تعالے نے فرمایا کہ
تو نے کیوں کہا کہ اپنی زوجہ کو تھام رکھ اور حال یہ ہے کہ ہمنے تجھکو خبر دی ہے کہ وہ تیری عورتوں میں سے ہوگی اور اب خدا تعالیٰ زید کے زینب کو طلاق دینے کا اور رسولخدا
کو اس سے نکاح کرنیکا ذکر کرتا ہے کہ فَلَمَّا قَضٰى زَیْدٌ مِّنْهَا پس جسوقت ادا کیا زید نے زینب سے وَطَرًا حاجت کو کہ جو اس سے رکھتا تھا نکاح کی اور
اور مجامعت کی اور طلاق دی اسکو اور زینب نے عدۃ کو پورا کر لیا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد ادا کرنے حاجت سے طلاق دینا ہے یعنی جسوقت طلاق دی زید نے
اور زینب نے عدہ کو تمام کیا تو زَوَّجْنٰكَهَا نکاح کیا ہمنے تیرا اے محمد اس زینب سے اور اہلبیت علیہم السلام کی قرات میں زوجتکہا ہے یعنی نکاح کیا میں نے تیرا
اے محمد اس زینب سے لِكَیْ لَا یَكُوْنَ تا کہ نہووے بعد تیرے عَلَى الْمُؤْمِنِیْنَ حَرَجٌ اوپر مومنین کے تنگی یا کوئی گناہ فِیْٓ اَزْوَاجِ اَدْعِیَآىِٕهِمْ
بیچ درخواست کرنے عورتوں لے پالکوں انکی کے بعد طلاق کے یا بعد مر جانے شوہروں کے اِذَا قَضَوْا مِنْهُنَّ وَطَرًا جسوقت کہ ادا کریں وہ ان سے
حاجت کو کہ وہ نکاح اور طلاق اور عدۃ ہے یعنی اس جہت سے تیرا نکاح ہمنے زینب سے کیا کہ تمام مومنین تیری پیروی سے اپنے لے پالکوں کی عورتوں سے
نکاح کر لیویں اور اسمیں کچھ تردد نہ کریں اور جاہلیت کی رسم کو ہمنے منسوخ کیا وَكَانَ اَمْرُ اللّٰهِ اور ہے کار خدا کا جسکا کہ وہ ارادہ کرے مَفْعُوْلًا کیا گیا
یعنی جس چیز کا کہ خدا ارادہ کرے البتہ وہ وقوع میں آتا ہے جیسے کہ نکاح زینب کا حضرت رسالت پناہ سے اور انس بن مالک سے منقول ہے کہ جسوقت عدۃ زینب کی
منقضی ہوئی تو رسولخدا نے زید سے فرمایا کہ تو جا اور زینب کی خواستگاری میرے واسطے کر زید روایت کرتا ہے کہ میں زینب کے پاس گیا اسوقت وہ آٹے کو
خمیر کرتی تھی جسوقت میں نے اسکو دیکھا تو میری نظروں میں وہ نہایت عظیم الشان اور بلند مرتبہ معلوم ہوئی کہ مجھکو یارا اسپر نگاہ کرنے کا نہوا رسولخدا کی
حرمت کی جہت سے میں نے اپنی پشت اسکی طرف کر کے کہا کہ خوشخبری ہو تجھکو اے زینب رسولخدا صلعم تیری خواستگاری کرتے ہیں یہ سنکر خوش ہوئی اور کہا

کہ میں کچھ کام نکروں یہانتک کہ اپنے پروردگار سے اپنے کام میں مشورہ کروں وہاں سے اٹھکر مصلے پر گئی اور اپنے خدا سے مناجات کی حق تعالیٰ نے وہ آیت نازل کی اور بعضی روایت میں آیا ہی کہ رسولخدا بعد نازل ہونے اس آیت کے بے اجازت حاصل کئے زینب کے گھر میں تشریف لیگئے زینب نے کہا کہ یا رسولخدا بدون نکاح میرے گھر میں کیوں آئے ہو حضرت نے فرمایا خدا نکاح کرنے والا ہی اور جبرئیل گواہ ہی بعد اسکے زینب اس جہت سے سب بیبیوں پر فخر کرتی تھی اور کہتی تھی کہ خدا نے میرا نکاح پیغمبر سے کیا ہی اور تمہارا نکاح تمہارے والی کرتے ہیں اور زینب نے رسولخدا سے کہا کہ میں اور بیبیوں سے زیادہ مرتبہ رکھتی ہوں اور میرا قرب آپ سے زیادہ ہے تین چیز کے سبب سے ایک تو یہ کہ جد میرا اور جد تمہارا ایک ہے کہ وہ عبد المطلب ہے اور حق تعالیٰ نے میرا نکاح تم سے آسمان پر کیا اور جبرئیل ایلچی اور گواہ عقد کا ہوا کہ ان تین امور میں کوئی زوجہ تمہاری میرے شریک نہیں ہی اور کہتے ہیں کہ رسولخدا نے زینب کی عروسی کیواسطے ولیمہ تیار کیا تھا اور لوگوں کو مہمان کیا اور سوائے زینب کے اور کسی کی عروسی میں اپنی بیبیوں میں سے ولیمہ نہیں کیا اور شام تک لوگوں کو کھانا کھلایا اور بعضے مخالفین اس قصہ کو اس طرح بیان کرتے ہیں کہ بالکل مخالف شرع کے ہی کہتے ہیں کہ رسولخدا زینب پر عاشق ہوگئے تھے جسوقت کہ زید کی زوجہ تھی اور بیشک یہ امر نہایت بد اور معصیت ہے اور انبیا ان سب امور سے پاک ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کی حدیث میں اسطرح سے ہی کہ رسولخدا صلعم نے زید سے زینب کا نکاح کیا پس وہ زید کے پاس ہی بعد اسکے اُن دونوں میں نزاع واقع ہوا اور اپنا جھگڑا رسولخدا کے پاس لائے رسولخدا کی نظر زینب پر پڑی تو نہایت تعجب کیا اور خوش آیندہ معلوم ہوئی زید نے کہا کہ اگر حضرت حکم دیویں تو میں اسکو طلاق دیدوں اسواسطے کہ اسمیں تکبر بہت ہی اور اپنی زبان سے مجھکو نہایت ایذا دیتی ہی حضرت نے فرمایا کہ خدا سے ڈر تو اسکو طلاق کیوں دیتا ہی اور اپنی زوجہ کو اپنے پاس رکھ اور اُس سے نیکی کر بعد اسکے زید نے اُسکو طلاق دی اور جب عدہ گزر گئی تو خدا تعالیٰ نے اُسکے نکاح کا حکم رسولخدا صلعم سے نازل کیا اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے عصمت انبیاء کی حدیث میں فرمایا ہی کہ قول حق تعالیٰ کا وتخفی فی نفسک ما اللہ مبدیہ مراد اس سے یہ ہے کہ حق تعالیٰ نے نام انکی بیبیوں کے جسقدر کہ دنیا میں ہونگی اور جسقدر کہ آخرت میں سب اپنے حبیب کو تبلا دئے تھے اور فرمایا کہ وہ مومنین کی مائیں ہیں اور ایک کا نام اُنمیں سے زینب ہے اور وہ آج کے دن زوجہ زید بن حارثہ کی ہی پس رسولخدا نے نام اُسکا اپنے جی میں پوشیدہ رکھا اور اُسکو ظاہر نہ کیا تا کہ منافقین میں سے کوئی نہ کہے کہ اُس نے ایک عورت کو کہ وہ ایک مرد کے گھر میں ہی اپنی ازواج میں سے کہا اور مومنین کی ماؤں میں سے اور خوف کیا منافقین کے کہنے سے اسواسطے خدا نے فرمایا کہ تخشی الناس واللہ احق ان تخشہ یعنی خدا زیادہ لایق ہی کہ تو اُس سے اپنے جی میں ڈرے نہ کہ آدمیوں سے اور خدا تعالیٰ نہیں متولی ہوا ہی کسی کے نکاح کا اپنی خلقت میں سے مگر واسطے نکاح آدم کے حوا سے اور رسولخدا کے زینب سے چنانچہ فرمایا ہی کہ زوجناکہا اور یا نکاح فاطمہ کا علیؑ سے کہ آسمان پر کیا ہی اور خدا تعالیٰ نے اپنے علم سے جانا کہ قریب ہے کہ منافقین حضرت کو زینب سے نکاح کرنے میں عیب لگاوینگے اسواسطے یہ آیت نازل کی کہ مَا كَانَ عَلَى النَّبِيِّ نہیں ہی اوپر پیغمبر کے مِنْ حَرَجٍ کوئی تنگی اور گناہ فِيمَا فَرَضَ اللَّهُ لَهُ بیچ اسکے کہ مقدر اور مقرر کیا ہی خدا نے واسطے اُس پیغمبر کے کہ عورتوں سے لے پالکوں کے اُسپر حلال کی ہیں جسوقت کہ وہ مرجائیں یا طلاق دیویں اور یہ خصوصیت پیغمبر کی نہیں ہی بلکہ سُنَّةَ اللَّهِ سنت اور طریقہ مقرر کیا گیا خدا کا ہی فِي الَّذِينَ خَلَوْا بیچ اُن لوگوں کے کہ گزرے ہیں انبیا میں سے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے اور سنۃ اللہ مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا یعنی سن الیہ سنۃ مراد اس سے پہلے انبیا ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اُنکے حرج کو دور کیا تھا اور امر مباح میں جیسے کہ نکاح لے پالکوں کی عورتوں سے یا اور جسقدر کہ مباح امور تھے مثل کثرت ازواج کہ داؤد کی سو زوجہ تھیں اور سلیمان کے تین سو زوجہ اور سات سو حرم تھیں پس جسوقت کہ پہلے انبیا کو کثرت ازواج کی جائز ہوئی بدون حرج کے پس محمدؐ کہ سردار انبیا کا ہی اسکو بھی حرج نہیں ہی اگر اپنے لے پالک کی زوجہ سے نکاح کرے وَكَانَ أَمْرُ اللَّهِ اور ہی امر خدا کا قَدَرًا مَّقْدُورًا ایک حکم ادا کیا گیا اور جاری کیا گیا یقیناً یعنی جو چیز کہ خدا تعالیٰ انبیا پر نازل کرتا ہی وہ قضا و قدر ہی کہ البتہ واقع ہونے والا ہی اُس مقدار پر کہ جو موافق حکمت کے ہی اور انبیاء گذشتہ الَّذِينَ يُبَلِّغُونَ وہ لوگ ہیں کہ پہنچاتے ہیں رِسَالَاتِ اللَّهِ پیغاموں خدا کے کو اپنی امتوں پر بدون خوف آدمیوں کے وَيَخْشَوْنَهُ اور ڈرتے ہیں وہ اُس خدا سے وَلَا يَخْشَوْنَ أَحَدًا اور نہیں ڈرتے ہیں وہ احکام کے پہنچانے میں کسی سے إِلَّا اللَّهَ مگر خدا سے وَكَفَىٰ بِاللَّهِ حَسِيبًا اور کافی ہے خدا کفایت کرنے والا واسطے برلانے مقصد ڈرانے والوں کے جو کہ اُس سے ڈرتے ہیں اور یا یہ کہ کافی ہی خدا حساب و شمار کرنیوالا بعد جمع اعمال کا پس چاہیے کہ

اُس سے ڈریں اُسکے غیر سے اور یہ آیت دلالت کرتی ہے اس امر پر کہ انبیا کو احکام کے پہنچانے میں تقیہ جائز نہیں ہے نہ غیر تبلیغ احکام میں یعنی سوائے تبلیغ احکام کے
اور امور میں تقیہ کر سکتا ہے چنانچہ حضرت موسیٰ نے کیا اور اگر کوئی کہے کہ اگر انبیاء کو احکام کے پہنچانے میں تقیہ جائز نہیں ہے تو اسکے کیا معنی ہیں کہ وتخشی الناس یعنی
اور ڈرتا ہے تو آدمیوں میں سے جواب اُسکا یہ ہے کہ یہ قول تبلیغ احکام سے تعلق نہیں رکھتا ہے بلکہ خوف حضرت کو منافقین کی بدگوئی کا تھا کہ وہ طعن کریں گے اور
لوگوں کی بدگوئیوں اور بدگمانیوں سے ہر عاقل پرہیز کرتا ہے اور یہ امور متعلق احکام خدا کے نہیں ہیں اور جس امر سے کہ حضرت ڈرتے تھے وہی بعد نکاح کرنیکے زینب سے
پیش آیا کہ منافقین نے زبان طعن کی دراز کی اور کہا کہ یہ مرد ہمکو کہتا ہے کہ تمہارے فرزندوں کی جوروئیں تمپر حرام ہیں اور آپ اپنے پسر کی زوجہ سے نکاح اپنا کر لیا یعنی
زید کی زوجہ سے اور یہ انہوں نے اسواسطے کہا کہ وہ لے پالک کو مثل پسر حقیقی اور صلبی کے جانتے تھے سب جگہوں میں خدا تعالیٰ نے انکے رد میں آیت نازل کی کہ مَا کَانَ
مُحَمَّدٌ نہیں ہے محمد صلعم اَبَآ اَحَدٍ مِّنْ رِّجَالِکُمْ باپ کسی کا مردوں تمہارے میں سے اگر باپ ہے تو فاطمہ زہرا کا ہے اور وہ مرد نہیں ہے بلکہ عورت ہے اور اگر
قاسم اور ابراہیم کا باپ ہے تو وہ لڑکے تھے اور بالغ نہوئے تھے پس رجال میں داخل نہوئے اور اگر بالغ بھی ہو گئے تھے تو امت کے مردوں میں سے نہ تھے بلکہ اُن حضرت کے
مردوں میں سے تھے اور حسنین بھی اُسوقت میں بالغ نہوئے تھے اور اگر ہوئے تھے تو وہ بھی اُن حضرت ہی کے مردوں میں سے تھے نہ اُمت کے مردوں میں سے اور حسنین کو
حضرت نے بارہا فرمایا ہے کہ یہ دونو بیٹے میرے ہیں اور وہ دونو امام ہیں کھڑے ہوں یا بیٹھ رہیں یعنی دونو حالت میں امام ہیں خواہ امامت پر قایم ہوں یا امامت سے
بیٹھ رہیں ہوں اور معاویہ کی لڑائی میں جناب امیر نے محمد حنفیہ کو بلا کر کہا کہ تو بیٹا میرا ہے لوگوں نے پوچھا کہ کیا حسنین بیٹے آپکے نہیں ہیں فرمایا کہ وہ رسولخدا کے فرزند ہیں
اور رسولخدا نے فرمایا ہے کہ سب کی اولاد باپ کی طرف سے منسوب ہوتی ہے لیکن اولاد فاطمہ میری طرف منسوب ہے پس زید کہ امت کے مردوں میں سے ہے اسکے وہ حضرت باپ
کیونکر ہونگے وَلٰکِنْ رَّسُوْلَ اللّٰہِ اور لیکن وہ پیغمبر خدا کا ہے اور لکن مخفف ہے لکن مثقلہ کا اور اسم اسکا محذوف ہے اور وہ ضمیر غائب کی ہے اور اس صورت میں ہے
کہ رسول کا لفظ مرفوع ہو اور اگر منصوب ہو تو خبر کان مقدر کی ہے یعنی ولکن کان رسول اللہ یعنی اور لیکن ہے وہ پیغمبر خدا کا اور امت کا جو حضرت کو باپ کہتے ہیں وہ اس
جہت سے ہے کہ حضرت نصیحت اور شفقت کرنے والے امت کے ہیں اور واجب التعظیم اور توقیر سب کے ہیں اور طاعت انکی سب پر واجب ہے اور زید ایک آدمی امت
میں تھا اور اُسمیں اور رسولخدا میں واسطہ ولادت کا نہ تھا اسواسطے وہ حضرت زید کے باپ نہیں ہو سکتے وہ حضرت تو پیغمبر ہیں خدا کے کہ لوگوں کی ہدایت اور نصیحت
کے واسطے حکم کئے گئے ہیں وَخَاتَمَ النَّبِیّٖنَ اور ہے وہ حضرت ختم کرنے والا پیغمبروں کا کہ بعد اُنکے کوئی پیغمبر نہوگا اور حفص نے خاتم کو بفتح تا پڑھا ہے یعنی اور ہے
وہ مہر پیغمبروں کی کہ بعد اُسکے کوئی پیغمبر نہوگا اور اُسی کی نبوت قیامت تک باقی رہے گی اور بعد اسکے اُس سے کسی دوسرے کو نبوت نہ پہنچے گی اور رسولخدا نے فرمایا ہے
کہ میں خاتم الانبیاء ہوں اور تو اے علی خاتم الاولیاء ہے اور حضرت عیسیٰ جو نازل ہونگے تو اُنکا عمل بھی ہماری شرع پر ہوگا نہ انکی شرع پر کہ وہ منسوخ ہے وَکَانَ اللّٰہُ
اور ہے خدا بِکُلِّ شَیْءٍ عَلِیْمًا ساتھ ہر چیز کے دانا اور جاننے والا ہے کہ کون لایق خاتم النبیین ہونے کے ہے اور رسولخدا نے فرمایا ہے کہ یا علی انت منی
بمنزلۃ ہارون من موسیٰ الا انہ لا نبی من بعدی یعنی اے علی تو مجھ سے بمنزلہ ہارون کے موسیٰ سے ہے یعنی جو نسبت کہ ہارون کو موسیٰ سے تھی وہ تجھکو مجھ سے ہے
مگر یہ فرق ہے کہ نہیں ہے کوئی پیغمبر بعد میرے اور ہارون پیغمبر بھی تھا مقصود اس سے یہ ہے کہ بعد میرے پیغمبر نہیں ہے اور اگر ہوتا تو تو ہی ہوتا اسواسطے کہ جو فضایل
کہ چاہئیں وہ تجھمیں موجود ہیں عصمت اور علم اور شجاعت اور سخاوت اور حلم اور تمام اخلاق نیک اور سوائے تیرے اور کسی میں وہ اخلاق نہیں ہیں اور بعد اُسکے
بندوں کو خدا تعالیٰ حکم کرتا ہے کثرت ذکر اور تسبیح کا چنانچہ فرماتا ہے کہ یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا یاد
کرو تم خدا کو یاد کرنا بہت یعنی اکثر اوقات خدا کا ذکر کرتے رہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کی ایک حد ہے کہ اُسپر وہ چیز منتہی ہوتی ہے مگر ذکر خدا
کا کہ اُسکی کوئی حد نہیں ہے اور خدا تعالیٰ ذکر کثیر سے راضی ہوتا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا شیعہ ہمارے وہ ہیں کہ جو وقت خالی ہوتے ہیں تو ذکر
خدا کا بہت کرتے ہیں اور تسبیح فاطمہ زہرا کی ذکر کثیر میں داخل ہے اور ذکر کثیر سے مراد یہ ہے کہ کسی وقت اُسکو بھولے نہیں وَّسَبِّحُوْهُ اور پاکی سے
یاد کرو تم اُسکو بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا صبح کو اور شام کو اسواسطے کہ نماز صبح کی اور شب کی زیادہ شاق ہوتی ہے بسبب غلبہ خواب کے اور کہتے ہیں کہ
خصوصیت اُن دونو وقتوں کی اُن دو نمازوں کے ساتھ اسواسطے ہے کہ صبح اور شام کی دو ساعت میں حافظان نامہ اعمال حاضر ہوتے ہیں اور

دونو وقت تسبیح اور نماز کو نامہ اعمال میں لکھتے ہیں اور بعضوں کے نزدیک بکرۃ سے مراد نماز صبح کی ہی اور اصیل سے مراد نماز ظہر ہے اور نماز عصر اور مغرب اور عشا ہی اور نماز کا نام تسبیح اسواسطے رکھا ہی کہ اسمیں خدا تعالی کی تسبیح اور تقدیس مذکور ہوتی ہی اور کہتے ہیں کہ مراد ذکر تسبیح سے یہ ہے کہ اسکو اسکی صفات اعلی اور اسماء حسنی سے یاد کرے اور ابن عباس سے روایت کرتے ہیں کہ جبرئیل پیغمبر خدا کے پاس آئے اور کہا کہ اے محمد صلعم کہو تو سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم عدد ما علم وزنتہ ما علم وملا رما علم اسواسطے کہ جو کوئی اس تسبیح کو کہے حق تعالی اسکے واسطے چھہ خصلتیں ثابت کرے ایک تو یہ کہ وہ ذکر کثیر کے ذاکرین میں سے ہو اور دوسرے یہ کہ وہ روز و شب کے ذاکرین سے افضل ہو اور تیسرے یہ کہ بہشت میں بہت درخت اسکے واسطے لگائے جائیں اور چوتھے یہ کہ گناہ اسکے اس طرح گریں کہ جیسے درخت خشک سے پتے گرتے ہیں اور پانچویں یہ کہ خدا تعالی اسپر نظر رحمت کرے اور چھٹے یہ کہ ہرگز اسکو عذاب کریں اور فرماتا ہی خدا کہ هُوَ الَّذِي يُصَلِّي عَلَيْكُمْ وہ خدا وہ شخص ہی کہ درود بھیجتا ہی اوپر تمہارے اے مومنین یعنی رحمت نازل کرتا ہی تمپر وَمَلَائِكَتُهُ اور فرشتے اسکے یعنی بخشش چاہتے ہیں تمہارے واسطے اور یہ رحمت خدا کی اور بخشش چاہنا ملائکہ کا اسواسطے ہی کہ لِيُخْرِجَكُمْ تاکہ نکالے تمکو خدا مِّنَ الظُّلُمَاتِ اندھیروں کفر اور جہالت اور معصیت سے إِلَى النُّورِ طرف روشنی ایمان اور معرفت اور طاعت کے وَكَانَ بِالْمُؤْمِنِينَ اور ہے خدا ساتھ مومنین کے رَحِيمًا مہربان کہ خود انپر رحمت نازل کرتا ہی اور ملائکہ کو واسطے بخشش چاہنے کے حکم کرتا ہی زمخشری نے لکھا ہی کہ اس آیت کے حکم سے ہر ایک مومن پر صلوۃ بھیج سکتے ہیں لیکن شیعوں نے جو اپنا شعار مقرر کیا ہی کہ وہ اپنے ہر ایک امام پر صلوۃ بھیجتے ہیں اسواسطے ہمنے ترک کیا تَحِيَّتُهُمْ اسمیں اضافت مصدر کی طرف مفعول کے ہی یعنی درود خدا کا ہی ان مومنین کو يَوْمَ يَلْقَوْنَهُ جسدن کہ ملاقات کریں یعنی پہنچیں رحمت اسکی کو بعد زندہ ہونیکے قبر سے باہر نکلکر بہشت میں جانیکے بعد سَلَامٌ سلام ہی کہ خبر دینے والا ہی ہر خوف اور آفت کی سلامتی سے یعنی واسطے تعظیم کے انپر سلام کرے اور ابن مسعود سے روایت ہی کہ ملک الموت جسوقت بندہ مومن کے پاس آئے تو کہتا ہی کہ سلام ہو جیو کہ خدا تعالی تجھکو سلام پہنچاتا ہی وَأَعَدَّ لَهُمْ اور تیار کیا ہی خدا نے واسطے انکے باوجود سلام بھیجنے کے أَجْرًا كَرِيمًا اجر بڑا کہ وہ بہشت ہی اور نعمتیں اور بعد اسکے خطاب کرتا ہی طرف پیغمبر کے از روئے تعظیم کے کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر بلند مرتبہ إِنَّا أَرْسَلْنَاكَ تحقیق ہمنے بھیجا ہی تجھکو اپنے بندوں پر شَاهِدًا گواہ کہ تو انکے جھٹلانے اور سچا کرنے اور طاعت اور معصیت کی گواہی دیوے وَمُبَشِّرًا اور خوشخبری دینے والا رحمت کے سچا کرنیوالوں کو وَنَذِيرًا اور ڈرانیوالا جھٹلانیوالوں کو وَدَاعِيًا إِلَى اللَّهِ اور بلانیوالا طرف خدا کے لوگوں کو اسکی توحید کے اقرار اور اسکی پرستش کی طرف بِإِذْنِهِ ساتھ حکم اسکے وَسِرَاجًا مُّنِيرًا اور چراغ روشن یعنی ہمنے تجھکو چراغ روشن بنایا ہی کہ لوگوں کو تاریکی کفر اور جہالت سے باہر نکالتا ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا تعالی نے ہمارے حضرت کو چراغ روشن اسواسطے فرمایا ہی کہ جیسے کہ چراغ کی روشنی اندھیرے کو دور کرتی ہی ایسے ہی حضرت کے وجود کے نور نے کفر کو جہان سے نابود کر دیا اور اسیواسطے روشن فرمایا ہی اسواسطے کہ چراغ تو کبھی روشن ہوتے ہیں اور کبھی گل اور یہ وہ چراغ ہی کہ ہمیشہ روشن ہی وَبَشِّرِ الْمُؤْمِنِينَ اور خوشخبری دے تو مومنین کو اے محمد صلعم بِأَنَّ ساتھ اسکے کہ تحقیق لَهُمْ واسطے انکے مِّنَ اللَّهِ خدا کی جانب سے فَضْلًا كَبِيرًا فضل بڑا اور بخشش بے نہایت ہی انکے اعمال کے اجر میں وَلَا تُطِعِ الْكَافِرِينَ وَالْمُنَافِقِينَ اور نہ فرمانبرداری کر تو کافروں کی اور منافقوں کی بلکہ انکی مخالفت پر ثابت قدم رہ تو وَدَعْ أَذَاهُمْ اور چھوڑ دے تو آزار دینے انکے کو کہ خدا انکے شر کے دفع کرنے کو کافی ہی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہی وَتَوَكَّلْ عَلَى اللَّهِ اور توکل کر تو اوپر خدا کے کہ وہ انکو عذاب میں گرفتار کریگا وَكَفَىٰ بِاللَّهِ وَكِيلًا اور کافی ہی خدا کارساز اور نگاہ رکھنے والا مومنین کا دشمنوں کے شر سے اور اب خدا تعالی مومنین کی بیبیوں کے مقدمہ میں بیان کرتا ہی کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہو إِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنَاتِ جسوقت کہ نکاح کرو تم مومن عورتوں سے ثُمَّ طَلَّقْتُمُوهُنَّ پھر طلاق دو تم انکو مِن قَبْلِ أَن تَمَسُّوهُنَّ پہلے اس سے کہ مس کرو تم یعنی مجامعت کرو تم انسے کہ بعد نکاح کے تم انسے مجامعت نہ کرو اور مجامعت کرنے سے پہلے انکو طلاق دو تو فَمَا لَكُمْ پس نہیں ہی واسطے تمہارے عَلَيْهِنَّ اوپر ان عورتوں طلاق دئے گئے کے مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّونَهَا عدۃ کہ شمار کرو تم اسکو یعنی

ایسی عورتوں کے واسطے عدۃ نہیں ہے بلکہ بعد طلاق کے بدون اسکے کہ وہ عدۃ میں بیٹھیں دوسرے شخص سے نکاح کر سکتی ہیں اور اگر عقد نکاح میں مہر ذکر
نہ کیا ہو تو فَمَتِّعُوهُنَّ پس متعہ دو تم یعنی کچھ دو اُن عورتوں کو کہ جس سے انکو فائدہ ہو اور خالی نہ رہیں اسواسطے کہ مہر اگر انکے واسطے مقرر ہوتا تو ادا
مہر دینا ہوتا اور گو مہر مقرر نہیں ہوا اگر مجامعت واقع ہوتی تو بھی مہر دینا آتا مہر مثل یا جسقدر پر کہ عورت راضی ہو جاوے اور اس صورت میں مہر مقرر ہوا ہے
اور نہ مجامعت وقوع میں آئی ہے پس عورت کو اُسوقت میں موافق اپنی حیثیت کے کچھ دینا چاہیے اور ذکر اسکا سورہ بقر میں ہو لیا ہے اور دینا متعہ کا اُس
عقد نکاح میں واجب ہے کہ جسمیں وقت عقد کے ذکر مہر کا نہوا ہو نہ ہر عقد میں وَسَرِّحُوهُنَّ اور رہا کرو تم اُن عورتوں کو اور چھوڑ دو تم سَرَاحًا جَمِيلًا
چھوڑ دینا نیک بدون آزار اور ضرر پہنچانے کے اور بدون اُنکے حق کے بند کرنے کے اسواسطے کہ اُنکے ذمہ عدۃ تو ہی نہیں کہ انکو اپنے گھروں میں بٹھلاؤ بلکہ بعد
طلاق دینے کے اسی وقت انکو متعہ دیکر رخصت کرو کہ وہ نہایت رنج میں ہو جاتی ہیں اور دشمن اُنکے خوش ہوتے ہیں کہ یہ طلاق لیکر آئی ہے اور اللہ تعالیٰ
بڑا کریم ہے اور حیا کرتا ہے اور حیا والوں کو بہت دوست رکھتا ہے اور تم میں زیادہ بزرگ نزدیک خدا کے وہ ہے کہ جو اپنی حلال بیبیوں پر بخشش کرے اور یہی مضمون
حدیث کا ہے اور اب حق تعالیٰ سرور عالم کی طرف خطاب کرتا ہے کہ يَا أَيُّهَا النَّبِيُّ اے پیغمبر بلند مرتبہ إِنَّا أَحْلَلْنَا لَكَ تحقیق ہمنے حلال کی ہیں واسطے تیرے
أَزْوَاجَكَ عورتیں تیری اللَّاتِي آتَيْتَ وہ عورتیں کہ دیا ہے تو نے اُن عورتوں کو أُجُورَهُنَّ مہر انکے وَمَا مَلَكَتْ يَمِينُكَ اور حلال کیا ہے اُس
عورت کو کہ مالک ہوا ہے ہاتھ تیرا یعنی لونڈیوں کو تجھپر حلال کیا ہے مِمَّا أَفَاءَ اللَّهُ عَلَيْكَ انمیں سے کہ غنیمت میں بخشش کی ہے خدا نے اوپر تیرے مثل صفیہ
کے کہ خیبر کی غنیمتوں میں سے ہے اور ریحانہ کہ بنی قریضہ کی غنیمتوں میں سے ہے اور ماریہ اور جویریہ اور سوائے اسکے وَبَنَاتِ عَمِّكَ اور حلال کی ہیں
بیٹیاں چچا تیرے کی وَبَنَاتِ عَمَّاتِكَ اور بیٹیاں پھوپھیوں تیری کے وَبَنَاتِ خَالِكَ اور بیٹیاں ماموں تیرے کی وَبَنَاتِ خَالَاتِكَ اور
بیٹیاں خالاؤں تیری کی اللَّاتِي هَاجَرْنَ مَعَكَ وہ عورتیں کہ ہجرت کی ہے اُنہوں نے ہمراہ تیرے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک
عورت انصار کی رسولخدا صلعم کے پاس آئی اور لباس نفیس پہنے ہوئی تھی اور کنگھی وغیرہ سے اپنی صورت کو آرایش دی تھی اور رسولخدا اُسوقت حفصہ کے
حجرہ میں تھے اُسوقت اُس عورت نے رسولخدا سے عرض کی کہ یا رسولخدا عورت خود پیغام اپنا مرد کو نہیں دیتی ہے اور میں ایک عورت بے شوہر ہوں کہ کبھی میرے
شوہر نہیں ہوا ہے ابتداے زمانہ سے اور نہ میرے کوئی فرزند ہے اگر آپکو میری حاجت ہو تو میں نے اپنا نفس آپ کو بخشا اگر آپ قبول کریں رسولخدا نے یہ سنکر خیر
کہا اور اُسکے واسطے دعا کی اور پھر فرمایا کہ اے بہن انصار کی خدا تعالیٰ تمکو رسولخدا کی طرف سے جزاے خیر دے کہ تمہارے مردوں نے میری نصرت کی اور تمہاری
عورتوں نے میری رغبت کی حفصہ نے یہ سنکر کہا کہ کیا کم حیا ہے تو اے عورت اور کیا جرأت اور دلیری تیری ہے کہ تو مردوں پر گری پڑتی ہے رسولخدا نے یہ سنکر
حفصہ سے کہا کہ باز رہ تو اس سے اے حفصہ کہ یہ عورت تجھ سے بہتر ہے اسواسطے کہ یہ رسولخدا کی رغبت رکھتی ہے اور تو اُسکو ملامت کرتی ہے اور اُسکو اس امر پر
عیب لگاتی ہے اور قمی نے حفصہ کی جگہہ عایشہ لکھا ہے کہ اُس نے اُس عورت کو ملامت کی تھی اور رسولخدا نے اُس عورت سے فرمایا کہ تو جا خدا تعالیٰ تجھپر رحمت
نازل کرے پس تحقیق خدا تعالیٰ نے بہشت کو تجھپر واجب کیا ہے میری رغبت کرنیکے سبب سے اور اس جہت سے کہ تو مجھ سے محبت رکھتی ہے اور میری خوشی کی
خواہش کرتی ہے قریب ہے کہ آئیگا تیرے پاس حکم میرا انشاء اللہ تعالیٰ پس خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ وَامْرَأَةً مُؤْمِنَةً اور حلال کیا ہمنے عورت مومنہ کو
اور امرأۃ باعتبار عطف کے مفعول احللنا کا ہے یعنی اور حلال کیا ہمنے واسطے تیرے اے محمد صلعم عورت مومنہ کو بدون مہر کے إِنْ وَهَبَتْ نَفْسَهَا
اگر بخشے وہ مومنہ نفس اپنی کو لِلنَّبِيِّ واسطے پیغمبر کے إِنْ أَرَادَ النَّبِيُّ اگر ارادہ کرے پیغمبر أَنْ يَسْتَنْكِحَهَا کہ طالب نکاح کا ہووے اُس عورت سے
خَالِصَةً لَكَ کہ خالص ہے واسطے تیرے اے محمد صلعم اور خالصۃ حال واقع ہوا ہے اور تا اسمیں واسطے مبالغہ کے ہے اور غیبت سے طرف خطاب کے رجوع کرنا اور
مکرر لانا لفظ نبی کا واسطے اشارہ خصوصیت رسولخدا کے ہے بسبب شرافت اور نبوت کے مِنْ دُونِ الْمُؤْمِنِينَ سوائے مومنین کے کہ اُنکے واسطے
جائز اور درست نہیں ہے کہ عورت بدون مہر اور عقد کے اپنے نفس کو ہبہ کرے اور فقط ہبہ کرنے نفس سے وہ زوجہ ہو جائے مومنین کے واسطے ہرگز درست
نہیں ہے بلکہ مومنین کے واسطے صیغہ عقد سے جو کہ واقع ہوتا ہے وقت نکاح کرنے کے اور یا مملوکہ ہونیکی جہت سے عورت حلال ہوگی اور بدون عقد او

مہر کے فقط ہبہ کرنے اور بخشنے نفس کی جہت سے خاص تیری ہی واسطے حلال ہوتی ہی اے محمد صلعم نہ اور کسی کے واسطے اور مجمع البیان میں لکھا ہی کہ کہتے ہین جسوقت
اُس عورت نے رسولخدا کو اپنا نفس بخشا تو عایشہ نے کہا کہ کیا حال ہی عورتوں کا کہ اپنے نفسوں کو بغیر مہر کے خرچ کرتی ہیں پس یہ آیت نازل ہوئی اور جسوقت یہ
آیت نازل ہوئی تو عائشہ نے کہا کہ یا رسولخدا اللہ تعالیٰ کو میں دیکھتی ہوں کہ تیرے خواہش کے موافق بہت جلدی کرتا ہی رسولخدا نے یہ سنکر فرمایا کہ اگر تو خدا کی
فرمانبرداری کرے تو تیری خواہش کے موافق بھی وہ بہت جلدی کرے اور اُس عورت میں اختلاف ہی کہ وہ کون تھی امام زین العابدین علیہ السلام اور
ضحاک اور مقاتل سے منقول ہی کہ وہ قبیلہ بنی اسد سے تھی اور اُم شریک بنت جابر اُسکا نام تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ میمونہ بنت حرث تھی اور بعضے کہتے ہیں
کہ وہ زینب بنت خزیمہ ام المساکین ایک عورت انصار میں سے تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ خولہ بنت حکیم تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ اُم سہل تھی اور بعضے کہتے ہیں
کہ یہ ہبہ واقع نہیں ہوا اور مشہور یہ ہے کہ وہ زینب بنت خزیمہ ام المساکین سے واقع ہوا جو کہ انصار میں سے تھی اور کہتے ہیں کہ ماہ رمضان سن تین ہجری میں واقع ہوا
اور آٹھ مہینے تک حرم محترم میں وہ باقی رہی اور ربیع الآخر سن چار میں اُس نے وفات پائی اور حضرت صادق علیہ السلام سے رسولخدا صلعم کی بیبیوں کے شمار میں
اسطرح سے منقول ہی کہ رسولخدا صلعم نے پندرہ عورتوں سے نکاح کیا تھا اور تیرہ عورتوں پر اُنمیں سے داخل ہوئے اور جسوقت حضرت نے وفات پائی تو نو عورتیں
تھیں اور وہ دو عورتیں کہ جنپر داخل نہیں ہوئے وہ عمرہ اور شنبا تھی اور وہ تیرہ کہ جنپر داخل ہوئے اول تو اُنمیں سے خدیجہ بنت خویلد ہی اور بعد اُسکے سودہ بنت
زمعہ اور ام سلمہ کہ وہ ہند بنت امیہ ہی اور پھر عایشہ بنت ابوبکر اور حفصہ بنت عمر اور زینب بنت خزیمہ بن الحارث ام المساکین اور زینب بنت جحش اور
ام حبیبہ بنت ابوسفیان اور میمونہ بنت حارث اور زینب بنت عمیش اور جویریہ بنت حارث اور صفیہ بنت حی بن اخطب اور خولہ بنت حکیم اور ماریہ قبطیہ
اور ریحانہ خندقیہ یہ دو حرم میں تھیں اور وہ نو عورتیں کہ حضرت کی وفات کے بعد باقی رہی تھیں وہ یہ ہیں ام سلمہ اور عایشہ اور حفصہ اور زینب بنت جحش اور
میمونہ بنت الحارث اور ام حبیبہ بنت ابوسفیان اور صفیہ اور جویریہ اور سودہ اور حفصہ کو طلاق دیدی تھی اور افضل انمیں سے خدیجہ بنت خویلد ہی اور بعد اسکے
ام سلمہ ہی اور اُسکے بعد میمونہ ہی اور اب خدا تعالیٰ بیان کرتا ہی کہ جو کچھ ہمنے مردوں اور عورتوں کے حق میں مقرر کیا ہی بابت نکاح کے وہ عین حکمت اور مصلحت ہے
چنانچہ فرماتا ہی کہ قَدْ عَلِمْنَا تحقیق جانا ہی ہمنے اے محمد صلعم مَا فَرَضْنَا عَلَيْهِمْ جو کچھ کہ فرض اور مقرر کیا ہی ہمنے اوپر اُنکے شرط عقد کی اور نکاح کی اور معین
کرنا مہر کا اور نفقہ عورتوں کا اور تقسیم راتوں کی عورتوں کے گھر جانے کے واسطے اور منحصر کرنا چار عورتوں کا ایک مرد کے واسطے فِي أَزْوَاجِهِمْ بیچ عورتوں
انکی کے وَمَا مَلَكَتْ أَيْمَانُهُمْ اور اُسمیں کہ مالک ہوئے ہاتھ اُسکے یعنی لونڈیوں میں اُنکے امر کی فراخی کے واسطے اور لیکن عورتوں کو بغیر مہر کے تجھی پر
حلال کیا ہی اور یہ خاصہ تیرا ہی ہی لِكَيْلَا يَكُونَ عَلَيْكَ حَرَجٌ تاکہ نہووے اوپر تیرے تنگی اور دشواری وَكَانَ اللَّهُ غَفُورًا اور ہی خدا بخشنے والا
ہر چیز کا کہ پرہیز کرنا اور بچنا اُس سے دشوار اور تنگی کے ساتھ ہو رَحِيمًا ۝ مہربان ہی کہ تنگی کی جگہ فراخی کرتا ہی اور پہلے اِس سے گزر گیا ہی کہ عورتیں رسولخدا
کی حضرت کے مقدور سے زیادہ حضرت سے طلب کرتی تھیں اللہ تعالیٰ نے اختیار کی آیت نازل کی تھی کہ چاہو تم طلاق لیلو اے عورتو پیغمبر کی اور چاہو
خدا کو اور رسولخدا کو اختیار کرو اُنہوں نے خدا اور رسول کو اختیار کیا اور اب بھی خدا تعالیٰ اختیار کو بیان کرتا ہی چنانچہ فرماتا ہی کہ تُرْجِي مَنْ تَشَاءُ
ڈھیل دے تو جس عورت کو چاہے تو اُن عورتوں میں سے کہ اُنکے پاس خواب مت کر وَتُؤْوِي إِلَيْكَ مَنْ تَشَاءُ اور جگہ دے تو طرف اپنے جس عورت
کو چاہے کہ تو اُسکے پاس شب کو رہ تو یعنی تجھکو اپنی عورتوں کے پاس رہنے میں اختیار ہی جسکے پاس تو چاہے رہ اور جسکے پاس چاہے مت رہ اور بعضے کہتے ہیں
کہ مراد اِس آیت سے یہ ہی کہ جسکو چاہے طلاق دے اور جسکو چاہے تو اپنے پاس رکھ تجھکو اختیار ہی لیکن کہتے ہیں کہ اول قول زیادہ مشہور ہی اور کہتے ہیں کہ
خدا تعالیٰ نے اختیار دیا حضرت کو کہ اُنکے پاس جانے کی برابر تقسیم مقرر کر یا نہ مقرر کر اور چاہے بعضوں کی تقسیم مقرر کر اور بعضوں کی مت کر اور نفقہ میں بھی
تجھکو اختیار ہی جسکو چاہے کم دے جسکو چاہے زیادہ اور وہ سب بیبیاں اُسپر راضی ہو گئیں اور یہ امر بھی خاص ہی رسولخدا صلعم کے واسطے اور مومنین کیواسطے
درست نہیں ہی اور سودہ بنت زمعہ کا ارادہ طلاق دینے کا کیا تو وہ بھی ترک تقسیم پر راضی ہو گئی اور اُسکی نوبت عایشہ کو دیدی اور کہتے ہیں کہ ڈھیل میں ڈالا
اور سودہ اور صفیہ اور جویریہ اور میمونہ اور ام حبیبہ کو کہ جس طرح چاہتے تھے اُنکی تقسیم کرتے تھے اور جگہ دی اپنی طرف عایشہ اور حفصہ اور ام سلمہ اور زینب کو اور اُنکی

تقسیم برابر کرتے تھے اور کسی کو اُنمیں سے کسی پر فضیلت نہیں دیتے تھے وَمَنِ ابْتَغَيْتَ اور جسکو کہ طلب کرے تو مِمَّنْ عَزَلْتَ اُن عورتوں میں سے
کہ کنارہ کیا ہی تو نے اُنسے اُنکے پاس شب کو نہیں رہتا ہی اگر اُنمیں سے تو کسی کو اپنے پاس بُلا لیوے اور اپنے پاس جگہ دیوے تو فَلَا جُنَاحَ عَلَيْكَ پس
نہیں گناہ ہی اوپر تیرے اور بعضے کہتے ہیں کہ اِس آیت سے بھی واجب ہونا تقسیم کا حضرت پر باقی نہیں رہا ذٰلِكَ وہ یعنی طلب کرنا اُنکا بعد کنارہ
کرنے کے اور برابر رکھنا اُنکو اور زیادتی ایک کی دوسری پر اَدْنٰٓى اَنْ تَقَرَّ اَعْيُنُهُنَّ زیادہ نزدیک ہی اِسکے کہ روشن ہوں آنکھیں اُنکی وَلَا يَحْزَنَّ
اور نہ غمگین ہوں وَيَرْضَيْنَ اور راضی اور شاکر ہوں وہ بِمَآ اٰتَيْتَهُنَّ كُلُّهُنَّ ساتھ اُسکے کہ دے تو اُنکو سب یعنی جسوقت سب جانا کہ جو کچھ
تو کرتا ہی کنارہ کرنا اور جگہ دینی اور طلب کرنا عورتوں کا شب باشی کے واسطے خدا کے حکم سے ہی تو وہ آزردہ نہونگی اور فرمانبرداری کرینگی اور اگر یہ امر تیری طرف سے
ہوتا تو البتہ رنجیدہ ہوتیاں اور یہ گمان کرتیاں کہ تیرا میل خاطر بعضے کی طرف ہی اور بعضی کی طرف نہیں ہی وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہی مَا فِیْ
قُلُوْبِكُمْ جو کچھ کہ بیچ دلوں تمہارے کے ہی راضی ہونا اور نہ راضی ہونا اور رغبت کرنی بعضی کی طرف سوائے بعضی دوسری کے وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا
اور ہی خدا جاننے والا دلوں کی بات کا حَلِيْمًا بردبار کہ جلدی نہیں کرتا ہی گنہگاروں کے عذاب کرنے میں لَا يَحِلُّ لَكَ النِّسَآءُ مِنْۢ بَعْدُ
نہیں حلال ہیں واسطے تیرے اے محمد عورتیں پیچھے اُسکے یعنی بعد اُن عورتوں کے کہ حلال کی ہیں ہمنے بیچ آیہ انا احللنا لک ازواجک اللاتی اتیت اجورہن
میں اور بنات عم وغیرہ کے کہ سوائے اُنکے تجھپر حلال نہیں ہیں اور بعضی روایت میں یہ ہے کہ نہیں حلال ہیں عورتیں واسطے تیرے بعد اِسکے کہ حرام کی گئی ہیں سورہ
نسا میں اور کہتے ہیں کہ معنی اُسکے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہی واسطے تیرے یہودی اور نصرانی عورتیں وَلَآ اَنْ تَبَدَّلَ بِهِنَّ اور نہ یہ کہ بدل کرے تو ساتھ
اُنکے مِنْ اَزْوَاجٍ جوروں میں سے کہ وہ یہودی یا نصرانی ہوں اسواسطے کہ نہیں لائق ہی یہودیہ اور نصرانیہ کا ام المؤمنین ہونا وَّلَوْ اَعْجَبَكَ
حُسْنُهُنَّ اگرچہ متعجب میں ڈالے تجھکو حسن اُنکا اِلَّا مَا مَلَكَتْ مگر وہ کتابیہ کہ مالک ہوا ہی اُسکا يَمِيْنُكَ دست راست تیرا یعنی عورت یہودی
اور نصرانی اگر تیری ملک میں اور لونڈی تیری ہو تو وہ حلال ہی اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہی آیت ترجی من تشاء سے اور یہ آیہ ترجی من تشاء اگرچہ
ترتیب میں مقدم ہی لیکن نزول میں موخر ہے اُس سے مثل آیہ عدۃ کے اور بعد نزول اِس آیت کے حضرت پر حلال ہوئیں عورتیں جو کچھ کہ چاہتے تھے کرتے تھے
اور عایشہ سے منقول ہی کہ حضرت نے دُنیا سے مفارقت نہیں کی یہانتک کہ حلال ہوئیں واسطے اُنکے عورتیں جو کچھ کہ ارادہ کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ عرب کا
دستور تھا کہ آپسمیں جوروں کو بدل لیتے تھے ایک شخص اپنی زوجہ کو دوسرے کو دیتا تھا اور اُسکی عوض میں اُسکی زوجہ کو لیتا تھا خدا تعالی نے اُسکو منع فرمایا اور
بعضے کہتے ہیں کہ معنی اُسکے یہ ہیں کہ نہیں حلال ہیں واسطے تیرے عورتیں بعد اُن عورتوں کے جو تیرے پاس موجود ہیں یعنی اُن نو عورتوں سے زیادہ کوئی اور
عورت نہ کر نہ اُنکے ساتھ کسی اور عورت کو بدل تو یعنی خدا تعالی نے نو سے زیادہ کرنے کو اور بدلنے کو منع فرمایا ہی اور نو سے کم کرنے کو منع نہیں فرمایا ہی کہ اگر کسی کو
طلاق دیکر نو سے کم کر دیتے تو مضائقہ نہ تھا لیکن وقت وفات حضرت کے نو تھیں وَكَانَ اللّٰهُ اور ہی خدا عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ اوپر ہر چیز کے رَّقِيْبًا
نگہبان پس چاہیے کہ تم اپنے امر کی حفاظت کرو اور جو کچھ تم پر حلال نہیں ہی اُسکے درپے مت ہو اور منقول ہی کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے زینب سے نکاح کیا تو سامان
ولیمہ کا کیا اور اصحاب کو واسطے کھانے کے طلب کیا جسوقت اصحاب نے کھانا کھا لیا تو باتیں کرنے میں مشغول ہوئے اور زینب حجرہ میں دیوار کی طرف منہ کئے ہوئی
بیٹھی تھی اور حضرت جو زینب کی ہمنشینی کی خواہش رکھتے تھے چاہتے تھے کہ یہ سب آدمی اُٹھکر چلے جائیں اور حضرت بسبب حیا کے کسی کو اُٹھا نہیں سکتے تھے جب
مجلس کو طول ہوا تو حضرت خود اُٹھکر چلے گئے اور حضرت کی پیروی سے اور آدمی بھی اُٹھ گئے مگر تین آدمی اُسی طرح بیٹھے ہوئے باتیں کرتے تھے اور حضرت دروازہ
خانہ پر آئے اور شرم کے سبب سے عذر نہیں کر سکتے تھے اور بعد انتظار دراز کے جو خلوت ہوئی تو حضرت زینب کے پاس آگئے اور انس بن مالک نے چاہا کہ زینب کے حجرہ میں
جائیں حضرت نے پردہ حجرہ کے دروازہ پر ڈالدیا اور آیہ حجاب نازل ہوئی کہ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر لَا تَدْخُلُوْا
بُيُوْتَ النَّبِيِّ نہ داخل ہو تم گھروں پیغمبر کے میں اِلَّآ اَنْ يُّؤْذَنَ لَكُمْ مگر یہ کہ اذن دیا جائے واسطے تمہارے کہ تمکو طلب کریں اِلٰى طَعَامٍ طرف کھانے کے
اُسوقت نہ تم البتہ جاؤ غَيْرَ نٰظِرِيْنَ جسوقت کہ نہ انتظار کرنے والے ہو اِنٰىهُ وقت اُس کھانے کے کہ کھانا پکتا ہو اور تم پہلے ہی سے آ بیٹھے اور

ع ١٢

کھانے کی انتظاری کرو بیٹھے ہوئے کہ جسوقت تیار ہو جائیگا تو ہم نوشجان کریں گے بلکہ پکنے سے پہلے تمکو ہرگز نہ آنا چاہیے اور کہتے ہیں کہ ایک جماعت تھی کہ محافظت طعام کے وقت کی کرتے تھے اور جسوقت اندر دہوئیں کا حضرت کے دولتسرا سے معلوم کرتے تھے تو چلے آتے تھے حکم ہوا کہ جسوقت جاؤ تو انتظاری اس امر کی مت کرو کہ تمکو کھانا پہنچے وَلٰكِنْ إِذَا دُعِيتُمْ اور لیکن جسوقت بلائے جاؤ تم واسطے کھانے کے تو فَادْخُلُوا پس داخل ہو تم فَإِذَا طَعِمْتُمْ پس جسوقت کھانا کھالیا ہو تمنے فَانْتَشِرُوا پس متفرق ہو جاؤ تم اور ٹھہرو نہیں اور ڈھیل مت کرو یہ خطاب اُن لوگوں کی طرف ہے کہ کھانے کی انتظاری میں رسولخدا کے دروازہ پر بیٹھے تھے اور یہ تو کسی کے واسطے نہ تھا سوائے انکے بھی کہ بدون اذن حضرت کے دروازہ پر جا کر دیر کرے اور ٹھہرا رہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت جبرئیل رسولخدا کے پاس آتے تھے تو روبرو حضرت کے مثل غلاموں کے بیٹھتے تھے اور بدون اذن کے حضرت کے دولتسرا میں ہرگز نہیں داخل ہوتے تھے جب ملائکہ مقربین کا یہ حال ہو تو اور آدمی بدون اذن کیونکر جا سکیں اسواسطے فرمایا ہے کہ بدون اذن کے خانۂ رسول میں مت جاؤ اور اگر بعد اذن کے جاؤ تو نہ انتظاری کرنے والے ہو کھانے کے وقت کو وَلَا مُسْتَأْنِسِينَ اور نہ اُنس پکڑنے والے اور جی لگا کر بیٹھنے والے ہو لِحَدِيثٍ ط واسطے بات کرنیکے اور لا مستانسین کا عطف غیر ناظرین پر ہے اور یہ دونو حال واقع ہوئے ہیں إِنَّ ذٰلِكُمْ تحقیق کہ وہ ڈھیل کرنی تمہاری بعد کھانا کھانے کے اور دیر تک باتیں کرنی آپسمیں كَانَ ہے کہ يُؤْذِي النَّبِيَّ ایذا دیتا ہے پیغمبر کو بسبب تنگی مکان کے اُسپر اور اُسکے گھر کے لوگوں پر فَيَسْتَحْيِي مِنْكُمْ پس شرم کرتا ہے وہ تسے کہ تمکو کہے کہ تم یہاں سے چلے جاؤ وَاللّٰهُ لَا يَسْتَحْيِي اور خدا نہیں حیا کرتا ہے مِنَ الْحَقِّ ط حق سے کہ اُسکو کہہ دیتا ہے پس نکالدینا تمہارا حق ہے اور خدا حق کے کہنے سے حیا نہیں کرتا اسواسطے کہ تمکو منع کیا ہے اور مجاہد سے منقول ہے کہ عایشہ کہتی ہے کہ میں رسولخدا کے ساتھ کھانا کھاتی تھی کہ ناگاہ عمر آیا اور رسولخدا نے اُسکی دعوت کی وہ ہمارے ساتھ بیٹھکر کھانا کھانے لگا اور کھانے کے وقت عمر کی اُنگلی میری اُنگلی میں لگی رسولخدا کو یہ امر بہت مکروہ معلوم ہوا اور آیت حجاب کی نازل ہوئی کہ بدون اذن رسولخدا کے گھر میں مت جاؤ کہ موجب اذیت اور کراہیت رسول کا ہے وَإِذَا سَأَلْتُمُوهُنَّ اور جسوقت پوچھو تم اُن زنان پیغمبر سے مَتَاعًا کسی فائدہ کی چیز کو مثل کپڑے یا برتن یا کھانے کے تو فَاسْأَلُوهُنَّ پس پوچھو تم اُنسے مِنْ وَرَاءِ حِجَابٍ ط پیچھے پردہ کے سے ذٰلِكُمْ وہ سوال کرنا پس پردہ سے أَطْهَرُ لِقُلُوبِكُمْ پاکیزہ تر ہے واسطے دلوں تمہارے کے وَقُلُوبِهِنَّ ط اور دلوں عورتوں کے کہ تہمت اور وسوسہ شیطان سے محفوظ رہتے ہیں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ طلحہ نے کہا کہ اگر پیغمبر خدا دنیا سے رحلت فرمائیں تو میں عایشہ سے نکاح کروں اسواسطے کہ وہ ہمکو کہتا ہے کہ ہم اپنے چچاؤں کی بیٹیوں سے پردہ کے پیچھے سے باتیں کریں واللہ اگر وہ مرجاے تو میں عایشہ سے نکاح کروں اور ابو حمزہ ثمالی نے لکھا ہے کہ حضرت کے اصحاب میں سے دو شخصوں نے کہا کہ کیا محمد ہماری عورتوں سے نکاح کرے اور ہم اُسکی عورتوں سے نکاح نکریں واللہ اگر محمد مرجائے تو اُسکی جوروں سے ہم نکاح کریں اور مراد اُنکی عایشہ اور ام سلمہ سے تھی ایک تو عایشہ سے نکاح کرنا چاہتا تھا اور دوسرا ام سلمہ سے یہ آیت نازل ہوئی فرماتا ہے خدا وَمَا كَانَ لَكُمْ اور نہیں لائق ہے واسطے تمہارے أَنْ تُؤْذُوا رَسُولَ اللّٰهِ یہ کہ ایذا دو تم رسولخدا کو اور جس امر کو وہ مکروہ جانتا ہے اُسکے کرنے کے درپے ہو وَلَا أَنْ تَنْكِحُوا اور نہیں ہے لایق کہ نکاح کرو تم أَزْوَاجَهُ بیبیوں اُسکی سے مِنْ بَعْدِهِ پیچھے وفات اُسکی کے یا بعد اُسکے کہ طلاق دی ہو اُسنے أَبَدًا ط کبھی یعنی کبھی اُسکی عورتوں سے نکاح مت کرو اُسکی زندگی میں اگر وہ طلاق دیوے اور نہ بعد اُسکی وفات کے إِنَّ ذٰلِكُمْ تحقیق کہ وہ ایذا پیغمبر کی ہے اُسکی عورتوں سے نکاح کرنا كَانَ عِنْدَ اللّٰهِ ہے نزدیک خدا کے عَظِيمًا ○ بڑی بات اور گناہ بڑا اور یہ حکم شامل ہے حضرت کی سب بیبیوں کو خواہ اُنپر داخل ہوئے ہوں حضرت خواہ نہ داخل ہوئے ہوں اور منقول ہے کہ دو عورتوں کو حضرت نے اپنی زندگی میں طلاق دی تھی اور بعد وفات حضرت کے دو شخصوں نے اُنسے نکاح کیا ایک تو مجذوم ہو گیا اور دوسرا مجنون اور منقول ہے کہ بعضے اصحاب تو اپنی زبان سے کہتے تھے کہ ہم بعد رسولخدا کے عایشہ سے نکاح کریں گے جیسے کہ گزرا اور بعضے دل میں پوشیدہ رکھتے تھے کہ اگر رسولخدا مر جائیں گے تو اُنکی زوجہ عایشہ سے ہم نکاح کریں گے لیکن زبان پر نہیں لاتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا کہ إِنْ تُبْدُوا شَيْئًا اگر ظاہر کرو تم کسی چیز کو یعنی رسولخدا کی بعضی بیبیوں سے نکاح کرنے کو زبان سے کہو أَوْ تُخْفُوهُ یا پوشیدہ رکھو تم اُسکو دل میں اور زبان پر نہ لاؤ فَإِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق کہ خدا ہے بِكُلِّ شَيْءٍ ساتھ ہر چیز کے خواہ ظاہر ہو خواہ پوشیدہ عَلِيمًا ○ دانا اور جاننے والا اور موافق اُسکی

تمکو سزا ہوگی اور منقول ہے کہ جسوقت آیت پردہ کی نازل ہوئی تو باپ بھائی اور سب اقارب نے کہا کہ یا رسول خدا جسوقت یہ حکم نازل ہوا کہ عورتیں پردہ نشین ہوئیں
تو ہم بھی اپنی ماں اور بہن اور بیٹی سے پردہ کے پیچھے سے گفتگو کریں یہ آیت نازل ہوئی لَا جُنَاحَ عَلَيْهِنَّ نہیں گناہ ہے اوپر ان عورتوں کے
فِيٓ اٰبَآئِهِنَّ بیچ باپوں اُنکے کے اگر اُنکو اپنے منہ کو دکھلاویں اور بدون پردہ کے اُنسے گفتگو کریں وَلَآ اَبْنَآئِهِنَّ اور نہ بیچ بیٹوں اُنکے کے وَلَا
اِخْوَانِهِنَّ اور نہ بھائیوں اُنکے کے وَلَآ اَبْنَآءِ اِخْوَانِهِنَّ اور نہ بیٹوں بھائیوں اُنکے کے وَلَآ اَبْنَآءِ اَخَوٰتِهِنَّ اور نہ بیٹوں بہنوں
اُنکے کے وَلَا نِسَآئِهِنَّ اور نہ عورتوں اُنکی کے یعنی زنان مومنہ نہ زنان یہود و نصاریٰ اور بعضے کہتے ہیں کہ جمیع زنان مراد ہیں کہ کسی عورت سے
پردہ نہیں چاہیے وَلَا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُنَّ اور نہ وہ عورتیں کہ مالک ہوئے ہیں ہاتھ اُنکے اُن عورتوں سے یعنی لونڈیوں سے بھی پردہ نہیں چاہیے
بخلاف غلاموں کے کہ اُنسے پردہ چاہیے چنانچہ سورۂ نور میں گزر گیا ہے وَاتَّقِيْنَ اللّٰهَ ط اور ڈرو تم خدا سے اے عورتو اور پردہ اپنے منہ سے دُرست کرو
اور تمام گناہوں سے پرہیز کرو اِنَّ اللّٰهَ كَانَ تحقیق کہ خدا ہے عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور ہر چیز کے تمہارے قولوں اور فعلوں پر شَهِيْدًا۝
گواہ اور جو کچھ تمہارے دلوں میں گزرتا ہے اُس سے خبردار ہے اور اس آیت میں خدا تعالیٰ نے چچا اور ماموں کا ذکر نہیں کیا ہے اسواسطے کہ وہ بمنزلہ
ماں اور باپ کے ہیں اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ ایسی آیت کو بیان کرتا ہے حضرت کے علو شان پر اور بلندی مرتبہ پر اور نہایت مہربانی اور عنایت پر چنانچہ
فرماتا ہے اِنَّ اللّٰهَ وَمَلٰٓئِكَتَهٗ تحقیق خدا اور فرشتے اُسکے يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ط درود بھیجتے ہیں اوپر پیغمبر کے جو برگزیدہ اور بلند مرتبہ
ہے يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو خدا اور پیغمبر پر صَلُّوْا عَلَيْهِ درود بھیجو تم اوپر اُسکے وَسَلِّمُوْا اور سلام کہو تَسْلِيْمًا
سلام کہنا یا اُسکی تسلیم کرو اپنے تئیں اور اُسکی فرمانبرداری کی رعایت کرتے رہو اور صلوٰۃ جانب خدا سے رحمت مراد ہے اور جانب ملائکہ سے استغفار او
جانب مومنین سے دعا اور یہاں مراد حضرت کی شرف اور بلندی ظاہر کرنے سے مراد ہے اور کہتے ہیں کہ مراد اللھم صل علی محمد سے یہ ہے کہ خداوند تعظیم کر تو
محمد کی دنیا میں اُسکے دین کے بلند کرنے سے اور اُسکی شریعت کے باقی رکھنے سے اور آخرت میں اُسکی شفاعت قبول کرنے سے اور اولین اور آخرین پر
اُسکے فضل کے ظاہر کرنے سے اور تمام انبیاء اور مرسلین پر اُسکو مقدم کرنے سے اور بعد نازل ہونے اس آیت کے لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول خدا صلعم
ہم کس طرح آپ پر درود بھیجیں فرمایا کہ کہو اللھم صل علی محمد وآل محمد کما صلیت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید وبارک علی محمد وآل محمد کما بارکت
علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید اور بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ حق تعالیٰ نے دو فرشتے اسپر موکل کئے ہیں کہ جس جگہ میرا نام لیویں اور مجھپر درود بھیجیں
وہ فرشتے کہتے ہیں کہ خدا تجھکو بخشے اور خدا اور فرشتے آمین کہیں اور اگر مجھپر درود نہ بھیجیں تو وہ فرشتے کہیں کہ نہ بخشے تجھکو خدا اور فرشتے آمین کہیں و
حضرت امام کاظم علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ صلوات خدا اور صلوات ملائکہ اور صلوات مومن کے کیا معنی ہیں فرمایا کہ صلوات اللہ رحمت ہے خدا کی
جانب سے اور صلوات ملائکہ پاکیزہ کرنا ہے اُنکی طرف سے اور صلوٰۃ مومنین دعا ہے اُنکی جانب سے اور حضرت صادق علیہ السلام سے بھی یہی منقول ہے اور فرمایا
کہ وسلموا تسلیما سے مراد یہ ہے کہ فرمانبرداری کرنی اس امر میں کہ وارد ہوا ہے اُس سے اور کسی نے پوچھا کہ کیا ثواب ہے اُس شخص کا کہ جو درود بھیجے پیغمبر پر فرمایا کہ نکلجانا
گناہوں سے واللہ جیسے کہ اپنی ماں کے شکم میں سے پیدا ہوتا ہے اور پوچھا کہ کیونکر درود بھیجیں ہم فرمایا کہ صلوات اللہ وصلوات ملائکتہ وانبیائہ ورسلہ وجمیع
خلقہ علی محمد وآل محمد والسلام علیہ وعلیہم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے مجلس مامون میں فرمایا کہ اور تحقیق سب جانتے ہیں معاندین او
دشمن کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی تو کسی نے پوچھا کہ یا رسول خدا صلعم سلام کو تو ہمنے جانا پس کیونکر ہے صلوٰۃ آپکے اوپر فرمایا کہ کہو تم اللھم صل علی محمد وآل
محمد کما صلیت وبارکت علی ابراہیم وآل ابراہیم انک حمید مجید پس اے گروہ آدمیوں کی کیا اسمیں اختلاف ہے درمیان تمہارے سب نے کہا کہ نہیں اور مامون
نے کہا کہ ہرگز اسمیں اختلاف نہیں ہے اور اسپر اجماع امت کا ہے پس تیرے پاس آل کے بمقدمہ میں اس سے زیادہ واضح کوئی شے ہے قرآن میں فرمایا کہ ہاں
خبر دو تم مجھکو قول حق تعالیٰ کے سے یٰسین والقرآن الحکیم انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم پس کون شخص مراد ہے یٰسین سے علماء نے کہا کہ یٰسین محمد کا نام
ہے اسمیں کسی کو شک نہیں فرمایا کہ خدا نے محمد کو اور آل محمد کو اُس سے ایک بزرگی دی ہے کہ اُسکے وصف کو کوئی نہیں پا سکتا ہے مگر وہ شخص کہ جسکو خدا نے

عقل دی ہی اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالی نے سوائے انبیاء کے کسی پر سلام نہیں بھیجا ہی پس فرمایا ہی خدا تعالے نے کہ سلام علی نوح فی العالمین اور فرمایا کہ
سلام علی ابراہیم اور فرمایا کہ سلام علی موسی و ہارون اور نہیں فرمایا کہ سلام علی آل نوح اور نہ فرمایا سلام علی آل ابراہیم اور فرمایا خدا تعالی نے سلام علی آل یٰسین
یعنی آل محمد اور شرایع دین کے مقدمہ میں جو امام رضا علیہ السلام نے لکھا تو فرمایا کہ درود بھیجنا پیغمبر پر واجب ہے ہر محل پر اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ جسوقت تو حضرت کا ذکر کرے یا دوسرا شخص تیرے پاس حضرت کا ذکر کرے اذان میں یا سوائے اسکے تو اُسوقت درود حضرت پر بھیج تو اور حضرت موسی سے خدا تعالی نے
نے راز کہا اور محمد صلعم کا ذکر آیا تو فرمایا کہ اے بیٹے عمران کے درود بھیج تو محمد پر تحقیق کہ میں درود بھیجتا ہوں اُسپر اور فرشتے میرے اُسپر درود بھیجتے ہیں اور فرمایا رسولخدا
صلعم نے اپنی وصیت میں کہ اے علی جو درود بھیجے مجھپر ہر دن میں یا ہر رات میں تو واجب ہوئی اُسکے واسطے شفاعت میری اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا کہ جسوقت ذکر کیا جائے پیغمبر خدا صلعم کا پس بہت بھیجو تم درود کو اُسپر اسواسطے کہ جو کوئی ایکبار درود بھیجتا ہے پیغمبر صلعم پر خدا تعالی ہزار درود بھیجتا ہی
اُسپر ہزار صف میں فرشتوں کی اور کوئی باقی نہیں رہتا ہی مخلوق خدا میں سے مگر کہ درود بھیجتا ہی اُس بندہ پر واسطے درود بھیجنے خدا کے اور فرشتوں کے
پس جو کوئی نہ رغبت کرے اُسمیں پس وہ جاہل و مغرور ہی تحقیق کہ بیزار ہوا ہی اُس سے خدا اور فرشتے اُسکے اور پیغمبر اُسکا اور اہلبیت پیغمبر کے اور فرمایا کہ ہر دعا
کہ خدا سے طلب کیجائے محجوب ہے یہانتک کہ درود بھیجے محمد پر اور آل محمد پر اور فرمایا کہ جو کوئی خدا کی طرف حاجت رکھتا ہو پس چاہیے کہ شروع کرے ساتھ درود کے
اوپر محمد کے اور آل محمد کے پس سوال کرے حاجت اپنی کا پھر ختم کرے درود پر اسواسطے کہ خدا تعالی بزرگ ہے اس سے کہ دونو طرفوں کو قبول کرے کہ وہ درود ہے
اور اُسکے وسط کو کہ وہ حاجت ہی قبول نکرے جسوقت درود بھیجنا محمد اور آل محمد پر اُس سے محجوب نہووے اور فرمایا کہ رسولخدا فرماتے تھے کہ بلند کرو اپنی آواز
کو درود کے ساتھ اسواسطے کہ وہ نفاق کو دور کرتا ہی اور فرمایا کہ کوئی چیز درود سے زیادہ بھاری اور گراں میزان میں نہیں ہی اسواسطے کہ اعمال بندوں کے میزان
میں رکھے جائیں گے تو وہ میزان اوپر کو میل کرے گی پس رسولخدا صلعم درود کو جو کہ رسولخدا پر اور اُنکے آل پر بھیجتا تھا اُسمیں رکھدیں گے اور فرمایا رسولخدا صلعم
نے کہ جس کسی کے روبرو میرا ذکر ہووے اور مجھپر درود نہ بھیجے تو پس داخل ہوگا وہ آتش دوزخ میں پس بعید کرے گا اُسکو خدا اپنی رحمت سے اور فرمایا حضرت صلعم
نے کہ جسکے روبرو ذکر ہو میرا اور وہ مجھپر درود بھیجنے کو بھول جائے تو وہ بہشت کی راہ کو بھول گیا اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ جو کوئی درود بھیجے مجھپر اور میری آل پر
واسطے عظمت اور بزرگی حق میرے کے تو پیدا کرتا ہی خدا اُس درود سے ایک فرشتہ کو کہ بازو اُسکے مشرق اور مغرب میں ہوتے ہیں اور پاؤں اُسکے ساتویں زمین
میں ہوتے ہیں اور گردن اُسکی زیر عرش ہوتی ہی پس فرماتا ہی اُسکو خدا کہ درود بھیج تو میرے بندہ پر جیسا کہ درود بھیجا ہی اُس نے میرے پیغمبر پر پس وہ فرشتہ درود
بھیجتا ہی اُس بندہ پر قیامت تک اور در تحفۃ العلماء میں لکھا ہی کہ جو کوئی درود بھیجے پیغمبر خدا صلعم پر دس مرتبہ تو خدا تعالی ایک فرشتہ کو حکم کرتا ہی کہ اُس درود
کو پیغمبر کی قبر پر پہنچاوے وہ فرشتہ اُس درود کو قبر پیغمبر پر پہنچاتا ہی اور کہتا ہی کہ یا رسولخدا یہ درود فلانے شخص نے تیری امت میں سے بھیجا ہی پس خوش ہوتے ہیں
رسولخدا یہ سنکر اور فرماتے ہیں کہ اے فرشتے بندے خدا کے میری طرف سے تو اُس شخص کو ہر درود کے عوض میں دس درود پہنچا وہ فرشتہ قبر مقدس سے پھرتا ہے تو
خدا تعالی باوجودیکہ جانتا ہی لیکن اُس فرشتہ سے پوچھتا ہی کہ تو کہاں سے آتا ہی اور کہاں کو جاتا ہی وہ فرشتہ کہتا ہی کہ خداوندا تو عالم ہے کہ میں ایک بندہ کے درود
کو تیرے رسول کی قبر پر پہنچانے گیا تھا خدا تعالی فرماتا ہی کہ میرے رسول نے اُسکے جواب میں کیا کہا فرشتہ کہتا ہی کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ عوض میں ہر ایک
درود کے میری طرف سے اُس شخص کو دس درود پہنچا اور فرمایا کہ اگر تو ایک درود مجھپر بھیجتا تو ہمراہ میرے بہشت میں ہوتا اور جسوقت کہ تو نے دس درود
بھیجے اُسکے ثواب کی تو کچھ انتہا ہی نہیں ہے اللہ تعالی یہ سنکر کہتا ہی کہ میری طرف سے اُس بندہ کو رحمت پہنچا اور اُس سے کہہ تو کہ اگر تو میرے حبیب پر
ایک درود پہنچاتا تو میں تجھکو دوزخ میں داخل نہ کرتا اور جسوقت تو نے دس درود بھیجے تو اُسکا کیا ذکر ہے اور پھر فرماتا ہی خدا کہ بزرگ کرو تم میرے بندہ کے
درود کو علیین میں اور جمع کرو تم اُسکو اُس روز کے واسطے کہ جس روز اُسکو احتیاج ہوگی پس اللہ تعالی ہر ایک حرف سے صلوٰۃ کے ایک فرشتہ کو پیدا کرتا ہی
کہ اُسکے تین سو ساٹھ سر ہوتے ہیں اور ہر ایک سر میں تین سو ساٹھ منہ ہوتے ہیں اور ہر ایک منہ میں تین سو ساٹھ زبانیں ہوتی ہیں اور ہر ایک زبان میں تین سو ساٹھ
بولیاں ہوتی ہیں پس ہر ایک بولی سے خدا تعالی کی وہ تسبیح اور حمد کرتا ہی اور ثواب اُسکا اُس بندہ کے اعمال میں لکھا جاتا ہی اور انیس العارفین میں لکھا ہے اور

واحد بن زید سے روایت ہی کہتا ہی کہ میں نے بیت اللہ کا ارادہ کیا اور ہمراہ میرے ایک شخص تھا کہ وہ سفر میں میرا رفیق تھا اور ہر حال میں وہ اُٹھتے اور بیٹھتے
اور سوتے اور بیدار ہوتے اور سوا اسکے پیغمبر خدا صلعم پر درود بھیجتا تھا میں نے اُس سے کہا کہ اے شیخ تو سوا اسکے کوئی وظیفہ نہیں جانتا ہی کہ ہر وقت تو درود
بھیجتا ہی پیغمبر پر اُس شخص نے کہا کہ سوائے درود کے میں اور وظیفہ بھی جانتا ہوں لیکن میں نے درود پڑھنے سے ایک امر عظیم دیکھا ہی اسواسطے میں نے سب
وظائف چھوڑ دیئے اور ہر وقت درود پڑھنے میں مشغول رہتا ہوں میں نے اُس سے کہا کہ مجھکو اُس امر عظیم سے مطلع کر کہا کہ میں اپنے باپ کے ہمراہ تھا سفر حجاز
میں ایک شب میں نے خواب میں دیکھا کہ ایک شخص مجھکو آواز دیتا ہی اور کہتا ہی کہ اے بندہ خدا اُٹھ تو کہ باپ تیرا مر گیا اور مُنہ اُسکا سیاہ ہوگیا میں یہ سنکر اُٹھا اور
چراغ کو روشن کیا اور اُسکے مُنہ کو دیکھا تو جیسا کہ اُس شخص نے کہا تھا ویسا ہی مُردہ اور سیاہ رو پایا یہ دیکھکر میں بہت رویا اور کہا کہ بڑی رسوائی ہوئی اور اس
ذلت اور خواری کو میں کس طرح پوشیدہ کرونگا جسوقت آدمی صبح کو اُسکے غسل کے واسطے حاضر ہونگے اور ایک چادر میں نے اُسکے اوپر ڈالدی اور اُسکے مُنہ کو پوشیدہ
کردیا اور رنجیدہ اُسکے پھر میں سو گیا اور خواب میں میں نے چار مردوں کو دیکھا کہ بڑے سخت اور قبیح اور بدصورت تھے اور میرے باپ کے نزدیک وہ گئے عذاب کرنیکے واسطے
اور ارادہ کیا کہ اُسکو آگ کے ہتوڑے سے عذاب کریں کہ اسمیں ایک مرد نہایت حسین و خوبصورت سبز لباس پہنے ہوئے آیا اور اُسکے چہرہ کے نور سے تمام گھر
روشن ہوگیا اور اُسکے بدن کی خوشبو سے سب در و دیوار معطر ہوگیا اور وہ مرد بزرگ میرے باپ کے سرھانے جاکر بیٹھا اور اُسکے مُنہ پر سے کپڑا اُٹھایا اور اپنا دست
مبارک اُسکے چہرہ پر پھیرا فی الفور چہرہ میرے باپ کا مثل چاند کے روشن ہوگیا اور میرے باپ سے فرمایا کہ اُٹھ تو اور رخصت کر تو اور کسی چیز سے خوف مت کر کہ ہم اپنے
دوستوں کو ضائع نہیں کرتے ہیں اور یہ فرما کر اُس بزرگ نے ارادہ جانے کا کیا تو میں اُسکے دامن سے لپٹ گیا اور قدموں پر اُسکے گر پڑا اور خدمت میں اُسکے میں نے
عرض کی کہ اے دُور کرنیوالے سختیوں کے میں آپ کے اسم مبارک سے مطلع نہیں ہوا فرمایا کہ میں خاتم الانبیاء محمد بن عبد اللہ ہوں صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نے عرض
کی کہ یا رسول خدا میرے باپ کا مُنہ سیاہ کسواسطے ہوگیا تھا فرمایا کہ تیرا باپ علماء سے روگردانی کرتا تھا اور اُنسے برگشتہ رہتا تھا اور جسوقت حق اُسکا اُسکو پہنچاتے تھے
تو وہ خفا ہوتا تھا اور سزا علماء سے نزاع کرنے کی اور صلحا سے جھگڑنے کی اور جزا اُن سے عداوت اور حسد رکھنے کی سیاہ ہونا مُنہ کا ہی اور پھر میں نے عرض کی کہ
یا رسول خدا آپ نے اسپر کسواسطے رحم کیا اور کسواسطے اُسکو عذاب سے نجات دی فرمایا کہ باپ تیرا ہمیشہ مجھپر درود بھیجتا تھا یہ سبب ہے اُسکے نجات کا جسوقت مجھکو اُسکے
حال کی خبر ہوئی تو میں آیا اور اُسکی رسوائی کو میں نے دُور کیا اور قیامت میں اُسکی شفاعت کرونگا پس وہ کہتا ہو کہ جب میں نے درود کی یہ عظمت دیکھی تو سب
وظائف چھوڑ دیئے اور درود میں مشغول رہتا ہوں اور بعد اسکے اللہ اپنے حبیب کے مقدمہ میں فرماتا ہی کہ جو دلالت کرتا ہی حضرت کے کمال تعظیم پر اِنَّ
الَّذِیْنَ تحقیق کہ جو لوگ کہ یُؤْذُوْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ایذا دیتے ہیں خدا کو اور پیغمبر اُسکے کو ایسا امر اختیار کر کے کہ جو موجب ناخوشی خدا او
رسول صلعم کا ہی جیسے کہ خدا کی زوجہ اور فرزند مقرر کرنے اور مثل کفر اور عصیان کے اور ریا یہ کہ اُن حضرت کو ایذا پہنچاتے ہیں زبان سے کہ نالایق باتیں
اُن حضرت کو کہتے ہیں کہ کبھی تو جادوگر کہتے ہیں اور کبھی شاعر کہتے ہیں اور کبھی مجنون کہتے ہیں یا اور طرح سے حضرت کو ایذا دیتے ہیں اور پشیمان نہیں ہوتے ہیں تو
حال اُنکا یہ ہی کہ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ لعنت کی ہی اُنکو خدا نے اور اپنی رحمت سے دُور کیا ہی فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ بیچ دنیا اور آخرت کے وَاَعَدَّ لَهُمْ
اور تیار کیا ہی واسطے اُنکے آخرت میں عَذَابًا مُّهِيْنًا عذاب خوار کرنے والا ابو القاسم حسکانی نے روایت کی ہی کہ فرمایا علی ابن ابیطالب علیہ السلام
نے کہ فرمایا مجھ سے رسول خدا صلعم نے کہ اے علی جو کوئی تجھکو سر مو ایذا پہنچاوے اُس نے مجھکو ایذا پہنچائی اور جسنے مجھکو ایذا پہنچائی اُسنے خدا کو پہنچائی اور جس نے خدا کو ایذا پہنچائی اُسپر
لعنت ہی خدا کی اور یہ حدیث صحیح بخاری اور مسند احمد حنبل وغیرہ میں مذکور ہے پس جس کسی نے کہ علی علیہ السلام کو ایذا پہنچائی کہ اُسکا حق غصب کیا یا اُس سے بجنگ
وجدال پیش آیا اور یا اُسکو زبان سے بُرا کہا اور دشنام دہی کی اور لوگوں کو اُسکے دشنام دہی کا حکم کیا اُس نے ایذا دی رسول خدا صلعم کو اور جس نے ایذا دی
رسول خدا صلعم کو اُس نے ایذا دی خدا کو وہ لعنت خدا میں گرفتار ہوا اور فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ فاطمہ پارہ جگر میری ہے جس نے ایذا پہنچائی اُسکو اُس نے
ایذا پہنچائی مجھکو اور جس نے ایذا پہنچائی مجھکو اُس نے ایذا پہنچائی خدا کو اور دوسری حدیث میں ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جس نے ایذا دی
فاطمہ زہرا کو میری زندگی میں مثل اُس شخص کے ہی کہ ایذا دی اُسکو اس نے بعد مرنے میرے کے اور جس نے ایذا دی اُسکو بعد مرنے میرے کے وہ مثل اُس شخص کے ہی کہ

کہ ایذا دی اُس نے مجھکو میری زندگی میں اور جس نے ایذا دی اُسکو اُسنے ایذا دی مجھکو اور جس نے ایذا دی مجھکو اُس نے ایذا دی خدا کو اور جسنے ایذا دی خدا کو اُسکے
حق میں یہ ہی کہ ان الذین یوذون اللہ و رسولہ پس جسنے ایذا دی فاطمہ کو اور اُسکا حق غصب کیا اور اُسکے حق کا کاغذ اور سند اُسکی پھاڑ ڈالی اور اُسکا گھر جلانیکو آگ لے گیا
اور ہمراہ اپنے لکڑیاں بھی لیگیا اُسنے ایذا دی رسول خدا صلعم کو اور جسنے ایذا دی رسولخدا کو اُس نے ایذا دی خدا کو اور جسنے ایذا دی خدا کو اُسپر لعنت ہی خدا کی اور واسطے اُس کے
عذاب ہی رسوا کرنے والا **وَالَّذِيْنَ يُؤْذُوْنَ الْمُؤْمِنِيْنَ** اور جو لوگ کہ ایذا دیتے ہیں مومنین کو کہ اُنکو مارتے ہیں اور لوگوں سے اُنکو زد و کوب
کراتے ہیں اور اُنکو اُنکے وطن سے نکالکر جلاوطن کرتے ہیں **وَالْمُؤْمِنٰتِ** اور مومن عورتوں کو ایذا دیتے ہیں **بِغَيْرِ مَا اكْتَسَبُوْا** بغیر اسکے کہ کسب کیا ہی
اُنہوں نے یعنی بغیر کرنے کسی خیانت کے یا جرم کے کہ جسکے سبب سے سزاوار اُسکے ہیں **فَقَدِ احْتَمَلُوْا** پس اُٹھایا ہی اُن موذیوں نے **بُهْتَانًا** بہتان
کو **وَّاِثْمًا مُّبِيْنًا** اور گناہ ظاہر کو کہتے ہیں کہ یہ آیت بعضے منافقوں کی شان میں نازل ہوئی ہی کہ وہ امیر المومنین علیہ السلام کو نالایق باتیں کہکر ایذا اور
رنج دیتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت زانیوں کے شان میں نازل ہوئی ہی کہ وہ راتوں کو پھرتے تھے اور راستوں پر بیٹھتے تھے اور لوگوں کی لونڈیوں پر
جو کہ باہر نکلتی تھیں زیادتی کرتے تھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہی کہ قیامت کے دن ایک آواز کرنے والا آواز کریگا کہ کہاں ہیں میرے دوستوں کے
ایذا دینے والے پس ایک قوم اُٹھے گی کہ اُنکے مونہوں پر گوشت نہوگا اُسوقت کہا جائیگا کہ یہ ہیں وہ لوگ کہ ایذا دی تھی اُنہوں نے مومنین کو اور دشمنی کو اُنکے قایم
کیا تھا اور سختی کی تھی اُنپر اُنکے دین میں بعد اُسکے حکم ہوگا کہ اُنکو دوزخ میں لیجاؤ اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ جو کوئی ذلیل جانے مومن کو اور حقیر سمجھے اُسکو
بسبب مفلسی اور ناداری اُسکی کے تو تشہیر کریگا اُسکو خدا قیامت کے دن تمام خلایق میں اور فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جس نے ایذا دی مومن کو اُس نے
ایذا دی مجھکو اور جسنے ایذا دی مجھکو اُس نے ایذا دی خدا کو اور جس نے ایذا دی خدا کو وہ ملعون ہی توریت میں اور انجیل میں اور زبور میں اور قرآن میں اور دوسری
حدیث میں یہ ہے کہ اُسپر لعنت ہی خدا کی اور فرشتوں کی اور آدمیوں کی سب کی اور فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جو کوئی رنج دے کسی مومن کو اور بعد اُسکے تمام دنیا اُسکو
دیوے تو وہ اُسکا کفارہ نہیں ہو سکتا اور اُسکو اُسپر اجر نہ دیا جائے اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہی کہ عورتیں اپنے گھروں سے نکلکر مسجد میں جایا کرتی تھیں اور رسولخدا
صلعم کے پیچھے نماز پڑھتی تھیں اور جسوقت رات ہوتی تھی تو نماز مغرب اور عشا اور صبح بھی پڑھتی تھیں اور بعضے جوان مرد اُنکے رستہ پر بیٹھتے تھے اور اُنکو آتے جاتے
ہوئے ایذا دیتے تھے اور در پے اُنکے ہوتے تھے اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ **يٰۤاَيُّهَا النَّبِيُّ** اے پیغمبر بلند مرتبہ **قُلْ لِّاَزْوَاجِكَ** کہہ تو واسطے عورتوں
اپنے کے **وَبَنٰتِكَ** اور بیٹیوں اپنی کے **وَنِسَآءِ الْمُؤْمِنِيْنَ** اور عورتوں مومنین کے یعنی ان سب عورتوں سے کہہ تو کہ وقت باہر نکلنے کے **يُدْنِيْنَ**
نزدیک کریں اور چھوڑ دیں **عَلَيْهِنَّ** اوپر اپنے یعنی اپنے مونہوں اور بدنوں پر **مِنْ جَلَابِيْبِهِنَّ** چادروں اپنی سے کہ اپنے بدنوں کو چادروں
سے لپیٹ لیں **ذٰلِكَ** یہ پوشیدہ کرنا منہ اور بدن کا **اَدْنٰۤى اَنْ يُّعْرَفْنَ** نزدیک تر زیادہ اُسکے ہی کہ پہچانی جاویں کہ یہ عفیفہ اور نیک چلن ہے
اور اس سبب سے وہ اوباش آدمی اُنکے در پے نہوویں **فَلَا يُؤْذَيْنَ** پس ایذا دیجائیں وہ عورتیں کہ اس صورت میں وہ بدکار مرد اُنکے در پے نہونگے
وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا اور ہی خدا بخشنے والا گناہوں کا بعد توبہ کے **رَّحِيْمًا** مہربان اپنے بندوں پر کہ اُنکی مصلحتوں کو بیان کر دیتا ہے اور
بعد اسکے خدا تعالیٰ منافقوں اور زانیوں کی شان میں بیان کرتا ہی **لَئِنْ لَّمْ يَنْتَهِ الْمُنٰفِقُوْنَ** البتہ اگر باز نہ آئیں گے منافق لوگ مکر کرنے سے
اور پیغمبر کے آزار دینے سے **وَالَّذِيْنَ** اور وہ لوگ کہ **فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ** بیچ دلوں اُنکے کے بیماری بدکاری کی ہی اور طرف فحش کے رغبت
رکھتے ہیں **وَّالْمُرْجِفُوْنَ** اور خبر بد اُڑانیوالے **فِي الْمَدِيْنَةِ** بیچ مدینہ کے یعنی مسلمان جو واسطے جہاد کے روانہ ہوئے ہیں اور اُنکی روانگی کے بعد
اُنکی خبر بد اُڑانیوالے کہ مسلمانوں کو تو شکست ہوگئی ہی اور وہ بھاگ گئے اور قتل ہوگئے ہیں اور ایسی خبر وہ اسواسطے اُڑاتے ہیں کہ مومن جو مدینہ میں موجود ہیں
وہ یہ خبر سنکر شکستہ دل اور غمگین ہوں پس خدا تعالیٰ منافقین اور ان اوباشوں کے اور خبر بد اُڑانیوالوں کے سب کے مقدمہ میں فرماتا ہی کہ **لَنُغْرِيَنَّكَ بِهِمْ**
البتہ مقرر کرینگے اور پیچھے لگائیں گے ہم تجھکو ساتھ اُنکے کہ تو اُنکو قتل کرے اور گھروں سے اُنکو نکالکر جلاوطن کرے اور تو اُنکو ایسا تنگ کرے کہ وہ ناچار اور مجبور
ہوکر وطن کو اپنے ترک کریں **ثُمَّ لَا يُجَاوِرُوْنَكَ** پھر نہ ہمسائیگی اختیار کریں وہ تیری **فِيْهَاۤ اِلَّا قَلِيْلًا** بیچ اُس مدینہ کے مگر زمانہ اندک قلیلا صفت

ہمسایہ رہیں گے تیرے اس میں مگر تھوڑا زمانہ یا مگر تھوڑے دن یا مگر تھوڑا زمان مقدر کی یعنی اگر وہ مدینہ میں سکونت بھی کریں گے تو چند روز کریں گے اسواسطے کہ تھوڑے ہی دنوں میں جڑ اور بنیاد سے جاتے رہیں گے مَّلْعُونِينَ یہ حال واقع ہوا ہی یعنی حال یہ ہے کہ لعنت کئے گئے ہیں وہ رحمت خدا سے دُور کئے گئے ہیں أَيْنَمَا ثُقِفُوٓا۟ جہاں کہیں پائے جائیں وہ أُخِذُوا۟ پکڑے جائیں و گرفتار کئے جائیں وَقُتِّلُوا۟ اور قتل کئے جائیں وہ یعنی چاہیے کہ انکو گرفتار کریں اور قتل کریں تَقْتِيلًا قتل کرنا خواری اور ذلت سے کہتے ہیں کہ منافقین نے چاہا کہ اپنے نفاق کو ظاہر کریں لیکن جسوقت اس آیت کو سُنا تو ڈرے اور پھر اپنا کفر پوشیدہ کیا سُنَّةَ ٱللَّهِ یہ مفعول مطلق ہی فعل محذوف کا یعنی سُنّت کیا گیا ہی سُنّت کرنا خدا کا یعنی یہ طریقہ خدا کا ہی منافق لوگوں کے قتل کرنے کا اور خبر بد کے مشہور کرنے والوں کی سزا کا فِى ٱلَّذِينَ خَلَوْا۟ بیچ اُن لوگوں کے کہ گزرے ہیں مِن قَبْلُ پہلے اس سے یعنی مقرر کیا ہی ہمنے امتوں میں کہ انبیاء قتل کریں اپنے عہد کے منافقوں کو وَلَن تَجِدَ اور ہرگز نہ پائیگا تو لِسُنَّةِ ٱللَّهِ واسطے سُنّت اور طریقہ خدا کے تَبْدِيلًا بدل جانا یعنی خدا تعالیٰ اس خاص اپنے طریقہ کو بدل نہیں کرتا ہی اور نہ کسی اور کو قدرت ہی کہ خدا کے طریقہ کو بدل کرے اور کہتے ہیں کہ یہ مشرکین ہنسی کی راہ سے سوال کرتے تھے حضرت رسول خدا صلعم سے کہ بتلا قیامت کب ہوگی حقتعالیٰ نے فرمایا يَسْـَٔلُكَ ٱلنَّاسُ سوال کرتے ہیں تجھ سے آدمی یعنی کفار تجھ سے پوچھتے ہیں عَنِ ٱلسَّاعَةِ ساعت قیامت سے کہ کس وقت ہوگی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ إِنَّمَا عِلْمُهَا سوائے اسکے نہیں کہ علم اُس قیامت کا عِندَ ٱللَّهِ نزدیک خدا کے ہی اور سوائے اسکے کسی پیغمبر مرسل اور فرشتہ مقرب کو اُسکے وقت کی خبر نہیں ہے وَمَا يُدْرِيكَ اور کس چیز نے بتلایا تجھکو اور آگاہ کیا یعنی تو مطلق نہیں جانتا ہی لَعَلَّ ٱلسَّاعَةَ شاید کہ ساعت قیامت تَكُونُ قَرِيبًا ہووے نزدیک پس تو اُن لوگوں کی ہنسی اور ٹھٹھا کرنے پر غمگین مت ہو إِنَّ ٱللَّهَ تحقیق کہ خدا نے لَعَنَ ٱلْكَٰفِرِينَ لعنت کی ہی کافروں کو جو کہ قیامت کے ہونے کا انکار کرتے ہیں وَأَعَدَّ لَهُمْ اور تیار کیا ہی واسطے انکے سَعِيرًا آتش سوزاں کو خَٰلِدِينَ فِيهَآ حال یہ ہے کہ ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ اسکے أَبَدًا ہمیشہ کہ کبھی اُسمیں سے نکلنے نہ پاویں گے لَّا يَجِدُونَ وَلِيًّا وَلَا نَصِيرًا نہ پاوینگے وہ کسی دوست اور مددگار کو کہ وہ انکو عذاب سے نجات دلوائے اور یہ حال انکا اُس روز ہوگا کہ يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوهُهُمْ جس دن پھیرے جاوینگے مُنہ انکے فِى ٱلنَّارِ بیچ دوزخ کے کہ کبھی تو انکو پشت پر لٹائیں اور کبھی مُنہ کے بل جیسے کہ گوشت کو بھوننے کے وقت الٹتے پلٹتے ہیں اور یا بسبب جوش کرنے آگ کے کبھی تو مُنہ انکا اوپر ہوگا اور کبھی نیچے جیسے کہ گوشت دیگ میں کبھی اوپر ہوتا ہی اور کبھی نیچے اور انکا جب یہ حال ہوگا تو يَقُولُونَ يَٰلَيْتَنَآ کہیں گے کہ اے کاش ہم أَطَعْنَا ٱللَّهَ فرمانبرداری کرتے ہم خدا کی اُسکے سب حکموں میں وَأَطَعْنَا ٱلرَّسُولَا۠ اور فرمانبرداری کرتے ہم پیغمبر کی تا کہ اس عذاب میں گرفتار نہوتے وَقَالُوا۟ رَبَّنَآ اور کہیں گے وہ کہ اے پروردگار ہمارے إِنَّآ أَطَعْنَا سَادَتَنَا تحقیق کہ ہمنے فرمانبرداری کی ہی رئیسوں اور سرداروں اپنے کی اور ابن عامر اور یعقوب اور سہیل نے ساداتنا الف اور کسرۂ تا سے پڑھا ہی یعنی ہمنے فرمانبرداری کی ہی رئیسوں اپنے کی وَكُبَرَآءَنَا اور بزرگوں اپنے کی فَأَضَلُّونَا پس گمراہ کیا اُنہوں نے ہمکو ٱلسَّبِيلَا۠ راہ سیدھی سے اور طریق حق سے رَبَّنَآ اے پروردگار ہمارے ءَاتِهِمْ دے تو انکو ضِعْفَيْنِ مِنَ ٱلْعَذَابِ دو چند اُس عذاب سے کہ دیا ہی تو نے ہمکو اسواسطے کہ وہ گمراہ بھی ہیں اور گمراہ کرنے والے بھی وَٱلْعَنْهُمْ اور لعنت کر تو انکو لَعْنًا كَبِيرًا لعنت بڑی کہ نہایت سخت ہو کہ پھر وہ ہرگز رجوع نہ کر سکیں اور ہمیشہ اُسمیں گرفتار رہیں اور بعد اسکے خدا تعالیٰ اُن لوگوں کی طرف خطاب کرتا ہی کہ جو ایمان کو ظاہر کرتے تھے اور پوشیدہ اور باطن میں طرح طرح کے مکر کرتے تھے تاکہ پیغمبر خدا کو اذیت پہنچائیں چنانچہ فرماتا ہی کہ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوا۟ اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ظاہر میں لَا تَكُونُوا۟ كَٱلَّذِينَ ءَاذَوْا۟ مُوسَىٰ نہو تم مانند اُن لوگوں کے کہ آزار دیا ہی اُنہوں نے موسیٰ کو کہ تم مثل اُنکے محمدؐ کو آزار دینے لگو جیسے کہ اُنہوں نے موسیٰ کو آزار اور رنج دیا تھا فَبَرَّأَهُ ٱللَّهُ پس بری اور پاک کیا اسکو خدا نے مِمَّا قَالُوا۟ اُس چیز سے کہ کہا تھا اُنہوں نے موسیٰ کو کہ یہ نامرد ہی اور یا یہ کہ تہمت زنا کی ایک عورت سے کروانی چاہی تھی اُس عورت نے اُنکی پاکی کا اقرار کیا چنانچہ قصۂ قارون میں اسکا ذکر ہو لیا ہی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہی کہ بنی اسرائیل کہتے تھے کہ موسیٰ نامرد ہے اور جو چیز مردوں کے ہوتی ہی وہ اُسکے نہیں ہے اور حضرت موسیٰ کا دستور تھا کہ جسوقت غسل کرنے کا ارادہ کرتے تھے تو ایسی جگہ جاتے تھے کہ وہاں انکو کوئی نہ دیکھے ایک مرتبہ نہر کے کنارہ پر غسل کرتے تھے اور کپڑے اپنے پتھر پر رکھدئے تھے خدا تعالیٰ نے پتھر کو حکم کیا وہ کپڑے انکے لیکر

الربع

ع ۱۰

دور جا ٹھہرا اسوقت بنی اسرائیل نے موسیٰ کو برہنہ دیکھا تو جانا کہ جو کچھ ہم انکے حق میں کہتے ہیں غلط ہے اور حضرت علیؑ نے فرمایا ہے کہ موسیٰ اور ہارون پہاڑ پر چڑھے وہاں ہارون کی قضا آئی پس وہ مر گئے بنی اسرائیل نے حضرت موسیٰ سے کہا کہ تو نے اسکو مار ڈالا ہے فرشتوں کو خدا تعالیٰ نے حکم کیا وہ ہارون کا مردہ اٹھا کر لیگئے اور بنی اسرائیل کی طرف کو گزرے اور فرشتوں نے اسکے مرنے کی باتیں کیں یہانتک کہ بنی اسرائیل نے جانا کہ انکو قتل نہیں کیا ہے بلکہ وہ اپنی موت سے مرا ہے اور بعضی روایت میں ہے کہ ہارون کو خدا تعالیٰ نے زندہ کیا اس نے موسیٰ کو بری کیا اور ایک روایت میں ہے کہ موسیٰ میں حیا بہت تھی لوگوں کے سامنے برہنہ نہیں ہوتے تھے اور تنہا ہو کر ایک گوشہ میں غسل کرتے تھے اس جہت سے بنی اسرائیل نے کہا کہ یہ کچھ عیب رکھتا ہے اسلئے تنہا ہو کر غسل کرتا ہے یا تو اسکے بدن پر سفید داغ ہیں برص کے اور یا اسکے بیضے بہت بڑے ہیں ایک مرتبہ موسیٰ واسطے غسل کرنے کے نہر پر گئے اور کپڑے اپنے پتھر پر رکھدے اور برہنہ ہو کر غسل کرنے لگے اور پتھر بحکم خدا انکے کپڑے لیکر چلا اور موسیٰ اسکے پیچھے دوڑے بنی اسرائیل نے انکو برہنہ دیکھا تو جانا کہ موسیٰ کے کوئی عیب نہیں ہے اور خدا تعالیٰ نے انکو بری کیا اور بعضے اس تہمت کا ذکر کرتے ہیں کہ جو قارون نے ایک رنڈی سے دلوانی چاہی تھی اور قارون کے قصہ میں مذکور ہو گیا اور بعضے کہتے ہیں کہ موسیٰ کو انہوں نے اس طرح اذیت دی تھی کہ وہ بعد دیکھنے معجزے کے انکو جادوگر اور مجنون کہتے تھے اور انکو جھٹلاتے تھے **وَكَانَ** اور تھا موسیٰ **عِنْدَ اللَّهِ وَجِيهًا** نزدیک خدا کے آبرو اور جاہ اور قرب والا اور مستجاب الدعوات کہ جو طلب کرتا تھا خدا تعالیٰ قبول کرتا تھا اور اب خدا تعالیٰ پرہیزگاری کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اتَّقُوا اللَّهَ** اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو ڈرو تم خدا سے اسکی نافرمانی اور گناہ کرنے میں خصوصاً ایذائے رسول میں **وَقُولُوا قَوْلًا سَدِيدًا** اور کہو تم بات درست اور استوار اور دروغ اور لغویات مت کہو **يُصْلِحْ لَكُمْ** درست کریگا خدا واسطے تمہارے **أَعْمَالَكُمْ** عملوں تمہارے کو کہ تمکو توفیق دیوے نیک اعمال کی **وَيَغْفِرْ لَكُمْ ذُنُوبَكُمْ** اور بخشے گا واسطے تمہارے گناہ تمہارے **وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ** اور جو کوئی فرمانبرداری کرے خدا کی اور پیغمبر اسکے کی جس چیز کا کہ وہ حکم کرے **فَقَدْ فَازَ** پس تحقیق مراد کو پہنچا وہ خیر اور خوبی کے ساتھ **فَوْزًا عَظِيمًا** مراد کو پہنچنا بڑا کہ دنیا میں نیکبخت مشہور ہوا اور آخرت میں خلد بریں کا ساکن ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد فوز عظیم سے رضامندی خدا کی ہے اور قسم قسم کی بخششیں اسکی اور فرماتا ہے خدا کہ **إِنَّا عَرَضْنَا الْأَمَانَةَ** تحقیق ہمنے پیش کیا ہمنے امانت کو کہ وہ احکام خدا کے ہیں کہ جنکے کرنے میں ثواب ہے اور نکرنے میں عذاب ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ نماز اور روزہ اور زکوٰۃ اور حج اور جہاد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ نگاہ رکھنا زبان کا ہے بیہودہ گوئی سے اور سوائے اسکے اور قول بھی ہیں لیکن مشہور قول اول ہے غرض یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ پیش کیا ہمنے امانت کو **عَلَى السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ** اوپر آسمانوں اور زمین کے **وَالْجِبَالِ** اور پہاڑوں کے بشرط ثواب کے اسکے بجالانے میں اور عذاب اسکے ترک کرنے میں جسوقت کہ عقل اور فہم اور اختیار انہیں پیدا کیا تھا **فَأَبَيْنَ** پس انکار کیا انہوں نے **أَنْ يَحْمِلْنَهَا** اس سے کہ اٹھائیں وہ اس امانت کو **وَأَشْفَقْنَ مِنْهَا** اور خوف کیا انہوں نے اس سے باوجود بڑے بڑے ہونے جسموں کے اور نہایت عاجزی اور زاری سے کہا انہوں نے کہ ہم تابع فرمان کے ہیں اس امر کے لئے کہ جسکے واسطے ہمکو تو نے پیدا کیا ہے اور عذاب کے اٹھانے کی ہم طاقت نہیں رکھتے ہیں اسکے ترک کرنے میں پس ہمکو اس امر میں معذور رکھ اور ہمکو اسی کام پر چھوڑ دے کہ جسکے لئے ہم پیدا ہوئے ہیں اور بعضوں کے نزدیک مراد اس سے اہل آسمان اور زمین اور جبال ہیں پس اس صورت میں معنی اسکے یہ ہونگے کہ پیش کیا ہمنے امانت کو آسمانوں کے لوگوں پر کہ وہ ملائکہ ہیں اور زمین کے باشندوں پر کہ وہ حیوانات شہری ہیں اور پہاڑوں کے رہنے والوں پر کہ وہ حیوانات جنگلی ہیں سبنے انکار کیا خوف سے نہ مخالفت کی جہت سے **وَحَمَلَهَا الْإِنْسَانُ** اور اٹھالیا اس امانت کو انسان نے باوجود ضعف اور کم طاقتی کے اور اقرار اسکے ادا کرنیکا کیا **إِنَّهُ كَانَ** تحقیق کہ وہ آدمی ہے **ظَلُومًا** ظلم کرنیوالا اپنی جان پر کہ بڑے بڑے جسم والوں نے اسکے اٹھانے سے پہلوتہی کی اور اس نے باوجود ناتوانی اور کم طاقتی کے قبول کیا اور ہے انسان **جَهُولًا** بہت نادان اسکے انجام کا اور نہیں جانتا کہ اس امانت کی خیانت میں عذاب ہے ؎ آسمان بار امانت نتوانست کشید + قرعۂ فال بنام من دیوانہ زدند + اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد امانت سے عقل اور تکلیف شرع کے احکام کی ہے پس معنی آیت کے اسطرح ہونگے کہ پیش کیا ہمنے عقل اور تکلیف کو آسمان پر اور زمین پر اور پہاڑوں پر انہوں نے اسکے اٹھانے سے انکار کیا بسبب نہ قابلیت رکھنے کے اور انسان نے اپنی قابلیت کی جہت سے اسکو قبول کیا اور وہ ظالم ہے بسبب غالب

ہونے قوت غضبی کے سبب ہیں اور جاہل ہے بسبب غلبہ قوت خواہش نفس کے اور بعضے کہتے ہیں کہ آدمی نے اسکو قبول کیا کہ نظر اسکی اُس امانت کے پیش
کرنے پر بھی نہ امانت پر اور حرص کرنیکی لذت نے امانت کی گرانی اور ثقالت کو فراموش کروا دیا اسواسطے لطفِ ربانی نے زبانِ عنایت سے فرمایا کہ
اُٹھانا تجھ سے ہے اور نگاہ رکھنا اُس کا مجھ سے اور جو وقت رغبت سے تو نے امانت میری کو اُٹھایا تو مینے سب کے درمیان سے تجھکو اٹھایا اور مراد انسان سے
حضرت آدم نہیں ہو سکتے اسواسطے کہ خدا نے انکو برگزیدہ کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ ان اللہ اصطفیٰ آدم اور جو کوئی برگزیدہ ہوتا ہے وہ ظلوم اور جہول نہیں ہو سکتا
اور بعضے روایات ائمہ معصومین علیہم السلام میں آیا ہے کہ مراد امانت سے امامت ہے اور ولایت آئمہ معصومین علیہم السلام کی اور انسان سے مراد غاصب
انکے ہیں اور اس امانت کو انسان ظالم اور جاہل نے اسواسطے اٹھایا کہ لِّيُعَذِّبَ اللّٰهُ تاکہ عذاب کرے خدا الْمُنٰفِقِيْنَ منافق مردونکو وَالْمُنٰفِقٰتِ
اور منافق عورتونکو امانت میں خیانت کرنیکی جہت سے وَالْمُشْرِكِيْنَ اور مشرک مردونکو وَالْمُشْرِكٰتِ اور مشرک عورتونکو امانت کے ادا نہ کرنے کی
جہت سے وَيَتُوْبَ اللّٰهُ اور تاکہ توبہ قبول کرے خدا عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اوپر ایمان لانیوالے مردونکے وَالْمُؤْمِنٰتِ اور ایمان لانیوالی
عورتوں کے بسبب حفاظت اور دیانت امانت کے وَكَانَ اللّٰهُ اور ہے خدا غَفُوْرًا بخشنے والا توبہ کرنیوالونکا رَّحِيْمًا مہربان
کہ انکو مراد کو پہنچاتا ہے سُوْرَةُ السَّبَا یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں چوّن آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی دو
الحمد کو پڑھے یعنی سبا اور فاطر کو تمام کو رات کے وقت تو تمام شب حفظ خدا میں ہو اور اگر ان دونوکو دن کو پڑھے تو اسکو کوئی مکروہ اُس دن میں نہ پہنچے
اور خوبی دنیا اور آخرت کی بقدر دی جائے کہ جو اُسکے دلمیں گزرے ہو اور اُسکی آرزو سے سوا ہو بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ
الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ جمیع تعریف واسطے خدا کے ہے الَّذِيْ لَهٗ وہ خدا کہ واسطے اسکے ہے مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا
فِي الْاَرْضِ جو کچھ کہ بیچ آسمانونکے ہے اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے کہ سب مخلوق اور ملک اسکی ہے وَلَهُ الْحَمْدُ فِي الْاٰخِرَةِ اور واسطے اسکے شکر اور
تعریف ہے بیچ آخرت کے اسواسطے کہ نعمتیں آخرت کی بھی اسکی عطا کی ہوتی ہیں اور وہی مالک ہے وہاں کی نعمتوں کا وَهُوَ الْحَكِيْمُ اور وہ حکمت والا
ہے کہ سب امور اسکے موافق حکمت کے ہیں الْخَبِيْرُ خبردار ہے سب اشیا کے باطن سے يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِي الْاَرْضِ جانتا ہے اُس چیز کو کہ
داخل ہوتی ہے وہ بیچ زمین کے مثل ابر باراں کے اور خزانوں کے وَمَا يَخْرُجُ مِنْهَا اور اس چیز کو کہ جو نکلتی ہے اُس سے مثل پانی اور دفینوں
اور درختوں کے وَمَا يَنْزِلُ اور وہ چیز کہ نازل ہوتی ہے مِنَ السَّمَآءِ آسمان سے اسکو بھی جانتا ہے مثل ملائکہ اور باراں اور بجلیوں اور
برکتوں کے وَمَا يَعْرُجُ فِيْهَا اور وہ چیز کہ چڑھتی ہے بیچ اُس آسمان کے اسکو جانتا ہے مثل ملائکہ اور نامہ اعمال اور دعاؤں اور ارواح پاک کے
وَهُوَ الرَّحِيْمُ اور وہ مہربان ہے نعمتونکے تمام کرنے پر الْغَفُوْرُ وہ بخشنے والا اُن لوگوں کو کہ قصور کرتے ہیں شکر نعمت کے ادا کرنے میں وَ
قَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اُن لوگوں نے کہ کافر ہوئے ہیں کہ لَا تَاْتِيْنَا السَّاعَةُ نہیں آئیگی ہمکو قیامت قُلْ کہہ تو اے محمد کہ
بَلٰى ہاں وَرَبِّيْ قسم ہے پروردگار میرے کی لَتَاْتِيَنَّكُمْ البتہ آئیگی وہ قیامت تمکو یہ رد ہے اُن لوگوں پر کہ کہتے تھے قیامت نہیں آئیگی
اور کہتے ہیں کہ ابوسفیان نے لات اور عزیٰ کی قسم کھائی تھی کہ قیامت نہ آئیگی حقتعالی نے فرمایا کہ اے محمد صلعم تو بھی قسم یاد کر کہ بحق پروردگار
قیامت جلد آنیوالی ہے عٰلِمِ الْغَيْبِ جاننے والا ہے خدا غیب کا اور حمزہ اور کسائی نے علّام کو مجرور پڑھا ہے لیکن عالم کو علّام کہتے ہیں
اور باقیوں نے سوائے اہل مدینہ اور شام کے عالم کو مجرور عالم ہی پڑھا ہے اور کوئی تو کہتا ہے کہ وہ صفت الحمد للہ کی ہے اور کوئی کہتا ہے کہ
وہ بدل ہے ربی سے اور اہل مدینہ اور شام نے عالم کو مرفوع پڑھا ہے خبر مبتدائے محذوف کی یعنی ہو عالم الغیب لَا يَعْزُبُ عَنْهُ نہیں
دور ہوتا ہے اسکے علم سے یعنی نہیں پوشیدہ ہوتا ہے اُس سے مِثْقَالُ ذَرَّةٍ برابر ذرہ کے اور چیونٹی کے فِي السَّمٰوٰتِ بیچ آسمانوں کے
وَلَا فِي الْاَرْضِ اور نہ بیچ زمین کے وَلَآ اَصْغَرُ اور نہ چھوٹا مِنْ ذٰلِكَ اُس ذرہ سے وَلَآ اَكْبَرُ اور نہ بڑا اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ
مُّبِيْنٍ مگر لکھا ہوا ہے بیچ کتاب روشن کے کہ وہ لوح محفوظ ہے اسواسطے کہ جو کچھ ہونیوالا ہے وہ اسمیں درج ہے اور ہونا قیامت کا ضروری ہے

سورۃ السبا ۵

لیجزی الذین امنوا تاکہ جزا دیوے خدا اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں وعملوا الصالحات اور عمل کئے ہیں اُنہوں نے اچھے
اولٰئک یہ مومنین صالحین وہ ہیں کہ لھم مغفرۃ واسطے اُنکے بخشش ہے گناہوں سے ورزق کریم اور روزی بزرگ ہے کہ بدون
مشقت اور منت غیر سے اور لیجزی متعلق لاتعزب کی ہے والذین سعو اور جن لوگوں نے کوشش کی ہے فی ایاتنا بیچ آیتوں ہماری کے
یعنی اُنکے باطل کرنے میں کوشش کی ہے معاجزین عاجز کرنیوالے ہو کر اپنے گمان باطل میں اور بعضوں نے اُسکو معجزین پڑھا ہے اور یہہ حال واقع ہوا
ہے یعنی اُن لوگوں نے گمان کیا ہے کہ وہ ہمکو عذاب کرنے میں عاجز کر دینگے کہ ہم اُنکو عذاب نہ کر سکیں گے اولٰئک یہ لوگ سعی کرنیوالے لھم
عذاب واسطے اُنکے عذاب ہے من رجز الیم بدتر عذاب دردناک سے کہ نہایت سخت ہے وہ عذاب اور فرماتا ہے خدا کہ ویری الذین
اور دیکھتے ہیں یعنی جانتے ہیں وہ لوگ کہ اوتوا العلم دئے گئے ہیں وہ علم کہتے ہیں کہ مراد اُس سے اصحاب رسول ہیں اور یا مومنین اہل کتاب مثل عبداللہ بن
سلام اور کعب الاحبار وغیرہ کے اور یا جمیع مومنین مراد ہیں اور قمی نے لکھا ہے کہ وہ جناب امیر المومنین علی علیہ السلام ہیں کہ جس نے سب سے پہلے تصدیق قرآن
کی کی ہے غرض یہ ہے کہ جو لوگ کہ علم دئے گئے ہیں اُنہوں نے جانا ہے کہ الذی انزل الیک وہ چیز کہ نازل کی گئی ہے طرف تیرے من ربک
پروردگار تیرے کی طرف سے یعنی قرآن ھو الحق وہ حق ہے اور راست اور درست ہے اور الذی مفعول اول یری کا ہے اور حق مفعول ثانی ہے اور ہو فصل کا
ہے اور بعضوں نے حق کو مرفوع پڑھا ہے ویھدی اور ہدایت کرتا ہے وہ قرآن الی صراط العزیز طرف راہ خدائے غالب کے ہے کہ الحمید
تعریف کیا گیا اور سراہا گیا ہے سب فعلوں میں وقال الذین کفروا اور کہا اُن لوگوں نے کہ کافر ہوئے قریش کے لوگوں میں سے یعنی بعضوں نے اُنمیں سے
ہنسی کی راہ سے کہا کہ ھل ندلکم کیا رہنمائی کریں ہم تمکو علی رجل ینبئکم اوپر ایک مرد کے کہ خبر دیتا ہے وہ تمکو یعنی محمد کہتا ہے تمکو کہ اذا
مزقتم جسوقت پارہ پارہ اور ٹکڑے ٹکڑے کئے جاؤ تم کل ممزق ہر پارہ اور ٹکڑا ٹکڑا کرنا یعنی جسوقت تمہارا بدن بعد مرنیکے ریزہ ریزہ ہو جاوے
اور خاک ہو کر برابر ہو جاوے تو اُسوقت انکم تحقیق تم لفی خلق جدید البتہ بیچ پیدائش نئی کے ہو گے یعنی بعد مرنیکے پھر نئے سر سے تم پیدا ہو گے
یہ کہتا ہے محمد صلعم اور بعد اسکے از روئے انکار اور بعید جاننے کے اُنہوں نے کہا کہ افتری علی اللہ کذبا افتری کی اصل اافتری ہے ہمزہ استفہام کا ہمزہ
وصل پر داخل ہوا تو ہمزہ وصل کا ساقط ہو گیا اور معنی اس آیت کے یہ ہیں کہ کہا اُن لوگوں نے کہ کیا باندھ لیا ہے اوپر خدا کے جھوٹھ کو محمد نے کہ جان بوجھ کر
ایسی بات کہتا ہے ام بہ جنۃ یا ساتھ اسکے جنون ہے کہ وہ جنون اُسکے زبان پر جاری کر دیتا ہے اس امر کو کہ جسوقت ہمارے بدن خاک ہو جائیں
اور ہوا اُس خاک کے ریزوں کو اُڑا کر جہاں چاہے وہاں لیجاوے اور وہ ریزہ ریزہ جمع ہو کر اور ہر جگہ سے آکر اکھٹے ہوں اور اُنکا پھر دوبارہ ایک بدن بنے
اور اُسمیں روح ڈالی جاوے اور دوبارہ وہ زندہ ہو حق تعالی اُنکے رد میں فرماتا ہے کہ نہ ایسا ہے کہ وہ کہتے ہیں بل الذین لا یومنون بلکہ وہ لوگ کہ
نہیں ایمان لاتے ہیں بالآخرۃ ساتھ آخرت کے کہ اُسکے ہونیکو حق نہیں جانتے ہیں وہ لوگ فی العذاب بیچ عذاب کے آخرت میں و
الضلال البعید اور گمراہی بعید کے حق سے ہیں دنیا میں اور بعد اس کے نصیحت کرتا ہے خدا کہ افلم یروا کیا نہیں دیکھتے ہیں وہ
الی ما بین ایدیھم وما خلفھم طرف اُس چیز کے کہ آگے اُنکے ہے اور طرف اُس چیز کے کہ پیچھے اُنکے ہے من السماء والارض آسمان اور
زمین سے یعنی اُنکے آگے بھی آسمان اور زمین ہے اور اُنکے پیچھے بھی آسمان اور زمین ہے کہ ان دونوں نے اُنکو گھیر رکھا ہے اور یہہ لوگ اُن دونوں کے بیچ میں
ہیں اور ان دونوں میں سے نکلجانے کی قدرت نہیں رکھتے ہیں اور جب اُنکا ایسا حال ہے تو ان نشا اگر چاہیں ہم نخسف بہم الارض
دھسا دیں ہم اُنکو زمین میں او نسقط علیھم یا گرائیں ہم اوپر اُنکے کسفا من السماء ایک ٹکڑا آسمان سے بسبب جھٹلانے
اُنکے آیات خدا کو ان فی ذلک تحقیق کہ بیچ اُس نظر کرنے آسمان اور زمین کے اور دھسا دینے کے اور آسمان سے گرا دینے کے لایۃ
البتہ نشانی نصیحت کی ہے لکل عبد منیب واسطے ہر بندہ رجوع کرنیوالے کے طرف حق کے ہے واسطے کہ وہی بندے بہت تامل کرتے
ہیں ہماری قدرت کی دلیلوں میں انکار کرنیوالے ہماری قدرت کے اور اب خدا داؤد اور سلیمان کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ولقد اتینا

دَاوُدَ اور البتہ تحقیق دیا ہم نے داؤد کو مِنَّا فَضْلًا ۖ نزدیک اپنے سے فضل کو کہ وہ نعمت نبوت کی ہے یا زبور یا توفیق عدل یا حلاوت
مناجات یا علم اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُس سے خوش آوازی ہے اسواسطے کہ جسوقت حضرت داؤد زبور پڑھنے میں مشغول ہوتے تھے تو درندے اور صحرائی
جانور اپنے اپنے مقام سے باہر آکر انکی آواز کو سنتے تھے اور پرندے انکی آواز کو سنکر بیہوش ہوجاتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد فضل سے یہ ہے کہ بعد
اسکے فرماتا ہے کہ کہا ہمنے يَا جِبَالُ اے پہاڑو أَوِّبِي رجوع کرو تم مَعَهُ ہمراہ اُس داؤد کے ساتھ تسبیح کے یعنی ہمراہ اسکے خدا کی تسبیح کرو اور
کہتے ہیں کہ تسبیح کرنا پہاڑوں کا یہ تھا کہ خدا تعالیٰ نے انمیں آواز پیدا کردی تھی جیسے کہ درخت میں موسیٰ کیواسطے پیدا کی تھی یا اور پہاڑوں کو اسطرح سے داؤد کے حکم
میں کیا تھا کہ جسوقت وہ انکو آواز کرتے تھے تو وہ پہاڑ جواب میں کہتے تھے لبیک جسطرح سے بندہ فرمانبردار کہتا ہے اور کہتے ہیں کہ جسوقت داؤد ترک اولیٰ پر
استغفار کرتے اور بہ آواز بلند گریہ کرتے تو پہاڑ نہایت حزن اور اندوہ سے آواز کو بلند کرتے وَالطَّيْرَ اور اے پرندو یعنی ہم نے ندا کی اور اے پرندو آواز
اپنی کو بلند کرو ہمراہ داؤد کے تسبیح کرنمیں اسواسطے کہ ہم نے پہاڑوں اور پرندوں کو عقلا کے مانند کردیا ہے کہ وہ ہماری تسبیح کریں آواز بلند اور خوش سے پس جسوقت
داؤد علیہ السلام تسبیح کرتے تھے تو پہاڑ آواز کرنمیں انکی مدد کرتے تھے اور پرندے انکے سر پر صف باندھکر کھڑے ہوتے تھے اور بہ آواز دلربا انکی آواز میں
آواز ملاتے تھے اور اکثر آدمی حضرت داؤد کے نغمہ سے بیہوش ہوجاتے تھے اور کہتے ہیں کہ حضرت داؤد اپنا لباس بدل کر شبکو چوکمیں پھرتے تھے اور جو کوئی
ملتا تھا اُس سے پوچھتے تھے کہ داؤد رعیت کے ساتھ کیسا ہے سب آدمی تعریف کرتے تھے اور کہتے تھے کہ بڑا عادل ہے اور یہ اسواسطے پوچھتے تھے کہ اگر کسی پر زیادتی
ہوتی ہو اور ظلم پہنچا ہو تو اسکا تدارک کریں اسیطرح ایک شب کو چوکمیں پھرتے تھے حقتعالیٰ نے ایک فرشتہ آدمی کی صورت میں بھیجا اور داؤد نے بدستور اُس سے
بھی پوچھا کہ حاکم تمہارا کیسا ہے فرشتہ نے کہا کہ نہایت نیک ہے اگر اسمیں ایک خصلت نہو داؤد نے پوچھا کہ وہ کیا ہے کہا کہ بیت المال میں سے نہ کھاتے
داؤد نے یہ سنکر چالیس شب و روز گریہ کیا اور حقتعالیٰ سے کسب کو طلب کیا اللہ تعالیٰ نے لوہے کو انپر نرم کیا مثل موم کے انکی وہ زرہ بناکر فروخت کرتے تھے
اور حضرت صادق علیہ السلام سے بھی منقول ہے اور یعقوب اور عبید بن عمیر اور اعرج نے طیر کو مرفوع پڑھا ہے اَوِّبی کی یا پر عطف کرکے اسطرح سے کہ
اَوِّبی انت والطیر اور یا یہ کہ جبال کے لفظ پر عطف ہے اور باقی کے قاری طیر کو منصوب پڑھتے ہیں کوئی تو جبال کے محل پر عطف کرتا ہے کہ وہ منصوب ہے
اور کوئی فضلا پر عطف کرتا ہے اور کہتا ہے کہ آتینا داؤد فضلا والطیر یعنی سخرنا طیرا اور کوئی الطیر کو مفعول معہ کہتا ہے غرض یہ ہے کہ داؤد نے کسی کسب کی
دعا کی خدا تعالیٰ نے آہن کو انپر مثل موم کے نرم کردیا انکی وہ زرہ بناکر فروخت کرتے تھے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَأَلَنَّا لَهُ الْحَدِيدَ ۙ اور
نرم کیا ہم نے واسطے اُسکے آہن کو بدون آگ اور ہتوڑے کے کہ جسطرح چاہتا تھا اُسکو موڑ توڑ کر جو چاہتا تھا بناتا تھا اور زرہ بنانی ہم نے اُسکو تعلیم
کی اور حکم کیا ہمنے اُسکو أَنِ اعْمَلْ یہ کہ بنا تو سَابِغَاتٍ زرہیں فراخ دامن اور کشادہ وَقَدِّرْ اور اندازہ نگاہ رکھ تو فِي السَّرْدِ بیچ
بننے زرہ کے کہ حلقے اُسکے برابر ہوں اور وضع اُسکی مناسب ہو اور یا یہ کہ میخیں اُسکی اندازہ کے ساتھ ہوں کہ نہ بہت باریک ہوں اور نہ موٹی اور بعضے
کہتے ہیں کہ یہ قول ضعیف ہے اسواسطے کہ انکو میخوں کی کیا احتیاج تھی لوہا انکے ہاتھ میں نرم ہوتا تھا جسطرح چاہتے تھے بناتے تھے اور کہتے ہیں کہ ہر روز ایک زرہ
بناتے تھے اور چھ ہزار درہم کو فروخت کرتے تھے اور اسمیں سے چار ہزار درہم راہ خدا میں دیتے تھے اور دو ہزار اپنی عیال میں خرچ کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ
ہر روز ایک زرہ بناتے تھے اور ہزار درہم کو فروخت کرتے تھے اور تمام عمر میں تین سو اور ساٹھ زرہ بنائیں اور تین سو ساٹھ درہم کو فروخت کیں اور بعضے کہتے
ہیں کہ داؤد نے وفات پائی تھی تو ایک ہزار زرہ اُسکے خزانہ میں تھی اور کہا ہم نے داؤد کو اور اسکے لوگوں کو کہ وَاعْمَلُوا اور عمل کرو تم صَالِحًا نیک کہ خالص
اور قربۃً الی اللہ ہو واسطے شکر اُس نعمت کے جو ہمنے تمکو دی ہے إِنِّي بِمَا تَعْمَلُونَ تحقیق میں ساتھ اُسکے کہ عمل کرتے ہو تم بَصِيرٌ دیکھنے والا
ہوں کہ کوئی چیز مجھ پر پوشیدہ نہیں ہے اور موافق عمل کے تمکو جزا دونگا اور بعد اسکے خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے اُس فضل اور نعمت سے جو سلیمان کو دی تھی چنانچہ فرماتا
ہے کہ وَلِسُلَيْمَانَ اور دیا ہم نے واسطے سلیمان کے یعنی حکم میں کیا ہم نے واسطے سلیمان کے الرِّيحَ ہوا کو غُدُوُّهَا شَهْرٌ کہ صبح کو چلنا اُسکا
ایک مہینہ کی راہ تھا وَرَوَاحُهَا شَهْرٌ اور شام کو چلنا اُسکا ایک مہینے کی راہ تھا یعنی ہر ایک رات اور دن میں دو مہینے کی راہ چلتے تھے اور کہتے ہیں کہ صبح کو

شہر تدمر سے نکلتے اور قیلولہ اصطخر شیراز میں کرتے اور شب کو کابل جاتے اور وہاں شب باشی کرتے اور تدمر ایک شہر تھا ولایت شام میں کہ جنوں نے اُنکے واسطے اُسکو بنایا تھا اور کہتے ہیں کہ سلیمانؑ ایک روز صبح کو زمین عراق سے مرو میں گئے اور قیلولہ کیا اور نماز دوسری بلخ میں پڑھی اور بلخ سے ترکستان میں آئے اور وہاں سے چین کو گئے اور اُسوقت دریا کے کنارہ پر گئے جہاں سے آفتاب نکلتا ہے اور قندھار کی زمین تک پہنچے اور اُسجگہہ سے مراجعت کرکے کرمان میں آئے اور طرف زمین فارس کے روانہ ہوئے اور دوسری صبح کو کسکر میں آئے اور نماز شام تدمر میں پڑھی اور بعضے کہتے ہیں کہ حضرت سلیمانؑ نے ایک سواری لکڑی کی بنائی تھی کہ اُسکے ایکہزار گوشے تھے اور ہر گوشے میں ایکہزار خانے تھے کہ لشکر جن اور انسان کا اُسمیں ہوتا تھا اور نیچے ہر رکن کے ایکہزار دیو ہوتے تھے کہ اُس سواری کو اُٹھاتے تھے اور اُسوقت ہوائے نرم ایک مہینے کی راہ لیجاتی قیلولہ کے وقت تک اور وہاں اُترکر قیلولہ کرتے اور دوسری نماز کیوقت ایک مہینے کی راہ لیجاتی وَاَسَلْنَا لَهٗ اور جاری کیا ہم نے واسطے اُسکے عَيْنَ الْقِطْرِ چشمہ تانبے کو کہ مانند پانی کے کان سے باہر نکلتا اور کہتے ہیں کہ وہ ملک یمن میں قریب صنعا کے ایک موضع میں تھا اور کہتے ہیں کہ ایک مہینے میں تین روز وہ چشمہ جاری رہتا اور اُس تانبے گداختہ سے جو کچھ چاہتے بناتے وَمِنَ الْجِنِّ اور جنوں میں سے حکم میں کیا ہم نے واسطے سلیمانؑ کے مَنْ يَّعْمَلُ اُن شخصوں کو کہ کام کرتے تھے وہ بَيْنَ يَدَيْهِ آگے اُس سلیمانؑ کے بِاِذْنِ رَبِّهٖ ساتھ اذن پروردگار اُسکے وَمَنْ يَّزِغْ اور جو کوئی کہ عدول کرتا تھا مِنْهُمْ اُنہیں سے عَنْ اَمْرِنَا حکم ہمارے سے کہ جس کام کا ہم نے اُن دیووں کو حکم دیا تھا اگر کوئی اُنہیں سے سلیمانؑ کی خدمتمیں وہ کام نہیں کرتا تھا تو نُذِقْهُ چکھاتے تھے ہم اُسکو مِنْ عَذَابِ السَّعِيْرِ عذاب آتش افروختہ سے اور جلانیوالے سے آخرت میں یا دنیا میں چنانچہ بعضے کہتے ہیں کہ ایک فرشتہ اُنپر مقرر رہوا تھا اور کوڑا آگ کا اُسکے پاس تھا جو کوئی سلیمانؑ کے حکم سے سرکشی کرتا تھا وہ کوڑا آگ کا بنا ہوا اُسکے مارتا تھا کہ وہ جل جاتا تھا اور اکثر کے نزدیک عذاب آخرت مراد ہے يَعْمَلُوْنَ لَهٗ کرتے تھے یعنی بناتے تھے وہ واسطے اُس سلیمانؑ کے مَا يَشَآءُ مِنْ مَّحَارِيْبَ جو کچھ چاہتا تھا وہ بالاخانوں سے کہ نہایت دلکش اور خوشنما تھے اور کہتے ہیں کہ محاریب وہ مکان ہیں کہ خبر زینوں سے جاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ محاریب سے مراد وہ جگہہ مکان حرب کے یعنی لڑائی کرنیکے مکان ہیں مانند قلعوں بلند کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُس سے محل اور مسجدیں ہیں اور مفسرین لکھتے ہیں کہ دیووں نے جو واسطے سلیمانؑ کے مکان بناتے تھے اُنہیں سے ایک بیت المقدس بھی ہے اور کیفیت اُسکے بننے کی یہ ہے کہ حقتعالی نے آل ابراہیم علیہ السلام کو برکت دی کہ وہ کثرت سے پھیلے اور جس وقت نوبت حضرت داؤدؑ کی پہنچی تو حقتعالی نے اُنپر وحی کی کہ میں نے تمہارے باپ ابراہیمؑ سے وعدہ کیا تھا کہ میں اُس کثرت سے تیری اولاد پیدا کرونگا کہ کوئی اُنکا شمار نہ کر سکیگا سوائے میرے اور یہ اس سبب سے تھا کہ اُس نے اپنے فرزند کو ذبح کیا تھا ہمارے حکم سے اور میں نے اپنا عدہ وفا کیا اور یہ نعمت تمام کی کہ اولاد اُسکی کثرت سے پھیلائی اور اُنہوں نے اس نعمت کی ناشکری اور میری نافرمانی اختیار کی اور اب میں نے قسم کھائی ہے کہ تین بلاؤں میں سے ایک بلا میں مبتلا کروں یا تو تین سال قحط میں اُنکو مبتلا کروں یا تین مہینے دشمن کو اُنپر غالب رکھوں اور یا تین روز اُنکو طاعون میں گرفتار رکھوں کہ وہ ایک قسم وبا کی ہے اور اُسمیں آدمی بہت مرتے ہیں داؤد علیہ السلام نے قوم کو اس امر کی خبر کی لوگوں نے کہا کہ ہم قحط کی طاقت نہیں رکھتے ہیں اور دشمنوں سے مقابلہ بھی نہیں کر سکتے ہیں لیکن موت ہمارے لئے آسان ہے طاعون کو ہم نے اختیار کیا اور غسل کرکے اور کفن پہنکر مستعد مرنے کے ہوتے اور عورتوں اور لڑکوں کو ہمراہ لیکر صحرا کو روانہ ہوتے اور حقتعالی نے سرکشوں اور حد سے گزرنیوالوں پر طاعون بھیجا اور ایک روز میں اسقدر آدمی اُنکے مرے کہ اُنکے دفن کرنے سے عاجز ہوگئے اور دوسرے روز حضرت داؤدؑ بیت المقدس کے ٹیلے پر آئے اور منہ اپنا خاک پر رکھا اور وہ مقام خیمہ گاہ حضرت موسی علیہ السلام کا تھا اور بنی اسرائیل کے نیکوں اور صالحوں نے بھی وہاں حاضر ہوکر تضرع اور زاری کی تیسرے روز خدا تعالی نے طاعون کو اُنپر سے دور کیا اور جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے داؤد حقتعالی فرماتا ہے کہ میرے بندوں سے کہہ کہ شکر میرا زیادہ کریں اور جگہہ میں کہ جہاں تمہاری دعا قبول ہوئی ہے ایک مسجد بنائیں کہ وہ اور فرزند اُنکے جو کہ بعد اُنکے پیدا ہونگے اُسمیں عبادت کریں جسوقت اُنہوں نے چاہا کہ مسجد بنائیں ایک مرد نیک بنی اسرائیل میں سے اُنکے آڑے لانے کیواسطے کھڑا ہوا اور کہا کہ اسجگہہ میں میرا حق ثابت ہے اور میری مرضی نہیں ہے کہ تم بدوں میری اجازت کے یہاں میری ملک میں مسجد بناؤ اُن لوگوں نے کہا کہ اس زمین میں بہت آدمیوں کا حق ہے سب نے اجازت دی ہے تو بھی اپنے حصہ سے درگزر کر اُس نے کہا کہ میں بہت محتاج ہوں اگر چاہو مجھ سے خرید کر لو اور جو نہیں لو غصب ثابت ہوگا وہ لوگ حضرت داؤدؑ کے

پاس آتے اور اُسکے دعوے سُنے اُنکو خبر کی داودؑ نے فرمایا کہ اُسکو راضی کرنا چاہتے وہ لوگ گئے اور اُسکی قیمت مقرر کی وہ شخص اُس قیمت پر راضی ہوا اور کہا کہ میں اِس قیمت کو تو نہیں بیچتا اُنہوں نے قیمت کو دوچند کیا اُس نے اُسکو بھی قبول نکیا یہانتک گئے سو گوسفند تک نوبت پہنچائی پھر بھی راضی ہوا اسکے سو گائیں کہے اور بعد اُسکے سو اونٹ کہے لیکن وہ راضی ہوا پس قیمت اُسکی یہانتک پہنچی کہ گرد اسکے دیوار بنائیں اور اُسکو چاندی سے پر کریں اُسوقت اُس شخص نے کہا کہ میں اِس قیمت پر راضی ہوں اور جسوقت اُسکو یقین ہوا کہ یہ مسجد کے بنانے پر مستعد ہیں اور قربۃ الی اللہ اُسکو بنانا چاہتے ہیں تو اُسوقت اُس نے کہا کہ میں اپنے حق سے گذرا اور معاف کیا اور برابر ایک جَو کے اُسکی قیمت میں سے طمع نہیں رکھتا غرض میری قیمت طلب کرنیسے امتحان تمہارا تھا تم امتحان میں پورے اُترے اب مسجد کو بناؤ وہ لوگ مسجد بنانے میں مشغول ہوئے اور حضرت داوؔد مع صلحائے بنی اسرائیل کے اپنی پشت پر پتھر اُٹھاتے تھے اور دیواریں بناتے تھے یہانتک کہ دیوار مسجد کی آدمی کے قد کے برابر بلند ہوئی حقتعالی نے حضرت داوؔد کو وحی کی کہ تیرا حصّہ مسجد بنانیمیں اِس سے زیادہ نہیں ہے اُسکو اِسیطرح چھوڑدے کہ باقی کو تیرا بیٹا بنائیگا داوؔد نے بنانا اُس کا موقوف کیا اور مع صلحائے بنی اسرائیل کے اُس مسجد میں عبادت کرنے لگے اور اُسوقت عمر اُنکی ایک سو ستائیس سال کی ہوتی تھی اور جسوقت ایک سو چالیس برس کو پہنچی تو اُنہوں نے وفات پائی اور جسوقت سلیمانؑ بموجب وصیت پدر کے تیرہ سال کی عمر میں باپ کی جگہہ پر بیٹھے تو حقتعالی نے وحی بھیجی کہ مسجد کو تمام کر حضرت سلیمانؑ نے جنوں کو اور آدمیونکو جمع کیا اور ہر ایک کو موافق طاقت اور قوت اُسکی کے ایک کام سپرد کیا اور دیوؤنکو بھیجا وہ پہاڑوںنسے پتھر سفید اور زرد اور سبز لاتے تھے اور ایک شہر اُسکے گرد تیار ہوا اور اُسکے بارہ محلے کئے بشمار قوموں بنی اسرائیل کے کہ وہ بھی بارہ تھے اور جسوقت تیار ہوا تو اُسمیں بارہ قومیں بنی اسرائیل کی آباد کیں اور بعد اُسکے مسجد بنانی شروع کی اور دیوؤنکو بھیجا وہ گئے اور چاندی اور سونا اور یاقوت اور زبرجد اور دریا کے جواہر اور مشک اور عنبر اور کافور وغیرہ قیمتی چیزیں لائے اور اسقدر کثرت سے لاکر جمع کئے کہ جنکے شمار کرنیسے عاجز ہو جائیں اور تھک جائیں اور کاریگروں کو جمع کرکے حضرت سلیمانؑ نے حکم دیا کہ گول اور چپہلو بناؤ اور سوراخ اُنمیں کرو مگر بسبب زیادہ سخت ہونیکے اُس کام کو کوئی نہ کرسکا حضرت سلیمانؑ نے تدبیر اُسکی دیوؤں سے پوچھی سب نے کہا کہ اس کام کو صخرہ جن سے بہتر کوئی نہیں جانتا ہے اور وہ قید میں ہے حکم ہوا کہ وہ حاضر ہووے حضرت سلیمانؑ نے ایک ٹکڑا تانبے کا اُٹھایا اور اُسپر مُہر اپنی کی اور دستور تھا کہ جو کوئی دیو سرکش اُس مُہر کو دیکھتا تھا اُسیوقت وہ تابع ہو جاتا تھا جسوقت قاصد سلیمانؑ کا اُس مُہر کو صخرہ کے پاس لیگیا وہ اُسیوقت کھڑا ہوا اور قاصد کے ہمراہ سلیمانؑ کے پاس حاضر ہوا حضرت سلیمانؑ نے قاصد سے پوچھا کہ صخرہ نے میری مُہر کو دیکھکر راہ میں کیا کہا تھا کہا کہ کچھہ نہیں کہا تھا لیکن کبھی خندہ کرتا تھا اور صخرہ نے کہا کہ یارسول اللہ امر عجیب کو دیکھتا تھا اِس لئے مجھکو خندہ آتا تھا سلیمانؑ نے پوچھا کہ وہ کیا تھا کہا کہ راہ میں ایک شخص کو دیکھا کہ موزہ سینے والے سے کہتا تھا کہ ایسا موزہ چاہتا ہوں کہ چار برس تک رہے مجھکو اُسکی عقل پر ہنسی آئی کہ اعتبار ایکروز کی زندگی کا نہیں ہے اور یہہ چار سال کو کہتا ہے اور جادوگر ایک گروہ کو دیکھا کہ لوگونکو غیب کی خبر دیتا ہے اور جسجگہہ وہ بیٹھا تھا وہاں خزانہ رکھا ہے اور اُسکو اُسکی کچھہ خبر نہیں ہے مجھکو اُسپر ہنسی آئی سلیمانؑ نے اُس سے پوچھا کہ کوئی ایسی چیز ہے کہ جس سے جواہر کو تراشیں اور سوراخ کریں کہا کہ ایک پتھر ہے سفید کہ اُسکو سیامور کہتے ہیں اور الماس بھی ہیرا بھی کہتے ہیں لیکن میں نہیں جانتا کہ کس کان میں ہے وہ لیکن ایک صندوق سنگ سخت کا بنواؤ اور اُسمیں عقاب کے بچےکو کہ وہ ایک جانور شکاری مثل باز کے ہے رکھو اور چاروں طرف سے اُسکو بند کردو اُسمیں کوئی سوراخ باقی نرہے جسوقت عقاب دیکھیگا کہ اُسمیں بچونکو پاس جانیکی کوئی راہ نہیں ہے تو وہ ضرور اُس پتھر کو لاکر صندوق میں سوراخ کریگا ایسا ہی کیا اور عقاب اُس پتھر کو لایا اور اُس سے اُس نے صندوق میں سوراخ کیا اور اپنے بچےکے پاس گیا حضرت سلیمان نے ایک جماعت جنونکی عقاب کے ہمراہ کی وہ اُس پتھر کو کثرت سے لائے سلیمانؑ نے جواہر ونکو اور پتھرونکو اُس سے ترشوایا اور اُنمیں سوراخ کئے اور مسجد بیت المقدس کی بنائی شروع کی اور تختیاں یاقوت اور زمرد کی اور موتی قیمتی اور روشن اور سونا اور چاندی اُسکی دیواروںمیں لگاتے اور فرش اُسکا فیروزہ کی تختیوں سے کیا اور ستون اُسکے یاقوت اور زبرجد کی تختیوں سے بنائی اور چھت اُسکی جواہر سے جڑاؤ کی کہ رات کے وقت وہ مسجد اسقدر روشن ہوتی تھی کہ احتیاج چراغ کی نتھی اور جس روز کہ وہ تعمیر تمام ہوئی تو سب نے اُس روز عید کی اور ایک امر عجیب اُسمیں یہ تھا کہ اگر کوئی مرد صالح اور نیک اُسمیں داخل ہوتا تو وہ اپنے مُنہ کو اُس جواہر میں سفید اور روشن دیکھتا اور مرد بدکار اگر داخل ہوتا تو اپنا مُنہ اُسمیں تاریک اور سیاہ دیکھتا اور کہتے ہیں کہ ایک عصا آبنوس کا اُس کے گوشہ میں رکھا تھا اگر پیغمبر کی اولاد میں سے کوئی اُسپر ہاتھ ملتا تو اُسکو کوئی رنج نہ پہنچتا اور

اگر کوئی جھوٹا دعویٰ کرتا اور کہتا کہ میں پیغمبر کی اولاد میں سے ہوں اور اُس عصا پر ہاتھ ملتا تو ہاتھ اُسکا جل جاتا اور دس ہزار قاری توریت کے بنی اسرائیل کے عابدوں میں سے مقرر کئے کہ ہمیں توریت کی تلاوت کیا کریں پانچہزار روز کو اور پانچہزار شب کو اور یہ مسجد اسی ہیئت اور صورت سے بنی ہوئی تھی یہانتک کہ زمانہ بخت نصر کا آیا اور وہ بنی اسرائیل پر غالب ہوا اُس نے تمام مسجد کو خراب کیا اور جواہر اُسکا اکھاڑ کر عراق میں لیگیا جہاں وہ رہتا تھا غرض یہ ہے کہ دیو دیو نے سلیمانؑ کے واسطے مسجد بیت المقدس کی بنائی اور سوائے اسکے اور بہت مکان بنائے **وَتَمَاثِيلَ** اور تصویریں بناتیں ملائکہ انبیا کی تاکہ بندگان خدا انکی عبادت اور اعمال نیک میں نظر کر کے مثل انکے طاعت خدا میں مشغول ہوں اور منقول ہے کہ تصویر دو شیر کی سلیمانؑ کے تخت کے نیچے بنائی تھی اور صورت دو گدھ کی تخت کے اوپر اور جسوقت سلیمانؑ چاہتے تھے کہ تخت پر سوار ہوں اُسوقت وہ دو شیر بازو اپنے بلند کرتے تھے کہ سلیمانؑ اُنپر پاؤں رکھکر اوپر جاتے تھے اور جسوقت تخت پر بیٹھتے تھے تو وہ دونوں گدھ اپنے پر واسطے اُنپر سایہ کرتے تھے اور سوائے سلیمانؑ کے اور کوئی تخت پر نہیں چڑھ سکتا تھا اور بعد سلیمانؑ کے بخت نصر جسوقت بنی اسرائیل پر غالب ہوا تو چاہا کہ اُس تخت پر سوار ہو جسوقت اُس نے پاؤں اپنا اُٹھایا شیر کی صورت نے ہاتھ اپنا اُٹھا کر ایک پنجہ اُس کے پاؤں پر مارا کہ زخمی ہو گیا اور بخت نصر بیہوش ہو کر زمین پر گر پڑا لیکن یہ روایت جاندار کی تصویر بنانے کی صحیح نہیں ہے اور صحیح وہ ہے کہ جو حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قسم ہے خدا کی مراد تماثیل سے صورت مردوں اور عورتوں کی نہیں ہے بلکہ صورت درختوں وغیرہ کی تھی سوائے تصویر جاندار کے **وَجِفَانٍ** اور پیالہ چوبین اور سنگین بناتے تھے وہ جن سلیمانؑ کے واسطے **كَالْجَوَابِ** مانند حوضوں بڑے بڑے کے اسطرح کے ہزار آدمی اُسکے گرد بیٹھکر اُنمیں سے کھانا کھاتے تھے اور سلیمانؑ اُن برتنوں میں اپنے لشکروں کو کھانا کھلاتے تھے **وَقُدُورٍ رَّاسِيَاتٍ** اور دیگیں بلند اور بڑی بڑی بناتے تھے پایوں پر رکھے ہوئے کہ نہایت بڑی ہونیکی جہت سے کوئی انکو ہلا نہیں سکتا تھا اور جنبش نہیں دے سکتا تھا اور پایوں سے نیچے نہیں اُتار سکتا تھا اور اُن دیگوں میں کہانا پکا کے جنوں اور آدمیوں کے لشکر کو کھلاتے تھے اور بارہ ہزار طباخ اور باورچی اُن دیگوں میں کھانا پکاتے تھے اور خدا تعالیٰ نے یہ نعمت بزرگ اُنکو دی تو حکم کیا اس نعمت کی شکر گزاری کا چنانچہ فرمایا کہ **اِعْمَلُوا آلَ دَاوُودَ شُكْرًا** عمل کرو تم اے آل داؤد کی شکر کا کہ خدا تعالیٰ کی نعمت کی عوض میں اُسکا شکر کرتے رہو کہ نعمت تمکو زیادہ ہوتی رہے کہتے ہیں کہ آل داؤد نے شب روز کو واسطے شکر گزاری کے تقسیم کیا تھا اور ہر ساعت میں ایک شخص اُنمیں واسطے شکر کرنیکے قائم رہتا تھا اور عبادت خدا کی کرتا رہتا تھا اور اکثر آدمی جو فرمانبردار خواہش نفس کے ہیں اور شکر کرنیکے طرف رغبت کم رکھتے ہیں اسواسطے خدا تعالیٰ نے فرمایا **وَقَلِيلٌ مِّنْ عِبَادِيَ الشَّكُورُ** اور کم ہیں بندوں میرے میں سے شکر کرنیوالے کہ اکثر اوقات دل سے اور زبان سے شکر گزاری کریں اور شاکر وہی ہے کہ جو اکثر شکر کرتا ہو اور باوجود اسکے کہ شب روز شکر کرتا ہو لیکن پھر اپنے تئیں شکر کے ادا کرنے میں عاجز اور قاصر جانے ہو اسطیکہ توفیق شکر کی بھی ایک نعمت ہے اسکے واسطے بھی ایک شکر چاہئیے اسیطرح شکر کی نہایت نہیں ہے پھر کیونکر اُسکے حق کو ادا کر سکیں حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے دیووں کو حکم دیا کہ میرے واسطے ایک محل شیشہ کا بناؤ اُنہوں نے ایک محل شیشہ کا بموجب حکم سلیمان علیہ السلام کے بنایا حضرت سلیمانؑ اس محل میں عصا اپنا ہاتھ میں لئے ہوئے پھرتے تھے ایک مرتبہ اُس محل میں عصا پر تکیہ کر کے کھڑے ہوتے اور دیووں کے طرف دیکھتے تھے کہ مسجد کے بنانے میں کسطرح کام کرتے ہیں ناگاہ انکی نظر ایک مرد پر پڑی کہ وہ اُس محل میں کھڑا ہے اُسکو دیکھکر گھبرائے اور پوچھا کہ تو کون ہے اُسنے کہا کہ میں وہ ہوں کہ رشوت کو قبول نہیں کرتا ہوں اور نہ بادشاہوں سے ڈرتا ہوں میں ملک الموت ہوں اور وہیں انکی روح قبض کی اور وہ اُسیطرح عصا پر تکیہ کئے ہوئے کھڑے رہے اور جن انکو کھڑا ہوا دیکھتے تھے کہ وہ زندہ ہیں کہ ایکسال تک تکیہ کئے ہوئے کھڑے رہے اور جن انکو زندہ جانکر انکے خوف سے کام کرتے رہے اور خدا تعالیٰ نے دیمک کو پیدا کیا زمین میں کہ اُس نے عصا کی جڑ کو کھایا اور وہ عصا ٹوٹ گیا اور سلیمان گر پڑے تب دیووں نے جانا کہ سلیمانؑ مر گیا ہے اُسوقت اُنہوں نے کام کرنا موقوف کیا اور سب بھاگ گئے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **فَلَمَّا قَضَيْنَا** پس جسوقت مقرر کیا ہم نے **عَلَيْهِ الْمَوْتَ** اوپر سلیمانؑ کے موت کو اور وہ عصا پر تکیہ کئے ہوئے تھا تو **مَا دَلَّهُمْ** نہ رہنمائی کی اُن دیووں کو **عَلَىٰ مَوْتِهِ** اوپر مرنے اُسکے کے **إِلَّا دَابَّةُ الْأَرْضِ** مگر کیڑے زمین کے نے کہ وہ زمین سے باہر نکلا تھا اور وہ دیمک تھا اور زمین سے نکلکر وہ **تَأْكُلُ مِنسَأَتَهُ** کھاتا تھا عصا اُسکے کو

فلما خر پس جسوقت گر پڑا سلیمان تو تبینت الجن جانا جنوں نے ان لو کانوا یہ کہ اگر ہوتے وہ جن یعلمون الغیب جانتے
وہ غیب کو گمان جنوں کا یہ تھا کہ ہم غیب کو جانتے ہیں اور لوگوں پر بھی یہی ثابت کرتے تھے حقتعالیٰ انکے قول کے باطل کرنیکے واسطے فرماتا ہے کہ اگر وہ غیب کو
جانتے تو ما لبثوا نہ ڈھیل کرتے وہ ایک سال تک فی العذاب المہین بیچ عذاب خوار کرنیوالے کے یعنی عمارت کے کام کرنیکی مشقت اور
محنت میں پڑے رہتے جسوقت سلیمان کو مردہ جانکر بھاگ جاتے لیکن انکو تو ایک سال تک جبتک کہ سلیمان مرے ہوئے عصا کے سہارے سے کھڑے رہے معلوم نہوا
کہ سلیمان مردہ ہے بلکہ عصا کے ٹوٹنے سے سلیمان زمین پر گرے تو معلوم ہوا کہ وہ مر گئے ہیں اور پہلے اس سے معلوم نہوا کہ وہ مر گئے ہیں پس غیب کو سوائے
خدا کے کوئی نہیں جانتا ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر میں اسطرح سے منقول ہے کہ سلیمان بن داؤد نے ایکروز اپنے اصحاب سے فرمایا
کہ حقتعالیٰ نے مجھکو بادشاہی دی ہے ایسی کہ نہیں سزاوار ہے واسطے کسیکے بعد میرے ہوا کو میرے حکم میں کیا اور جن اور انسان اور پرندے اور چرندے میرے تابع
کئے اور سکھلائی مجھکو بولی پرندونکی اور ہر ایک چیز مجھکو دی اور باوجود اسکے کہ میں ایسی بادشاہی دیا گیا ہوں لیکن ایکروز کی بھی خوشی مجھکو حاصل نہیں
ہوتی چاہتا ہوں میں کہ کل کو اپنے محل میں داخل ہو کر محل کے اوپر چڑھوں اور اپنے ملکونکے طرف نظر کروں میرے پاس تم محل میں کسیکو نہ جانے دینا سب نے کہا کہ بہت
خوب دوسرے روز حضرت سلیمان عصا ہاتھ میں لیکر محل میں تشریف لیگئے اور اسکے اوپر چڑھے اور جو جگہہ کہ زیادہ بلند تھی وہاں پہنچے اور عصا پر
تکیہ کر کے کھڑے ہوتے اور اپنے ملکوں کیطرف نظر کرتے تھے خوش ہو کر کہ ناگاہ ایک جوان خوبصورت خوش لباس پر نظر پڑی کہ محل کے کونوں میں سے ظاہر
ہوا جسوقت حضرت سلیمان نے اسکو دیکھا تو کہا کہ تجھکو اس محل میں کس نے داخل کیا ہے میں نے تو آج ارادہ مکان کے خالی ہونیکا کیا تھا اس جوان نے کہا کہ مجھکو
اس محل میں محل کے پروردگار نے داخل کیا ہے اور اسکے اذن سے داخل ہوا ہوں سلیمان نے کہا کہ اسکا پروردگار مجھسے زیادہ حقدار ہے لیکن تو کون ہے کہا کہ
میں ملک الموت ہوں فرمایا کہ تو یہاں کسواسطے آیا ہے کہا کہ تیری جان کو قبض کرنیکے لئے فرمایا کہ جس کام کا تو حکم کیا گیا ہے اسمیں مشغول ہو خداتعالیٰ کو میری خوشی
منظور نہیں ہے اپنی ملاقات چاہتا ہے ملک الموت نے انکی روح قبض کی اور وہ اسیطرح عصا پر تکیہ کئے کھڑے تھے اور بعد روح قبض ہونیکے بھی مرے ہوئے عصا پر
تکیہ کئے کھڑے رہے ایک مدت تک اور آدمی انکو دیکھتے تھے اور زندہ جانتے تھے اور آپسمیں اختلاف کیا بعضے تو کہتے تھے کہ سلیمان اپنے عصا پر تکیہ کئے ہوئے مدت
دراز تک کھڑا رہا اور نہ تھکا اور نہ سویا اور نہ اسنے کھایا اور نہ پیا تحقیق وہ البتہ پروردگار ہمارا ہے کہ واجب ہے ہمپر عبادت اسکی پس چاہئے کہ ہم اسکی عبادت کریں
اور ایک قوم نے کہا کہ سلیمان جادوگر ہے کہ ہمکو اپنے تئیں عصا پر تکیہ کئے ہوئے دکھلاتا ہے اور ہماری آنکھوں پر اس نے جادو کر دیا ہے کہ ہم اسکو عصا پر تکیہ کئے ہوئے
کھڑا دیکھتے ہیں اور مومنین نے کہا کہ سلیمان بندہ خدا کا ہے اور پیغمبر اسکا ظاہر کرتا ہے خدا اس کے امر کو جسطرح کہ چاہتا ہے پس جسوقت لوگوں میں اختلاف ہوا تو خداتعالیٰ
نے دیمک کو بھیجا کہ وہ سلیمان کے عصا کو اندر سے کھا گیا اور جسوقت عصا کو کھایا تو وہ ٹوٹ گیا اور سلیمان جو اسکے سہارے سے کھڑے تھے وہ گر پڑے اپنے محل پر سے
اور دیونے دیمک کا شکر کیا اور اسی سبب سے جہاں دیمک ہوگا وہاں پانی اور مٹی موجود ہوگی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت اسطرح سے نازل
نہیں ہوئی ہے کہ فلما خر تبینت الجن ان لو کانوا بلکہ اسطرح سے نازل ہوئی ہے کہ فلما خر تبینت الانس ان الجن لو کانوا یعلمون الغیب ما لبثوا فی العذاب المہین اور
عمر حضرت سلیمان کی ایک روایت میں جناب رسولخدا صلعم سے سات سو بارہ برس کی لکھی ہے اور اہل تاریخ لکھتے ہیں کہ ترپن ۵۳ سال کی تھی چالیس برس
بادشاہی کی اور جس روز بادشاہ ہوتے تھے اس روز تیرہ ۱۳ برس کی عمر تھی اور جسوقت ابتدائے سلطنت سے چار برس گذرے تو تعمیر بیت المقدس کی شروع کی اور
حضرت صادق علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ کیونکر چڑھتے تھے شیاطین طرف آسمان کے اور حال یہ ہے کہ وہ مثل آدمیوں کے تھے پیدائش میں اور کثافت جسم
میں اور سلیمان بن داؤد کے واسطے عمارتیں ایسی بڑی بڑی بناتے تھے کہ آدمی جسمیں عاجز ہوں اور انسے نہ بن سکیں فرمایا کہ وہ سلیمان کیواسطے کثیف جسم والے
کر دئے گئے تھے جیسے کہ انکی تسخیر میں اور اسکے زیر حکم کئے گئے تھے اور اصل میں وہ جسم لطیف کہتے ہیں اور دلیل انکے لطیف ہونے پر یہ ہے کہ وہ آسمان پر چڑھتے
تھے چوری سے فرشتوں کا کلام سننے کیواسطے اور جسم کثیف بدوں سیڑھی کے ہرگز نہیں چڑھ سکتا ہے اور یا کوئی اور سبب ہو اسکے واسطے اور بعد قصہ سلیمان
کے اور حکم ادائے شکر کیواسطے آل داؤد کے قصہ سبا کو خداتعالیٰ بیان کرتا ہے کہ قصہ دلالت کرتا ہے شکر کرنیوالے کے نیک انجامی پر اور ناشکری کی بدانجامی پر

چنانچہ فرماتا ہے کہ لَقَدْ كَانَ لِسَبَاٍ البتہ تحقیق تھے واسطے اولاد سبا ابن یشجب بن یعرب بن قحطان کے فِیْ مَسْكَنِهِمْ بیچ گھروں انکے کہ بلدہ مارب ولایت یمن میں رہتے تھے اٰيَةٌ ۚ ایک نشانی دلالت کرنیوالی عالم کے پیدا کرنیوالے اور اس امر پر کہ وہ بڑا قادر ہے اور جو امر عجیب چاہے پیدا کرسکتا ہے کہتے ہیں کہ فرزندان سبا کہ مارب میں رہتے تھے یا مارب کے اطراف میں کہ ولایت یمن میں سے ہے مقام انکا دو پہاڑونکے درمیان تھا اور پانی کو وہ ایک چشمہ میں سے لیتے تھے کہ پہاڑ کے نیچے تھا اور کبھی ایسا ہوتا کہ زیادہ پانی ولایت فیجر سے آکر انکے پانی میں ملجاتا تھا اور وہ دونوں پانی بہت نقصان کرتے تھے اور ضرر پہنچاتے تھے ان لوگوں نے بلقیس سے کہ بادشاہ اس ولایت کی تھی فریاد کی اور درخواست کی کہ اسمیں ایک بند یہاں بنجائے کہ پانی آنیسے رک جائے اس نے وہاں ایک بند لگادیا سب پانی جمع ہوا اور زائد وہاں ٹھہر گیا اور تین موریاں اسمیں لگائیں اوپر نیچے بیچ اوپر کی موری کو کھولتے تھے اور پانی انکا زراعتوں اور باغوں میں لیجاتے تھے اور جسوقت اوپر کا پانی خرچ میں آجاتا تھا اور احتیاج ہوتی تھی تو بیچ کی موری کو کھولتے تھے اور بعد اسکے نیچے کی موری کو اور ان لوگونکے داہنے اور بائیں جانب کثرت سے باغ تھے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے جَنَّتٰنِ دو باغ تھے سبا والونکے واسطے عَنْ يَّمِيْنٍ وَّشِمَالٍ ۥ داہنی جانب سے اور بائیں جانب سے اگرچہ داہنی جانب کثرت سے باغ تھے اور ایسے ہی بائیں جانب لیکن خدا تعالیٰ نے ایک باغ داہنی جانب گنا فرمایا اور ایک باغ بائیں جانب اسواسطے کہ انکے داہنی جانب کے باغ ایسے آپسمیں ملے ہوئے تھے کہ وہ بمنزلہ ایک باغ کے تھے اور ایسے ہی بائیں جانب کے باغ پس گویا کہ ایک باغ داہنی جانب تھا اور ایک باغ بائیں جانب اسواسطے دو باغ داہنے اور بائیں فرمائے اور جنتان بدل ہے آیۃ سے اور آیۃ اسم کان کا ہے اور عن یمین و شمال صفت جنتان کی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد آیۃ سے آبادی باغوں انکی کی ہے کہ اس کثرت سے تھی وہ کہ اگر کوئی ٹوکرا اپنے سر پر رکھکر ان باغوں کے درختوں کے نیچے سے گزرتا تو بدون اسکے کہ وہ اپنے ہاتھ سے میوہ کو توڑے تمام ٹوکرا اسکا میوہ سے پر ہو جاتا تھا اور منقول ہے کہ اولاد سبا کی بارہ بستیاں تھیں اور ہر ایک بستی میں ایک پیغمبر تھا کہ انکو خدا کی توحید کیطرف بلاتا تھا اور انکو کہتا تھا کہ كُلُوْا مِنْ رِّزْقِ رَبِّكُمْ کھاؤ تم روزی پروردگار اپنے کی سے کہ یہ باغ تمکو نعمت کئے ہیں وَاشْكُرُوْا لَهٗ ۭ اور شکر کرو تم واسطے اسکے اس نعمت کی کثرت پر اور یہ شہر کہ جسمیں خدا تعالیٰ تمکو روزی دیتا ہے بَلْدَةٌ طَيِّبَةٌ وہ شہر پاک ہے کہ ہوا اسکی معتدل ہے کہ ہمیشہ تندرست رہتے ہیں اور پانی اسکا شیریں ہے اور خاک اسکی نہایت پاکیزہ ہے کہ اسمیں سانپ اور بچھو اور مچھر اور جوں اور پسو اور کھٹمل وغیرہ نہیں پیدا ہوتے اور بلدہ خبر مبتدا محذوف کی ہے وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ ۝ اور پروردگار تمہارا کہ تمکو روزی دیتا ہے اور طالب شکر کا ہے بخشنے والا ہے اس شخص کو جو کہ شرک سے توبہ کرے جسوقت ان لوگوں نے اپنے پیغمبر سے یہ سنا تو فَاَعْرَضُوْا پس منہ پھیر لیا انہوں نے شکر گزاری سے اور اپنی اپنی بستی کے پیغمبروں کو جھٹلایا اور کہا کہ کوئی نعمت خدا کی ہمارے پاس نہیں ہے اور اگر اسنے یہ نعمت ہمکو دی ہے تو تمکو کہو کہ یہ نعمت ہم سے لے لے اور کہتے ہیں کہ آخر پیغمبر جو انکے پاس آیا زمانہ میں بادشاہ ذی الاعادی کے تھا اور بعد تمام پر جانے عیسیٰ علیہ السلام کے اسکو انہوں نے بہت آزار دیا حقتعالیٰ نے انکے بند کے نیچے جنگلی چوہے پیدا کئے کہ انہوں نے اس بند میں سوراخ کر دئے اور آدھی رات کو جسوقت کہ سب سوتے تھے وہ بند ٹوٹا اور پانی رکا ان کے مکانوں اور باغوں میں آیا سب کو خراب کر دیا اور اکثر آدمی اور چوپائے انکے مر گئے اور جو کچھ کہ باقی رہے وہ متفرق اور پراگندہ ہو گئے اور حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے جو ہماری شکر گزاری سے منہ پھیرا اور ہماری نعمت کی ناشکری کی تو فَاَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ پس بھیجی ہم نے اوپر انکے سَيْلَ الْعَرِمِ رو بند استوار کی کہ جسکو بلقیس نے بنایا تھا اور بعضے لکھا ہے کہ یمن میں ایک دریا تھا اور سلیمان نے اپنے لشکر کو حکم دیا تھا کہ دریا میں سے لوگوں کے واسطے نہر نکالیں ہند کے شہروں تک انہوں نے ایسا ہی کیا اور ایک بند پتھر اور چونہ کا اسمیں لگا دیا کہ انکے شہروں میں پانی نہ پہنچے اور اس نہر میں بہت سی موریاں بنا دی تھیں جسوقت پانی کی احتیاج ہوتی تھی تو ان موریوں میں سے پانی لیتے تھے اور داہنی جانب اور بائیں جانب انکے باغ تھے دس روز کی راہ تک اور ایسے گنجان تھے کہ جو کوئی ان باغوں میں ہو کر گزرتا تو اسپر آفتاب نہ پڑتا تھا پس جسوقت انہوں نے گناہ کرنے شروع کئے اور اپنے پروردگار کے حکم سے سرکشی کی اور نیک آدمیوں نے انکو منع کیا اور انکے منع کرنے سے وہ باز نہ آئے تو اللہ تعالیٰ نے اس بند پر جنگلی چوہے بڑے بڑے بھیجے کہ انہوں نے بند کے سب پتھر اکھاڑ ڈالے اور اکھاڑ کر پھینکتے جسوقت

انہیں سے ایک قوم نے یہ حال دیکھا تو وہ اپنے شہر چھوڑ کر بھاگ گئے اور جس وقت چوہوں نے تمام بند کو اکھاڑ ڈالا تو پانی دریا کا آیا اور وہ لوگ باقی کے اُس سے
بیخبر تھے وہ پانی سب کے اوپر سے پھر گیا اور شہر اُنکے ڈھا دئے اور درخت اُنکے اکھاڑ ڈالے اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے اور جس وقت کہ وہ سب اپنے خراب
ہو گئے تو خدا تعالی فرماتا ہے کہ وَبَدَّلْنَاهُم اور بدلے میں دیا ہم نے اُنکو بِجَنَّتَيْهِمْ ساتھ عوض دونوں باغوں اُنکے کہ وہ میوے تھے جَنَّتَيْنِ
دو باغوں ذَوَاتَيْ أُكُلٍ خَمْطٍ صاحبوں میووں بیمزہ کو مثل پیلو اور پھول کے وَأَثْلٍ اور صاحبوں شورہ زمین کے درختوں کو یا
صاحبوں درختوں جھاؤ کے کو وَشَيْءٍ مِّن سِدْرٍ قَلِيلٍ اور ایک شی درخت بیری تھوڑی سے یعنی زمین شور کے درختوں میں تھوڑے
سے درخت بیری کے بھی دئے تا کہ یاد کریں وہ اُس میں اُن پہلے میووں کو ذَٰلِكَ یہ عذاب جلدی آنیوالا جَزَيْنَاهُم بدلا دیا ہے ہم نے اُنکو
بِمَا كَفَرُوا بسبب اُسکے کہ کفر کیا اُنہوں نے اور ناشکری کی ہماری نعمت کی وَهَلْ نُجَازِي اور نہیں عوض دیا جاتا ہے اس طرح کی اِلَّا
الْكَفُورَ مگر ناشکر نہایت کفر کرنیوالا اور حفص نے نجازی متکلم کا صیغہ پڑھا ہے اور کفور کو منصوب یعنی نہیں جزائے بد دیتے ہیں ہم مگر کفر کرنیوالے کو
اور جزا تو عام ہے مومن اور کافر کی سب کے واسطے ہے اور مجازات خاص کفار کے واسطے مستعمل ہے۔ اور کہتے ہیں کہ کچھ آدمی سبا کی اولاد کے جو باقی رہ گئے تھے
تھے وہ اپنے پیغمبر کے پاس آئے اور کہا کہ ہم نے اپنے پروردگار کو پہچانا اور جانا ہم نے کہ سب نعمتیں اُسی کی طرف سے ہیں اگر بعد اسکے ہمکو نعمت بخشے تو ہم اُسکی
ناشکری نہ کرینگے اور البتہ شکر اُسکا کرینگے کہ کسی قوم نے نہ کیا ہو خدا تعالی نے پھر اُنکو نعمت عطا کی چنانچہ فرماتا ہے کہ وَجَعَلْنَا بَيْنَهُمْ اور کر دیا ہم نے
درمیان اُن لوگوں کے وَبَيْنَ الْقُرَى الَّتِي بَارَكْنَا فِيهَا اور درمیان اُن بستیوں کے کہ برکت دی ہے ہم نے بیچ اُن بستیوں کے کہ وہ بستیاں شام
کی ہیں مثل فلسطین اور اردون اور اریحا کے اور ایلیا کے قُرًى ظَاهِرَةً دیہات ظاہر متصل آباد درختوں اور نہروں سے یعنی اُن لوگوں کے
مقام سے شام کی بستیوں تک ہم نے اُنکے واسطے بستیاں آباد کر دیں قریب قریب کہ ہر بستی سے دوسری بستی دکھلائی دیتی تھی اور ہر بستی سے دوسری
بستی ظاہر ہوتی تھی اور رستہ کے سرے پر تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ مارب سے کہ وہ شہر سبا والوں کا تھا شام تک چار ہزار سات سو دیہات تھے وَقَدَّرْنَا
فِيهَا السَّيْرَ اور اندازہ اور مقرر کیا ہم نے بیچ اُن بستیوں کے چلنے کو کہ مسافر ایک بستی میں قیلولہ کرتا تھا اور دوسری بستی میں شب باش ہوتا تھا یہانتک کہ
ملک شام کو آسانی سے پہنچ جاتا تھا اور کہا ہم نے کہ سِيرُوا فِيهَا سیر کرو تم بیچ اُن بستیوں کے لَيَالِيَ وَأَيَّامًا راتوں کو اور دنوں کو جس وقت
کہ چاہو آمِنِينَ امن پانیوالے درندوں سے اور رہزنوں سے اور بھوکھ سے اور پیاس سے بسبب کثرت خلقت کے اور کثرت میووں اور آب شیرین
کے چاہو رات کو سفر کرو اور چاہو دن کو سب وقت برابر ہیں اور کہتے ہیں کہ سبا کے لوگ جو کچھ باقی رہے تھے اُنہوں نے تجارت شروع کی اور یمن سے شام کو
جاتے تھے اور ایک بستی میں ایک پہر دن گزرے کھانا کھاتے تھے اور قیلولہ کرتے تھے تو دوسری بستی میں شام کا کھانا کھاتے تھے یہ امر دیکھکر تونگروں کو
مفلسوں پر حسد ہوا کہ ہمیں اور ہم میں چلنے میں کچھ فرق نہیں ہے اسواسطے کہ پیادہ اور مفلس اس راہ میں ایسے چلتے ہیں جیسے سوار اور تونگر فَقَالُوا
پس کہا اُن تونگروں نے کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے بَاعِدْ دور کر دے تو بَيْنَ أَسْفَارِنَا درمیان منزلوں سفروں ہماری کے یعنی
رستہ میں جنگل پیدا کر دے ایک منزل سے دوسری منزل تک اور بستیوں میں زیادہ فاصلہ کر دے کہ آدمی بدوں سواری اور توشہ کے نہ جا سکیں اور یہ
اُنہوں نے اسواسطے کہا کہ اگر ایسا ہوگا تو مفلس نہ جا سکیں گے مثل ہمارے اور ہم اُنپر فخر اور تکبر کرینگے وَظَلَمُوا أَنفُسَهُمْ اور ظلم کیا اُنہوں نے جانوں اپنی کو یہ دعا
کرکے یا ناشکری کرکے اور گناہ کرکے اور اُنکے دیہات سب صحرا ہو گئے اور آبادی کا ویرانہ بن گیا فَجَعَلْنَاهُمْ پس کر دیا ہم نے اُنکو أَحَادِيثَ باتیں کہ
آدمی بعد اُنکے تعجب کرکے کہیں کہ وہ لوگ آبادی سے ویرانہ چاہتے تھے اور یا از روئے مثل کے بیان کریں کہ نعمتیں سبا والوں کی متفرق ہو گئیں وَمَزَّقْنَاهُمْ
اور متفرق کیا ہم نے اُنکو كُلَّ مُمَزَّقٍ ہر متفرق کرنا یعنی نہایت متفرق کرنا یہانتک کہ کوئی مارب میں نہ رہا بعضے شام کو چلے گئے اور بعضے مکہ کو اور
بعضے مدینہ کو اور بعضے بحرین کو اور بعضے عمان کو إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اس قصہ سبا والوں کے لَآيَاتٍ البتہ نشانیاں قدرت
خدا کی ہیں لِّكُلِّ صَبَّارٍ واسطے ہر صبر کرنیوالے بلاؤں اور محنتوں کے شَكُورٍ شکر کرنیوالے نعمتوں کے اور کہتے ہیں کہ سبا کے لوگ خوشحالی

اور فارغ البالی سے گزارہ کرتے تھے اور لیکن بسبب بے صبری اور ناشکری کے پہنچا اُنپر جو کچھ کہ پہنچا اور فرماتا ہے خدا کہ وَلَقَدْ صَدَّقَ اور
البتہ تحقیق راست پایا عَلَیْهِمْ اوپر اُن سبا والوں کے اور کہتے ہیں کہ اوپر سب کافروں کے اِبْلِیْسُ ظَنَّهٗ ابلیس نے گمان اپنے کو یعنی ابلیس نے گمان
کیا تھا کہ اولادِ آدم پر بسبب غضب اور خواہش نفس کے کہ اُنکی ذات میں ہے اُنپر غالب ہو کر اُنکو گمراہ کرونگا تو اُسکا گمان گمراہ ہونیکے حق میں راست ہوا
فَاتَّبَعُوْهُ پس پیروی کی اُنہوں نے اُس ابلیس کے شرک اور گناہ کرنے میں اِلَّا فَرِیْقًا مِّنَ الْمُؤْمِنِیْنَ مگر ایک فرقہ مومنین میں سے کہ وہ ابلیس کے
پیرو نہیں ہیں وَمَا كَانَ لَهٗ اور نہیں تھا واسطے اُسکے عَلَیْهِمْ اوپر اُن لوگوں کے مِّنْ سُلْطٰنٍ کوئی غلبہ اِلَّا لِنَعْلَمَ مگر تا کہ جانیں
ہم یعنی جدا کریں ہم درمیان عالم کے لوگوں کے مَنْ یُّؤْمِنُ اُس شخص کو کہ ایمان لاتا ہے بِالْاٰخِرَةِ ساتھ آخرت کے مِمَّنْ هُوَ اُس شخص سے
کہ وہ مِنْهَا فِیْ شَكٍّ اُس آخرت سے کہ بیچ شک کے ہے یعنی اہل علم پر ظاہر کردوں کہ مومنین کون ہیں اور شرک اور گمان والے کون کون ہیں
وَرَبُّكَ اور پروردگار تیرا عَلٰى كُلِّ شَیْءٍ اوپر ہر چیز کے حَفِیْظٌ نگہبان ہے اور کوئی چیز بندوں کے قولوں اور فعلوں میں سے
اُسپر پوشیدہ نہیں ہے قُلِ کہہ تو اے محمد صلعم ان مشرکین سے کہ ادْعُوا الَّذِیْنَ زَعَمْتُمْ پکارو تم اُن لوگوں کو کہ گمان کرتے ہو تم اُنکو خدا
مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے اور دیکھو کہ وہ نفع کے پہنچانے میں اور ضرر کے دفع کرنے میں تمہاری مدد کرتے ہیں اور تمہارے پکارنیکو وہ سنتے ہیں اور
کیونکر تمکو جواب دینگے اور کیونکر وہ تمہاری مدد کرینگے کہ لَا یَمْلِكُوْنَ نہیں مالک ہیں وہ معبود تمہارے اور نہیں قدرت رکھتے ہیں مِثْقَالَ ذَرَّةٍ
برابر ذرہ کے فِی السَّمٰوٰتِ بیچ آسمانوں کے وَلَا فِی الْاَرْضِ اور نہ بیچ زمین کے کسی چیز کے وَمَا لَهُمْ اور نہیں ہے واسطے اُن معبودوں تمہارے
کے فِیْهِمَا بیچ اُن دونو آسمان اور زمین کے مِنْ شِرْكٍ کوئی شراکت اور ساجھا خدا کے ساتھ کسی چیز کے پیدا کرنے میں اور تصرف کرنے اور
برتنے میں وَمَا لَهٗ مِنْهُمْ اور نہیں ہے واسطے اُس خدا کے اُن معبودوں میں سے خواہ ملائکہ ہوں خواہ بت یا اور کوئی ہو معبود جعلی تمہارا مگر کوئی
اُنمیں سے واسطے خدا کے نہیں ہے مِّنْ ظَهِیْرٍ مددکرنیوالا تدبیر میں آسمان اور زمین کے اور کفار کو جو گمان تھا کہ بت اور ملائکہ شفاعت کرینگے اُنکے
گمان کے دفع کرنیکو فرماتا ہے وَلَا تَنْفَعُ الشَّفَاعَةُ اور نہیں فائدہ بخشتی ہے سفارش کسی کی عِنْدَهٗ نزدیک اُس خدا کے یعنی گمان شفاعت کا
کہ ملائکہ اور بت اُنکے ساتھ رکھتے ہو البتہ وہ بھی بیفائدہ ہے اسواسطے کہ شفاعت کوئی نہیں کر سکتا ہے کسیکے واسطے اِلَّا لِمَنْ اَذِنَ لَهٗ مگر واسطے اُس
شخص کے کہ حکم دیوے خدا واسطے اُسکے کہ اُسکی شفاعت کرو مومنین میں سے کہ جن ایمانداروں نے اپنی شامت نفس سے گناہ کئے ہیں اور یا یہ کہ شفاعت کرنیوالے کو
پسند کرے جو کہ لیاقت شفاعت کی رکھتا ہو لیکن بروز قیامت شفاعت کرنیوالا اور جسکی شفاعت کرے دونو منتظر ہونگے شفاعت کے اور ڈرتے
ہونگے اور خوف میں گزارینگے حَتّٰۤى اِذَا فُزِّعَ عَنْ قُلُوْبِهِمْ یہانتک کہ جسوقت خوف دور کیا جائے دلوں اُنکے سے اور اجازت شفاعت
کی دیویں اُنکو قَالُوْا کہینگے وہ کہ بعض بعض سے کہ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ کیا کہا پروردگار تمہارے نے شفاعت کے مقدمہ میں
قَالُوا الْحَقَّ کہیں گے وہ کہ حق اور درست فرمایا کہ مومنین کی شفاعت کرو نہ کفار اور منافقین کی وَهُوَ الْعَلِیُّ الْكَبِیْرُ اور وہ خدا
بلند اور بزرگ ہے اس سے کہ انبیا اور ملائکہ بدوں اُس کے اذن کے شفاعت کسیکی کر سکیں لیکن ہمارے پیغمبر صلعم کیواسطے قیامت سے پہلے اذن شفاعت کا
حاصل ہوگیا ہے اور بعضے اس آیت کے معنی اسطرح سے کہتے ہیں کہ درمیان حضرت عیسیٰ اور ہمارے پیغمبر کے فاصلہ پانسو پچاس سال کا تھا اور خدا تعالے
نے اس مدت میں کسی پیغمبر کو نہیں بھیجا ہے اور وحی آسمان سے زمین پر نہیں آتی اور جسوقت ہمارے پیغمبر صلعم پیغمبر ہوئے تو آسمان کے فرشتوں نے
آواز وحی کی سُنی اور گمان کیا کہ قیامت قائم ہوتی اُسکے خوف سے بیہوش ہو کر گر پڑے اور جسوقت جبرئیل اُنکیطرف کو گزرے تو اُنہوں نے سر اپنے
اُٹھائے اور جبرئیل کو دیکھا تو خوف اُنکا دور ہوا اور آپسمیں کہا کہ کیا کہا پروردگار تمہارے نے اور پھر آپسمیں جواب دیا کہ ایک نے دوسرے سے کہا کہ حق اور راست
فرمایا خدا نے پس جب کہ فرشتوں کا خوف سے یہ حال ہے تو وہ بدوں اذن کے کسکی شفاعت کر سکتے ہیں اور بُت جو کہ پتھر یا لکڑیاں ہیں وہ کسکی کیا شفاعت
کرینگے اور یہ اُس صورت میں ہے کہ قلوبهم کی ضمیر ملائکہ کیطرف پھیری اور بعضے کفار کیطرف پھیرتے ہیں اور معنی اسکے اسطرح سے کہتے ہیں کہ جسوقت کفار کے دل سے

خوف کو دور کریں آخرت میں یا مرنیکے وقت تا کہ وہ کلام ملائکہ کا سُنیں اور حجت اُنپر لازم کیجاتے تو ملائکہ اُنسے کہیں کہ تمھارے خدا نے کیا کہا تھا کفار کہیں کہ حق کہا تھا یعنی اقرار کریں سب احکام کا کہ جو کچھ پیغمبروں پر نازل کیا تھا دنیا میں یعنی اصول کا اور فروع کا سب اقرار کریں اور پھر خدا فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان کفار سے کہ مَنْ يَّرْزُقُكُمْ کون روزی دیتا ہے تمکو مِّنَ السَّمٰوٰتِ آسمانوں سے مینہ برسا کر اور اُسکے اسباب پیدا کر کے وَالْاَرْضِ اور زمین سے روئید گی کو اگا کر پس جسوقت کہ وہ خاموش ہوں اور الزام کھا کر جواب دیویں اگرچہ دلونمیں اپنے جانتے ہیں کہ خدا ہی روزی دیتا ہے لیکن زبانوں سے اپنی اقرار نہ کریں تو پس تو ہی خود قُلْ کہہ تو اللّٰهُ خدا ہی روزی دینے والا ہے اسواسطے کہ سوال کا یہ ظاہر ہے اسکے جواب نہیں ہے اور انکے خاموش کرنیکو کہہ تو وَاِنَّآ اور تحقیق ہم گروہ مومنین کے کہ روزی دینے والیکو ایک جانتے ہیں اور اُسکی پرستش کرتے ہیں اَوْ اِيَّاكُمْ یا تم اے کافرو کہ پتھروں اور لکڑیوں کو پوجتے ہو اور خدا کے شریک کرتے ہو اُنکو لَعَلٰى هُدًى البتہ اوپر ہدایت کے ہیں اَوْ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ یا بیچ گمراہی ظاہر کے یعنی ہم میں سے اور تم میں سے پوجتے ہو ایک ہدایت پر ہے اور ایک گمراہی پر اسواسطے کہ نہ تو دونو حق پر ہیں اور نہ دونو باطل پر اور یہ قول مانند کلام حق والے کے ہے کہ جھوٹے کو کہے کہ خدا تعالٰی جانتا ہے کہ ہم میں اور تم میں کون سچا ہے اور کون جھوٹا ہے یا تو میں سچا ہوں اور تو جھوٹا ہے اور یا میں جھوٹا ہوں اور تو سچا ہے باوجود اسکے کہ وہ کہنے والا جانتا ہے کہ میں حق پر ہوں اور یہ مخاطب جس سے کہ میں کہتا ہوں باطل پر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ کلام بطریق لف و نشر کے ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ تحقیق ہم البتہ ہدایت پر ہیں اور تم گمراہی ظاہر پر ہو قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُنسے کہ لَّا تُسْـَٔلُوْنَ نہ سوال کئے جاؤ گے تم عَمَّآ اَجْرَمْنَا اُسچیز سے کہ گناہ کیا ہے ہمنے وَلَا نُسْـَٔلُ اور نہ سوال کئے جاوینگے ہم عَمَّا تَعْمَلُوْنَ اُسچیز سے کہ عمل کرتے ہو تم بلکہ ہر ایک شخص اپنے عمل سے سوال کیا جائیگا اور موافق اُسکے جزا پائیگا قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُنسے کہ يَجْمَعُ بَيْنَنَا جمع کریگا درمیان ہمارے رَبُّنَا پروردگار ہمارا ثُمَّ يَفْتَحُ بَيْنَنَا پھر حکم کریگا درمیان ہمارے بِالْحَقِّ ساتھ حق اور انصاف کے اس طرح سے کہ جو حق ہے اُسکو بہشت میں داخل کریگا اور جو کوئی باطل پر ہے اُسکو دوزخ میں داخل کریگا وَهُوَ الْفَتَّاحُ اور وہ حکم کرنیوالا ہے سب امور میں الْعَلِيْمُ جاننے والا ہے حکم کی کیفیت کو موافق حکمت کے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُنسے کہ اَرُوْنِيَ الَّذِيْنَ دکھلاؤ تم مجھکو اُن لوگوں کو کہ اَلْحَقْتُمْ بِهٖ لاحق کیا ہے تمنے ساتھ اُس خدا کے شُرَكَآءَ شریکوں کو یعنی مجھکو دکھلاؤ تم کہ کس صفت پر بتوں کو خدا کے شریک کرتے ہو عبادت میں کہ انکا لاحق ہونا عبادت میں مجھ پر واضح ہو اور الحقتم صلہ الذین کا ہے اور عائد موصول کی محذوف ہے اور تقدیر اُسکی الحقتموہم بہ ہے اور شرکاء حال ہے ضمیر محذوف سے كَلَّا نہ ایسا ہے کہ بتوں کے واسطے کوئی صفت ہو کہ جسکے سبب سے وہ مستحق عبادت کے ہوں اور خدا کے شریک ہوں عبادت میں بَلْ هُوَ اللّٰهُ الْعَزِيْزُ بلکہ وہ خدا غالب ہے سب پر پس کون اسکا شریک ہو سکتا ہے الْحَكِيْمُ حکمت والا ہے کہ جو کچھ کرتا ہے موافق مصلحت کے کرتا ہے اور بعد اس کے خدا تعالٰی اپنے پیغمبر کی نبوت کو بیان کرتا ہے کہ تیری نبوت عام ہے سب خلقت پر چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اور نہیں بھیجا ہے ہمنے تجھکو اے محمد اِلَّا كَآفَّةً مگر عام اور شامل لِّلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے کل کے کالے کے اور سفید کے سب کے واسطے اور کافہ بمعنی صدر ہے مثل عافیہ اور عاقبت کے اور ارسلناک کے کاف سے حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ آیت میں تقدیم اور تاخیر ہے اور تقدیر اُسکی یہ ہے کہ وما ارسلناک الا للناس کافۃ یعنی اور نہیں بھیجا ہم نے تجھکو مگر واسطے آدمیوں کے سب کے اور لغت میں کافہ بمعنی ہمہ آیا ہے اور کف سے مشتق ہے اور کف بمعنی باز رکھنے کے ہے یعنی باز رکھنے کے ہے یعنی باز رکھیگا باز رکھنا واسطے آدمیوں کے بَشِيْرًا خوشخبری دینے والا بہشت کی نعمتوں کے واسطے ایمان لانیوالوں کے وَّنَذِيْرًا اور ڈرانیوالا واسطے شرک کرنیوالوں کے یہ دونو بھی حال واقع ہوتے ہیں وَّلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں تیرے کمالوں اور فضیلتوں کو اور اپنی جہالت کو تیری مخالفت میں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالٰی نے محمد صلعم کو شریعتیں نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ کی عطا کیں اور کل پر انکو پیغمبر کر کے بھیجا ہے جن پر اور انسان پر اور کالے پر اور گورے پر اور عربی پر اور عجمی پر اور حضرت صادق علیہ السلام نے ایک مرد سے پوچھا کہ خبر دے تو مجھکو پیغمبر خدا اسکے حال سے کہ عام سب آدمیوں کے واسطے پیغمبر تھے کیا خدا تعالٰی قرآن میں نہیں فرماتا ہے کہ وما ارسلناک

الا کافۃ للناس یعنی اہل مشرق اور مغرب پر سب پر پیغمبر کر کے بھیجا تجھکو کیا رسولخدا نے اپنی رسالت سب کو پہنچا دی ہے اُس مرد نے کہا کہ نہیں جانتا میں اور کہا کہ
رسولخدا صلعم نہیں باہر نکلے مدینہ سے پس کیونکر پہنچائی اُنہوں نے رسالت اپنی مشرق اور مغرب والوں کو پھر فرمایا کہ حکم کیا خدا نے جبرئیل کو پس اُنہوں نے زمین کو اکھاڑا اور
اپنے پروں پر اُٹھا کر رسولخدا کے روبرو کیا وہ حضرت کے سامنے مثل ہتیلی کے تھے کہ اُسوقت حضرت کل اہل مشرق اور مغرب کیطرف نظر کرتے تھے اور خدا کی توحید
کے طرف لوگوں کو بلاتے تھے اور اپنی موت کے طرف پس کوئی شہر اور گاؤں باقی نہ رہا مگر یہ کہ رسولخدا صلعم نے انکو رسالت اپنی پہنچا دی یہ روایت ایسی ہے
جیسے کہ آیہ الست بربکم قالوا بلی اور اصل یہ ہے کہ وہ حضرت کل آدمیوں پر پیغمبر ہیں لیکن حضرت کو سب جگہہ جانا اور پھرنا ہر شہر اور ملک میں ضرور نہیں ہے خدا تعالی
نے لوگوں کو عقل دی ہے وہ خود چاہئے کہ دین حق کو تلاش کر لیویں لیکن لوگوں کو دین کا کچھ خیال نہیں ہے اور نہ اُسکی جستجو منظور ہے بلکہ دنیا کی تلاش میں جابجا
پھرتے ہیں اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے مجھکو پانچ خصلتیں دی ہیں کہ انبیا سابقین میں سے وہ خصلتیں کسیکو
نہیں دی ہیں اور یہ میرا بنا فخر کر کے نہیں کہتا ہوں بلکہ خدا تعالی کی نعمتوں کو شمار کر کے کہتا ہوں اور واسطے ادا کرنے اُسکے شکر کے کہتا ہوں ایک تو یہ ہے کہ میں
پیغمبر ہوا ہوں ہر کالے اور گورے پر اور ترک اور ہند اور عرب اور عجم پر اور دوسرے یہ کہ زمین کو میرے واسطے پاک کیا ہے اور تمام زمین کو مسجد بنایا ہے جس جگہہ
چاہوں تیمم کروں اور نماز پڑھوں اور تیسرے یہ کہ غنیمت کو حلال کیا ہے اور پہلے مجھ سے کسیکے واسطے حلال نہیں کیا تھا اور چوتھے یہ کہ نصرت پائی ہے میں نے دشمنوں پر
خوف کے ساتھ کہ ایک مہینے کی راہ سے مجھ سے ڈر کر بھاگتے تھے اور میرے مقابلہ کی تاب نہیں رکھتے تھے اور پانچویں یہ کہ باگ شفاعت اُمت کی میرے ہاتھ میں
دی ہے کہ ہر بندہ کی میں شفاعت کروں جو کہ شرک نہیں کرتا ہے اور یہہ خصوصیت اور بزرگی ہے اُس حضرت کی کہ پیغمبر ہوئے کل آدمیوں اور جنوں پر اور سوائے
اُن حضرت کے کوئی پیغمبر تمام جن اور انس پر پیغمبر نہیں ہوا وَيَقُولُونَ اور کہتے ہیں وہ کفار اپنی جہالت اور عناد اور گمراہی سے کہ مَتٰى هٰذَا
الْوَعْدُ کب ہے یہ وعدہ ثواب اور عذاب کا اور یا قیامت ہوگا اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم اے پیغمبر اور مومنین راست کہنے والے قُلْ
کہہ تو اے محمد صلعم کہ لَكُمْ مِّيْعَادُ يَوْمٍ واسطے تمہارے وعدہ ہے اُس دن کا کہ جو وقت پہنچے وہ دن تو لَا تَسْتَاْخِرُوْنَ نہ تاخیر کروگے تم عَنْهُ
اُس روز سے سَاعَةً ایک ساعت وَّلَا تَسْتَقْدِمُوْنَ اور نہ آگے بڑھوگے یعنی تم قادر نہیں ہو کہ روز قیامت کو وقت معین اور
مقرر سے پیچھے یا پہلے کر دو یا اپنی اجلوں کے دنوں کو کم یا زیادہ کر دو اور صحیح یہ ہے کہ مراد روز قیامت سے ہے اور کہتے ہیں کہ کفار مکہ نے بعضے یہودیوں
سے جو کہ ایمان لائے تھے پوچھا کہ محمد صلعم قیامت کو جو کہتا ہے کہ وہ ہوویگی یہ راست ہے یا نہیں اُن لوگوں نے کہا کہ ہم نے تعریف اُسکی کتابوں میں پڑھی
ہے کہ وہ پیغمبر حق ہے ابو جہل مغیرہ نے کہا کہ ہم تمہاری کتابوں پر بھی ایمان نہیں رکھتے یہ آیت نازل ہوئی وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا اُن
لوگوں نے کہ کافر ہیں بعضے اہل کتاب سے جو کہ ایمان لائے تھے لَنْ نُّؤْمِنَ ہرگز نہ ایمان لائینگے ہم اور نہ اعتقاد کرینگے ہم بِهٰذَا الْقُرْاٰنِ
ساتھ اس قرآن کے کہ محمد پر نازل ہوا ہے وَلَا بِالَّذِيْ اور نہ ساتھ اُس کتاب کے کہ بَيْنَ يَدَيْهِ آگے اُسکے ہے کہ وہ توریت اور
انجیل ہے اور اب اللہ تعالی اُنکے انجام کار سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَوْ تَرٰٓى اور اگر دیکھے تو اے محمد صلعم اِذِ الظّٰلِمُوْنَ مَوْقُوْفُوْنَ
جسوقت ظلم کرنیوالے اپنے نفسوں پر کفر کر کے کھڑے کئے جاوینگے عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اپنے کے واسطے جواب دینے کے تو البتہ کار
سخت اور ہول دیکھے تو کہ يَرْجِعُ رجوع کریگا بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضِ بعضا انکا طرف بعضے کے الْقَوْلَ بات کو کہ ایک شخص دوسرے
شخص سے گفتگو کریگا اور جھگڑے کی راہ سے يَقُوْلُ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا کہینگے وہ لوگ کہ بیچارے کئے گئے تھے اور پیرو تھے لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا
واسطے اُن لوگوں کے سرکشی اور تکبر کیا اُنہوں نے اور وہ اُن بیچاروں کو تو الوں کے پیشوا اور سردار بنے ہوئے تھے پس وہ ناتوان لوگ اُن سرکشوں سے کہینگے کہ
لَوْلَآ اَنْتُمْ اگر نہوتے تم یعنی اگر تم ہمکو نہ بہکاتے تو لَكُنَّا مُؤْمِنِيْنَ البتہ ہوتے ہم ایمان لانیوالوں میں سے خدا اور پیغمبر پر لیکن تم نے ہمکو
گمراہ کیا اور ایمان سے باز رکھا اور جسوقت وہ سرکش سنینگے تو قَالَ الَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا کہینگے وہ لوگ کہ سرکشی کی ہے اُنہوں نے ازروئے انکار کے
لِلَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْٓا واسطے اُن لوگوں کے کہ ناتوان و بیچارے سے ہیں کیا اَنَحْنُ صَدَدْنٰكُمْ کیا ہم نے باز رکھا ہے تمکو عَنِ الْهُدٰى

ع ۳ النصف

رہنمائی سے بَعْدَ اِذْ جَآءَكُمْ پیچھے اسکے کہ آئی وہ رہنمائی تمہارے پاس بَلْ كُنْتُمْ بلکہ تھے تم اپنی ذات مُّجْرِمِيْنَ گناہ کرنیوالے اور شرک
اختیار کرنیوالے اور ہم نے تمکو ہرگز نہیں بہکایا ہے تم اپنے اختیار سے بدون بہکانیکے کفر اور شرک کرتے تھے وَقَالَ الَّذِيْنَ اسْتُضْعِفُوْا اور کہینگے وہ لوگ
کہ ناتواں اور بیچارے سے تھے لِلَّذِيْنَ اسْتَكْبَرُوْا واسطے اُن لوگونکے کہ سرکشی کی تھی اُنہونے کہ ایسا نہیں ہے کہ جو تم کہتے ہو کہ ہمنے نہیں بہکایا
تھا بَلْ مَكْرُ الَّيْلِ وَالنَّهَارِ بلکہ مکر رات کا اور دن کا تمہارا ہمارے ایمان کا منع کرنیوالا ہوا اِذْ تَاْمُرُوْنَنَآ جوقت کہ حکم کرتے تھے تم ہم کو
اَنْ نَّكْفُرَ بِاللّٰهِ یہ کہ کفر کریں ہم ساتھ خدا کے وَنَجْعَلَ لَهٗ اور کردیں ہم واسطے اُسکے اَنْدَادًا شریک پس دونو فرقے تابع اور متبوع بعد
گفتگو کے پشیمان ہوں وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ اور پوشیدہ رکھیں وہ پشیمانی کو ہر ایک دوسرے سے بسبب خوف اور رسوا ہونیکے لَمَّا رَاَوُا
الْعَذَابَ جوقت کہ دیکھیں وہ عذاب کو اور یا یہ کہ وہ پیشوا بہکانیوالے ندامت کو پوشیدہ رکھیں ان لوگوں سے کہ جنکو بہکایا تھا جوقت کہ دیکھیں وہ عذاب کو
وَجَعَلْنَا الْاَغْلٰلَ اور کردیں ہم طوقوں کو فِيْٓ اَعْنَاقِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بیچ گردنوں اُن لوگوں کے کہ کفر کیا ہے اُنہونے خواہ تابع ہو خواہ
متبوع هَلْ يُجْزَوْنَ کیا جزا دیے جاوینگے وہ یعنی نہیں جزا دیے جائینگے وہ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ مگر وہ چیز کہ تھے وہ عمل کرتے اور بعد اسکے
واسطے تسلی رسول خدا کے فرماتا ہے کہ وَمَآ اَرْسَلْنَا اور نہیں بھیجا ہم نے فِيْ قَرْيَةٍ مِّنْ نَّذِيْرٍ بیچ کسی بستی کے کوئی ڈرانیوالا یعنی کوئی پیغمبر ہم نے
نہیں بھیجا ہے اِلَّا قَالَ مُتْرَفُوْهَآ مگر یہ کہ کہا نعمت میں پلے ہوؤں اُسکے نے یعنی اُس بستی کے سرکشوں نے کہا اُن پیغمبروں سے کہ اِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
بِهٖ كٰفِرُوْنَ تحقیق کہ ہم ساتھ اُس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم ساتھ اُسکے کفر کرنیوالے ہیں اور ہم تم پر ایمان نہ لاوینگے وَقَالُوْا نَحْنُ اَكْثَرُ اَمْوَالًا وَّاَوْلَادًا
اور کہا اُن لوگوں نے کہ ہم زیادہ ہیں باعتبار مالوں کے اور اولاد کے یعنی ہمارے تم سے مال اور اولاد زیادہ ہے اور اموالًا اور اولادًا تمیز واقع ہوئے ہیں یعنی جسوقت
کہ ہمارے مال اور اولاد تم سے زیادہ ہوئے تو ہم تم سے نبوت کے دعوے میں زیادہ لائق ہیں وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِيْنَ ۝ اور نہیں ہیں ہم عذاب کئے گئے سو جسوقت
کہ خدا نے ہمکو دنیا میں نعمت دی ہے تو آخرت میں بھی ہمکو عذاب کر کے خوار اور ذلیل نہ کریگا اور یا یہ کہ سر سے عذاب ہی کے منکر تھے کہ عذاب ہی نہو گا کہ ہمکو عذاب
کریں پس اللّٰہ تعالیٰ اُنکے گمان کو رد کرتا ہے کہ دنیا میں مالدار ہونا آخرت کے عذاب کو منع نہیں کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُنکے جواب میں کہ
اِنَّ رَبِّيْ تحقیق پروردگار میرا يَبْسُطُ الرِّزْقَ فراخ کرتا ہے روزی کو لِمَنْ يَّشَآءُ واسطے جسکے چاہتا ہے کافر ہو یا مومن سے موافق
مشیت اور مصلحت کے نہ واسطے بزرگی اور فضیلت اُنکے کے وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے جسکے واسطے چاہتا ہے روزی کو موافق مصلحت کے نہ واسطے
ذلت بندہ کے وَلٰكِنَّ اور لیکن اَكْثَرَ النَّاسِ اکثر آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ نہیں جانتے ہیں اور گمان کرتے ہیں کہ کثرت مال اور اولاد شرافت
کی جہت سے ہے وَمَآ اَمْوَالُكُمْ اور نہیں ہیں مال تمہارے کہ تمکو ہمنے دئے ہیں وَلَآ اَوْلَادُكُمْ اور نہ فرزند تمہارے کہ تمکو عطا کئے گئے ہیں
بِالَّتِيْ تُقَرِّبُكُمْ وہ چیز کہ نزدیک کرے تمکو عِنْدَنَا زُلْفٰٓى نزدیک ہمارے قربت کو سو واسطے کہ قربت ہماری ایمان اور اعمال نیک سے ہوتی
ہے اور تمکو وہ نصیب نہیں ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اِلَّا مَنْ اٰمَنَ مگر جو شخص کہ ایمان لائے وَعَمِلَ صَالِحًا اور عمل کرے نیک اُسکو ہمارا قرب
حاصل ہوتا ہے نہ مال اور اولاد سے فَاُولٰٓئِكَ پس یہ گروہ جو کہ ایمان لاتے ہیں اور اعمال نیک کرتے ہیں لَهُمْ جَزَآءُ الضِّعْفِ واسطے اُنکے
ہے بدلا دو چند ایک کے بدلے دس بلکہ سات سو بلکہ اس سے بھی زیادہ خدا کے فضل اور عنایت سے بِمَا عَمِلُوْا بسبب اُس چیز کے کہ عمل کیا ہے
اُنہونے محض واسطے خوشنودی خدا کے وَهُمْ فِي الْغُرُفٰتِ اور وہ بیچ بالاخانوں بہشت کے اٰمِنُوْنَ امن میں ہونیوالے ہیں رنجوں اور
سختیوں سے وَالَّذِيْنَ يَسْعَوْنَ اور جو لوگ کہ کوشش کرتے ہیں فِيْٓ اٰيٰتِنَا بیچ آیتوں ہماری کے کہ اُنکے باطل کرنیکے درپے ہیں اور اُنپر طعن
کرتے ہیں مُعٰجِزِيْنَ ۝ عاجز کرنیوالے ہو کر یہ حال واقع ہوا ہے یعنی ہمکو اپنے گمان میں وہ عاجز کرتے ہیں قرآن کے نازل کرنیسے کہ ہم نازل نہ کرسکیں
اور یا یہ کہ اپنے گمان میں وہ لوگوں کو اُسکے قبول کرنے اور اُسپر ایمان لانیسے عاجز کرتے ہیں اور یا یہ کہ ہمکو عاجز کرتے ہیں اسطرح سے کہ ہمارے قبضہ قدرت سے
نکلجائیں اور یا یہ کہ ہمارے انبیا کو عاجز کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ یہ لوگ کوشش کرنیوالے قرآن کے آیتوں کے باطل کرنیمیں فِي الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ

ع

بیچ عذاب دوزخ کے حاضر کیے گئے ہیں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اِنَّ رَبِّیْ تحقیق پروردگار میرا یَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی کو لِمَنْ
یَّشَاءُ واسطے جس شخص کے کہ چاہتا ہے مِنْ عِبَادِہٖ بندوں اپنے میں سے جو کہ مومن اور فرمانبردار ہیں کیا اپنی رحمت او عنایت محض سے دیتا ہے
وَیَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے روزی کو لَہٗ واسطے اسکے بنی مصلحت سے کہ ایکبار تو روزی کو ایک بندہ پر فراخ کرتا ہے اور دوسری بار اُسی پر تنگ کرتا ہے
بطریق مصلحت یہ آیت ایک شخص کے واسطے ہے اور پہلے دو شخص کے واسطے تھی وَمَآ اَنْفَقْتُمْ اور جو کچھ خرچ کرتے ہو تم مِّنْ شَیْءٍ کسی چیز میں سے
راہ خدا میں فَهُوَ پس وہ خدا یُخْلِفُهٗ عوض دیتا ہے اسکو جلدی یا دیر میں دنیا میں کہ دولت اسکی زیادہ کرتا ہے اور یا آخرت میں ثواب اسکو عطا
کرتا ہے کہ بہشت میں داخل کرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ امر اپنا نازل کرتا ہے ہر شب جمعہ کو آسمان دنیا پر اول رات سے اور ہر شب
تہائی رات اخیر میں اور آگے اسکے فرشتہ ہوتا ہے کہ وہ آواز کرتا ہے کہ کیا کوئی توبہ کرنیوالا ہے کہ توبہ اسکی قبول ہو۔ کیا کوئی گناہوں سے بخشش چاہنے والا ہے
کہ گناہ اسکے بخشے جائیں کیا کوئی سوال کرنیوالا ہے کہ اسکو دیا جائے خداوندا دے تو ہر خرچ کرنیوالے کو راہ خدا میں عوض اور بدلا اور ہر بخیلی کرنیوالے کا مال تلف
اور برباد کر یہانتک کہ طلوع کرے فجر اور جسوقت فجر ظاہر ہوتی ہے تو امر خدا کا پھر جاتا ہے طرف عرش کے پھر تقسیم کرتا ہے روزی کو درمیان بندوں کے پھر فرمایا
کہ یہی مراد ہے قول حقتعالیٰ سے وما انفقتم من شئ فهو يخلفه اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی کشادہ کرے ہاتھ اپنا ساتھ نیکی کے کہ راہ خدا
میں لوگوں کو دیوے جسوقت پائے خدا تعالیٰ اسکو اسکا بدلا اور عوض دیوےگا کہ دنیا میں خرچ کرے اور آخرت کے تئے واسطے اسکے دو چند ثواب جمع رکھیگا اور
حضرت امام رضا علیہ السلام نے اپنے غلام سے فرمایا کہ آج تو نے راہ خدا میں کچھ خرچ کیا ہے پس کہا کہ نہیں قسم ہے خدا کی فرمایا کہ پس کہاں سے خدا عوض دیگا ہمکو
اور جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ ہر خرچ کہ مومن کرے خدا تعالیٰ اسکا عوض دیتا ہے کہ اسکا ضامن ہوا ہے مگر جو کچھ کہ دنیا میں گناہ میں
خرچ کرے کہ اسکا عوض نہ دیوےگا پس چاہئے کہ بندہ عیال کے خوف سے ہاتھ کو اپنے خرچ کرنے سے بند نہ کرے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ روزی اسکو پہنچا دیگا چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَهُوَ خَيْرُ الرّٰزِقِيْنَ اور وہ خدا بہتر روزی دینے والوں کا ہے اور فرماتا ہے کہ وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ اور یاد کر تو اُس روز کو کہ
جمع کریں ہم اُن کفار کو اور مراد اس سے بنو ملیح ہیں خزاعہ میں سے کہ ملائکہ کی پرستش کرتے تھے پس بروز قیامت ہم جمع کرینگے جَمِيْعًا سب کو ثُمَّ
يَقُوْلُ پھر کہیں ہم اور حفص يقول پڑھتا ہے غائب کا صیغہ دونوں جگہ یعنی خدا تعالیٰ سب کو جمع کرے پھر کہے لِلْمَلٰٓئِكَةِ واسطے فرشتوں کے کہ
اَهٰٓؤُلَآءِ کیا یہ لوگ اِيَّاكُمْ كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ تمکو تھے وہ پرستش کرتے یہ سوال مشرکین کے ملامت کرنیکے واسطے ہے اور شفاعت ملائکہ
سے انکی طمع کرنیکے واسطے اور جسوقت ملائکہ کو یہ خطاب ہوا تو قَالُوْا سُبْحٰنَكَ کہیں وہ کہ پاک ہے تو اس سے کہ تیرے غیر کی پرستش کریں
اَنْتَ وَلِيُّنَا تو ہی ہے والی اور معبود ہمارا اور ہم تیری بندگی میں اپنے تئیں قصور مند جانتے ہیں پھر اپنے تئیں ہم کسطرح معبود مقرر کریں
اور یا یہ کہ تو ہی دوست ہمارا ہے مِنْ دُوْنِهِمْ سوائے انکے پھر ہم کیونکر انکی پرستش کرنے سے رضی ہوتے کہ درمیان ہمارے اور انکے کوئی علاقہ
دوستی کا نہیں ہے اور ایسا نہیں ہے کہ کفار ہماری پرستش کرتے ہوں بَلْ كَانُوْا بلکہ تھے وہ کہ اپنی جہالت سے يَعْبُدُوْنَ الْجِنَّ عبادت
کرتے تھے شیاطین کو کہ تیرے غیر کی پرستش کرنیمیں وہ انکی فرمانبرداری کرتے تھے اور انکے بہکانے سے اور وسوسہ ڈالنے سے غیروں کو عبادت کرتے تھے اور یا یہ
کہ طرح طرح کی صورتوں میں نظر انکے خیال میں شیاطین آتے تھے کہ وہ انکو ملائکہ جانتے تھے اور انکی پرستش کرتے تھے کہ اَكْثَرُهُمْ اکثر اُن آدمیوں کے بِهِمْ
مُّؤْمِنُوْنَ ساتھ اُن دیووں کے ایمان لانیوالے ہیں یعنی انکی فرمانبرداری کرنیوالے ہیں فَالْيَوْمَ پس آج کے دن کہ دن قیامت کا ہے اور سب
حکم واسطے خدا کے ہیں لَا يَمْلِكُ مالک نہیں ہوتا ہے بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ بعض تمہارا واسطے بعض کے نَّفْعًا نفع کو وَّلَا ضَرًّا اور نہ
ضرر کو یعنی جو کہ باطل اور جھوٹے معبود ہیں وہ اپنی پرستش کرنے والوں کو فائدہ اور انکے غیروں کو ضرر نہیں پہنچا سکتے ہیں اسواسطے کہ یہ عالم اعمال کے جزا دینے کا
ہے جزا دینے والا سوائے خدا کے کوئی نہیں ہے وَنَقُوْلُ اور کہیں ہم اُس روز لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا واسطے اُن لوگوں کے کہ ظلم کیا ہے انہوں نے خدا کے
غیر کی عبادت کرکے ذُوْقُوْا عَذَابَ النَّارِ چکھو تم عذاب آتش دوزخ کا الَّتِىْ كُنْتُمْ بِهَا تُكَذِّبُوْنَ وہ آتش دوزخ کہ تھے تم ساتھ اسکے تکذیب

کرتے اور جھٹلاتے اور کہتے کہ عذاب آتش و فزع کا ہرگز نہ ہوگا اور پھر خدا تعالیٰ حال کفار کا بیان کرتا ہے وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اور جس وقت پڑھی جاتی ہیں
اوپر انکے اٰیٰتُنَا آیتیں ہماری کہ جو قرآن میں ہیں بَیِّنٰتٍ روشن و ظاہر میں یہ حال واقع ہوا ہے یعنی جس وقت محمد صلعم ان کافروں کے روبرو قرآن کی
آیتیں پڑھتا ہے تو قَالُوْا کہتے ہیں وہ کفار آیسین کہ مَا هٰذَآ نہیں ہے یہ محمد کہ اس کلام کو ہمیں پڑھتا ہے اِلَّا رَجُلٌ مگر ایک مرد کہ یُّرِیْدُ اَنْ
یَّصُدَّكُمْ چاہتا ہے یہ کہ بند کر دے تمکو اور باز رکھے عَمَّا كَانَ اس چیز سے کہ تھے یَعْبُدُ اٰبَآؤُكُمْ عبادت کرتے باپ تمہارے اور آباکم فاعل یعبد کا ہے
اور اسم کان کا محذوف ہے اور تفسیر کرتا ہے اسکی آباکم اور تقدیر اسکی عما کان آباکم یعبدونہ ہے وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے کہ مَا هٰذَآ نہیں ہے یہ قرآن کہ محمد
ہمیں پڑھتا ہے اِلَّآ اِفْكٌ مُّفْتَرًى مگر جھوٹ کہ بنا لیا گیا ہے اور خدا کی طرف منسوب کر دیا ہے وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر
ہوئے مکہ کے لوگوں میں سے لِلْحَقِّ واسطے حق کے کہ وہ نبوت ہے یا اسلام ہے یا قرآن ہے لَمَّا جَآءَهُمْ جس وقت آیا وہ حق انکے پاس کہ اِنْ هٰذَآ
نہیں ہے یہ اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ مگر جادو و ظاہر اور اب خبر دیتا ہے خدا تعالیٰ کہ جو کچھ یہ کفار کہتے ہیں محض پیروی باپ دادوں کی ہے اور عناد سے کہتے ہیں اور دلیل انکے پاس
کوئی نہیں ہے جو کچھ کہتے ہیں بدون دلیل کے کہتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَآ اٰتَيْنٰهُمْ اور نہیں دی ہم نے ان کفار مکہ کو مِّنْ كُتُبٍ کتابیں نازل
کی گئیں کہ ہمیشہ يَّدْرُسُوْنَهَا پڑھتے ہوں وہ انکو اور انہیں سے دلیل لائیں وہ قرآن یا اسلام کی یا پیغمبر آخر الزماں کی نبوت کی باطل ہونے پر وَمَآ
اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمْ اور نہیں بھیجا ہم نے طرف ان کفار کے قَبْلَكَ پہلے تجھ سے زمانہ فترات میں بعد عیسیٰ علیہ السلام کے مِنْ نَّذِيْرٍ کوئی ڈرانیوالا
یعنی کوئی پیغمبر ہم نے نہیں بھیجا ہے تجھ سے پہلے کہ انکو اس طرف شرک کے بلایا ہو اور تیرے جھٹلانے کا اس نے انکو حکم دیا ہو وَكَذَّبَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ
اور جھٹلایا ان لوگوں نے کہ پہلے ان سے تھے پیغمبروں اپنے کو جیسے کہ یہ لوگ تجھکو جھٹلاتے ہیں وَمَا بَلَغُوْا اور نہیں پہنچے ہیں وہ مکہ والے مِعْشَارَ مَآ
اٰتَيْنٰهُمْ دسویں حصے اسکے کو کہ دیا تھا ہم نے ان لوگوں کو زیادتی قوت کی اور درازی عمر کی اور کثرت مال اور اولاد کی اور یا یہ کہ نہیں پہنچے تھے وہ لوگ
پہلے دسویں حصے اسکے کو کہ دیا ہم نے مکہ والوں تیرے زمانہ کے آدمیوں کو دلیلوں روشن اور حجتوں ظاہر سے فَكَذَّبُوْا رُسُلِيْ پس جھٹلایا انہوں نے
پیغمبروں میرے کو فَكَيْفَ كَانَ نَكِيْرِ پس کیونکر تھا انکار کرنا میرا انپر اور نہ پسند کرنا انکا اور انکو بیخ اور بنیاد سے اکھاڑ ڈالنا اس جھٹلانے
کے سبب سے پس چاہیے کہ قوم تیری اے محمد ڈریں ان حالوں سے کہ وہ نہ مثل انکے ہلاک ہو جائیں اور کیف خبر کان کی ہے اور نکیر کا اسم ہے اور نکیر مصدر ہے
مثل غدیر کے قُلْ کہہ تو اے محمد مکہ والوں سے کہ اِنَّمَآ اَعِظُكُمْ سوائے اسکے نہیں کہ نصیحت کرتا ہوں میں تمکو بِوَاحِدَةٍ ساتھ ایک خصلت کے کہ
وہ بہت نیک ہے یا ساتھ ایک کلمہ کے نصیحت کرتا ہوں میں تمکو اَنْ تَقُوْمُوْا یہ کہ اٹھو تم لِلّٰهِ واسطے خدا کے اور سیدھے کھڑے ہو خالصۃ للہ
بیچ امر میں مَثْنٰى دو دو وَفُرَادٰى اور ایک ایک تاکہ نہ ہو وہ میں پریشان خاطر نہ ہو ثُمَّ تَتَفَكَّرُوْا پھر تامل کرو تم اور سوچو تم بیچ
امر ابتدا سے انتہا تک تاکہ جانو تم کہ مَا بِصَاحِبِكُمْ نہیں ہے اس صاحب تمہارے کو مِّنْ جِنَّةٍ کوئی جنون اور دیوانگی کہ باعث ہو
پیغمبری کے دعوی کا اور البتہ تم اسکے کمال کو پہچانتے ہو کہ اسکو جنون نہیں ہے اس واسطے کہ جو بات اسکی ہے وہ دلیل کے ساتھ ہے اور معجزہ کے
ساتھ ہے پس یقین وہ اپنے دعوے میں راست گو ہے اِنْ هُوَ نہیں ہے وہ اِلَّا نَذِيْرٌ لَّكُمْ مگر ڈرانیوالا واسطے تمہارے بَيْنَ يَدَيْ
عَذَابٍ شَدِيْدٍ پہلے عذاب سخت کے کہ وہ عذاب آخرت ہے تاکہ اس عذاب سے نجات پاؤ ایمان اور عمل نیک کے وسیلے سے اور بہشت میں داخل ہو
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم لوگوں کو کہ مَا سَاَلْتُكُمْ جو کچھ کہ سوال کرتا ہوں تم سے مِّنْ اَجْرٍ مزدوری سے رسالت کے ادا کرنے پر فَهُوَ لَكُمْ
پس وہ واسطے تمہارے ہے یعنی خدا کے احکام کے پہنچانے پر جو مزدوری تم سے میں چاہتا تھا وہ یہ ہے کہ تمکو بخشے مراد اس سے سوال کا نہ کرنا ہے یعنی میں تم سے
کچھ مزدوری نہیں چاہتا ہوں اِنْ اَجْرِيَ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ نہیں ہے مزدوری میری مگر اوپر خدا کے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ اوپر
ہر چیز کے شَهِيْدٌ گواہ ہے اور خبردار ہے پس جانتا ہے وہ صدق و خلوص میری نیت کا میرے دعوی میں اور نصیحت کرنے کو بدون طمع اجر
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان سے کہ اِنَّ رَبِّيْ تحقیق پروردگار میرا یَقْذِفُ بِالْحَقِّ ڈالتا ہے حق کو یعنی وحی کو بھیجتا ہے جسکے پاس

ع ۵

چاہے اور یا یہ کہ حق کو پھیلاتا ہے عالم میں یعنی دین اسلام کو ظاہر کرتا ہے عَلّٰامُ الْغُیُوْبِ جاننے والا غیبوں کا ہے کہ کوئی چیز اُسپر پوشیدہ نہیں ہے قُلْ کہہ تو اے محمد کہ جَآءَ الْحَقُّ آیا ہے حق یعنی قرآن یا اسلام یا نبوت پیغمبر آخرالزماں کی وَمَا یُبْدِئُ الْبَاطِلُ اور نہیں پیدا کرتا ہے باطل یعنی ابلیس یا بت وَمَا یُعِیْدُ اور نہ اعادہ کرتا ہے کہ دوبارہ پیدا کرے اور یا یہ کہ نہ پیدا ہوتا ہے باطل اور نہ دعوی کرتا ہے بلکہ نیست اور نابود ہوتا ہے کہ وہ کفر ہے جسوقت کہ آیا حق کہ وہ دین اسلام ہے اور امام رضا علیہ السلام نے اپنے آبا طاہرین سے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم مکہ میں داخل ہوئے اور گرد کعبہ کے تین سو ساٹھ بت رکھے تھے وہ حضرت لکڑی سے انکو گراتے تھے اور فرماتے تھے کہ جاء الحق وزہق الباطل ان الباطل کان زہوقا و ما یبدی الباطل و ما یعید یعنی آیا حق اور گیا باطل تحقیق باطل ہے جانیوالا اور نہیں پیدا ہوتا ہے باطل اور نہ عود کرتا ہے اور اسیطرح ابن مسعود سے منقول ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد حق سے تلوار ہے واسطے جہاد کے کفار سے اور مراد باطل سے ہر معبود ہے سوائے خدا کے کہ جسکی پرستش کریں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اِنْ ضَلَلْتُ اگر گمراہ ہوں میں حق سے کہ گمان تمہارا ہے فَاِنَّمَآ اَضِلُّ پس سوائے اسکے نہیں کہ گمراہ ہوتا ہوں میں عَلٰی نَفْسِیْ اوپر نفس اپنے کے یعنی وبال گمراہی کا میرے نفس پر ہے نہ کسی غیر پر وَاِنِ اهْتَدَیْتُ اور اگر ہدایت پائی میں نے فَبِمَا یُوْحِیْٓ پس بسبب اسکے ہے کہ وحی بھیجتا ہے اِلَیَّ رَبِّیْ طرف میرے پروردگار میرا اسواسطے کہ توفیق اور ہدایت اسی کی عنایت سے ہے اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ خدائے پاک سَمِیْعٌ سننے والا ہے بندوں کی باتوں کا قَرِیْبٌ نزدیک ہے انکے فعال سے پس وہ جاننے والا ہے ہر گمراہ اور ہدایت پانیوالے کے قول اور فعل کا اور اُسپر کچھ پوشیدہ نہیں ہے اور اب خدائتعالی کفار کو ڈراتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَوْ تَرٰٓی اور اگر دیکھے تو اے محمد صلعم کافروں کو اِذْ فَزِعُوْا جسوقت گھبرائیں وہ خوف سے نزدیک مرنیکے یا بوقت اُٹھنے کے قبروں سے یا بروز جنگ بدر تو البتہ اُسوقت بڑے ہول اور امر عجیب اور سوائے انکے دیکھے تو یہ جزا شرط کی ہے جو کہ محذوف ہے فَلَا فَوْتَ پس نہو گا کوئی فوت ہونا کہ وہ ہم سے بھاگ کر کسی قلعہ میں چھپ جائیں اور عذاب کو ہم سے فوت کر دیویں کہ اپنے اوپر عذاب نہ ہونے دیویں وَاُخِذُوْا اور پکڑے جائینگے وہ مِنْ مَّكَانٍ قَرِیْبٍ مکان نزدیک سے قبروں سے یا قدموں کے نیچے سے یا جس جگہہ کہ وہ ہوں میں کہ خدا سے قریب ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ گویا میں دیکھتا ہوں طرف قائم علیہ السلام کے اور تحقیق کہ وہ پتھر سے کمر کا تکیہ کر کے بیٹھا ہے اور آخر حدیث میں فرمایا ہے کہ پس جسوقت آئیگا وہ صحرا میں تو خروج کریگا طرف اسکے لشکر سفیان کا پس حکم کریگا خدا زمین کو کہ وہ انکو قدموں تک چھپالیگی اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے ولو تری اذ فزعوا اور حذیفہ بن الیمان نے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم نے فتنہ کا ذکر کیا کہ درمیان اہل مشرق اور مغرب کے واقع ہو گا اور وہ اسی حال پر ہونگے کہ اُنپر لشکر سفیانی خروج کریگا وادی یابس سے یہانتک کہ جسوقت سفیان پہنچے دمشق میں تو دو لشکر کو روانہ کریگا ایک مشرق کیطرف اور دوسرا لشکر مدینہ کے یہانتک کہ پہنچیں وہ بابل میں شہر ملعون بغداد سے اور تین ہزار سے زیادہ آدمیونکو قتل کریں اور ایک سو سے زیادہ عورتونکو فضیحت کریں اور تین سو کو قتل کریں بنی عباس سے پھر اُتریں طرف کوفہ کے اور اسکے گرد و نواح کو خراب اور برباد کریں پھر متوجہ ہوں طرف شام کے اور بعد اسکے علم ہدایت کا کوفہ سے نکلے پس اس لشکر کو قتل کریں کہ کوئی خبر کرنیوالا انہیں سے باقی نہ رہے اور انکے پاس غنیمتیں اور قیدی جو کچھ ہیں سب چھوڑ الیویں اور دوسرا لشکر مدینہ میں آوے اور تین روز تک اسکو لوٹیں اور تاراج کریں اور پھر وہ طرف مکہ کے متوجہ ہوں یہانتک کہ جسوقت وہ جنگل میں پہنچیں تو خدائتعالی جبرئیل کو حکم کرے کہ اے جبرئیل جا تو اور انکو ہلاک کر جبرئیل اپنا پاؤں زمین پر ماریگا کہ وہ سب آدمی زمین میں دھنس جائینگے اور کوئی انہیں سے باقی نہ رہیگا مگر دو مرد کہ ایک تو انہیں سے مکہ کو جائیگا انکی خبر دینے اور دوسرا سفیان کے پاس اور وہ لوگ اپنے قدموں سے زمین میں دھسیں اور یہی مراد ہے مکان قریب سے قول حقتعالی میں اور یہی ذکر اُس زمانہ کا ہے کہ جس زمانہ میں امام مہدی علیہ السلام خروج کرینگے اور اس روایت کو ثعلبی نے بھی اپنی تفسیر میں لکھا ہے وَّقَالُوْٓا اور کہیں مشرکین یا لشکر سفیانی سے وقت مرنیکے یا وقت دھنسنے کے اٰمَنَّا بِهٖ ایمان لاتے ہم ساتھ اُس محمد کے اور یہ کہ اُن کے کہنے خبر دی ہے اور یہ کہ ضمیر صاحب کی طرف پھرتی ہے کہ وہ محمد ہے اور یا خدا کے طرف ضمیر کو پھرنا چاہئے غرض یہ ہے کہ وہ اُسوقت اقرار کریں خدا کی وحدانیت کا اور اُسپر ایمان لائیں وَاَنّٰى لَهُمُ التَّنَاوُشُ اور کہاں ہے واسطے انکے لینا ایمان کا مِنْ مَّكَانٍ بَعِیْدٍ مکان دور سے کہ وہ آخرت ہے یعنی آخرت سے ایمان کو کیونکر لے سکتے ہیں ایمان کو تو دنیا سے لینا چاہئے کہ مقام ایمان ہے

علامات خروج امام آخر الزمان

اختیار کریگا دنیا میں ہے اور عذاب کو دیکھکر جو ایمان لاتے یہ ایمان فائدہ نہیں بخشتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مکان بعید سے مراد بہت اور بلند ہے کہ جیسے
کوئی چیز کو بہت بلندی سے ہاتھ اونچا کرکے نہیں لے سکتا ہے کہ محال ہے ایسے ہی عذاب کو دیکھکر ایمان لانا ہے کہ وہ قبول نہیں ہو سکتا ہے اور وہ ایمان
بے فائدہ ہے اور مراد دُور ہونے مکان سے دور ہونا فائدہ کا ہے کہ اُس ایمان میں فائدہ نہیں ہے اور جسوقت بے فائدہ ہوا تو ایمان لانا اور نہ لانا دونو
برابر ہیں اور بعد دیکھنے عذاب کے انکا ایمان لانا کیونکر مقبول ہوگا وَقَدْ كَفَرُوا بِهٖ اور حال یہ ہے کہ تحقیق کفر کیا ہے انہوں نے ساتھ اُس خدا کے یا محمد کے
یا روز قیامت کے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے ایمان لانیکے زمانہ میں وَيَقْذِفُونَ اور ٹالتے تھے وہ بِالْغَيْبِ ساتھ غیب کے مِنْ مَّكَانٍ
بَعِيدٍ مکان دور سے یعنی غیب کی باتوں کو مکان دور سے کہتے تھے اپنے گمان سے کہ ہرگز اسکی خبر نہیں رکھتے تھے کہ اُس سے بہت دور تھے اور علم اسکا
انکو نہ تھا محمد صلعم کو مجنون اور جادوگر اور شاعر کہتے تھے اور قرآن پر طعن کرتے تھے اور کہتے تھے کہ نہ بہشت ہے نہ دوزخ ہے نہ قیامت ہے اور کہتے تھے کہ
جیسے ہمکو یہاں آسودگی ہے اگر قیامت ہے تو وہاں بھی ہمکو آسودگی ہوگی اور عذاب ہمکو ہرگز نہوگا یہ سب باتیں دُور کی ہیں کہ جنکی کچھ خبر نہیں ہے
وَحِيلَ بَيْنَهُمْ اور جدائی ڈالی گئی ہوگی درمیان انکے وَبَيْنَ مَا يَشْتَهُونَ اور درمیان اُس چیز کے کہ خواہش کریں وہ کہ اُس جہان
میں ایمان ہمارا قبول ہو یا وقت مرنیکے یعنی البتہ ایمان کا قبول کرنا انسے جدا کیا گیا ہوگا اور وہ اپنی آرزو کو نہ پہنچیں گے كَمَا فُعِلَ بِأَشْيَاعِهِمْ جیسا کہ
کیا گیا ہے ساتھ گروہوں انکی کے قوم کفار میں سے مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے کہ وہ بھی عذاب کو دیکھکر ایمان لانے لگے تو انسے قبول نہ کیا گیا اور عذاب سے
انکو نجات نہ ملی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد انسے اصحاب فیل ہیں کہ جو کعبہ کو ڈھانے آئے تھے اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ كَانُوا فِي شَكٍّ مُّرِيبٍ تھے بیچ
شک کے اضطراب میں ڈالنے والے دلوں کو یعنی وہ محمد صلعم کے امر میں یا کار آخرت میں اور عذاب کے ہونے میں بہت شک کرتے تھے

سورۃ الفاطر

یہ سورہ مکی ہے مگر دو آیتیں کہتے ہیں کہ مکی نہیں ہیں ایک تو ان الذین یتلون الکتاب آخر تک اور دوسرے ثم اورثنا الکتاب آخر تک اور کل آیتیں اسکی
چھیالیس ہیں اور ثواب اسکا سورہ سبا میں گزر گیا ہے اور اسکو سورۃ ملائکہ بھی کہتے ہیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ
سب تعریفیں واسطے خدا کے ہیں کہ وہی سزاوار تعریف کا ہے فَاطِرِ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا جَاعِلِ
الْمَلٰٓئِكَةِ کر دینے والا فرشتوں کا رُسُلًا پیغام پہنچانیوالے انبیا کے پاس اور بہ الہام اولیا کے پاس اور سچے خوابوں میں مومنین کے پاس اُولِيْٓ
اَجْنِحَةٍ کہ صاحبان پر اور بازو ہیں وہ فرشتے کہ وہ بازو مَّثْنٰى دو دو ہیں وَثُلٰثَ اور تین تین ہیں وَرُبٰعَ اور چار چار ہیں اور
اولی اجنحۃ صفت رسلا کی ہے اور مثنیٰ اور ثلاث اور رباع صفت اجنحہ کی ہے اور فرق بازوؤں میں فرشتوں کے کہ کسیکے کم ہیں اور کسیکے زیادہ ہیں یہ
باعتبار مرتبوں انکے کے ہے اور ان پر و بازو متفاوت سے اُترتے ہیں اور چڑھتے ہیں اور سرعت کرتے ہیں اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ بعضے فرشتے چھ بازو رکھتے ہیں کہ دو بازو کو تو بدن پر لپیٹتے ہیں اور دو سے اُڑتے ہیں اور دو منہ پر رکھتے ہیں حیا اور خوف خدا سے اس سے معلوم ہوا کہ
مراد حقتعالیٰ کی خصوصیت عدد سے نہیں ہے کہ چار سے زیادہ نہوئیں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ يَزِيْدُ فِي الْخَلْقِ مَا يَشَآءُ زیادہ کرتا ہے
بیچ پیدائش کے جو چاہتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے شب معراج جبرئیل کو دیکھا کہ اسکے چھ سو بازو تھے اور ابن شہاب نے
رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے فرمایا کہ مینے جبرئیل سے کہا کہ میں چاہتا ہوں کہ تجھکو اُس صورت پر دیکھوں کہ جس صورت پر تجھکو خدا نے پیدا کیا ہے
جبرئیل نے چاندنی رات میں پر اپنے کھولے اور تمام روئے زمین کو گھیر لیا میں اسکو دیکھکر بیہوش ہوگیا جسوقت ہوش میں آیا اسکے اسقدر بڑے ہونے سے
متعجب تھا جبرئیل نے کہا کہ یا رسولخدا میرے پیدا ہونے سے آپ تعجب کرتے ہیں اور بیہوش ہوگئے اگر اسرافیل کی خلقت کو دیکھو تو کیا حال ہو وہ بارہ
بازو رکھتا ہے کہ ایک بازو اسکا مشرق میں ہے اور ایک مغرب میں اور عرش اسکے کاندھے پر ہے اور پاؤں اُس کے ساتویں زمین پر ہیں اور سر اُس کا
عرش سے گزر گیا ہے اور باوجود اسکے کبھی خوف خدا سے مانند چڑیا کے ہو جاتا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا حضرت نے کہ خدا کا پیدا
کیا ہوا ایک فرشتہ ہے کہ اسکو دردائیل کہتے ہیں اُس کے سولہ ہزار بازو ہیں اور ہر بازو کے درمیان ہوا ہے اور وہ ہوا اسقدر ہے کہ جیسے زمین سے آسمان تک

سورۃ الفاطر یا سورۃ ملائکۃ

رکوع

اور بعضی روایتوں میں ہے کہ بعضے فرشتے اس قدر بڑے ہیں کہ انکے آنکھوں کے آنسو کے قطرہ میں کشتی کئی سو برس تک چلی جائے اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ جس وقت خدا تعالیٰ میکائیل کو حکم کرتا ہے دنیا میں اُتریگا تو ہوتا ہے پاؤں اُسکا دہنا آسمان ساتویں پر اور دوسرا پاؤں زمین ساتویں پر اور کچھ
خدا تعالیٰ کے فرشتے ہیں کہ آدھے تو برف سے بنے ہیں اور آدھے آگ سے اور کہتے ہیں وہ کہ اے جمع کرنیوالے برف اور آگ کے ثابت رکھ تو ہمارے دلوں کو
اپنی طاعت پر اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے فرشتے ہیں کہ انکے کان سے آنکھ تک فرق پانسو برس کی راہ کا ہے اور فرشتے نہ کھاتے ہیں اور نہ پیتے ہیں اور
نہ مجامعت کرتے ہیں اور عرش کی ہوا سے زندگانی کرتے ہیں اور بعضے فرشتے ایسے ہیں کہ قیامت تک رکوع میں ہیں اور بعضے قیامت تک سجدہ میں ہیں اور
فرشتوں سے زیادہ کوئی خلقت خدا کی نہیں ہے اور ہر دن کو یا ہر رات کو ستر ہزار فرشتے نازل ہوتے ہیں اور خانہ کعبہ کا طواف کرتے ہیں پھر رسولخدا صلعم
کے پاس جاتے ہیں اور پھر امیر المومنین علیہ السلام کے پاس پس سلام کرتے ہیں اُسپر اور پھر حسین علیہ السلام کے پاس آتے ہیں پس قیام کرتے ہیں اُس کے پاس
اور بوقت سحر انکے واسطے زینہ رکھا جاتا ہے اور پھر وہ کبھی نہیں آتے ہیں اور امیر المومنین علیہ السلام سے کسی نے خدا تعالیٰ کی قدرت سے سوال کیا تھا حضرت نے
کھڑے ہو کر خطبہ پڑھا اور خدا تعالیٰ کی تعریف بیان کی اور فرمایا کہ خدا تعالیٰ کے ایسے فرشتے ہیں کہ اگر ایک فرشتہ اُن فرشتوں میں سے زمین پر
اُترے تو زمین اُسکی گنجائش نہ رکھے کہ نہایت بڑا ہے وہ اور ایسے ہی اُسکے پر اور بازو بڑے بڑے ہیں اور بعضے انہیں سے ایسے ہیں کہ اگر جن اور انسان کو
تکلیف دیجائے کہ انکا وصف بیان کرو تو نہ بیان کر سکیں انکے بدنوں کے جوڑوں کے آپس میں نہایت دور ہونیکے سبب اور اُنکی صورت کے حسن ترکیب کی
جہت سے اور کیونکر وصف بیان کرسکے کوئی اُن فرشتوں کا کہ جنکے دونو شانوں کے درمیان سات برس کے راہ کا فاصلہ ہے اور بعضا انہیں سے ایسا ہے
کہ اپنے ایک بازو سے تمام دنیا کو گھیر لیوے اور اُسکے بدن کا تو کیا ذکر ہے اور بعضے انہیں سے ایسے ہیں کہ آسمان انکے نیفہ کی جگہ تک ہیں اور بعضے ایسے
ہیں کہ قدم انکے نیچے کے ہوا پر ہیں کہ اُنکو قرار نہیں ہے اور ساتوں زمینیں انکے گھٹنوں تک ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ اگر تمام پانی انکے انگوٹھے کے گڑھے
میں ڈالے جائیں تو اُسمیں سما جائیں اور بعضے انہیں سے ایسے ہیں کہ اگر کشتی انکے آنسو میں ڈالی جائے تو ہمیشہ جاری رہے پس بزرگ اور برکت والا ہے
خدا بہت نیک پیدا کرنیوالا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد زیادہ کرنے خلقت سے عام ہے خواہ ملائکہ ہوں خواہ جن اور انسان اور حضرت صادق علیہ السلام
سے منقول ہے کہ قضا اور قدر مخلوق خدا کی ہیں اور خدا زیادہ کرتا ہے پیدائش میں جو چاہتا ہے إِنَّ اللَّهَ تحقیق خدا عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ
قَدِيرٌ اوپر ہر چیز کے قادر ہے پیدائش کے زیادہ کرنے پر اور ملائکہ کے بھیجنے پر مَا يَفْتَحِ اللَّهُ جس چیز کو کہ کھولتا ہے اور کشادہ کرتا ہے
خدا لِلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے یعنی اُنپر بھیجتا ہے خدا مِنْ رَّحْمَةٍ رحمت اور بخشش اپنی میں سے جیسے کہ نعمت اور عافیت اور صحت اور
علم اور سوا اسکے تو فَلَا مُمْسِكَ لَهَا پس نہیں کوئی بند کرنیوالا واسطے اسکے اور ما شرطیہ مفعول یفتح کا ہے اور ایسے ہی ما یمسک کا حال ہے
وَمَا يُمْسِكْ اور جس چیز کو کہ روکتا ہے خدا اپنی بخشش اور رحمت میں سے واسطے مصلحت کے تو فَلَا مُرْسِلَ لَهُ پس نہیں ہے کوئی
بھیجنے والا واسطے اسکے مِنْ بَعْدِهِ پیچھے اُس سے کہ خدا جسکو روک رکھے وَهُوَ الْعَزِيزُ اور وہ خدا غالب ہے ہر چیز میں چاہے کشادہ
کرے چاہے روک رکھے کوئی اُس سے نزاع کرنیوالا نہیں ہے الْحَكِيمُ حکمت والا ہے کہ کشادہ کرنا اور بند کرنا اُس کا موافق حکمت کے
ہے اور اب خدا تعالیٰ اپنی نعمتوں کے ذکر اور شکر کا حکم کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا أَيُّهَا النَّاسُ اے آدمیو اذْكُرُوا ذکر کرو تم اور یاد کرو تم
زبان اور دل سے نِعْمَتَ اللَّهِ نعمت خدا کو کہ انعام کی ہے عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے پس چاہئے کہ اقرار کرو تم اُسکا اور اُسکے عطا کرنیوالے
کی طاعت میں مشغول رہو اور بعد اسکے اُس امر کا ذکر کرتا ہے کہ جسکے سبب مستحق عبادت کا وہی ہے نہ غیر اُسکا چنانچہ فرماتا ہے کہ هَلْ مِنْ خَالِقٍ
کیا ہے کوئی پیدا کرنیوالا یعنی نہیں ہے غَيْرُ اللَّهِ سوائے خدا کے کہ يَرْزُقُكُمْ روزی دیتا ہے تمکو مِنَ السَّمَاءِ آسمان سے باران رحمت
نازل کرکے وَالْأَرْضِ اور زمین سے روئیدگی کا کر لَا إِلَٰهَ إِلَّا هُوَ کوئی معبود قابل پرستش کے نہیں ہے مگر وہ خدا ئے پاک فَأَنَّىٰ
تُؤْفَكُونَ پس کہاں پھیرے جاتے ہو تم توحید سے اور طریق حق سے طرف شرک و گمراہی کے اور کس وجہ سے تم خدا کا شریک مقرر کرتے ہو اور ابن عباس سے

منقول ہے کہ مراد اس سے اہل مکہ ہیں کہ خدا تعالیٰ نے انکو نعمت مکہ میں رہنے کی دی کہ وہ حرم محترم ہے اور قتل اور قید اور غارت ہونیکی ضرر سے ان کو
محفوظ رکھا بخلاف اور عربوں کے جو کہ انکے گرد رہتے ہیں کہ دشمن انپر ظلم کرتے تھے پس خدا تعالیٰ اس نعمت کو یاد دلاتا ہے تاکہ شکر گزاری میں اسکے
مشغول ہوں اور مراد اس سے نعمت عافیت کی ہے اور اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کی تسلی کرتا ہے کہ وَاِنْ يُّكَذِّبُوْكَ اور اگر جھٹلاتے
ہیں وے مکہ والے تجھکو اے محمد صلعم کہ تیری نبوت کو حق نہیں کہتے ہیں فَقَدْ كُذِّبَتْ پس تحقیق جھٹلائے گئے ہیں رُسُلٌ مِّنْ قَبْلِكَ پیغمبر پہلے
تجھسے اور انہوں نے اسپر صبر کیا ہے تاکہ ثواب کامل کو پہنچیں پس تو بھی انکی پیروی کر صبر کرنیمیں وَاِلَى اللّٰهِ تُرْجَعُ الْاُمُوْرُ اور طرف خدا کے
پھیرے جاتے ہیں سب کام اور تجھکو صبر کرنیمیں اور انکو جھٹلانے پر جزا دیگا اور بعد اسکے خدا تعالیٰ لوگونکو ڈراتا ہے دنیا پر غرور کرنیسے کہ يٰۤاَيُّهَا
النَّاسُ اے آدمیو اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ تحقیق وعدہ خدا کا قیامت میں جزا دینے کا حَقٌّ حق ہے اور ہرگز اسمیں خلاف نہیں ہے
فَلَا تَغُرَّنَّكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا پس چاہئے کہ نہ فریب دیوے تمکو زندگانی دنیا کی اور اسپر مغرور نہو جاؤ کہ اسکے فائدے تمکو غافل کر دیں آخرت
کے طلب کرنیسے اور اسکے واسطے کوشش کرنیسے وَلَا يَغُرَّنَّكُمْ اور چاہئے کہ نہ فریب دیوے تمکو بِاللّٰهِ ساتھ کرم اور بخشش اور رحم خدا کے
الْغَرُوْرُ شیطان فریب دینے والا اسطرح سے کہ خدا کی بخشش پر تکیہ کرکے تم گناہ کرنے لگو اور خدا کے کرم کے بھروسے پر حرام کے کرنیمیں مشغول ہو
اور اپنے دل میں ٹھیراؤ کہ خدا تو بڑا غفور و رحیم ہے بخشدیگا اس گناہ کو گر اور یہ وسوسہ شیطان کا ہے کہ جو تمہارے دل میں ڈالتا ہے اور چاہئے کہ
شیطان تمکو توبہ کرنیسے نہ باز رکھے اسطرح سے کہ تمہارے دل میں وسوسہ ڈالے اور تم اپنے دل میں کہنے لگو کہ ابھی تو جیتے ہیں آئندہ کو توبہ کرینگے اور اس
خیال سے تم توبہ نہ کرو اور گناہ ہمیشہ کرتے رہو اسی امید میں کہ آئندہ کو توبہ کر لینگے لیکن موت کا کیا حال معلوم ہے اگر ایک مرتبہ بھی آگئی اور توبہ
نصیب نہوئی تو پھر گناہوں کے سبب سے گرفتار عذاب اور بلا ہو جاؤگے یہ فریب شیطان کا ہے کہ عداوت اور دشمنی کی جہت سے ایسا وسوسہ
تمہارے دل میں ڈالتا ہے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ اِنَّ الشَّيْطٰنَ لَكُمْ عَدُوٌّ تحقیق شیطان واسطے تمہارے دشمن ہے قدیم سے
فَاتَّخِذُوْهُ عَدُوًّا پس پکڑو یعنی اختیار کرو تم بھی اسکو دشمن اور اس سے ڈرتے رہو ہر حال میں ایسا نہو کہ تمکو فریب دیکر ہمیشہ کو عذاب میں
مبتلا کروا دے کہتے ہیں کہ کسی نے ایک بزرگ سے پوچھا کہ شیطان سے کیونکر دشمنی کریں کہا کہ اپنے نفس کے خواہش کی پیروی مت کرو جو کہ مخالف
شرع کے ہو اور اپنے آرزو کے مطابق مت کرو اگر شرع سے اسمیں اجازت نہو اور جو کچھ کرو موافق شرع کے اور مخالف طبیعت کے کرو اِنَّمَا
يَدْعُوْا سوا اسکے نہیں کہ بلاتا ہے شیطان مخالف شرع کے دنیا کیطرف رغبت دلاکر حِزْبَهٗ گروہ اپنے کو جو آدمی کہ پیروی اور
فرمانبرداری اسکی کرتے ہیں لِيَكُوْنُوْا مِنْ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ تاکہ ہوتیں وہ یاروں دوزخ سے آپمیں اور اجمال ان لوگونکا بیان کرتا ہے کہ جن
لوگوں نے شیطان کی بات کو انکو قبول کیا ہے اور فرماتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ كَفَرُوْا جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہے اور شیطان کے کہنے کو قبول کیا ہے لَهُمْ
عَذَابٌ شَدِيْدٌ واسطے انکے عذاب ہے سخت آخرت میں وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں اور شیطان کی انہوں نے مخالفت
کی ہے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے ہیں انہوں نے اچھے لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ واسطے انکے بخشش ہے پروردگار کیطرف سے وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ اور اجر بڑا
کہ ہمیشہ بہشت میں رہنا ہوگا اور فرماتا ہے خدا کہ اَفَمَنْ زُيِّنَ لَهٗ کیا پس وہ شخص کہ آراستہ کی گئی ہے واسطے اسکے سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی عمل اسکی
فَرَاٰهُ حَسَنًا پس دیکھتا ہے اسکو نیک پس وہ مانند اس شخص کے ہے کہ برے عمل کو نیک نہیں دیکھتا ہے بلکہ نیک اور بد میں وہ فرق کرتا ہے یہ جواب فَمَنْ زُيِّنَ
کا کہ محذوف ہے اور وہ لفظ پس وہ سیتی ہے یعنی وہ شخص کہ آراستہ ہوا ہے واسطے اسکے عمل برا اسکا کہ وہ اپنے عمل بد کو اچھا جانتا ہے اور باطل کو حق جانتا ہے
وہ برابر اس شخص کے نہیں ہے کہ برے عمل کو برا جانتا ہے اور اچھے کو اچھا اور اپنی عقل سے اور دلیلوں سے اچھے اور برے میں فرق کرتا ہے اور بعضے کہتے
ہیں جو کہ برے عمل کو اچھا دیکھتا تھا وہ ابوجہل تھا کہ شرک کو اور پیغمبر کی تکذیب کو اچھا جانتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہود اور نصاریٰ ہیں کہ عناد
رسول خدا کو اچھا جانتے تھے اور یا خوارج ہیں اور سو عمل انکا تاویلیں باطل ہیں فَاِنَّ اللّٰهَ پس تحقیق خدا يُضِلُّ چھوڑ دیتا ہے گمراہی میں پڑا ہوا

ع ۷ ۱۳

مَنْ یَّشَآءُ جسکو چاہتاہے اور وہ شخص وہ ہے کہ بسبب زیادتی عناد اور انکار کے لطف آلہی اُسمیں تاثیر نہیں کرتا ہے اس جہت سے خدا تعالی نے اُسکو اُسکے حال پر چھوڑ رکھاہے اور اس سبب سے وہ بُرے کو اچھا اور اچھے کو بُرا دیکھتے ہیں وَیَھْدِیْ مَنْ یَّشَآءُ اور رہنمائی کرتا ہے جس شخص کو چاہتاہے اور وہ ہر شخص ہے کہ طالب حق کا ہوا اور اُسکی تلاش کرتا ہو اور نیک کو نیک اور بد کو بد جانتاہے خدا تعالی اُسکو توفیق اور لطف عطا کرتاہے کہ وہ بد کو ترک کرتاہے اور نیک پر عمل کرتاہے فَلَا تَذْھَبْ نَفْسُکَ پس چاہئے کہ نہ جائے نفس تیرا یعنی ہلاک ہو وے عَلَیْھِمْ اوپر انکے یعنی انکی گمراہی اور جھٹلانے پر تو اپنے نفس کو ہلاک مت کر حَسَرٰتٍ واسطے حسرتوں کے اور افسوس کے کہ اُنکے ایمان نہ لانے پر تو رکھتاہے یہ مفعول لہٗ واقع ہوا ہے اور یا مصدر ہے فعل محذوف کا یعنی حسرت کرے تو بہت ہی حسرتیں کرنی طرح طرح کے بُرے فعلوں پر کہ ہر فعل اُنکا تقاضا افسوس کرنیکا کرتاہے یعنی انکے افعال پر حسرت مت کر اِنَّ اللہَ تحقیق کہ خدا عَلِیْمٌۢ بِمَا یَصْنَعُوْنَ جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہیں وہ اور انکے ان فعلوں پر خدا تعالی اُنکو سزا دیگا اور اپنی توحید کی دلیلیں بیان کرتاہے چنانچہ فرماتاہے کہ وَاللہُ الَّذِیْٓ اور خدا ہے حق وہ شخص ہے کہ اَرْسَلَ الرِّیٰحَ بھیجاہے اُس نے ہواؤنکو فَتُثِیْرُ پس اُٹھاتی ہیں وہ ہوائیں سَحَابًا بادل کو فَسُقْنٰهُ پس چلایا ہمنے اُس بادل کو اِلٰی بَلَدٍ مَّیِّتٍ طرف شہر مُردے کے یعنی طرف زمین خشک کے فَاَحْیَیْنَا بِهٖ پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اُس پانی کے جو اُس بادل سے نازل ہوا ہے الْاَرْضَ زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا بعد مرنے اُسکے کے یعنی زمین کو بعد خشک ہونے کے ہمنے اُس پانی سے تر و تازہ اور ہرا اور سبز کیاہے کَذٰلِکَ اسیطرح یعنی مثل زندہ ہونے زمین کے بعد مرنیکے النُّشُوْرُ اُٹھناہے قبروں سے زندہ ہو کر آدمیونکا بعد مرنیکے کہ یہ دونو امر خدا کی قدرت کے نزدیک برابر ہیں اور دونو یکساں ہیں پھر کیا وجہ ہے کہ تم مردہ زمین کے زندہ ہونیکا تو اقرار کرتے ہو اور آدمیوں کا بعد مرنیکے اقرار نہیں کرتے ہو مَنْ کَانَ یُرِیْدُ جو کوئی ہووے کہ ارادہ کرے اور چاہے الْعِزَّةَ عزت اور بزرگی کو تو خدا سے عزت کو طلب کرے کہ فَلِلّٰهِ الْعِزَّةُ جَمِیْعًا پس واسطے خدا کے ہے عزت ساری اور جمیعًا حال واقع ہوا ہے یعنی خدا تعالی کی عزت دینے سے عزت حاصل ہوتی ہے اور پیغمبر اور مومنین اُسکی عزت سے عزت والے ہیں اسواسطے کہ عزت اُسکی فرمانبرداری میں ہے اور ذلت اُسکی مخالفت میں اور رسولخدا صلعم نے فرمایاہے کہ پروردگار عالم ہر روز کہتاہے کہ میں ہوں عزت والا پس جو کوئی ارادہ دنیا کی اور آخرت کی عزت کا کرے تو پس چاہئے کہ وہ عزت والے کی فرمانبرداری کرے اور رسولخدا صلعم نے فرمایاہے کہ فرمایا خدا تعالی نے کہ میں نے پانچ چیزیں پانچ چیزوں میں رکھی ہیں اور آدمی تلاش کرتے ہیں اُنکو دوسری پانچ میں پس کب پاوینگے وہ یعنی نہ پاوینگے میں نے رکھاہے عزت کو اپنی فرمانبرداری میں اور آدمی تلاش کرتے ہیں اُسکو بادشاہوں کے دروازوں پر پس کب پاوینگے وہ اور میں نے رکھاہے علم اور حکمت کو بھوک میں اور آدمی طلب کرتے ہیں اُنکو سیری میں پس کب پاوینگے وہ اور میں نے رکھاہے راحت اور آرام کو بہشت میں اور آدمی تلاش کرتے ہیں اُسکو دنیا میں پس کب پائیں گے وہ اُسکو اور میں نے رکھاہے تونگری کو قناعت میں اور آدمی طلب کرتا ہے اُسکو کثرت مال میں پس کب پاوینگے وہ اُسکو اور میں نے رکھی ہے رضامندی اپنی مخالفت میں خواہش نفس کی اور آدمی تلاش کرتے ہیں اُسکو خواہش طبیعت میں پس کب پاوینگے وہ اُسکو اور فرمایا حضرتؐ نے کہ خداوندا جو کوئی کہ دوست رکھے مجھکو پس روزی دے تو اُسکو موافق گزارہ اور حاجت کے اور جو کوئی دشمن رکھے مجھکو پس کثرت سے دے تو اُسکو مال اور اولاد غرض حضرتؐ کی یہ ہے کہ کثرت مال اور اولاد میں وہ خدا کو بھول جاویگا اور اُس سے غافل ہو جائیگا اور ہمیشہ اپنے مال اور اولاد کے انتظام میں رہیگا اور اس سبب سے جہنم میں داخل ہوگا اور بعد اسکے خدا تعالی فرماتاہے کہ جس سے عزت حاصل ہو وہ ایمان اور نیک عمل ہے چنانچہ فرماتاہے کہ اِلَیْهِ یَصْعَدُ الْکَلِمُ الطَّیِّبُ طرف اُس خدا کے چڑھتاہے کلمہ پاک یعنی قبول ہوتاہے اُسکی درگاہ میں اور کہتے ہیں کہ لفظ کلم جمع ہے اسواسطے اُسکی صفت طیب آیاہے کہ وہ مذکر ہے اور اگر وہ جمع ہوتا تو صفت اُسکی طیبۃ آتی نہ طیب اور اکثر کہتے ہیں کہ لفظ کلم جمع ہے کلمہ کی اور جو لفظ ایسا ہو کہ اُسمیں اور اُسکے واحد میں فقط ہا کا فرق ہو تو وہ لفظ مذکر اور مونث کے دونو کے لئے آتاہے اسواسطے اُسکی صفت طیب واقع ہوا کہ لفظ مذکر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اُسکی تقدیر بعض الکلم الطیب ہے اس صورت میں طیب صفت بعض کی ہوگا نہ کلم کی اور معنی صعود کے یہاں قبول کرنیکے ہیں اس عمل کو اُسکے صاحب اور جس وقت خدا تعالی الطاعت قبول کرتاہے تو اُسکو چڑھنے اور بلند ہونے سے وصف کرتے ہیں اسواسطے کہ ملائکہ بنی آدم کے اعمال کو لکھتے ہیں اور جس جگہ خدا چاہتاہے

بلند کرتے ہیں وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ اور عمل نیک بلند کرتاہے اُس کلمہ پاک کو اور محل قبولیت کو پہنچاتا ہے اور کلمہ طیب کہتے ہیں کہ جمیع ذکر کو شامل ہے
تکبیر اور تسبیح اور دُعا اور قرآن کے پڑھنے کو سب کو اور رسولخدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ تسبیح اربع ہے یعنی سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر
جسوقت بندہ اُنکو کہتاہے تو ملائکہ اُنکو آسمان پر بلند کرتے ہیں اور اگر وہ عمل نیک سے خالی ہو تو قبول نہیں ہوتاہے اور حدیث میں آیا ہے کہ خدا تعالیٰ قبول نہیں
کرتاہے مگر ساتھ عمل صالح کے اور عمل صالح وہ ہے کہ بہ نیت خالص ہو اور موافق حکم خدا کے اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھاہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ کلمۂ اخلاص
اور اقرار کرنا اُن چیزوں کا کہ جو رسولخدا خدا کی سرکار سے لاتے ہیں فرائض اور ولایت جناب امیرؑ یہ بلند کرتے ہیں عمل صالح کو طرف خدا کے اور حضرت صادق
علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ کلمہ طیب مومن کا زبان سے کہنا لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ خلیفۃ رسول اللہ اور عمل صالح دل سے اعتقاد کرنا اسکا ہے
کہ یہ حق ہے خدا کے پاس سے نہیں شک ہے اسمیں اور امام محمد باقر علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ واسطے ہر قوم کے عمل کرنیسے ایک شے
حاصل ہوتی ہے کہ سچا کرتی ہے اُسکو یا جھوٹا کرتی ہے پس جسوقت ابن آدم زبان سے کہے اور سچا کرے عمل اسکا قول اُسکے کو تو بلند کیا جاتاہے قول اُس کا
بسبب عمل کے طرف خدا کے اور جسوقت بندہ کہے زبان سے اور عمل اسکا مخالف ہو اُس کے کہنے کے تو رد کیا جاتاہے اسکا قول اُسکے عمل ناپاک کیطرف اور
لیجاتا ہے اُسکو دوزخ میں اور حضرت صادق علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ وہ دوستی اہلبیتؑ کی ہے اور اشارہ کیا ہے اپنے ہاتھ سے اپنے سینہ کیطرف اور فرمایا کہ
پس جو کوئی نہ دوست رکھے ہمکو تو نہ بلند کریگا خدا اُس کے عمل کو اور حضرت امیر المومنین علیہ السّلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بہ نیت خالص کہے لا الہ الا اللہ تو
مٹ جاتے ہیں گناہ اُسکے جیسے کہ مٹ جاتاہے حرف پوست سفید سے پس جسوقت دوسری مرتبہ کہے بہ نیت خالص کہ لا الہ الا اللہ تو پھٹ جاتے ہیں
اور کھل جاتے ہیں دروازے آسمان کے اور صفیں ملائکہ کی یہانتک کہ بعضا فرشتہ بعضے سے کہتاہے کہ خشوع اور خضوع کرو تم واسطے بزرگی حکم خدا کے
پس جسوقت تیسری مرتبہ کہتاہے بہ نیت خالص لا الہ الا اللہ تو خدا تعالیٰ فرماتاہے کہ قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی کہ البتہ تیرے کہنے والے کو میں بخشونگا
جو گناہ کہ اُسکا ہووے اور بعد اُسکے یہ آیت تلاوت فرمائی الیہ یصعد الکلم الطیب والعمل الصالح یرفعہ یعنی جسوقت کہ عمل اسکا خالص ہووے تو بلند ہوگا قول اُس کا
اور کلام اُسکا وَالَّذِيْنَ يَمْكُرُوْنَ السَّيِّاٰتِ اور جو لوگ کہ مکر کرتے ہیں بُرائیوں کا یہ مکر قریش کا ہے نسبت بہ رسول خدا صلعم پوشیدہ
تاکہ ضرر اور آسیب حضرتؐ کو پہنچائیں اور جو کچھ کہ دار الندوہ میں حضرتؐ کے حق میں مشورہ کیا کہ یا تو اُسکو قید کرو اور یا قتل کرو اور یا نکال دو اس شہر سے
اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُس سے شرک ہے یعنی اور وہ لوگ کہ شرک کرتے ہیں ساتھ خدا کے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيْدٌ واسطے اُنکے ہے عذاب سخت آخرت
میں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ مراد اس سے ریا والے آدمی ہیں کہ جو عذاب الیم میں گرفتار ہونگے وَمَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ لفظ ہو کا ایک
فصل کا ہے درمیان مبتدا اور خبر کے یعنی اور مکر اُن لوگوں کا فاسد اور ہلاک ہوگا بخلاف جزائے مکر کے کہ خدا نے اُنکو دی کہ وہ وقوع میں آئی اور وہ قتل ہوئے
اور اُنکا اخراج ہوا مکہ سے اور ریا یہ کہ ریا اُنکا کچھ فائدہ نہ بخشے اور فاسد اور باطل ہوجائے اور اب خدا تعالیٰ توحید کی دلیلیں بیان کرتاہے کہ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
اور خدا نے پیدا کیا ہے تمکو یعنی باپ تمہارے آدمؑ کو مِّنْ تُرَابٍ مٹی سے پس اصل تمہارے مٹی ہے کہ پہلے تمکو مٹی سے پیدا کیا اور وہ پیدائش تمہارے باپ
کی ہے ثُمَّ مِنْ نُّطْفَةٍ پھر پیدا کیا تمکو نطفہ سے کہ وہ پیدائش آدمؑ کے فرزندوں سے شروع ہوئی ثُمَّ جَعَلَكُمْ پھر کردیا تمکو اَزْوَاجًا جوڑے
مرد اور عورت کو باہم کرکے کہ باعث پیدا ہونے اولاد کا ہے وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى اور نہیں حاملہ ہوتی ہے کوئی عورت وَلَا تَضَعُ اور نہ جنے
اِلَّا بِعِلْمِهٖ مگر ساتھ علم اُسکے کے کہ وہ حمل کو اور جننے اور مُدت حمل کو کہ اُسکی مقرر کی ہوئی ہے اور جو کچھ شکم میں ہے نر یا مادہ سب کو جانتاہے وَمَا
يُعَمَّرُ اور نہیں عمر دیا جاتاہے مِنْ مُّعَمَّرٍ کوئی عمر دیا گیا وَلَا يُنْقَصُ اور نہیں کم کیا جاتاہے مِنْ عُمُرِهٖٓ عمر اُسکے سے کہ وہ عمر دیا
گیاہے غرض یہ ہے کہ عمر کا بڑھا دینا اور گھٹا دینا نہیں ہے اِلَّا فِيْ كِتٰبٍ مگر بیچ کتاب کے کہ وہ لوح محفوظ ہے اور اُسمیں سب لکھا گیا ہے
اور اُس سے باہر کوئی امر نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ معنی اس کے یہ ہیں کہ نہیں دراز ہوتی ہے عمر اور نہ کم ہوتی ہے مگر وہ لوح محفوظ میں لکھا ہوا ہے کہ اگر فرمانبرداری
کریگا خدا کی فلانا فلانے وقت تک باقی رہیگا اور اگر نافرمانی کریگا تو کم کیا جائیگا اُسکی عمر سے جو کہ مقرر ہوئی ہے اور طرف اسکی اشارہ کیا ہے رسولخدا صلعم نے

کہ فرمایا ہے کہ صدقہ دینا اور صلہ رحمی کرنا آباد کرتا ہے گھروں کو اور زیادہ کرتا ہے عمروں کو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہیں جانتا ہوں میں کسی
شے کو جو زیادہ کرے عمر میں مگر ملاپ کرنا رشتہ داروں سے یہانتک کہ ایک آدمی کی عمر مثلاً تین سال کی ہو اور وہ صلہ رحمی کرے تو خدا تعالی تیس ۳۰ برس اسکی
عمر میں بڑھا دے پس عمر اسکی تینتیس ۳۳ سال کی ہو جاوے اور بعد اسکے اسکو موت آتی اور اگر عمر ایک آدمی کی تینتیس ۳۳ سال کی ہو اور وہ اپنے قریبوں سے قطع
کرے پس خدا تعالی تیس ۳۰ سال اسکی عمر میں سے گھٹا دے اور عمر اسکی تین برس کی رہجاوے اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق کہ وہ زیادہ اور کم کرنا عمر کا عَلَى اللّٰهِ
يَسِيْرٌ ۝ اوپر خدا کے آسان ہے چاہے زیادہ کرے عمر کو چاہے کم کرے اسمیں سب قدرت ہے اور اب اپنی قدرت کاملہ کا ذکر کرتا ہے کہ وَمَا
يَسْتَوِي الْبَحْرٰنِ اور نہیں برابر ہیں دو دریا هٰذَا عَذْبٌ فُرَاتٌ یہ پانی شیریں خوش مزہ ہے کہ سَآئِغٌ شَرَابُهٗ خوشگوار
ہے پینا اسکا اور آسانی سے حلق کے نیچے اُتر جاتا ہے وَهٰذَا مِلْحٌ اُجَاجٌ اور یہ دوسرا پانی کھاری کڑوا ہے وَمِنْ كُلٍّ اور ہر ایک دریا
سے نکالکر تَاْكُلُوْنَ لَحْمًا طَرِيًّا کھاتے ہو تم گوشت تازہ یعنی مچھلیوں کو وَّتَسْتَخْرِجُوْنَ اور نکالتے ہو تم اُن دریاؤں
میں سے حِلْيَةً زیور کو یعنی موتی اور مونگا وغیرہ کہ اسکا زیور بناتے ہو تم اور زیور بناکر تَلْبَسُوْنَهَا پہنتے ہو تم اسکو یعنی عورتیں تمھاری اسکو
پہنتی ہیں وَتَرَى الْفُلْكَ اور دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے کشتیوں کو فِيْهِ بیچ اُس دریا کے کہ مَوَاخِرَ پھاڑتے ہیں آب دریا کو
چلنے سے کہ شدت سے چلتے ہیں لِتَبْتَغُوْا تاکہ طلب کرو تم مِنْ فَضْلِهٖ فضل اُس خدا کے سے روزی کو تجارت کرکے وَلَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ اور تاکہ تم شکر کرو اس نعمت کا يُوْلِجُ الَّيْلَ فِي النَّهَارِ داخل کرتا ہے رات کو بیچ دن کے مثلاً موسم گرما میں چھ بجے دن
ہوتا ہے اور موسم سرما میں چھ بجے رات ہوجاتی ہے اور جو وقت کہ دن کا تھا اسمیں رات داخل ہوگئی وَيُوْلِجُ النَّهَارَ فِي الَّيْلِ اور داخل کرتا ہے
دن کو بیچ رات کے مثلاً موسم سرما میں جو چھ بجے رات ہوتی ہے موسم گرما میں وہ وقت دن ہوگیا ہے وَسَخَّرَ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ اور حکم میں کیا آفتاب
اور مہتاب کو کہ كُلٌّ يَّجْرِيْ ہر ایک اُنمیں سے چلتا ہے اپنے اپنے مقام پر لِاَجَلٍ مُّسَمًّى واسطے ایک مدت نام رکھے گئے کے جو کہ انکے چلنے کے واسطے
مقرر ہے کہ اپنے دورہ کو تمام کریں اور یا یہ کہ قیامت تک چلیں اور پھر چلنے سے بند ہوں ذٰلِكُمُ اللّٰهُ وہ خدا کہ کرنیوالا ان چیزوں کا ہے رَبُّكُمْ
پروردگار تمھارا ہے لَهُ الْمُلْكُ واسطے اُسکے ہے بادشاہی وَالَّذِيْنَ تَدْعُوْنَ اور جنکو کہ پکارتے ہو تم اور قتیبہ نے کسائی سے
یدعون پڑھا ہے یا سے غائب کا صیغہ یعنی اور جو لوگ کہ پکارتے ہیں اور پرستش کرتے ہیں مِنْ دُوْنِهٖ سوائے اُس خدا کے اوروں کو مثل بتوں اور
ستاروں کے مَا يَمْلِكُوْنَ نہیں مالک ہیں وہ بت وغیرہ مِنْ قِطْمِيْرٍ مقدار پوست تخم خرما کے جو اُسپر لپٹا ہوا ہوتا ہے اور وہ کسی چیز کی قدرت
نہیں رکھتے ہیں اِنْ تَدْعُوْهُمْ اگر پکارو تم اُنکو جو کہ معبود باطل تمھارے ہیں اے مشرکو واسطے حاصل کرنے نفع اور دور کرنے ضرر کے تو لَا
يَسْمَعُوْا دُعَآءَكُمْ نہ سنینگے وہ پکارنے تمھارے کو اسواسطے کہ وہ پتھر اور لکڑی وغیرہ ہیں وہ کیا سنینگے وَلَوْ سَمِعُوْا اور اگر سنیں وہ تمھارے
پکارنے کو ہمنے فرض کیا لیکن مَا اسْتَجَابُوْا لَكُمْ نہ جواب دینگے وہ تمکو اور تمھارے مراد کو وہ پورا نہ کرینگے اسواسطے کہ وہ نفع پہنچانے اور ضرر کے
دور کرنے پر قدرت نہیں رکھتے ہیں اور یا یہ کہ تمکو اسواسطے وہ جواب نہ دینگے کہ وہ تم سے بیزار ہیں اسسبب سے کہ تم اُنکو معبود کہتے ہو اور وہ اُس دعوے کا انکار
کرتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ اور دن قیامت کے يَكْفُرُوْنَ بِشِرْكِكُمْ کفر کرینگے وہ معبود ساتھ شرک کرنے تمھارے کے
یعنی اقرار کرینگے وہ اُس شرک کے باطل ہونیکا کہ جو تم کرتے ہو اور تمھاری پرستش کا انکار کریں اور کہیں ہمنے تمکو کب کہا تھا کہ ہماری پرستش کرو تم اور بروز قیامت
خدا تعالی انکو گویا کریگا اور وہ اپنی پرستش کرنیوالوں کو بہت ملامت کرینگے وَلَا يُنَبِّئُكَ اور نہ خبر دیگا تجھکو تمام امور کی حقیقت سے اور درستی
اور خرابی امور نفع اور ضرر سے اشیا کے کوئی خبر دینے والا مِثْلُ خَبِيْرٍ مانند خبردار کے جو کہ حقیقت سے سب امور کے واقف ہے اور وہ خدا ہے پاک ہے کہ
ہر ایک شے کی حقیقت سے اطلاع رکھتا ہے اور جانتا ہے یعنی خدا فرماتا ہے کہ جو کچھ ہمنے تمکو خبر دی ہے بتوں سے اور بتوں کی پرستش کرنیوالوں کی یہ سب حق ہے اسواسطے کہ
میں ہر امر کی خبر دیتا ہوں اس حیثیت سے خبردار ہوں جو کہ حق خبردار ہونیکا ہے اور اب خدا تعالی اپنی بے نیازی اور بندوں کی عاجزی اور محتاج ہونا بیان کرتا ہے کہ

ع ۲ ۱۴

جب سے اُسکا معبود حق ہونا اور غیروں کا باطل ہونا لازم آتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ يَآ اَيُّهَا النَّاسُ اے آدمیو اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَى اللّٰهِ تم محتاج ہو
طرف خدا کے اپنی جانوں میں اور روزی میں اور اُسکے راضی ہونے میں اور بہشت کے داخل کرنے میں وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِيُّ اور خدا ہے پاک بےنیاز ہے سب کا
نعمت دینے والا الْحَمِيْدُ ستودہ سراہا گیا اپنی ذات میں اور لفظ ہو کا فصل ہے درمیان مبتدا اور خبر کے اور اب خدا تعالیٰ اپنا غضب ظاہر کرتا ہے فرماتا ہے کہ
اِنْ يَّشَاْ اگر چاہے خدا يُذْهِبْكُمْ لیجاوے تمکو زمین سے اور ہلاک کرے اے کافرو وَيَاْتِ بِخَلْقٍ جَدِيْدٍ اور لاوے خلق نئی کو یعنی
تمہارے سوا اور قوم کو پیدا کرے کہ وہ فرمانبرداری کریں وَمَا ذٰلِكَ اور نہیں ہے وہ لیجانا تمہارا اور لانا قوم دوسری کا عَلَى اللّٰهِ بِعَزِيْزٍ اوپر
خدا کے دشوار بلکہ نہایت آسان ہے اور اب اپنے عدل کا ذکر کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ اور نہیں اُٹھاتا ہے کوئی نفس اٹھانیوالا
وِّزْرَ اُخْرٰى بوجھ گناہ دوسرے کا یعنی ایک آدمی دوسرے آدمی کا گناہ اپنے ذمہ نہیں لے سکتا ہے بلکہ ہر آدمی اپنے ہی گناہ کا بوجھ اُٹھاویگا نہ دوسرے
کے گناہ کا اور تزر کا فاعل وازرة کی ضمیر مونث کی نفس کے طرف پھرتی ہے اور اُخرىٰ کا لفظ بھی مونث نفس کی جہت سے آیا ہے مراد اُس سے نفس ہے
وَاِنْ تَدْعُ مُثْقَلَةٌ اور اگر بلاوے نفس بھاری اور بوجھل گناہوں سے دوسرے نفس کو اِلٰى حِمْلِهَا طرف اٹھانے اُن گناہوں اُسکے کی تو لَا يُحْمَلْ
مِنْهُ نہ اُٹھایا جائیگا اُس سے شَيْءٌ کوئی چیز اُسکے گناہوں سے وَّلَوْ كَانَ اگرچہ ہووے وہ شخص کہ جسکو بلاتا ہے گناہ کے اٹھانیکو ذَا قُرْبٰى
صاحب قرابت کا اور یگانگت کا مثل باپ اور ماں اور بھائی اور بہن کے اسواسطے کہ سب درماندہ اور اپنے اپنے حال میں گرفتار ہونگے کہتے ہیں کہ قیامت
میں ماں اور اُسکے فرزند کو میدانِ حشر میں لاکر کھڑا کریں کہ وہ دونوں گناہوں سے گرانبار ہوں اور ماں اپنے گناہوں کو یاد کرکے اپنے فرزند سے کہے کہ حق جننے اور دودھ
پلانے اور پرورش کرنے کا بجالا اور ایک گناہ کو میرے تو اُٹھالے فرزند کہے کہ میں خود درماندہ ہوں اور اپنے گناہوں میں گرفتار ہوں اور اہل عناد اور
کفار کو جو ڈرانا اور وعدہ عذاب کا ذکر کرنا کچھ فائدہ نہیں کرتا ہے تو فرماتا ہے کہ اِنَّمَا تُنْذِرُ الَّذِيْنَ سوائے اسکے نہیں کہ ڈراتا ہے تو اُن
لوگوں کو اے محمد صلعم کہ جو يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ ڈرتے ہیں وہ پروردگار اپنے سے بِالْغَيْبِ ساتھ غیب کے کہ عذاب سے غائب ہیں اور اُسکو نہیں دیکھا
ہے اور بدون دیکھے ہوئے اُس سے ڈرتے ہیں اور جسوقت لوگوں سے غائب ہوتے ہیں تنہائی میں اور پوشیدہ سے عبادت کرتے ہیں اور عذاب خدا سے خوف
کرتے رہتے ہیں وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کرتے ہیں نماز کو کہ ہمیشہ پڑھتے رہتے ہیں وَمَنْ تَزَكّٰى اور جو کوئی پاکیزہ اور پاک ہووے
گناہوں سے فَاِنَّمَا يَتَزَكّٰى پس سوائے اسکے نہیں کہ پاک ہوتا ہے لِنَفْسِهٖ واسطے نفس اپنے کے کہ وہ پاکیزگی اُسکے نفس کو فائدہ بخشے گی وَاِلَى اللّٰهِ
الْمَصِيْرُ اور طرف خدا کے ہے پھرنا سب کا واسطے جزائے اعمال کے پس پاکیزہ لوگوں کو عوض نیک عطا ہوگا اور فرماتا ہے کہ وَمَا يَسْتَوِي الْاَعْمٰى
اور نہیں برابر ہے اندھا کہ وہ گمراہ یا جاہل ہے وَالْبَصِيْرُ اور بینا کہ وہ مومن یا عالم ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ مثال واسطے پروردگار عالم کے اور بتوں کے
ہے یعنی بت کہ کسی چیز کو دریافت نہیں کرسکتے ہیں اور خدا تعالیٰ دانا اور بینا ہے اسواسطے فرمایا کہ نہیں برابر ہے اندھا اور بینا وَلَا الظُّلُمٰتُ
اور نہ اندھیری کہ وہ باطل ہے وَلَا النُّوْرُ اور نہ روشنی کہ وہ حق ہے وَلَا الظِّلُّ اور نہ سایہ کہ وہ ثواب ہے وَلَا الْحَرُوْرُ اور نہ دھوپ اور
گرمی کہ وہ عذاب ہے دوزخ کا یعنی اندھا بینا کے برابر نہیں ہے اور اندھیرا روشنی کے برابر نہیں ہے اور سایہ دھوپ کی حرارت کے برابر نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں
کہ شب کی ہوائے گرم کو حرور کہتے ہیں اور دن کی ہوائے گرم کو سموم وَمَا يَسْتَوِي الْاَحْيَآءُ اور نہیں برابر ہیں زندے وَلَا الْاَمْوَاتُ
اور مُردے یعنی مومنین کہ دل اُنکے زندہ ہیں خدا کی معرفت سے وہ برابر کافروں کے نہیں ہیں کہ دل اُنکے مُردہ ہیں بسبب شرک کے اِنَّ اللّٰهَ يُسْمِعُ
تحقیق کہ خدا سُنواتا ہے رہنمائی کی باتوں کو مَنْ يَّشَآءُ جسکو چاہتا ہے توفیق اور لطف عطا کرکے جو کوئی طالب حق کا ہو اور ہدایت پانیکی تلاش میں ہو نہ
وہ لوگ کہ طریق عناد اور سرکشی میں گرفتار ہوں باوجود دیکھنے دلیلوں اور معجزوں ظاہر کے وَمَآ اَنْتَ اور نہیں ہے تو اے محمد صلعم بِمُسْمِعٍ سنانیوالا باتوں کا
مَّنْ فِي الْقُبُوْرِ اُن شخصوں کو کہ بیچ قبروں کے ہیں یعنی جو لوگ کہ سخت کافر ہیں اور حق کو نہیں سنتے ہیں خدا تعالیٰ نے اُنکو مُردے فرمایا ہے جو کہ قبروں میں ہوتے
ہیں اور یہ مبالغہ رسول خدا صلعم کے نا اُمید کرنیکا ہے کفار کے ایمان لانیسے یعنی جیسے کہ سُنوانا مُردوں کا دشوار ہے تجھ پر ایسے ہی سُنوانا سخن حق کا دشوار ہے تجھکو اُن

لوگوں کو کہ اصرار کرتے ہیں کفر پر اور حق کے سننے سے نفع جو حاصل نہیں کرتے ہیں تو وہ گویا ایسے ہیں کہ سنتے ہی نہیں ہیں اسواسطے فرمایا کہ وہ سنتے نہیں ہیں
مثل مردوں کے جو کہ قبروں میں ہیں تیرے قول کو اِنْ اَنْتَ نہیں ہے تو اے محمد صلعم اِلَّا نَذِیْرٌ مگر ڈرانیوالا کہ تو ہمارے عذاب سے انکو ڈراتے
اور ایمان کے واسطے انکو ناچار کرنا تیرے ذمہ نہیں ہے اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ تحقیق کہ ہمنے بھیجا ہے تجھکو اے محمد صلعم ساتھ دین حق کے کہ وہ
اسلام ہے بَشِیْرًا وَّنَذِیْرًا خوشخبری دینے والا بہشت کی مومنین کو ڈرانیوالا کافروں اور گنہگاروں کو عذاب سے اور بشیر اور نذیر حال واقع ہوتے ہیں
وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اور نہیں ہے کوئی امت پہلی امتوں میں سے اِلَّا خَلَا فِیْهَا مگر کہ گزرا ہے درمیان اسکے نَذِیْرٌ ڈرانیوالا کہ وہ پیغمبر ہے یا
وصی پیغمبر اسواسطے کہ زمانہ حجتِ خدا سے خالی نہیں رہا اور بعد اسکے رسولخدا صلعم کی تسلی کے لئے فرماتا ہے کہ وَاِنْ یُّكَذِّبُوْكَ اور اگر جھٹلاویں وہ تجھکو اے
محمد صلعم یعنی کفار قریش کے تو انکے اسکا تعجب مت کر اور رنج اپنی طبیعت مبارک کو مت پہنچا کہ فَقَدْ كَذَّبَ الَّذِیْنَ پس تحقیق جھٹلایا ہے ان لوگوں نے
کہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے انکے تھے پیغمبروں اپنے کو کہ جَآءَتْهُمْ رُسُلُهُمْ آئے انکے پاس پیغمبر انکے بِالْبَیِّنٰتِ ساتھ معجزوں کے اور دلیلوں روشن کے
وَبِالزُّبُرِ اور ساتھ نوشتوں آسمانی کے کہ وہ صحیفہ شیث اور ادریس اور ابراہیم کے تھے وَبِالْكِتٰبِ الْمُنِیْرِ اور ساتھ کتاب روشن کے کہ بیان کرنیوالے
حلال اور حرام کے حکموں کے تھے مثل توریت اور انجیل کے اور ان لوگوں نے اسکو جھٹلایا اور ایمان اسپر نہ لائے ثُمَّ اَخَذْتُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا پھر پکڑا میں نے ان
لوگوں کو کہ کافر ہوئے اور عذاب میں انکو گرفتار کیا انکے جھٹلانے کے سبب سے فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ پس کیونکر تھا انکار میرا انپر اور نازل کرنا عذاب کا انپر
اور پھر دلیلیں توحید کی بیان کرتا ہے کہ اَلَمْ تَرَ کیا نہ دیکھا تو نے اے دیکھنے والے کہ اَنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا نے اپنی قدرت اور رحمت سے اَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ نازل کیا ہے آسمان سے مَآءً پانی کو کہ وہ باران رحمت ہے فَاَخْرَجْنَا پس نکالا ہم نے اپنی قدرت سے بِهٖ ساتھ اس پانی کے
ثَمَرٰتٍ پھلوں کو کہ مُّخْتَلِفًا اَلْوَانُهَا مختلف ہیں رنگ انکے اور قسم قسم کے ہیں مثل خرما اور انگور اور انار کے اور مختلفا صفت ثمرات کی ہے
اور الوانہا فاعل مختلفا کا ہے وَمِنَ الْجِبَالِ اور پہاڑوں سے کہ پیدا کئے ہوئے ہمارے ہیں جُدَدٌ رستے ہیں بِیْضٌ سفید وَّحُمْرٌ اور سرخ کہ
مُّخْتَلِفٌ اَلْوَانُهَا مختلف ہیں رنگ انکے کہ کوئی زیادہ سرخ ہے اور کوئی کم سرخ ہے وَغَرَابِیْبُ سُوْدٌ اور سیاہ نہایت کالے وَمِنَ
النَّاسِ اور آدمیوں سے وَالدَّوَآبِّ اور زمین پر چلنے والے جانداروں سے وَالْاَنْعَامِ اور چارپایوں سے کہ یہ سب پیدا کئے ہمارے ہیں مُخْتَلِفٌ
اَلْوَانُهٗ مختلف اور طرح طرح کے ہیں رنگ انکے كَذٰلِكَ اسیطرح سے جیسے کہ رنگ پھولوں کے اور پہاڑوں کے مختلف ہیں اور فرماتا ہے
کہ اِنَّمَا یَخْشَى اللّٰهَ سوائے اسکے نہیں کہ ڈرتے ہیں خدا سے مِنْ عِبَادِهِ بندوں اسکے میں الْعُلَمٰٓؤُا علما ہی اسواسطے کہ شرط خوف کرنے کی
جاننا خدا کا اور واقف ہونا انکی صفات اور افعال کا ہے اور اسی مقام سے ہے کہ رسولخدا نے فرمایا ہے کہ میرا خوف خدا تعالیٰ سے تم سے زیادہ ہے اور نیز
فرمایا ہے کہ جو کوئی تم میں سے خدا کو زیادہ جانتا ہے وہ خدا سے زیادہ ڈرتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علما سے وہ لوگ مراد ہیں کہ جنکا قول
مطابق انکے فعل کے ہے اور جو کوئی ایسا نہیں ہے وہ عالم نہیں ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ علم خدا کا اور جاننا اسکا عمل سے ملا ہوا ہے پس
جو کوئی کہ پہچانیگا خدا کو تو خوف کریگا اس سے اور برانگیختہ کریگا اسکو خدا کا پہچاننا طرف عمل کے کہ وہ مشغول ہو طاعت خدا میں اور علما اور پیروی کرنیوالے
علم کے وہ لوگ ہیں کہ پہچانتے ہیں خدا کو پس عمل نیک کرتے ہیں واسطے اسکے اور رغبت کرتے ہیں طرف اسکے اور تحقیق کہ فرمایا ہے خدا نے انما یخشی اللہ من عبادہ
العلماء اِنَّ اللّٰهَ عَزِیْزٌ تحقیق کہ خدا غالب ہے بدلا لینے میں ان لوگوں سے جو کہ کفر پر اصرار کرتے ہیں اور حد سے گزرتے ہیں غَفُوْرٌ بخشنے والا ہے اسکو
جو کہ توبہ کرے کفر سے اور گناہوں سے اِنَّ الَّذِیْنَ یَتْلُوْنَ كِتٰبَ اللّٰهِ تحقیق جو لوگ کہ پڑھتے ہیں کتاب خدا کو یعنی قرآن کو اور اسکے حکموں پر عمل کرتے ہیں
وَاَقَامُوا الصَّلٰوةَ اور قائم کرتے ہیں نماز کو کہ ہمیشہ مع شرائط اور ارکان کے بجا لاتے ہیں وَاَنْفَقُوْا اور خرچ کرتے ہیں راہ خدا میں مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ
اس چیز سے کہ روزی دی ہے ہمنے انکو سِرًّا پوشیدہ یعنی پوشیدہ راہ خدا میں دیتے ہیں کہ ریا سے محفوظ رہیں وَّعَلَانِیَةً اور ظاہر دیتے ہیں کہ اور لوگوں کو بھی دینے
کی رغبت ہو اور یا یہ کہ صدقۂ سنت کو پوشیدہ دیتے ہیں اور واجب کو ظاہر میں کہ نہ دینے کی تہمت سے محفوظ رہیں اور یہ دو تو تمیز واقع ہوتے ہیں اور [illegible] میں یَّرْجُوْنَ

ع ۲ ۱۵

امید رکھتے ہیں وہ تجارۃ لن تبور سوداگری کی کہ ہرگز نہ ہلاک ہو اور نہ کھوٹے اور نقصان والے ہووے وہ مراد اُس سے ثواب ہے ہمیشہ کا کہ کبھی منقطع نہ ہووے یعنی امید رکھتے ہیں وہ اُس تجارت کی کہ کبھی اُسمیں نقصان نہ ہو لیوفیھم تاکہ پورا دیوے اُنکو خدا تعالیٰ اجورھم جزا اُنکے عملوں کی ویزیدھم اور زیادہ دیوے اُنکو زیادہ کرکے اُنکی نیکیوں کو من فضلہ فضل اپنے سے دیوے یعنی اُنکے عملوں پر نیکیوں کو زیادہ کرکے اُنکو اپنے فضل وکرم سے اور زیادہ دیوے اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ وہ شفاعت ہے کہ جو خدا تعالیٰ دیوے اُس شخص کیواسطے کہ اُسپر دوزخ واجب ہوتی ہو اور اسکے ساتھ اس نے دنیا میں نیکی کی ہو انہ تحقیق کہ وہ خدا غفور بخشنے والا ہے اُنکے گناہوں کا شکور قدردان ہے کہ مزدوری دینے والا ہے اُنکی طاعت کا اور بعضے روایت کرتے ہیں کہ یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں ہے کہ جو بامید ثواب قرآن کی تلاوت کرتے ہیں اور اب رسولخدا صلعم کیطرف خطاب کرکے فرماتا ہے کہ والذی اوحینا الیک اور وہ چیز کہ وحی کی ہے ہم نے طرف تیرے من الکتاب کتاب سے کہ وہ قرآن ہے ھو الحق وہ حق ہے کہ مصدقا سچا کرنیوالا ہے لما بین یدیہ واسطے اسکے کہ آگے اسکے ہیں مثل توریت اور انجیل کے اور مطابق ہے اُنکے توحید اور عقائد میں و رمقصد تا حال واقع ہوا ہے ان اللہ تحقیق کہ خدا بعبادہ لخبیر ساتھ بندوں اپنے کے البتہ خبردار ہے کہ اُنکی نیتوں کو جانتا ہے بصیر دیکھنے والا ہے اُنکے ظاہر حال کو اور قرآن کی تصدیق یا تکذیب جو کرتے ہیں اُسپر پوشیدہ نہیں ہے ثم اورثنا پھر وارث کیا ہمنے الکتاب کتاب کا یعنی قرآن کا الذین اصطفینا اُن لوگوں کو کہ برگزیدہ کیا ہمنے اُنکو من عبادنا بندوں اپنے سے اصطفینا کا مفعول کہ وہ ضمیر ہم کی ہے اور الذین کیطرف وہ پھرتی ہے وہ محذوف ہے یعنی بعد اسکے کہ وحی کیا ہے ہمنے تجھ پر قرآن کو پس وارث کیا ہم نے اسکا اور میراث میں دیا ہے ہمنے اُن لوگوں کو کہ بعد تیری وفات کے ہونگے بندے نیکبخت کہ وہ برگزیدہ ہمارے ہیں فمنھم پس بعضے اُن بندوں میں سے ظالم لنفسہ ظلم کرنیوالے ہیں واسطے نفس اپنے کے کہ اُنسے قصور ہوا ہے قرآن پر عمل کرنیمیں ومنھم اور بعضے اُنمیں سے مقتصد میانہ رو ہیں کہ اکثر اوقات قرآن پر عمل کرتے ہیں ومنھم اور بعضے اُنمیں سے سابق بالخیرات آگے بڑھنے والے ہیں ساتھ نیکیوں کے کہ ہمیشہ قرآن پر عمل کرتے ہیں باذن اللہ بحکم خدا اُسکی توفیق عطا کرنے سے اور یہی تفسیر لوگوں میں مشہور ہے اور ضمیر منھم کی الذین اصطفینا کیطرف پھیرتے ہیں اور صحیح یہ ہے کہ ظالم لنفسہ وہ شخص ہے کہ جو حق امام زمانہ کا نہ پہچانے اور مقتصد وہ ہے کہ جو حق امام زمانہ کا پہچانے اور سابق بالخیرات امام ہے اور ضمیر منھم کی عباد کیطرف پھرتی ہے نہ الذین اصطفینا کیطرف اسواسطے کہ جو برگزیدہ ہیں وہ ظالم لنفسہ نہیں ہوتے اور اسکی تفسیر میں ابو درداء سے روایت بیان کرتے ہیں کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ سابق تو وہ ہے کہ بغیر حساب بہشت میں جائیگا اور مقتصد وہ ہے کہ جس سے تھوڑا سا حساب لیا جائیگا اور ظالم لنفسہ بعد دیر کے بہشت میں داخل ہوگا اور یہ وہ لوگ ہیں کہ جو کہینگے کہ شکر ہے خدا کا کہ ہم سے رنج کو لیگیا اور عائشہ سے روایت بیان کرتے ہیں اُس نے کہا کہ کل بہشت میں جائینگے لیکن سابق تو وہ ہے کہ جو رسولخدا کے زمانہ میں گزرا ہے اور حضرت نے اُسکے بہشتی ہونیکی گواہی دی ہے اور مقتصد وہ ہے کہ جنے اُن حضرت کے چلن کی پیروی کی ہے اُنکے اصحاب میں سے یہانتک کہ اُنمیں جا ملا اور ظالم لنفسہ مثل میرے اور تمہارے ہے اور دوسری روایت میں عائشہ سے یہ ہے کہ سابق وہ ہے کہ جو ہجرت سے پہلے ایمان لایا ہے اور مقتصد وہ ہے کہ جو بعد ہجرت ایمان لایا ہے اور ظالم ہم ہیں اور عمر بن خطاب سے روایت ہے بیان کرتے ہیں کہ اُسنے کہا کہ سابق ہمارا سابق ہے اور مقتصد ہمارا ناجی ہے اور ظالم ہمارا بخشا گیا ہے اور بعضے لوگ اُنمیں سے کہتے ہیں کہ ظالم وہ ہے کہ جسکا ظاہر بہتر ہو اُسکے باطن سے اور مقتصد وہ ہے کہ جسکا ظاہر اور باطن یکساں ہو اور سابق وہ ہے کہ جسکا باطن بہتر ہو اُسکے ظاہر سے اور سفیان ثوری نے سدی سے روایت کی ہے کہ امیر المومنین و امام المتقین نے فرمایا کہ مینے رسولخدا صلعم سے اس آیت کی تفسیر میں سنا ہے کہ اُن حضرت نے فرمایا کہ مراد الذین اصطفینا سے اور اورثنا الکتاب سے تیری اولاد ہیں اور بروز قیامت تیری اولاد ذریت و تقوے پر تین گروہ ہونگے ایک تو وہ کہ دنیا سے بے توبہ گئے ہیں اور دوسرے وہ کہ نیکیاں اور بدیاں اُنکی برابر ہوں اور تیسرے وہ کہ نیکیاں اُنکی گناہوں سے زیادہ ہوں اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام سے منقول ہے کہ برگزیدہ اور وارث علوم انبیاء کے ہم ہیں اور بے شبہ یہی صحیح اور حق ہے اسواسطے کہ وہی ہیں جانتے حقیقتوں قرآن کی کو اور پہچاننے والے حلال اور حرام کے اور احکام ملک علام کے اور ابو حمزہ ثمالی نے روایت کی ہے کہ میں خدمت میں حضرت

امام زین العابدین علیہ السلام کے تھا کہ دو مرد عراق کے رہنے والے حضرت امام علیہ السلام کی خدمت میں آئے اور کہا کہ اے فرزند رسولخدا ہمکو خبر کر اس آیت
کی تفسیر سے فرمایا کہ اے اہل عراق تم یہ جانتے ہو کہ یہ آیت امت محمد صلعم کے حق میں نازل ہوتی ہے پس تمپر لازم آیا کہ تمام امت محمد بہشت میں داخل ہو
جیسے کہ اسکے بعد کی آیت سے ظاہر ہے اور مینے جسوقت یہ سخن اُن حضرت سے سُنا تو عرض کی کہ اے فرزند رسولخدا یہ آیت کن لوگوں کے حق میں نازل ہوتی ہے
فرمایا کہ واللہ ہم اہلبیت کے حق میں نازل ہوتی ہے اور تین مرتبہ اسیطرح فرمایا پھر مینے پوچھا کہ اے فرزند رسولخدا علی بن ابیطالب کی اولاد میں سے ظالم لنفسہ
کون ہے فرمایا کہ جسکی نیکیاں اور بدیاں برابر ہوں اور پھر مینے پوچھا کہ مقتصد انمیں سے کون ہے فرمایا کہ جو لوگ اپنے مکانوں میں عبادت خدا میں مشغول ہوں
اور تلاوت قرآن میں اپنی اوقات کو صرف کرتے ہوں یہانتک کہ انکو موت آئے اور پھر مینے پوچھا کہ سابق بالخیرات کون لوگ ہیں انمیں سے فرمایا کہ جو راہ خدا
میں جہاد کرتے ہیں اور لوگونکو راہ راست کیطرف بلاتے ہیں جیسے کہ علی بن ابیطالب اور اولاد طیبین انکی کہ معصوم ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ یہ آیت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی اولاد کے حق میں ہے لیکن نہیں داخل ہے اسمیں فاطمہ کی اولاد میں سے وہ شخص کہ جسنے تلوار کھینچی اور لوگونکو
طرف گمراہی کے بلایا یعنی جھوٹا دعوی امامت کا کیا کسینے پوچھا کہ ظالم لنفسہ کون ہے فرمایا کہ اپنے گھر میں بیٹھنے والا کہ نہیں پہچانتا ہے حق امام کا اور مقتصد
وہ ہے کہ حق امام کا پہچانتا ہے اور سابق بالخیرات امام ہے اور امام رضا علیہ السلام سے کسی نے پوچھا تو فرمایا کہ یہ سب حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کی
اولاد کے لوگ ہیں سابق بالخیرات امام ہے اور مقتصد امام کا پہچاننے والا ہے اور ظالم لنفسہ وہ ہے کہ جو امام کو نہیں پہچانتا اور دوسری روایت میں حضرت
صادق علیہ السلام سے یہ ہے کہ ظالم لنفسہ ہم میں سے وہ شخص ہے کہ حق امام کا نہیں پہچانتا اور مقتصد ہم میں سے وہ ہے کہ حق امام کا پہچانتا ہے
اور سابق بالخیرات وہ امام ہے اور پھر سب بخشے جائیں گے اور ایک روایتمیں حضرت صادق علیہ السلام سے اسطرح منقول ہے کہ یہ آیت خاص اولاد
فاطمہ کے واسطے ہے لیکن جسنے تلوار کھینچی اور آدمیوں کو اپنے نفس کے واسطے بلایا طرف گمراہی کے کسینے اولاد فاطمہ میں سے تو وہ اس آیتمیں داخل نہیں ہے
کسینے پوچھا کہ کون شخص داخل ہے اسمیں فرمایا کہ ظالم لنفسہ وہ ہے کہ نہ بلائے آدمیونکو طرف گمراہی کے اور نہ طرف ہدایت کے اور مقتصد ہم اہلبیت
میں سے وہ ہے کہ حق امام کا پہچانتا ہے اور سابق بالخیرات امام ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت ہم اہلبیت کے حق
میں نازل ہوتی ہے کسینے پوچھا کہ ظالم لنفسہ کون ہے فرمایا کہ جسکی نیکیاں اور برائیاں برابر ہوں ہم اہلبیت میں سے اور مقتصد کو پوچھا تو فرمایا کہ
عبادت کرنیوالا خدا کی دونو حال میں آسودگی اور صحت میں بھی اور فقیری اور مرض میں بھی یہانتک کہ آئے انکو موت اور سابق بالخیرات کو پوچھا
تو فرمایا کہ وہ شخص کہ بلاتے لوگوں کو طرف راہ پروردگار اپنے کے اور حکم کرے نیکی کا اور منع کرے برائی سے اور نہووے واسطے گمراہوں کے مددگار
اور نہ راضی ہو حکم فاسقوں سے مگر وہ شخص کہ خوف کرے اپنے نفس اور دین پر اور نہ پائے مددگاروں کو اور حضرت زکی علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ جنکے حق میں آیت ہے وہ سب آل محمد ہیں اور ظالم لنفسہ انمیں سے وہ ہے کہ نہ اقرار کرے امام کا اور مقتصد وہ ہے کہ جو امام کو پہچانتا ہے اور سابق
بالخیرات امام ہے حاصل یہ کہ مراد ان لوگوں سے اولاد فاطمہ زہرا علیہا السلام ہیں اور اسطرح کی روایتیں بہت وارد ہیں اور غرض اس سے یہ ہے کہ
وہ سب بخشے گئے ہیں اور ثابت ہوتی اس سے امامت حضرت علی علیہ السلام کی اور اولاد فاطمہ کی اسواسطے کہ جو کوئی برگزیدہ ہے اور وارث
انبیا کا ہے وہی امام ہے ذٰلِكَ وہ وارث کرنا اور برگزیدہ کرنا ہے جو کہ اوپر کی آیت میں گزرا ہے هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ وہ ہی فضل بڑا
اور بزرگ ہے اور وہ فضل کیا ہے کہ اسکو خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ جَنّٰتُ عَدْنٍ بہشتیں ہیں عدن کی اور جنات عدن فضل کی تفسیر
بھی ہوسکتی ہے اور بدل بھی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ مقتصد اور سابق بالخیرات ہیں کہ يَدْخُلُونَهَا داخل ہونگے اُن بہشتوں
میں اسواسطے کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ سابق بالخیرات بدون حساب کے بہشت میں جاوینگے اور مقتصد سے تھوڑا سا حساب ہوگا اور ظالم لنفسہ
جب وہ مقام حساب میں دیر تک رہیگا اور بعد اسکے بہشت میں جاویگا يُحَلَّوْنَ فِيهَا زیور پہنائے جاوینگے وہ بیچ اُن بہشتوں کے مِنْ أَسَاوِرَ
کنگنوں سے مِنْ ذَهَبٍ سونے کے یعنی طلائی خالص کنگنوں سے آراستہ کئے جاوینگے وہ وَلُؤْلُؤًا اور آراستہ کئے جائیں موتی سے اور لولو کا عطف

من اساور جمع ہے اساورہ کی اور کہتے ہیں کہ کنگن سونیکا موتی جڑا ہوا زیور عرب کے بادشاہوں کا تھا جیسے کہ تاج عجم کے بادشاہوں کا اسواسطے اسکے ذکر کی تخصیص کی
وَلِبَاسُهُمْ فِيهَا اور لباس انکا بیچ ان بہشتوں کے حَرِيرٌ ریشمی ہے وَقَالُوا اور کہینگے وہ بہشتی جسوقت کہ وہ دوزخ سے بچیں اور بہشت
میں داخل ہوں کہ الْحَمْدُ لِلَّهِ تعریف اور شکر واسطے خدا کے ہے الَّذِي أَذْهَبَ عَنَّا الْحَزَنَ جو کہ لیگیا ہم سے رنج کو إِنَّ رَبَّنَا
تحقیق پروردگار ہمارا لَغَفُورٌ البتہ بخشنے والا گناہوں کا شَكُورٌ جزا دینے والا ہے شکر کرنیوالوں کا اور شکور سے مراد یہ ہے کہ خدا تعالے
تھوڑی طاعت کو قبول کرتا ہے اور ثواب کثیر اسکی عوض میں عطا کرتا ہے الَّذِي أَحَلَّنَا وہ خدا کہ داخل کیا اور اتارا اُس نے ہمکو دَارَ الْمُقَامَةِ
خانہ ہمیشگی میں کہ پھر ہمکو وہاں سے نہ نکالے گا اور وہ بہشت ہے کہ ہمیشہ اُس میں ہمکو رکھیگا مِنْ فَضْلِهِ فضل اپنے سے وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا نہ پہنچیگا
ہمکو بیچ اُس بہشت کے نَصَبٌ کوئی رنج کسطرح سے وَلَا يَمَسُّنَا فِيهَا لُغُوبٌ اور نہیں پہنچتی ہے ہمکو بیچ اسکے کوئی ماندگی بلکہ بالکل عیش
اور سرور ہے اور نصب اُس رنج کو کہتے ہیں کہ جو مشقت کا کام کرنے سے پہنچتا ہے اور لغوب سستی کو کہتے ہیں کہ جو کام کرنیکے بعد پیدا ہوتی ہے منقول ہے کہ جسوقت
بہشتی بہشت میں داخل ہوں تو غلمان انکی پیشوائی کو آئیں اور فرشتے بھی ہمراہ انکے ہوں اور ہر ایک بہشتی کے واسطے پانچ انگوٹھیاں لائیں اور کہیں کہ خدا تعالے
نے تمکو بخشیں ہیں وہ ان انگوٹھیوں کو انگلیوں میں پہنیں ایک انگوٹھی پر لکھا ہو کہ سلام علیکم طبتم فادخلوھا خالدین اور دوسری پر لکھا ہو کہ ادخلوھا بسلام آمنین
اور تیسری پر لکھا ہو کہ سلام علیکم بما صبرتم اور چوتھی پر لکھا ہو کہ انی جزیتہم الیوم بما صبروا انہم ہم الفائزون اور پانچویں پر لکھا ہو کہ اولئک الذین
انعم اللہ علیہم اور جسوقت وہ اپنے اپنے مکانوں میں پہنچیں تو کہیں کہ الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ
فرمایا جناب رسولخدا صلعم نے کہ جسوقت داخل ہوگا مومن بہشت میں اپنے مکانوں میں تو اسکے سر پر تاج بادشاہی اور بخشش کا رکھا جائیگا اور پوشاک چاندی اور
سونے کی پہنائی جائینگی اور اسکے تاج میں یاقوت اور موتی جڑے ہونگے اور ستر پوشاکیں ریشمی کپڑے کی اسکو پہنائی جائینگی طرح طرح کی رنگ کہ سونے اور چاندی
کے تار سے دم بنے ہونگے اور موتی اور یاقوت سرخ اسمیں ٹکے ہونگے اور یہی مراد ہے حق تعالے کے قول سے یحلون فیہا من اساور الآیہ پس نکلیگی زوجہ اسکی
حور اپنے خیمہ سے اور گرد اسکے لونڈیاں اسکی ہونگی اور وہ حور ستر پوشاکیں یاقوت اور موتی اور زبرجد کی ٹکی ہوئی اور مشک اور عنبر سے رنگی ہوئی پہنی ہووے گی
اور اسکے سر پر تاج بزرگی کا ہوگا اور اسکے پاؤں میں جوتیاں ہونگی سونے کی اور یاقوت اور موتی اسمیں ٹکے ہونگے اور تسمہ اسکا یاقوت کا ہوگا پس جسوقت
وہ حور اُس بہشتی کے قریب آئے اور وہ بہشتی ارادہ اٹھنے کا کرے نہایت شوق سے تو وہ حور اُس بہشتی سے کہے کہ اے دوست خدا کے یہ روز رنج اور مشقت کا نہیں
ہے تو کھڑا مت ہو میں تیرے واسطے ہوں اور تو میرے واسطے ہے پس وہ دونوں آپس میں لپٹینگے اور مقدار پانسو برس کے آپسمیں مشغول رہینگے کہ نہ اسکو اس سے
آزردگی ہوگی اور نہ اسکو اُس سے اور اُس حور کی گردن کیطرف نظر کریگا تو ایک گلوبند اسکے گلے میں دیکھیگا یاقوت سرخ کا اسکے وسط میں تختی ہوگی اُسپر لکھا ہوگا
کہ تو اے دوست خدا کے دوست میرا ہے اور میں حور ہوں دوست تیری طرف تیرے مشتاق ہوا ہے نفس میرا اور طرف میرے مشتاق ہوا ہے نفس تیرا بعد اسکے
خدا تعالے ایکہزار فرشتے بھیجیگا کہ اسکو بہشت کے ملنے کی مبارکبادی دیویں اور حور سے اسکا نکاح کریں اور باقی کی حدیث آخر میں سے سورہ رعد میں سلام علیکم
بما صبرتم کی تفسیر میں گزر گئی ہے اور رسولخدا صلعم کی حدیث میں مذکور ہے کہ جسوقت داخل ہونگے بہشتی اپنے مکانوں میں تو ملائکہ کو دیکھیں گے کہ وہ ان کو
مبارکباد دینگے انکے پروردگار کی بخشش کی یہانتک کہ جسوقت وہ اپنے مقاموں پر ٹھیر رہیں تو انسے کہا جائیگا کہ تم سے جو کچھ کہ تمہارے پروردگار نے وعدہ کیا
تھا وہ تمنے حق اور درست پایا وہ کہیں گے کہ ہاں اے پروردگار ہمارے راضی ہوئے ہم تجھ سے پس راضی ہو تو ہم سے فرمائیگا کہ بسبب اسکے کہ میں تم سے راضی
ہوں اور بسبب اسکے کہ تم دوست رکھتے تھے میرے نبی کی اہلبیت کو میں نے تمکو اپنے گھر میں یعنی بہشت میں اتارا اور ملائکہ سے تمنے مصافحہ کیا پس گوارا ہو تمکو
بخشش غیر منقطع کہ نہیں ہے اسمیں کسیطرح کی بدمزگی پس اُسوقت وہ کہینگے کہ الحمد للہ الذی اذہب عنا الحزن اور اب خدا تعالے کفار کے حال کے انجام کو بیان
کرتا ہے کہ وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہے اور ایمان نہیں لائے ہیں خدا پر اور پیغمبر پر لَهُمْ نَارُ جَهَنَّمَ واسطے انکے آگ ہے دوزخ کی لَا
يُقْضَى عَلَيْهِمْ نہ حکم کیا جائیگا اوپر انکے مرنیکا جسوقت کہ وہ دوزخ میں داخل ہوں کہ فَيَمُوتُوا پس مر جائیں وہ اور مر کر عذاب سے رہائی پائیں ایسا نہ ہوگا بلکہ

ہمیشہ دوزخ میں زندہ رہینگے اور عذاب کو چکھتے رہینگے وَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمْ اور نہ ہلکا کیا جائیگا اُنسے مِّنْ عَذَابِهَا عذاب اُس دوزخ کے میں سے کچھ بلکہ آگ دوزخ کی بجھنے لگے گی تو اور زیادہ اُسکو روشن کرینگے اور دہکائیں گے كَذَٰلِكَ ایسے ہی نَجْزِي كُلَّ كَفُورٍ جزا دیتے ہیں ہم ہر کفر کرنیوالے ناشکر کو کہ جس نے اپنے کفر کو نہایت کو پہنچایا ہو وَهُمْ اور وہ یعنی کفار يَصْطَرِخُونَ فِيهَا فریاد کرینگے وہ دوزخ میں کہ رَبَّنَا أَخْرِجْنَا اے پروردگار ہمارے نکال تو ہمکو اِس دوزخ سے اور دنیا میں ہمکو بھیج کہ نَعْمَلْ صَالِحًا عمل کریں ہم نیک غَيْرَ الَّذِي كُنَّا نَعْمَلُ سوائے اُسکے کہ تھے ہم عمل کرتے دنیا میں اسواسطے کہ ہمکو عذاب ہوا تو ہمنے جانا کہ دنیا میں ہمارے افعال اچھے نہ تھے پس جب وہ بہت فریاد کرینگے تو خدا تعالیٰ اُنکے جواب میں کہیگا کہ أَوَلَمْ نُعَمِّرْكُمْ کیا نہ عمر دی تھی ہم نے تمکو دنیا میں مَّا يَتَذَكَّرُ فِيهِ اسقدر کہ نصیحت پکڑے بیچ اسکے مَن تَذَكَّرَ جو کوئی چاہے کہ نصیحت پکڑے وَجَاءَكُمُ النَّذِيرُ اور آیا تمہارے پاس ڈرانیوالا یعنی پیغمبر تمہارے پاس آیا اور اُس نے تمکو ڈرایا لیکن تمنے نصیحت نہ پکڑی اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ یہ ڈرانا ہے واسطے اٹھارہ برس والے کے یعنی اسواسطے کہ آئندہ کو تامل کرے اور سوچے اور ساٹھ برس کی عمر والے سے کہا جائیگا کہ کیا تجھکو وہ عمر حاصل نہیں ہوئی تھی کہ جسمیں تجھکو قدرت ہوتی نصیحت پکڑنیکی پس جسوقت دوزخی یہ کلام سُنینگے تو کہینگے کہ ہاں ہم گمراہ تھے اور زندگانی رکھتے تھے اور ڈرانیوالے کو ہمنے سنا اور دیکھا لیکن اُسکو ہم نے جھوٹا جانا اور اُسکی فرمانبرداری نہ کی اللہ تعالیٰ اُنکے جواب میں فرمائے کہ فَذُوقُوا پس چکھو تم عذاب دوزخ کا فَمَا لِلظَّالِمِينَ پس نہیں ہے واسطے ظلم کرنیوالوں کے مِن نَّصِيرٍ کوئی مدد کرنیوالا کہ عذاب سے اُنکو بچائے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا عَالِمُ غَيْبِ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ جاننے والا ہے پوشیدگی آسمانوں کا اور زمین کا إِنَّهُ عَلِيمٌ بِذَاتِ الصُّدُورِ تحقیق کہ وہ خدا جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ سینوں کے باتوں کے هُوَ الَّذِي وہ خدا وہ شخص ہے کہ جَعَلَكُمْ کردیا اُس نے تمکو اے کافرو خَلَائِفَ فِي الْأَرْضِ خلیفہ اور جانشین بیچ زمین کے پہلے لوگوں کا اور زمین میں تصرف اور قدرت تمکو دی کہ یہ کیسی بڑی نعمت ہے فَمَن كَفَرَ پس جو کوئی کفر کرے اور اس نعمت کی ناشکری کرے فَعَلَيْهِ كُفْرُهُ پس اُوپر اُسکے ہے ضرر کفر اُسکے کا کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ اور نہیں زیادہ کرتا ہے کافروں کو كُفْرُهُمْ کفر اُنکا عِندَ رَبِّهِمْ إِلَّا مَقْتًا نزدیک پروردگار اُنکے کے مگر دشمنی سخت وَلَا يَزِيدُ الْكَافِرِينَ اور نہیں زیادہ کرتا ہے کافروں کو كُفْرُهُمْ کفر اُنکا إِلَّا خَسَارًا مگر ٹوٹا اور نقصان آخرت میں قُلْ أَرَأَيْتُمْ کہہ تو کیا دیکھا تم نے شُرَكَاءَكُمُ الَّذِينَ تَدْعُونَ شریکوں اپنے کو جنکو کہ تم پکارتے ہو اور پرستش کرتے ہو تم مِن دُونِ اللَّهِ سوائے خدا کے أَرُونِي دکھلاؤ تم یعنی خبر دو تم مجھکو کہ مَاذَا خَلَقُوا مِنَ الْأَرْضِ کیا پیدا کیا ہے اُنہوں نے زمین میں سے أَمْ لَهُمْ کیا ہے واسطے اُنکے شِرْكٌ فِي السَّمَاوَاتِ شراکت بیچ پیدا کرنے آسمانوں کے کہ خدا کے شریک ہوکر اُنہوں نے آسمانوں کو پیدا کیا ہے تاکہ مستحق عبادت کے ہوں أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا یا دی ہے ہمنے اُنکو کوئی کتاب کہ جسمیں اُنکی شراکت لکھی ہو فَهُمْ عَلَىٰ بَيِّنَتٍ پس وہ اوپر دلیل اور حجت کے ہوں مِّنْهُ اُس کتاب سے اور جسوقت قائم کرنا حجت کا ممکن نہوا تو پھر کسوجہ سے اُنکو خدا کا شریک گردانتے ہو اور ایسا ہرگز نہیں ہے کہ اُنکے پاس کوئی حجت ہو بَلْ إِن يَعِدُ الظَّالِمُونَ بلکہ نہیں وعدہ کرتے ہیں ظلم کرنیوالے اپنے نفسوں پر شرک کرکے یعنی نہیں وعدہ دیتا ہے بَعْضُهُم بعضا اُنکا کہ وہ رئیس اُنکے ہیں بَعْضًا بعضے کو کہ وہ تابعداری کرنیوالے اُنکے اور رذیل آدمی ہیں إِلَّا غُرُورًا مگر فریب بیانکہ جسکی کچھ حقیقت نہیں ہے اور وہ وعدہ جو کہ شفاعت کا ہے کہ کہتے تھے کہ یہ خدا کے نزدیک ہمارے شفاعت کرینگے اور بعد اُسکے خدا تعالیٰ اپنی قدرت کی عظمت اور بزرگی سے خبر دیتا ہے کہ إِنَّ اللَّهَ تحقیق خدا يُمْسِكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضَ نگاہ رکھتا ہے آسمانوں کو اور زمین کو یعنی اپنی قدرت سے اُن دونوں کو تھام رکھا ہے أَن تَزُولَا ایسا نہو کہ الگ ہوجائیں وہ دونوں اپنی جگہہ سے اور کہتے ہیں کہ أن تزولا سے پہلے کراہیت کا لفظ مقدر ہے اور وہ مضاف ہے طرف أن تزولا کی اور مفعول الیہ واقع ہوا ہے یعنی واسطے مکروہ جاننے اُسکے کے زائل ہوجائیں وہ دونوں اور منقول ہے کہ جسوقت یہود مدینہ اور نصاریٰ نے عزیر اور عیسیٰ کو خدا تعالیٰ کا فرزند قرار دیا تو آسمان نزدیک اُسکے ہوا کہ پھٹ جائے خدا تعالیٰ اس آیت میں خبر دیتا ہے کہ میں اپنی قدرت سے آسمان اور زمین کو تھام رہا ہوں تاکہ زائل نہوجائیں اور اپنی جگہہ سے الگ نہوجائیں وَلَئِن زَالَتَا اور اگر زائل اور نیست ہوجائیں وہ دونوں تو إِنْ أَمْسَكَهُمَا نہ تھام سکے اُن دونوں کو

ع ۱۱ ۱۴

مِنْ اَحَدٍ کوئی اور اُنکی جگہہ پر اُنکو قائم نہ رکھ سکے مِنْ بَعْدِہٖ بعد اُس خدا کے مابعد زائل ہونیکے اِنَّہٗ کَانَ تحقیق کہ وہ خدا ہے حَلِیْمًا
بُردبار کہ عذاب میں یہود اور نصاریٰ اور مشرکین وغیرہ کے جلدی نہیں کرتا ہے غَفُوْرًا بخشنے والا ہے اُس شخص کا کہ جو اپنے قول سے توبہ کرے اور حضرت
امیر المومنین علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ خدا تعالیٰ عرش کو اُٹھائے ہوئے ہے یا عرش خدا کو اُٹھا رہا ہے فرمایا کہ خدا تعالیٰ بزرگ اُٹھانیوالا عرش اور آسمانوں کا ہے
اور زمین کا اور جو کچھ کہ زمین کے اندر ہے اور آسمان اور زمین کے درمیان ہے اور اسی سے اشارہ طرف قول حقتعالیٰ کی ہے ان اللہ یمسک السموات والارض ان تزولا
الآیہ کہتے ہیں کہ رئیس قریش کے رسولخدا صلعم کے پیغمبر ہونیسے پہلے سُنتے تھے کہ یہود اور نصاریٰ نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا ہے یہ سُنکر اُنپر لعنت کرتے تھے اور کہتے
تھے کہ ان دو گروہ نے اپنے پیغمبروں کو جھٹلایا قسم ہے خدا کی اگر ہمارے پاس پیغمبر آئے تو ہم اُسکو راست گو جانیں اور ان لوگوں سے زیادہ راہ پانیوالے ہوں
اور جس وقت پیغمبر آیا تو اُس قوم قریش نے اُسکا اعتبار نہ کیا اور اُس سے بھاگنے لگے خدا تعالیٰ انکے حال سے پیغمبر کو خبر دیتا ہے کہ وَاَقْسَمُوْا بِاللّٰہِ اور قسم کھائی
اُن کفار مکہ نے ساتھ خدا کے جَهْدَ اَیْمَانِهِمْ بہت سخت قسموں اپنے میں کے یعنی نہایت سخت قسمیں انہوں نے کھائیں کہ لَئِنْ جَآءَهُمْ البتہ اگر آتے
اُنکے پاس نَذِیْرٌ ڈرانیوالا یعنی پیغمبر تو لَیَكُوْنُنَّ البتہ ہونگے وہ اَهْدٰى رہنمائی پانیوالے زیادہ مِنْ اِحْدَى الْاُمَمِ ایک امتوں سے
امتوں گزری ہوئی میں سے مثل یہود اور نصاریٰ کے فَلَمَّا جَآءَهُمْ پس جس وقت آیا انکے پاس نَذِیْرٌ ڈرانیوالا یعنی خاتم الانبیاء تو مَّا
زَادَهُمْ نہیں زیادہ کیا اُنکو آنے اُسکے نے اِلَّا نُفُوْرًا مگر بھاگنا حق سے اور دور ہونا راہ راست سے اِسْتِكْبَارًا فِی الْاَرْضِ واسطے تکبر کرنے
بیچ زمین کے وَمَكْرَ السَّیِّئِ اور واسطے مکر بدی کے اور استکبار مفعول لہ واقع ہوا ہے اور مکر السیئ کا عطف اُسپر ہے اور مفعول مطلق بھی ہو سکتے ہیں فعل
محذوف کے وَلَا یَحِیْقُ الْمَكْرُ السَّیِّئُ اور نہیں احاطہ کرتا ہے مکر بد اِلَّا بِاَهْلِهٖ مگر ساتھ لوگوں اُس مکر کے کہ جو کوئی مکر کرتا ہے وہ مکر اُس مکر کرنیوالے کا
احاطہ کرتا ہے اور چاروں طرف سے اُسکو گھیر لیتا ہے چنانچہ کفار نے جو رسولخدا کے ساتھ مکر کیا اور ارادہ کیا کہ حضرت کو قید یا قتل یا جلاوطن کیجیے وہ مکر اُن کفار ہی
کی طرف پھرا کہ جنگ بدر میں اُنکو پیش آیا قتل بھی ہوئے اور قید بھی ہوئے اور رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا آنحضرت نے کہ مکر مت کرو تم
اور مکر کرنیوالے کی مدد مت کرو تم کہ حقتعالیٰ فرماتا ہے ولا یحیق المکر السیئ الا باھلہ اور کعب الاحبار نے ابن عباس سے کہا کہ میں نے توریت میں پڑھا ہے کہ جو کوئی گڑھا
کھودے آدمیوں کے لیے اُسمیں گرنیکے واسطے تو وہ خود اُسمیں گر پڑیگا ابن عباس نے یہ سُنکر فرمایا کہ میں نے قرآن میں اسی مضمون کی ایک آیت پائی ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی اور
عرب میں مثل مشہور ہو گئی ہے کہ من حفر بئرا لاخیہ وقع فیہ منکبا یعنی جو کوئی کنواں کھودے واسطے بھائی اپنے کے تو پڑیگا وہ اُسمیں اوندھا فَهَلْ یَنْظُرُوْنَ پس
نہیں انتظار کرتے ہیں وہ جھٹلانیوالے اِلَّا سُنَّتَ الْاَوَّلِیْنَ مگر طریقہ پہلے لوگوں کا کہ جیسے کہ پہلے لوگوں پر عذاب نازل ہوتا تھا پیغمبر اور کتاب کے جھٹلانیسے
ایسا ہی اُن لوگوں پر بھی عذاب خدا کا نازل ہو اور یہی طریقہ خدا تعالیٰ کا ہمیشہ سے جاری رہا ہے پس جھٹلانیوالے اسی طریقہ کا انتظار کرتے ہیں فَلَنْ تَجِدَ
لِسُنَّتِ اللّٰہِ پس ہرگز نہ پائیگا تو اے محمد صلعم واسطے طریقہ خدا کے تَبْدِیْلًا بدل ڈالنا کہ اُسکے عذاب کو کوئی تو اُسے بدل دے وَلَنْ تَجِدَ
لِسُنَّتِ اللّٰہِ اور ہرگز نہ پائیگا تو واسطے طریقہ خدا کے تَحْوِیْلًا پھیر دینا کہ کسی دوسرے آدمی کے کوئی حوالہ کرے عذاب جھٹلانے والوں کا اور مکر کرنیوالوں کا
اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا کیا نہیں سیر کی ہے اُنہوں نے فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے ملک شام اور یمن کیطرف فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ كَانَ پس نظر کریں کہ کیونکر
ہوا عَاقِبَةُ الَّذِیْنَ انجام اُن لوگوں کا کہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے اُنکے تھے قوم عاد کی اور ثمود کی وَكَانُوْۤا اَشَدَّ مِنْهُمْ قُوَّةً اور تھے
وہ زیادہ سخت اُن مکہ والوں سے قوت میں اور قوۃ تمیز واقع ہوا ہے یعنی وہ لوگ قوت میں بہت سخت تھے اور بڑے بڑے جسم والے تھے لیکن اُنکی قوت کسی کام
نہ آئی اور باوجود اُسکے عذاب کو اپنے اوپر سے دفع نہ کر سکے اور ان مکہ والوں کی تو کچھ حقیقت ہی نہیں ہے وَمَا كَانَ اللّٰهُ لِیُعْجِزَهٗ اور نہیں ہے خدا ایسا کہ
عاجز کرے اُسکو مِنْ شَیْءٍ کوئی شے فِی السَّمٰوٰتِ وَلَا فِی الْاَرْضِ بیچ آسمانوں کے اور نہ بیچ زمین کے کہ اپنی قوت اور توانائی سے اُسپر غالب ہو بلکہ
خداوند عالم ایسا غالب ہے کہ جو چاہے کرے اور کوئی اُسپر اور اُسکے حکم پر پیشدستی نہیں کر سکتا ہے کہ سب اُسکے تحت تصرف میں ہیں اور وہی جو چاہے سو کرے اِنَّهٗ
كَانَ عَلِیْمًا تحقیق کہ وہ خدا جاننے والا ہے بندوں کے احوال کا اور سب چیز دیکھتا اُسپر کچھ پوشیدہ نہیں ہے قَدِیْرًا قدرت رکھنے والا ہر چیز پر اور کوئی

چیز اسکو عاجز نہیں کر سکتی ہے اور اسکی قدرت کو کسی کی قدرت نہیں پہنچتی ہے اور کیونکر برابر ہو قدرت کسیکی اسکی قدرت کے کہ وہ پیدا کرنیوالا قدرتوں کا سب کی ہے اور مخلوق برابر خالق کے کیونکر ہوگا وَلَوْ يُؤَاخِذُ اللّٰهُ النَّاسَ اور اگر مواخذہ کرتا خدا آدمیوں سے بِمَا كَسَبُوا ساتھ اسچیز کے کہ بدلے میں کسب کیا ہے انہوں نے شرک اور گناہ اور ظلم کو تو مَا تَرَكَ عَلٰى ظَهْرِهَا نہ چھوڑتا اوپر پشت اس زمین کے مِنْ دَآبَّةٍ کوئی زمین پر چلنے والا جاندار کیا آدمی اور کیا جن اور کیا حیوان بلکہ آدمی کی شامتِ گناہ سے سب ہلاک ہو جاتے اور کوئی باقی نہ رہتا جیسے کہ حضرت نوحؑ کے زمانہ میں لوگوں کے کفر کی شومی سے تمام جانور ہلاک ہوئے سب غرق ہو کر مگر ایک ایک جوڑا جو کہ کشتی میں تھے وہ بچ رہے پس اسوقت بھی اگر انکو گنہگاری کے گناہ میں گرفتار کریں تو سب ہلاک ہوں وَلٰكِنْ يُّؤَخِّرُهُمْ اور لیکن ڈھیل دیتا ہے انکو اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى طرف ایک مدت نام رکھی گئی کے کہ وہ قیامت ہے اور ابن ابی روایت کرتا ہے کہ ایک مرد ایک شخص کو نیکی کا حکم کرتا تھا ایک شخص کا گزر اسپر ہوا اس نے کہا کہ اسکو چھوڑ دے کہ ظلم بجز ظالموں کے ضرر نہیں کرتا ہے ابو داؤد نے سنکر کہا کہ تو دروغ کہتا ہے قسم ہے خدا کی کہ جان میری جسکی قبضہ میں ہے کہ جانور اپنے آشیانہ میں گرسنگی سے ہلاک ہوتا ہے اور آدمی بسبب ظلم بنی آدم کے اور ابوحمزہ ثمالی بیان کرتا ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ آدمیوں کے گناہوں کی شومی سے مینہ نہیں برساتا ہے تاکہ سب جانور مر جائیں اور دوسری روایت میں ابوحمزہ ثمالی سے یہ ہے کہتا ہے کہ میں نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے سنا ہے کہ فرماتے تھے کہ کسی سال میں مینہ دوسرے سال سے کم نہیں برستا ہے لیکن خدا تعالیٰ اسکی عوض میں دوسری جگہ برسا دیتا ہے اور جسوقت لوگ گناہ کرتے ہیں تو جو باران کہ انکے واسطے مقرر ہوا تھا اُس سال میں انکے غیروں کی طرف اور پہاڑوں اور جنگلوں اور دریاؤں میں برساتا ہے اور انکی زمین میں نہیں برساتا ہے اور خدا تعالیٰ عذاب کرتا ہے جعل کو یعنی سیاہ کیڑے کو جو کہ گوبر میں سے نکلتا ہے اور اسکو عذاب کرتا ہے باران بند کرکے کہ اسکے سوراخ میں چلے اسواسطے کہ جس میں اُس کا سوراخ ہے وہاں مینہ برساتا ہے وہانکے لوگوں کے گناہوں کی جہت سے اور اسکو عذاب اس جہت سے کرتا ہے کہ وہ گنہگاروں کے محلہ میں کیوں رہا باوجودیکہ خدا نے واسطے اسکے راہ جانے کی اور اُس زمین سے اُٹھ جانیکی بتلا دی تھی پھر وہ وہاں سے کیوں نہ گیا اسواسطے اسکو عذاب ہوتا ہے اور بعد اسکے امام علیہ السلام نے فرمایا کہ نصیحت پکڑو تم اے عقلمندو لیکن خدا تعالیٰ سب کو نہیں ہلاک کرتا ہے ایک وقت معین قیامت تک فَاِذَا جَآءَ اَجَلُهُمْ پس جسوقت آئیگی اجل انکی یعنی جسوقت کہ انکی ہلاکت آپہنچی تو فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ پس تحقیق کہ خدا ہے بِعِبَادِهٖ ساتھ بندوں اپنے کے بَصِيْرًا بینا اور دیکھنے والا اور جانتا ہے کہ مستحق ہلاک ہونیکا کون ہے اور لائق نجات کے کون ہے اور ہر ایک کو موافق اسکے عمل کے جزا اور سزا دیتا ہے سُوْرَةُ يٰسٓ یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں تراسی آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہر چیز کا ایک دل ہوتا ہے اور دل قرآن کا یٰسین ہے اور جو کوئی دن میں اس سورہ کو تلاوت کرے اُس روز خدا تعالیٰ کی امان میں ہو اور جو کوئی شب کو تلاوت کرے پہلے اسکے کہ خواب کرے خدا تعالیٰ ہزار فرشتے اسپر موکل کرے کہ اسکے واسطے استغفار کریں مرنیکے وقت تک اور بعد اسکے جنازے کے ہمراہ جائیں استغفار کرتے ہوئے اور اسکے ہمراہ قبر میں جائیں اور قیامت تک عبادت میں مشغول ہیں اور ثواب اسکا اُس بندہ کو بخشیں اور اُسکی قبر کو کشادہ کریں جہانتک کہ نگاہ پہنچتی ہے اور ہمیشہ اسکی قبر سے نور روشن ہو اور آسمان کو پہنچے قیامت تک اور جسوقت وہ اپنی قبر سے اُٹھے تو وہ فرشتے اسکے ہمراہ ہوں اور ہنسکر اُس سے باتیں کریں اور ہر ایک خبری اسکو خوشخبری دیں یہانتک کہ صراط اور میزان سے اسکو گزار کر ملائکہ مقربین اور انبیاء مرسلین کے مقام پر اسکو پہنچائیں اور اسکو رفیق انکا کریں اور بعد اسکے خطاب رب العزت کا اسکو پہنچے کہ اے بندے میرے جسکی تو چاہے شفاعت کر کہ شفاعت تیری حقیق ان لوگوں کی کہ جنکی تو شفاعت کرے مقبول ہے اور جو کچھ تو مجھ سے چاہے طلب کر تاکہ تمام مقصود تیرے تجھکو بخشوں پس جسکے کہ وہ بندہ شفاعت کرے اور جو کچھ کہ طلب کرے خدا تعالیٰ اسکو عطا کرے اور ہرگز اسکا حساب کرے اور کسی گناہ کا اس سے مواخذہ نہ کرے روزِ قیامت کے لوگ کہیں کہ سبحان اللہ ہرگز اس بندہ سے گناہ چھوٹا بھی نہیں ہوا ہے تاکہ اسکا مواخذہ ہو اور جناب سول خدا صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی قربۃً الی اللہ اس سورہ کو پڑھے تمام گناہ اسکے بخشے جاویں اور ثواب بارہ قرآن کے ختم کرنیکا اسکو ہو اور دوسری روایت میں ہے کہ بائیس قرآن کے ختم کا ثواب اسکو دیں اور اگر بیمار کے سرہانے اس سورہ کو پڑھیں تو بشمار ہر حرف کے دس فرشتے اسکے پاس حاضر ہوں اور اسکے واسطے بخشش چاہیں یہانتک کہ اگر روح اسکی قبض ہو تو ہمراہ جنازہ اسکے کے جائیں اور اسپر نماز پڑھیں اور یہ کہ اسپر درود بھیجیں یہانتک کہ اسکو دفن کریں اور قبر کی بلائیں سے اسکو نگاہ رکھیں اور جو بیمار کہ وقت مرنیکے اس سورہ کو پڑھے اور کوئی اسکے پاس پڑھے رضوان داروغہ بہشت کا پیالہ بہشت کی شراب کا

ع ۸ ۱۷

سورۂ یٰسٓ مکی

لیکے آئے تا کہ وہ اُسکو نوش کرے اور اُسکو جنت کی خوشخبری دیدیں اور شراب بہشت سے وہ سیراب ہو کر مرے اور سیراب ہو کر قبر سے اُٹھے اور سیراب ہی بہشت ہی میں جاتا ہے اور حضرت
صلعم نے فرمایا ہے کہ اس سورہ کو معمّہ بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ اسکے پڑھنے والیکو اور سُننے والیکو بہتری دُنیا اور آخرت کی عام کرتی ہے اور اسکو دافعہ بھی کہتے ہیں اسواسطے
اپنے پڑھنے والے سے بلائیں دنیا اور آخرت کی دفع کرتی ہے اور اسکو قاضیہ بھی کہتے ہیں اسواسطے کہ تمام حاجتیں پڑھنے والے کی دنیا اور آخرت کی روا کرتی ہے اور جو
اسکو ایکبار پڑھے ثواب اسکا برابر بیس حج کے ہو اور جو کوئی ہمیشہ پڑھے تو مثل اُس شخص کے ہو کہ جسنے ہزار دینار بیچ راہ خدا میں تصدق کیے ہوں اور جو کوئی کہ اسکو لکھے اور دھو کر
پیئے تو ہزار شفا اور ہزار نور اور ہزار برکت اور ہزار رحمت اُسمیں داخل ہوں اور تمام بیماریاں اُس کے بدن کی دفع ہوں اور حضرت صلعم سے روایت ہے کہ جو کوئی اسکو
مقبرہ میں پڑھے تخفیف عذاب کی اُسکے مردوں سے ہو اور بشمار اُن لوگوں کے کہ اُس مقبرہ میں مدفون ہیں نیکوں حسنات حاصل ہوں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
یٰسٓ ۞ اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے اسکو امالہ کر کے پڑھا ہے اور باقیوں نے تفخیم سے اور ابو جعفر اور ابو عمرو اور حمزہ اور ابن کثیر اور نافع یٰسین کی نون کو ظاہر کرتے
ہیں نزدیک واو کے اور ابن عامر اور کسائی اخفا کرتے ہیں اور یٰسین نام رسولخدا صلعم کا ہے چنانچہ حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یٰسین رسولخدا صلعم کے
ناموں میں سے ایک نام ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسولخدا صلعم کے دس نام ہیں اور بعضی روایتیں ہے کہ بارہ نام ہیں اور پانچ اُنمیں سے قرآن میں
ہیں محمد اور احمد اور عبد اللہ اور یٰسین اور نون اور حضرت کی اہلبیت کو جو آل یٰسین کہتے ہیں اسکی یہی وجہ ہے اور حضرت امام رضا علیہ السلام کی حدیث میں مجلس مامون
میں یہ ہے کہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ خبر دو تم مجھکو قول حقتعالیٰ سے یٰس والقرآن الحکیم کہ یٰسین سے کیا مراد ہے علما نے کہا کہ یٰسین محمد ہے اسمیں
کسیکو شک نہیں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یٰسین نام ہے رسولخدا صلعم کے ناموں میں سے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ اے سُننے والے وحی کے اور
بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یا سید الاولین والآخرین ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یا انسان ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یا رجل ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ یا محمد ہیں اور
بعضے کہتے ہیں کہ یٰسین نام قرآن کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نام خدا کا ہے اور آیت کا قرینہ دلالت کرتا ہے اسپر کہ یہ نام رسولخدا صلعم کا ہے اور کہتے ہیں کہ کفار رسولخدا
صلعم سے کہتے تھے کہ اے محمد تو خدا کیطرف سے بھیجا ہوا نہیں ہے اور جو کچھ تو کہتا ہے اپنی طرف سے کہتا ہے اور خدا کیطرف منسوب کرتا ہے کہ اُسنے کہا ہے خدا تعالیٰ انکے قول کو
رد کرتا ہے کہ اے محمد وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ قسم ہے قرآن حکمت والے کی اِنَّکَ لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ تحقیق کہ تو البتہ رسولوں میں سے ہے کہ خدا نے
تجھکو بھیجا ہے عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ اوپر راہ سیدھی کے کہ وہ راہ دین اسلام کی ہے کہ جسمیں توحید اور پاکیزگی خدا کی سب عیبوں سے بیان کی گئی ہے اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یٰسین رسولخدا کا نام ہے اور دلالت کرتا ہے اسپر قول خدا کا انک لمن المرسلین علی صراط مستقیم تَنْزِیْلَ الْعَزِیْزِ نازل
کرنا غالب کا ہے یعنی قرآن نازل کیا ہوا خدا کا ہے تنزیل خبر ہے مبتدا محذوف کی اور اسواسطے اہل حجاز اور اہل بصرہ نے اسکو مرفوع پڑھا ہے اور باقیوں نے منصوب جانا ہے
اور مفعول مطلق فعل محذوف کا اسکو کہتے ہیں یعنی نازل کیا گیا ہے قرآن نازل کرنا خدائے غالب اور قوی کا اپنی بادشاہی میں کہ الرَّحِیْمِ مہربان ہے اپنی مخلوق
اور تو اے محمد صلعم بھیجا گیا ہے لوگوں پر لِتُنْذِرَ تا کہ ڈراوے تو عذاب خدا سے قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اُس قوم کو کہ نہیں ڈرائے گئے پہلے اُس سے اٰبَآؤُهُمْ
باپ اُنکے جو کہ نزدیک گذرے ہیں بسبب دراز ہونے زمانہ پیغمبر سے خالی ہونے کے فَهُمْ غٰفِلُوْنَ پس وہ لوگ غافل ہیں اور بیخبر ہیں دین اسلام سے اور علم خدا کا
جو متعلق ہو تھا اس امر پر کہ اکثر انکے کافر ہونگے اسلیے فرماتا ہے کہ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ البتہ تحقیق ثابت اور درست ہوا ہے سخن عذاب کا عَلٰٓی اَکْثَرِهِمْ
اوپر اکثر اُنکے یعنی قول ہمارا لاملان جہنم من الجنۃ والناس اجمعین یعنی البتہ پر کرونگا میں دوزخ کو جن اور آدمیوں سے پس جو وقت کہ حال انکا ایسا ہے تو فَهُمْ
لَا یُؤْمِنُوْنَ پس وہ نہ ایمان لائینگے اور اپنے کفر پر باقی رہ کر دوزخ میں جا پڑینگے اور کہتے ہیں کہ ابوجہل نے قسم کھائی تھی کہ اگر پیغمبر کو نماز میں دیکھونگا تو پتھر اُنکے سر پر گرا دوں
کہ سر اُسکا ٹوٹ جاوے ایک روز حضرت کو نماز پڑھتے ہوئے دیکھا ایک پتھر بڑا سا اُٹھا کر لایا اور حضرت کے نزدیک آ کر پتھر کو اوپر اٹھایا کہ سر مبارک پر گرائے ہاتھ اُسکے گردن
میں چپٹ گئے کہ پتھر اُسکے ہاتھوں سے نہ گر سکا اور جسوقت اپنے یاروں کے پاس آیا تو وہ پتھر اُسکے ہاتھوں میں سے گرا اور بعد اُسکے ایک اور شخص اُسکی گروہ میں سے اُٹھا اور کہا کہ میں محمد صلی اللہ
علیہ وآلہ وسلم کو قتل کرونگا پس جسوقت حضرت کے نزدیک آیا تو حضرت کی قرات سُنکر اُسکے دل میں رعب ہو گیا اور وہاں سے پھر کر چلا آیا اور اپنے یاروں سے کہا کہ مثل شیر نر کے
بیچ میں میرے اور اُسکے درمیان حائل ہو گیا کہ وہ اپنی دُم مارتا تھا اُسکے خوف سے میں آگے نہ جا سکا یہ آیت نازل ہوئی اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ تحقیق ہم نے کر دیا ہے

پس گردنوں انکی کے اَغْلٰلًا طوقوں اور گردن بندوں کو کہ ہاتھ انکے گردنوں میں طوق ہوگئے ہیں فَهِیَ پس طوق اِلَى الْاَذْقَانِ طرف ٹھوڑیوں کے
ہیں یعنی ٹھوڑیوں تک ہیں وہ طوق اور اسطرح سے ہوگئے ہیں وہ طوق کہ انکے سبب سے فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ پس وہ لوگ سر اوپر کو اٹھائے ہوئے ہیں کہ جنبش نہیں دے سکتے
سر کو اور آنکھیں انکی کھلی رہ گئی ہیں اور کہتے ہیں کہ بنی مخزوم کی قوم کے لوگوں نے بہت مشورہ کیا اسکے ہاتھوں کو گردن سے جدا کیا اور بنی مخزوم میں سے ایک اٹھا اور
کہا کہ میں جاتا ہوں اور محمد کو اس پتھر سے ہلاک کروں گا جس وقت حضرت کے نزدیک گیا تو اندھا ہوگیا اور رسول خدا کو نہیں دیکھتا تھا لیکن حضرت کی آواز سنتا تھا وہاں سے
الٹا پھر کر چلا آیا اور اپنی قوم کے لوگوں سے کہا کہ محمد کو میں نے نہیں دیکھا مگر آواز انکی سنتا ہے جس وقت میں نے قصد اسکا کیا تو ایک چیز مثل شیر نر کے میں نے دیکھی کہ جسنے قصد میرا کیا کہ
مجھکو کھا جلے اور جبکہ جبرئیل یہ آیت لائے وَجَعَلْنَا مِنْۢ بَيْنِ اَيْدِيْهِمْ اور کر دیا ہم نے آگے انکے سَدًّا ایک بند اور آڑ کو وَّمِنْ
خَلْفِهِمْ سَدًّا اور پیچھے انکے سے ایک آڑ کو فَاَغْشَيْنٰهُمْ پس ڈھانک دیا ہم نے انکو فَهُمْ لَا يُبْصِرُوْنَ پس وہ نہیں دیکھتے ہیں کسی
چیز کو اور قدرت نہیں رکھتے ہیں وہ کہ اپنے داہنے اور بائیں نظر کریں وہ اپنے آگے اور پیچھے نظر ڈالیں اور ابن عباس سے منقول ہے کہ ایک روز قریش نے آپس میں کہا
کہ ہم نے ہرگز اپنے تئیں نہیں دیکھا ہے کہ ہم نے کبھی صبر کیا ہو جو کچھ کہ ہم صبر کرتے ہیں ان امور پر کہ جو ہمکو محمد سے پہنچتے ہیں ہمارے عقلمندوں کو بیوقوف کہتا ہے اور ہمارے
باپوں کو گالیاں دیتا ہے اور ہمکو عیب لگاتا ہے اور ہماری جماعت کو متفرق کر دیا ہے اور ہمارے خداؤں کو دشنام دہی کرتا ہے اور باوجود اسکے ہم نے اسکو چھوڑ رکھا ہے
اور کچھ نہیں کہتے ہیں پس آپس میں اتفاق کیا کہ جس جگہ محمد کو دیکھیں بے مدد نہ چھوڑیں حضرت فاطمہ زہرا علیہا السلام کو انکے مشورہ سے خبر ہوئی تو روتی ہوئیں اپنے
باپ کی خدمت میں حاضر ہوئیں رسول خدا صلعم نے فاطمہ کو گریاں دیکھ کر پوچھا کہ اے جان پدر تو اسقدر کیوں روتی ہے عرض کی کہ قریش نے متفق ہوکر ارادہ کیا ہے حضرت کے
مار ڈالنے کا حضرت نے فرمایا کہ تو خوف کر مجھکو کوئی نہیں مار سکتا اور پانی طلب کر کے وضو کیا اور نماز پڑھی اور قدم مبارک مسجد الحرام کے اندر رکھا ان
لوگوں نے حضرت کی ہیبت سے آنکھ نہ کھولی اور خوف سے حضرت کے سرنگوں بیٹھے رہے اور حضرت نے ایک مٹھی خاک کی انپر ماری جسکے اوپر وہ خاک پڑی بروز
جنگ بدر وہ مارا گیا اور خدا تعالیٰ نے واسطے قطع کرنے طمع پیغمبر کے انکے ایمان سے یہ آیت نازل کی وَسَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اور برابر ہے اوپر انکے ءَاَنْذَرْتَهُمْ
کیا ڈراوے تو انکو اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ یا نہ ڈراوے تو انکو نہ ایمان لاوینگے وہ بسبب زیادتی کفر کے اور تفسیر اس آیت کی
سورہ بقر میں گزر گئی ہے اور ڈرانے کفار کے کہ جو کچھ نفع حاصل نہیں ہوتا تھا سو سطے خدا تعالیٰ نے ڈرانے کو مومنین کے ساتھ خاص کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ
اِنَّمَا تُنْذِرُ سوا اسکے نہیں کہ ڈراتا ہے تو فائدہ دینے کی وجہ سے مَنِ اتَّبَعَ الذِّكْرَ اس شخص کو جو پیروی کرے قرآن کی اور اسکی نصیحتوں کو
دل سے سنے اور اسپر اعتقاد کرے وَخَشِيَ الرَّحْمٰنَ بِالْغَيْبِ اور ڈرے خدا سے ساتھ غیب کے یعنی پوشیدگی اور تنہائی میں آدمیوں سے غائب ہوکر بخلاف
منافقوں کے کہ ظاہر میں کہتے تھے کہ ہم ایمان لاتے ہیں اور جب مومنین کی نظروں سے غائب ہوکر اپنے یاروں کے پاس جاتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم تمہارے ساتھ ہیں اور مسلمانوں سے
جو ہم کہتے ہیں کہ ہم ایمان لاتے ہیں ہم انسے ٹھٹھا کرتے ہیں اور یا یہ کہ آخرت کے عذاب سے ڈرتا ہے وہ جو کہ غائب ہیں اور جو آدمی کہ پیرو قرآن کا ہے اور تیرے ڈرانے سے وہ ڈرتا ہے
اے محمد فَبَشِّرْهُ پس خوشخبری دے تو اسکو بِمَغْفِرَةٍ ساتھ بخشش گناہوں کے وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ اور ثواب بڑے کے آخرت میں کہ وہ بہشت ہے بھری ہوئی نعمتوں
سے اور کہتے ہیں کہ بنو سلیم کے لوگوں نے جناب رسول خدا صلعم سے عرض کی کہ گھر ہمارے دور ہیں اگر حکم ہو تو ہم مسجد کے قریب اپنے گھر بنائیں حضرت نے فرمایا کہ تم اپنے گھروں ہی
میں رہو کہ تمہارے پاؤں کے نشانوں کو ہم جو مسجد کی طرف جاتے ہوئے پڑتے لکھتے ہیں پس جسوقت کہ راہ دور ہو تو ثواب اسکا زیادہ ہے اسواسطے کہ ہر قدم پر ثواب ہوتا ہے حق تعالیٰ نے
پیغمبر کی تصدیق کیواسطے یہ آیت نازل کی اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى تحقیق کہ ہم زندہ کرینگے مردوں کو قیامت کے روز اور یا یہ کہ مردہ دلوں کو ہدایت سے ہم زندہ کرتے
ہیں وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا اور لکھتے ہیں ہم اس چیز کو کہ آگے بھیجا ہے انہوں نے اعمال نیک و بد کہ موافق انکے ہم جزا دیویں وَاٰثَارَهُمْ اور نشانوں انکے کو لکھتے ہیں ہم
کہ وہ انکے قدموں کے نشان ہیں جسوقت کہ وہ طرف مسجد کے جاتے ہیں وَكُلَّ شَيْءٍ اور ہر چیز کو اَحْصَيْنٰهُ گھیر لیا ہے ہم نے اسکو فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ بیچ دفتر کے
پیشوا کی ظاہر ہے سب کتابوں کا یعنی لوح محفوظ کہ اسمیں سب لکھا ہے جو کہ عالم میں ہوا ہے اور کل شیء منصوب ہے فعل مقدر سے کہ وہ احصیناہ ہے اور تفسیر کرتا ہے اسکی احصیناہ مذکور اور
یہ قاعدہ ہے عمل علی شریطۃ التفسیر کا ہے اور مذہب اہلبیت میں مراد امام مبین سے علی بن ابیطالب ہیں اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ واللہ میں ہی امام مبین کہ ظاہر کرتا ہوں

ع ۱۲ / ۱۸

حق کو باطل سے اور وارث ہوا ہوں میں اسکا رسولِ خدا سے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس وقت آیہ وَكُلَّ شَيْءٍ أَحْصَيْنَاهُ فِي إِمَامٍ مُبِينٍ رسولِ خدا صلعم پر نازل ہوئی تو ابوبکر اور عمر دونوں کھڑے ہوئے اور کہا کہ یا رسول خدا کیا امامِ مبین توریت ہے فرمایا کہ نہیں اُن دونوں نے کہا کہ کیا وہ انجیل ہے فرمایا کہ نہیں پھر پوچھا انہوں نے کہ کیا وہ قرآن ہے فرمایا کہ نہیں اور علی کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا کہ وہ یہ ہے تحقیق کہ یہ وہ امام ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہر چیز کا علم اس میں گھیرا ہے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ اے لوگو آدمیوں کی ایسا کوئی علم نہیں ہے کہ میرے پروردگار نے مجھکو تعلیم نہ کیا ہو اور میں نے وہ علم علی کو تعلیم کیا ہے اور تحقیق کہ گھیرا ہے خدا نے علم کو مجھ میں اور جو علم کہ میں سیکھا ہوں اُس علم کو گھیرا ہے میں نے امام المتقین میں اور ایسا کوئی علم نہیں ہے کہ علی کو میں نے نہ سکھلایا ہو اور اب نازل ہونے اس آیت کے خدا تعالیٰ حکم کرتا ہے اپنے حبیب کو اہل انطاکیہ کے قصہ کے بیان کرنیکا کہ جیسے کہ مکہ والے باوجود دیکھنے معجزوں کے ایمان نہیں لاتے ہیں ایسے ہی انطاکیہ والے بھی معجزوں کو دیکھکر ایمان نہ لاتے تھے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ وَاضْرِبْ لَهُمْ مَثَلًا اور بیان کر تو اے محمد صلعم واسطے مکہ والوں کے مثل کو أَصْحَابَ الْقَرْيَةِ یعنی بستی والوں کی اور اصحاب قریہ بدل واقع ہوا ہے مثلاً سے اور نام اُس بستی کا کہ جسکے باشندوں کی مثل کے بیان کرنیکا حکم ہے انطاکیہ ہے اکثر مفسرین کے نزدیک یعنی خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اُن مکہ والوں سے انطاکیہ کے رہنے والوں کی تمثیل بیان کر إِذْ جَاءَهَا الْمُرْسَلُونَ جس وقت کہ آئے اُس بستی میں بھیجے ہوئے آدمی حضرت عیسیٰ کے اور وہ قصہ یوں ہے کہ حضرت عیسیٰ نے دو آدمی اپنے حواریوں میں سے شہر انطاکیہ میں واسطے ہدایت کے بھیجے ایک کا نام تو کہتے ہیں صادق تھا اور دوسرے کا نام مصدوق اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دونوں یوحنا اور یونس تھے اور بعضے یحییٰ اور توماں کہتے ہیں اور بعضے یاروص اور ماروص کہتے ہیں وہ دونوں شہر کے نزدیک پہنچے اور ایک پیر مرد کو دیکھا وہ دنبیاں چراتا تھا اُسپر سلام کیا اُسنے پوچھا کہ تم کہاں جاتے ہو کہا کہ ہم بھیجے ہوئے عیسیٰ علیہ السلام کے ہیں کہ وہ پیغمبر ہے ہم اسلئے آئے ہیں کہ تمکو طرف اسلام کے بلائیں اور بتوں کی پرستش سے منع کریں اُسنے کہا کہ تم اپنے دعوے کے راست ہونے پر کوئی دلیل رکھتے ہو اُن دونوں نے کہا کہ ہاں ہم بیماروں کو شفا دیتے ہیں اور مادر زاد اندھوں کو اور کوڑھیوں کو اچھا کرتے ہیں اُس پیر مرد نے کہا کہ کتنی سال سے میرا فرزند بیمار ہے اور سب طبیب اُسکے علاج سے عاجز ہیں اگر وہ اچھا ہو جائے تو میں مذہب عیسیٰ علیہ السلام کا اختیار کروں اور مسلمان ہو جاؤں وہ دونوں اُسکے لڑکے کے سرہانے پر آئے اور دعا کی اُسیوقت اُسکو صحت ہو گئی اور کل مرضوں سے اُسنے خلاصی پائی وہ مرد پیر ایمان لایا اور مسلمان ہو گیا اور وہ حبیب نجار ہے جو کہ مومن آل یٰسین مشہور ہے اور وہ چھ سو ساٹھ برس پہلے رسول خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر ایمان لایا تھا اور وہ سابقین میں سے ہے اور کہتے ہیں کہ وہ اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھتا تھا اور ایک غار میں عبادتِ خدا کیا کرتا تھا اور جس وقت یہ دونوں آدمی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے آئے تو اُسنے اپنے ایمان کو ظاہر کیا القصہ خبر اُن دونوں کی شہر میں مشہور ہوئی اور بہت بیماروں نے اُنکے ہاتھ سے شفا پائی بادشاہ اُس شہر کا کہ جسکا نام مطفخش رومی تھا اور وہ بت پرستی کیا کرتا تھا اُسنے اُن دونوں کے حال سے خبر پائی اور اُن دونوں کو بلا کر کہا کہ تم کون آدمی ہو انہوں نے کہا کہ ہم رسول عیسیٰ پیغمبر کے ہیں اور خلقت کو گمراہی سے نکالکر راہ حق کیطرف لیجاتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ علامت تمہارے حق کے ہونیکی کیا ہے کہا کہ ہم مادر زاد اندھوں کو اور کوڑھیوں کو دعا کر کے اچھا کرتے ہیں اور سب بیماروں کو شفا بخشتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ اب تم جاؤ کہ میں تمہارے مقدمہ میں کچھ سوچوں وہ بادشاہ کے پاس سے چلے گئے اور انہوں نے اپنے دین کو ظاہر کیا اور بتوں کے باطل کرنے میں سختی جو کی تو اُن دونوں کو بتخانہ میں قید کر دیا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ دونوں مدت تک اُس شہر میں رہے اور وہاں کے آدمی اُنکو بادشاہ کے پاس نہیں جانے دیتے تھے ایک روز بادشاہ کو انہوں نے بازار میں دیکھکر تکبیر کہی اور ذکر خدا کا شروع کیا بادشاہ نے غصہ ہو کر حکم دیا کہ اُنکو بتخانہ میں قید کر دیں خبر حضرت عیسیٰ کو پہنچی انہوں نے شمعون کو جو کہ سردار حواریوں کے تھے اور حضرت عیسیٰ کے خلیفہ تھے اُن دونوں کی مدد کے واسطے روانہ کیا اور جس وقت وہ شہر میں آئے تو بادشاہ کے مصاحبوں سے آشنائی پیدا کی اور اپنے علم اور حکمت کی جہت سے بادشاہ کے مقربوں میں ہو گئے اور اللہ تعالیٰ نے بادشاہ کے دل میں اُنکی طرف سے ایک جگہ پیدا کی اور حضرت عیسیٰ نے جو بموجب حکم خدا اُن دونوں پہلے آدمیوں کو بھیجا تھا اسواسطے فرماتا ہے کہ إِذْ أَرْسَلْنَا جس وقت بھیجا ہم نے إِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ طرف اُن انطاکیہ والوں کے دو آدمی کو تو فَكَذَّبُوهُمَا پس جھٹلایا انہوں نے اُن دونوں کو اور قیدخانہ میں اُنکو بھیجدیا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ پس قوت اور غلبہ دیا ہمنے ساتھ تیسرے کے یعنی ساتھ شمعون کے اُن دونوں کو اور ابوبکر نے فعززنا تخفیف سے پڑھا ہے اور باقیوں نے تشدید سے یعنی شمعون سے ہمنے اُنکو قوت دی کہ وہ بادشاہ کا معتقد خاص ہوا اور کہتے ہیں کہ شمعون بادشاہ کے ہمراہ بتخانہ میں آتا اور خدا تعالیٰ کو سجدہ کرتا اور لوگ گمان کرتے کہ وہ بتوں کی پرستش کرتا ہے اور بادشاہ کو اُس سے بہت اعتقاد ہوا

قصۂ اصحاب القریۃ

بدون انکے مشورہ کے کوئی کام نہ کرتا تھا ایکروز بادشاہ سے پوچھا کہ مینے سنا ہے کہ تونے دو مردونکو قید کیا ہے اسلیئے کہ وہ دوسرے دین کا دعوی کرتے ہیں اور آدمیونکو اس دین سے منع کرتے ہیں بادشاہ نے کہا کہ ہاں شمعون نے تعجب سے کہا کہ اے بادشاہ انکو بلانا چاہیے کہ انکا کلام عجیب اور غریب ہے بادشاہ نے انکو طلب کیا جبوقت انہوں نے شمعون کو دیکھا بادشاہ کے پاس تو بہت خوشحال ہوئے اور دلیروں کی طرح بیٹھ گئے شمعون نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم کون ہو کہا کہ ہم رسولخدا کے رسول ہیں شمعون نے پوچھا کہ تم یہاں کس کام کو آئے ہو ان دونوں نے کہا کہ ہم اسلیئے یہاں آئے ہیں تاکہ بادشاہ کو اور اسکی قوم کو بتوں کی پرستش سے منع کریں اور جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے اسکی عبادت کی رغبت دلائیں شمعون نے کہا کہ تم اپنے اس دعوے پر کوئی دلیل رکھتے ہو انہوں نے کہا کہ ہاں ہم مادر زاد اندھے کو اور سفید داغ والے کو اور کل بیماروں کو خدا کے حکم سے اچھا کرتے ہیں بادشاہ نے حکم دیا کہ ایک مادر زاد اندھے کو لاؤ لوگوں نے حاضر کیا اور ایک لڑکے کو لائے کہ اسکی آنکھوں کی جگہہ مثل پیشانی کے صاف اور برابر تھی اور کوئی علامت آنکھوں کے گڑھوں کی نہ تھی بادشاہ نے کہا کہ اگر راست کہتے ہو تو اپنے خدا کو کہو کہ اسکو بینا اور سمکھا کر دے انہوں نے دعا کی اسیوقت اسکے آنکھوں کی جگہہ شق ہوئی اور دو گڑھے وہاں ہوگئے اور بعد اسکے دو گولیاں مٹی کی بنا کر ان گڑھوں میں رکھدیں اور دعا کی اسیوقت وہ دونوں ڈھیلے آنکھوں کے بنگئے اور آنکھیں روشن ہوگئیں اور ہر چیز کو دیکھنے لگا بادشاہ نے بہت تعجب کیا شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ ہم بھی اپنے خداؤں سے درخواست کریں کہ وہ ایسا کر دکھلائیں بادشاہ نے آہستہ سے کہا کہ اے شمعون تو نہیں جانتا ہے کہ وہ تو نہ سنتے ہیں اور نہ دیکھتے ہیں اور کسی چیز کی قدرت نہیں رکھتے ہیں شمعون نے ان دونوں سے کہا کہ اے جوانوں تمہارا خدا اور کیا کر سکتا ہے انہوں نے کہا کہ مردہ کو زندہ کر سکتا ہے شمعون نے کہا کہ اگر تمہارا خدا ایسا کریگا تو ہم سب اسپر ایمان لائینگے انہوں نے کہا کہ ہمارا خدا سب چیز پر قادر ہے بادشاہ نے کہا کہ سات روز کا عرصہ ہوا کہ میرے دہقان کا لڑکا مر گیا ہے اسکو ابتک دفن نہیں کیا ہے اسواسطے کہ اسکے باپ کی راہ دیکھتے ہیں جسوقت وہ آئے تو اسکو دفن کریں اسکو تم زندہ کرو وہ اس لڑکے کو لائے اور بدن اسکا بو بھی ہوگئی تھی اور وہ مرگیا تھا شمعون نے پوشیدہ دعا کی اور ان دونوں نے بھی شمعون کی پیروی سے خدا تعالی سے درخواست کی اسیوقت وہ زندہ ہوکر کھڑا ہوگیا اور کہا کہ اے قوم خدا سے ڈرو اور اسپر ایمان لاؤ کہ مجھکو اس سات روز میں دوزخ کے سات طبقوں میں پھرایا ہے اور عذاب کیا ہے آج کے دن آسمان کے دروازے کھولے گئے اور ایک جوان خوبصورت کو مینے دیکھا کہ ان تینوں کی سفارش کرتا ہے لوگوں نے پوچھا کہ وہ تین کون ہیں کہا کہ شمعون اور یہ دونوں یار اسکے جو پہلے آئے تھے اور وہ جوان جو کہ انکی سفارش کرتا تھا وہ عیسی پیغمبر ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اس قصہ کو اسطرح بیان کیا ہے کہ شمعون شہر انطاکیہ میں داخل ہوئے اور لوگوں سے کہا کہ مجھکو بادشاہ کے دروازہ پر لیچلو جسوقت وہ دروازہ پر پہنچے تو وہاں کھڑے ہو کر کہا کہ میں فلانے صحرا میں عبادت کرتا تھا اور اب میں چاہتا ہوں کہ بادشاہ کے خدا کی عبادت کروں لوگوں نے اسکے کلام کو بادشاہ تک پہنچایا بادشاہ نے حکم دیا کہ اسکو خداؤں کے مکان میں لیجاؤ وہاں اسکو پہنچا دیا اور وہاں اسکے دونوں یار بھی موجود تھے قید میں جو کہ اس سے پہلے آئے تھے ان دونوں سے کہا کہ دیکھو اسطرح پھیرتی ہے قوم ایک دین سے طرف دوسرے دین کے اور تم کسی سے یہ نہ کہنا کہ ہم شمعون کو جانتے ہیں اور ایک سال تک اس بتخانہ میں شمعون نے ڈھیل کی اور بعد اسکے بادشاہ کے پاس پہنچا بادشاہ نے اس سے کہا کہ میں سنتا ہوں کہ تو میرے خداؤں کی عبادت کرتا ہے پس تو بھائی میرا ہے اور جو حاجت تیری ہو مجھ سے طلب کر شمعون نے کہا کہ میری کوئی حاجت نہیں ہے اور لیکن میں نے خداؤں کے گھر میں دو مردوں کو دیکھا ہے انکا کیا حال ہے بادشاہ نے کہا کہ یہ دو مرد دوسرے شہر سے آئے کہ دین کو میرے باطل کرتے تھے اور دعوی کرتے تھے اپنے خدا کا شمعون نے کہا کہ اے بادشاہ ٹھیک کرنی چاہیے اگر حق انکی طرف ہے تو ہم پیروی کرینگے اور اگر حق ہماری طرف ہے تو وہ دونوں ہمارے دین میں داخل ہونگے بادشاہ نے یہ سنکر ان دونوں کو طلب کیا جبوقت وہ حاضر ہوئے تو شمعون نے ان دونوں سے کہا کہ تم کیا بات ہمارے پاس لاتے ہو ان دونوں نے کہا کہ ہم اسواسطے آئے ہیں کہ بادشاہ کو ہم بلاتے ہیں طرف عبادت خدا کی جس نے کہ پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو اور عورتوں کے پیٹوں میں جو چاہتا ہے پیدا کرتا ہے اور جو صورت چاہتا ہے بناتا ہے اور اگایا ہے اس نے درختوں اور میووں کو اور نازل کیا ہے مینہ آسمان سے پانی کو شمعون نے کہا کہ تمہارا خدا یہ بھی قدرت رکھتا ہے کہ اندھے کو بینا کر دے ان دونوں نے کہا کہ ہم اس سے سوال کرینگے اگر چاہے گا تو بینا کر دیگا بادشاہ سے شمعون نے کہا کہ ایک اندھے کو لانا چاہیے کہ کبھی انہوں نے کچھ نہ دیکھا ہو جسوقت اندھا حاضر کیا گیا لوگوں نے کہا کہ اب تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ اسکی بینائی کو پھیر دے وہ دونوں کھڑے ہوئے اور دو رکعت نماز کی پڑھی اور دعا کی اسیوقت اسکی آنکھیں کھلکر روشن ہوگئیں اور وہ آسمان کیطرف نظر کرتا تھا شمعون نے کہا کہ ایک اور اندھا بلواؤ دوسرا حاضر ہوا تو شمعون نے سجدہ کیا اور سر اپنے اٹھایا تو وہ اندھا بالکل بینا ہوگیا اسوقت شمعون نے کہا کہ اے بادشاہ اگر انہوں نے بینا کیا ہے تو مینے بھی بینا کیا ہے حجت سے کہا بیں تب انہوں نے ایک زمین گیر کو بلوایا اور اسکو بھی انہوں نے اچھا کر دیا وہ اپنے پاؤں سے چلنے لگا اور دوسرا زمین گیر بلوا کر اسیطرح شمعون نے اچھا کیا

اور بادشاہ سے کہا کہ دو معجزے انہوں نے دکھلائے ہم نے بھی دو معجزے دکھلائے ہم اور یہ برابر ہیں اور لیکن ایک شے باقی رہی ہے اگر وہ اسکو کر دینگے تو میں انکے دین میں
داخل ہو جاؤنگا اور کہا کہ اے بادشاہ مینے سُنا ہے کہ بادشاہ کا ایک بیٹا تھا وہ مر گیا ہے اگر وہ اسکو زندہ کر دیں تو میں اُنکے دین میں آجاؤنگا بادشاہ نے کہا کہ میں بھی
تیرے ہمراہ اُنکے دین میں ہو جاؤنگا پھر شمعون نے اُن دونو سے کہا کہ ایک امر باقی رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ بادشاہ کا بیٹا مر گیا ہے تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ وہ زندہ
ہو جاوے وہ دونو سجدہ میں گر پڑے اور سجدہ کو طول دیا اور بعد اسکے سر اُنکو سجدہ سے اُٹھایا اور بادشاہ سے کہا کہ اُسکے قبر پر آدمیونکو بھیج کہ وہ وہاں موجود ہو گیا ہے
لوگ اُسکی قبر پر گئے دیکھا کہ وہ اپنی قبر سے نکلکر اپنے سر کی خاک کو جھاڑتا ہے اُس لڑکے کو بادشاہ کے پاس لاتے بادشاہ نے اسکو پہچانا اور جانا کہ یہ میرا بیٹا ہے اور اُس سے
پوچھا کہ اے فرزند میرے تیرا کیا حال ہے اُس نے کہا کہ میں مُردہ تھا دو آدمیونکو مینے دیکھا کہ پروردگار کے سامنے سجدہ میں پڑے ہوئے میرے زندہ کرنیکا سوال کرتے ہیں
خدا تعالیٰ نے مجھکو زندہ کر دیا بادشاہ نے کہا کہ اے فرزند میرے تو اُن دونو کو پہچانتا ہے کہا کہ ہاں جسوقت دیکھونگا تو پہچان لونگا بادشاہ نے سب آدمی جنگل میں بھیجے
اور ایک ایک آدمی کو اُسکے روبرو کرتے تھے اُن دونو میں سے ایک شخص اُسکے روبرو آیا تو اُس نے پہچان لیا اور کہا کہ اُن دونو میں سے ایک تو یہ ہے اور بعد اسکے پھر ایک
ایک کو اُسکے روبرو کرتے تھے جب دوسرا اُسکے روبرو آیا تو اسکو بھی اُس نے پہچان لیا اور بعد اُسکے شمعون نے اُن دونو سے کہا کہ میں تو تمہارے خدا پر ایمان لایا اور مینے جانا کہ
جو کچھ تم کہتے ہو وہ حق ہے بادشاہ نے کہا کہ میں بھی تمہارے خدا پر ایمان لایا اور اکثر آدمی اُس شہر کے ایمان لاتے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ لوگ ایمان نہیں لاتے اور اُن تینوں
بزرگوں کے قتل کا ارادہ کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ جو کہ ایمان نہیں لائے وہ اُس شہر کے گرد و نواح کے آدمی تھے اور شمعون نے مع اُن دو آدمیوں کے اُن لوگوں کو خدا کیطرف بلایا
چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَقَالُوٓا پس کہا اُن تینوں نے کہ اِنَّآ اِلَيۡكُمۡ مُّرۡسَلُوۡنَ ۝ تحقیق ہم طرف تمہارے بھیجے گئے ہیں عیسیٰ کیطرف سے اور
تمہاری ہدایت کیواسطے یہاں آئے ہیں بادشاہ اور اُسکی قوم تو ایمان لائی اور جو لوگ کہ ایمان نہیں لائے تھے اُن لوگوں نے سرکشی کر کے قَالُوۡا کہا انہوں نے کہ مَآ
اَنۡتُمۡ اِلَّا بَشَرٌ مِّثۡلُنَا نہیں ہو تم مگر آدمی مانند ہمارے صورت اور شکل میں اور سب صفات میں پس تمکو کس بزرگی سے رسول کر کے بھیجا ہے وَمَآ اَنۡزَلَ
الرَّحۡمٰنُ مِنۡ شَيۡءٍ اور نہیں نازل کیا ہے خدا نے کچھ کہ جسکی طرف تم ہمکو بلاتے ہو اِنۡ اَنۡتُمۡ نہیں ہو تم اِلَّا تَكۡذِبُوۡنَ مگر کہ جھوٹ بولتے ہو تم
اُن رسولوں نے بعد سُننے اس کلام کے قَالُوۡا کہا انہوں نے کہ رَبُّنَا يَعۡلَمُ پروردگار ہمارا جانتا ہے کہ اِنَّآ اِلَيۡكُمۡ لَمُرۡسَلُوۡنَ ۝ تحقیق ہم طرف تمہارے
البتہ بھیجے گئے ہیں اور موافق اپنے دعوے کے ہم معجزے دکھلاتے ہیں وَمَا عَلَيۡنَآ اِلَّا الۡبَلٰغُ الۡمُبِيۡنُ اور نہیں ہے اوپر ہمارے مگر پہنچانا ظاہر اور اُسکے عہدہ سے
ہم باہر ہو گئے ہیں کہ جو کچھ ہمارے ذمہ تھا وہ ہم نے پہنچا دیا اور معجزے دکھلائے اور اگر تم عناد اور دشمنی کی راہ سے قبول نہ کرو گے تو عذاب میں گرفتار ہو گے قَالُوۡا
کہا انہوں نے معجزوں سے منہ پھیر کر کہ اِنَّا تَطَيَّرۡنَا بِكُمۡ ۚ تحقیق ہم نے فال بد لی ہے ہمنے ساتھ آنے تمہارے کے کہ جس روز سے تم یہاں آئے ہو مینہ بند ہو گیا ہے اور زراعت
ہماری اور درخت خشک ہو گئے لَئِنۡ لَّمۡ تَنۡتَهُوۡا البتہ اگر باز نہ آؤ گے تم اپنے دعوے سے تو لَنَرۡجُمَنَّكُمۡ البتہ سنگسار کرینگے ہم تمکو وَلَيَمَسَّنَّكُمۡ اور
البتہ پہنچیگا تمکو مِّنَّا ہماری طرف سے عَذَابٌ اَلِيۡمٌ ۝ عذاب دردناک قَالُوۡا کہا اُن رسولوں نے کہ طَآئِرُكُمۡ مَّعَكُمۡ ؕ فال بد تمہاری تمہارے
ہمراہ ہے کہ تم جو عقاید بد رکھتے ہو اور تمہارے افعال جو بد ہیں اسواسطے تمہاری فال بد ہے اور ہم جو خدا کی توحید کیطرف اور اُسکی عبادت کیطرف لوگونکو بلاتے ہیں یہ
نہایت خیر اور برکت کا کام ہے اَئِنۡ ذُكِّرۡتُمۡ کیا اگر نصیحت کئے جاتے ہو تم اسکو فال بد جانتے ہو اور ارادہ قتل کا رکھتے ہو بَلۡ اَنۡتُمۡ قَوۡمٌ مُّسۡرِفُوۡنَ ۝
بلکہ تم ایک قوم حد سے گزرنیوالے ہو زیادتی اور گناہ کرنے میں اور اَئِنۡ ذُكِّرۡتُمۡ کو ابو عمرو اور قالون اور زید نے ایک ہمزہ سے پڑھا ہے بدون مد کے اور ابن کثیر اور یعقوب اور
ابن نشیط نے بھی ایک ہمزہ سے پڑھا ہے لیکن ہمزہ ممدودہ ہے اور باقیوں نے دو ہمزہ سے پڑھا ہے اور جزا اِنۡ ذُكِّرۡتُمۡ کی محذوف ہے وَجَآءَ مِنۡ اَقۡصَا الۡمَدِيۡنَةِ اور آیا
انتہائے شہر سے رَجُلٌ يَّسۡعٰى ایک مرد دوڑتا ہوا یعنی حبیب نجار انتہائے شہر سے آئے کہ گھر انکا شہر کے سرے پر اور شہر کے دروازہ کے قریب تھا جسوقت اپنی قوم
کا قصد اُن رسولوں پر دیکھا تو واسطے نصیحت کے بہت جلدی دوڑتے ہوئے آئے قَالَ يٰقَوۡمِ کہا کہ اے قوم میری اتَّبِعُوا الۡمُرۡسَلِيۡنَ ۝ پیروی کرو تم رسولوں کی
اتَّبِعُوۡا مَنۡ لَّا يَسۡـَٔلُكُمۡ پیروی کرو تم اُس شخص کی کہ نہیں چاہتا ہے تم سے اَجۡرًا مزدوری کو پیغام پہنچانے پر وَّهُمۡ مُّهۡتَدُوۡنَ ۝ اور وہ ہدایت
پائے ہوئے ہیں راہ طریق کے کہ جس میں خیر دنیا اور آخرت کی ہے اُن لوگوں نے یہ سنکر حبیب نجار سے کہا کہ کیا تو ہمارے دین کو چھوڑ کر انکا دین اختیار کرتا ہے جب نے اُنکے

جواب میں کہا کہ وَمَالِیَ اور کیا ہے واسطے میرے کہ اپنے اعتقاد سے لَآ اَعْبُدُ الَّذِیْ نہ پرستش کروں میں اُس شخص کو کہ فَطَرَنِیْ پیدا کیا ہے اُس نے مجھکو وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اُسی کے رجوع کروگے تم اور پھروگے تم واسطے جزائے اعمال کے اُسی سے ڈرنا چاہیے ءَاَتَّخِذُ کیا پکڑوں میں یعنی کیا اختیار کروں میں مِنْ دُوْنِهٖۤ سوائے اُس خدا کے اٰلِهَةً معبودوں کو کہ وہ بت ہیں اور اپنے خدا اُنکو ٹھہراؤں اِنْ یُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ اگر ارادہ کرے میرا خدا بِضُرٍّ ساتھ ضرر کے یعنی اگر خدا مجھکو ضرر پہنچانا چاہے تو لَّا تُغْنِ عَنِّیْ نہ بے پروا کرے مجھ سے یعنی نہ دفع کرے مجھ سے شَفَاعَتُهُمْ سفارش اُن بتوں کی شَیْئًا کسی چیز کو اگر خدا عذاب کرنا چاہے اسواسطے کہ وہ قابل سکے نہیں ہیں کہ کسی کی سفارش کریں اور بلا کو دفع کروائیں وَّلَا یُنْقِذُوْنِ اور نہ چھوڑائیں وے مجھکو ضرر سے میری نصرت کرکے پس میں اگر اُنکی پرستش کروں کہ نہ تو ضرر کو دفع کرسکے اور نہ نفع کو پہنچا سکے اور اُسکی عبادت کو ترک کروں کہ جو سب طرح کی قدرت رکھتا ہے اور قادر ہے نفع پہنچانے پر اور ضرر کے دور کرنے پر تو اِنِّیْۤ اِذًا لَّفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ تو اُس وقت تحقیق کہ میں البتہ بیچ گمراہی ظاہر کے ہوں کہ حق کو چھوڑ کر باطل کیطرف گیا جسوقت قوم نے یہ سنا تو اُسکے قتل کا ارادہ کیا اُسنے رسولوں کیطرف منہ کرکے کہا کہ اِنِّیْۤ اٰمَنْتُ تحقیق کہ میں ایمان لایا ہوں بِرَبِّكُمْ ساتھ پروردگار تمہارے کے فَاسْمَعُوْنِ پس سنو تم مجھ سے ایمان میرے کو کہ کل کو قیامت کے روز میرے ایمان کی تم گواہی دینا کہتے ہیں کہ حبیب نجار قوم کو نصیحت کرتے تھے اور وہ لوگ اُن کو پتھر مارتے تھے اور وہ یہی کہتے تھے کہ خداوندا میری قوم کو ہدایت کر کہتے ہیں کہ اُنکو سنگسار کیا اور اسقدر پتھر مارے کہ وہ مرگئے اور بازار انطاکیہ میں اُنکو دفن کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اُنکو مار ڈالا اور خدا نے اُنکو زندہ کیا اور بہشت میں لیگیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اسقدر زندہ رکھے لائق تھا رہیں پھر وہ ہلاک ہوگئے اور جسوقت وہ راہ خدا میں مارے گئے تو قِیْلَ کہا گیا یعنی ملائکہ نے اُسکو کہا کہ ادْخُلِ الْجَنَّةَ داخل ہو تو بہشت میں اور جسوقت وہ بہشت میں داخل ہوا تو قَالَ کہا کہ یٰلَیْتَ قَوْمِیْ یَعْلَمُوْنَ اے کاش قوم میری جانے اور دانا ہو بِمَا غَفَرَ لِیْ رَبِّیْ ساتھ اسکے کہ بخشش کی ہے واسطے میرے پروردگار میرے نے یعنی جو چیز کہ سبب بخشش کا ہے اُسکو جانیں کہ وہ ایمان لانا ہے خدا پر اور اُنہیں کوشش کرنی ہے غرض یہ ہے کہ جیسے کہ حالت زندگی میں وے اپنی قوم کو نصیحت کرتے تھے ایسے ہی بعد مرنے کے بھی نصیحت کی کہ میرے بخشے جانیکی کاش اُنکو خبر ہو کہ کس سبب سے انکے خدا تعالیٰ نے مجھکو بخشا اور طرح طرح کی نعمتیں مجھکو بہشت میں عطا کیں وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُكْرَمِیْنَ اور کردیا مجھکو بزرگوں بہشت کے میں سے اگر وہ میرے حال سے مطلع ہوتے تو وہ بھی ایمان لاتے اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ سابق امت میری کے تین آدمی ہیں اور ایک لحظہ اُنہوں نے کفر نہیں کیا ہے اور وہ علی بن ابیطالب ہے اور حبیب نجار مومن آل یٰسین اور خرقیل مومن آل فرعون اور یہ تینوں صدیق ہیں اور علی افضل اُنکا ہے اور ایک روایت میں خرقیل کی جگہہ آسیہ زن فرعون کا نام ہے اور یہ سب ہمارے پیغمبر پر ایمان لائے ہیں حضرت کی بعثت سے پہلے مگر علی بن ابیطالب کہ یہ حضرت کے زمانہ میں سب سے پہلے ایمان لائے ہیں اور اب خدا تعالیٰ اُس قوم کے ہلاک ہونیسے خبر دیتا ہے کہ وَمَاۤ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ اور نہیں نازل کیا ہے ہمنے اوپر قوم اُس حبیب نجار کے مِنْۢ بَعْدِهٖ پیچھے قتل اُسکے سے مِنْ جُنْدٍ کوئی لشکر مِّنَ السَّمَآءِ آسمان سے واسطے ہلاک کرنے اُن لوگوں کے وَمَا كُنَّا مُنْزِلِیْنَ اور نہیں ہیں ہم نازل کرنیوالے لشکروں کے کفار کے ہلاک کرنیکے واسطے کہ ہماری حکمت اور مصلحت تقاضا نہیں کرتی ہے لشکر دین کے بھیجنے کیواسطے اور بدر اور حنین میں جو لشکر بھیجا تھا وہ پیغمبر کی تعظیم کیواسطے تھا اور کفار کی وہ مقدار نہیں کہ جنکی ہلاکت کو لشکر بھیجا جاوے اِنْ كَانَتْ نہ تھا عذاب اُنکا اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مگر چیخ ایک عذاب کی قسموں میں نہایت آسان ہے اور وہ اسطرح سے ہے کہ جبرئیل آئے اور اُنکے شہر کے دروازہ کے دونوں طرف کو پکڑ کر ایک چیخ ماری فَاِذَا هُمْ پس ناگاہ وہ خٰمِدُوْنَ بجھنے والے یعنی مر گئے تھے مثل آگ کے کہ ایکدفعہ ہی بجھ جاتی ہے سب کفار ایک مرتبہ ہی ہلاک ہوگئے یٰحَسْرَةً اے افسوس و پشیمانی قیامت میں عَلَی الْعِبَادِ اوپر بندوں کے اپنی اوقات کو کفر اور گناہوں میں بسر کرتے تھے اور باوجود اسکے مَا یَاْتِیْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ نہیں آتا تھا اُنکے پاس کوئی پیغمبر اِلَّا كَانُوْا بِهٖ مگر تھے وہ ساتھ اُس پیغمبر کے یَسْتَهْزِءُوْنَ ٹھٹھا کرتے اور اب خدا تعالیٰ مشرکوں کو خوف دلاتا ہے کہ اَلَمْ یَرَوْا کیا نہیں دیکھا ہے اُن کفار مکہ نے یعنی نہیں جانا کہ كَمْ اَهْلَكْنَا بہت ہلاک کئے ہیں ہمنے قَبْلَهُمْ پہلے اُنکے مِّنَ الْقُرُوْنِ قرنوں کے لوگوں میں سے یعنی پہلے زمانہ کے لوگوں میں سے کیا نہیں دیکھا ہے اُن مکہ والوں نے کہ اَنَّهُمْ تحقیق وہ ہلاک کئے گئے لوگ اِلَیْهِمْ طرف اُن مکہ والوں کے لَا یَرْجِعُوْنَ نہیں پھرتے ہیں زندہ ہوکر دنیا میں پس کسواسطے وہ نصیحت نہیں پکڑتے ہیں اور نہیں ڈرتے ہیں کہ مثل اُن لوگوں کے اُنپر بھی عذاب نازل ہو وَاِنْ كُلٌّ اور نہیں ہیں کل اُنکے لَّمَّا جَمِیْعٌ مگر جمع کئے گئے لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ

نزدیک ہمارے حاضر کئے جاوینگے واسطے جزائے اعمال کے یعنی وہ پہلی امتیں ہلاک کی گئیں اور پچھلے کفار کہ جو پیچھے انکے پیدا ہوتے ہیں سب بلا دن محشر میں حاضر ہونگے اور موافق
اپنے اپنے فعل کے جزا اور سزا کو پہنچینگے اور عذاب الیم میں گرفتار ہونگے کہ ہماری قدرت کی نشانیوں میں انہوں نے کچھ تامل کیا کہ ایمان لاتے اور نشانیاں ہماری توحید اور قدرت
کی بہت ہیں اگر وہ تامل کریں اور اپنی عقل کو کام فرمائیں وَاٰيَةٌ لَّهُمُ اور نشانی واسطے انکے ہماری قدرت کاملہ پر انکی وہ بار زندگی کے واسطے الْاَرْضُ الْمَيْتَةُ
زمین مردہ ہے یعنی خشک اور بے گھاس کہ ہم نے سبب بارش کے اَحْيَيْنٰهَا زندہ کیا ہے ہم نے اسکو وَاَخْرَجْنَا مِنْهَا اور نکالا ہے ہم نے اس سے حَبًّا دانہ کو
یعنی غلہ کو کہ غذا انسان کی ہے فَمِنْهُ يَاْكُلُوْنَ پس اس دانہ میں سے کھاتے ہیں وَجَعَلْنَا فِيْهَا اور کر دیئے ہم نے بیچ اس زمین کے جَنّٰتٍ باغ مِّنْ
نَّخِيْلٍ درختوں سے خرما کے وَّاَعْنَابٍ اور انگوروں کے درختوں سے اور باغ اور زراعت جو بدون پانی کے سرسبز نہیں ہوتے ہیں اسلئے فرماتا ہے کہ وَّفَجَّرْنَا
فِيْهَا اور جاری کئے ہم نے بیچ اس زمین کے مِنَ الْعُيُوْنِ چشموں میں سے تاکہ باغوں میں اور زراعت میں پانی دیویں اور ہم نے یہ چشمیں اسلئے پیدا کیں ہیں
لِيَاْكُلُوْا تاکہ کھائیں وہ مِنْ ثَمَرِهٖ میوہ اس ہر نوع اور قسم کے درخت سے وَمَا عَمِلَتْهُ اور اس چیز سے کہ کام کیا ہے اَيْدِيْهِمْ ہاتھوں انکے نے کہ
لئے ہاتھ سے آدمیوں نے بنایا ہے مثل شیرہ اور سرکہ کے اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ پس کیا نہیں شکر کرتے ہیں وہ بندے عوض میں ان نعمتوں کے اور نعمت دینے والے کی
پرستش کرتے ہیں سُبْحٰنَ پاک ہے تمام عیبوں سے اور نقصان سے الَّذِيْ وہ شخص کہ اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ الْاَزْوَاجَ پیدا کیا ہے
اُس نے جوڑوں کو كُلَّهَا کل انکے کو مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ اس چیز سے کہ اگاتی ہے زمین قدرت خدا سے بوٹیاں اور درخت قسم قسم کے وَمِنْ
اَنْفُسِهِمْ اور نفسوں ان آدمیوں کے سے کہ ایک نر ہے اور ایک مادہ ہے اور ایک گورا ہے اور ایک کالا ہے وَمِمَّا لَا يَعْلَمُوْنَ اور اس چیز سے کہ نہیں جانتے ہیں وہ یعنی
اور چیزیں اکثر خدا تعالی نے قسم قسم کی ایسی پیدا کی ہیں کہ آدمی اسکو نہیں جانتے ہیں اور وہ پہاڑوں اور صحراؤں اور دریاؤں میں ہیں وَاٰيَةٌ لَّهُمُ اور
نشان واسطے انکے دوسرے جو کہ دلالت کرتی ہے قدرت خدا پر الَّيْلُ رات ہے کہ اپنی حکمت سے نَسْلَخُ مِنْهُ اودھیڑتے ہیں ہم اس سے یعنی دور کرتے
ہیں اس سے النَّهَارَ دن کو یعنی روشنی کو دن کی فَاِذَا هُمْ پس اسوقت وہ لوگ مُّظْلِمُوْنَ اندھیری میں ہونیوالے ہیں وَالشَّمْسُ اور آفتاب یعنی
ایک اور دلیل قدرت خدا کی آفتاب ہے کہ تَجْرِيْ لِمُسْتَقَرٍّ لَّهَا چلتا ہے واسطے ایک قرار گاہ کے کہ واسطے اسکے ہے یعنی ہر روز ایک حد معین پر چلتا ہے اور
آفتاب کے تین سو ساٹھ ۳۶۰ مشرق اور تین سو ساٹھ ۳۶۰ مغرب ہیں ایک سال میں ہر روز نئے مشرق سے نکلتا ہے اور نئے مغرب میں چھپتا ہے اور ہمیشہ حرکت اور سیر
میں ہے یہانتک کہ دنیا تمام ہوجائے ٹھیرنا اسکے واسطے نہیں ہے اور امام زین العابدین اور امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام نے لمستقر لها کو
لا مستقر لها پڑھا ہے یعنی نہیں ہے جگہہ ٹھیرنے کی واسطے اسکے کہ ہر روز چلنے ہی میں رہتا ہے ذٰلِكَ یہ یعنی چلنا آفتاب کا ہر روز اپنی جگہہ پر تَقْدِيْرُ الْعَزِيْزِ
اندازہ کرنا خدائے غالب کا ہے قدرت کاملہ سے کہ الْعَلِيْمِ جاننے والا ہے ہر شی کا وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ اور چاند کو اندازہ کیا ہے ہم نے یعنی مقرر کی ہیں ہم نے
واسطے اسکے مَنَازِلَ منزلیں یعنی وہ صاحب منزلوں کا ہے اور منازل کا مضاف محذوف ہے اور تقدیر اسکی ذوا منازل ہے اور منزلیں اسکی اٹھائیس ہیں اور ہر روز ایک
منزل میں رہتا ہے یہانتک کہ آسمان کو طے کرے اور بڑھنا اور گھٹنا اسکا باعتبار دوری اور نزدیکی آفتاب کے ہے یعنی جوں جوں اپنی منزلوں میں آفتاب سے دور ہوتا ہے نور اسکا
بڑھتا ہے اور جوں جوں آفتاب کے نزدیک ہوتا جاتا ہے تو نور اسکا کم ہوتا جاتا ہے حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ یہانتک کہ پھر ہو جاتا ہے مانند
شاخ پرانے خرما کے یعنی جس وقت کہ آفتاب نکلتا ہے تو باریک ہوتا ہے اور ہر شب بڑھتا ہے اور بعد اسکے کم ہونا شروع ہوتا ہے یہانتک کہ کم ہوتے ہوتے مثل شاخ خشک اور
پرانی اور ٹیڑھی خرما کے ہو جاتا ہے جیسا کہ پہلے شب میں تھا اور قمی کی تفسیر میں مذکور ہے کہ ابو سعید مکاری واقفی ایکروز حضرت امام رضا علیہ السلام کی خدمت میں حاضر ہوا
اور روبرو انکے اور غضب سے کہنے لگا کہ کیا تیرا مرتبہ یہانتک پہنچا ہے کہ تو دعوی امامت کا کرتا ہے جیسے کہ تیرے باپ نے کیا تھا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ خدا تعالی تیرے
نور کو بجھاوے اور فقیری اور محتاجگی کو تیرے گھر میں داخل کرے کیا تو نہیں جانتا ہے کہ خدا تعالی نے وحی کی طرف عمران کے کہ میں تجھکو ایک لڑکا بخشنے والا ہوں کہ وہ مادر زاد اندھے کو
اور سفید داغ والے کو اچھا کریگا پس خدا تعالی نے عمران کو مریم بخشی اور مریم کو عیسی عطا کیا پس عیسی مریم سے ہے اور مریم عیسی سے اور مریم اور عیسی ایک شئے ہیں اور ایک درجہ میں ہیں کہ
ان دونوں میں کچھ فرق نہیں اور میں اپنے باپ سے ہوں اور باپ میرا مجھ سے ہے اور میں اور باپ میرا دونوں ایک شئے ہیں کہ ہم میں کچھ فرق نہیں ہے بعد اسکے ابو سعید نے کہا کہ میں تجھ سے ایک مسئلہ

پوچھتا ہوں امام علیہ السلام نے فرمایا کہ پوچھ اگرچہ تو مجھ سے قبول نہ کریگا اور اسکا اعتقاد نہ رکھیگا کہنے لگا کہ کیا کہتا ہے تو اس مرد کے مقدمہ میں کہ وقت مرنے کے کہے کہ جو
میرا غلام قدیم ہے وہ آزاد ہے قربۃً الی اللہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ جو غلام کہ چھ مہینے اسکی ملک میں رہا ہو وہ آزاد ہے اسواسطے کہ اسکے ملک میں چھ مہینے رہنے والا
قدیم ہے اس شخص نے کہا کہ چھ مہینے والے کو تو قدیم کیوں کہتا ہے فرمایا کہ اسواسطے کہ خدا تعالیٰ قرآن میں فرماتا ہے کہ والقمر قدرناہ منازل حتی عاد کالعرجون
القدیم اور شاخ خرما کی چھ مہینے کے عرصہ میں پہلی رات کے چاند اور آخر کی رات کے چاند کی شکل ہوتی ہے پس معلوم ہوا کہ قدیم سے مراد چھ مہینے کی مدت ہے اس شخص نے
انکار کیا اور نہ مانا اور جسوقت امام رضا علیہ السلام کے پاس سے نکلا تو اندھا ہو گیا اور تنگدست اور محتاج اسطرح کا ہوا کہ لوگونکے دروازوں پر بھیک مانگتا اور گدائی
کرتا پھرتا تھا یہانتک کہ دوزخ کو روانہ ہوا اور پھر خدا تعالیٰ اپنی قدرت کے بیان میں فرماتا ہے کہ لَا الشَّمْسُ يَنْبَغِي لَهَا نہ آفتاب کو سزاوار ہے واسطے اسکے
أَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ یہ کہ پالیوے چاند کو اور اسکے مقام پر جلد پہنچے اسواسطے کہ وہ فلک چہارم پر ہے اور چاند فلک اول پر اور درمیان دونو کے ایکہزار پانسو (۱۵۰۰)
برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور یا یہ کہ آفتاب روانگی اپنی میں ماہتاب کو نہیں پہنچتا ہے کہ ماہتاب بہت زیادہ چلتا ہے آفتاب سے اسواسطے کہ ماہتاب ایک مہینے میں بارہ (۱۲)
برجوں کو قطع کرتا ہے اور آفتاب ایک سال میں قطع کرتا ہے اور اگر آفتاب چلنے کی سرعت میں ماہتاب کے برابر ہو تو فصلیں اپنے موقع پر باقی نہ رہیں اور حیوانات اور روئیدگی
کو خلل پہنچے وَلَا اللَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ اور نہ رات پہلے ہونیوالی دن کی اسطرح سے کہ رات کے بعد پھر رات آجائے اور رات کے بعد دن نہو بلکہ دونو آگے پیچھے ہیں کہ
رات کے بعد دن ہے اور دن کے بعد رات ہے اور دو رات جمع نہیں ہو سکتیں کہ بیچ انکے دن نہو وَكُلٌّ اور سب یعنی آفتاب اور ماہتاب اور ستارے فِي فَلَكٍ
يَسْبَحُونَ بیچ آسمان کے تیرتے ہیں یعنی آسمانوں پر سیر کرتے ہیں اور پھرتے ہیں جیسے کہ مچھلی دریا میں تیرتی ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
دن رات سے پہلے پیدا کیا ہے اور قول حقتعالیٰ میں ولا اللیل سابق النہار یہ ہے کہ تحقیق سابق ہوا ہے رات سے دن اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام
سے یہ ہے کہ پیدا کیا گیا ہے دن پہلے رات کے اور آفتاب پہلے ماہتاب کے اور زمین پہلے آسمان کے اور مجمع البیان میں تفسیر عیاشی سے لکھا ہے کہ اشعث بن حاتم روایت
کرتا ہے کہ میں خراسان میں تھا جسوقت کہ امام رضا علیہ السلام اور فضل بن سہل اور مامون ایک مجلس میں بیٹھے مرو میں اور دسترخوان بچھایا گیا اور اسوقت
آپس میں باتیں کرتے تھے کہ امام رضا علیہ السلام نے فرمایا کہ ایک مرد نے بنی اسرائیل میں سے مجھ سے مدینہ میں پوچھا کہ اے فرزند رسول خدا پہلے دن پیدا ہوا ہے یا رات تم سمجھا ہو
میں کیا فرماتے ہو اور انہوں نے آپس میں بہت کلام کیا لیکن علم سکا انکے پاس نہ تھا پس فضل نے کہا کہ اے فرزند رسول خدا اس مسئلہ کو بیان فرماؤ کہ نہایت احسان
ہمپر ہوگا امام علیہ السلام نے فرمایا کہ قرآن شریف سے کہوں یا حساب سے فضل نے کہا کہ حساب کی رو سے فرمائے فرمایا کہ لیکن حساب کی رو سے اس طور سے ہے کہ
طالع دنیا کا سرطان تھا اور ستارے اسوقت موضع شرف میں تھے پس زحل میزان میں تھا اور مشتری سرطان میں اور شمس حمل میں اور قمر ثور میں پس یہ دلالت
کرتا ہے اوپر ہونے شمس کے حمل میں بیچ دسویں طالع لگن کے طالع سے وسط آسمان میں یعنی یہ امر اس پر دلالت کرتا ہے کہ آفتاب غیب میں اسوقت وسط سما میں تھا پس
دن شب سے پہلے پیدا ہوا ہے اور لیکن قرآن میں پس خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ لا الشمس ینبغی لہا ان تدرک القمر ولا اللیل سابق النہار یعنی روز سابق ہے شب سے
اور اپنی نعمتوں کو شمار کرتا ہے کہ وَآيَةٌ لَهُمْ اور نشانی واسطے انکے جو کہ ہماری قدرت پر دلالت کرتی ہے أَنَّا حَمَلْنَا تحقیق کہ ہم نے اٹھایا ہے
ذُرِّيَّتَهُمْ باپ اور دادا انکے کو مراد ذریت سے یہاں باپ اور دادا ہیں اور ذریت اسواسطے کہا کہ ذریت اسوقت اپنے باپ انکے صلبوں میں اور پشتوں میں تھی وہ
بھی اٹھائی گئی اور اہل مدینہ اور ابن عامر اور یعقوب اور سہل نے ذریات پڑھا ہے جمع کا صیغہ یعنی اٹھایا ہم نے باپوں انکے کو وقت طوفان کے اور بٹھایا ہم نے
انکو فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُونِ بیچ کشتی بھری ہوئی کے آدمیوں اور حیوانات سے وَخَلَقْنَا لَهُمْ اور پیدا کیا ہم نے واسطے انکے مِنْ مِثْلِهِ مانند
اس کشتی کے مَا يَرْكَبُونَ وہ چیز کہ سوار ہوتے ہیں یعنی مثل کشتی نوح کے اور کشتیاں ہم نے انکے واسطے پیدا کی ہیں کہ وہ انپر سوار ہوتے ہیں دریا سو یا ایسے
مراد حیوانات ہیں مانند گھوڑے اور اونٹ اور خچر کے اور قول پہلا ہی ظاہر ہے وَإِنْ نَشَأْ نُغْرِقْهُمْ اور اگر چاہیں ہم تو غرق کر دیں انکو پانی میں طوفان
اور [illegible] فَلَا صَرِيخَ لَهُمْ پس کوئی فریاد رس نہو واسطے انکے کہ غرق ہونے سے انکو بچاتے وَلَا هُمْ يُنْقَذُونَ اور نہ وہ چھوڑائے
جائیں موت سے جسوقت کہ ہم انکا ہلاک کرنا چاہیں إِلَّا رَحْمَةً مگر کہ رحم کریں ہم انپر رحم کرنا مِنَّا اپنی طرف سے کہ انکو ڈوبنے سے نجات دیویں اور

فائدہ دیں ہم انکو وَمَتَاعًا اور فائدہ دینا اِلٰی حِیْنٍ ایک وقت تک کہ اجل انکی آئے اور رحمۃ مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور مفعول لہ بھی ہوسکتا ہے
وَاِذَا قِیْلَ اور جسوقت کہا جائے یعنی مومنین کہیں لَهُمُ واسطے اُن کافروں کے کہ اتَّقُوْا ڈرو تم مَا بَیْنَ اَیْدِیْکُمْ اُس سے کہ آگے تمہارے
ہوا ہے عذاب پہلی اُمتوں کا وَمَا خَلْفَکُمْ اور اُس سے کہ پیچھے تمہارے ہے عذاب آخرت کا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ ڈرو تم
گناہوں سے کہ پہلے تم نے کئے ہیں اور ڈرو تم عذاب سے کہ پیچھے تمہارے ہے یعنی پہلے گناہوں پر نادم ہو اور آئندہ گناہوں کو ترک کرو لَعَلَّکُمْ تُرْحَمُوْنَ تاکہ تم رحم کئے جاؤ
اور تمہارے گناہوں سے درگزر کیجاوے اور وہ کفار مومنین کی نصیحت سے منہ پھیرتے ہیں اور نزاع کرنیکو مستعد ہوتے ہیں وَمَا تَاْتِیْهِمْ اور نہیں آتی ہے انکے پاس
مِّنْ اٰیَةٍ کوئی نشانی مِّنْ اٰیٰتِ رَبِّهِمْ نشانیوں قدرت پروردگار انکے سے کہ وہ قرآن اور معجزے ہیں اِلَّا کَانُوْا عَنْهَا مُعْرِضِیْنَ مگر ہیں وہ
اُس سے منہ پھیرنیوالے کہ اُسمیں نظر نہیں کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فقرا اصحابہ نے جو کہ محتاج تھے مشرکین سے کہا کہ جو کچھ کہ تم گمان کرتے ہو کہ مال خدا کا ہمارے پاس ہے اُسمیں سے
تم ہمکو دو انہوں نے کہا کہ اگر خدا تمہارے اعتقاد میں قدرت رکھتا ہے کھانا دینے پر واسطے بندوں کے تو بس چاہئے کہ وہ تمکو کھانا دیوے اور جسوقت کہ اُس نے تمکو کھانا نہ دیا تو ہم بھی
تمکو نہ دیوینگے سو واسطے کہ خدا نے جو تمکو اُس سے محروم رکھا تو ارادہ خدا کا یہ ہے کہ تم ہمیشہ محروم رہو اور ہم اسکے ارادے کے برخلاف نہ کرینگے کہ تمکو کچھ دیویں آیت نازل ہوئی
وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ اور جسوقت کہ کہا جائے واسطے اُن کافروں کے اَنْفِقُوْا خرچ کرو تم محتاجوں اور فقیروں پر مِمَّا رَزَقَکُمُ اللّٰهُ اس سے کہ روزی دی ہے
تمکو خدا نے مال دنیا کا تو قَالَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا کہیں وہ لوگ کہ کافر ہوئے لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں اَنُطْعِمُ کیا کھانا
دیویں ہم مَنْ لَّوْ یَشَآءُ اللّٰهُ اُس شخص کو کہ اگر چاہے خدا تو اَطْعَمَهٗۤ کھانا دیتا اُسکو اِنْ اَنْتُمْ نہیں ہو تم اِلَّا فِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ مگر بیچ
گمراہی ظاہر کے کہ ہمکو خدا کے ارادے کے برخلاف حکم کرتے ہو اور یہ قول کفار کا عین خطا ہے اسواسطے کہ خدا نے بعضے کو تونگر کیا ہے اور بعضے کو فقیر واسطے امتحان کے اور
واسطے پہنچنے ثواب اُس جہان کے اور حکم فرمایا ہے کہ تونگر خدا کے مال سے فقرا کو دیویں پس ارادہ خدا کا بہانہ کرنا اور خدا نے جو حکم خرچ کرنیکا کیا ہے اُسپر نظر نہ کرنی یہ محض
غلط ہے اور خدا تعالی سبب سے دیتا ہے اور دینے کے اسباب پیدا کرتا ہے اپنے ہاتھ سے دینے نہیں آتا اور تونگروں کو جو دیتا ہے اسواسطے کہ وہ محتاجوں کی خبر لیتے رہیں اور
جسوقت کہ اُن کافروں کو ڈراتے تھے تو وہ پیغمبر اور مومنین کو ہنسی کی راہ سے کہتے تھے وَیَقُوْلُوْنَ اور کہتے تھے کہ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ کب ہے یہ وعدہ عذاب کا
اور ظاہر ہونا قیامت کا ہمکو بتلاؤ اِنْ کُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ اگر ہو تم راست کہنے والے اللہ تعالی انکے جواب میں فرماتا ہے کہ مَا یَنْظُرُوْنَ نہیں
انتظار کرتے ہیں وہ کفار اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مگر چیخ ایک کا کہ تَاْخُذُهُمْ پکڑ لے انکو مراد اس سے پہلا صور ہے کہ جسکی چیخ سے سب فنا ہو جائینگے اسکی چیخ کو
خدا تعالی فرماتا ہے کہ وہ ناگہاں انکو پکڑ لیوے وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ جسوقت کہ وہ جھگڑتے ہونگے اپنے سودے میں اور معاملہ میں اور لینے اور دینے میں کہ کوئی تو خرید
کرتا ہوگا اور کوئی فروخت کرتا ہوگا اور کوئی اپنے کسی اور کام میں مشغول ہوگا اور کوئی سوتا ہوگا کہ ناگہاں ایک دفعہ ہی صور پھونکا جائیگا اور سب ہلاک ہو جائینگے
فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ پس نہ طاقت رکھینگے اس حال میں تَوْصِیَةً وصیت کرنیکو کہ جو کوئی اپنے پاس حاضر ہے اُسکو وصیت کریں وَلَآ اِلٰٓی
اَهْلِهِمْ اور نہ طرف لوگوں اپنے کے اگر گھر سے باہر ہونگے تو یَرْجِعُوْنَ اُلٹے پھرینگے بلکہ وہیں فنا ہو جائینگے اور بازار سے گھر میں آنے پائینگے بلکہ لقمہ ہاتھ
میں ہوگا اور ہونٹوں تک نہ لیجانے پائینگے کہ ایکدفعہ ہی صور کی آواز سنکر فنا ہو جائینگے اور صور کے پھونکے جانیکی مطلق خبر نہ ہوگی کہ ایکدفعہ ہی کان میں اسکی
آواز آئیگی اور اُس آواز سے ہلاک ہو جائینگے حدیث میں ہے کہ دو آدمی کپڑے کے تھان کو کھولکر پھیلا رہینگے کہ ایک اُسکو فروخت کرتا ہوگا اور دوسرا خرید کرتا ہوگا
لپیٹنے نہ پائینگے کہ قیامت قائم ہو جائیگی اور آدمی لقمہ کھانیکا اٹھا کر چاہیگا کہ منہ میں رکھے لیکن ہونٹوں تک پہنچنے نہ پائیگا وہ لقمہ یہانتک کہ فنا ہو جائیگا
اور آدمی چاہیگا کہ اپنی مویشی کو حوض پر لیجا کر پانی پلائے لیکن پانی نہ پلانے پائیگا اور جی میں آرزو رہجائیگی وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا بیچ صور
کے یہ صور دوسرا ہے کہ جسکے پھونکنے سے سب زندہ ہونگے اور ذکر اسکا تفصیل سے انشاء اللہ تعالی سورہ زمر میں آئیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ تین صور پھونکے
جائینگے پہلا صور نفخہ فزع ہے کہ جسمیں سب گھبرا جائینگے اور چالیس روز بعد اسکے دوسرا صور پھونکا جائیگا فَاِذَا هُمْ پس اسوقت وہ آدمی مِّنَ
الْاَجْدَاثِ قبروں سے باہر نکلکر اِلٰی رَبِّهِمْ طرف حکم پروردگار اپنے کے یعنی طرف میدان قیامت کے یَنْسِلُوْنَ دوڑتے ہونگے اور جسوقت ہول

ع ۱۸ ۳ ۲

قیامت کی چیخ کہ قَالُوْا یٰوَیْلَنَا کہینگے حسرت ہے کہ وائے ہم پر مَنْۢ بَعَثَنَا کس نے اٹھایا ہے ہمکو یعنی کس نے بیدار کیا ہے ہمکو مِنْ مَّرْقَدِنَا خوابگاہ
ہماری سے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ لوگ قبر میں نہ ہونگے اور جسوقت اٹھینگے تو گمان کرینگے کہ ہم سوتے تھے اسوقت کہینگے حسرت ہے کہ وائے ہم پر کسنے
اٹھایا ہمکو خوابگاہ ہماری سے اور بعضے کہتے ہیں کہ جسوقت قیامت کی ہول انکو نظر آئی تو قبر کی ہولیں انکو قیامت کی ہولونکے مقابلہ میں مثل خواب کے معلوم ہوں
اسواسطے کہ عذاب قبر کا اسکے مقابلہ میں کچھ نہ معلوم ہوگا اور حضرت علیؑ نے مَن کو حرف جر کا اور بعث کو مصدر مجرور پڑھا ہے اور جسوقت وہ کہینگے کہ ہمکو ہمارے
مرقدوں سے کسنے اٹھایا تو ملائکہ کہینگے کہ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ یہ وہ ہے کہ جو وعدہ کیا تھا خدا نے قیامت کے ہونیکا وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ
اور سچ کہا تھا پیغمبروں نے اور تم اسکا انکار کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ مسلمان اُنسے اس کلمہ کو کہینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ خود کہینگے کہ یہ وہ ہے کہ جسکا وعدہ خدا نے
کیا تھا اور پیغمبروں نے سچ کہا تھا اور ہم نے انکو جھٹلایا اور اسکا انکار کیا اور اب خدا تعالیٰ انکے اٹھنے کی جلدی سے خبر دیتا ہے اِنْ کَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً
نہوگے وہ واقع مگر چیخ ایک کہ وہ صور دوسرا ہے اور بمجرد آواز ہونیکے سب زندہ ہوجاینگے فَاِذَا هُمْ پس اسوقت وہ جَمِیْعٌ سب یعنی تمام
خلقت پہلی اور پچھلی لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ نزدیک ہمارے حاضر کئے جاینگے اور سب کا حساب ہوگا اور خطاب ہوگا سب کو کہ فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ
پس آج کے دن نہ ظلم کیا جائیگا کوئی نفس شَیْئًا کسی چیز کے تئیں اپنے اعمال میں سے اور جزائے واجبی ملیگی نہ کسی کے ثواب میں کمی کیجائیگی اور نہ کسیکا عذاب
زیادہ کیا جائیگا وَلَا تُجْزَوْنَ اور نہ جزا دئے جاؤگے تم اِلَّا مَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ مگر جو کچھ کہ تھے تم عمل کرتے نیک یا بد جس نے بد کام کئے ہیں وہ
مستحق دوزخ کا ہے اور جسکے اعمال اچھے ہیں وہ بہشت میں جائیگا اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ الْیَوْمَ تحقیق کہ صاحب بہشت کے اس روز فِیْ شُغُلٍ
بیچ شغل کے فٰکِهُوْنَ مزہ پانیوالے ہیں یعنی بہشت کی نعمتوں میں مشغول ہونگے اور انواع طرح طرح کی لذت پائینگے اور حضرت صادق علیہ السلام
نے فرمایا ہے کہ باکرہ حوروں کے ساتھ مشغول ہونگے کہ جنکی بھوویں پہلی رات کے چاند کے مانند ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ راگ کے سننے میں مشغول ہونگے اور بعضے
کہتے ہیں کہ قسم قسم کے ثواب میں مشغول ہونگے کہ ہر قسم ایک مناسب ہے ایک عضو کے ہو کہ اسکو عبادت میں مشغول کیا ہو مثلاً ادْخُلُوْهَا بِسَلٰمٍ اٰمِنِیْنَ ثواب پاؤنکا
ہے کہ اس سے مسجد کو گئیں اور واسطے طلب علم دین کے گیا ہو و[illegible] کا سا ثواب ہاتھ کا ہے اس سے اپنے مال کو راہ خدا میں دیا ہو اور حور عین ثواب شرمگاہ کا
ہے کہ اسکو زنا اور اغلام سے محفوظ رکھا ہو اور کُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔا ثواب پیٹ کا ہے کہ اسکو حرام کے لقمہ سے بچایا ہو اور اٰخِرُ دَعْوٰىهُمْ ثواب زبان کا ہے کہ اس سے
ذکر خدا اور نصیحت نیک میں مشغول ہوا ہو وَتَلَذُّ الْاَعْیُنُ ثواب آنکھ کا ہے کہ اسکو زن حرام کیطرف نظر کرنے سے بچایا ہو هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ وہ بہشتی اور
حوریں انکی جو کہ دنیا میں بوجہ حلال انکے ساتھ ہمبستر ہوتے تھے اور دنیا سے باایمان گئے ہوں اور یا حوریں مراد ہیں پس بہشتی بی بیوں کے ہمراہ فِیْ ظِلٰلٍ بیچ
سایوں کے یعنی ایسے مقاموں میں کہ ہرگز وہاں حرارت اور گرمی آفتاب کی نہوگی عَلَى الْاَرَآئِکِ اور تختوں کے کہ نہایت آراستہ اور پیراستہ ہونگے مُتَّکِـُٔوْنَ
تکیہ لگانیوالے ہونگے لَهُمْ فِیْهَا واسطے انکے بیچ اس بہشت کے فَاکِهَةٌ میوہ ہر قسم کا وَّلَهُمْ مَّا یَدَّعُوْنَ اور واسطے انکے وہ ہے کہ جو خواہش کرینگے
اور زبان سے طلب کرنیکی کچھ احتیاج نہوگی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جو کچھ بہشتی اپنے دل میں خواہش کرے کھانیکی یا پینے کی بدوں اسکے کہ اپنی زبان سے اسکو طلب
کرے اپنے پاس حاضر پائیگا سَلٰمٌ یہ بدل ہے ما سے اور تقدیر اسکی ولہم سلام ہے یعنی اور واسطے انکے سلامتی ہے اور امن ہے ہر آفت سے قَوْلًا یہ
مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا یعنی کہیگا انکو خدا کہنا کہ وہ مِّنْ رَّبٍّ رَّحِیْمٍ پروردگار مہربان کیطرف سے ہے یعنی سلام کہیگا انکو خدا کہ وہ سلام کہنا
پروردگار مہربان کیطرف سے ہوگا اور عبداللہ انصاری سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ بہشتی نعمتوں میں مشغول ہونگے کہ ناگاہ ایک نور انپر روشن ہوا اور
جسوقت سروں کو بلند کرینگے تو اس نور میں سے آواز آوے کہ السلام علیکم یا اہل الجنۃ اور یہ نہایت مدعا انکا ہوگا اور کہتے ہیں کہ فرشتے انکی زیارت کو آویں اور انکو
سلام کریں اسطرح سے کہ السلام علیکم من ربکم الرحیم اور منقول ہے کہ جسوقت بہشتی بہشت کو روانہ ہوں تو کفار بھی ہمراہ انکے چلنے لگیں اسوقت انکو خطاب پہنچے کہ
دور ہو وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اور جدا ہو جاؤ تم آج کے دن مومنین سے اَیُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ اے گنہگارو کفر کرنیوالو کہ تمہارے رہنے کی جگہ دوزخ ہے
اور بعد اسکے انکو خطاب پہنچے کہ اَلَمْ اَعْهَدْ اِلَیْکُمْ کیا نہیں عہد کیا تھا میں نے طرف تمہارے زبانی پیغمبروں کی اور عقل اور فہم تمکو عطا کرکے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ

اے اولاد آدم کی اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ یہ کہ پرستش کرو تم شیطان کو اور اُسکے کہنے پر مت چلو اور اُسکے کہنے سے کفر کو مت اختیار کرو اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ مُّبِيْنٌ تحقیق کہ وہ واسطے تمہارے دشمن ہے ظاہر اور تمہارے باپ کے ساتھ دشمنی اسکی ظاہر ہے اور روایتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جو کوئی فرمانبرداری کرے مخلوق کی اُن امروں میں کہ جنمیں نافرمانبرداری خالق کی ہو اور خدا کا حکم اُنمیں نہو تو اُس شخص نے اُس مخلوق کی پرستش کی جیسے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اتخذوا احبارهم ورهبانهم اربابا من دون الله یعنی اختیار کیا اُن یہودیوں نے علما اپنے کو اور عابدوں اپنے کو پروردگار سوائے خدا کے اور وہ یہودی اپنے علماء کو خدا نہیں جانتے تھے بلکہ جس حرام کو اُنہوں نے حلال کر دیا تھا وہ اُسکو حلال جانتے اور جس حلال کو اُنہوں نے حرام کر دیا تھا اُسکو وہ حرام جانتے تھے غرض یہ ہے کہ امروں میں اُنکی فرمانبرداری کرتے تھے خلاف حکم خدا کے اسواسطے خدا نے فرمایا کہ تم اُنکو اپنے پروردگار جانتے ہو اسیطرح جو کوئی آدمی کسیکے کہنے پر چلے اُس امر میں کہ جسمیں خدا کا حکم نہیں ہے یعنی خدا نے تو منع کیا ہے اور وہ کسی کے کہنے سے اُسکو کرے اور جسکو خدا نے واجب کیا ہے اُسکو کسی کے کہنے سے نہ کرے اُس نے اُس آدمی کی پرستش کی اور امام حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس نے فرمانبرداری کی کسی مرد کی خدا کے گناہ میں اُس نے اُسکی پرستش کی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے جس کسی نے کان رکھے طرف کسی کلام کرنیوالے کے اُس نے اُسکی پرستش کی پس اگر وہ کہنے والا بیان کرتا ہے خدا کیطرف سے تو اُس نے پرستش کی خدا کی اور اگر وہ کہتا ہے شیطان کیطرف سے تو اُس نے شیطان کی پرستش کی پس حق تعالیٰ نے فرمایا کہ کیا میں نے عہد نہ کیا تھا کہ شیطان کی پرستش مت کرو وَّ اَنِ اعْبُدُوْنِيْ اور یہ کہ پرستش کرو تم میری هٰذَا یہ یعنی میری پرستش کرنا اور شیطان کا کہنا ترک کرنا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ راہ سیدھی ہے کہ راہ چلنے والے کو جنت میں پہنچاتی ہے وَلَقَدْ اَضَلَّ اور البتہ تحقیق گمراہ کیا ہے اُس شیطان نے مِنْكُمْ تم میں سے اے آدمیو جِبِلًّا كَثِيْرًا خلقت بہت کو اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ کیا نہ تھے تم کہ عقل کو اپنے کام فرماتے اور سمجھتے اُسکے گمراہ کرنے کو کہ اُسکی جال میں نہ پھنستے هٰذِهٖ یہ دوزخ کہ دیکھتے ہو تم جَهَنَّمُ الَّتِيْ وہ دوزخ ہے کہ دنیا میں كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ تھے تم کہ وعدہ کئے جاتے جسمیں داخل ہونگے اور اُس سے ڈرائے جاتے اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ جلو تم اُسمیں آج کے دن ہمیشہ بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے دنیا میں اور شرک کرتے خدا کے ساتھ اور انبیا کو جھٹلاتے اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ آج کے دن مہر کر دینگے ہم عَلٰۤى اَفْوَاهِهِمْ اوپر مونہوں انکے تاکہ جھوٹے دعوے نہ کریں کہ ہم نے کفر اور شرک نہیں کیا اور پیغمبروں کو نہیں جھٹلایا وَتُكَلِّمُنَاۤ اور کلام کریں ہم سے اَيْدِيْهِمْ ہاتھ انکے وَتَشْهَدُ اَرْجُلُهُمْ اور گواہی دیں پاؤں انکے بِمَا كَانُوْا ساتھ اُسکے کہ تھے وہ دنیا میں يَكْسِبُوْنَ کسب کرتے یعنی انکے اعضا کو کہ دنیا میں جنکی زبان سے گویائی نہیں ہے ہم انکو گویا کریں آخرت میں کہ وہ اعضا اُنکی گواہی دیویں اُنپر اور ابو سعید خدری نے روایت کی ہے کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن کافر میں ایک نشان پیدا کرے کہ اُس نشان سے آدمی جانیں کہ یہ کافر ہیں اُسوقت وہ کفار باوجود اس علامت کے انکار کریں تو فرشتے اُنپر گواہی دیں اور جب پھر بھی انکار کریں اور کہیں خداوندا یہ تیرے فرشتے جھوٹی گواہی دیتے ہیں اور انکار پر اصرار کریں تو انبیا گواہی دیویں اور جب پھر بھی انکار کریں تو ہمسایہ گواہی دیں اور اگر پھر بھی انکار کریں تو اعضا انکے گواہی دیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن پر اعضا اُسکے گواہی نہ دیویں اور سوائے اسکے نہیں کہ گواہی دینگے اُس شخص پر کہ جسکے لئے ثابت ہوا ہے کلمہ عذاب کا اور لیکن مومن پس دیا جاویگا نامہ اعمال دست راست میں اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ جو کوئی دیا جاویگا نامہ اعمال اپنا دست راست میں پس یہ لوگ پڑھینگے نامہ اعمال اپنے کو اور ظلم نہ کئے جاوینگے برابر تاگے دانہ خرما کے اور بعضے کہتے ہیں کہ مومنین کے اعضا اُنکی طاعتوں پر گواہی دینگے وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر چاہیں ہم لَطَمَسْنَا البتہ مٹا ڈالا کریں ہم عَلٰۤى اَعْيُنِهِمْ اوپر آنکھوں اُنکی کے ایسطرح سے کہ اثر آنکھوں کا چہرہ پر باقی نہ رہے فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ پس ڈھونڈتے پھریں راستہ کو فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ پس کیونکر دیکھیں جسکو کہ اندھے ہیں وَلَوْ نَشَآءُ اور اگر چاہیں ہم لَمَسَخْنٰهُمْ البتہ مسخ کر دیں ہم اُنکو کہ اُنکی صورت اور طرح کی کر دیں چاہیں ہم اُنکو بندر بنا دیں اور چاہیں سور عَلٰى مَكَانَتِهِمْ اوپر مکان انکے کے جس جگہہ کہ وہ موجود ہوویں فَمَا اسْتَطَاعُوْا پس نہ طاقت رکھیں مُضِيًّا آگے جانے کی جگہہ سے وَّلَا يَرْجِعُوْنَ اور نہ الٹے پھریں وہ یعنی نہ آگے جا سکیں نہ پیچھے کو اور اب خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے اپنی قدرت کو کہ جس سے اشارہ مسخ کرنیکی قدرت کی طرف ہے چنانچہ فرماتا ہے وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ اور جسکو کہ عمر دیتے ہیں ہم اور اُسکی عمر کو دراز کرتے ہیں ہم تو نُنَكِّسْهُ اُلٹا کر دیتے ہیں ہم اُسکو فِى الْخَلْقِ بیچ پیدائش کے کہ زیادتی بدن کو تو نقصان سے بدل کر دیتے ہیں اور قوت کو ضعیفی اور ناتوانی سے اور جوانی اور تازگی کو بڑھاپے اور پژمردگی سے اور دانائی کو نادانی سے اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ کیا پس

ع

نہیں سمجھتے ہو تم اور عقل کو کام نہیں فرماتے ہو کہ جو کوئی ایسا قادر ہے کیا وہ مسخ نہیں کر سکتا ہے اور کہتے ہیں کہ کفار عرب نے جو قرآن کو اسلوب غریب اور عجیب کے ساتھ
دیکھا تو کہنے لگے کہ محمد صلعم شاعر ہے جو اس خوب ڈھنگ اور روش سے کہتا ہے خدا تعالیٰ انکے قول کے رد میں کہتا ہے کہ وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ اور نہیں سکھلایا ہم نے
اُس محمد صلعم کو شاعری یعنی جو کچھ کہ ہم نے نازل کیا ہے وہ قبیلہ شعر سے نہیں ہے کہ جسمیں محض تخیلات شاعرانہ ہوتے ہیں کہ اکثر اُنمیں عبث لاف اور لغو بات لائی
ہوئی ہے اور واقع میں اُسکی کوئی حقیقت نہیں ہوتی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُس سے کلام مقفی اور موزوں ہے اور قرآن ایسا نہیں ہے وَمَا يَنْۢبَغِيْ لَهٗ اور نہیں سزاوار
ہے واسطے اُسکے شعر کہنا اور نظم قرآن دلالت نہیں کرتا ہے شاعری پر اور محمد صلعم شعر کہنا نہیں جانتا ہے اور منقول ہے کہ اگر وہ حضرت کوئی بیت واسطے تمثیل
کے ادا کرتے تو وزن سے منحرف ہو جاتی تھی لوگ کہتے تھے کہ یا حضرت یہ موافق وزن کے ادا نہیں ہوتی فرماتے کہ شعر کہنا کام میرا نہیں ہے اور میں شاعر نہیں ہوں اور جو کچھ
کہ حضرت کے کلام میں موافق وزن شعر کے وارد ہوا ہے وہ اتفاقی ہے بدون ارادہ کے چنانچہ فرمایا ہے کہ انا النبی لا کذب انا ابن عبد المطلب اور صحیح تر یہی ہے
کہ مراد شعر سے اس مقام میں تخیلات شاعرانہ ہیں اور اسی کی طرف اشارہ ہے کہ قرآن ایسا نہیں ہے اور کلام مقفی اور موزوں میں کچھ قباحت نہیں ہے اور
حضرت خود اشعار حسان کے سنتے تھے اور اُسکی تعریف کرتے تھے اور جناب امیر علیہ السلام اکثر شعر کہتے تھے اور مذمت اُس شعر کی آئی ہے کہ جسمیں خیالات شاعرانہ ہوں
اور جناب امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جناب رسول خدا صلعم کلام شعر آپکو دشمن رکھتے تھے اور فرمایا کہ اگر شکم تمہارا چرک سے بھرا ہو تو اُسکو دوست رکھتا ہوں
اس سے کہ شکم تمہارا شعر سے پُر ہو اس سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ کلام شعر سے مراد نہ مقفی اور موزوں اور قرآن مقفی اور موزوں ہے کہ جو کفار اُسکو شعر کہتے تھے
بلکہ وہ قرآن کو تخیلات شاعرانہ گمان کرتے تھے اسواسطے کہتے تھے کہ محمد صلعم شاعر ہے خدا تعالیٰ نے انکے قول کو رد کیا اور اگر حضرت نے کبھی بیت کو وزن سے منحرف بھی کیا
تو وجہ اُسکی یہ ہے کہ حضرت کیطرف تہمت شاعری کی نہ ہو اور کلام کو حضرت کے شاعرانہ نہ کہنے لگیں اسواسطے حضرت وزن سے منحرف کرتے ہونگے اور خدا تعالیٰ قرآن کے حق میں
فرماتا ہے کہ اِنْ هُوَ نہیں ہے وہ قرآن اِلَّا ذِكْرٌ مگر نصیحت وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ اور ایک کتاب روشن ہے کہ آسانی سے اُسکے معنی کو حاصل کر سکتے ہیں اور ہم نے اُسکو
نازل کیا ہے لِّيُنْذِرَ تا کہ ڈراوے وہ مَنْ كَانَ حَيًّا اُس شخص کو کہ ہووے وہ زندہ یعنی مومن کو اسواسطے کہ زندگی جاودانی ایمان کے ساتھ ہے اور کافر حکم مُردہ
کا رکھتا ہے بسبب تامل نہ کرنے اور غور نہ کرنے کے خدا تعالیٰ کی قدرت کی نشانیوں میں بلکہ مُردے سے بھی زیادہ بدتر ہے اسواسطے کہ مُردہ اگرچہ نفع حاصل نہیں کرتا ہے تو ضرر بھی
اُسکو نہیں پہنچتا ہے بخلاف کافر کے کہ بسبب اختیار کرنے دین حق کے کمال ضرر ہے اُسکو اور جناب امیر المومنین علیہ السلام فرمایا کہ مراد زندگی سے عقل ہے یعنی تاکہ ڈراوے وہ
قرآن اُس شخص کو کہ عقل رکھتا ہے اور اُسکو سمجھ سکتا ہے نہ غافل اور جاہل کو کہ حکم مُردہ کا رکھتا ہے وَيَحِقَّ الْقَوْلُ اور ثابت اور واقع ہووے کلمہ عذاب کا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ
اوپر کافروں کے کہ اُسکو قبول نہیں کرتے ہیں اور اُس سے فائدہ نہیں حاصل کرتے ہیں اور اب خدا تعالیٰ اپنی قدرت کی دلیلیں بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَوَلَمْ يَرَوْا
کیا نہیں دیکھا یعنی کیا نہیں جانا اُنہوں نے کہ اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ تحقیق ہم نے پیدا کیا ہے واسطے انکے مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَآ اُس چیز میں سے کہ کام کیا ہے ہاتھوں
قدرت ہماری نے بدون شراکت اور مدد وغیرہ کے اور خدا تعالیٰ نے جو فرمایا ہے کہ ہم نے اپنے ہاتھوں سے کیا ہے تو مراد اُس سے یہی ہے کہ ہم نے خود کیا ہے اور دوسرا
اُسمیں شریک نہیں ہے پس موافق محاورہ انکے فرماتا ہے کہ جیسے خود یہ اکیلا ہے بدون شریک ہے غیر کے اَنْعَامًا چوپایوں کو مانند گھوڑے اور گوسفند اور اونٹ
اور گاؤ اور بھینس کے اور سوائے اسکے فَهُمْ لَهَا پس وہ لوگ واسطے اُن چوپایوں کے مٰلِكُوْنَ مالک ہیں کہ اپنے تصرف میں لاتے ہیں وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ اور
بس میں کیا ہے ہم نے اُن چوپایوں کو واسطے انکے فَمِنْهَا رَكُوْبُهُمْ پس بعضے انہیں سے سواریاں انکی ہیں مثل اسب اور شتر اور خچر کے وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ اور
بعضے کو انہیں سے کھاتے ہیں مثل گاؤ اور گوسفند کے وَلَهُمْ فِيْهَا اور واسطے انکے ہے ان چوپایوں کے مَنَافِعُ فائدے ہیں پوست اور پشم وغیرہ کے وَمَشَارِبُ
اور پینے کی چیزیں مثل دودھ اور دہی اور چھاچھ وغیرہ کے اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ کیا پس نہیں شکر کرتے ہیں وہ خدا کا کہ کسطرح کی نعمتیں عطا کی ہیں اور باوجود
حاصل ہونے ایسی نعمتوں کے خدا تعالیٰ کی پرستش نہیں کرتے ہیں وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اور پکڑے اُنہوں نے یعنی اختیار کیے اُنہوں نے سوائے خدا کے کہ پیدا کرنیوالا تمام
مخلوقات کا ہے اٰلِهَةً معبود کہ وہ کسی چیز پر قادر نہیں ہیں لَّعَلَّهُمْ امید وہ یعنی امید رکھتے ہیں کہ يُنْصَرُوْنَ نصرت کیے جاتیں گے وہ معبود انکی مدد کریں گے اور
شفاعت کریں گے عذاب کو اُنسے دفع کریں گے اور حال یہ ہے کہ وہ بت معبود نہیں ہیں لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ نہیں طاقت رکھتے ہیں وہ مدد کرنے انکی کی وَهُمْ اور وہ بت لَهُمْ

واسطے اُن بتوں کے جُندٌ مُّحضَرُونَ لشکر ہیں حاضر کئے گئے کہ شیطان نے انکو بتوں کے نزدیک کر دیا ہے پرستش کیواسطے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ قیامت میں بُت پرست بتوں کے ہمراہ دوزخ میں حاضر کئے جائینگے اور کہتے ہیں کہ قیامت میں بتوں کو آگے رکھینگے اور بُت پرست پیچھے ہونگے جیسے کہ لشکر سردار کے پیچھے ہوتا ہے اور سب کو اس طرح سے دوزخ میں لیجائینگے اور جسوقت کہ حال اُنکا ایسا ہوگا تو اے محمد صلعم فَلَا یَحزُنکَ پس چاہئے کہ نہ غمگین کرے تجھکو قَولُهُم کہنا اُنکا کہ وہ جو خدا کے شریک مقرر کر کے بتوں کو معبود کہتے ہیں اور تجھکو شاعر اور جادوگر کہتے ہیں اِنَّا نَعلَمُ تحقیق کہ ہم جانتے ہیں مَا یُسِرُّونَ جو کچھ کہ پوشیدہ کرتے ہیں کہ تجھ سے اور مومنین سے کینہ اور دشمنی رکھتے ہیں وَمَا یُعلِنُونَ اور جو کچھ کہ ظاہر کرتے ہیں کہ کلمے کفر کے اپنی زبان سے کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اُبیّ بن خلف مجلس اقدس رسولخدا صلعم میں حاضر ہوا اور اُس مجلس میں بعضے اشراف قریش بھی حاضر تھے اور وہ ایک استخوان بوسیدہ اپنے ہمراہ لایا اور اُسکو اپنے ہاتھ سے ملا کہ وہ ریزہ ریزہ ہو گئی اور خاک اُسکی ہوا میں اُڑ گئی اور بعد اسکے کہنے لگا کہ وہ کون ہے کہ اس خاک ریزہ ریزہ کو جمع کرے اور پھر اُسکو زندہ کرے رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ پروردگار میرا قیامت کے روز اس خاک کو جمع کر کے پھر دوبارہ زندہ کریگا اور تجھکو زندہ کر کے دوزخ میں ڈالیگا اُسوقت یہ آیت نازل ہوئی أَوَلَم یَرَ الإِنسَانُ کیا نہیں دیکھا اور نہیں جانا اور نہیں دریافت کیا آدمی نے یعنی اُبیّ بن خلف نے کہ أَنَّا خَلَقنَاهُ تحقیق ہمنے پیدا کیا ہے اُسکو مِن نُّطفَةٍ منی سے اس طرح سے کہ منی سے خون بستہ کیا اور خون بستہ سے گوشت بنایا اور اُسمیں ہڈیاں بنائیں یہانتک کہ رفتہ رفتہ انسان کی صورت بنا کر اُسمیں روح پھونکی اور ماں کے پیٹ میں اُسکو پرورش کیا اور ماں کے شکم سے باہر نکالکر لڑکپن میں اُسکی پرورش کی اور جسوقت اُسکو بالغ کر کے عقل عطا کی اور گفتگو سکھلائی تو فَإِذَا هُوَ پس اُسوقت وہ قیامت کے مقدمہ میں خَصِيمٌ مُّبِينٌ جھگڑنیوالا ظاہر ہے کہ بیوجہ جھگڑتا ہے اور وہ تامل کرے تو جانے کہ جو شخص کہ قادر ہے اس طرح پیدا کرنے پر اُسکے نزدیک دوبارہ زندہ کرنا کیا مشکل ہے اور از راہ عناد اور انکار اُس نے ہمارے پیغمبر سے مقدمہ میں جھگڑا کیا اور دوبارہ پیدا کرنے میں بہت تعجب کیا وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا اور بیان کیا واسطے ہمارے مثل کو کہ دیکھو اس خاک ریزہ ریزہ کو کون جمع کر کے زندہ کر سکتا ہے اور ہماری قدرت کا انکار کیا کہ مُردہ کو کون زندہ کر سکتا ہے قیامت کے روز وَنَسِيَ خَلقَهُ اور بھول گیا پیدائش اپنی کو کہ کسطرح ہم نے اُسکو پیدا کیا ہے اور از روئے سرکشی اور عناد کے قَالَ مَن يُحيِي العِظَامَ کہا کہ کون زندہ کر سکتا ہے ہڈیوں کو کہ انکو زندہ کر کے پہلی حالت پر پہنچاوے وَهِيَ رَمِيمٌ جسوقت کہ وہ بوسیدہ ہوں حقتعالٰی اسکے رد میں فرماتا ہے کہ قُل کہہ تو اے محمد صلعم اُس شخص کو کہ جو دوبارہ زندہ کرنیکا انکار کرتا ہے کہ يُحيِيهَا زندہ کرتا ہے اُن ہڈیوں کو الَّذِي وہ شخص کہ اپنی قدرت کاملہ سے أَنشَأَهَا أَوَّلَ مَرَّةٍ پیدا کیا ہے اُسنے پہلی مرتبہ وَهُوَ بِكُلِّ خَلقٍ اور وہ ساتھ پیدا کرنے ہر مخلوق کے عَلِيمٌ دانا ہے اور جاننے والا ہے کہ اپنے علم سے ہر چیز کو تفصیل سے جانکر پیدا کیا ہے کہ ہر ایک ٹکڑے اور ریزے کو اُسکے جانتا تھا اور ہر ایک ریزے کے دوسرے ریزے کے ملنے سے بخوبی واقف تھا پس دوسری بار اسکو کیا مشکل ہے کہ ایک ریزے سے دوسرے ریزے کو ملا کر جمع کرے کہ پہلے سے جسکا علم رکھتا ہے اور اس سے زیادہ اپنی قدرت کا حال بیان کرتا ہے امور عجیب کے پیدا کرنے کہ قادر ہے دوبارہ زندہ کرنے پر الَّذِي وہ شخص یعنی وہ خدا کہ جَعَلَ لَكُم پیدا کیا اُس نے واسطے تمہارے مِّنَ الشَّجَرِ الأَخضَرِ درخت سبز سے نَارًا آگ کو فَإِذَا أَنتُم پس اُسوقت تم مِّنهُ اُس سے تُوقِدُونَ آگ روشن کرتے ہو کہتے ہیں کہ عرب کے جنگل میں دو درخت ہوتے ہیں مرخ اور عفار جسوقت شاخ اُنکی ہری اور تر و تازہ دوسری شاخ پر ملیں تو اُسمیں سے آگ نکلتی ہے پس جو شخص کہ قادر ہو ہری اور تر و تازہ درخت سے آگ نکالنے پر پس قدرت اُسکی زیادہ ہوگی پیدا کی ہوئی چیز کو مار کر پھر اُس کے پیدا کرنے پر اور فرماتا ہے کہ أَوَلَيسَ الَّذِي کیا نہیں ہے وہ شخص کہ خَلَقَ السَّمَاوَاتِ وَالأَرضَ پیدا کیا ہے اُس نے آسمانوں کو اور زمین کو اس بزرگی کے ساتھ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يَخلُقَ قدرت رکھنے والا اوپر اُس کے کہ پیدا کرے یعنی جسنے ایسے بڑے بڑے آسمان اور زمین کو پیدا کیا ہے کیا وہ قادر نہیں ہے اس پر کہ پیدا کرے مِثلَهُم مثل انکی کو کہ بہ نسبت آسمان اور زمین کے نہایت چھوٹے اور بے حقیقت ہیں خداتعالٰی خود جواب دیتا ہے کہ بَلَىٰ ہاں وہ قادر ہے مُردوں کے زندہ کرنے پر وَهُوَ الخَلَّاقُ العَلِيمُ اور وہ خدا بہت پیدا کرنیوالا جاننے والا ہے ہر ایک کے احوال کا اور پیدا ہونیکی کیفیت کا اور کسی آلہ اور اوزار سے وہ پیدا نہیں کرتا ہے إِنَّمَا أَمرُهُ سوائے اسکے نہیں کہ کام اُسکا إِذَا أَرَادَ شَيئًا جسوقت کہ ارادہ کرے پیدا کرنے کسی چیز کو أَن يَقُولَ لَهُ یہ ہے کہ کہے واسطے اُس چیز کے کہ كُن ہو جا تو میرے حکم سے فَيَكُونُ پس ہو جاتی ہے مراد یہ ہے کہ جسوقت خداتعالٰی جس چیز کا ارادہ کرتا ہے

اسکو کہ ڈالتا ہے اور یہ بمنزلہ اسکے ہے کہ کسی چیز کو کہے کہ ہوجا تو پس وہ ہوجاتی ہے اُسیوقت اور جسوقت کہ قدرت اُسکی پیدا کرنیمیں اس مرتبہ کی ہو تو فَسُبْحٰنَ پس
پاک ہے دوبارہ زندہ کرنیکی قدرت کے ہونیسے الَّذِیْ وہ شخص کہ بِیَدِهٖ بیچ ہاتھ قدرت اُسکی کے مَلَكُوْتُ كُلِّ شَیْءٍ بادشاہی ہر چیز کی ہے کہ سب کا
مالک وہ اور ہر چیز کو اُسنے پیدا کیا ہے اور جو کوئی کہ اُسکا ہو اُسپر دوبارہ زندہ کرنا دشوار نہیں ہے اور بعضونے ملکوت کو ملکۃ پڑھا ہے اور معنی اُسکے قدرت کی ہیں یعنی پاک
ہے وہ شخص کہ بیچ ہاتھ اُسکی کے قدرت ہر چیز کی ہے وَّاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اُسی کے پھروگے تم واسطے جزائے اعمال کے کہ اقرار کرنیوالا اور فرمانبردار تو
بہشت میں جائیگا اور انکار کرنیوالا اور سرکش اور نافرمانبردار دوزخ کو روانہ ہوگا اور عذاب میں گرفتار ہوگا سُوْرَۃُ الصّٰٓفّٰتِ یہ سورۃ مکی ہے اور اسمیں
ایکسو بیاسی آیتیں ہیں ۱۸۲ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۃ صافات کو ہر جمعہ کے روز پڑھے تو ہر آفت سے محفوظ رہے اور ہر بلا دنیا میں
اُس سے دفع ہوتی رہے اور روزی اُسکی دنیا میں بہت فراخ ہو اور شیطان اُسکے بدن میں اور اُسکی اولاد اور مال میں دخل نہ کرے اور بادشاہ ظالم اُسسے بدی نہ
کرسکیگا اور اگر اُس روز مرجائے تو خدا تعالی اُسکو شہید ماریگا اور شہدا کے ہمراہی میں اُسکا حشر ہوگا اور بہشت میں داخل ہوگا اور درجہ شہدا کا اُسکے نام کرینگے
اور حضرت کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ اگر وقت مرنے کے یہ سورہ پڑھا جائے تو خدا تعالی موت کی سختی کو آسان کرتا ہے اور کہتے ہیں کہ کفار مکہ نے از راہ انکار اور تعجب کے
کہا کہ محمد نے سب خداؤنکو ایک خدا کر دیا ہے خدا تعالی نے انکے انکار کے دفع کرنیکو اور اپنی توحید کے ثابت کرنیکے واسطے کئی چیزونکی قسم کھائی جیسے کہ اس سورہ میں مذکور ہیں
اور فرمایا کہ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ وَالصّٰٓفّٰتِ قسم ہے اُن فرشتونکی جو کہ آسمانونمیں صف باندھے ہوئے ہیں واسطے عبادت کے یا درمیان ہوا پر دونکو
پھیلائے ہوئے ہیں کہ کیا حکم پہنچے کہ اُسکو بجا لائیں یا قسم ہے غازیونکی کہ جہاد میں صف باندھنے والے ہیں یا قسم ہے اُن مومنین کی کہ نماز جماعت میں صف باندھنے والے ہیں
صَفًّا صف باندھنا خالص واسطے رضامندی خدا کے فَالزّٰجِرٰتِ پس قسم ہے اُن فرشتونکی کہ منع کرنیوالے شیاطین کے ہیں آسمان پر چڑھنے سے اور زیادہ تر
کہ جو ہانکنے والے ہیں بادلونکو اور یا قسم ہے نماز گزارنیوالونکی کہ ہانکنے والے ہیں اپنی نمازونکی کثرت سے شیاطین کو اور یا قسم ہے اُن علما کی کہ دفع کرنیوالے ہیں اور جھڑکتے ہیں
کافروں اور بدکارونکو اور منع کرنیوالے ہیں گناہوں سے زَجْرًا منع کرنا خالص ریا سے اور خالص واسطے خوشنودی خدا کے فَالتّٰلِیٰتِ پس قسم ہے اُن
فرشتونکی کہ تلاوت کرنیوالے ہیں ذِكْرًا ذکر خدا کی یا تلاوت کرنیوالے وحی کے ہیں انبیا پر یا تلاوت کرنیوالے کتاب خدا کے ہیں یا قسم ہے اُن مومنین کی کہ اکثر تلاوت
کرنیوالے قرآن کے ہیں یا قسم ہے نماز پڑھنے والونکی کہ نماز میں تلاوت قرآن کی کرنیوالے ہیں اور بعضونے ان سب تاویلونکو مابعد میں عام کرتے ہیں یہ سب قسمیں ہیں اور
جواب قسمونکا یہ ہے کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ تحقیق معبود تمہارا لَوَاحِدٌ البتہ ایک ہے اپنی ذات اور صفات میں رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پروردگار پیدا کرنیوالا
آسمانونکا اور زمین کا وَمَا بَیْنَهُمَا اور سب چیز کا کہ درمیان اُن دونونکے ہے جمیع مخلوقات وَرَبُّ الْمَشَارِقِ اور پروردگار مشرقونکا یعنی پیدا کرنیوالا مشرقونکے
ستارونکے اور آفتاب کے ایکسال میں تین سو ساٹھ مشرق ہیں اور ہر روز کے واسطے ایک مشرق نیا ہوتا ہے اُن سب کا پیدا کرنیوالا خدا ہے اور مشرق کے قیاس سے مغرب بھی
معلوم ہوجاتا ہے اسواسطے اسکا ذکر نہیں کیا ہے اور فرماتا ہے کہ اِنَّا زَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا تحقیق کہ ہم نے آراستہ کیا ہے آسمان کو کہ نزدیک ہے زمین سے یعنی اوّل
آسمان کو بِزِیْنَةِ الْكَوَاكِبِ ساتھ زینت ستارونکے آراستہ کیا ہے اور عاصم اور حمزہ نے زینت کو تنوین سے اور کواکب کو مجرور پڑھا ہے اور ابو بکر نے کواکب کو منصوب
پڑھا اور باقیونے زینت کو مضاف پڑھا ہے طرف کواکب کے اور کہتے ہیں کہ شیاطین جناب رسولخدا صلعم سے پہلے آسمان پر جاتے تھے اور کلام ملائکہ کا سنتے تھے اور زمین پر
آکر کاہنوں اور جادوگرونکو وسوسہ میں ڈالتے تھے اور کہتے تھے کہ ہم غیب سے اطلاع رکھتے ہیں اور اس جہت سے وہ جھوٹ کے ساتھ راست کو ملاکر لوگونکو اپنا تابعدار کرتے
تھے اور کہتے تھے کہ ہم غیب کی باتونکو جانتے ہیں اور اس حیلہ سے لوگونکو گمراہ کرتے تھے جسوقت رسولخدا صلعم پیدا ہوئے تو شیاطین آسمان پر جانے سے بند ہوگئے چنانچہ
فرماتا ہے وَحِفْظًا اور نگاہ رکھنا یہ مفعول مطلق ہے واسطے فعل محذوف کا یعنی نگاہ رکھا ہم نے آسمان کو نگاہ رکھنا مِّنْ كُلِّ شَیْطٰنٍ ہر شیطان مَّارِدٍ سرکش اور نافرمان
سے کہ لَا یَسَّمَّعُوْنَ نہیں سنتے ہیں شیاطین اور اصل ہے یتسمعون اسکو بہ تشدید سین اور تشدید میم پڑھا ہے یعنی وہ شیاطین کان نہیں لگا سکتے ہیں اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى طرف
گروہ بلند کے واسطے سننے بات کے یعنی ملائکہ جو بعضی امور پر لوح محفوظ کے مطلع تھے اور آپسمیں اُسکا ذکر کرتے تھے اور یہ شیاطین اوپر جاکر چوری سے کچھ سن لیا کرتے تھے اب
نہیں سن سکتے ہیں ملائکہ کی گروہ کیطرف کان واسطے سننے باتونکے نہیں لگا سکتے ہیں وَیُقْذَفُوْنَ اور ڈھیلے جاتے ہیں یعنی ستارے سوراخ کرنیوالے یعنی ملائکہ اُنپر ستارے

ع ۱۴ سورۃ الصّٰٓفّٰت

مارے جاتے ہیں مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ہر طرف سے دُحُوْرًا واسطے ہانکنے کے اور انکے دفع کرنیکے جسوقت وہ واسطے سننے کلام اوپر چڑھتے ہیں وحوراً مفعول لہ واقع ہوا ہے
وَلَهُمْ اور واسطے ان شیاطین کے عَذَابٌ وَّاصِبٌ عذاب ہے لازم ہمیشہ الا کہ کبھی موقوف ہو اور ہمیشہ وہ عذاب میں گرفتار رہیں اِلَّا مَنْ خَطِفَ مگر
جو کوئی کہ اچک لے گیا کلام کو ملائکہ کے الْخَطْفَةَ اچک لیجانا کہ بعضی بات کو ملائکہ کے چوری سے سنا تو فَاَتْبَعَهٗ پس پیچھے لگتا ہے اسکے شِهَابٌ ثَاقِبٌ شعلہ
چمکنے والا کہ اسکو سوختہ کر دے اور جلادیوے اور کہتے ہیں کہ رکانہ بن زید کہ منکر قیامت کا تھا اور بغیر دعوی دلاوری اور قوت کا کرتا تھا اور درمیان قریش کے اس امر کا دعوی
کرتا تھا کہ شجاعت اور قوت میں ہماری قوم کے کوئی مثل نہیں ہے اسکے رد میں یہ آیت نازل ہوئی کہ فَاسْتَفْتِهِمْ پس پوچھ تو اے محمد صلعم ان مشرکین سے کہ اَهُمْ
اَشَدُّ خَلْقًا کیا وہ زیادہ سخت ہیں پیدائش میں اَمْ مَّنْ خَلَقْنَا یا وہ شخص کہ پیدا کئے ہیں ہمنے پہلی امتیں انکے پہلے کہ وہ قوت میں ان سے بہت زیادہ تھے ان
لوگوں کو ہمنے باوجود اس قوت کے ہلاک کر دیا اور عذاب میں گرفتار کیا کہ وہ باوجود اس قوت کے عذاب کو اپنے اوپر سے دفع نہ کر سکے اور یہ لوگ کہ بہ نسبت انکے نہایت
ناتواں اور سست ہیں کیونکر عذاب کو اپنے اوپر سے دفع کر سکینگے اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ تحقیق کہ ہمنے پیدا کیا ہے ان سب کو مِّنْ طِيْنٍ لَّازِبٍ مٹی چکنی سے
کہ وہ نہایت سست ہوتی ہے اور اس سے پیدائش انکے باپ کی اور انکے اصل کی ہے جبکہ باپ ایسا ہو تو اولاد بھی ایسی ہی ہوگی اور اسکے حکم میں داخل ہونگے اور کیسی وہ
قوت ہوگی کہ عذاب کو ہم سے دفع کرے تعجب کرتے ہیں کہ گمان رسول خدا صلعم کا یہ تھا کہ جو کوئی قرآن کو سنے وہ ایمان کو قبول کرے اور جسوقت مشرکوں نے سنا تو اس پر
ہنسی کی اور ٹھٹھا شروع کیا حضرت نے تعجب کیا خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ ایسا ہے کہ وہ فرمانبردار قرآن کے ہوں بَلْ بلکہ عَجِبْتَ تعجب کیا تو نے انکے ایمان نہ لانے سے
قرآن پر وَيَسْخَرُوْنَ اور وہ ہنستے ہیں وَاِذَا ذُكِّرُوْا اور جسوقت کہ نصیحت کئے جاتے ہیں وہ قرآن سے تو لَا يَذْكُرُوْنَ وہ نہیں نصیحت قبول کرتے ہیں اور
ہر چند انکے روبرو دلیلیں قیامت کے ہونے کی بیان میں کیجاتی ہیں لیکن وہ انہیں تامل نہیں کرتے ہیں وَاِذَا رَاَوْا اٰيَةً اور جسوقت دیکھتے ہیں وہ کسی نشانی قدرت
خدا کو مثل معجزے وغیرہ کے تو يَسْتَسْخِرُوْنَ حد سے بڑھکر ٹھٹھا کرتے ہیں اور یا یہ کہ آپس میں ہنستے ہیں وَقَالُوْا اِنْ هٰذَا اور کہتے ہیں کہ نہیں ہے یہ جو کہ ہم
دیکھتے ہیں کہ چاند کے دو ٹکڑے دکھلاتے ہیں اِلَّا سِحْرٌ مُّبِيْنٌ مگر جادو ظاہر اور از راہ عناد کے اور ہنسنے کے کہتے ہیں کہ ءَاِذَا مِتْنَا کیا جسوقت مر جاوینگے ہم وَ
كُنَّا تُرَابًا اور ہو جاوینگے ہم خاک وَّعِظَامًا اور ہڈیاں بے گوشت اور پوست ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ کیا تحقیق ہم البتہ اٹھائے جاوینگے دوبارہ زندہ کر کے بعد
اسکے کہ ہم خاک ہو گئے ہوں اَوَاٰبَاۤؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ کیا باپ ہمارے پہلے وہ بھی زندہ کر کے اٹھائے جاوینگے کہ بالکل خاک ہو گئے ہیں یعنی ہرگز ہم اور ہمارے باپ دوبارہ زندہ نہونگے
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان انکار کرنیوالوں قیامت کو کہ نَعَمْ ہاں تم سب زندہ ہو کر اٹھو گے مع اپنے باپوں کے وَاَنْتُمْ اور تم دَاخِرُوْنَ خوار اور ذلیل ہونیوالے
ہو آخرت میں اور جسوقت خدا ارادہ کرے قیامت کے ہونیکا تو فَاِنَّمَا هِيَ پس سوائے اسکے نہیں کہ وہ قیامت زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ہانکنا ہے ایک یعنی ایک پھونک
ہوگی صور کی کہ اسرافیل پھونکینگے اور وہ صور دوسری مرتبہ پھونکنا ہوگا اسرافیل کو فَاِذَا هُمْ پس اسوقت وہ زندہ ہو کر اور قبر سے باہر نکلکر يَنْظُرُوْنَ
نظر کرینگے قیامت کیطرف اور عذاب کیطرف کہ اسکو جھٹلاتے تھے وَقَالُوْا اور کہیں گے کہ يٰوَيْلَنَا اے وائے ہمپر اور ہماری ہلاکت پر کہ هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ یہ دن
جزا دینے کا ہے کہ جسکا ہمکو وعدہ کرتے تھے غرض یہ ہے کہ وہ اس روز قیامت کا اقرار کریں اور اسکے جھٹلانے پر بہت پشیمان ہوں اور ہر چند عاجزی کریں لیکن اس روز کی
عاجزی کچھ فائدہ نہ دیگی اور فرشتے انسے کہیں گے هٰذَا یہ روز يَوْمُ الْفَصْلِ روز حکم کا ہے یا روز جدا ہونے نیکوں کا بدوں سے یا روز جدا ہونے حق کا باطل سے
الَّذِيْ وہ دن کہ كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ تھے تم ساتھ اسکے جھٹلاتے اور یقین اسکے ہونیکا نہ کرتے تھے اور بعد اسکے فرشتوں کو خطاب ہوگا کہ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ
ظَلَمُوْا جمع کرو تم ان لوگوں کو کہ ظلم کیا ہے انہوں نے اپنے نفسوں پر کفر کر کے اور پیغمبر کی تکذیب کر کے اور لوگوں پر زیادتی کر کے وَاَزْوَاجَهُمْ اور جمع کرو مانند ان
اور مشابہوں انکے کو اور یا عورتوں انکے کو جو کہ ہم مذہب انکے ہیں کفر میں وَمَا كَانُوْا يَعْبُدُوْنَ اور اسچیز کو کہ تھے وہ عبادت کرتے جسکی دنیا میں مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
سوا خدا کے اور جسوقت وہ ایک جگہ اکٹھے ہو جائیں تو فَاهْدُوْهُمْ پس راہ دکھلاؤ تم انکو اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ طرف راستہ دوزخ کی وَقِفُوْهُمْ اور کھڑا
کرو تم انکو اور روک رکھو اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ پہلے داخل ہونے دوزخ سے مَّسْئُوْلُوْنَ سوال کئے جاوینگے اپنے اعتقاد باطل اور اعمال بد سے اور ابن مسعود کے مصحف
میں یوں ہے کہ وہ سوال کئے جاوینگے ولایت علی بن ابیطالب سے کہ علی کو دوست رکھتے تھے یا نہیں اور اسکو خلیفہ حق جانتے تھے یا نہیں اور ابو سعید خدری اور سعید بن

ع ۱ ۲۱ ۵

الربع

جبیر سے بھی یہی روایت ہے کہ علی کی ولایت سے سوال کئے جاوینگے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ پانچ چیز سے سوال ہوگا جوانی سے کہ کس کام میں اسکو پرانا اور
بوڑھا کیا اور عمر سے کہ کس چیز میں اسکو تمام کیا اور مال سے سوال کیا جاویگا کہ کسطرح اسکو کمایا تھا اور کہاں اسکو خرچ کیا تھا اور سوال کیا جاویگا علم سے کہ کیا عمل کیا
اس سے اور سوال کیا جاویگا علی ابن ابیطالب کی اور اسکی اولاد کی دوستی سے اور جسوقت وہ کفار جمع کئے جاوینگے تو ملائکہ انسے کہینگے کہ مَا لَكُمْ کیا ہے واسطے تمہارے کہ
لَا تَنَاصَرُونَ نہیں مدد کرتے ہو تم آپسمیں ایک شخص دوسرے کو عذاب سے رہائی دلوادے وہ کچھ جواب دینگے حقتعالی ملائکہ کو کہے کہ یہ آپسمیں کسی کی کچھ کمک کرنیکی قدرت
نہیں رکھتا ہے بَلْ هُمُ الْيَوْمَ بلکہ وہ آج کے دن مُسْتَسْلِمُونَ گردنیں جھکانیوالے ہیں عاجزی سے اور نہایت فرمانبردار ہیں اور وہ لوگ فرشتوں کو تو کچھ جواب دینگے
لیکن آپسمیں ایک شخص دوسرے شخص کو ملامت کریگا وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ اور منہ کرینگے بعض انکے عَلَىٰ بَعْضٍ اوپر بعضوں کے یعنی بعضے بعضوں کیطرف متوجہ ہو کر يَتَسَاءَلُونَ
سوال کرینگے آپسمیں یعنی جو گمراہ ہوئے ہیں گمراہ کرنیوالوں سے پوچھینگے کہ تم نے کسواسطے ہمکو گمراہ کیا تھا وہ انکے جواب میں کہینگے کہ تم نے ہمارے کہنے کو کیوں قبول کیا تھا اور قَالُوا کہینگے وہ
گمراہ ہوئے ہوئے انکو کہ إِنَّكُمْ كُنتُمْ تحقیق تم تھے کہ تَأْتُونَنَا عَنِ الْيَمِينِ آتے تھے ہمارے پاس برکت اور خیرخواہی کی جہت سے اور نصیحت کی راہ سے اور تم ہمکو اپنے
دین کیطرف بلاتے تھے اور یا یہ کہ اپنی قوت اور غلبہ کی جہت سے تم ہمکو اپنے دین میں ملاتے تھے اور گمراہ کرتے تھے قَالُوا کہینگے گمراہ کرنیوالے رئیس انکے اور یا شیاطین کہ انکو گمراہ
کرتے تھے ایسا نہیں ہے کہ ہمنے تمکو گمراہ کیا ہو بَلْ بلکہ لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ نہ تھے تم ایمان لانیوالے یعنی تم راہ راست پر نہ تھے کہ ہم نے تمکو گمراہ کر دیا ہو اور
تم خود اپنی ذات میں کافر تھے اور پیغمبر تمکو طرف راست کے بلاتے تھے تو تم خود اپنے اختیار سے انکے فرمانیکو قبول نہیں کرتے تھے اور اپنی گمراہی اور جاہلی میں پھنسے ہوئے تھے ہمکو
کسواسطے الزام دیتے ہو وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم اور نہ تھا واسطے ہمارے اوپر تمہارے مِّن سُلْطَانٍ کوئی غلبہ اور قوت کہ تمکو ہم زبردستی گمراہی کی طرف
بلاتے بَلْ كُنتُمْ قَوْمًا طَاغِينَ بلکہ تھے تم ایک گروہ حد سے گزرنیوالی کہ اپنے اختیار سے تم کفر کرتے تھے پس آج کے دن ملامت کرنا خاص ہمارے واسطے نہ چاہیے
بلکہ سب یہاں ہم اور تم دونو شریک ہیں فَحَقَّ عَلَيْنَا پس ثابت اور واجب ہوا اوپر ہمارے قَوْلُ رَبِّنَا کلمہ پروردگار ہمارے کا کہ وہ کلمہ عذاب کا ہے إِنَّا
لَذَائِقُونَ تحقیق کہ ہم البتہ چکھنے والے ہیں عذاب کے اور بعد اسکے اقرار کرینگے سب یکبار اور کہینگے فَأَغْوَيْنَاكُمْ پس گمراہ کیا ہمنے تمکو اور راہ حق سے
باہر کیا إِنَّا كُنَّا تحقیق کہ ہم تھے غَاوِينَ گمراہ اور طریق حق سے باہر ہونیوالے یعنی ہم جو گمراہ تھے تمکو بھی ہمنے چاہا کہ مثل ہمارے گمراہ ہو جاؤ اسواسطے
تمکو ہمنے گمراہ کیا فَإِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ گمراہ اور انکے گمراہ کرنیوالے يَوْمَئِذٍ اس روز فِي الْعَذَابِ بیچ عذاب کے مُشْتَرِكُونَ شریک ہونیوالے
ہیں جیسے کہ شرک میں دونو شریک تھے اور جھگڑا اور نزاع کرنا انکو کچھ فائدہ نہ دیوے إِنَّا كَذَٰلِكَ تحقیق کہ ہم مانند اس عذاب کے نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِينَ
کرتے ہیں ساتھ گنہگاروں کے إِنَّهُمْ كَانُوا تحقیق کہ وہ مشرکین گنہگار تھے إِذَا قِيلَ لَهُمْ جسوقت کہ کہا جاتا تھا واسطے انکے کہ کہو تم لَا إِلَٰهَ
إِلَّا اللَّهُ نہیں ہے کوئی معبود سوائے خدا کے تو يَسْتَكْبِرُونَ سرکشی اور تکبر کرتے تھے اسکے کہنے سے اور قبول کرنیسے اور ایمان نہیں لاتے تھے پیغمبر کے کہنے سے وَ
يَقُولُونَ اور کہتے تھے کہ أَئِنَّا لَتَارِكُو آلِهَتِنَا کیا تحقیق ہم ترک کرنیوالے ہیں معبودوں اپنوں کو اور انکی پرستش کو لِشَاعِرٍ مَّجْنُونٍ واسطے شاعر
دیوانہ کے کہ عقل اسکی جاتی رہی ہے یعنی محمد صلعم کو شاعر اور دیوانہ کہتے ہیں اسکے کہنے سے ہم اپنے خداؤں کی پرستش کو ترک کرینگے خدا تعالی انکے کہنے کو رد کرتا ہے کہ محمد صلعم شاعر
نہیں ہے اور نہ وہ دیوانہ ہے بَلْ بلکہ جَاءَ بِالْحَقِّ لایا ہے حق اور راستی کو خدا کیطرف سے کہ وہ دین اسلام ہے یا قرآن ہے وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِينَ اور
تصدیق کی ہے اسنے پیغمبروں کی جو کہ اس سے پہلے آئے تھے اور انکو سچا کہا اور راست گو کہا انکو کہ جو کچھ کہ پہلے پیغمبر لائے تھے توحید خدا کی اور پرستش اسکی اور ترک کرنا اسکے سوا
غیر کی پرستش کا بھی یہ بھی لیکر آیا ہے اور اب خدا تعالی انکیطرف خطاب کرتا ہے کہ إِنَّكُمْ تحقیق تم لَذَائِقُو الْعَذَابِ الْأَلِيمِ البتہ چکھنے والے ہو عذاب
دردناک کے واسطے سبب شرک کے اور جھٹلانے پیغمبر کے وَمَا تُجْزَوْنَ اور نہ بدلا دئے جاؤگے تم إِلَّا مَا كُنتُمْ تَعْمَلُونَ مگر جو کچھ کہ تھے تم عمل کرتے کہ یہ عذاب دوزخ
کا تمہارے کفر کی سزا ہے إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ مگر بندے خدا کے کہ خالص کئے گئے ہیں کفر اور شرک سے اور افعال بد سے کہ جزا انکی بہشت ہے یہ مستثنی منقطع ہے أُولَٰئِكَ
یہ لوگ خاص عمل والے لَهُمْ واسطے انکے ہے بہشت میں رِزْقٌ مَّعْلُومٌ روزی جانی گئی اور مقرر اور معلوم ہر وقت کیواسطے اور وہ فَوَاكِهُ میوے ہیں طرح طرح
کے بخصوص کہ کھانیسے انکے لذت اور مزہ پاتا ہے نہ غذا کرنا اور نگاہ رکھنا اپنی صحت کا اور بدن کا توانائی اور سستی ہونیسے وَهُم مُّكْرَمُونَ اور وہ بہشتی باوجود ان

سنوبیکے بزرگ کیے گئے ہیں اور بڑی عزت اور توقیر ہے واسطے انکے اور جناب رسول خدا صلعم نے جو بہشت کے اوصاف بیان کیے ہیں ان میں فرمایا ہے کہ رزق معلوم یہ مراد ہے
کہ خادم انکے جانتے ہیں اُس روزی کو کہ وہ اُس روزی کو دوستان خدا کے پاس لا وینگے اور فواکہ وہم مکرمون سے مراد یہ ہے کہ وہ بہشتی نہ خواہش کرینگے کسی شے کی بہشت میں مگر کہ
بزرگ اور گرامی کیے جاوینگے اُسکے ساتھ فِيْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ بیچ بہشتوں نعمتوں والی کے اور باوجود ان نعمتوں کے عَلٰى سُرُرٍ اوپر تختوں کے مُّتَقٰبِلِيْنَ برابر اپنے
سامنے بیٹھنے والے ہیں یہ حال واقع ہوا ہے اور آپس میں ایک دوسرے کے مقابلہ اسواسطے ہوگا تاکہ لذت دیدار سے بھی مسرور رہوں يُطَافُ عَلَيْهِمْ پھرائے جاوینگے
اوپر انکے یعنی انکی گرد تے پھرینگے ملائکہ اور حوریں او غلمان بِكَاْسٍ مِّنْ مَّعِيْنٍ پیالے شراب کے بھرے ہوتے چھلکتے ہوئے کہ وہ شراب نہ نشہ لاتی ہے اور نہ بیہوش
کرتی ہے اور نہ اُس سے درد سر ہوتا ہے اور نہ بدرنگ ہوتی ہے بلکہ وہ شراب بَيْضَآءَ سفید ہے کہ سفیدی اُسکی دودھ اور برف سے زیادہ ہے لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ لذیذ
اور خوش مزہ ہے واسطے پینے والوں کے لو بیضاء اور لذۃ معین کی صفت واقع ہوتی ہیں اور لذۃ اُسکی صفت واسطے مبالغہ کے آئی ہے اور یا یہ کہ لذت لذیذ کے معنی میں ہے
اور وہ شراب ایسی ہے لَا فِيْهَا نہیں ہے اُس شراب میں غَوْلٌ فساد اور خرابی جیسے کہ دنیا کی شراب میں ہوتی ہے کہ اُس سے عقل جاتی رہتی ہے اور بیہودہ بکنے لگتے
ہیں اور جنگ کرنیکو مستعد ہوتے ہیں او رسر میں درد ہوتا ہے وَّلَا هُمْ عَنْهَا اور نہ وہ بہشتی اُس شراب سے يُنْزَفُوْنَ مست ہونگے اور بعضوں نے ال کو زے سے پڑھا ہے ینزفون کو
بکسر زا پڑھا ہے یعنی وہ شراب مست کرنیوالی نہوگی جس سے عقل جاتی رہے وَعِنْدَهُمْ اور نزدیک انکے ہونگی عورتیں قٰصِرٰتُ الطَّرْفِ کم کرنیوالی نظر کی
ہونگی یعنی اُن عورتوں نے اپنے شوہروں پر نظر کرنیمیں کمی کی ہوگی اور سوائے انکے اورکسی پر نظر نہ کرینگی اور یا یہ کہ کثرت ناز اور کرشمہ اور حیا سے اپنی نظر نیچی کرینگی عِيْنٌ
کشادہ چشم والیاں اور یا یہ کہ انکی آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی بمرتبہ کمال کو پہنچی ہوگی کہ سفیدی تو نہایت سفید ہوگی اور سیاہی نہایت سیاہ ہوگی كَاَنَّهُنَّ
گویا کہ وہ عورتیں صفائی اور سفیدی میں بَيْضٌ مَّكْنُوْنٌ انڈے ڈھکے گئے شتر مرغ کے ہیں اور عادت شتر مرغ کی ہے کہ اپنے انڈے کو پروں سے چھپا رکھتا ہے کہ غبار
اُسپر نہ پڑے اور میلا ہو اور ہوا اور حرارت آفتاب سے محفوظ رہے اور رنگ اُسکا بدلنے نہ پاتے ایسے ہی رنگ کی صفائی میں حوریں ہونگیں اور یہ بہشتی تختوں پر بیٹھے ہونگے
اور حوریں اور غلمان انکے روبرو شراب کے پیالے چھلکتے ہوئے ہاتھوں میں لیے کھڑے ہونگے اور ان پیالوں کو وہ اُنسے لینگے اور آپس میں باتیں کرینگے کہ جو کچھ دنیا میں اُنپر
گزرا ہے ہر ایک اپنے حال کی دوسرے کو خبر دیوےگا فَاَقْبَلَ پس منہ کرکے بَعْضُهُمْ بعضا انکا عَلٰى بَعْضٍ اوپر بعضے کے یعنی بعضے آدمی بعضوں
کیطرف منہ کرکے يَّتَسَآءَلُوْنَ سوال کرینگے آپس میں ایک شخص دوسرے کے حال سے کہ خداتعالی نے تجھکو کیا انعام دیا اور کیا کیا بخشا اور آپس میں دوستوں
سے باتیں کرنے اور اپنا اپنا حال بیان کرنا اور دوسرے کی سرگزشت کو سننا سب لذتوں سے زیادہ لذت رکھتا ہے قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ کہے ایک کہنے والا
اُن بہشتیوں میں سے اپنے یاروں سے اِنِّيْ یہ کہ تحقیق کہ میں جسوقت دنیا میں تھا تو كَانَ لِيْ قَرِيْنٌ تھا واسطے میرے ایک مصاحب ہمنشین میرا کہ
میرے پاس بیٹھا تھا اور وہ غیر مذہب لوگوں میں سے تھا مجھکو ملامت کرکے يَّقُوْلُ کہتا کہ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ کیا تحقیق تو سچا جاننے والوں
قیامت میں سے ہے ءَاِذَا مِتْنَا کیا جسوقت مرجاوینگے ہم وَكُنَّا تُرَابًا اور ہوجاوینگے ہم مٹی وَّعِظَامًا اور ہڈیاں گوشت اور پوست ریزہ ریزہ ءَاِنَّا
کیا تحقیق ہم اس ہیئت اور صورت سے پھر زندہ ہوکر لَمَدِيْنُوْنَ البتہ جزا دیے جاوینگے کیا یہ امر ایسا طرح سے ہے کہ ہم ضرور جزا دیے جاوینگے قَالَ کہیگا وہ
مومن اپنے یاروں سے جوکہ بہشت میں اُسکی صحبت میں ہیں هَلْ اَنْتُمْ مُّطَّلِعُوْنَ کیا تم مطلع ہوئے یار و میرے اُس رفیق سے کہ وہ دوزخ میں کس جگہ ہے
اور کس عذاب میں وہ مبتلا ہے تمنے اُسکو کبھی دیکھا ہے وہ کہیں گے کہ تو دیکھ اُسکو کہ تو اپنے رفیق کو خوب پہچانتا ہے اور بعد اسکے بہشت میں ایک روزن کھولیں دوزخ کیطرف
اور اُس مومن سے کہیں کہ تو دوزخ میں اُسکو دیکھ فَاطَّلَعَ پس مطلع ہووےگا وہ مومن اور دوزخ کے لوگوں کیطرف نظر کرے فَرَاٰهُ پس دیکھے وہ اُس
رفیق اپنے کو فِيْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ بیچ وسط دوزخ کے یعنی دوزخ کے بیچمیں اُسکو دیکھا اور اُسوقت قَالَ کہے وہ مومن اپنے رفیق سے کہ تَاللّٰهِ قسم ہے
خدا کی اِنْ كِدْتَّ تحقیق کہ قریب تھا تو کہ بسبب بہکانے اور گمراہ کرنیکے لَتُرْدِيْنِ البتہ ہلاک کردے تو مجھکو وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّيْ اور اگر نہ ہوتی
نعمت پروردگار میرے کی کہ مجھکو ہدایت کرکے تیرے بہکانے سے مجھکو محفوظ رکھا تو لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِيْنَ البتہ ہوتا میں حاضر کیے گئوں دوزخ سے ہمراہ
تیرے کہ مثل تیرے دوزخ میں میں بھی موجود ہوتا پس وہ مومن اپنے اس رفیق دنیا کو ملامت کرکے کہے کہ اَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِيْنَ کیا پس نہیں ہیں ہم مرنے

کہ ہم دنیا میں مر گئے تھے اور پھر زندہ ہوئے اور تو کہتا تھا دنیا میں کہ ہم نہیں مرینگے اِلَّا مَوْتَتَنَا الْاُوْلیٰ مگر مرنا ہمارا پہلا جو کہ دنیا میں تھا وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِیْنَ اور نہیں ہیں ہم عذاب کئے گئوں میں سے ہوسکے کہ تو کہتا تھا کہ قیامت نہ ہوگی اور پھر زندہ نہ ہوگے نہ اٹھینگے اب تو نے دیکھا کہ جو کچھ تو سمجھتا اور کہتا تھا اُسکے برخلاف نظر آیا اور کہتے ہیں کہ زیادہ صحیح حدیث کے یہ معنی ہیں کہ یہ کلام مومنین کا آپسمیں ہے کہ بعضا بہشتی بعضے بہشتی سے اپنی خوشی اور نعمتوں کے ظاہر کرنیکے واسطے کہیگا کہ کیا پس نہیں ہیں ہم مرنیوالے مگر موت پہلی جو ہماری دنیا میں تھی اور نہیں ہیں ہم عذاب کئے گئے جیسا کہ خداوند تعالیٰ نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور یہ از روئے تحقیق و یقین کے کہیگا نہ از روئے شک کے یعنی ہم نعمتوں میں رہنے والے ہیں اور موت ہمارے واسطے نہیں ہے مگر وہ موت پہلی ہماری کہ جو دنیا میں تھی اور نہ ہم عذاب کئے جاوینگے اِنَّ ھٰذَا تحقیق کہ یہ نعمت اور ہمیشہ بہشت میں رہنا اور عذاب سے بے خوف ہونا لَھُوَ الْفَوْزُ الْعَظِیْمُ البتہ وہ مراد پانا بڑا ہے اور رستگاری بزرگ لِمِثْلِ ھٰذَا واسطے مثل اس ثواب اور مراد پانیکے فَلْیَعْمَلِ الْعٰمِلُوْنَ پس چاہیے کہ عمل کریں عمل کرنیوالے دنیا میں تا کہ بہشت میں پہنچکر ہمیشہ کو راحت کریں اور جسوقت بہشت کا اور بہشتیوں کا ذکر کر لیا تو کافروں اور گنہگاروں کے ڈرانیکے واسطے فرماتا ہے کہ اے وہ لوگو کہ عقل اور فہم رکھتے ہو اور بھلے اور برے میں فرق کرتے ہو اَذٰلِکَ کیا وہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے بہشت کی نعمتیں اور سرور اور راحت وہ سب خَیْرٌ بہتر ہے نُّزُلًا پیشکشی اور ضیافت میں اَمْ شَجَرَۃُ الزَّقُّوْمِ یا درخت زقوم کا کہ جسکو سینڈھ کہتے ہیں اور نزلا تمیز واقع ہوا ہے اور زقوم ایک درخت ہے نہایت تلخ اور زہردار اور چھوٹے چھوٹے اُسکے پتے ہوتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ درخت تو ہر کا ہے کہ نہایت بدمزہ اور خاردار ہوتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ پھل ایک درخت کا ہے کہ نہایت تلخ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اُسکی اصل معلوم نہیں ہے اور نزل کے لفظ سے معلوم ہوا کہ یہ درخت پیشکش ہے دوزخیوں کے واسطے جسوقت دوزخ میں داخل ہوں اور سوائے اُسکے طرح طرح کے عذاب ہیں اُنکے واسطے ایسے ہی جو کچھ کہ ذکر ہوا ہے بہشت کی نعمتوں کا وہ پیشکش بہشتیوں کی ہے جسوقت کہ بہشت میں داخل ہوں اور سوائے اُسکے اُنکے واسطے وہ نعمتیں ہیں کہ نہ کسی آنکھ نے دیکھی ہیں اور نہ کسی کان نے سُنی ہیں اور نہ کسی کے دل میں گذری ہیں اور کہتے ہیں کہ کافروں نے جسوقت سنا کہ درخت زقوم دوزخ میں اُگتا ہے تو یہ سنکر آپسمیں کہا کہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ وہ دوزخ میں ہو آگ تو لوہے کو جلا دیتی ہے وہ کیونکر سلامت رہیگا محمد دروغ کہتا ہے اور جو کچھ کہتا ہے اپنی طرف سے کہتا ہے حقتعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّا جَعَلْنٰھَا تحقیق ہمنے کر دیا ہے اُس درخت کو فِتْنَۃً آزمایش دنیا میں لِّلظّٰلِمِیْنَ واسطے ظالموں کے تا کہ انکار اُنکا موجب زیادتی اور سختی عذاب کا ہو اور نہیں جانتے کہ جو شخص قادر ہے حیوان کے آگ میں پیدا کرنے پر مثل سمندر کے کہ وہ آگ میں رہتا ہے اور آگ میں انڈے اور بچے دیتا ہے اور آگ ہی میں سب پرورش پاتے ہیں تو کیا وہ قادر نہیں ہے کہ آگ میں ایک درخت کو پیدا کرے کہ وہ آگ ہی کی قسم سے ہو یا کسی اور شئے سے پیدا کرے کہ آگ اُسکو نہ جلا سکے جیسے کہ زنجیریں اور طوق اور سانپ اور بچھو سب دوزخ میں موجود ہیں اور آگ اُنکو نہیں جلا سکتی اور زقوم لغت میں مسکہ اور خرما ملے ہوئے کو بھی کہتے ہیں مجمع البیان میں لکھا ہے کہ ابن الزبعری نے قریش کے اشراف کو کہا کہ محمد ہمکو زقوم سے ڈراتا ہے ابوجہل اٹھا اور عرب کے بزرگوں کو اپنے گھر میں لیگیا اور اپنی لونڈی سے کہا کہ خرما اور مسکہ لا جسوقت لائی تو لوگوں سے کہا اسکو کھاؤ کہ یہ زقوم ہے جس سے محمد ڈراتا ہے حقتعالیٰ نے آیت نازل کی کہ زقوم سے مراد وہ نہیں ہے کہ تم کہتے ہو اِنَّھَا تحقیق کہ وہ زقوم شَجَرَۃٌ تَخْرُجُ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے فِیْٓ اَصْلِ الْجَحِیْمِ بیچ جڑ دوزخ کے یعنی دوزخ کی تہ میں وہ درخت اُگتا ہے اور شاخیں اُسکی دوزخ کے سب طبقوں میں پہنچتی ہیں طَلْعُھَا میوہ اُس درخت کا ایسا ہے کہ کَاَنَّہٗ گویا کہ وہ رُءُوْسُ الشَّیٰطِیْنِ سر ہیں دیوؤں کے ڈرانے اور بد صورتی اور مکروہ ہونے میں اسواسطے کہ جو چیز کہ نہایت مکروہ اور بد ہوتی ہے اسکو دیو سے تشبیہ دیا کرتے ہیں اسی جہت سے یہاں بھی اُن درختوں کے میووں کے مکروہ ہونیکی جہت سے فرمایا ہے کہ گویا کہ وہ دیوؤں کے سر ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مکہ معظمہ کے گرد پہاڑوں میں کچھ پتھر تھے نہایت سیاہ اور سخت انکو رؤس شیاطین کہتے تھے اُن پتھروں سے تشبیہ دی ہے فَاِنَّھُمْ پس تحقیق کہ وہ دوزخی لَاٰکِلُوْنَ مِنْھَا البتہ کھانیوالے ہیں اُس شئے سے یا اُسکے میوہ میں سے فَمَالِـُٔوْنَ مِنْھَا الْبُطُوْنَ پس بھرنیوالے ہیں اُس میوہ کو نہایت بھوک سے اور منقول ہے کہ حقتعالیٰ دوزخیوں میں بھوک کی علت پیدا کریگا اس شدت کہ اُسکی سختی کے آگے سب عذابوں کو بھول جاوینگے اور بھوک کے غلبہ میں مالک کے پاس جاوینگے اور اُس سے کھانا طلب کرینگے کہ وہ دوزخ کا داروغہ ہے مالک اُنکو میوہ درخت زقوم کا دیگا جب اُسکے کھانیکو دیکھیں وہ لوگ بھوک کی شدت میں لپیٹ پیٹ اُس سے بھر لیں اُنسے اُنکو تشنگی غالب ہو پانی کو طلب کریں مالک بعد چند دنوں کے پانی گرم کھولتا ہوا اُنکے پینے کو دیگا چنانچہ فرماتا ہے کہ ثُمَّ اِنَّ لَھُمْ پھر تحقیق واسطے اُنکے بعد خوردنی کے عَلَیْھَا اوپر کھانا اُس درخت کے لَشَوْبًا مِّنْ حَمِیْمٍ البتہ ملونی ہے آب گرم سے یعنی اُس پانی گرم کو زخموں کے

دھوئیں میں اور پیپ میں ملا کر اُنکے پینے کو دیویں اُس پانی کو ہونٹوں کے نزدیک لیجائیں تاکہ اُسکو نوش کریں اُسکی حرارت سے کھال اُنکے منہ کی گل کر گر پڑے اور
جس وقت وہ پانی اُنکے پیٹ میں پہنچے تو تمام انتڑیاں گل کر پارہ پارہ ہوجائیں ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ پھر تحقیق جگہ پھرنے اُنکے کی بعد کھانے زقوم کے اور پینے پانی
گرم کے لَاِلَی الْجَحِيْمِ البتہ طرف دوزخ کے ہے اور وہ جو مستحق عذاب کے ہوئے ہیں سبب اسکے ہے کہ اِنَّهُمْ تحقیق انہوں نے اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ
پایا ہے انہوں نے باپوں اپنوں کو ضَآلِّيْنَ گمراہ اور راہ حق سے پھرنیوالے فَهُمْ عَلٰٓى اٰثٰرِهِمْ پس وہ اوپر نشانیوں اُنکی کے یعنی اوپر راہوں اُنکی کے
يُهْرَعُوْنَ ڈرائے جاتے تھے بدون تامل اور تحقیق کے کہ جو کچھ کہ اُنکے باپوں کی راہ ہوتی تھی اُسکو اختیار کرتے تھے اور اُسکو سچ سمجھتے تھے اور دریافت نہ کرتے تھے کہ
یہ مذہب انکا واقع میں بھی حق ہے یا نہیں اور پہلی اُمتوں کی حالت سے خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وَلَقَدْ ضَلَّ اور البتہ تحقیق گمراہ ہوئے قَبْلَهُمْ پہلے اُنکے یعنی پہلے
قریش کے اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ اکثر پہلے لوگ مانند قوم نوح اور عاد اور ثمود کے وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا اور البتہ تحقیق بھیجے ہم نے فِيْهِمْ بیچ اُن لوگوں کے
مُّنْذِرِيْنَ ڈرانیوالے یعنی پیغمبر ہم نے بھیجے کہ انہوں نے عذاب خدا سے انکو ڈرایا لیکن اُن لوگوں نے پیغمبروں کا کہنا قبول نہ کیا فَانْظُرْ پس نظر کر تو عبرت کی آنکھ سے
كَيْفَ كَانَ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ انجام ڈرائے گیوں کا یعنی اُن لوگوں کا کہ جنکو پیغمبروں نے ڈرایا تھا اور اُن لوگوں نے کہا پیغمبروں کا نہ مانا تھا اُنکے انجام
دیکھ کہ کیسے سخت عذاب اور ذلت اور رسوائی میں گرفتار ہوئے اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ مگر بندے خدا کے جو کہ خالص کئے گئے ہیں کفر اور گناہوں سے اور پیغمبروں
کے ڈرانے سے وہ فائدہ مند ہوئے تھے اُنکو عذاب سخت سے نجات حاصل ہوئی اور اب انبیا کا اور اُنکی اُمتوں کا حال تفصیل سے بیان کرتا ہے وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ البتہ
تحقیق پکارا ہمکو نوح نے اپنی نصرت کی اور اپنی قوم کی ہلاکت کیواسطے بعد اسکے کہ اُنکے ایمان سے نا اُمید ہوا ہم نے اُسکی پکار کو سنا فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ پس البتہ
اچھے جواب دینے والے ہیں ہم کہ اُسکی ہم نے مدد کی اور اُسکی قوم کو طوفان میں غرق کیا وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ اور نجات دی ہم نے اُسکو اور لوگوں اُسکے کو جو کہ اُسکے ہمراہ کشتی
میں سوار تھے مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ اندوہ بڑے سے اور رنج عظیم سے کہ وہ غرق ہونا یا آزار دینا قوم کا ہے وَجَعَلْنَا اور کیا ہم نے بعد غرق ہونے کے ذُرِّيَّتَهٗ
اولاد اُسکی کو هُمُ الْبٰقِيْنَ وہی باقی رہنے والی دنیا میں اور سب کو ڈبو دیا کہ وہ باقی سام اور حام اور یافث تھے تین بیٹے حضرت نوح کے اور کہتے ہیں کہ چار بیٹے
اُنکی باقی رہیں یعنی تمام آدمی دنیا کے اُنکے تینوں بیٹوں کی اولاد ہے اسواسطے حضرت نوح کو آدم ثانی کہتے ہیں اور سوائے اولاد نوح کے اور مومنین جو غرق ہونے سے بچے
تھے اُنمیں سے کسی کے اولاد نہیں ہوئی یہ سب آدمی نوح کے بیٹوں کی اولاد ہے کہتے ہیں کہ عرب اور فارس کے آدمی اولاد سام کی ہیں اور ترک اور صقالبہ اور یاجوج اور ماجوج یافث کی
اولاد ہیں اور سب ہندی حام کی اولاد ہیں اور بعضی روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ سوائے نوح کے اور آدمیوں سے بھی اولاد باقی رہی ہے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ ترکنا کا
مفعول محذوف ہے مثل ثنا اور ذکر جمیل کے اور معنی اسکے یہ ہیں کہ چھوڑا ہم نے اوپر اُس نوح کے ذکر نیک کو فِي الْاٰخِرِيْنَ درمیان پچھلے لوگوں کے کہ نوح کے بعد
پیدا ہوئے ہیں اور اُسکا ذکر نیک کرتے ہیں خصوصاً اُمت محمد صلعم سَلٰمٌ عَلٰى نُوْحٍ سلام ہماری طرف سے اوپر نوح کے فِي الْعٰلَمِيْنَ بیچ عالم کے لوگوں کے
یعنی ہم نے عالم کے لوگوں کے درمیان نوح پر سلام کرنا باقی چھوڑا ہے کہ تمام جن اور آدمی اُسپر سلام بھیجتے ہیں اور یہ اسکے آزار دینی کی جزا ہے کہ اُس نے اُمت کی طرف سے کھینچی
ہیں اِنَّا كَذٰلِكَ تحقیق کہ ہم اسطرح یعنی جیسا کہ نوح کو جزا دی ہے اسکے اعمال نیک پر کہ لوگ اُسکی تعریف اور ذکر نیک کرتے ہیں ایسے ہی نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ
جزا دیتے ہیں ہم نیکی کرنیوالوں کو اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ نوح مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ بندوں ہمارے ایمان لانیوالوں میں سے تھا اسواسطے ہم نے اُسکو غرق سے نجات
دی اور نام اُسکا درمیان بندوں کے بلند کیا ثُمَّ اَغْرَقْنَا الْاٰخَرِيْنَ پھر ڈبو دیا ہم نے اوروں کو کہ وہ کافر تھے اُسکی اُمت کے آدمی اور پھر وہ ایمان نہ لائے تھے اور اب
خدا تعالیٰ حضرت ابراہیم کا قصہ بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاِنَّ مِنْ شِيْعَتِهٖ اور تحقیق کہ پیروی کرنیوالے اُس نوح کے میں سے لَاِبْرٰهِيْمَ البتہ ابراہیم ہے
کہ اصول دین اور طریق حق اور ظلم اُمت کے کھینچنے میں نوح کا پیرو اور اُسکے موافق تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ شیعہ کی ضمیر محمد صلعم کیطرف پھرتی ہے کہ یعنی پیروی
کرنیوالوں محمد سے البتہ ابراہیم ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے اپنے دوستوں سے فرمایا کہ مبارک ہو تمکو انہوں نے پوچھا کہ وہ کیا ہے فرمایا کہ شیعہ کہنے کہا کہ لوگ ہمکو
اتنا ملامت کرتے ہیں فرمایا کہ کیا نہیں سنا ہے تو نے قول حقتعالیٰ کا وان من شیعته لابراہیم اور قول اُسکا دوسرا فاستغاثه الذی من شیعته علی الذی من عدوه یعنی پس
فریاد کی واسطے اُس شخص کے کہ گروہ موسیٰ کے سے تھا اوپر اُس شخص کے کہ دشمنوں اُسکے سے تھا پس اے محمد قصہ کو ابراہیم کے پڑھ اور یاد کر اِذْ جَآءَ رَبَّهٗ جس وقت کہ آیا وہ ابراہیم

پروردگار اپنے کے پاس یعنی اپنے پروردگار کو حق جانا اور اسکا اعتقاد کیا بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ساتھ دل سلامت کے شرک اور گناہوں سے اور حضرت صادق علیہ السلام
فرمایا ہے کہ سلامت تھا تمام ماسوائے اللہ سے اور آراستہ تھا دنیا کی موانع اور آخرت کے علاقوں سے یعنی ابراہیم خلیل نے منہ اپنا طرف درگاہ پروردگار کے کیا جسوقت کہ دو نو جہان
کی محبت سے خالی تھا اِذْ قَالَ جسوقت کہ کہا اسنے لِأَبِيهِ واسطے باپ اپنے کے کہ وہ چچا اسکا تھا اور ابراہیم کو اسنے پرورش جو کی تھی اسواسطے وہ انکو باپ اپنا کہتے
تھے اور نام اسکا آزر تھا اس سے ابراہیم نے کہا وَقَوْمِهِ اور کہا واسطے قوم اپنی کے جسوقت کہ انکو بتوں کی پرستش کرتے دیکھا کہ مَاذَا تَعْبُدُونَ کیا چیز ہے کہ پرستش
کرتے ہو تم اسکی أَئِفْكًا آلِهَةً کیا جھوٹ بنائے ہوئے معبودونکو دُونَ اللَّهِ سوائے خدا کے تُرِيدُونَ ارادہ کرتے ہو تم افکا مفعول
تریدون کا ہے کہ اسپر مقدم ہے اور آلہۃ بدل ہے افکا سے فَمَا ظَنُّكُمْ پس کیا گمان تمھارا ہے بِرَبِّ الْعَالَمِينَ ساتھ پروردگار عالموں کے یعنی سزاوار
عبادت کا تو وہ ہے نہ غیر اسکا اسواسطے کہ جو کہ پیدا کرنیوالا عالموں کا ہے وہ مستحق عبادت کا ہے نہ غیر اسکا چاہئے کہ عالموں کے پروردگار کی عبادت کرو نہ اسکے غیر کی
پس کیا ہے گمان تمھارا کہ عبادت کے مستحق کی پرستش کو ترک کرکے بتوں کی پرستش کرتے ہو اور انکو خدا کے شریک کرتے ہو جسوقت کہ انہوں نے یہ دلیل سنی تو لاجواب ہوگئے اور کہا
کہ کل کو ہماری عید ہے اور ہم صحرا کو جاوینگے اور آج قسم قسم کے کھانے ہم پکاتے ہیں اور بتوں کے روبرو رکھتے ہیں اور کل کو صحرا سے واپس ہوکر بتخانہ میں جو ہم آوینگے تو ان کھانوں کو
بطور تبرک کے آپس میں تقسیم کرینگے تو بھی کل کو ہمارے ہمراہ جنگل کو چل اور سیر ہمارے مجمع اور انبوہ کی کر اور وہاں سے واپس ہوکر ہمارے بتخانہ میں داخل ہو تا کہ تو تجمل اور زینت اور
صورت اور شکلیں بتوں کی نظر کرے اور ہم جانتے ہیں کہ جسوقت تو بتوں کا تماشا کریگا تو پھر ہمکو ملامت نہ کریگا اور انکی پرستش کو برا نہ کہیگا حضرت ابراہیم نے یہ کلام انکا سنکر کچھ
جواب نہ دیا اور دوسرے روز انکے چچا آذر نے انکے پاس آکر کہا کہ اے ابراہیم چل جنگل کو ہمارے ساتھ فَنَظَرَ پس نظر کی ابراہیم نے نَظْرَةً فِي النُّجُومِ نظر کرنی
بیچ ستاروں کے یعنی انکے حکم نکالنے کے واسطے اسواسطے کہ نجومی گمراہ ہیں چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ المنجم کالکاہن والکاہن کالکافر والکافر فی النار یعنی نجومی مثل کاہن کے ہے
اور کاہن مثل کافر کے ہے اور کافر دوزخ میں ہے اور دوسری حدیث میں ہے کہ جو کوئی ایمان لایا ساتھ ستاروں کے وہ کافر ہوا بلکہ سبب ستاروں کی طرف نظر کرنیکا یہ تھا کہ انکو
تپ لرزہ آتا تھا اور نشان تپ لرزہ کے آنیکے وقت کا مقام معین ستاروں کے پہنچنے کا تھا کہ جسوقت ستارے اس جگہ پر پہنچتے تو انکو لرزہ شروع ہوتا تھا اور جسوقت انکو
صحرا کو لیجاتے تھے وہ ستارے اس مقام کے نزدیک پہنچے تھے ان ستاروں پر نظر کرکے دیکھا کہ قریب پہنچے ہیں فَقَالَ إِنِّي سَقِيمٌ پس کہا کہ تحقیق میں بیمار ہوں
یعنی بیمار ہونگا اور وقت تپ کا قریب آیا اور یا یہ کہ قوم انکی نجومی تھی اور ابراہیم نے ستاروں پر نظر کرکے جو کہا کہ میں بیمار ہوں تو مقصود انکا اس سے یہ تھا کہ میں تمھارے کفر اور
عناد کی جہت سے تنگدل ہوں اور پریشان خاطر اور قوم انکی یہ سمجھے کہ انہوں نے علم نجوم سے دریافت کیا ہے کہ میں بیمار ہونگا اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے بھی فرمایا ہے
کہ نہ تو حضرت ابراہیم بیمار تھے حقیقت میں اور نہ ہوئے جھوٹ بولا اور جسوقت قوم نے ابراہیم سے سنا کہ وہ کہتا ہے کہ انی سقیم تو گمان طاعون کے مرض کا ہوا اسواسطے کہ یہ
مرض ان لوگوں کو لاحق ہوا تھا اور اس سے بہت ڈرتے تھے فَتَوَلَّوْا عَنْهُ پس پھرے وہ اسکی طرف سے اس بیماری کے خوف سے اس گمان سے کہ ایسا نہو کہ اسکی بیماری ہمکو بھی
لگ جاوے مُدْبِرِينَ جسوقت کہ منہ پھیرنیوالے تھے اسکی طرف سے حال واقع ہوا ہے یعنی اسکو تنہا چھوڑ کر صحرا کو روانہ ہوئے اور جسوقت وہ اپنی عیدگاہ میں پہنچے تو حضرت ابراہیم
انکے بتخانہ میں لوگوں سے چھپ کر چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے فَرَاغَ پس پوشیدہ ہوکر آیا إِلَىٰ آلِهَتِهِمْ طرف معبودوں انکے کے یعنی طرف بتوں کے جنکی کہ وہ پرستش
کرتے تھے اور جسوقت بتخانہ میں داخل ہوئے تو ان بتوں کو دیکھا کہ طرح طرح کی زینت سے آراستہ ہوئے ہیں اور قسم قسم کے کھانے انکے روبرو رکھے ہیں فَقَالَ پس کہا
ابراہیم علیہ السلام نے ہنسی اور ملامت کی راہ سے کہ أَلَا تَأْكُلُونَ کیا نہیں کھاتے ہو تم ان لذیذ کھانوں کو اور جسوقت جواب انسے نہ سنا تو دوسری بار ہنسی کی راہ سے
کہا مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُونَ کیا ہے واسطے تمھارے کہ نہیں بولتے ہو تم اور مجھکو جواب نہیں دیتے ہو اور اس کلام سے اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ بت جو قسم قسم
کی چیزوں سے بنائے ہیں وہ نباتات کی قسم میں قابل پرستش کے نہیں ہیں اور بعد اسکے حضرت ابراہیم نے ایک تبر جو اپنے ہمراہ لائے تھے اٹھایا فَرَاغَ پس پوشیدہ کیا عَلَيْهِمْ
اوپر ان بتوں کے اور وہ بہت تبر سے مارا انکو ضَرْبًا مارنا بِالْيَمِينِ ساتھ داہنے ہاتھ کے کہ اسکی قوت بائیں ہاتھ سے زیادہ ہوتی ہے اور ضربا مفعول مطلق فعل
محذوف کا ہے اور وہ یضرب ہے اور یمین کے متعلق بالیمین ہے پس حضرت ابراہیم نے ان بتوں کو تبر مار کر ٹکڑے کر دیا مگر بڑے بت کو کہ وہ سب سے بڑا تھا اور یاقوت سرخ اسکی آنکھوں میں جڑے تھے اسکو
توڑا اور تبر اسکے شانہ پر رکھ دیا اور جسوقت کہ قوم اپنی عیدگاہ سے واپس ہوکر آئے اور بتخانہ میں گئے تو اپنے بتوں کا حال خراب دیکھا تو کہنے لگے کہ یہ حال انکا کسنے کیا ہے

بعضوں نے اپنے میں سے کہا کہ یہ کام ابراہیم کا ہے جو ہمیشہ ہمارے معبودوں کی مذمت کیا کرتا ہے فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ پس منہ کیا انہوں نے طرف اس ابراہیم کے يَزِفُّوْنَ مسرعت کرتے یعنی جلدی
چلتے تھے یا دوڑتے تھے وہ اور یزفون حال واقع ہوا ہے اور حمزہ نے اسکو بضم یا پڑھا ہے اور بعضے یزفون کی فا کو مخفف پڑھتے ہیں یعنی وہ لوگ دوڑتے ہوئے حضرت ابراہیم کے پاس آئے اور انکو
نمرود کے پاس لے گئے کہ وہ بادشاہ تھا اور شیطان لوگونکے دین پر تھا حضرت ابراہیم سے دین کے مقدمہ میں گفتگو واقع ہوئی چنانچہ سورہ انبیا میں مذکور ہے اور بعد گفتگو کے قَالَ کہا
ابراہیم نے کہ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ کیا پرستش کرتے ہو تم اس چیز کی کہ تراشتے ہو تم جسکو اپنے ہاتھ سے مثل پتھر اور لکڑی وغیرہ یعنی کیونکر درست ہو عقل کے نزدیک کہ
جسکو اپنے ہاتھ سے بنائیں اسی کی پرستش کریں اور مرادیں اپنی اس سے مانگیں اور اسواسطے زیادتی لگائے حضرت ابراہیم نے فرمایا کہ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ وَمَا تَعْمَلُوْنَ اور اللہ نے پیدا کیا ہے
تمکو وہ شے جسکو پرستش کرتے ہو تم یعنی خدا تعالی نے تمکو بھی پیدا کیا ہے اور جسکا عمل اپنے ہاتھ سے تم نے کیا ہے کہ تم نے انکو اپنے ہاتھ سے تراش کر بنایا ہے اسکو بھی خدا نے پیدا کیا ہے یعنی تمکو اور بتونکو
کہ وہ پتھر وغیرہ ہیں دونو کو خدا نے پیدا کیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ خدا نے تمکو پیدا کیا ہے اور تمہارے عمل کو یعنی تراشنے کو پس اس سے معلوم ہوا کہ خالق اعمال اور افعال کا خدا ہے
لیکن اس آیت کے یہ معنی نہیں ہو سکتے اور یہ معنی نہایت بوچ ہیں اسواسطے کہ وہ لوگ بتونکو پوجتے تھے انکے عمل کو یعنی انکے تراشنے کو نہیں پوجتے تھے البتہ اگر وہ لوگ تراشنے کو
پرستش کرتے تو یہ معنی ہو سکتے تھے کہ خدا نے پیدا کیا ہے تمکو اور تمہارے تراشنے کو اور اس سے کچھ فائدہ نہ تھا بلکہ وہ لوگ بتونکی جو پرستش کرتے تھے سو اسواسطے ابراہیم نے فرمایا کہ خدا نے تمکو بھی پیدا
کیا ہے اور جسکو تم اپنے ہاتھ سے بناتے ہو اور عبادت انکی کرتے ہو انکو بھی خدا نے پیدا کیا ہے یعنی تمکو اور بتونکو دونو کو خدا نے پیدا کیا ہے جسوقت حضرت ابراہیم نے یہ گفتگو کی تو وہ لوگ بند
ہوئے اور جبکہ جواب نہ دے سکے تو ارادہ انکے جلانے کا کیا اور آپس میں مشورہ کرکے قَالُوا کہا انہوں نے اپنے کاریگروں کو کہ ابْنُوْا لَهٗ بناؤ تم واسطے جلانے اس ابراہیم کے بُنْيَانًا
ایک عمارت کو اور لکڑیوں سے اسکو پر کرکے آگ لگا دو فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ پس ڈالو تم اس ابراہیم کو درمیان آگ جلانیوالی کے پس انہوں نے ایک عمارت بنائی کہ طول اسکا
تیس گز کا اور عرض اسکا بیس گز کا تھا اور لکڑیوں سے اسکو پر کیا اور آگ سلگائی تھی فَاَرَادُوْا بِهٖ پس ارادہ کیا انہوں نے ساتھ اس ابراہیم کے كَيْدًا مکر اور
حیلہ کا اس کے ہلاک کرنیکا اس طرح سے کہ اسکو گوپھن میں رکھکر آگ میں پھینکا فَجَعَلْنٰهُمُ الْاَسْفَلِيْنَ پس کر دیا ہم نے ان لوگونکو بہت نیچا اور خوار اور ذلیل کہ ہوگئے مکر کو ہم نے
باطل کیا اور آگ کو ابراہیم پر گلزار کر دیا اور جسوقت ابراہیم آگ میں سے سلامت باہر آئے تو نمرود نے کہا کہ ہمارے شہر میں سے چلا جا اور ابراہیم بھی انکے ایمان سے مایوس ہو گئے تھے اور
جانا کہ یہ ایمان نہ لاوینگے اسوقت وہاں سے ارادہ ہجرت کا کیا اور مقرر کیا کہ یہاں سے چلا جانا چاہئے وَقَالَ اِنِّيْ ذَاهِبٌ اور کہا کہ تحقیق میں جانیوالا ہوں اِلٰى رَبِّيْ طرف
پروردگار اپنے کے جس جگہ کہ مجھکو جانیکا حکم ہے واسطے پرستش اور قربت اسکے کی یعنی طرف ملک شام کے کہ اسمیں زمین مقدس ہے سَيَهْدِيْنِ قریب ہے کہ رہنمائی کرے مجھکو
خدا طرف مقصود میرے کی اور توفیق دے مجھکو طرف اسکے کہ جسمیں بہتری میری ہے واسطے دنیا اور آخرت میں اور بعد اسکے جانب شام روانہ ہوئے اور راہ میں ہاجرہ ملک میں
سارہ کے آئی اور سارہ نے اپنے شوہر کو وہ بخشی اور جسوقت ابراہیم اسکے مالک ہوئے تو خدا تعالی سے فرزند طلب کیا اور مناجات کی اپنے پروردگار سے اور کہا کہ رَبِّ اے پروردگار
هَبْ لِيْ بخش تو واسطے میرے فرزند مِنَ الصّٰلِحِيْنَ نیکو میں سے کہ میرے مدد کرے وہ طاعت میں اور لوگونکو حق کیطرف بلاوے اور مونس اور غمخوار میرا ہو سفر
میں اور درد اور رنج میں اور سختی اور محنت میں خدا تعالی نے دعا انکی قبول کی چنانچہ فرماتا ہے کہ فَبَشَّرْنٰهُ پس خوشخبری دی ہم نے ابراہیم کو بِغُلٰمٍ حَلِيْمٍ ساتھ ایک
لڑکے بردبار کے کہ کام کرنے میں جلدی نہ کرے کہ جلدی سے سکے اسکے وقت کے پہلے کرنے لگے اور حلم انکا اس مرتبہ تھا کہ اول اول ابتدا بلوغ میں باپ نے انسے کہا کہ مجھکو تیرے ذبح کرنیکا حکم
ہوا ہے کہا کہ جو کچھ آپکو حکم ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ خدا تعالی نے سوائے ابراہیم اور اسمعیل کے کسیکو حلیم نہیں فرمایا ہے اور صادق علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ اسمعیل کی اور اسحاق کی عمر
کی بشارتمیں کسقدر فرق تھا فرمایا کہ پانچ برس کا اور اول بشارت جو خدا تعالی نے ابراہیم کو دی تھی وہ بشارت اسمعیل کے پیدا ہونیکی تھی چنانچہ فرمایا کہ فبشرناہ
بغلام حلیم اور جسوقت حضرت اسحاق پیدا ہوئے سارہ کے شکم سے اور تین برس کے ہوتے تو ایک روز ابراہیم کی گود میں بیٹھے تھے اور اسمعیل آئے اور انہوں نے اسحاق کو ابراہیم کی
گودی سے نیچے اتارا اور خود ابراہیم کی گود میں ہو بیٹھے اور سارہ اسمعیل کے اس فعل کو دیکھتی تھیں ابراہیم سے کہا کہ ہاجرہ کا بیٹا میرے بیٹے کو تیری گودی سے دور کرتا ہے
اور اسکی جگہ وہ خود بیٹھتا ہے قسم ہے خدا کی کہ ہاجرہ اور اسکا بیٹا ایک شہر میں میرے پاس کبھی نہ رہنے پاوینگے انکو مجھ سے دور کرو اور حضرت ابراہیم سارہ کی بہت خاطرداری اور
بزرگی کرتے تھے اسواسطے کہ وہ انبیا کی اولاد میں سے تھیں اور ابراہیم کے خالہ کی بیٹی تھیں یہ امر ابراہیم پر بہت شاق ہوا اور فراق میں اسمعیل کے بہت غمگین ہوئے پس جسوقت رات ہوئی تو
ابراہیم نے خواب میں اسمعیل کے ذبح کرنیکا حکم سنا موسم حج میں خواب دیکھکر غمگین اور محزون اٹھے اور حج کا موسم آیا تو ہاجرہ اور اسمعیل کو ہمراہ لیکر ملک شام سے مکہ کو روانہ ہوئے تاکہ اسمعیل کو ذبح

کہیں اور منسوب ہے قصہ اسطرح سے ہے کہ ہاجرہ اور اسمعیل کو حضرت ابراہیم شام سے مکہ میں لیگئے اور مکہ میں اسمعیل نے پرورش پائی یہانتک کہ تیرہ ١٣ برس کی عمر کو پہنچے اور ابراہیم ہاجرہ اور اسمعیل کے دیکھنے کو شام سے آیا کرتے تھے ایکمرتبہ مکہ میں اسوقت آئے کہ عمر اسمعیل کی تیرہ ١٣ برس کو پہنچی تھی ایک روز اسمعیل شکار سے فارغ ہوکر مکہ میں آئے تو انکے رخساروں پر گرد و غبار پڑا ہوا تھا اور آفتاب کی حرارت سے چہرہ انکا سرخ ہوگیا تھا اور حضرت ابراہیم انکے سر راہ بیٹھے تھے جسوقت اسمعیل پر نظر کی تو رخسارہ اسکا مثل گل کے نظر پڑا اور محبت پدری جوش میں آئی اور آٹھویں شب کو ماہ ذی الحجہ کے بستر راحت پر آرام کیا تو خواب میں آواز آئی کہ اے خلیل تو دعوی ہماری محبت کا کرتا ہے اور الفت فرزند کی اپنے دلمیں جگہ دیتا ہے اگر ہمارا وصال چاہتا ہے تو اپنے فرزند دلبند کو ذبح کر ابراہیم یہ خواب دیکھکر دہشت ناک اٹھے اور تمام روز اس خواب کی فکر میں گزرا اور دلمیں اپنے کہتے تھے کہ یہ خواب وسوسہ ہے یا خدا کیطرف سے ہے دوسرے روز بھی یہی خواب دیکھا پہلا خواب آٹھویں کو جو دیکھا تھا اسواسطے اسکو یوم ترویہ کہتے ہیں اور دوسرا خواب نویں کو جو دیکھا تھا تو سمجھا کہ یہ خواب رحمان کیطرف سے ہے اسواسطے نویں کو یوم عرفہ کہتے ہیں اور دسویں شب کو یعنی عید قربان کی شب کو یہی خواب دیکھا یقین ابراہیم کا زیادہ ہوا اور ارادہ مصمم کیا کہ اس امر کو کر ڈالیے اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا تعالی نے بیداری میں ابراہیم کو خطاب کیا تھا کہ اگر خواب میں تجھکو میں حکم کروں کہ فرزند کو اپنے تو ذبح کر تو سپر تو عمل کرنا پس ابراہیم نے دسویں تاریخ ذی الحجہ کو صبح کیوقت ہاجرہ کو فرمایا کہ اٹھ اور اپنے فرزند کو نہلا اور اسکی آنکھوں میں سرمہ لگا اور کاکل میں اسکی کنگھی کر اور پوشاک نفیس اسکو پہنا کہ اسکو ایک دوست کی مہمانی میں لیجاتا ہوں ہاجرہ نے اسمعیل کو نہلا کر اور پوشاک نفیس پہنا کر بوسہ دیا اور کہا کہ میں جانتی ہوں کہ تجھکو کس مجمع میں لیجاتے ہیں لیکن تیری زلفوں کی پریشانی کی بو سونگھتی ہوں اور نہیں معلوم کہ تجھکو کس مہمانی کے گھر میں طلب کیا ہے ابراہیم نے ہاجرہ سے کہا کہ رسّی اور چھری لاؤ کہ ہمراہ اپنے لیجاؤں ہاجرہ نے کہا کہ یا خلیل اللہ مہمانی میں چھری اور رسّی کا کیا کام ہے فرمایا کہ شاید اس جگہ قربانی کرنیکی احتیاج ہو اور بدون چھری اور رسّی کے قربانی کرنا مشکل ہے پس حضرت ابراہیم اور اسمعیل نے ہاجرہ کو رخصت کیا اور منی کیطرف روانہ ہوئے اور ہاجرہ انکے پیچھے جاتی تھی اور بہ نگاہ حسرت اسمعیل کیطرف دیکھتی تھی اور گویا کہ کہتی تھی ٭ ما در مرا بہ بوتہ حرمان گداختی ٭ رفتی و کار من ز غم ہجر ساختی ٭ **فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ** پس جسوقت پہنچا اسمعیل ہمراہ اسکے ابراہیم کے مقام سعی میں کہ وہ درمیان صفا اور مروہ کے ہے **قَالَ** کہا ابراہیم نے اسمعیل سے ازراہ شفقت و مہربانی کے کہ **يَا بُنَيَّ** اے بیٹے میرے تو جانتا ہے کہ نزدیکی رحمت خدا کی اور حاصل ہونا قرب منزلت کا اسکی درگاہ میں بدون کھینچے تعبوں کے اور اٹھانے مصیبتوں کے اور صبر کرنے بلاؤں کے ممکن نہیں ہے اور میں ایک مدت سے سختیاں کھینچتا ہوں اور صبر کرتا ہوں لیکن کوئی آزمائش بلا اسکو نہیں پہنچتی ہے کہ **إِنِّي أَرَىٰ** تحقیق میں دیکھتا ہوں ہمیشہ **فِي الْمَنَامِ** درمیان خواب کے **أَنِّي أَذْبَحُكَ** یہ کہ تحقیق میں ذبح کروں تجھکو یعنی پے درپے حکم الہی مجھکو پہنچتا ہے کہ داغ جدائی تیرے کا دل بریان پر رکھوں اور تجھکو تیغ بیدریغ سے راہ خدا میں قربانی کروں **فَانْظُرْ مَاذَا تَرَىٰ** پس نظر کر تو اس مقدمہ میں کہ کیا دیکھتا ہے تو مقصود حضرت ابراہیم کا اس مشورہ سے یہ تھا کہ اسمعیل کا حال معلوم کرے کہ اس بلا سخت میں صبر کرکے ثابت قدم رہتا ہے یا جزع اور فزع کرتا ہے اور بے صبری کو کام فرماتا ہے حضرت اسمعیل نے جسوقت یہ کلام اپنے پدر بزرگوار سے سنا تو خوشی دل اور رغبت طبع اور طیب خاطر **قَالَ يَا أَبَتِ** کہا اے باپ میرے **افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ** کر تو جو کچھ حکم کیا جاتا ہے تو اسمعیل کے احتیاط کو دیکھیے کہ یہ نہ کہا کہ مجھکو تو ذبح کر بلکہ یہ کہا کہ جو کچھ تجھکو حکم کیا جاتا ہے وہ کر اور جو کچھ تونے خواب میں دیکھا ہے اسکو بجا لا **سَتَجِدُنِي** قریب ہے کہ پائیگا تو مجھکو **إِنْ شَاءَ اللَّهُ** اگر چاہے خدا **مِنَ الصَّابِرِينَ** صبر کرنیوالوں میں سے اس ذبح پر اگر میری ہزار جانیں ہوتیں اور ان ہزار کی قربان کرنیکا حکم پہنچتا تو میں سب کو فدا کرتا اور صبر کرتا اور اب تو یہ ایک جان ہے اسکا ہرگز مضائقہ نہ کرونگا اور راہ خدا میں فدا کرونگا کہ کل مجھکو کہنے کی قدرت ہو کہ ٭ سر و سر راہ تو فدا شد چہ بجا شد ٭ این بار گران بود ادا شد چہ بجا شد ٭ اور اے باپ میرے اگر توفیق خدا شامل حال میری کی ہوگی تو میں اس بلائے عظیم پر ہرگز بے صبری اور جزع فزع نکرونگا اے باپ میرے اگر بعد اسکے لوگ کہیں کہ ابراہیم نے واسطے فرمانبرداری حکم خدا کے اپنے بیٹے کو قربان کیا تو یہ بھی کہینگے کہ اسمعیل نے راہ خدا میں اپنا سر دیا اور کہتے ہیں کہ بعد رخصت ہونے اسمعیل کے ہاجرہ سے شیطان کو اس امر کی خبر ہوئی کہا کہ بارہا نیکیا یہ وقت ہے کہ ہاجرہ کو جاکر بہکاؤں کیونکہ بہ نسبت باپ کے ماں کا دل زیادہ اولاد کے ساتھ مائل ہوتا ہے اور تعلق رکھتا ہے ایک مرد پیر کی صورت میں بنکر ہاجرہ پاس آیا اور کہا کہ اے ہاجرہ تو جانتی ہے کہ ابراہیم اسمعیل کو کہاں لیجاتا ہے کہا کہ ہاں ایک دوست کی مہمانی میں لیجاتا ہے شیطان نے کہا کہ اے غافل اسکو لیجاتا ہے ذبح کرنیکے واسطے ہاجرہ نے کہا کہ اے بوڑھے بیعقل تعجب نہیں ہے کہ تو ابلیس ہو باپ تو خلیل ہو اور بیٹا اسمعیل سا ہو کیونکر دل باپ کا یارا دیوے کہ ایسے فرزند کو اپنے ہاتھ سے ذبح کرے یہ بات بھلا عقل میں بھی آتی ہے کہا کہ مدعا یہی ہے کہ خواب میں اسنے دیکھا ہے کہ خدا تعالی نے اسکو فرمایا ہے کہ تو اپنے

فرزند کو ہماری راہ میں قربان کرے ہاجرہ نے کہا کہ خلیل ہرگز دریغ نہ کریگا اور اگر خدا کا حکم یہی ہے کہ اسمٰعیل کو اسکی راہ میں قربان کرے تو ہزار جان ہاجرہ کی اور اسکے فرزند کی بہ جلیل تع
فدا ہیں ابلیس ہاجرہ سے ناامید ہوکر حضرت خلیل کے پاس آیا اور کہا کہ اے ابراہیم ہزار جان اسمٰعیل کی جان پہ فدا ہو جو تو چاہتا ہے کہ اسکو خون آلودہ کرے اور ناحق اسکو ذبح
کرے ہیں امر میں تامل کرنا چاہیے ہے ۵ باغبانا چو بکشہ سرو خویش را خواہی برید * اول از بے رونقی چو بہار اندیشہ کن * ابراہیم نے جانا کہ یہ شیطان ہے اور لاحول
ولا قوة الا باللہ اُسکی طرف پڑھا اسکو کچھ اثر اسکا نہوا اور کہا کہ اے ابراہیم یہ خواب تیرا شیطانی ہے اور جو نہیں تو خدا تعالی کیونکر فرزند کے ناحق قتل کرنیکا حکم دیگا ابراہیم نے
فرمایا کہ تو شیطان ہے اور تجھکو انبیا کے بہکانے پر قدرت نہیں ہے خواب میرا رحمانی ہے اور جو کچھ کہ خدا نے مجھکو حکم دیا ہے اسمیں بہت سی حکمتیں پوشیدہ ہیں اور مجھکو سوائے فرمانبرداری
حکم کے چارہ نہیں ہے ابلیس نے کہا کہ اے خلیل آخر تیرا دل کیونکر یاری دیگا کہ ایسے فرزند دلبند کو تو اپنے ہاتھ سے ہلاک کرے فرمایا کہ اے مردود جسوقت کہ نمرود نے مجھکو آگ میں ڈالا تھا
جبرئیل کہ مقرب درگاہ خدا ہے اُسنے آزمائش کیواسطے مجھکو چاہا کہ راہ توکل سے پھیرے اُسکے کلام نے تو میرے دل میں اثر کیا ہی نہیں اور تو جو راندہ درگاہ خدا ہے فریب میں میں
کب آتا ہوں اگر مشرق سے مغرب تک میرے فرزند ہوں اور حکم خدا کا پہنچے کہ سب کو اپنے ہاتھ سے ذبح کر تو میں بلا تامل اُنکو قتل کروں اور منقول ہے کہ جسوقت حضرت ابراہیم
منیٰ میں جمرہ اولیٰ پر پہنچے تو شیطان سوسٹا لئے آیا سات سنگریزے حضرت ابراہیم نے اُسکے لگائے اور وہاں سے جمرہ وسطیٰ پر آیا وہاں بھی سات کنکریاں اُسکے ماریں اور وہاں سے
حضرت ابراہیم جمرہ عقبیٰ پر پہنچے تو وہاں بھی ابلیس ظاہر ہوا سات کنکریاں وہاں بھی ابراہیم نے اُسکے ماریں اور اسیواسطے ان تینوں جمروں کو سات سات کنکریوں کا مارنا حج کے اعمال میں
داخل ہوا ہے اور جسوقت ابلیس لعین وسوسہ خلیل سے ناامید ہوا تو حضرت اسمٰعیل کے پاس آیا اور کہا کہ اے اسمٰعیل تو جانتا ہے کہ باپ تیرا تجھکو کہاں لیجاتا ہے کہا کہ ایک دوست کی مہمانی
میں لیئے جاتا ہے ابلیس نے کہا کہ تو غلط کہتا ہے تجھکو اسلیئے لیجاتا ہے کہ ذبح کرے تجھکو اور کہتا ہے کہ حقتعالی نے مجھکو خواب میں حکم دیا ہے کہ اپنے فرزند کو قربانی کر اسمٰعیل نے کہا کہ اے بوڑھے جسوقت تو
اگر حکم خدا کا ہے تو ہزار جان اسمٰعیل کی فدا ہے حکم خدا میں ابلیس نے کہا کہ تجھکو برداشت تیغ کی ہوگی اے باپ سے نزاع کر فرمایا کہ میں حکم خدا سے منہ نہ پھیرونگا اور باپ کے فرمان سے
باہر ہونگا اور ابلیس نے زیادہ مبالغہ کیا اور کہا کہ تو مفت اپنی جان دیتا ہے اسمٰعیل نے آواز دی کہ اے باپ میرے یہ بوڑھا آدمی مجھکو رنج دیتا ہے حضرت ابراہیم نے
فرمایا کہ اے فرزند یہ ابلیس ہے اسکے پتھر مار اسمٰعیل نے کئی پتھر اُس کے مارے شیطان وہاں سے بھی محروم ہو کر پھر آیا اور حضرت ابراہیم منیٰ میں پہنچے اور اسمٰعیل کو اپنے روبرو بٹھایا
اور چھری اور رسی باہر نکالی اور فرمایا کہ اے فرزند کچھ وصیت کرتا ہے کہ اُسکو بجا لاؤں کہا کہ ہاں تین وصیتیں ہیں مجھ سے قبول کر اول یہ ہے کہ وقت ذبح کرنیکے ہاتھ اور پاؤں
میرا باندہ ۵ بربند دست و پائے مرا محکم اے پدر * تا در جزع نیفگنم بتہ جزع اے پدر * ابراہیم نے فرمایا کہ تو خدا کے پاس جاتا ہے اور بے صبری کرتا ہے کہا کہ اے باپ
میں جزع اور بے صبری نہیں کرتا ہوں لیکن یہ وصیت میری دو امر کیواسطے ہے ایک تو یہ کہ زخم چھری تیز کا جسوقت بدن ناتوان اور ضعیف پر پہنچے مبادا کہ میں ہاتھ اور پاؤں
مارنے لگوں اور اس سبب سے نام میرا دفتر صابروں میں سے خارج کریں اور دوسرے یہ کہ حرمت تیری مجھ پر واجب ہے شاید کہ وقت اضطراب کے ہاتھ اور پاؤں مارنے لگوں اور کپڑے تیرے
خون میں میرے آلودہ ہوں اور اس سبب سے جرم عاق ہونیکا میری طرف عاید ہووے ۵ دامان خویش جمع کن اے باب ممتحن * کالودہ دامنت نگردد ز خون من * ترسم کہ
جامہ ات شود از خون من نگار * از دوست منفعل شوم واز تو شرمسار * پس تیغ خویش تیز کن آئی چو بر سرم * بگذار بے مضائقہ خنجر بہ حنجرم * حضرت ابراہیم نے
اس وصیت کو قبول کیا اور فرمایا کہ دوسری کیا وصیت ہے اسمٰعیل نے کہا کہ وقت قربان کرنیکے منہ میرا خاک پر رکھنا سو واسطے کہ خدا تعالی بندہ کی خواری اور زاری کو دوست
رکھتا ہے اور گرد آلودہ چہرہ کی قدر اُسکے نزدیک نہایت زیادہ ہے اور اسواسطے کہ وقت چھری پھیرنیکے اگر نظر تیری میری آنکھوں اور رخسارہ پر پڑیگی تو شفقت پدری اُسوقت جوش
کریگی اور تیری ثابت قدمی میں فرق آجائیگا اور حکم خدا میں تاخیر واقع ہوگی اسواسطے چاہتا ہوں کہ منہ میرا خاک پر ہو حضرت ابراہیم کو یہ کلام سنکر رقت آئی اور فرمایا کہ تیسری
وصیت کیا ہے کہا کہ اے باپ میری ماں کو فرزند کے ساتھ بہت محبت ہوتی ہے جسوقت تم یہاں سے واپس ہو کر گھر کو جاؤ اور ماں میری مجھکو تمہارے ہمراہ نہ دیکھیگی تو گریہ وزاری
بہت کریگی اور اپنے سینہ سے آہ پر درد کھینچیگی درخواست میری یہ ہے کہ اُسپر سختی نہ کرنا کہ فراق فرزند کا مادر پر نہایت سخت اور دشوار ہوتا ہے اُسکے حال پر نرمی اور مہربانی فرماتے
رہنا اور ہروقت اُسکی تسلی کرتے رہنا اور میرا سلام پہنچانا اور کہنا کہ اسمٰعیل امیدوار ہے کہ اسکو بحل کرنا اور اگر کوئی تقصیر ہوتی ہو تو درگزر کرنا اور میرے فراق میں صبر کرنا کہ خدا تعالی
صابروں کو دوست رکھتا ہے اور اے پدر بزرگوار یہ فرزند تیرا آغوش کردہ تیرے دیدار کا تھا میری خاک سے اپنا قدم تم مت اٹھانا اور اے باپ میرے محلہ کے لڑکوں کو اور میرے مکتب کے یاروں کو
میرا سلام پہنچانا اور کہنا کہ اسمٰعیل امید رکھتا ہے کہ جس مجمع میں تم جمع ہو تو میری تنہائی و غریبی کو یاد کرنا اور مجھکو فراموش نہ کرنا اور جس محفل میں کہ تم بیٹھے ہو اُس کشتہ تیغ بلا کو بھی سوز زاری

اور آہ و دردآمیز سے یاد کرنا ابراہیم نے یہ وصیت بھی قبول کی اور دل کو مضبوط کر کے اسمعیل کے ہاتھ اور پاؤں باندھے اسوقت ملائکہ میں شور و غل ہوا اور
نظارہ کرکے باپ اور بیٹے کے دونو کے حال پر روتے تھے اور کہتے تھے کہ خداوند کیا بزرگ ہے بندہ تیرا ابراہیم کہ اسکو تیرے سبب سے آگ میں ڈالا اسنے کچھ پروا اور
خوف کیا اور اب وہ تیرے خاطر اپنے فرزند کو قربانی کرتا ہے اور کچھ غم اسکو نہیں ہے فرشتوں کو خطاب پہنچا کہ ہم نے اسکو اپنا خلیل بنایا ہے **فَلَمَّآ اَسْلَمَا** پس جسوقت کہ فرمانبردار ہوئے
اُن دونوں نے حکم خدا کی یعنی باپ بیٹے کو فدا کرنے پر اور بیٹا فدا ہونے پر مستعد ہوا **وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ** اور ڈالا ابراہیم نے اس اسمعیل کو واسطے پیشانی کے زمین پر یعنی پیشانی
کے بل اسکو زمین پر ڈالا کہ پیشانی اسکی زمین پر رکھی موافق وصیت کے اور پشت سر کو اوپر کیا اور چھری اسکے گلے پر رکھی اور چھری کو پھیرا اور جبرئیل نے اس چھری کو الٹ دیا اسیطرح کئی
مرتبہ اتفاق ہوا کہ ابراہیم چھری کو پھیرتے تھے اور جبرئیل اسکو الٹ دیتے تھے اور ایک روایت میں یہ ہے کہ چھری کو وحی پہنچی کہ خبردار اسمعیل کا گلا بال کے برابر نہ کٹنے پائے اور کہتے ہیں کہ
ستر بار ابراہیم نے چھری کو اسمعیل کی گردن پر پھیرا اور ایک بال کے برابر بھی نہ کٹی چھری نے کام نہ کیا تو ابراہیم نے غصہ ہوکر چھری کو پھینک دیا اور چھری قدرت الٰہی سے گویا ہوئی
کہ الخلیل یامرنی والجلیل ینہانی یعنی ابراہیم خلیل حکم کرتا ہے مجھکو اور خدائے جلیل منع کرتا ہے مجھکو اور ایک روایت میں ہے کہ خدا تعالیٰ نے ایک صحیفہ تانبے کا بطور حلقہ کے اسمعیل کے
گلے میں ڈالا تھا اپنی قدرت سے سو اسواسطے چھری نے اسمعیل کے گلے کو نہ کاٹا اور اللہ تعالیٰ نے عمل ابراہیم کا قبول کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَنَادَيْنٰهُ** اور ندا کی ہم نے اس
ابراہیم کو اور پکاری **اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ** یہ کہ اے ابراہیم اور منقول ہے کہ مسجد خیف کی بائیں جانب سے آواز آئی کہ اے ابراہیم **قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا** تحقیق کہ سچا
کیا تو نے خواب کو جو دیکھا تھا اور تو اسکے کرنے پر عزم جزم کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ ابراہیم نے خواب میں دیکھا تھا کہ اپنے فرزند کو ذبح کرتا ہوں لیکن اثر خون کا ظاہر نہیں ہوتا اور جسوقت
بیداری میں یہی صورت واقع ہوئی تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے ابراہیم خواب کو سچا کیا تو نے بیٹے اسکے ہاتھ اور پاؤں سے کھول ڈال **اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِى الْمُحْسِنِيْنَ**
تحقیق کہ ہم ایسے ہیں جیسے کہ ابراہیم اور اسمعیل کو انکے نیک عمل پر جزا دی ہے کہ انکی محنت کو خوشی سے اور انکے رنج کو رحمت سے بدل دیا ہے ایسے ہی جزا دیتے ہیں ہم نیکی
کرنیوالوں کو **اِنَّ هٰذَا** تحقیق یہ آزمائش ابراہیم کی **لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ** البتہ وہ آزمائش ہے ظاہر کہ جس سے دوست خالص اور غیر خالص معلوم ہو جائے اور
منقول ہے کہ جسوقت ابراہیم اسمعیل کو ذبح کرتے تھے فرشتوں کو بہت بڑا تعجب تھا اور اس حال کو دیکھکر حیران تھے اور کہتے تھے کہ ابراہیم زیادہ سخی ہے کہ فرزند کو فدا کرتا ہے یا اسمعیل
زیادہ جوانمرد ہے کہ باپ کی رضامندی کیواسطے جان دیتا ہے ندا آئی کہ بخشش میری زیادہ ہے اور کرم میرا بہت ہے سب سے زیادہ کہ بدون کشتہ ہوئے کو کشتہ حساب کرتا ہوں اور
بدون ذبح دوست کے اسمعیل کیواسطے فدا بھیجا ہوں اے جبرئیل جا اور اس فدا کو لیجا اور ابراہیم سے کہہ کہ خواب کو تو نے سچا کیا اور شرط فرمانبرداری کی تو بجالایا ابراہیم حیران
کھڑے تھے کہ جبرئیل پہنچے اور گوسفند واسطے قربانی کے بہشت سے لائے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **وَفَدَيْنٰهُ** اور فدا کیا ہم نے اس اسمعیل کو **بِذِبْحٍ** ساتھ مذبوح
عَظِيْمٍ بڑے کے یعنی ساتھ اس گوسفند کے جسکو ذبح کیجاتی ہے اور وہ بزرگ مرتبہ ہے یا بدن میں بڑی اور موٹی ہے اسکو ہم نے اسمعیل کے بدلے ذبح کیا اور بلند مرتبہ اسواسطے تھی کہ وہ
خدا کے پاس سے آئی تھی اور اسکے جسیم ہونے میں بیان کرتے ہیں کہ وہ اسقدر موٹی تھی کہ اپنے سایہ کے اندر چلتی تھی اور اپنے سایہ میں کھاتی اور پیتی تھی اور اپنے سایہ میں سوتی
اور جاگتی اور پیشاب کرتی تھی چنانچہ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے یہی روایت ہے اور فرمایا کہ وہ گوسفند سفید رنگ تھی اور شاخدار اور چالیس برس سال بہشت میں چرتی
تھی اور خلقت اسکی کن کے کہنے میں پیدا کیا تھا اور آسمان سے اس پہاڑ پر کہ مسجد منی کیجانب ہے برابر جمرہ وسطی کے اسپر نازل ہوتی تھی اور حضرت جبرئیل اس گوسفند کو
حضرت ابراہیم کے پاس لائے اور کہا کہ خدا تعالیٰ تجھکو سلام کہتا ہے اور فرماتا ہے کہ اپنے فرزند دلبند کے ہاتھ اور پاؤں سے رسی کو کھولدے اور اسکے عوض اس گوسفند کے ہاتھ اور
پاؤں باندھ کر قربانی کر ابراہیم نے اپنے فرزند دلبند کے ہاتھ اور پاؤں کھولے اور فرمایا کہ اے فرزند جبرئیل سلام خداوند تعالیٰ کا تیرے واسطے لایا ہے اور کہتا ہے کہ دوست نے
فرمایا ہے کہ اے اسمعیل تو نے صبر کیا اور ہماری فرمانبرداری اختیار کی جو کہ تو چاہے ہم سے طلب کر تاکہ میں قبول کروں اور مطلب تیرا بر لاؤں حضرت اسمعیل نے ہاتھ واسطے
دعا کے اٹھائے اور نہایت عاجزی سے دعا کی کہ خداوندا جو کوئی امت پیغمبر آخرالزمان میں سے لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ اپنی زبان سے جاری کرے اسکے گناہوں کو بخشدے
جواب آیا کہ ہم نے تیری دعا کو قبول کیا اور مراد تیری بر لائی اور گنہگاران امت محمد صلعم کو تجھکو بخشا ؎ چون شدی از جان و دل قربان ما ✣ سر نہ پیچیدی تو از فرمان ما
شد دعا ہائے تو در دم مستجاب ✣ دوستان را از تو باشد فتح باب ✣ اور اسی روز سے شیعہ قربان میں اونٹ یا دنبے کی قربانی کرنیکا حکم ہے اور بعضی روایتیں ہیں کہ مراد ذبح عظیم سے شہادت
حسین علیہ السلام ہے واسطے اسکے کہ گوسفند ذبح عظیم نہیں ہو سکتی اور خدا تعالیٰ گوسفند کو عظیم کیوں کہتا بلکہ کوئی آدمی بڑے مرتبہ کا ہے کہ اسمعیل کے فدیہ ہونیکی صلاحیت رکھے اور

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت حقتعالی نے گوسفند کو واسطے فدائے اسمٰعیل کے ابراہیم کے پاس بھیجا کہ اپنے فرزند کی جگہہ گوسفند کو ذبح کرے اسوقت
ابراہیم نے آرزو کی کہ کاش میرے ہاتھ سے میرا فرزند ذبح ہوتا اور اسکے بدلے گوسفند کے ذبح کرنیکا حکم ہوتا تاکہ میرے دل کو وہ درد ہوتا کہ جو باپ کو اپنے فرزند عزیز اور پیارے کے اپنے
ہاتھ سے ذبح کرنے میں درد ہوتا ہے اور اسکے سبب سے میں درجات عالیات کو پہنچتا اللہ تعالی نے وحی کی کہ اے ابراہیم میرے مخلوقات میں سے تو زیادہ دوست کسکو رکھتا ہے کہا کہ اے
پروردگار میرے تیری مخلوقات میں سے محمد صلعم کے برابر میں کسیکو دوست نہیں رکہتا ہوں پھر فرمایا کہ اے ابراہیم تو اپنی جان کو زیادہ دوست رکہتا ہے یا محمد صلعم کو کہا کہ اے
پروردگار میرے میں محمد صلعم کو اپنی جان سے زیادہ دوست رکہتا ہوں پھر فرمایا کہ اے ابراہیم فرزند تیرا تجھکو زیادہ دوست ہے یا فرزند محمد کا کہا کہ اے پروردگار میرے محمد کے
فرزند کو اپنے فرزند سے میں بہت زیادہ دوست رکہتا ہوں پھر فرمایا کہ اے ابراہیم ذبح ہونا محمد کے فرزند کا ہاتھ سے دشمنوں کے ظلم سے ناحق اور بیگناہ تیرے دل کو زیادہ
درد میں لائیگا یا ذبح ہونا تیرے فرزند کا تیرے ہاتھ سے ہماری فرمانبرداری میں کہا کہ اے پروردگار میرے بلکہ ذبح ہونا انکے فرزند کا انکے دشمنوں کے ہاتھ سے مجھکو زیادہ درد
میں لائیگا فرمایا کہ اے ابراہیم ایک گروہ گمان کریگا کہ ہم امت محمد میں اور قریب ہے کہ قتل کرینگے وہ حسین علیہ السلام فرزند محمد صلعم کو بعد انکی وفات کے ظلم اور عداوت سے جیسے کہ ذبح
کیجاتی ہے گوسفند اور اس سبب سے وہ مستحق میرے غضب اور عذاب کے ہونگے یہ سنکر ابراہیم نے زاری کی اور دل انکا دردمند ہوا پس وحی کی خدا تعالی نے کہ اے ابراہیم تحقیق
فدا کیا میں نے تیری زاری کو جو کہ تیرے فرزند اسمٰعیل پر تیرے ہاتھ سے ذبح کرنے پر ہوتی ساتھ زاری تیری کے حسین پر اور اسکے قتل ہونے پر اور واجب کئے میں نے واسطے
تیرے بلند درجے ثواب انلوگوں کے جو کہ مصیبتوں پر جزع کرتے ہیں اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے وفدیناہ بذبح عظیم ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور رسولخدا صلعم نے
فرمایا ہے کہ میں دو ذبیحوں کا فرزند ہوں اور وہ ایک تو اسمٰعیل ہے کہ جسکا ذکر قرآن میں ہوا ہے اور دوسرا عبداللہ بن عبدالمطلب ہے اور جس سبب سے خدا تعالی نے دفع کیا ہے ذبح کو
اسمٰعیل سے اسی سبب سے دفع کیا ہے عبداللہ سے اور وہ یہ ہے کہ جناب رسولخدا صلعم اور آئمہ معصومین جو انکی اولاد سے ہونیوالے تھے انکے وجود کی برکت سے خدا تعالی نے ذبح کو انسے
دفع کیا اور یہ سنت جاری ہوتی کہ آدمی اپنی اولاد کو قتل کرتے اور اگر وہ امر نہوتا تو آدمی واسطے خوشنودی خدا کے اپنی اولاد کو قتل کرتے اور بعضی روایتوں میں آیا
ہے کہ جسکو ابراہیم ذبح کرتے تھے وہ اسحاق تھا کہ جسوقت فرشتوں نے ابراہیم کو خوشخبری دی تھی اسحاق کے پیدا ہونیکی تو ابراہیم نے نذر کی تھی کہ اس فرزند کو ذبح کرونگا یہ سبب تھا کہ
ذبح کرینگا اور بعضے کہتے ہیں کہ خواب میں اسحاق کو ذبح کرتے دیکھا تھا نہ اسمٰعیل کو اسواسطے اسحاق کے ذبح کرنیکا ارادہ کیا تھا لیکن اسحاق کے ذبح ہونیکی روایت کو علما کہتے ہیں کہ
جید ہے اسواسطے کہ خدا تعالی نے پہلے ذبیح کا قصہ بیان کیا ہے اور بعد اسکے اسحاق کی بشارت کا ذکر کیا ہے چنانچہ فرمایا ہے وبشرناہ باسحاق نبیا من الصالحین پس معلوم ہوا
کہ ذبیح اسمٰعیل ہے نہ اسحاق اور مشہور بھی یہی ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے دریافت کیا گیا کہ ذبیح کون تھا فرمایا کہ اسمٰعیل اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے پوچھا
کہ صاحب ذبح کون تھا فرمایا کہ اسمٰعیل القصہ جسوقت کہ ابراہیم امتحان میں پاک اور درست ہوئے تو مستحق تعریف اور مدح کے ہوئے چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ**
اور باقی چھوڑی ہمنے اوپر اس ابراہیم کے تعریف عام **فِي الْآخِرِينَ** درمیان پچھلے آدمیوں کے کہ جسوقت کہ وہ انکا نام لیتے ہیں یا سنتے ہیں تو انکی تعریف کرتے ہیں اور قیامت
تک انکی تعریف کرینگے خصوصاً امت پیغمبر آخر الزمان کے آدمی اور جسوقت انکا ذکر ہوگا تو کہیں گے کہ **سَلَامٌ عَلَىٰ إِبْرَاهِيمَ** سلام اوپر ابراہیم کے خدا کیجانب سے چنانچہ نماز
کے آخر میں تو فرماتے ہیں کہ ابراہیم علیہ السلام اور سلام مبتدا ہے اور جار مجرور خبر اسکی اور یہ جملہ مفعول ترکنا کا ہے اور اسیطرح سلام کا حال ہے **كَذَٰلِكَ** ایسے ہی یعنی جیسے کہ
ابراہیم کو ہمنے بدلا دیا ہے ذکر نیک کا ایسے ہی **نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ** بدلا دیتے ہیں ہم نیکی کرنیوالونکو ثواب بہت **إِنَّهُ** تحقیق کہ وہ ابراہیم **مِنْ عِبَادِنَا**
الْمُؤْمِنِينَ بندوں ہمارے ایمان لانیوالوں سے ہے **وَبَشَّرْنَاهُ** اور خوشخبری دی ہمنے اس ابراہیم کو بعد پانچ سال کے خوشخبری اسمٰعیل سے **بِإِسْحَاقَ** ساتھ اسحاق
کے کہ اسکو پیدا کرینگے سارہ کے شکم سے **نَبِيًّا** حال یہ ہے کہ پیغمبر ہوگا وہ **مِنَ الصَّالِحِينَ** نیکوں میں سے نبیا حال واقع ہوا ہے یعنی وہ پیغمبر جملہ نیکوں میں سے ہوگا
وَبَارَكْنَا عَلَيْهِ اور برکت دی ہمنے اوپر اس ابراہیم کے **وَعَلَىٰ إِسْحَاقَ** اور اوپر اسحاق کے کہ قسم قسم کی بزرگیاں دنیا اور آخرت کی ہمنے انکو بخشیں اور
انکو اولاد بہت بخشی قیامت تک **وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا** اور اولاد ان دونوں کی میں سے **مُحْسِنٌ** نیکی کرنیوالے ہیں کہ ایمان لاتے اور عمل نیک کرتے ہیں وہ **وَ**
ظَالِمٌ لِنَفْسِهِ اور ظلم کرنیوالے ہیں واسطے نفس اپنے کے کفر اور گناہ کرکے **مُبِينٌ** ظاہر ہے کفر اور گناہ انکا اور اسمیں اشارہ ہے طرف اس امر کے کہ نسب کو ہدایت و گمراہی
میں کچھ دخل نہیں ہے اور ظلم انکی اولاد کا انہیں کچھ عیب اور نقصان نہ کریگا اور فرماتا ہے کہ **وَلَقَدْ مَنَنَّا** اور البتہ تحقیق احسان کیا ہمنے اور انعام فرمایا ہمنے **عَلَىٰ مُوسَىٰ**

۳ ع ۲۹ ۷

وَهَارُوْنَ اور پر موسیٰ اور ہارون کے کہ وہ دونو بھائی تھے اور احسان اُنپر یہ کیا کہ نبوت اور رسالت کی نعمت اُنکو بخشی اور سوائے اسکے تمام نعمتیں دنیا اور آخرت کی انعام کیں وَنَجَّيْنٰهُمَا اور نجات دی ہمنے اُن دونو کو وَقَوْمَهُمَا اور قوم اُنکی کو کہ وہ بنی اسرائیل ہیں مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ بیچ بڑے سے یعنی غرق ہونیسے اور دشمنوں کے آزار دینے سے کہ بڑے سخت اور مشقت کے کام اُنسے لیتے تھے وَنَصَرْنٰهُمْ اور مدد کی ہمنے اُن سب کی فرعونیوں کے مقابلہ میں فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ پس تھے وہ ہی غالب ہونیوالے دشمنوں پر بعد مغلوب ہونیکے وَاٰتَيْنٰهُمَا اور دی ہمنے اُن دونو کو یعنی موسیٰ اور ہارون کو الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ کتاب کہ نہایت ظاہر ہے یعنی توریت کہ اسمیں شرع کے احکام تھے وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور دکھلائی ہمنے اُن دونو کو راہ سیدھی کہ وہ راہ بہشت کی ہے وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا اور باقی چھوڑا ہمنے اُن دونو کے ذکر نیک کو فِي الْاٰخِرِيْنَ درمیان پچھلے لوگوں کے خصوصًا اُمت محمد صلعم میں کہ وہ اُن دونو کی تعریف کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ سَلٰمٌ عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ سلام اوپر موسیٰ اور ہارون کے خدا کیجانب سے اِنَّا كَذٰلِكَ تحقیق کہ ہم ایسے ہی یعنی جیسے کہ موسیٰ اور ہارون کو بزرگ کیا ایسے ہی نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ جزا دیتے ہیں ہم نیکی کرنیوالوں کو اور بے انتہا ثواب بخشتے ہیں اُنکو اِنَّهُمَا تحقیق کہ وہ دونو یعنی موسیٰ اور ہارون مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ بندوں ہمارے ایمان لانیوالوں میں سے ہیں اور حضرت الیاس حضرت ہارون کی جو اولاد میں سے تھے سو واسطے بعد ذکر موسیٰ اور ہارون کے اُنکا ذکر کیا چنانچہ فرمایا کہ وَاِنَّ اِلْيَاسَ اور تحقیق کہ الیاس بن یسلین بن فنحاص بن العنزار بن ہارون لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ البتہ رسولوں میں سے ہے کہ خدا کیجانب سے راہ حق کیطرف ہدایت کرنیکے واسطے بھیجا گیا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ ذوالکفل بھی یہی ہیں یاد کر تو اِذْ قَالَ جس وقت کہ کہا اُس الیاس نے لِقَوْمِهٖ واسطے قوم اپنی کے کہ اَلَا تَتَّقُوْنَ کیا نہیں ڈرتے ہو تم عذاب خدا سے تواریخ کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جس وقت خرقیل نے کہ حضرت موسیٰ کے خلفا میں سے تھا وفات پائی تو درمیان بنی اسرائیل کے بڑے بڑے فتنے برپا ہوئے اور عہد کو اُنہوں نے توڑ ڈالا اور توریت کو ترک کیا اور اُس زمانہ میں ایک بادشاہ تھا کہ نام اسکا اجب تھا اول تو وہ مسلمان تھا اور بعد اسکے اپنی عورت کے بہکانے سے کہ نام اسکا ازبیل تھا اسلام کو چھوڑ کر بت پرست ہوگیا اور رعیت کے لوگ بھی اسکے ہمراہ متفق ہوکر بیدین ہوگئے اور بت کے پوجنے میں کہ نام اسکا بعل تھا مشغول ہوتے اور کہتے ہیں کہ وہ بت سونیکا تھا اور بیس گز لنبا تھا اور چار اُس کے منہ تھے اور اُسمیں وسعت خالی تھا اور چار سو آدمی اسکی خدمت کیواسطے مقرر تھے اور وہ لوگ اُس بت کو خدا جانتے تھے اور اسکے خادموں کو پیغمبر کہتے تھے اور وہ بت شہر بک میں تھا سو واسطے اُس شہر کا نام بعلبک ہوگیا اور شام کی زمین میں وہ شہر تھا اور شیطان اُس بت کے اندر داخل ہوکر لوگونکو اسکی پرستش کی رغبت دلاتا تھا وہ لوگ نادان گمان کرتے تھے کہ یہ بت ہی بولتا ہے اور وہ بادشاہ کسی دوسرے شہر کو جاتا تو زوجہ اسکی مردونکی وضع بناکر اپنے شوہر کی جگہ پہ بیٹھتی اور حکم کرتی اور اُس عورت نے سات شوہر اپنے مکر و فریب سے قتل کیے تھے اور ستر فرزند اُس شوہر سے اور دوسرے شوہروں سے ظاہر کیے تھے اور ایک عابد اسکے ہمسایہ میں ایک باغ رکھتا تھا کہ سرمایہ اسکی معاش کا وہی ایک باغ تھا اسکی آمدنی پر وہ قناعت کرکے شکر خدا کا بجا لاتا تھا اُس عورت نے اسکے باغ کی طمع کی اور جس وقت اپنے شوہر کے پاس بیٹھتی تو اُس باغ کی تعریف کرتی اور کہتی کہ اُس عابد کو قتل کرکے اسکا باغ اپنے تصرف میں ہم لائیں اور شوہر اسکا اس امر بد سے اسکو منع کرتا تھا ایک مرتبہ شوہر اسکا کہیں کو گیا تھا اُس عورت بدذات نے اُس عابد بیچارے کو تہمت کرکے ہم واڈالا اور تہمت یہ کی کہ اُسنے بادشاہ کو گالی دی تھی اُس بہانہ سے اسکو قتل کروا کے اسکا باغ اپنے تصرف میں لاتی جس وقت شوہر اسکا اُس قصہ سے واقف ہوا تو اُسنے اُس عورت پر بہت غصہ کیا اور کہا کہ شامت اُس خون ناحق کی ہمپر اثر کریگی اور بادشاہی ہم سے جاتی رہیگی حقتعالی نے الیاس کو پیغمبر کرکے اُنپر بھیجا اور فرمایا کہ اُس بادشاہ سے جاکر کہہ ہیں عوض اُس عابد کا تجسے لونگا اور تجکو اور تیری زوجہ کو ظلم اور ستم ہونیکی جہت سے قتل کرونگا اور اُس باغ میں مارکر ڈالونگا اُس طرح سے کہ کوئی تمپر رحم نہ کرے اور تمکو دفن نہ کرے اور درندے تمہارے گوشت کو کھاوینگے اور ذلت سے کھائیں حضرت الیاس اُنکے پاس آئے اور پیغام خدا کا اُنکو پہنچایا اور اُنکو ملامت کرکے کہا کہ اَتَدْعُوْنَ کیا پکارتے ہو تم یعنی کیا پرستش کرتے ہو تم بَعْلًا بعل کو خدا مقرر کرکے وَّتَذَرُوْنَ اور ترک کرتے ہو تم یعنی پرستش نہیں کرتے ہو تم اَحْسَنَ الْخٰلِقِيْنَ بہت اچھے پیدا کرنیوالوں کے کو یعنی صنع رب بنانے والوں کے اچھی صورت بنانیوالے کی یہ شخص کو ترک کرتے ہو یعنی اللّٰهَ خدا کو کہ رَبَّكُمْ پروردگار تمہارا اور پیدا کرنیوالا تمہارا وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ اور پروردگار باپوں تمہارے پہلوں کا ہے واہل عراق نے سوائے ابوعمرو اور ابوبکر کے اللہ کو منصوب پڑھا ہے احسن الخالقین سے بدل ڈالکر اور رب صفت اللہ کی ہے اور اولین صفت آبا کی اور باقی نے تمام کو جملہ مرفوع پڑھتے ہیں جملہ اعتبار کرکے تمکو خبر اسکی کہتے ہیں پس جس وقت خدا تمہارا اور تمہارے باپ اور دادا کا پیدا کرنیوالا ہے تو تمکو چاہیے کہ اسکی پرستش کرو ... کافر وہ بادشاہ اس کلام کو الیاس سے سنکر غصہ ہوا اور کہا کہ تو پیغمبری کے دعوے میں جھوٹا ہے اور ہم بت پرستی کے طریق میں حق پر ہیں دوسری مرتبہ الیاس نے پھر اُنکو طرف حق کے

شروع کیا بادشاہ نے ارادہ اُنکے قتل کا کیا الیاسؑ نے دُعا کی کہ خداوندا اس بادشاہ کو مبتلا کر ایسی بلا میں کہ یہ اُسمیں مشغول ہو اور میری تلاش سے غافل ہو جائے حقتعالی نے دعا اُنکی قبول
کی اور بادشاہ کے بیٹے کو بیمار کردیا وہ اپنے بیٹے کی بیماری میں مشغول ہوا اور بیقرار ہوکر بتونکے پاس آیا اور ہر چند بیٹے کی شفا کیواسطے دعا کی لیکن کچھ فائدہ نہوا بعد اُسکے بعل پاس
آیا کہ وہ سب سے بڑا بُت تھا اور ہر چند دعا کی کچھ فائدہ نہوا بعل کے خادموں نے کہا کہ شاید بعل ہم سے خفا ہو گیا ہے کہ دعا ہماری قبول نہیں کرتا ہے تم شام کو جاؤ اور وہاں کے خداؤں
سے میرے بیٹے کیواسطے شفا کو طلب کرو وہ شام کو گئے اور جسوقت پہاڑ کے دامن میں پہنچے جسجگہہ کہ الیاسؑ تھا الیاسؑ کو اُنکی خبر ہو گئی اُسیوقت وہ باہر نکل آئے اور اُن لوگوں کو طرف حق
کے بلایا اور فرمایا کہ بادشاہ سے کہو کہ عبادتِ خدا میں مشغول ہو تاکہ میں دعا کروں اور خدا تعالی اُسکے بیٹے کو شفا بخشے وہ لوگ اُلٹے پھر گئے اور بادشاہ سے جاکر اُنہوں نے بیان کیا بادشاہ
نے کہا کہ اُسکو میرے پاس کیوں نہیں لائے کہ ایکمدت سے میں اُسکی تلاش میں ہوں اور ارادہ اُسکے ہلاک کرنیکا رکھتا ہوں اُن لوگوں نے کہا کہ اے بادشاہ ہم اُس پہاڑ میں پہنچے اور اُس قدر ہمکو وہاں
خوف ہوا کہ طاقت بات کرنیکی ہم میں نہ رہی بادشاہ نے لشکر اُس طرف کو روانہ کیا ہر چند الیاسؑ کو اُنہوں نے تلاش کیا لیکن کہیں نشان اُسکا نہ ملا اُلٹے پھر کر چلے آئے بادشاہ نے کہا کہ حیلہ سے
اُسکو پکڑ لیا چاہئے اور پچاس آدمی اُدھر کو روانہ کئے اُن لوگوں نے جاکر ظاہر کیا کہ ہم مومن ہیں الیاسؑ اُنکے پاس آئے تو اُنکو پکڑ کر بادشاہ کے پاس لئے الیاسؑ نے دعا کی کہ خداوندا اگر یہ قصد میری
ہلاکت کا رکھتے ہیں تو اِن سب کو ہلاک کر اُسیوقت آگ آئی اور سب جلا دیا بادشاہ نے پچاس آدمی اور بھیجے اُنکو بھی جلا دیا اسیطرح پچاس آدمی کو وہ بھیجتا تھا اور آگ اُنکے بدنونکو جلا دیتی تھی
یہانتک کہ ایک ہزار آدمی آگ نے جلائے تھے اور منقول ہے کہ اُس بادشاہ کا ایک وزیر مومن اور نیک آدمی تھا بادشاہ نے اُسکو الیاسؑ کیطرف بھیجا تاکہ الیاس کو کسی حیلہ سے گرفتار کرکے لائے جسوقت
وہ وزیر پہاڑ کے نزدیک پہنچا تو آواز دی الیاسؑ آواز آشنا سُنی تو باہر آئے اور اُسکو بغل میں لیا اور دونو بہت روئے وزیر نے کہا کہ اے الیاسؑ اگر صلاح ہو تو میں تیرے ہمراہ رہوں
اور جو نہیں تو اُلٹا پھر جاؤں حضرت الیاسؑ پر وحی آئی کہ مصلحت یہ ہے کہ وہ تیرے ہمراہ رہے اور میں تمہارا نگہبان ہوں اور اُنکے مکر سے تمکو محفوظ رکھونگا اور اب میں بادشاہ کے فرزند کی
روح کو قبض کرتا ہوں تاکہ وہ اُسکے ماتم میں مشغول ہو اور وہ اُسی روز پہاڑ سے باہر نکلکر روانہ ہوئے اور راہ میں ایک بڑھیا کے گھر میں جاکر بیٹھے کہ نام اُسکا متی تھا اور وہ حضرت
یونس کی ماں تھی یونسؑ نے الیاسؑ کو دیکھا تو اُنسے اُنس پکڑی اور ایک مدت باہم رہے اور بعد اُسکے الیاسؑ وہاں سے باہر آئے اور یونس مرگئے ماں اُنکی مضطرب ہوکر الیاسؑ کے پاس آئی
اور کہا کہ خدا سے دعا کر کہ میرے فرزند کو زندہ کرے الیاسؑ نے بحکم خدا دعا کی یونس کو خدا تعالی نے زندہ کیا اور الیاسؑ وہاں سے پھر اپنے مقام میں آئے اور دعا کی کہ خداوندا ان کافروں سے بہت
تنگ ہوا ہوں روح کو میری قبض کر یا سات برس ان لوگوں کو قحط میں مبتلا رکھ حقتعالی نے فرمایا کہ سات برس بہت ہیں کہا کہ پانچ برس کا قحط کرے فرمایا کہ پانچ برس بھی بہت ہیں کہا کہ تین
برس کا قحط کر خطاب آیا کہ اچھا الیاسؑ نے دعا کی خدا تعالی نے بارش کو اُنپر بند کردیا اور الیاسؑ نے دعا کی کہ میری روزی کہاں سے ملیگی فرمایا کہ ایک جانور یہ بھیجونگا وہ تجھکو روزی دوسری
جگہہ سے لاکر پہنچایگا اور وہاں اس شدت سے قحط ہوا کہ آدمی اور چوپائے ہلاک ہونے لگے اور ابن عباسؓ سے منقول ہے کہ آخر سال میں الیاسؑ ایک زن مومنہ کے دروازہ پر پہنچے
اور کہا کہ تیرے پاس کچھ کھانا ہے کہا کہ قدرے آٹا اور روغن زیت موجود ہے اور اُس عورت نے اُس آٹے کی روٹیاں پکائیں اور روغن زیت سے چپڑ کر اُنکو دیں الیاسؑ نے وہ روٹیاں
تناول فرماکر اُس عورت کے واسطے دعا برکت کی حقتعالی نے اُس عورت کے برتنوں کو آٹے سے پُر کردیا اور وہاں سے حضرت الیسع بن اخطوب کے گھر آئے اور اُنکو قحط نے ناتوان اور دُبلا اور بیمار
کر رکھا تھا الیسع کی ماں نے الیاسؑ کو آواز دی اور درخواست کی کہ الیسع کیواسطے دعا کر کہ حقتعالی اُسکو شفا بخشے الیاس نے اُسکے واسطے دعا کی کہ وہ اچھی طرح ہو گیا اور ماں اور بیٹا دونو
الیاسؑ پر ایمان لائے اور بعد اُسکے الیاس اپنی قوم میں گئے اور کہا کہ اے قوم قحط حد سے زیادہ گزر گیا ہے خدا تعالی کے ایک ہونیکا اقرار کرو اور خلوصِ دل سے اُسپر ایمان لاؤ تاکہ اس عذاب
سے نجات پاؤ اُن لوگوں نے قبول نکیا الیاسؑ نے فرمایا کہ اگر تم اپنا باطل اور گمراہی پر ہونا جاننا چاہتے ہو تو بتونکو حاضر کرو اور اُنکے پاس جاکر مینہ کے آنیکی دعا کرو اگر وہ تمہاری دعا
کو قبول کریں تو تم اپنے دین سے مت پھرو اور اگر میں دعا کروں اپنے خدا سے اور خدا میری دعا کو قبول کرے تو تم میری پیروی اختیار کرو سب نے اقرار کیا اور بتونکو آراستہ کرکے
مینہ برسنے کی دعا کی اور بارش کو بتوں سے طلب کیا دعا اُنکی قبول نہوئی الیاسؑ نے دعا کی اپنے خدا سے اور بارش یعنی بارانِ رحمت کو طلب کیا اُسیوقت دعا اُنکی قبول ہوئی اور مینہ
آیا لیکن وہ لوگ اپنے عہد سے پھر گئے اور اُنہوں نے زیادہ انکار کیا **فَكَذَّبُوهُ** پس جھٹلایا اُنہوں نے اُس الیاس کو اور خدا تعالی نے اُسکو وحی کی کہ تو اس قوم میں سے کہیں کو چلا جا
فَإِنَّهُمْ پس تحقیق کہ وہ لوگ **لَمُحْضَرُونَ** البتہ حاضر کئے گئے عذاب کے ہیں کہ وہ عذاب میں گرفتار ہونگے **إِلَّا عِبَادَ اللَّهِ الْمُخْلَصِينَ** مگر بندے خدا کے کہ
خالص کئے گئے ہیں کفر اور شرک سے وہ عذاب سے محفوظ رہینگے حضرت الیاسؑ بموجب حکم خدا وہاں سے چلے گئے اور حکم پہنچا کہ فلاں روز فلاں مقام میں جا اور جو کچھ تجھکو سواری
کو نظر آئے اُسپر سوار ہو الیاس اُس روز اُس مقام پر گئے اور ایک صورت شیر کی یا گھوڑے کی یا اونٹ کی اُنکے آگے آئی اُسپر سوار ہو کر چلے اور الیسع کو اپنا خلیفہ کیا اور حقتعالی نے

حضرت الیاسؑ کی دعا سے قحط کا پڑنا

الیسع کا جانشین ہونا

نے انکے پر اور بازو پیدا کیے اور خواہش کھانے اور پینے کی اُنسے اُٹھالی ملائکہ کے ہمراہ وہ پرواز کرنے لگے اور وہ متعین جنگلوں پر ہیں جیسے کہ خضر دریاؤں پر اور بعضے کہتے ہیں کہ
خضر جنگلوں پر موکل ہیں اور الیاس دریاؤں پر اور خضر اور الیاس دونوں حج کے موسم میں عرفات میں ملاقات کرتے ہیں آپس میں اور ماہ رمضان میں بیت المقدس میں دونوں باہم ہو کر روزہ
افطار کرتے ہیں اور ایک جماعت نیک آدمیوں کی اُنکو دیکھتی ہے اور سعید بن جبیر سے روایت کی ہے کہ ایک مرد صالح نے بیان کیا کہ میں ایک دن کو جاتا تھا درمیان روز کے کہ
اُسوقت آفتاب نہایت گرم تھا ایک مرد کو مینے دیکھا کہ صحرا میں کھڑا ہے مینے پوچھا کہ تو کون ہے کچھ جواب نہ دیا دوسری بار مینے پوچھا کچھ نہ کہا تیسری مرتبہ جو مینے پوچھا تو
کہا کہ میرا نام الیاس ہے جسوقت مینے الیاس کا نام سُنا تو ایک خوف مجھ پر غالب ہوا اور میں لرزنے لگا اس مرتبہ کہ اپنے تئیں ضبط نہ کر سکا اور اُس سے مینے کہا کہ دعا کر کہ میرا خوف دُور ہو جائے اُسنے
دُعا کی میں اپنی اصلی حالت پر آگیا اور وقت دُعا کرنے کے مینے سُنا کہ اُسنے آٹھ نام خداتعالیٰ کے اپنی زبان پر جاری کیے یا رحیم یا حنان یا منان یا حی یا قیوم اور تین نام سُریانی تھے اور بعد
اُسکے ہاتھ میرے شانہ پر رکھا اس طرح سے کہ خنکی اور راحت مجھکو پہنچی اور اُس سے مینے پوچھا کہ وحی تجھکو آتی ہے کہا کہ جب سے کہ خداتعالیٰ نے پیغمبر آخر الزماں کو بھیجا ہے وحی مجھ سے
منقطع ہو گئی ہے مینے پوچھا کہ ابکے پیغمبر زندہ ہیں فرمایا کہ چار دو تو آسمان پر ہیں ادریس اور عیسیٰ اور دو زمین پر ہیں خضر اور میں پھر مینے پوچھا کہ خضر کہاں ہے کہا کہ دریا کے جزیروں میں
مینے پوچھا کہ تو اسکو دیکھتا ہے کہا کہ ہاں موسم حج میں دیکھتا ہوں اور اُس زمانے میں درمیان مروان اور اہل شام کے لڑائی ہو رہی تھی مینے پوچھا کہ تو حق میں مروان کے کیا کہتا ہے
کہا وہ ظالم ہے حد سے گزرنیوالا جو لوگ کہ اُسکے ہمراہ ہیں قاتل اور مقتول وہ تو دوزخی ہیں مینے کہا کہ میں بھی اُس جماعت میں تھا لیکن میں کسی سے لڑا نہیں ہوں اور اب
مینے توبہ کی ہے تو میری توبہ قبول ہے فرمایا کہ ہاں لیکن پھر اسکے ایسے معرکہ میں داخل نہونا اور درمیان اس کلام کے دو روٹیاں کسی نے میرے روبرو رکھیں کہ وہ دودھ سے
زیادہ شیریں اور برف سے زیادہ سفید تھیں اور مجھکو فرمایا کہ یہ روٹی کھا مینے ڈیڑھ روٹی اُنمیں سے کھائی اور آدھی روٹی میرے آگے سے اُٹھالی نہیں معلوم کہ کسنے وہ روٹی رکھی
تھی اور کسنے اُٹھالی اور ایک اونٹ اُس صحرا میں چرتا تھا الیاس کے پاس آیا اور وہ خود بغیر کسی کے بٹھلانے کے بیٹھ گیا الیاس اُسپر سوار ہوا مینے کہا کہ میں بھی تیرے ہمراہ چلوں کہا کہ
نہیں مینے کہا کہ میں مجرد ہوں اور زن و فرزند کچھ نہیں رکھتا فرمایا کہ جا اور نکاح کسی عورت سے کر مینے پوچھا کہ تجھکو میں کہاں دیکھوں فرمایا کہ جس جگہ کہ اتفاق ہوا اور آنکھ سے میرے پوشیدہ ہو گیا
اور پھر اُسکو کبھی مینے نہ دیکھا القصہ جسوقت الیاس اپنی قوم میں سے باہر آئے تو حقتعالیٰ نے ایک دشمن زبردست کو اُس بادشاہ پر غالب کیا یہانتک کہ اُسنے اُس بادشاہ اور اُسکی
جورو کو قتل کر کے اُس باغ میں ڈالدیا اور درندوں نے جمع ہو کر اُنکو کھایا اور ہڈیاں اُنکی باقی چھوڑ دیں اور بعد اُسکے الیسع درمیان بنی اسرائیل کے آئے اور اُنکو طرف حق کے بلایا
بعضے ایمان لائے اور وہ احکام خداتعالیٰ کے لوگوں کو پہنچایا کرتے تھے کہ اجل انکی آگئی وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ اور باقی چھوڑا ہمنے اوپر اُسکے فِي الْآخِرِينَ درمیان
پچھلے لوگوں کے تعریف اور درود کو کہ وہ کہتے ہیں کہ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ سلام اوپر الیاس کے کہ آخر زمانہ کے لوگ اُسپر سلام پہنچاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ الیاسین
الیاس کا نام ہے جیسے کہ سینین سینا کا نام ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ جمع ہے الیاس کی اور مراد اس سے الیاس اور اُنکی پیروی کرنیوالے ہیں لیکن اس صورت میں مناسب یہ تھا کہ وہ
معترف بلام ہوتا اور ابن عامر اور نافع اور روایت یعقوب سے آل یٰسین پڑھا ہے اور باقیوں نے الیاسین اور آل یٰسین کی قرأت کے موافق بعضے کہتے ہیں کہ یٰسین الیاس
کے باپ کا نام ہے تاکہ مناسب ہووے ما بعد کے اور تمام قصہ کے نظم کو اور اہلبیت علیہم السلام کے مذہب میں یہ ہے کہ یٰسین رسولخدا کا نام ہے اور آل یٰسین سے مراد آل محمدؐ ہے
کہ وہ ائمہ علیہم السلام ہیں چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے باپ سے اور انکے باپ نے اپنے باپ سے یہانتک کہ حضرت علیؑ سے روایت کی ہے فرمایا کہ اس آیت میں یٰسین محمدؐ کا نام ہے اور ہم
آل یٰسین ہیں اور اہلسنت کی روایتوں سے بھی معلوم ہوتا ہے کہ آل یٰسین آل محمدؐ ہے چنانچہ سُفیان ثوری نے روایت کی ہے منصور سے اور اُسنے مجاہد سے کہ عبداللہ بن عباس نے فرمایا ہے
کہ لغت سُریانی میں یٰسین انسان کو کہتے ہیں اور مراد انسان سے حضرت رسولخدا صلعم ہیں اور آل یٰسین اہلبیت ہیں اُنکی اور سدی کہ اہلسنت کے راویوں میں سے ہے اُسنے روایت کی ہے کہ مراد
اس سے محمدؐ اور آل محمدؐ ہیں اور مسیب بن نافع نے روایت کی ہے کہ امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ شاہ اولیا علی مرتضیٰ سے سوال کیا گیا تھا اس آیت کے معنی سے فرمایا کہ یٰسین محمدؐ ہے
اور ہم آل یٰسین ہیں إِنَّا كَذَٰلِكَ تحقیق کہ ہم ایسے ہی یعنی جیسے کہ اعمال نیک کی جزا میں الیاس کا نام ہمنے بلند کیا ہے ایسے ہی نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ جزا دیتے ہیں
نیکی کرنیوالوں کو اور مرتبہ انکا بلند کرتے ہیں إِنَّهُ تحقیق کہ وہ الیاس مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِينَ بندوں ہمارے ایمان لانیوالوں میں سے ہے اور اب حضرت لوطؑ کا
قصہ بیان کرتا ہے وَإِنَّ لُوطًا اور تحقیق کہ لوط بن ہاران برادر زادہ ابراہیم لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ البتہ رسولوں میں سے ہے إِذْ نَجَّيْنَاهُ یاد کر تو اے محمد صلعم
جسوقت کہ نجات دی ہمنے اُسکو وَأَهْلَهُ اور لوگوں اُسکے کو جو کہ ایمان لائے تھے أَجْمَعِينَ سب یعنی نجات دی ہمنے سب کو إِلَّا عَجُوزًا مگر ایک بڑھیا کو کہ وہ

قصہ حضرت لوط

زوجہ لوط کی تھی وہ ایمان میں اس نے لوط کی پیروی نہ کی تھی اور وہ اپنے کفر کی جہت سے پیچھے رہ گئی تھی **فِي الْغَابِرِينَ** درمیان باقی رہنے والوں عذاب کے
ثُمَّ دَمَّرْنَا الْآخَرِينَ پھر ہلاک کیا ہم نے اوروں کو یعنی انکی قوم میں سے جو کہ کافر اور بدکار تھے **وَإِنَّكُمْ** اور تحقیق کہ تم اے قریش **لَتَمُرُّونَ** البتہ گزرتے ہو **عَلَيْهِمْ**
اوپر انکے جس وقت واسطے تجارت کے شام کو جاتے ہو **مُصْبِحِينَ** جس وقت کہ صبح کرنیوالے ہو **وَبِاللَّيْلِ** اور بیچ اسکے یعنی رات اور دن انکے شہر ویران پر گزرتے ہو
اور انکو خراب پڑے ہوئے تم دیکھتے ہو **أَفَلَا تَعْقِلُونَ** کیا پس نہیں سمجھتے ہو تم اور عقل کو کام نہیں فرماتے ہو اور اب حضرت یونس کا حال بیان کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ ع ۵

وَإِنَّ يُونُسَ اور تحقیق یونس بن متی **لَمِنَ الْمُرْسَلِينَ** البتہ رسولوں میں سے ہے کہ اسکو نینوا کے لوگوں پر ہم نے پیغمبر کر کے بھیجا تھا اور جس وقت اسکی قوم نے
اسکو جھٹلایا اور ایمان نہ لائی اور عذاب کے آنے میں جو دیر ہوئی تو اس شہر سے طرف دریا کے وہ روانہ ہوئے چنانچہ ذکر اسکا مفصل سورۂ یونس میں گزر گیا ہے اللہ تعالی اپنے حبیب سے
فرماتا ہے کہ یاد کر تو اے محمد صلعم **إِذْ أَبَقَ** جس وقت کہ بھاگا وہ یونس قوم اپنی سے اور پناہ لایا **إِلَى الْفُلْكِ** طرف کشتی کے **الْمَشْحُونِ** کہ بھری ہوئی تھی آدمیوں سے اور
اسباب سے اور اباق اصل میں غلام کے آقا سے بھاگنے کو کہتے ہیں اور حضرت یونس بدوں اذن پروردگار کے جو اپنی قوم سے بھاگ گئے تھے اسواسطے ابق کا لفظ فرمایا اور یہ نہایت حسن ہے
القصہ یونس کشتی میں سوار ہوئے اور کشتی جس وقت دریا کے اندر گہرے پانی میں پہنچی تو کھڑی ہو گئی ملاحوں نے کہا کہ کوئی غلام بھاگا ہوا اس کشتی میں ہے اسواسطے یہ کشتی جاری نہیں ہوتی
اور عادت اس زمانہ کے لوگوں کی یہ تھی کہ جس وقت کشتی چلنے سے بند ہو جاتی تھی تو غلام بھاگے ہوئے کو دریا میں ڈال دیتے تھے تاکہ کشتی جاری ہو حضرت یونس نے کہا کہ غلام
بھاگا ہوا میں ہوں لوگوں نے کہا کہ تو غلام بھاگا ہوا ہرگز نہیں ہے اسواسطے کہ علامت آزادی کی اور نیک ہونے کی تیرے چہرہ سے ظاہر ہے یونس نے بہت مبالغہ کیا اور کہا کہ غلام
بھاگا ہوا میں ہی ہوں اور میں اپنے تئیں خوب پہچانتا ہوں جس وقت یونس نے اپنے قول میں بہت مبالغہ کیا اور ان لوگوں نے انکار کیا کہ تو غلام نہیں تو رائے سب کی اس پر متفق
ہوئی کہ قرعہ ڈالنا چاہیے جسکا نام قرعہ میں نکلے اسکو دریا میں ڈالو **فَسَاهَمَ** پس قرعہ ڈالا ان کشتی والوں نے تین مرتبہ اور بعضی روایتوں میں ہے کہ چالیس مرتبہ قرعہ ڈالا
اور جس وقت قرعہ ڈالتے تھے تو یونس ہی کا نام نکلتا تھا چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ **فَكَانَ مِنَ الْمُدْحَضِينَ** پس ہو گیا وہ یونس قرعہ میں نام نکلنے والوں میں سے کشتی والوں نے
چاہا کہ اسکو دریا میں ڈالیں حقتعالی نے مچھلی کو حکم کیا کہ یونس نے ایک بہتر امر کو ترک کیا ہے کہ بدوں ہمارے اذن کے اپنی قوم میں سے چلا آیا ہے ہم چاہتے ہیں کہ چند روز اسکو تیرے شکم میں بند
کریں تجھکو چاہیے کہ اسکی نگہبانی اچھی طرح کر ایسا نہ ہو کہ کوئی زخم اسکو پہنچے اور اسکے اعضا میں خلل آئے ہم نے تیرا کھانا اسکو نہیں بنایا ہے مچھلی نے جو یہ حکم سنا تو کشتی کے کنارہ پر آئی اور
منہ اپنا اس نے کھولا ملاح اسکو دوسری طرف لیگئے وہ مچھلی ادھر بھی منہ کھولی ہوئی آئی اور وہاں سے اور طرف کو لیگئے تو وہاں بھی وہ مچھلی منہ کھولی ہوئی آئی یونس نے جانا کہ اسمیں کچھ
حکمت ہے خدا پر توکل کر کے دریا میں گر پڑے **فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ** پس لقمہ کر گئی اسکو مچھلی **وَهُوَ مُلِيمٌ** اور وہ ملامت کرنیوالا اپنے نفس کا تھا بسبب ترک کرنے
امر اولی کے کہ بدوں اذن خدا کے اپنی قوم میں سے چلا آیا تھا اور وہ مچھلی یونس کو سطح سے محافظت کرتی تھی جیسے کہ ماں اپنے فرزند کو محافظت کرتی ہے اور حضرت یونس فکر خدا
کرتے تھے اور وہ مچھلی پانی سے منہ اپنا باہر نکالتی تھی اور پھر پانی میں لیجاتی تھی کہ یونس سانس لیتا رہے اسیطرح سے تین روز یا سات روز یا بیس روز اور مشہور یہ ہے کہ چالیس
روز وہ مچھلی کے پیٹ میں رہے اور مچھلی نے انکو سات دریا میں پھرایا تاکہ عجائب اور غرائب دریا کے دیکھیں اور جس وقت دریا کی تہ میں پہنچے اور دریا کے جانوروں کی تسبیح کی آواز سنی تو
اس وقت سے تسبیح خدا میں مشغول ہوئے چنانچہ فرماتا ہے کہ **فَلَوْلَا أَنَّهُ** پس اگر نہ ہوتا یہ امر کہ تحقیق وہ یونس **كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ** تھا تسبیح کرنیوالوں میں سے کہ
لا الہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین مچھلی کے پیٹ میں کہتا تھا یا تسبیح مطلق کرتا تھا یعنی اگر یونس مچھلی کے پیٹ میں تسبیح خدا کی کرنیوالا نہ ہوتا اور ذکر خدا کا نہ کرتا تو
لَلَبِثَ فِي بَطْنِهِ البتہ دیر کرتا درمیان پیٹ اس مچھلی کے **إِلَى يَوْمِ يُبْعَثُونَ** طرف اس دن کے کہ اٹھاتے جائینگے زندہ کر کے سب آدمی یعنی قیامت تک
مچھلی کے پیٹ میں تحلیل کر جاتا لیکن برکت سے تسبیح کے ہم نے اسکو نجات دی **فَنَبَذْنَاهُ** پس ڈالا ہم نے اسکو یعنی حکم کیا ہم نے مچھلی کو کہ یونس کو کنارہ پر ڈالدے **بِالْعَرَاءِ** اوپر
زمین کے کہ وہ میدان صاف ہو اور کوئی درخت وہاں نہ ہو **وَهُوَ سَقِيمٌ** اور وہ یونس بیمار تھا اس وقت یعنی نہایت ناتوان تھا اور کھال اسکی بوسیدہ اور سرخ ہو گئی
تھی **وَأَنْبَتْنَا عَلَيْهِ** اور اگایا ہم نے اوپر اسکے یعنی اسکے بدن کے اوپر **شَجَرَةً مِنْ يَقْطِينٍ** ایک درخت کو کدو کے کہ اسکے پتوں کے سایہ میں حرارت آفتاب سے اپنے
بدن کو محفوظ رکھتا تھا اور کہتے ہیں کہ تاثیر کدو کے درخت کی یہ ہے کہ مکھی اسکے پاس نہیں آتی اسواسطے خدا تعالی نے کدو کو اگایا کہ آفتاب سے اور مکھی سے دونوں سے محفوظ رہے اور کہتے ہیں کہ
کسی صحابی نے رسول خدا صلعم سے پوچھا کہ یا رسول خدا کیا سبب ہے کہ کدو کو بہت دوست رکھتے ہیں فرمایا اسواسطے کہ وہ درخت میرے برادر یونس کا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جس وقت یونس مچھلی کے

ذکر حضرت یونس

النصف

پیٹ سے باہر آئے تو مانند مرغ بے پر کے تھے کہ ہرگز وہ پرندہ رکھتا ہو اور زمین پر پڑے ہوئے تڑپتے تھے اور کانپتے تھے حقتعالیٰ نے پہاڑی بکری کو حکم کیا اُس نے جا کر اپنا دودھ انکو پلایا اور اُسکے دودھ سے انہوں نے پرورش پائی اور جسوقت کھال انکے بدن کی مضبوط ہو کر حالت اصلی پر پہنچی تو ایکروز کسی کام کیواسطے کہیں کو چلے گئے تھے جسوقت پھر آئے تو وہ درخت کدو کا خشک ہو گیا تھا اُسکو خشک دیکھ کر تنگدل ہوئے تو خدا تعالیٰ نے فرمایا کہ اے یونسؑ درخت کو خشک دیکھ کر تو تنگدل ہوتا ہے اور ایک لاکھ کئی ہزار آدمیوں کے ہلاک ہونے سے تیرا دل تنگ نہوا کہ تو نے عذاب کے واسطے درخواست کی تھی اور میں اگر ایک لاکھ آدمیوں کو بخشوں تمہارے نزدیک زیادہ دوست ہے اس سے کہ ایک آدمی کو عذاب کروں اور تو جلدی جا کہ تیری قوم کے آدمی ایمان لاتے ہیں اور تیری دیدار کے وہ آرزو رکھتے ہیں اور عذاب کو میں نے انسے دفع کر دیا ہے یونسؑ حکم سنکر اپنی قوم کیطرف روانہ ہوئے چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **وَاَرۡسَلۡنٰهُ** اور بھیجا ہم نے اُس یونسؑ کو دوسری بار **اِلٰی مِائَةِ اَلۡفٍ** طرف سو ہزار یعنی طرف ایک لاکھ آدمی کے **اَوۡ یَزِیۡدُوۡنَ** یا زیادہ تھے کہ ایک لاکھ بیس ہزار آدمی تھے یا ایک لاکھ تیس ہزار تھے یا ایک لاکھ ستر ہزار تھے اور کہتے ہیں کہ اسطرح کا کلمہ واسطے کثرت کے آتا ہے یعنی اُن لوگوں کی اسقدر کثرت تھی کہ جو کوئی انکو دیکھتا تو کہتا کہ ایک لاکھ ہیں یا زیادہ ہیں اور خدا تعالیٰ کو ہر چند اُن لوگوں کی گنتی کا علم تھا اور جانتا تھا کہ وہ کتنے ہیں اور تردد اور شبہ اُسکو انکی شمار میں ہرگز نہ تھا لیکن خدا تعالیٰ نے عربوں کے محاورہ کے موافق ایسا کلمہ فرمایا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام کی قرأت میں آو کا لفظ نہیں ہے بلکہ فقط واو ہے یعنی اور بھیجا ہم نے یونسؑ کو طرف ایک لاکھ کے اور زیادہ کے اور معنی اسکے بلا تردد ظاہر ہیں اور دوسری روایتمیں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مرد زیادہ سے تیس ہزار آدمی ہیں پس کل آدمی قوم یونسؑ کے ایک لاکھ تیس ہزار ہوئے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے حضرت یونسؑ کے حالمیں لکھا ہے کہ یونسؑ تین روز تک مچھلی کے پیٹ میں رہے اور ظلمات میں خدا کو پکارے یعنی اندھیرے ہیں کہ ایک اندھیرا تو مچھلی کے پیٹ کا تھا اور ایک اندھیرا رات کا اور ایک اندھیرا دریا کا تھا انہیں خدا کو پکارے اسطرح سے کہ لا الٰہ الا انت سبحانک انی کنت من الظالمین پس خدا تعالیٰ نے انکی دعا کو قبول کیا اور مچھلی نے انکو کنارہ پر ڈالدیا اور خدا تعالیٰ نے درخت کدو کا انکے اوپر اگایا اُسکو وہ چوستے تھے اور اُسکے سایہ میں رہتے تھے اور بال انکے گر گئے تھے اور جلد بہت باریک ہو گئی تھی اور یونسؑ رات اور دن ذکر خدا کرتے تھے پس جسوقت انہیں قوت آئی تو خدا تعالیٰ نے ایک کیڑے کو بھیجا اُس نے اُس کدو کی جڑ کو کھالیا وہ خشک ہو گیا یہ امر یونسؑ کو بہت شاق ہوا اور اُسکا نہایت رنج کیا اللہ تعالیٰ نے وحی بھیجی کہ اے یونسؑ تو کسواسطے رنج کرتا ہے کہا کہ اے پروردگار میرے یہ درخت کہ جو مجھکو نفع بخشتا تھا تو نے ایک کیڑا بھیجکر اُسکو خشک کر دیا کہ وہ اُسکی جڑ کو کھا گیا ہے فرمایا کہ اے یونسؑ تو درخت کیواسطے رنج کرتا ہے کہ تو نے اُسکو نہ بویا تھا اور نہ تو نے اُسکو پانی دیا تھا اور نہ رنج کیا تو نے نینوا کے آدمیوں پر کہ ایک لاکھ سے زیادہ تھے اور ارادہ کیا تو نے کہ اُن پر عذاب نازل ہو اور اب وہ ایمان لائے ہیں اور ڈرے ہیں تو انکے پاس چل یونسؑ یہ حکم سنکر اپنی قوم کیطرف روانہ ہوئے پس جسوقت انکے شہر نینوا کے قریب پہنچے تو شہر میں داخل ہونے سے انکو حیا اور شرم آئی ایک چرواہا انکو ملا اُس سے کہا کہ تو شہر میں جا اور وہاں کے لوگوں سے جا کر کہہ کہ یونسؑ آئے ہیں اُس چرواہے نے کہا کہ تو جھوٹ کہتا ہے اور جھوٹ بولنے سے تو شرم نہیں کرتا ہے یونسؑ تو دریا میں غرق ہو گیا ہے حضرت یونسؑ نے دعا کی کہ خداوندا اس گوسفند کو گویا کر دے کہ یہ میری گواہی دیوے اور کہے کہ یونسؑ یہی ہے دعا انکی قبول ہوئی اور اُس گوسفند نے گویا ہو کر چرواہے کے روبرو بزبان فصیح کہا کہ یونسؑ یہی ہے وہ چرواہا گوسفند سے سنکر شہر نینوا میں گیا اور یونسؑ کی قوم کو خبر کی وہ لوگ آئے اور اُسکو گرفتار کیا اور ارادہ کیا کہ اُسکو ماریں اس گمان سے کہ جھوٹ کہتا ہے یونسؑ کہاں ہیں یونسؑ تو غرق ہو گیا ہے اُس چرواہے نے کہا کہ میں اپنے قول کا گواہ رکھتا ہوں ان لوگوں نے کہا کہ کون ہے تیرا گواہ کہا کہ یہ گوسفند میری گواہ ہے گوسفند نے گواہی دی کہ سچ کہتا ہے اور یونسؑ کو خدا تعالیٰ نے پھر بھیجا ہے وہ لوگ باہر نکلے اور یونسؑ کو لاتے **فَاٰمَنُوۡا** اپس ایمان لائے وہ آدمی باشندے نینوا کے اُسکے ہاتھ پر انہوں نے ایمان کو پھر نیا کیا **فَمَتَّعۡنٰهُمۡ** پس فائدہ دیا ہم نے انکو نعمتوں اور لذتوں اور مالوں دنیا کا **اِلٰی حِیۡنٍ** طرف ایک وقت کے یعنی موت کے وقت تک انکو ہم نے فائدہ دیا اور اب پھر مشرکوں کو تنبیہ کرتا ہے اور انکے اعتقاد کیطرف اشارہ کرتا ہے کہ وہ ملائکہ کو خدا تعالیٰ کی بیٹیاں کہتے تھے چنانچہ فرماتا ہے کہ اے محمد صلعم **فَاسۡتَفۡتِهِمۡ** پس حکم طلب کر تو ان سے یعنی پوچھ تو انسے بنی خزاعہ اور بنی ملیح اور بنی جہینہ سے کہ وہ ملائکہ کو دختران خدا کہتے ہیں اور انکو ملامت کر کے سوال کر کہ **اَلِرَبِّکَ الۡبَنَاتُ** کیا واسطے پروردگار تیرے کے اے محمد صلعم بیٹیاں ہیں **وَلَهُمُ الۡبَنُوۡنَ** اور واسطے انکے پسر ہیں یعنی انسے پوچھ کہ کیا واسطے خدا کے تو بیٹیاں ہیں جو کہ گھٹی چیز ہیں اور تم انسے بہت عار اور ننگ رکھتے ہو یہانتک کہ زندہ درگور انکو کرتے ہو اور پسر جو کہ اچھی چیز ہے وہ تم نے اپنے واسطے مقرر کئے ہیں کیا وہ **اَمۡ خَلَقۡنَا الۡمَلٰٓئِکَةَ** پیدا کیا ہم نے فرشتوں کو **اِنَاثًا** عورتیں **وَّهُمۡ شٰهِدُوۡنَ** اور وہ حاضر ہو رہے تھے پیدا کرنے کے وقت ہو سکے یہ حال بدون دیکھنے کے اپنی آنکھ سے معلوم نہیں ہو سکتا کہ جسمیں تحقیق کیا جاتا ہے اور جسوقت کہ وہ وقت پیدا کرنے ملائکہ کے حاضر نہ تھے تو کیونکر وہ انکی عورتیں ہونیکا حکم کرتے ہیں **اَلَاۤ اِنَّهُمۡ** خبردار ہو تحقیق وہ کفار **مِّنۡ اِفۡکِهِمۡ** دروغ اور افترا اپنے سے **لَیَقُوۡلُوۡنَ** البتہ کہتے ہیں کہ **وَلَدَ اللّٰهُ** بچہ لایا ہے خدا یعنی خدا کے بچے پیدا ہوئے

ایمان لانا قوم یونسؑ کا اور دور ہونا عذاب کا بسبب حضرت یونسؑ ان کی نجات

ہیں اسواسطے کہ وہ ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں **وَاِنَّهُمْ** اور تحقیق کہ وہ کفار اس قول میں اپنے کہ ملائکہ خدا تعالیٰ کی بیٹیاں ہیں **لَكٰذِبُوْنَ** البتہ دروغ گو ہیں
اَصْطَفَى الْبَنَاتِ اسکے اول میں ہمزہ استفہام کا ہے اور اُس کے آنیسے ہمزہ وصل ساقط ہوگیا ہے اور معنی اس کے یہ ہیں کہ برگزیدہ کیا ہے خدا نے بیٹیوں کو کہ جنکو تم مکروہ
جانتے ہو **عَلَى الْبَنِيْنَ** اوپر بیٹوں کے کہ باعث تمہارے فخر اور ناز کا ہے یعنی تم باوجود عاجز اور ناقص ہونیکے پست اور ہلکی چیز کو تو اختیار کرتے نہیں ہو اور جو شخص کہ سب طرح
قدرت رکھتا ہے اور مالک اور حاکم ہر شئے کا ہے وہ پست اور ناقص چیز کو کیوں اختیار کرے **مَا لَكُمْ** کیا ہے واسطے تمہارے **كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ** کیونکر حکم کرتے ہو تم واسطے خدا کے کہ خلاف
عقل اسکے واسطے تجویز کرتے ہو **اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ** کیا پس نہیں نصیحت پکڑتے ہو تم اور نہیں سمجھتے ہو تم کہ ذات پروردگار کی جورو اور فرزند سے پاک ہے اسواسطے کہ فرزند چاہئے کہ مشابہ باپ کے
ہو اور حقتعالیٰ اپنا کوئی مشابہ اور مانند نہیں رکھتا ہے پس فرزند اسکے کیونکر ہوگا **اَمْ لَكُمْ** کیا واسطے تمہارے اس امر میں **سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ** کوئی دلیل ظاہر اور کوئی حجت ہے
کہ وہ نازل ہوتی ہے تمہارے اس مقصود پر دلالت کرنیوالی **فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ** پس لاؤ تم کتاب اپنی کو جو کہ اس مقدمہ میں آسمان سے نازل ہوتی ہے اور اُس میں لکھا ہے کہ ملائکہ خدا تعالیٰ
کی بیٹیاں ہیں **اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ** اگر ہو تم راست گو اس دعوے میں اور کہتے ہیں کہ بعضے کفار عرب مثل بنی خزاعہ کے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے اشراف جن کی عورتوں سے صحبت کی ہے
اُس سے ملائکہ پیدا ہوئے ہیں اور مجوس کا یہ اعتقاد ہے کہ خدا تعالیٰ اور شیطان دو بھائی ہیں اور خدا پیدا کرنیوالا نور کا اور خیر کا اور فائدہ بخشنے والا حیوان کا ہے اور شیطان پیدا کرنیوالا تاریکی اور بدی
اور ضرر کرنیوالا حیوان کا ہے خدا تعالیٰ انکے مقدمہ میں فرماتا ہے کہ **وَجَعَلُوْا** اور مقرر کیا اُن کفار سیاہ دلوں نے **بَيْنَهٗ** درمیان اُس حقتعالیٰ کے **وَبَيْنَ الْجِنَّةِ** اور
درمیان جنوں کے کہ شیطان بھی انہیں میں سے ہے **نَسَبًا** ناتا اور رشتہ **وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ** اور البتہ تحقیق جانتے ہیں جن اور پری **اِنَّهُمْ** تحقیق کہ وہ مشرکین کہنے والے
ایسے کلموں کفر کے **لَمُحْضَرُوْنَ** البتہ حاضر کئے گئے دوزخ کے ہیں **سُبْحٰنَ اللّٰهِ** پاک ہے خدا **عَمَّا يَصِفُوْنَ** اُس چیز سے کہ وصف بیان کرتے ہیں وہ کفار کہ
رشتہ اور ناتا طرف خدا کے منسوب کرتے ہیں اور سب کفار ایسی ایسی باتیں کرکے خدائے پاک کے حق میں کہتے ہیں **اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ** مگر بندے خدا کے جو کہ خالص
اور پاک کئے گئے ہیں ایسی باتوں نالائق اور کفر اور شرک سے اور جو کلمے کہ مناسب اور سزاوار ذات پاک حقتعالیٰ کے ہیں وہ اپنی زبان سے نکالتے ہیں اور اب خدا تعالیٰ تمام مشرکین کو مخاطب
کرتا ہے کہ **فَاِنَّكُمْ** پس تحقیق تم اے کافرو **وَمَا تَعْبُدُوْنَ** اور وہ چیز کہ پرستش کرتے ہو تم اُسکی **مَاۤ اَنْتُمْ** نہیں ہو تم **عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ** اوپر اُس خدا کے
فساد کرنیوالے اُسکے بندوں کو بہکا کر اور گمراہ کرکے **اِلَّا مَنْ هُوَ** مگر اُس شخص کو کہ وہ **صَالِ الْجَحِيْمِ** داخل ہونیوالا آگ جلانیوالے کا ہے یعنی تم اور تمہارے معبود
خدا پر غالب ہوکر اُسکے بندوں کو گمراہ نہیں کر سکتے ہو مگر اُن لوگوں کو کہ علم الٰہی متعلق ہوا ہے اس طور سے کہ وہ لوگ کافر اور مرتد ہوکر مریں اور دوزخ میں جائیں اور اب خدا تعالیٰ اُن
لوگوں کے رد کرنیکے واسطے جو کہ ملائکہ کو پرستش کرتے تھے جبرئیل کو حکم کرتا ہے کہ میرے حبیب محمد صلعم سے جا کر بیان کر کہ ہم سب فرشتے بندے ہیں خدا کے اور کہو تو کہ **وَمَا مِنَّا**
اور نہیں ہے ہم میں سے کوئی **اِلَّا لَهٗ** مگر کہ واسطے اُس کے ہے عبادت کرنیکے تئیں **مَقَامٌ مَّعْلُوْمٌ** ایک جگہہ معلوم اور مقرر یعنی بقدر مرتبہ کے ہر فرشتہ کیواسطے
ایک مقام ہے عبادت کرنیکے واسطے کہ اس مقام سے آگے نہیں بڑھ سکتا ہے کہ بعضے تو ایسے ہیں کہ ہمیشہ کھڑے ہی رہتے ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ ہمیشہ رکوع میں ہیں اور بعضے ہمیشہ
سجدہ میں ہیں اور اپنی اپنی اس حالت سے دوسری حالت میں مشغول نہیں ہو سکتے ہیں پس جبوقت کہ ہمارا ایسا حال ہے تو ہم کیونکر سزاوار پرستش کے اور پروردگار ہونیکے ہو سکتے ہیں
کہ کوئی ہمکو معبود اپنا مقرر کرے اور مخلوق برابر خالق کے کیونکر ہو سکتا ہے **وَاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ** اور تحقیق ہم البتہ صف باندھنے والے ہیں طاعت اور عبادت
کے مقام میں اور صف باندھنے والے ہیں اپنے پروردگار کے واسطے عاجزی کرنیکے اور اگر معاذ اللہ کسی طرح کی سستی اور غفلت ہمیں واقع ہو تو باعث غضب خدا ہوا اور ہمیشہ کے عذاب میں
ہم گرفتار ہوں **وَاِنَّا لَنَحْنُ الْمُسَبِّحُوْنَ** اور تحقیق ہم البتہ تسبیح کرنیوالے ہیں اور پاکی بیان کرنیوالے خدا کے ہیں سب عیبوں سے اور اُن امور سے جو کہ لائق اُسکی ذات
پاک کے نہیں ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے پیغمبر خدا اور مومنین ہیں اور یہ کلام اُنہیں کا ہے یعنی ہر ایک ہم میں سے بہشت میں مقام معلوم رکھیگا بقدر اعمال کے اور آج
ہم صف باندھنے والے اور خدا کو پاکیزگی سے بیان کرنیوالے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت حق میں آئمہ معصومین علیہم السلام کے ہے اور کہتے ہیں کہ کفار مکہ
جناب محمد صلعم کے پیغمبر ہونیسے پہلے کہتے تھے کہ اگر کوئی کتاب آسمان سے نازل ہو تو ہم کفر کو ترک کرکے ایمان اختیار کریں اور جسوقت قرآن نازل ہوا کہ وہ سب کتابوں سے زیادہ
بزرگ ہے تو اُس پر ایمان نہ لائے اور اپنے کفر پر قائم رہے حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ **وَاِنْ كَانُوْا** اور تحقیق کہ تھے وہ کفار قریش پہلے پیغمبر ہونے محمد صلعم سے **لَيَقُوْلُوْنَ**
لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا البتہ کہتے تھے کہ اگر تحقیق ہوتی نزدیک ہمارے کوئی کتاب **مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ** پہلے لوگوں کی کتابوں کی جنس سے یعنی اگر ہمپر کوئی کتاب

نازل ہوتی جیسے کہ پہلے لوگوں پر نازل ہوئی ہے تو لَكُنَّا البتہ ہوتے ہم عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ بندے خدا کے خالص اور پاک کئے گئے شرک سے اور بہ نیت خالص خدا کی عبادت کرتے اور جس وقت قرآن نازل ہوا تو فَكَفَرُوْا بِهٖ پس کفر کیا انھوں نے ساتھ اُس کے فَسَوْفَ يَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جان لینگے انجام کو کفر اور شرک کے کہ دنیا میں تو خوار اور ذلیل ہوں اور مسلمانوں سے مغلوب ہوں اور آخرت میں دوزخ میں جلیں اور فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا اور البتہ تحقیق پہلے گزر گئی ہے بات ہماری لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ واسطے بندوں ہمارے رسولوں کے لوح محفوظ میں کہ جسمیں ہم لکھ چکے ہیں اسطرح سے کہ اِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُوْرُوْنَ تحقیق کہ وہ رسول ہیں جو پہلے البتہ وہی نصرت دئے گئے اور مدد کئے گئے ہیں وَاِنَّ جُنْدَنَا اور تحقیق کہ لشکر ہمارا کہ وہ فرمانبرداری کرنیوالے انبیا کے ہیں لَهُمُ الْغٰلِبُوْنَ البتہ وہی غالب ہونیوالے ہیں کفار پر دنیا میں تو دلیلوں اور لڑائیمیں غالب ہیں اور آخرت میں مرتبہ کی فضیلت میں اور بلند ہونے شان میں اور منقول ہے کہ کوئی پیغمبر لڑائی میں مغلوب نہیں ہوا اور نہ کوئی قتل ہوا ہے بلکہ حیلہ اور مکر سے قتل ہوا ہے سوائے لڑائی کے اور اس صورت میں بھی بعد ایک مدت انکی غالب ہوتی ہے اور اُمت کا غلبہ بعینہ پیغمبر کا غلبہ ہے اور باوجود واضح ہونے دلیلوں کے جو یہ کفار ایمان نہیں لاتے ہیں اے محمد صلعم تو فَتَوَلَّ عَنْهُمْ پس منہ پھیرلے تو اُنسے حَتّٰى حِيْنٍ ایک وقت تک کہ وہ وقت لڑائی کا ہے یعنی جبتک کہ ہم اُنسے لڑنیکا حکم نہ دیں اُس وقت تک تو اُنسے سرکار مت رکھ اور وہ وقت روز جنگ بدر ہے یا روز جنگ فتح مکہ اور ابن عباس کہتے ہیں کہ مراد اُس سے وقت موت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ روز قیامت مراد ہے غرض یہ ہے کہ تو انکو مہلت دے اور منہ انسے پھیرے وَّاَبْصِرْهُمْ اور دیکھ تو انکو کہ انکا کیا حال ہوتا ہے کہ قتل اور اسیر ہوں دنیا میں اور آخرت میں عذاب میں گرفتار ہوں فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ پس قریب ہے کہ دیکھیں گے وہ تیری فتح اور نصرت کو اے محمد صلعم دنیا میں اور تیرے مرتبہ کی بلندی آخرت میں اور جس وقت کفار نے سنا فسوف یبصرون تو کہنے لگے کہ جو کچھ کہ محمد کہتا ہے وہ کب ہوگا اور کس زمانہ میں اس کے ہونیکا وعدہ کرتا ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ اَفَبِعَذَابِنَا يَسْتَعْجِلُوْنَ پس کیا ساتھ عذاب ہمارے کے جلدی کرتے ہیں وہ کفار فَاِذَا نَزَلَ پس جس وقت کہ نازل ہووے عذاب بِسَاحَتِهِمْ بیچ انگنائی انکی کے یعنی اگر عذاب اُنکے گھروں میں نازل ہو تو فَسَاۤءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِيْنَ پس بُری ہو جائے صبح ڈرائی گئی لوگوں کی اور کہتے ہیں کہ درمیان عرب کے قتل و غارت کی کثرت رہتی تھی اور جو کوئی قوم کہ دوسری قوم کے قتل اور غارت کا ارادہ رکھتی تھی تو وہ رات کو اپنی بستی سے روانہ ہوتی تھی اور صبح کے وقت کہ وقت خواب شیرین کا ہے اُس قوم کی بستی کے گرد پہنچتی تھی اور انکو غافل پاکر قتل اور غارت کرتی تھی اور اکثر جو قتل اور غارت صبح کو واقع ہوتا تھا اسواسطے اُنھوں نے غارت کا نام صباح رکھا اور صبح کے سوا جو کسی اور وقت میں اتفاق قتل اور غارت کا ہوتا تو اُسکو بھی صباح ہی کہتے تھے اسواسطے خدا تعالیٰ نے بھی قتل اور غارت کو موافق اُنکے محاورہ کے صباح فرمایا اور خدا تعالیٰ واسطے تاکید کے مکرر فرماتا ہے کہ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ اور منہ پھیرلے تو اُنسے اے محمد صلعم حَتّٰى حِيْنٍ ایک وقت تک کہ وہ وقت روز جنگ بدر ہے اور یا روز مرگ اور عذاب کے دیکھنے کا روز ہے وَّاَبْصِرْ اور دیکھ تو اے محمد صلعم عذاب کو جو کہ اُنپر نازل ہوگا فَسَوْفَ يُبْصِرُوْنَ پس قریب ہے کہ دیکھینگے وہ اُس عذاب کو اور اپنے مغلوب ہونیکو اور تیرے غالب ہونیکو اب خدا تعالیٰ اپنی پاکیزگی بیان کرتا ہے اُن امور سے کہ جو کفار خدا تعالیٰ کی طرف منسوب کرتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ سُبْحٰنَ رَبِّكَ پاک ہے پروردگار تیرا کہ رَبِّ الْعِزَّةِ پروردگار قوت اور غلبہ کا ہے عَمَّا يَصِفُوْنَ اس چیز سے کہ وصف بیان کرتے ہیں مشرکین کہ اُسکے زن و فرزند مقرر کرتے ہیں اور اپنی ذات کی پاکیزگی بیان کرنیکے بعد انبیا پر سلام بھیجتا ہے اسطرح سے کہ وَسَلٰمٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَ اور سلام اوپر پیغمبروں کے کہ لوگوں کو پیغام پہنچانیوالے ہیں اور اُمت کو ہاتھ سے آزار کھینچنے والے ہیں وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ اور سب تعریفیں واسطے خدا کے ہیں کہ پروردگار عالموں کا ہے اور یہ تعلیم ہے خدا تعالیٰ کی بندوں کو کہ چاہئے کہ بندے اسطرح سے سلام کریں انبیا کو اور تعریف اور حمد کریں خدا کی اُسکی نعمتوں کی عوض میں اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی چاہتا ہے کہ اُسکے ثواب کو پیمائش کریں پیمانہ پورے اور کامل سے تو چاہئے کہ آخر کلام اُسکا ہر مجلس میں سبحان ربک رب العزۃ الخ ہو یعنی جس وقت کہ کسی مجلس سے اُٹھے تو ان آیتوں کو پڑھے وقت اُٹھنے کے

سورۃ صٓ یہ سورہ مکی ہے اور سی اٹھاسی آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقرؑ نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر شب جمعہ کو سورہ صٓ پڑھے تو اُسکو اسقدر ثواب دنیا اور آخرت کا دیویں کہ کسیکو نہ دیا ہو سوائے انبیا اور ملائکہ مقربین کے اور اُسکو بہشت میں لیجائیں مع اُس شخص کے کہ جو اُسکے ہمراہ ہے یہانتک کہ خادم اُسکا کہ دنیا میں اُسکی خدمت میں رہا ہو اگرچہ وہ قابل شفاعت کرنیکے نہوا ہو مگر اس سورہ کی برکت سے اُسکو بھی ہمراہ پڑھنے والے کے بہشت میں لیجائیں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ صٓ کہتے ہیں کہ صٓ سے اشارہ ہے طرف اُس نام خدا کے کہ جسکے اول میں صٓ ہے مثل صانع اور صمد اور صادق اور صابر کے یا اشارہ ہے طرف صادق محمد صلعم کے یا طرف صورت محمد صلعم کے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ صٓ ایک نام ہے خدا تعالیٰ کے ناموں میں سے کہ حق تعالیٰ نے اُسکی قسم کھائی ہے اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام سے ہے کہ صٓ ایک چشمہ ہے کہ جاری ہے نیچے عرش کے اور وہ چشمہ وہ ہے کہ رسول خدا صلعم نے اُس سے وضو کیا تھا جس وقت کہ معراج کو

ع ۵ سورۃ صٓ ۱۹

تشریف لیجاتے تھے اور ہر روز جبرئیل اُس چشمہ میں داخل ہوتے ہیں اور اُس میں سے نکلکر اپنے پروں کو جھاڑتے ہیں اور ہر قطرہ سے جو کہ پروں میں سے جھڑتا ہے ایک فرشتہ پیدا ہوتا ہے کہ وہ قیامت تک خدا کی تسبیح کرتا ہے اور حمد اور تکبیر میں مشغول رہتا ہے اور ایک روایت ہے حضرت صادق علیہ السلام سے کہ شب معراج خدا تعالی نے حضرت صلعم کو وحی کی کہ یا محمد نزدیک ہو تو ص سے اور غسل دے تو اپنے سجدہ کرنیکے اعضا کو اور پاک کر تو انکو اور نماز پڑھ تو واسطے پروردگار اپنے کے پس نزدیک ہوئے رسولخدا صلعم ص سے اور وہ پانی ہے کہ جاری ہے عرش کی جانب راست سے اور حضرت کاظم علیہ السلام کی حدیث میں ہے وہ ص کہ جسمیں رسولخدا صلعم کو غسل کرنیکا حکم ہوا تھا وہ چشمہ ہے کہ جاری ہے عرش کے ایک رکن سے اور اسکو ماء الحیوۃ کہتے ہیں اور وہ چشمہ وہ ہے کہ خدا تعالی نے قرآن میں فرمایا ص۔ والقرآن ذی الذکر اور بعضوں کے نزدیک مراد اس سے یہ ہے کہ قسم ہے صاد صمدیہ کی ازل سے ابد تک اور صاد صبوریہ کی ازل سے ابد تک اور صاد صانعیت کی ازل سے ابد تک پس معنی اسکے یہ ہونگے کہ قسم ہے صاد کی وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّکْرِ اور قرآن صاحب ذکر کی کہ اُس میں ذکر ہے حلال کا اور حرام کا اور بیان ہے امر کا اور نہی کا اور ذکر ہے انبیا کے قصوں کا اور اُمتوں کی خبروں کا اور احوال قیامت کا اور اُن چیزوں کا کہ جنکی طرف بندگان خدا محتاج ہیں امور دنیا اور آخرت میں سے اور جواب قسم کا محذوف ہے یعنی قرآن معجز ہے اور حق ہے اور پیروی اسکی اور اسپر عمل کرنا واجب ہے اور کفار جو اسپر ایمان نہیں لاتے ہیں سو واسطے کہ اُنہیں کچھ خلل اور قصور ہے بَلِ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بلکہ وہ لوگ کہ کافر ہوتے وہ اور نہ ایمان لائے قرآن پر رئیس قریش کے فِیْ عِزَّۃٍ بیچ تکبر اور سرکشی کے ہیں قبول کرنے حق کے وَّشِقَاقٍ اور برخلافی پیغمبر کے میں اسواسطے اُسپر ایمان نہیں لاتے ہیں اور پیغمبر کی تابعداری سے عار اور ننگ کرتے ہیں اور تامل نہیں کرتے ہیں اور نہیں سوچتے ہیں کہ کَمْ اَهْلَكْنَا بہت ہلاک کیے ہیں ہم نے مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے ان منکروں کے مِّنْ قَرْنٍ زمانہ کے لوگوں میں سے یعنی پہلی اُمتوں کے آدمی بسبب تکبر اور برخلافی کے ہمنے پہلے ان کفار مکہ سے بہت ہلاک کیے ہیں اسکا کچھ خیال انکو نہیں ہے اور جسوقت ہم نے اُن لوگوں کو عذاب کیا تو فَنَادَوْا پس آواز دی اُنہوں نے اور فریاد کی پیغمبروں سے عذاب کو دیکھکر تاکہ انکی فریاد کو پہنچیں وہ اور عذاب کو اُنسے دور کریں اُن پیغمبروں نے اُنکی کمک کی وَّلَاتَ اور نہ تھا اُسوقت حِيْنَ مَنَاصٍ وقت بھاگ جانے کا عذاب خدا سے اور کہتے ہیں کہ عادت کفار مکہ کی یہ تھی کہ جسوقت لڑائی اُنپر تنگ ہوتی تو کہتے تھے کہ مناص مناص یعنی بھاگو اور کسی مقام پر پناہ لیجاؤ خدا تعالی خبر دیتا ہے کہ جیسے پہلی اُمتوں کے آدمی وقت عذاب کے بھاگنے کی جگہہ نہیں کہتے تھے ایسے ہی کفار مکہ بدر کی لڑائی میں مناص کہیں گے اور لات میں تا متصل ہوئی ہے اور یہ دونوں ملکر بمنزلہ لیس کے ہیں اور نصب حین کا اسواسطے ہے کہ وہ خبر ہے لات کی کہ بمعنی لیس ہے اور تقدیر اُسکی یہ ہے کہ لیس الوقت حین مناص اور بعضے کہتے ہیں کہ لا تنہا حرف ہے اور تا حین سے ملی ہوئی ہے یعنی ولا تحین اور تحین بمعنی حین ہے وَعَجِبُوْا اور تعجب کیا اُن کافروں نے اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ اس سے کہ آیا اُنکے پاس ڈرانیوالا عذاب خدا سے مِّنْهُمْ اُنہیں میں سے اور کہا کہ یہ تو مثل ہمارے آدمی ہے اور ہماری قوم کا ہے یہ کیونکر پیغمبر ہو سکتا ہے وَقَالَ الْكٰفِرُوْنَ اور کہا کافروں نے کہ هٰذَا یہ ڈرانیوالا سٰحِرٌ جادوگر ہے اور جو کچھ ہمکو خلاف عادت کے دکھلاتا ہے جادو سے دکھلاتا ہے كَذَّابٌ بڑا جھوٹا ہے کہ دعوی نبوت کا کرتا ہے اور قرآن کو کہتا ہے کہ یہ خدا کے پاس سے نازل ہوتا ہے کہتے ہیں کہ جسوقت حضرت حمزہ ایمان لائے تو اسلام کو بہت قوت ہوئی اور پچیس آدمی قریش کے کہ اُنمیں سے ولید بن مغیرہ اور ابوجہل اور ابو اُمیہ اور عتبہ اور شیبہ اور نضر بن حارث اور ہشام اور عاص بن وائل وغیرہ کہ یہ سب اشراف اور سردار قریش کے بیقرار ہوکر حضرت ابوطالب کے پاس آئے اور کہا کہ تو بہتر اور سردار ہمارا ہے ہم تیرے پاس ایک حاجت اور فریاد اپنی لائے ہیں تو ہمارے اور اپنے بھتیجے محمد کے درمیان حکم کر کہ وہ ہمارے خداؤں کو تو گالیاں دیتا ہے اور ہماری عقلوں کو وہمی کہتا ہے اور ہمارے بیعقلوں کو بہکا کر اپنے اُس دین میں لیجاتا ہے جو دین کہ اُس نے ایجاد کیا ہے اور اس سبب سے اُسنے تفرقہ ہمارے درمیان ڈالدیا ہے ابوطالب نے اُن حضرت صلعم کو طلب کرکے کہا کہ اے برادرزادہ یہ لوگ تیری قوم کے آدمی ہیں اور یہ تجھ سے ایک آرزو رکھتے ہیں بالکل انکو نا اُمید نہ کرنا چاہیے اور انکے مدعا میں تامل کرنا چاہیے حضرت نے فرمایا کہ اے قریش کے لوگو مطلب تمہارا مجھ سے کیا چیز ہے کہا کہ ہمارے معبودوں کو برا کہنے سے اپنی زبان کو بند کر تاکہ ہم بھی تیرے اور تیرے تابعداروں کے درپے نہوویں حضرت نے فرمایا کہ میں بھی تم سے ایک آرزو رکھتا ہوں کہ ایک کلمہ میں میری مدد کرو کہ اُسکے سبب سے تم مالک عرب اور عجم کے ہو جاؤ ابوجہل نے کہا کہ اگرچہ درمیان ہمارے اور تیرے نزاع واقع ہے لیکن حال ہمارا اُس مرتبہ کو نہیں پہنچا کہ ایک کلمہ میں ہم تجھ سے مضائقہ کریں بلکہ دس کلمہ میں ہم تجھ سے مضائقہ نہ کرینگے وہ ایک کلمہ کونسا ہے بیان کر فرمایا کہ کہو تم لا الہ الا اللہ اکبر تب ہی سب قریش نے منہ پھیر کر آپسمیں کہا کہ سب خداؤں کو اس نے ایک خدا کر دیا اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا اُسوقت اپنی آنکھوں میں آنسو بھر لائے اور فرمایا کہ اے چچا اگر آفتاب میری جانب راست اور ماہتاب میری جانب چپ رکھا جاتا تو میں اس کہنے کو ترک نہ کرونگا یہانتک کہ اسکو میں جاری کروں یا قتل کیا جاؤں ابوطالب نے کہا کہ تو اپنے امر کو جاری کر قسم ہے خدا کی کہ میں تجھ سے

کبھی ہو خدا وہ یکانہ کرونگا اور جسوقت قریش یہہ کلمہ کہکر اُٹھے کہ اُسنے سب خداؤنکو ایک خدا کر دیا ہے تو یہ آیت نازل ہوتی کہ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ کیا کر دیا معبودونکو محمدؐ نے
ہمارے واسطے اِلٰهًا وَّاحِدًا معبود ایک اِنَّ هٰذَا تحقیق کہ یہہ قول محمدؐ کا کہ خدا ایک ہے لَشَيْءٌ عُجَابٌ البتہ ایک چیز ہے بہت تعجب لانیوالی اسواسطے کہ یہ امر
مخالف ہے ہمارے باپ دادا کے اعتقاد کے اور تین سو ساٹھ خدا جو ہم رکھتے ہیں وہ ایک شہر مکہ کا انتظام نہیں کر سکتے ہیں ایک خدا تمام عالم کے کامونکو کیونکر درست کرے گا
وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ اور چلے اشراف قریش کے ابوطالب کی مجلس میں سے مِنْهُمْ اُن رئیسوں میں سے اور کہتے تھے آپسمیں اَنِ امْشُوْا یہ کہ چلو تم وَ
اصْبِرُوْا عَلٰٓى اٰلِهَتِكُمْ اور صبر کرو تم اوپر پرستش معبودوں اپنے کے اور اسی پر ثابت قدم رہو تم اِنَّ هٰذَا تحقیق کہ یہ یعنی مخالف محمدؐ کے ہم سے اور زیادہ
ہونا اُس کے اصحاب کا لَشَيْءٌ البتہ ایک شے ہے زمانہ کی سختیوں اور حادثوں میں سے يُّرَادُ ارادہ کی گئی ہے ہمارے ساتھ یعنی یہ ارادہ ہے کہ ہمپر واقع ہووے اور جبکہ
یہ ہمپر واقع ہونیوالی ہے تو اسکا علاج ہم سے کچھ نہیں ہو سکتا اور اس کا دفع کرنا ہم سے ہرگز ممکن نہیں ہے مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا نہیں سنا ہے ہم نے اسکو جو کہ محمدؐ کہتا ہے کہ خدا ایک ہے
اور اُس کے شریک نہیں ہیں فِي الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ بیچ مذہب پچھلے کے کہ وہ مذہب ہمارے باپونکا ہے اور یا یہ کہ مذہب عیسیٰؑ کا کہ آخر مذہب ہو نکا ہے اُس مذہب میں بھی یہ
بات نہیں ہے وہ بھی تین خدا کے قائل ہیں ایک خدا کے اِنْ هٰذَآ نہیں ہے یہ توحید کہ جو محمدؐ کہتا ہے کہ خدا ایک ہے اِلَّا اخْتِلَاقٌ مگر جھوٹ بنا لیا اپنے جی سے اور
قریش جو اپنے تئیں زیادہ بزرگ جانتے تھے رسولخدا صلعم سے تو اس سبب سے انکار قرآن کا اور حضرتؐ کی نبوت کا کر کے کہا کہ ءَاُنْزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ کیا نازل کیا گیا ہے
اوپر اُسکے قرآن مِنْۢ بَيْنِنَا درمیان ہمارے سے یعنی ہم جو ریاست اور بزرگی میں اُس سے زیادہ ہیں ہمپر نازل ہونا قرآن کا چاہئے تھا نہ اُسپر کہ وہ مرتبہ میں ہم سے کم ہے حقتعالیٰ
فرماتا ہے کہ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِيْ بلکہ وہ لوگ بیچ شک کے ہیں ذکر میرے سے کہ وہ قرآن ہے اور یقین اسکا نہیں کرتے ہیں کہ میں نے اسکو نازل کیا ہے بَلْ لَّمَّا
يَذُوْقُوْا بلکہ نہیں چکھا ہے اُنہوں نے ابتک عَذَابِ عذاب میرا عذاب کے بعد یائے متکلم مقدر ہے یعنی ابتک اُن کافروں نے عذاب میرا نہیں چکھا ہے اور اس سے اشارہ ہے طرف
اسکے کہ عذاب کو چکھیں گے اور جسوقت دیکھیں گے عذاب کو تو حسد اُنکے دل سے بالکل جاتا رہے گا اور اُسوقت تجھکو اور قرآن کو سب کو سچا کہنے لگیں لیکن اُسوقت کا اقرار کچھ فائدہ اُنکو نہ بخشے اور وہ
جو نبوت کا انکار کرتے تھے اور نبوت کیواسطے حضرتؐ کو خاص نہیں جانتے تھے اسکے جواب میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ اَمْ عِنْدَهُمْ کیا نزدیک انکے خَزَآئِنُ رَحْمَةِ رَبِّكَ
خزانے رحمت پروردگار تیرے کے ہیں الْعَزِيْزِ الْوَهَّابِ غالب مطلق بخشنے والا ہے اور جسکو دیتا ہے اسکو موافق مصلحت کے دیتا ہے مستحق جان کر پس نبوت کیواسطے بھی
جسکو چاہتا ہے اپنی مصلحت سے اختیار کرتا ہے اسمیں کفار کو کچھ دخل نہیں ہے کہ اپنے رئیسوں میں جسکو چاہیں نبوت کے واسطے پسند کریں بلکہ یہ ایک نعمت اور بخشش ہے خدا کیجانب سے کہ
جوکوئی اسکا مستحق ہے اسکو عطا کرے اَمْ لَهُمْ یا واسطے انکے مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بادشاہی آسمانوں اور زمین کی ہے وَمَا بَيْنَهُمَا اور
اُس چیز کی کہ درمیان اُن دونوں کے ہے کہ جو کچھ جسکو چاہیں بخشش کریں یا نبوت بھی جسکو چاہیں بخشدیویں اور جسوقت انکو بادشاہی ہر چیز کی اور تصرف کرنا آسمان اور زمین میں حاصل ہے
تو فَلْيَرْتَقُوْا پس چاہئے کہ چڑھیں فِي الْاَسْبَابِ بیچ زینوں کے اور آسمانوں پر ہوتے ہوئے عرش تک چڑھتے چلے جائیں اور وہاں پہنچکر عالم کے انتظام میں اور آدمیوں کے
اُمور کی تدبیر میں مشغول ہوں اور جسکو چاہیں وحی بھیجا کریں اور منصب رسالت جسکو چاہیں عطا کریں لیکن یہ تو قدرت نہیں رکھتے ہیں اور باوجود اس کے کہ جُنْدٌ ایک گروہ
ہیں نہایت پستی اور بے قدری میں مَّا هُنَالِكَ اُس جگہہ یعنی بدر میں کہ مقام ہلاک ہونے انکے کا ہے مَهْزُوْمٌ شکست دئے گئے ہیں اور مغلوب بنائے اور وہ لوگ مِّنَ
الْاَحْزَابِ اُن گروہوں سے ہیں کہ جناب رسولخدا سے واسطے یعنی عنقریب جنگ بدر میں یا جنگ خندق میں تجھ سے وہ جمع ہو کر مقابلہ کریں اور شکست کھا کر یہاں سے بھاگیں اور
[illegible] اور سبب جھٹلانے حضرت کے رنج جو حضرتؐ کو ہوتا تھا اس جہت سے خدا تعالیٰ حضرتؐ کی تسلی کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اے محمدؐ صلعم یہ جھٹلانا
شامل تیرے ہی واسطے نہیں ہے بلکہ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ جھٹلایا ہے پہلے ان مشرکین سے قَوْمُ نُوْحٍ قوم نوح نے نوحؑ کو وَّعَادٌ اور عاد نے ہودؑ کو وَّفِرْعَوْنُ
ذُو الْاَوْتَادِ اور فرعون صاحب میخوں کے نے موسیٰؑ اور ہارونؑ کو اور میخوں والا فرعون کو اسواسطے کہتے ہیں کہ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت وہ کسیکو عذاب کرتا تھا تو اسکو
اوندھا منہ کے بل زمین پر لٹاتا تھا اور دونوں ہاتھ اور دونوں پاؤں اُس کے زمین پر پھیلا کر چاروں ہاتھ اور پاؤں میں چار میخیں ٹھونکتا تھا اور کبھی اسکو لکڑی پر لٹا کر چاروں ہاتھ
اور پاؤں میں چار میخیں ٹھونکتا تھا اور بعضے اسکو اسیطرح زمین پر پڑا رہنے دیتا تھا یہانتک کہ وہ مر جاتا تھا اسواسطے خدا تعالیٰ نے اسکا نام فرعون ذو الاوتاد رکھا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
مراد ذو الاوتاد سے یہ ہے کہ اُس کے خیمے بہت تھے بسبب کثرت لشکر کے اور خیموں کی میخیں بہت تھیں اسواسطے اسکو میخوں والا فرماتا ہے وَثَمُوْدُ اور جھٹلایا قوم ثمود نے صالحؑ کو

وَقَوْمُ لُوطٍ اور قوم لوط نے لوط کو وَأَصْحَابُ لْئَيْكَةِ اور صاحبوں ایکہ نے شعیب کو اور ایکہ بن کو کہتے ہیں اور وہ لوگ بن میں تھے اور یہ انکی بستی کا بھی نام ہے وہ بستی ایک بن میں واقع تھی اور بعضے کہتے ہیں کہ انکی بستی کا نام لیکہ ہے أُولَٰئِكَ الْأَحْزَابُ یہ گروہ جھٹلانیوالے تھے یہ وہ گروہ ہیں کہ جنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا ہے یعنی یہ گروہ جھٹلانیوالے تیرے بڑے نہیں گروہوں میں سے ہیں کہ جنہوں نے پیغمبروں کو جھٹلایا ہے إِن كُلٌّ نہ تھے سب لوگ پہلی امتوں کے إِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ مگر کہ جھٹلاتے تھے پیغمبروں کو فَحَقَّ عِقَابِ پس ثابت اور لازم ہوا عذاب میرا اُنپر کہ انکو عذاب میں مبتلا کروں وَمَا يَنظُرُ هَٰؤُلَاءِ اور نہیں انتظار کرتے ہیں یہ کفار قریش إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مگر چیخ ایک کا کہ وہ پہلی صور کی آواز ہے اور اُس آواز سے وہ سب جاویں اور وہ آواز ایسی ہے کہ مَّا لَهَا نہیں ہے واسطے اُسکے مِن فَوَاقٍ افاقہ اور مہلت کہ وہ آواز ہوش نہ لینے دیگی اور دم لینے کی مہلت دیگی اور کہتے ہیں کہ جسوقت آیۃ وامّا من اوتی کتابہ بشمالہ نازل ہوتی تو کفار قریش نے کہا کہ محمد دعوی کرتا ہے کہ قیامت میں نامہ اعمال ہمکو دست چپ میں دینگے پس ہنسی اور ٹھٹھے کی راہ سے انہوں نے وماکی وَقَالُوا اور کہا اُنہوں نے کہ رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے عَجِّل لَّنَا جلدی دے تو واسطے ہمارے قِطَّنَا نامہ اعمال ہمارا کہ محمد ہمکو اُس سے ڈراتا ہے قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ پہلے دن حساب کے یعنی جو کچھ کہ ہمارا حصہ عذاب میں ہے وہ ہمکو جلدی دے قیامت سے پہلے ہی کہ محمد ہمکو بار بار اُس سے ڈراتا ہے اور جناب رسولخدا صلعم کی خاطر عاطر جو ایسی باتیں کفار کی سُنکر آزردہ ہوتے تھے خداتعالی نے واسطے تسلی خاطر اقدس کے فرمایا کہ اصْبِرْ عَلَىٰ مَا يَقُولُونَ صبر کر تو اے محمد صلعم اوپر اُسکے کہ کہتے ہیں وہ کفار کہ تجھکو جھٹلاتے ہیں اور تیری باتوں پر ہنستے ہیں یہانتک کہ حکم جہاد کا صادر ہووے وَاذْكُرْ اور یاد کر تو عَبْدَنَا دَاوُودَ بندہ ہمارے داؤد کو یعنی داؤد کے قصہ کو یاد کر کہ تھا وہ داؤد ذَا الْأَيْدِ صاحب قوت کا دین میں اور مشقتوں اور ریاضتوں کا کھینچنے والا عبادت میں بہت مشغول رہتا تھا کہ اپنی قوت کو عبادت کی مشقت میں خرچ کرتا تھا کہتے ہیں کہ آدھی رات واسطے عبادت کے اُٹھتا تھا اور ایکدن روزہ رکھتا تھا اور ایکدن نہیں رکھتا تھا اور یہ زیادہ مشقت ہے ہر روز کے روزہ رکھنے سے اور بدن میں اُس حضرت کے بہت زور تھا کہ لڑائی میں دشمنوں پر غالب ہوتا تھا اور جہاد میں قوت اُسکی اس مرتبہ کی تھی کہ اگر کسی کے سینہ میں پتھر مارتا تھا تو وہ اُسکی پشت کے باہر نکل آتا تھا اور دوسرے آدمی کے وہ پتھر جا کر لگتا تھا تو اُسکو بھی ہلاک کرتا تھا إِنَّهُ أَوَّابٌ تحقیق کہ وہ رجوع کرنیوالا تھا اپنے پروردگار کی مرضیوں کی طرف اور تمام نعمتوں سے کہ جو ہم نے اُسکو عطا کی تھیں ایک نعمت یہ تھی إِنَّا سَخَّرْنَا تحقیق ہمنے حکم میں کیا ہمنے الْجِبَالَ مَعَهُ پہاڑوں کو ہمراہ اُسکے کہ جس جگہہ وہ جاتا تھا پہاڑ بھی ہمراہ اُسکے چلتے تھے يُسَبِّحْنَ تسبیح خدا کی کرتے تھے اُسکے ساتھ بِالْعَشِيِّ بیچ وقت شب کے وَالْإِشْرَاقِ سورج نکلنے اور تسبیح پہاڑوں کی یا تو اسطرح ہے کہ اُنمیں آواز پیدا کردی تھی یا زبان پیدا کردی تھی کہ جس سے تسبیح حاصل ہوا اور اسی قسم سے تسبیح سنگریزوں کی تھی کہ دست مبارک رسولخدا میں کیا کرتے وَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً اسکا عطف جبال پر ہے یعنی اور حکم میں کیا ہم نے پرندوں کو کہ جمع کئے گئے نزدیک داؤد کے صف باندھ کر اُسکے سر پر اور اُسکے ساتھ تسبیح کرتے تھے اور محشورہ حال واقع ہوا ہے كُلٌّ ہر ایک پہاڑوں اور پرندوں میں سے لَّهُ أَوَّابٌ واسطے تسبیح اُسکے کے رجوع کرنیوالے تھے یعنی جس مقام میں کہ داؤد تسبیح کرتا تھا تمام پہاڑ اور پرندے اُس کی طرف رجوع کرکے تسبیح میں مشغول ہوتے تھے وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ اور مضبوط کیا ہم نے بادشاہی اُس داؤد کی کو کثرت لشکر اور پاسبان سے کہ کہتے ہیں کہ چھتیس ہزار آدمی اُسکے گھر کی نگہبانی اور پاسبانی کرتے تھے اور کہتے ہیں کہ مضبوطی اُسکے ملک کی اس سبب سے بھی تھی کہ خداتعالی نے ایک زنجیر آسمان سے داؤد کے محکمہ میں لٹکائی اور مدعی اور مدعاعلیہ میں سے جو کوئی کہ حق پر ہوتا تھا اُس کا ہاتھ اس زنجیر پر پہنچتا تھا اور اُس دوسرے کا ہاتھ نہ پہنچتا تھا اور عکرمہ غلام ابن عباس نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ دو آدمی بنی اسرائیل کے مدعی اور مدعاعلیہ داؤد کے پاس آئے اور ایک نے دوسرے پر دعوی گاؤ کا کیا اور مدعاعلیہ نے دعوے کا انکار کیا داؤد نے مدعی سے فرمایا کہ اپنے دعوے کے ثابت کرنے کے واسطے گواہوں کو حاضر کر اُس نے کہا کہ میں گواہ نہیں رکھتا ہوں داؤد نے کہا کہ آج جاؤ کل کو آنا کہ تمہارا مقدمہ فیصل ہو جب وہ چلے گئے تو داؤد نے شب کو خواب میں دیکھا کہ اُسکو حکم ہوا کہ کل کو مدعاعلیہ کو قتل کر جسوقت صبح ہوئی تو داؤد نے بسبب نہ ثابت ہونے حد شرعی کے اُسکے قتل کو اُس خواب کے عمل میں لانے میں تامل کیا دوسری شب کو بھی داؤد کو اسکے قتل کا خواب میں حکم ہوا داؤد نے پھر بھی قتل نہ کیا اور اُسکے قتل میں تامل کیا تاکہ سبب قتل کا واضح ہو تیسری شب کو خواب میں داؤد پر عتاب ہوا کہ کیوں نہیں قتل کرتا ہے تو صبح کو داؤد نے مدعاعلیہ کو طلب کیا اور اُسکے قتل کا حکم دیا مدعاعلیہ نے کہا کہ تو مجھکو بدون ثابت ہونے جرم کے قتل کرتا ہے داؤد نے فرمایا کہ تین شب سے مجھکو خواب میں تیرے قتل کا حکم ہوتا ہے احتیاج گواہوں کی ہمکو نہیں ہے اور نہ جرم کے ثابت کرنیکی ہمکو غرض ہے مدعاعلیہ نے جسوقت جانا کہ البتہ تو

قصہ حضرت داؤد علیہ السلام

قتل ہوگا اُسوقت اقرار کیا اور سبب قتل کا بیان کیا اور کہا کہ یا نبی اللہ اس مدعی کے باپ کو میں نے قتل کیا ہے اور قتل کرکے اُسکے گاؤں کو میں اپنے قبضہ میں لایا ہوں اور جھگڑا حکم ہے قتل کا اسی جہت سے ہے داؤد نے اسکے قتل کا حکم دیا وہ مارا گیا اور جسوقت یہ خبر بنی اسرائیل میں مشہور ہوئی تو خوف داؤد کا اُنکے دل میں زیادہ ہوا چنانچہ فرمایا خدا نے کہ وشددنا ملکہ وَاٰتَیْنٰہُ الْحِکْمَۃَ اور دی ہم نے اُس داؤد کو حکمت یعنی نبوت یا کتاب زبور یا کمال علم اور عمل اور جو کلام کہ موافق حق کے اور مطابق واقع کے ہو وَفَصْلَ الْخِطَابِ اور فیصل کرنے والی بات یعنی کلام کہ حق کو باطل سے جدا کرنیوالا ہو اور یا یہ کہ ایسا کلام خالص ہو کہ سننے والا آسانی سے اپنا مقصود اُس سے سمجھ جائے اور یا وہ کلام کہ جھگڑنیوالوں کا فیصلہ کردے یعنی علم جھگڑوں کے احکام کا اور مدعی اور مدعا علیہ کو حکم مناسب دینے کا اور امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ علم لغات کا ہے کہ سب زبانوں کو سمجھتا ہو اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ گواہ اوپر مدعی کے اور قسم اوپر مدعا علیہ کے اُس سے مراد ہے اور جھگڑا ایسی فیصلہ پاتا ہے اور منقول ہے کہ اوریا بن حنان برادر حضرت داؤد کا تھا ایک عورت کو اُسنے پیغام نکاح کا دیا اور قریب تھا کہ اُنمیں نکاح ہو جائے لیکن آپسمیں ایسا نزاع اور جھگڑا ہوا کہ اُس عورت کے والیوں نے اوریا کی نسبت کو چھوڑ دیا اور اوریا سے کہا کہ ہم تجھ سے نہ کرینگے اور جسوقت وہ نسبت چھوٹ گئی تو حضرت داؤد نے اُس عورت کا پیغام دیا اُسکے والیوں نے بسبب بادشاہی اور پیغمبری داؤد کے اُس پیغام کو قبول کیا اور اُسوقت میں داؤد کی ننانوے زوجہ تھیں اُسکو بھی اپنے نکاح میں لاتے تو پوری ایک سو بیبیاں کرلیں اور اوریا کو جسوقت یہ خبر ہوئی تو بہت رنجیدہ ہوا اور داؤد نے اُس مقدمہ میں اولیٰ بات کو ترک کیا اسواسطے کہ داؤد کو مناسب تھا کہ اُس عورت کے والیوں کو سمجھا کر اور اوریا سے اُنکو راضی کر دیتا اور اوریا ہی سے اُس عورت کا نکاح کروا دیتا اور خود اُس عورت سے نکاح نہ کرتا اور اس امر میں داؤد سے کچھ گناہ نہیں ہوا اسواسطے کہ جسوقت وہ نسبت چھوٹ گئی تھی تو اُسوقت داؤد نے پیغام اپنا دیا تھا اور اس امر میں گناہ نہیں ہے بلکہ ایک بہتر امر کو داؤد نے ترک کیا ہے کہ اُنکی آپسمیں صفائی کروا کر پھر اوریا سے نکاح نکروا دیا اور اسی بہتر امر کے ترک کرنیسے داؤد پر عتاب ہوا کہ خدا تعالیٰ نے اس امر کی خبر دینے کے واسطے دو فرشتوں کو آدمیوں کی شکل میں داؤد کے پاس بھیجا کہ ایک اُنمیں سے مدعی تھا اور دوسرا مدعا علیہ چنانچہ فرماتا ہے کہ وَھَلْ اَتٰکَ اور کیا آئی ہے تیرے پاس اے محمد صلعم نَبَؤُا الْخَصْمِ خبر جھگڑنیوالوں کی اور لفظ خصم کا واحد اور تثنیہ اور جمع پر سب پر بولا جاتا ہے اسواسطے خصم فرمایا کہتے ہیں کہ دو فرشتے خدا تعالیٰ نے واسطے تنبیہ کے داؤد کے پاس بھیجے وہ دونو آئے اور داؤد کے دروازہ پر کھڑے ہوکر اندر جانیکی اجازت چاہی دربان نے کہا کہ آج روز عبادت کا ہے دوسرے روز آؤ وہ دونو واپس چلے گئے اور دیوار پر سے ہو کر داؤد کے پاس گئے اور تبیان میں لکھا ہے کہ جبرئیل اور میکائیل وہ جھگڑنیوالے آدمیوں کی شکل بنکر مع ایک جماعت فرشتوں کے داؤد کے پاس گئے داؤد نے اپنے دنوں کو تقسیم کیا تھا ایک روز حکم جاری کرتے تھے اور ایک روز عبادت کرتے تھے اور ایک روز وعظ کہتے تھے اور ایک روز اپنے کاموں کی درستی میں مشغول ہوتے تھے اور عبادت کے روز بالاخانہ پر رہتے تھے اور پاسبان چوکی کے آدمی چاروں طرف کھڑے ہو کر آدمیوں کو اندر جانے سے منع کرتے تھے اور وہ فرشتے جسوقت انکو دربانوں نے منع کیا تو دیوار پر چڑھ کر داؤد کے پاس گئے چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ کیا آئی ہے تیرے پاس اے محمد صلعم خبر جھگڑنیوالوں کی اِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ جسوقت کہ دیوار پر سے گئے وہ جھگڑنے والے محراب میں کہ وہ مقام داؤد کی عبادت کرنیکا تھا اِذْ دَخَلُوْا عَلٰی دَاوٗدَ یہ بدل ہے اذ تسوروا المحراب کا یعنی جسوقت داخل ہوئے وہ فرشتے اوپر داؤد کے ناگہاں اور داؤد نے انکو دیکھا تو فَفَزِعَ مِنْھُمْ پس ڈر گئے اُنسے اسواسطے کہ بدون اجازت اور صورت عجیب میں اور بے وقت اور غیر راہ سے دیوار پر ہو کر جو عبادت اُس طرف سے آنے جانیکی نہیں ہے مکان میں داخل ہوئے اور وہ روز بھی عبادت کا تھا نہ جھگڑوں کے فیصلہ کرنیکا اور پاسبان چاروں طرف بیٹھے تھے کسی کو اندر مکان کے جانے نہیں دیتے تھے ایسے وقت میں ایکدفعہ ہی چلے آئے اور کہتے ہیں کہ حضرت داؤد نے انکو آتے ہوئے نہیں دیکھا کہ ناگاہ اُنکے پاس آ بیٹھے اور جسوقت نظر داؤد کی اُنپر پڑی تو ڈرنے لگے اور گمان یہ ہوا کہ یہ میرے دشمن ہیں میرے قتل کرنیکو آئے ہیں فرشتوں نے جسوقت خوف اُنکا دیکھا تو قَالُوْا کہا اُنہوں نے کہ لَا تَخَفْ نہ خوف کر تو کہ ہم تیرے دشمن نہیں ہیں بلکہ ہم خَصْمٰنِ دو جھگڑنیوالے ہیں بَغٰی بَعْضُنَا زیادتی کی ہے بعضے ہمارے نے عَلٰی بَعْضٍ اوپر بعضے کے اور خصمان خبر ہے نحن محذوف کی اور یہ کہنا اُنکا بر سبیل فرض او کنایہ کے ہے اس سے دروغ ملائکہ کا لازم نہیں آتا ہے اور مراد اُس سے یہ ہے کہ اگر بالفرض ہمارا جھگڑا آپسمیں ہو اور بعضا ہم میں سے بعضے پر زیادتی کرے تو فَاحْکُمْ بَیْنَنَا پس حکم کر تو درمیان ہمارے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے وَلَا تُشْطِطْ اور نہ ظلم کر تو حکم کرنے میں وَاھْدِنَا اور رہنمائی کر تو ہمکو اِلٰی سَوَآءِ الصِّرَاطِ طرف سیدھی راہ کے کہ وہ راہ عدالت کی ہے حضرت داؤد نے یہ سنکر فرمایا کہ تم اپنا مقدمہ پیش کرو تاکہ موافق عدالت اور انصاف کے میں حکم کروں ایک نے اُنمیں سے جو کہ مدعی تھا بیان کیا کہ اِنَّ ھٰذَآ تحقیق کہ یہ مرد دوسرا اَخِیْ قف بھائی میرا ہے دین میں یا دوستی اور الفت میں یا شرکت میں کہ لَہٗ تِسْعٌ وَّتِسْعُوْنَ

نعجۃً واسطے اسکے ننانوے بھیڑ ہیں وَلِیَ نَعْجَۃٌ وَّاحِدَۃٌ فقط اور واسطے میرے بھیڑ ایک ہے اور یہ کنایہ ہے زوجہ اور مراد اسکی اس سے یہ ہے کہ اسکی ننانوے زوجہ ہیں اور میری ایک زوجہ ہے فَقَالَ پس کہا اس ننانوے والے نے مجھکو کہ اَکْفِلْنِیْہَا کارساز کر دے تو مجھکو اس یک کا بھی اور میرے ہی حصہ و ذمہ میں اسکو سپرد کر دے یعنی اسکا بھی مجھکو مالک کر دے کہ اپنے تصرف میں اسکو میں لاؤں وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ اور غلبہ کیا مجھ پر اس ننانوے والے نے بیچ بات کے یعنی کچھ عذر کر سکا یعنی اس عورت کی نسبت میں غالب ہوگیا کہ مجھ سے اسکی نسبت چھوٹ گئی اور اسکا نکاح اس سے ہوگیا پس جسوقت مدعی نے اپنا دعوی بیان کر لیا تو قَالَ کہا داؤد نے اگر تو اپنے اس دعوے میں سچا ہے اور پایہ کہ مدعا علیہ کے اقرار کے بعد کہا کہ لَقَدْ ظَلَمَکَ البتہ تحقیق ظلم کیا تجھ پر تیرے بھائی شریک نے بِسُؤَالِ نَعْجَتِکَ ساتھ چاہنے بھیڑ تیری کے اور پھر ملا دینے اسکے بھیڑ کو اِلٰی نِعَاجِہٖ طرف بھیڑوں اپنی کے اور بطریق نصیحت کے فرمایا انہوں نے کہ وَاِنَّ کَثِیْرًا اور تحقیق بہتیرے مِّنَ الْخُلَطَآءِ شریکوں میں کہ اپنے مال کو آپس میں ملا دیتے ہیں لَیَبْغِیْ بَعْضُہُمْ عَلٰی بَعْضٍ البتہ زیادتی کرتا ہے بعضا انکا اوپر بعضے کے اور اپنے حق سے زیادہ طلب کرتا ہے اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مگر وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کیے ہیں انہوں نے نیک اعمال سو وہ نہیں دیتے ہیں کہ دوسرے کے مال پر نظر نہیں کرتے ہیں کہ کسیطرح اس سے لے لیویں وَقَلِیْلٌ مَّا ہُمْ اور بہت تھوڑے ہیں وہ آدمی نیک اور اکثر ایسے ہیں کہ دوسرے پر ظلم کرتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تم آدمی کے نماز پڑھنے اور روزہ رکھنے پر نہ فریفتہ ہو بلکہ آدمی کو معاملات میں آزماؤ کہ وہ معاملہ میں فرق نہ کرے اور امانت میں خیانت نہ کرے اور جھوٹ نہ بولے وہ آدمی اچھا ہے اور قلیل خبر ہے ہم کی اور ما ہمیں زائد ہے اور جسوقت وہ فرشتے اٹھے اور غائب ہوگئے تو داؤد کو خبر ہوئی اپنے امتحان کی وَظَنَّ دَاوٗدُ اور گمان کیا داؤد نے کہ اَنَّمَا فَتَنّٰہُ سوائے اسکے نہیں آزمایا ہے ہم نے اسکو اس حکم کرنے میں ان فرشتوں کے حق میں اور عمر بن خطاب نے فتنا کو بہ تشدید تا اور تشدید نون پڑھا ہے فَاسْتَغْفَرَ رَبَّہٗ پس بخشش چاہی داؤد نے پروردگار اپنے سے اس فعل میں کہ اوریا سے صفائی کروا کے اس عورت سے نکاح نکروایا اور خود اس سے نکاح کر لیا وَخَرَّ اور گر پڑا منہ کے بل رَاکِعًا جسوقت کہ سجدہ کرنیوالا تھا اور سجدہ کو رکوع فرمایا اسواسطے کہ ابتدا سجدے کی رکوع ہے وَّاَنَابَ اور رجوع کیا داؤد نے اپنے پروردگار کی طرف اور پشیمان ہوا بہتر امر کے ترک کرنے سے اگرچہ کوئی گناہ اسمیں نہ تھا لیکن ثواب کے امر کو جو ترک کیا تھا اسواسطے پشیمان ہوا اور کہتے ہیں کہ چالیس روز تک داؤد نے سجدے سے سر کو نہ اٹھایا مگر نماز ادا کرنے کے واسطے اور اس قدر گریہ کیا کہ آب چشم سے گھانس زمین پر اگی اور اگر پانی پیتے تو دو تہائی اسکا آب چشم ہوتا تھا فرماتا ہے خدا کہ فَغَفَرْنَا لَہٗ پس بخشا ہم نے واسطے اس داؤد کے ذٰلِکَ اُس ترک اولی کو کہ جس سے انہوں نے بخشش چاہی تھی اور جو ثواب کہ اس اولی امر کے کرنے میں ہوتا وہ ہم نے اسکو عطا فرمایا وَاِنَّ لَہٗ اور تحقیق کہ واسطے داؤد کے عِنْدَنَا لَزُلْفٰی نزدیک ہمارے البتہ قربت اور نزدیکی ہے وَحُسْنَ مَاٰبٍ اور نیکی پھرنے کی ہے بہشت میں یہ ہے قصہ داؤد کا اور بعضے اہل خلاف نے اس طرح کے قول لکھے ہیں کہ شان انبیا سے وہ بعید ہیں بعضے تو کہتے ہیں کہ داؤد نے اوریا کو ایک لڑائی میں بھیجا تھا وہاں اوریا مارا گیا اور داؤد نے اسکا کچھ رنج نہ کیا اور ایسا بھی رنج نہ کیا کہ جیسا اپنے لشکر کے اور آدمیوں پر رنج کرتا تھا اس واسطے کہ داؤد اسکی زوجہ پر مائل تھا کہ اس سے نکاح کروں اس امر پر داؤد عتاب خدا میں گرفتار ہوئے اور بعضے کہتے ہیں کہ داؤد کے پاس ایک مرد اور ایک عورت اپنا جھگڑا لیکر آئی جسوقت کہ وہ عبادت میں تھے داؤد نے عورت کی طرف نظر کی تاکہ اسکو خوب پہچانے اور یہ نظر مباح ہے لیکن داؤد کی طبیعت اس عورت کی طرف راغب ہوئی اور انکا فیصلہ کر کے پھر عبادت میں مشغول ہوتے مگر دل انکا اس عورت ہی میں لگا رہا یہانتک کہ بعضے نوافل بھی ان سے نہو سکے اور بعضے کہتے ہیں کہ داؤد کا دل اوریا کی زوجہ پر بہت مائل تھا کہ کسیطرح اس سے نکاح کروں اوریا کو ایک جہاد میں بھیجا اور کہلا بھیجا کہ اوریا کو سب سے آگے رکھنا اوریا جہاد میں مارا گیا داؤد نے اسکی زوجہ سے نکاح کیا اسواسطے داؤد پر خدا کا عتاب ہوا اور بعضے کہتے ہیں کہ داؤد اپنے محراب میں نماز پڑھتے تھے کہ ابلیس دیوار پر سے چڑھ کر ایک خوبصورت پرند کی صورت میں نکل آیا داؤد نے جو اسکو دیکھا کہ بہت خوبصورت جانور ہے تو اپنی نماز کو توڑ کر اسکے پیچھے ہوئے کہ کسیطرح اسکو پکڑوں وہ جانور اڑ کر کوٹھے پر گیا یہ تو اسکے پکڑنے کو کوٹھے پر چڑھے اسوقت زوجہ اوریا کی اپنے گھر میں نہاتی تھی داؤد کی نظر اس عورت پر پڑی اور جسوقت اسکو دیکھا تو داؤد کا دل اس پر مائل ہوا اور اوریا کو اس زمانہ میں داؤد نے کسی جہاد میں بھیجا تھا اپنے لشکر کے افسر کو داؤد نے لکھ بھیجا کہ اوریا کو تابوت سکینہ کے آگے رکھنا اور پلٹنے والے مشرکین پر فتح پائی داؤد کو یہ امر نہایت سخت معلوم ہوا دوسری مرتبہ داؤد نے لکھا کہ اوریا کو آگے رکھنا اوریا تابوت کے آگے تھے کہ مارے گئے داؤد نے اسکی زوجہ سے نکاح کیا اسواسطے داؤد پر خدا کا عتاب ہوا اور سوائے اسکے اور بھی قول ہیں لیکن یہ پچھلا قول سب قولوں سے زیادہ آہیہ ہے کہ ایک تو نماز کا جانور کیواسطے توڑنا اور جانور کے پکڑنے کے واسطے کوٹھے پر چڑھ جانا کہ یہ فعل نہایت لغو اور شان انبیا سے بعید ہے اور پھر اس عورت نامحرم کو دیکھ کر عاشق ہونا اور اوریا کا عمدا قتل کروانا نعوذ باللہ منہا ایسے بے ادبی کے قول انکی شان

علیہم السلام کے حق میں بیان کئے تھیں اور ایک روایت میں حضرت امام رضا علیہ السلام سے حضرت داؤد کی خطا اس طرح سے منقول ہے کہ داؤد نے گمان کیا تھا کہ میرے برابر خدا نے خلق میں کوئی زیادہ عالم نہیں پیدا کیا ہے سو واسطے خدا تعالیٰ نے واسطے آزمائش کے دو فرشتے بھیجے اور جو کچھ اس آیت میں لکھا ہے وہ سب امام علیہ السلام نے فرمایا اور فرمایا کہ داؤد نے حکم دینے میں جلدی کی اور مدعی سے کہا کہ تجھ پر مدعا علیہ نے ظلم کیا کہ تیری بھیڑ کو بھی لینا چاہا پس داؤد نے مدعی سے گواہ طلب نہ کئے اور مدعا علیہ سے نہ پوچھا کہ تو کیا کہتا ہے اور اسکو ظالم کہدیا بے ثبوت شرع کے یہی خطا اُنکی اور بعض کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے کہ وہ دو جو کہ داؤد کے پاس دیوار پر ہو کر آئے تھے حقیقت میں دو آدمی تھے اور وہ دونو فرشتے نہ تھے اور اُن دونو آدمیوں کا جھگڑا بھی حقیقت میں بھیڑوں ہی کے مقدمہ میں تھا اور خوف داؤد نے اُنسے اس سبب سے کیا کہ بدون وقت کے غیر راہ سے جو عادت میں نہیں ہے وہ داؤد کے پاس آئے تھے اور عتاب اس واسطے ہوا کہ داؤد نے مدعا علیہ پر بمجرد دعوی مدعی کے ظلم کا حکم کر دیا چاہیے یہ تھا کہ وہ مدعا علیہ سے اس مقدمہ میں سوال کرتے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی گمان کرے کہ داؤد نے زوجہ اوریا سے نکاح کیا ہے میں اُس کو دو حد لگاؤنگا ایک حد تو داؤد کی نبوت کے واسطے اور ایک حد اسلام کے واسطے اور ایک وہ قصہ بیان کرتے ہیں کہ فرمایا انہیں حضرت نے جو کوئی روایت بیان کرے داؤد کی اس طرح سے کہ جیسے قصہ گو بیان کرتے ہیں اسکو ایک سو ساٹھ دُرے لگاؤنگا القصہ جس وقت داؤد نے بالکل اپنے مولی کی طرف رجوع کی اور سوا ذات خدا کے سب سے الگ اور علیحدہ ہو گئے تو خدا تعالی نے منصب خلافت انکو عطا فرمایا چنانچہ فرماتا ہے کہ يَا دَاوُدُ إِنَّا جَعَلْنَاكَ اے داؤد تحقیق ہم نے کیا تجھکو خَلِيفَةً فِي الْأَرْضِ جانشین بیچ زمین کے یعنی ہم نے تجھکو بادشاہ زمین کا کیا اور انتظام اپنے بندوں کے امور کا تیرے سپرد کیا اور تدبیر انکے بندوبست کی تیرے ہاتھ میں دی اور جس طرح سے کہ بادشاہ اپنے غیر کو اپنا جانشین کرتے ہیں شہروں کی تدبیر کیواسطے اسی طرح ہم نے بھی تدبیر اپنے بندوں کی تیرے سپرد کی فَاحْكُمْ بَيْنَ النَّاسِ پس حکم کر تو درمیان آدمیوں کے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے اور موافق مرضی ہماری کے وَلَا تَتَّبِعِ الْهَوَى اور پیروی مکر تو خواہش نفس اپنی کے اور اگر تو پیروی خواہش نفس کی کریگا برخلاف حکم حق کے فَيُضِلَّكَ پس گمراہ کردیگی تجھکو وہ خواہش عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ راہ خدا کی سے إِنَّ الَّذِينَ يَضِلُّونَ عَنْ سَبِيلِ اللَّهِ تحقیق جو لوگ گم ہوتے ہیں راہ خدا سے اور طریق حق سے لَهُمْ عَذَابٌ شَدِيدٌ واسطے انکے ہے عذاب سخت بِمَا نَسُوا بسبب اسکے کہ فراموش کیا ہے انہوں نے يَوْمَ الْحِسَابِ روز حساب کو یعنی قیامت کے دن کو وہ بھول گئے حق کی مخالفت اور خواہش نفس کی جہت سے اور اس دن کو یاد نہ کیا کہ اس روز اعمال کی جزا ملیگی اور اگر اس دن کو یاد رکھتے تو حق کی مخالفت اور خواہش کی پیروی نہ کرتے پس پیروی حق کی کرنا طریق عمل کا ہے اور پیروی گمراہی اور راہ باطل کی مت کر کہ مخالف ارادہ الہی کے ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَا خَلَقْنَا السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ اور نہیں پیدا کیا ہے ہم نے آسمان کو اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَا اور سب چیز کو کہ درمیان اُن دونو کے ہے بَاطِلًا بیفائدہ و عبث کہ اُس سے کچھ غرض نہو اور اُسکے پیدا کرنے میں کوئی حکمت اور مصلحت نہو بلکہ سبکو دلیل لاتے ہیں خدا تعالی کے وجود پر اور اُس کی قدرت کامل پر اور طرح طرح کے تمہیں نفع ہیں اس واسطے آدمیوں کے اور اس آیت سے رد ہوا قول فرقہ جبریہ کا کہ وہ کہتے ہیں کہ باطل اور گمراہی خدا کا فعل ہے ذَٰلِكَ یہ پیدا کرنا باطل و عبث کا بدون حکمت اور مصلحت کے ظَنُّ الَّذِينَ كَفَرُوا گمان اُن لوگوں کا ہے کہ کفر کیا ہے انہوں نے فَوَيْلٌ لِلَّذِينَ كَفَرُوا پس ویل ہے واسطے اُن لوگوں کے کہ کفر کیا ہے انہوں نے مِنَ النَّارِ آگ سے بسبب اس گمان کے یعنی کفار گمان کرتے ہیں کہ ہم نے آسمان اور زمین کو باطل پیدا کیا ہے اور اُس کے پیدا کرنے سے کوئی غرض نہیں ہے اور اس سے لازم آتا ہے کہ نیکی کرنیوالا اور فساد کرنیوالا اور پرہیزگار اور بدکار سب برابر ہوں اور ایسا نہیں ہے أَمْ نَجْعَلُ الَّذِينَ آمَنُوا کیا کر دیا ہے ہم نے اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں انہوں نے نیک كَالْمُفْسِدِينَ فِي الْأَرْضِ مانند فساد کرنیوالوں کے بیچ زمین کے یعنی کیا مومنین نیک عمل کرنیوالے مانند کافروں بدکاروں کے ہیں أَمْ نَجْعَلُ الْمُتَّقِينَ یا کر دیا ہے ہم نے پرہیزگاروں کو كَالْفُجَّارِ مانند بدکاروں کے یعنی ہرگز ہم مشرکوں اور کافروں کو مانند مومنین پرہیزگاروں کے نہ کرینگے بلکہ انکے واسطے بہشت کے درجے بلند ہیں اور واسطے کافروں کے آگ دوزخ کی ہے اور خدا تعالی واسطے رغبت پیروی کرنے قرآن کے فرماتا ہے کہ كِتَابٌ یہ کتاب أَنْزَلْنَاهُ إِلَيْكَ نازل کیا ہے ہم نے اسکو طرف تیرے مُبَارَكٌ برکت دی گئی ہے کہ اسمیں بہت فائدے بھرے ہوتے ہیں اور ہم نے تجھ پر نازل کیا ہے لِيَدَّبَّرُوا تاکہ غور کریں آيَاتِهِ آیتوں اس کی کو یعنی تامل کریں انکے معنی میں اور تفسیر میں جو کہ موافق مراد حقتعالی کے ہے اور ابو جعفر نے لیدبروا کو تاء سے اور تخفیف دال کے پڑھا ہے اور جمیع نے یاء اور تشدید دال سے وَلِيَتَذَكَّرَ اور تاکہ نصیحت پکڑیں أُولُو الْأَلْبَابِ صاحب عقلوں کے کہ وہی سمجھتے ہیں اور فائدہ اٹھاتے ہیں اور

جو لوگ اُنمیں تامل نہیں کرتے ہیں وہ بمنزلہ جاہلوں کے ہیں اور خدا تعالیٰ نے داؤد علیہ السلام کے امتحان کا ذکر کر لیا تو اب حضرت سلیمان علیہ السلام کا قصہ اور امتحان بیان کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَوَهَبْنَا لِدَاوُدَ اور بخشا ہم نے واسطے داؤد کے سُلَيْمَانَ سلیمان کو نِعْمَ الْعَبْدُ اچھا بندہ تھا سلیمان کہ إِنَّهُ أَوَّابٌ تحقیق
رجوع کرنیوالا تھا طرف خدا کے اور توبہ پھیرنیوالا تھا اُس کے غیر سے پس یاد کر اے محمد صلعم قصہ اُسکے کو إِذْ عُرِضَ عَلَيْهِ جسوقت کہ پیش کئے گئے اوپر اُس کے بِالْعَشِيِّ
آخر روز کے الصَّافِنَاتُ گھوڑے تین پاؤں پر کھڑے ہونیوالے اور چوتھے پاؤں کے سُم کا سرا زمین پر رکھنے والے الْجِيَادُ بہت اچھے بعضے کہتے ہیں کہ وہ ہزار گھوڑے تھے
کہ سلیمان نے کفار دمشق اور نصیبین سے جنگ کر کے لئے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ عمالقہ سے لئے تھے اور بعضوں کے نزدیک گھوڑے دریائی تھے اور پر رکھتے تھے جن بطور تحفے کے سلیمان کے
واسطے لائے تھے سلیمان نوافل کے پڑھنے سے اور وظیفہ سے جو کہ آخر روز پڑھتے تھے گھوڑوں کے دیکھنے کے سبب سے محروم رہے اور آفتاب جو دیکھا وہ غروب ہو گیا تھا تو فَقَالَ پس کہا
سلیمان نے کہ إِنِّي أَحْبَبْتُ تحقیق میں نے دوست رکھا ہے حُبَّ الْخَيْرِ دوستی گھوڑوں کی اور عرب گھوڑوں کو خیر کہتے ہیں اسواسطے کہ انکے ساتھ بہت خیر متعلق ہے
چنانچہ رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ گھوڑوں کی پیشانی سے خیر اور نیکی بستہ ہو رہی ہے اسیواسطے خدا تعالیٰ نے گھوڑوں کو خیر فرمایا ہے پس حضرت سلیمان گھوڑوں کے دیکھنے میں مشغول ہوئے
تو جو کچھ کہ آخر روز میں نوافل او وظیفہ پڑھتے تھے اسکا وقت جاتا رہا کہ آفتاب غروب ہو گیا اُس وقت اُنہوں نے افسوس کر کے کہا کہ میں نے گھوڑوں کی دوستی کو زیادہ دوست رکھا
عَنْ ذِكْرِ رَبِّي ذکر پروردگار اپنے سے کہ اُنکے دیکھنے میں مشغول ہو گیا حَتَّىٰ تَوَارَتْ یہانتک کہ پوشیدہ ہوا آفتاب بِالْحِجَابِ بیچ پردہ کے اور چھپ گیا
اور ضمیر توارت کی آفتاب کیطرف اسواسطے پھرتی ہے کہ عشی اُس پر دلالت کرتا ہے اور جو نہیں تو مرجع کا یہاں ظاہر میں کچھ ذکر نہیں ہے پس حضرت سلیمان بسبب فوت ہونے نوافل اور
وظیفہ کے جو غمگین ہوئے تو اُنکے تدارک کیواسطے اصحاب کی طرف منہ کر کے کہا کہ رُدُّوهَا عَلَيَّ پھیر لاؤ تم اُن گھوڑوں کو اوپر میرے کہ انکو میرے پاس حاضر کرو اور جسوقت وہ گھوڑے
حاضر ہوئے تو فَطَفِقَ پس شروع کیا سلیمان نے کہ تلوار کے ہاتھ سے انکو چھوتا تھا مَسْحًا چھونا اور ہاتھ پھیرنا تلوار کا بِالسُّوقِ ساتھ پاؤں کے وَالْأَعْنَاقِ
اور گردنوں کے یعنی اُنکو لے لیا اور اُنکی گردن کاٹی کہ اُن سب کو راہ خدا میں قربانی کر کے تصدق کیا کفارہ میں اُس ذکر خدا کے جو اُس سے فوت ہوا تھا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ
ضمیر ردوھا کی طرف آفتاب کے پھرتی ہے اور مراد ذکر سے نماز عصر ہے ابن عباس کہتے ہیں کہ میں نے امیر المومنین علیہ السلام سے پوچھا کہ اس آیت کی کیا تفسیر ہے فرمایا کہ تو نے
لوگوں سے کیا سنا ہے میں نے کہا کہ کعب کہتا ہے کہ سلیمانؑ گھوڑوں کی دیکھنے میں مشغول ہوئے یہانتک کہ نماز اُنکی فوت ہوئی اُسوقت فرمایا کہ اُن گھوڑوں کو پھر میرے پاس لاؤ اور وہ
چودہ گھوڑے تھے جسوقت حاضر ہوئے تو انکے پاؤں اور گردنیں کاٹنے کا حکم دیا پس قتل کروا ڈالا انکو اور اس جرم میں خدا تعالیٰ نے چودہ روز اُسکی بادشاہی کو ضبط کیا
اسواسطے کہ اُس نے گھوڑوں پر ظلم کیا تھا حضرت علیؑ نے یہ سنکر فرمایا کہ کعب جھوٹ کہتا ہے ولیکن سلیمانؑ ایک روز مشغول ہوئے گھوڑوں کے دیکھنے میں اسواسطے کہ انکا ارادہ
دشمن پر جہاد کرنیکا تھا یہانتک کہ اُنکے دیکھنے میں آفتاب غروب ہو گیا حضرت سلیمانؑ نے بحکم خدا اُن فرشتوں سے کہا کہ جو آفتاب پر موکل ہیں کہ آفتاب کو پھیر لاؤ جسوقت آفتاب
پھر اُلٹا آیا تو نماز اُنہوں نے ادا کی اور انبیا ظلم نہیں کرتے ہیں اور نہ ظلم کا حکم کرتے ہیں اسواسطے کہ وہ معصوم ہیں اور جنگ خیبر میں حضرت علیؑ کے واسطے بھی آفتاب پھرا تھا بلکہ علیؑ
کے واسطے دو مرتبہ پھرا چنانچہ روایت سے ثابت ہوتا ہے اور اس روایت سے ابن عباس کے معلوم ہوتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ نے اُن گھوڑوں کے پاؤں اور گردنیں کاٹی نہیں
تھیں بلکہ پیار سے اُنکے پاؤں اور گردنوں پر ہاتھ پھیرا تھا اور روایات سے یہ بھی ثابت ہوتا ہے کہ اول وقت عصر کا فوت ہوا تھا نہ کل وقت اُسکا اور اول وقت میں نماز پڑھنے
کے واسطے آفتاب کو اُلٹا پھیرا تھا اور مثل روایت امیر المومنین علیہ السلام کے حضرت صادق علیہ السلام سے بھی روایت ہے لیکن اُنہوں نے فرمایا ہے کہ مسح کرنا گردن اور پاؤں کا یہ
وضو کا تھا نماز پڑھنے کے واسطے اور اپنے اصحاب کو بھی حضرت سلیمانؑ نے اسیطرح سے مسح کرنیکا حکم دیا تھا جنکی نماز کہ ہمراہ اُنکے فوت ہو گئی تھی اور جسوقت نماز سے فارغ ہوئے تھے
اُسیوقت آفتاب غروب ہو کر ستارے ظاہر ہو گئے تھے اور کہتے ہیں کہ سلیمانؑ کی ایک سو زوجہ تھیں ایک روز اپنی مجلس میں کہا کہ آج کی رات سب عورتوں کے پاس جاؤنگا کہ خدا
مجھکو ان سو عورتوں سے سو بیٹے دیوے کہ راہ خدا میں وہ جہاد کریں اور انشاء اللہ تعالیٰ نہ کہا اور جسوقت شب کو اُنکے پاس گئے تو سوائے ایک عورت کے کوئی اُنمیں سے حاملہ نہوئی اور وہ
بھی بچہ مُردہ جنی اور سلیمانؑ کے تخت پر اُسکو ڈالدیا اور بسبب ترک کرنے کلمہ بہتر اور مستحب کے کہ وہ کہنا انشاء اللہ تعالیٰ کا تھا خدا تعالیٰ نے سلیمانؑ پر عتاب کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ
وَلَقَدْ فَتَنَّا سُلَيْمَانَ اور البتہ تحقیق آزمایا ہم نے سلیمانؑ کو اور امتحان اُسکا کیا ہم نے وَأَلْقَيْنَا اور ڈالا ہم نے یعنی اُسکی عورت کو ہم نے الہام کیا اور اُسکے قلب میں
ڈالا کہ اُس نے ڈالا عَلَىٰ كُرْسِيِّهِ اوپر تخت اُس سلیمانؑ کے جَسَدًا ایک بدن مُردہ کو کہ اُسمیں روح نہ تھی اور وہ مُردہ تھا اور جسوقت سلیمانؑ نے جانا کہ وہ بسبب ترک کرنے

حضرت سلیمان کے امتحان کا ذکر

کلمہ انشاء اللہ تعالیٰ کہے تو پشیمان ہوئے ثُمَّ اَنَابَ پھر رجوع کی طرف خدا کے کہ سوائے خدا کے سب سے علیحدہ ہو گئے اور ہمہ تن اُسی کی طرف مصروف ہو کر نماز اور دعا میں
مشغول ہوئے اور کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ قسم ہے اُس شخص کی کہ جان محمدؐ کی اُسکے دستِ قدرت میں ہے کہ اگر سلیمانؑ انشاء اللہ کہتا تو خدا تعالیٰ اُسکو ایک سو
بیٹے عطا کرتا کہ وہ راہ خدا میں جہاد کرتے اور اُس بہتر امر کو جو ترک کیا تو خدا تعالیٰ کا اُن پر عتاب ہوا اور اس سعادت سے محروم رہے لیکن ترک کرنا کلمہ انشاء اللہ کا گناہ نہیں
ہے اور ہو سکتا ہے کہ اگرچہ سلیمانؑ نے زبان سے وہ کلمہ نہیں کہا تھا مگر دل میں کہا ہو سو البتہ واسطے محفوظ رہنے کے دروغ سے ظاہر میں اُس کے لئے سنت اور بہتر تھا کہ اُس کلمہ کو کہتا
اور حضرت صادق علیہ السلام نے اسکی تفسیر میں فرمایا ہے کہ جس وقت سلیمانؑ کے بیٹا پیدا ہوا تو جن اور شیاطین نے آپس میں کہا کہ اگر اُس کا بیٹا زندہ رہیگا تو اس سے بھی ہمکو وہی بلا پہنچے گی
جو کہ اُس کے باپ سے پہنچی ہے حضرت سلیمانؑ نے اُن شیاطین سے خوف کیا کہ ایسا نہو کہ اسکو مار ڈالیں اُس لڑکے کو واسطے پرورش کے ایک مینہ کے سپرد کر دیا اور جس وقت وہ لڑکا مر گیا
تو اسکو سلیمانؑ کے تخت پر ڈال دیا بے اطلاع سلیمانؑ کے یہ تنبیہ کے واسطے کہ خوف کرنا تقدیر کے آگے کچھ فائدہ نہیں بخشتا ہے اور عتاب سلیمانؑ پر سو واسطے ہوا کہ اُس نے شیاطین سے
خوف کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اُن کے تخت پر شیطان ڈال گیا تھا اور نام اُسکا صخر تھا اور وہ بڑا سرکش تھا اور تمام شیاطین ملکر اُس پر غالب نہیں ہو سکتے تھے اور سلیمانؑ جس وقت
پاخانہ میں جاتے تھے تو انگشتری کو نہیں لیجاتے تھے صخر جن سلیمانؑ کی صورت بنکر آیا اور سلیمانؑ کی بی بی سے اُس انگشتری کو لیگیا اور چالیس روز اُس نے بادشاہی کی اور
سلیمانؑ بھاگ گیا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ شیطان آصف بن برخیا تھا سلیمانؑ نے اُس سے کہا کہ تم کسطرح فتنہ میں ڈالتے ہو آدمیوں کو اور اُنکی عقلوں کو کیونکر لیجاتے ہو کہا
اپنی انگشتری مجھکو دکھلاؤ تاکہ تجھکو خبر دوں جس وقت سلیمانؑ نے اُسکو اپنی انگشتری دی تو اُس نے اُسکو دریا میں ڈالدیا اُسی وقت سلیمانؑ کی بادشاہی جاتی رہی اور وہ شیطان
اُسکے تخت پر جو بیٹھا اور خدا تعالیٰ نے اُسکو منع کیا کہ سلیمانؑ کی عورتوں کے پاس جانا اور سلیمانؑ کھانا مانگتا پھرتا تھا کوئی اُسکو کھانا نہیں دیتا تھا یہاں تک کہ اُس کو
ایک عورت نے مچھلی دی جس وقت اُس مچھلی کا پیٹ چیرا تو اُس میں سے اُسکی انگشتری نکلی خدا تعالیٰ نے پھر اُسکو بادشاہی دی اور بعضے کہتے ہیں کہ نام اُس شیطان کا حقیق تھا
اور بعضے اُس کے سبب میں بیان کرتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے سلیمانؑ کو منع کیا تھا کہ بنی اسرائیل کے سوا کسی عورت سے اپنا نکاح نہ کرنا سلیمانؑ نے سوائے بنی اسرائیل کے بھی
کئی عورتوں سے نکاح کیا اسو واسطے شیطان نے اُنکی بادشاہی لی اور بعضے سبب اُسکا اس طور بیان کرتے ہیں کہ سلیمانؑ نے ایک عورت سے حالتِ حیض میں صحبت کی اور
اُس سے غفلت جاری ہوا اور سلیمانؑ انگشتری کو رکھکر حمام میں گئے شیطان اُنکی انگشتری کو لیگیا اور بعضے کہتے ہیں کہ سلیمانؑ نے ایک عورت مشرکہ سے نکاح کیا اور زبردستی اُسپر
جبر کر کے مسلمان کرنا چاہتے تھے قدرت نہیں رکھتا تھا اُس عورت نے سلیمانؑ کے گھر میں چالیس روز بت پرستی کی خدا تعالیٰ نے چالیس روز اُسکو اِس بلا میں مبتلا کیا کہ انگشتری
اُسکی شیطان نے لی اور اُسکی عوض بادشاہی کی یہ بعضے قول ہیں سب باطل ہیں اور پوچ ہیں اور قابل اعتبار کے نہیں ہیں اسو واسطے کہ بادشاہی اور پیغمبری سلیمانؑ کی انگشتری
میں نہ تھی اور خدا تعالیٰ پیغمبری کو چھین نہیں سکتا ہے اور شیطان پیغمبر کی صورت نہیں بن سکتا ہے اور پیغمبر کے تخت پر بیٹھ کر اُسکے بندوں پر حکمرانی نہیں کر سکتا ہے
القصہ سلیمانؑ نے اُس امر اولیٰ کے ترک کرنے سے نادم ہو کر رجوع طرف پروردگار اپنے کے کی اور زبان عاجزی سے مناجات کر کے کہا قَالَ رَبِّ اغْفِرْ لِی کہا کہ
اے پروردگار میرے بخش تو واسطے میرے اس جرم ترک اولیٰ کو وَهَبْ لِی مُلْكًا اور بخش تو واسطے میرے بادشاہی کو کہ لَا يَنْبَغِي نہ سزاوار ہووے وہ
لِأَحَدٍ مِّنْ بَعْدِي واسطے کسی کے پیچھے مجھ سے یعنی بادشاہی بجز امیر ہو اِنَّكَ اَنْتَ الْوَهَّابُ تحقیق کہ تو ہی ہے بخشنے والا کہ جو کچھ چاہے
عطا کرے اور اس جا سے یہ لازم نہیں آتا ہے کہ حضرت سلیمانؑ بخیل تھے کہ اُنہوں نے خاص اپنی ذات کے واسطے بادشاہی کو طلب کیا اور دوسرے کے واسطے اُسکا ہونا نہ چاہا اسواسطے کہ انبیا
نہیں سوال کرتے ہیں مگر اُس چیز کا کہ خدا تعالیٰ واسطے اُنکے سوال کی اذن دیوے اور ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے سلیمانؑ کو خبر کی ہو کہ اگر وہ واسطے اپنے ایسی بادشاہی کا
سوال کرے کہ مثل اُسکی غیر کے واسطے نہو تو اُسکے واسطے بہت مناسب ہے اور صلاحیت ہے اُمور دین میں اور اُسکے غیر کے واسطے اسطرح سزاوار نہو اسواسطے سلیمانؑ
نے اسطرح سوال کیا اور یا یہ کہ اُنہوں نے جو فرمایا کہ بعد میرے کسیکو نہو تو مراد اُس سے یہ ہے کہ جن لوگوں میں پیغمبر ہو کر آیا ہوں اُن میں سے کسی کو بعد میرے بادشاہی ایسی نہ ہو اور یا یہ کہ
اُنہوں نے سوال ملک آخرت کا کیا ہو اور یا یہ جو اُنہوں نے کہا ہے کہ بعد میرے کسیکو نہو تو مراد اُس سے یہ ہے کہ بعد پہنچنے میرے کے بہشت میں پھر کوئی ایسا عمل کرے کہ مستحق
ملک بہشت کا ہو واسطے کہ پھر زمانہ عمل کا باقی نہیں رہتا ہے کہ جس عمل کے کرنے سے بہشت میں جاوے اور حضرت امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا گیا کہ کیا ہو سکتا ہے
کہ کوئی پیغمبر بخیل ہو فرمایا کہ نہیں سائل نے کہا کہ کیا معنی ہیں قول حق تعالیٰ کی کہ سلیمانؑ نے دعا کی کہ خدایا مجھکو ایسی بادشاہی دے کہ بعد میرے وہ واسطے کسی کے سزاوار نہو

فرمایا کہ بادشاہی دو طرح کی ہوتی ہے ایک تو وہ غلبہ و ظلم سے آدمیوں کو زیر کر کے لیجاتی ہے اور ایک بادشاہی وہ ہے کہ جو خدا تعالیٰ کی طرف سے انعام ہوتی ہے جیسے
کہ بادشاہی آل ابراہیم کی اور طالوت کے اور ذوالقرنین کے اور یہ جو انہوں نے کہا ہے کہ نہ سزاوار ہووے واسطے کسی کے بعد میرے مراد اس سے یہ ہے کہ نہ سزاوار ہووے
واسطے کسی کے پیچھے مجھ سے یہ کہ کہے کہ وہ بادشاہی لیگئی ہے غلبہ سے اور قہر سے اور آدمیوں پر زبردستی کر کے پس حکم میں اس کے کیا خدا تعالیٰ نے ہوا کو کہ اس کے حکم سے چلے
تھے صبح کو ایک مہینے کی راہ پہنچاتی تھی اور شام کو ایک مہینے کی راہ پہنچاتی تھی اور حکم میں اس کے کیا خدا تعالیٰ نے شیاطین کو کہ عمارتیں بناتے تھے اور دریا سے غوطہ
مار کر جواہر لاتے تھے سلیمانؑ کے واسطے اور پرندوں کی بولی انکو تعلیم کی اور زمین میں انکو قدرت دی جسوقت کہ انکا ایسا حال ہوا تو آدمیوں نے اس کے زمانہ کے اور اس کے بعد
نے جانا کہ بادشاہی سلیمانؑ کی ان بادشاہوں کی بادشاہی کے مشابہ نہیں ہے کہ جو آدمیوں پر ظلم اور زبردستی کر کے بادشاہ ہو جاتے ہیں پس جس وقت سلیمانؑ نے ایسی
بادشاہی کے واسطے دعا کی تو خدا تعالیٰ نے دعا انکی قبول کی چنانچہ فرماتا ہے کہ فَسَخَّرْنَا پس حکم میں کیا ہم نے لَهُ الرِّيحَ واسطے اس سلیمانؑ کے ہوا کو پس وہ کہ
تَجْرِي بِأَمْرِهِ چلتے تھے ساتھ حکم اس کے رُخَاءً نرمی سے یہ تمیز واقع ہوئی ہے یا حال واقع ہوئے یعنی نرمی اور خوشی سے وہ ہوا چلتی تھی ہمراہ اس کے بدون
حرکت دینے کے حَيْثُ أَصَابَ جس جگہ کو پہنچتا تھا وہ سلیمانؑ وَالشَّيَاطِينَ اور شیاطین کو حکم میں کیا ہم نے اسکی كُلَّ بَنَّاءٍ ہر عمارت بنانیوالوں کو
کہ بڑے بڑے شہر اور قلعے اسکے واسطے بناتے تھے وہ وَغَوَّاصٍ اور ہر غوطہ مارنیوالیکو دریا میں کہ واسطے اس کے جواہر دریا سے نکال کر لاتے تھے اور کل بنا بدل واقع
ہوا شیاطین سے وَآخَرِينَ اور حکم میں کیا ہم نے اسکے اوروں کو دیو ہیں سے کہ مُقَرَّنِينَ نزدیک کیا گیا تھا بعضا ساتھ بعض کے یعنی جکڑے ہوئے تھے وہ
فِي الْأَصْفَادِ بیچ زنجیروں کے ہے یعنی جو شیاطین کہ نرم تھے انسے کام لیتے تھے اور جو کہ سرکش تھے انکو قید کر رکھا تھا کہ انکی بدی آدمیوں کو نہ پہنچنے پاوے اور خدا تعالیٰ نے
ایسی بادشاہی جو سلیمانؑ کو دی تھی کہ جسمیں خوبی دنیا اور آخرت کی دونوں تھی اسواسطے فرماتا ہے کہ هَٰذَا یہ بادشاہی اس بزرگی اور مرتبہ کے ساتھ کہ
جو ہم نے تجھکو دی ہے عَطَاؤُنَا بخشش ہماری ہے تجھ پر اے سلیمانؑ فَامْنُنْ پس بخش تو جسمیں سے جو کچھ چاہے تو اور جسکو چاہے تو أَوْ أَمْسِكْ یا بند کر تو کہ کسیکو
نہ بخش تو یعنی تجھے تصرف کرنا تیری ارادہ اور خواہش پر موقوف ہے بِغَيْرِ حِسَابٍ بدون حساب کے کہ قیامت میں تجھ سے اسکا حساب لیا جائیگا چاہے تو بخش اور
چاہے تو نہ بخش وَإِنَّ لَهُ اور تحقیق کہ واسطے اس سلیمانؑ کے عِنْدَنَا نزدیک ہمارے لَزُلْفَىٰ البتہ قربت اور مرتبہ ہے یعنی وہ ہمارے درگاہ کے مقربوں اور ہماری
رحمت کے نزدیکوں میں سے ہے باوجود اس بادشاہی کے کہ وہ شہنشاہ ملک دنیا کا تھا وَحُسْنَ مَآبٍ اور نیکی پھرنے کی ہے ہماری طرف کہ واسطے اس کے آخرت میں درجے
بلند ہیں اور اب خدا تعالیٰ حضرت ایوبؑ کے مبتلا ہونیکی اپنے حبیب کو خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا أَيُّوبَ اور یاد کر تو اے محمد صلعم بندہ ہمارا ایوبؑ
کو کہ وہ بندہ ہمارا صابر تھا بیٹا عیص کا اور داماد یعقوبؑ کا اور اسکی زوجہ کا نام لیّا تھا اور یا وہ داماد یوسفؑ کا تھا اور نام انکی زوجہ کا رحمت یا رحیمہ تھا حضرت صادق
علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس بلا میں کہ ایوبؑ مبتلا ہوئے تھے دنیا میں وہ نعمت کی جہت سے تھی کہ خدا تعالیٰ نے انکو دنیا میں دی تھی اور انہوں نے اسکا شکر ادا کیا تھا اور ابلیس اس زمانہ میں
عرش کے نیچے تک جاتا تھا پس جسوقت ایوبؑ کے شکر کا عمل آسمان پر گیا ابلیس نے اسکو دیکھکر حسد کیا اور خدا تعالیٰ سے کہا کہ اے پروردگار ایوبؑ کے جو تیرا شکر کرتا ہے یہ سبب اسکے
ہے کہ اسکو دنیا تو نے بہت دی ہے اور اگر دنیا کی نعمتیں اس کے پاس سے جاتی رہیں تو وہ ہرگز تیرا شکر نہ کرے مجھکو تو اسپر غالب کر دے اسکی دنیا پر یہاں تک کہ تو جانے کہ نہ شکر تیرا ادا
نہیں کر لے گا فرمایا کہ میں نے تجھکو اسکی دنیا پر غالب کیا ابلیس نے کوئی چیز دنیا کی انکے پاس نہ چھوڑی نہ مال اور نہ فرزند اور سب کو ہلاک کیا اور ایوبؑ خدا کا شکر ادا کرتے رہے پھر ابلیس نے کہا کہ اے
پروردگار ایوبؑ جانتا ہے کہ تو اسکی دنیا کو جو سمجھ کہ تو نے لے لی ہے پھر تو اس کو پھیر دیگا اور عطا کر دیگا تو مجھکو اس کے بدن پر قابض کر دے تاکہ جانے تو کہ وہ تیری نعمت کا شکر ادا نہیں کرتا
ہے فرمایا کہ میں نے غالب کیا تجھکو اسکے بدن پر سوائے اس کے دل کے اور آنکھوں اور کانوں کے ابلیس نے اسکے نتھنوں میں پھونک ماری کہ وہ قسم قسم کی بیماریوں میں مبتلا ہو گئے لیکن پھر بھی خدا کا شکر
کرتے رہے اور یہ بعضی روایتوں میں آیا ہے کہ بدن ایوبؑ کا شیطان کی پھونک مارنے سے مثل پھوڑے کے ہو گیا اور چار ہزار کیڑے اسکے بدن میں پڑ گئے اور انکے بدن کو وہ کھاتے تھے اور
بدن انکا متعفن ہو گیا اور بدبو اس میں سے آتی تھی اور سات برس تک بنی اسرائیل کے مزبلہ پر پڑے رہے لوگوں نے انکو وہاں ڈالدیا تھا اور تمام اپنے اور بیگانے انکے زخموں کی بدبو سے بھاگ گئے
سوائے رحمت کے کہ زوجہ انکی تھی اور وہ انکی خدمت میں حاضر رہتی تھی اسطرح کی روایتیں قابل اعتبار کے نہیں اسواسطے کہ شیطان راندہ درگاہ الٰہی اور دشمن خدا ہے اسکو خدا تعالیٰ
اپنے دوستوں پر غالب نہیں کرتا ہے اور نہ انکا ایسا حال کرتا ہے کہ خلقت انسے نفرت کرے اور بھاگے اسواسطے کہ وہ ہدایت کیواسطے آئے ہیں اور جسوقت خلقت انسے بھاگے تو ہدایت وہ کسکو

ذکر حضرت ایوب علیہ السلام

کہ ننگے پیش آتے بدن میں کیڑے پڑے تھے اور نہ اُس سے بدبو آتی تھی کہ موجب نفرت کا ہو اور نہ اُنکی صورت بگڑی تھی چنانچہ روایات اُسپر دلالت کرتی ہیں البتہ قسم قسم کی سخت
بیماریوں میں حق تعالیٰ نے اُنکو مبتلا کیا تھا اور گناہ اُنسے نہیں ہوا تھا اور آدمی جو اُنسے بھاگتے تھے وہ اُن حضرت کی فقیری اور محتاجگی کی جہت سے بھاگتے تھے اپنی جہالت کے سبب سے
اور قصہ اُنکے مبتلا ہونیکا سورہ انبیا میں گزر گیا ہے اور شیطان کی جو ایوب نے شکایت کی ہے کہ وہ مجھکو رنج پہنچاتا ہے تو اُسکا باعث یہ تھا کہ شیطان وسوسہ دلمیں ڈالتا تھا اور کہتا تھا
کہ دیکھ اے ایوب خدا نے تیرے ساتھ کیا کیا کہ تیرے فرزند اور مال ہلاک کئے اور تجھکو بلاؤں میں مبتلا کیا اور مقصود اُسکا اصل یہ تھا کہ ایوب اپنے مرض کی شکایت کرے اسواسطے ایوب نے خدا سے کہا کہ شیطان
مجھکو رنج پہنچاتا ہے چنانچہ بعد اسکے مذکور ہوگا اور کہتے ہیں کہ جسوقت ایوب بلاؤں میں مبتلا ہوتے تھے تو ایک شخص نے اُنکے اصحاب میں سے کہا کہ ایوب سے کوئی امر عظیم صادر ہوا ہے کہ جسمیں ضمنی خدا کی تھی
اسواسطے خدا اُسپر رحم نہیں کرتا ہے دوسرے جوان نے کہ وہ بھی اُنکے اصحاب میں سے تھا اُس شخص کو جواب دیا کہ تم نہیں جانتے ہو کہ وہ پیغمبر خدا ہے اور حق تعالیٰ واسطے امتحان کے اپنے دوستوں کو طرح طرح
کی بلا میں مبتلا کرتا ہے تاکہ صبر اُنکا لوگوں پر ظاہر کرے اور واسطے گناہ کے اُنکو بلاؤں میں گرفتار نہیں کرتا ہے اسواسطے کہ گناہوں سے وہ پاک ہیں پس پہلے تو اُس کو نعمت کی کثرت
سے امتحان کیا کہ اُسنے ہر دم شکر کیا اور بعد اُسکے بلاؤں میں اُسکو گرفتار کر کے اُسکا امتحان کرتا ہے تم خدا سے ڈرو اور جو کچھ تمنے کہا ہے اُس سے توبہ کرو اور گمان بد پیغمبروں کے
حق میں مت کرو حضرت ایوب بھی ان باتوں کو سنتے تھے اُسوقت اُنہوں نے ہاتھ واسطے دعا کے اُٹھائے اور کہا کہ خداوندا تو ظاہر اور پوشیدہ کو سب جانتا ہے کہ میں نے کبھی سیر ہو کر خواب
نہیں کیا ہے اگر میرے اطراف و جوانب میں کوئی گرسنہ ہوا اور کھانا اُسکو میں نے نہ دیا ہو اور ہرگز میں نے کپڑے نہیں پہنے ہیں اگر مجھکو معلوم ہوا ہو کہ فلانا برہنہ ہے اور میں نے اُسکو کپڑے
نہ پہنائے ہوں اور اگر دو مرد میرے پاس جھگڑا لاتے اور ایک شخص اُنمیں سے غصہ اور دلتنگ ہو کر قسم کھاتا میں کفارہ اُسکا اپنے پاس سے دیتا کہ اگر اُسنے جھوٹی قسم کھائی ہے تو یہ کفارہ
اُس کا ہو جائے اور تو جانتا ہے کہ میں نے ہرگز تیری نافرمانی نہیں کی ہے اور ہمیشہ تیری فرمانبرداری اور عبادت کرتا رہا ہوں اور غرض میری اُس سے فقط رضامندی تیری ہے
خطاب پہنچا کہ اے ایوب کس نے دوست کیا ہے تیرے واسطے طاعت کو اور کس نے تجھکو توفیق دی ہے ایوب نے خاک کی مٹھی زمین سے اُٹھا کر اپنے منہ میں رکھی اور کہا کہ تو نے اے پروردگار
میرے جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ اے ایوب زمانہ محنت و بلا کا آخر ہو گیا ہے دعا کر تو خدا تعالیٰ سے کہ تجھکو شفا بخشے حضرت ایوب نے ہاتھ واسطے دعا کے اُٹھائے چنانچہ خدا تعالیٰ
فرماتا ہے کہ یاد کر تو اے محمد صلعم **اِذْ نَادٰی رَبَّهٗ** جسوقت کہ پکارا ایوب نے پروردگار اپنے کو **اَنِّیْ مَسَّنِیَ الشَّیْطٰنُ** یہ کہ تحقیق پہنچایا مجھکو شیطان نے
بِنُصْبٍ وَّ عَذَابٍ رنج بدن اور عذاب کہ وسوسہ دلمیں ڈالتا ہے اور کہتا ہے کہ تینے کیا کیا تھا کہ خدا تعالیٰ نے تیری نعمت بدن کی اور مال کی تجھ سے لے لی اور
محنت اور سختی تجھکو پہنچائی اور یہ جو حضرت ایوب نے فرمایا ہے کہ مجھکو رنج پہنچایا ہے یہ بے صبری کی راہ سے نہیں ہے بلکہ اس سبب سے فرمایا تھا کہ لوگ اُنپر طعن کرتے تھے کہ
اُسنے کوئی گناہ کیا ہے کہ جس کے سبب سے یہ مبتلا ہوا ہے وہ اس کلام کے سننے کی تاب نہ لاتے اور اسطرح سے دعا کی اور روایہ ہے کہ شیطان نے کہا تھا کہ اے ایوب تو نے دیکھا کہ اتنی
مدت تو نے خدا کی عبادت کی اور آخر تجھکو اُسنے بلا میں مبتلا کیا اگر تو مجھکو ایک سجدہ کرے تو میں تجھکو اس بلا سے باہر نکالوں اور جو تیرا مطلب ہے اُسکو برلاؤں ایوب نے
ابلیس کے ضرر سے شکایت کی کہ انی مسنی الشیطان نہ اپنے رنج سے اور کہتے ہیں کہ بیماری ایوب کی جسقدر زیادہ ہوتی تھی اُسیقدر وہ صبر اور شکر زیادہ کرتے تھے اور رحمت
زوجہ اُنکی خدمت اُنکی کرتی تھی شیطان نے ہر چند چاہا کہ اُنکے صبر اور شکر میں رخنہ ڈالے لیکن اُسکا مکر اور حیلہ پیش نہ چل سکا اپنے اصحاب سے اُس امر میں مشورہ کیا سب نے متفق ہو کر
کہا کہ تو ہمارا آقا اور سردار ہے اور ہر ایک مکر اور حیلہ گمراہ کرنیکا ہم نے تجھ سے سیکھا ہے اور کہاں ہے وہ حیلہ کہ جس سے تو نے آدم کو وسوسہ کیا تھا کہا کہ اُسکی زوجہ کے وسیلہ سے میں نے اُسکو
وسوسہ کے جال میں پھانسا تھا کہا کہ ایوب سے بھی یہی مکر کر ابلیس نے کہا کہ خوب کہا تم نے پس رحمت کے پاس آیا اور دیکھا کہ کچھ کھانا لیجاتی ہے کہا کہ اے کنیز خدا شوہر تیرا کہاں ہے فرمایا کہ فلانی
جگہ بیمار پڑا ہے اور مدت سے بیمار ہے شفا اُسکو نہیں ہوتی شیطان نے دیکھا کہ اُسکو شوہر کی بیماری کا بہت رنج ہے اُسوقت کہا کہ اے رحمت تجھکو یاد نہیں آتا ہے وہ مال اور جمال اور
فرزند کہ مثل اُسکے کسی کے پاس بھی نہ تھا اور طرح طرح کی باتیں مکر کی کر کے رحمت کو رنج میں لایا یہانتک کہ وہ ایسی باتیں سنکر رونے لگی ابلیس نے سنکر کہا کہ اے رحمت رنج مت کر
کہ میں اسکا علاج جانتا ہوں اگر میری نصیحت کو تو سنے رحمت نے پوچھا کہ وہ کیا ہے کہا کہ اس گوسفند کو لیجا کہ وہ میرے نام کی قربانی کرے خدا اُسکو اُسیوقت شفا بخشیگا اور
تمام بیماریاں اُسکی جاتی رہینگی رحمت اُس گوسفند کو لیکر ایوب کے پاس آئی اور کہا کہ یا نبی اللہ کب تک بیماری اور رنج میں پڑا رہیگا ایک طبیب آیا ہے اور اُسنے مجھکو علاج بتلایا ہے
اور سب قصہ بیان کیا ایوب نے کہا کہ اے ناقص العقل وہ شیطان ہے کہ دشمن خدا ہے وہ اس لئے آیا ہے کہ تجھکو بہکا کر کافرہ کر دیوے تو نہیں جانتی ہے کہ سب دولت اور نعمت اور رنج اور
محنت خدا کی طرف سے ہے اگر چاہے نعمت دیوے اور اگر مصلحت جانے تو بندہ کو محنت و بلا میں مبتلا رکھے شیطان کی بہکانے سے کچھ کام نہ کیا تب ایک اور حیلہ کیا کہ بکر و خوبصورت کی شکل

میں نکلا اور ایک گھوڑے پر سوار ہو کر رحمت کے پاس آیا اور کہا کہ حال تیرے شوہر کا کیا ہے فرمایا کہ نہایت مجبور اور بیمار ہے کہا کہ مجھکو تو پہچانتی ہے فرمایا کہ نہیں کہا کہ میں معبود
زمین کا ہوں اور میں نے اسکے مال اور فرزندوں کو ہلاک کیا ہے اور اسکو بیمار کر کے ڈالا ہے اسواسطے کہ وہ مجھکو چھوڑ کر آسمان کے خدا کی عبادت کرتا تھا اگر تو مجھکو ایک سجدہ کرے تو تمام
رنج اسکے میں دور کروں اور تمام مال اور فرزند تیرے پھر تجھکو دیدوں فرمایا کہ بدون مشورہ شوہر کے یہ کام میں نہ کروں گی کہا کہ اگر یہ کام نہیں کرتی ہے تو اپنے شوہر کو کہہ کہ کھانا کھانے
اور اول میں بسم اللہ اور بعد اسکے الحمد للہ نہ کہے تا کہ اسمیں میں راضی ہو جاؤں اور اسکو شفا بخشوں پس رحمت ایوب کے پاس آئی اور حال بیان کیا ایوب یہ سنکر بہت غصہ میں ہوئے اور
فرمایا کہ آج تو تمام روز ابلیس کی باتوں میں رہی ہے قسم ہے خدا کی اگر خدا مجھکو شفا دیگا تو سو لکڑیاں تجھکو ماروں گا اور میرے پاس سے تو چلی جا جسوقت رحمت ایوب کے پاس سے چلی آئی تو وہ تنہا
رہ گئے اور کوئی انکے پاس نہ تھا کہ کھانا کھلائے اور پانی پلائے اور خدمت کرے پس ایوب نے منہ اپنا زمین پر رکھا اور کہا کہ رب انی مسنی الشیطان اور بعضے کہتے ہیں کہ ایوب کو اسقدر ناتوانی اور
ضعف ہوا کہ واسطے نماز فرض کے کھڑے نہیں ہو سکتے تھے سو واسطے اسکے انہوں نے رب انی مسنی الضر چنانچہ سورۂ انبیا میں ہے اپنی زبان سے کہا نہ واسطے شکایت اور بعضے کہتے ہیں کہ تا کہ مخالف جانے
صابر اور کہتے ہیں کہ رحمت ایوب کے واسطے لوگوں کے گھروں سے کھانا مانگ کر لاتی تھی اور اسکو کھلاتی تھی اور گیسو اسکے بہت خوبصورت تھے تو لوگوں نے اس سے کہا کہ گیسو اپنے ہمارے
ہاتھ فروخت کر یہانتک کہ ہم تجھکو کھانا دیویں پس رحمت نے اپنے گیسو کاٹ کر انکو دیدیے اور ایوب کے واسطے انسے کھانا لیا گئی ایوب نے جسوقت اسکو گیسو بریدہ دیکھا تو قسم کھائی کہ میں تجھکو سو لکڑیاں
ماروں گا رحمت نے بیان کیا کہ تیرے واسطے کھانا مانگ کر لاتی ہوں لوگوں نے میرے گیسو کے عوض میں تجھکو کھانا دیا ہے ایوب نے یہ سنا تو بہت رنجیدہ ہوئے اور اسوقت حال مرگ کی جہت سے(?)
آشفتہ(?) ہو کر کہا کہ رب انی مسنی الضر چنانچہ سورۂ انبیا میں ہے نہ بیماری کی جہت سے اور منقول ہے کہ ایوب کے بیماری کے دنوں میں چاروں طرف سے بیمار انکے پاس آتے تھے اور انسے
اپنی شفا کے لئے دعا کرواتے تھے وہ بیماروں کے واسطے دعا کرتے تھے خدا تعالی انکو شفا دیتا تھا لوگوں نے کہا کہ اے ایوب تو اپنے واسطے دعا کیوں نہیں کرتا ہے کہ خدا تعالی تجھکو شفا
دیوے فرمایا کہ مجھکو شرم حیا آتی ہے کہ اسّی برس تک میں نے نعمت اور راحت میں گزران کی ہے اور اب چند روز سے محنت اور بیماری میں مبتلا ہوا ہوں تو اسکے دفع کرنیکو دعا کروں
حق تعالی اس سبب سے ایوب کو اجازت دعا کرنیکی نہ ہوئی دعا کی کہ رب انی مسنی الضر وانت ارحم الراحمین چنانچہ سورۂ انبیا میں مذکور ہے اور کہتے ہیں کہ شیطان ایوب کے دل میں
وسوسہ ڈالتا تھا کہ یہ کسیطرح اپنے مرض کی شکایت کرے تا کہ نام اسکا صابروں کے دفتر میں سے مٹ جاوے اور کہتے ہیں کہ شیطان لوگوں کو کہتا تھا کہ اگر ایوب ہدایت پر ہوتا تو اس بلا میں مبتلا
نہ ہوتا اور لوگوں کو انکی صحبت سے نفرت دلاتا تھا اور انکی بی بی کو وسوسہ کرتا تھا اور انکی خدمت سے منع کرتا تھا جب بلا انکی یہانتک پہنچی تو انہوں نے درگاہ خدا میں فریاد کی اور شیطان
کی بدی کو اور گمراہ کرنیکو دفع کرنا چاہا اور دعا کی نہ واسطے دفع کرنے اپنے مرض کے اور نہ شکایت کی اپنی اولاد اور مال کے جاتے رہنے کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ
ایوب سات برس بلا میں مبتلا رہے اور اس عرصہ میں کبھی شکایت اپنے مرض کی اور مال اور اولاد کی نہیں کی اور جسوقت ابلیس درپے اسکے ہوا کہ وہ شکایت اپنے مرض اور
رنج کی کرے تو ایوب نے ابلیس کی شکایت خدا سے کی دعا انکی قبول ہوئی اور فرمایا کہ فاستجبنا له چنانچہ سورۂ انبیا میں مذکور ہوا ہے اور منقول ہے کہ حضرت ایوب علیہ السلام
کو بیماری کے دنوں میں حاجت پاخانہ میں جانیکی ہوتی تو رحمت زوجہ انکی ہاتھ انکا پکڑ کر باہر ایک جگہ لیجاتی اور وہاں انکو بٹھلا کر چلی آتی اور ایک جگہ بیٹھ جاتی
جسوقت ایوب فارغ ہوتے تو اپنی زوجہ کو آواز دیتے وہ وہاں جا کر پھر انکو لاتی اور انکے بستر پر انکو لٹا دیتی اور اس روز کہ جس روز انکو شفا حاصل ہوئی موافق معمول کے
انکا ہاتھ پکڑ کر لیگئی اور اسی قدیم جگہ پر انکو بٹھلا دیا اور خود وہاں سے چلی آئی اور ایک جگہ ایوب کے آواز کی منتظر ہو کر بیٹھ گئی خدا تعالی نے اسی جگہ ایوب کو وحی کی کہ
ارکض برجلک لات مار تو ساتھ پاؤں اپنے کے ایوب نے بموجب حکم کے زمین پر پاؤں مارا دو چشمے انکے قدم کے نیچے سے ظاہر ہوئے ایک گرم اور دوسرا سرد جبرئیل نے
کہا کہ اے ایوب هذا یہ گرم چشمہ مغتسل جگہ غسل کرنیکی ہے اور چشمہ دوسرا بارد و شراب سرد اور پینے کا ہے حضرت ایوب نے چشمہ گرم میں غسل کیا جسقدر کہ
داغ مرض کے بدن پر تھے سب جاتے رہے اور چشمہ سرد سے پانی پیا تو سب بیماریاں باطن کی دور ہو گئیں اور اکثر کہتے ہیں کہ چشمہ تو ایک ہی ظاہر ہوا تھا لیکن وقت غسل
کے انکو گرم معلوم ہوتا تھا اور وقت پینے کے سرد اور ایوب کی قوت اور جوانی اور حسن اور جمال پہلے سے زیادہ ہو گئی اور جبرئیل انکے واسطے بہشت سے پوشاک لائے وہ پوشاک
ایوب نے پہنی اور وہاں سے ایک ٹیلے پر جا بیٹھے اور جبرئیل سے باتیں کرنے لگے اور ایوب کی آواز آنے میں دیر ہوئی تو رحمت گھبرائی اور پریشان ہوئی کہ شاید اسکو کچھ ہو گیا ہو
وہاں سے روانہ ہوئی دیکھا کہ ٹیلے پر دو مرد بیٹھے ہیں ایک چیخ مار کر روئی اور کہا کہ ایوب تجھکو کیا صدمہ پہنچا اور ایوب کو جس جگہ کہ جہاں رفع حاجت کے لئے بیٹھے تھے نہ دیکھا
اور ٹیلے پر دیکھا کہ ایک مرد نہایت حسن و جمال والا بیٹھا ہے اس سے پوچھا کہ ایک مرد بیمار تھا وہ کہاں گیا اس نے پوچھا کہ وہ تیرا کون ہے کہا کہ وہ میرا شوہر ہے فرمایا کہ اگر تو اسکو دیکھے گی

تو پہچانیگی کہا کہ کیونکر نہ پہچانونگی کہ یہ سوال اُس کی صحبت میں ہی ہوں فرمایا کہ اُس کی صورت اور شکل کیسی ہے کہا کہ جسوقت جوان تھا وہ تو تیری شکل تھا فرمایا کہ میں ہی ہوں ایوبؑ شوہر
تیرا حقتعالی نے مجھ پر احسان کیا اور بیماری رنج اور درد میرے دور کئے اور حالت جوانی پھر مجھکو بخشی وہ لوگ گردن میں ہاتھ ڈالکر نہایت خوشی سے بہت روئے اور سجدہ شکر کے ادا کئے
اور خدا تعالی فرماتا ہے کہ رنج اور الم سے ہمنے ایوبؑ کو پاک کیا وَوَهَبْنَا لَهُ اور بخشا ہمنے واسطے اسکے أَهْلَهُ لوگوں اُسکے کو یعنی اُسکی اولاد کو ہمنے زندہ کیا وَمِثْلَهُم
مَّعَهُمْ اور مثل انکے ہمراہ انکے اور بخشے کہ جو فرزند کہ مر گئے تھے انکو زندہ کیا اور مثل انکے رحمت کی شکم سے اور پیدا کئے اور احادیث میں آیا ہے کہ خدا تعالی نے انکی اہل اور مال کو دو چند کیا
یعنی ایک عورت کی عوض دو عورتیں دیں اور ایک فرزند کے عوض دو فرزند دئے اور ایک مال کے عوض دو مال دئے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حقتعالی نے فرمایا کہ ہم نے ایوبؑ کی
اولاد کو جو کچھ کہ اُس کی بیماری سے پہلے مرے تھے اور جو کچھ کہ اُس حالت میں مرے تھے سب کو زندہ کیا اور اُسکو دو چند کیا اور یہ سب کچھ ہمنے اُسکو بخشا رَحْمَةً مِّنَّا واسطے رحمت
اور بخشش کے ہماری جانب سے وَذِكْرَىٰ واسطے نصیحت کرنیکے لِأُولِي الْأَلْبَابِ واسطے صاحبوں عقلوں کے تاکہ صبر کے انجام پر نظر کرکے وقت مصیبت کے بے صبری نکریں
اور اُسکے وسیلے سے فرحت اور راحت حاصل کریں اور رحمۃ اور ذکری دونو مفعول لہ واقع ہوئے ہیں وہبنا کے اور کہتے ہیں کہ ایوبؑ نے بعد صحت کے سات روز تک اپنی امت کے لوگوں کو
کھانا کھلایا اور مصیبت میں صبر کرنیکی انکو بہت تاکید کی اور ابن عباس سے منقول ہے کہ حقتعالی نے تمام مال اور اولاد اور مویشی انکو دوچند دئے اور ابر سُرخ اور سفید اُسکے گھر پر
بھیجا کہ اُس سے سونیکی ٹڈیاں برسیں اور جسوقت ہوا انکی ٹڈی کو اڑاتی تھی تو وہ اُس کے پیچھے دوڑکر اُسکو پکڑتے تھے اور ڈبو میں لا کر رکھتے تھے جبرئیل نے کہا کہ اے ایوب تیرا پیٹ نہیں
بھرتا ہے اور تو سیر نہیں ہوتا ہے کہ اُسکے پیچھے دوڑتا ہے کہا کہ خدا تعالی کی دی ہوئی روزی سے کون سیر ہوتا ہے اور پیٹ بھرتا ہے اور کہتے ہیں کہ ایوبؑ نے جو قسم کھائی تھی کہ میں اپنی زوجہ کے
سو لکڑیاں مارونگا بعد صحت کے انکو تردد ہوا کہ اس قسم سے کیونکر پاک ہوا چاہئے کہ قسم ذمہ سے اُتر جائے اور میری بی بی کو بھی آزار نہ پہنچے حقتعالی نے بہت آسانی سے ایوبؑ
کو قسم سے پاک کیا چنانچہ فرماتا ہے کہ وَخُذْ بِيَدِكَ اور لے تو اے ایوبؑ بیچ ہاتھ اپنے کے ضِغْثًا مٹھا سو لکڑیوں باریک کا یا سینکوں کا مثل جھاڑو کے
فَاضْرِب بِّهِ پس مار تو ساتھ اُسکے اپنی زوجہ کو ایکبار کہ قسم سے تو پاک ہو جائے وَلَا تَحْنَثْ اور نہ مخالفت کر تو قسم کی پس حضرت ایوبؑ نے سو لکڑیوں باریک کی
ایک جھاڑو سی بنا کر ایکبار اپنی زوجہ کو مارا کہ سو لکڑیوں کا مارنا اُس پر صادق آیا اور وہ قسم سو لکڑیوں کے مارنیکی انکے ذمہ سے اُتر گئی اور یہہ حکم آئندہ کو بھی جاری
رہا اور عباد مکی روایت کرتا ہے کہ سفیان ثوری نے مجھ سے کہا کہ حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھ کہ کیا کہتا ہے تو اُس شخص کے حق میں کہ جو مریض ہوا اور اُسنے زنا
کیا ہو بسبب مارنیکے خوف اُسکے مرنیکا ہو میں نے اُن حضرت سے عرض کی فرمایا کہ استسقا کی بیماری والے مرد کو رسول خدا صلعم کے پاس لائے کہ اُسنے ایک عورت بیمار سے زنا کیا تھا حضرت
صلعم نے حکم دیا کہ سو لکڑیاں یا گھانس کی حاضر کرو جس وقت وہ لکڑیاں آئیں تو حضرت نے انکی ایک جھاڑو سی بنا کر ایک دفعہ اُس مرد زانی کے ماری اور ایکمرتبہ اُس عورت زنا کرنیوالی کے
اور یہ آیت تلاوت فرمائی کہ وخذ بیدک ضغثا فاضرب بہ ولا تحنث إِنَّا وَجَدْنَاهُ تحقیق ہمنے پایا ہے اُسکو صَابِرًا صبر کرنیوالا اپنے رنجوں میں نِّعْمَ الْعَبْدُ
اچھا بندہ ہے ایوبؑ إِنَّهُ أَوَّابٌ تحقیق کہ وہ ایوبؑ رجوع کرنیوالا ہے ہماری درگاہ کیطرف اور بعد اس کے خدا تعالی اور انبیا علیہم السلام کی نیک عادتوں کو بیان کرتا ہے
تاکہ آدمی انکی عادتوں کی پیروی کریں چنانچہ فرماتا ہے کہ وَاذْكُرْ عِبَادَنَا اور یاد کر تو اے محمد صلعم بندوں ہمارے کو إِبْرَاهِيمَ ابراہیم خلیل کو وَإِسْحَاقَ
اور اسحاق نبی کو وَيَعْقُوبَ اور یعقوب پسر اسحاق بن ابراہیم کو کہ أُولِي الْأَيْدِي وَالْأَبْصَارِ صاحب قوتوں کے تھے عبادت میں اور صاحب بینائیوں اور
سمجھ کے تھے یعنی دین میں اور عمل میں اور علم میں دونو میں کامل تھے اور یا یہ کہ صاحب نعمتوں کے تھے خدا کے بندوں پر کہ انکو دین کیطرف بلاتے تھے اور صاحب عقلوں کے
تھے اور ابن کثیر نے عبادنا کو عبدنا پڑھا ہے اور یہ تینوں نام انبیا کے بدل ہیں عبادنا سے إِنَّا أَخْلَصْنَاهُم تحقیق کہ ہمنے خالص کیا ہے انکو واسطے اپنے بِخَالِصَةٍ
بسبب خاص ذِكْرَى الدَّارِ ذکر کرنے دار آخرت کے یعنی ہمنے انکو خالص کیا ہے اس واسطے کہ وہ خالص بدون آمیزش کے آخرت کا ذکر کرتے ہیں اس لئے کہ یہ خلوص انکا
ہماری طاعت میں یہ آخرت ہی کے ذکر کے واسطے ہے اور خالصۃ خلوص کے معنی ہیں اور ذکری تذکیر کے معنی ہیں اور اہل مدینہ نے خالصۃ کو مضاف پڑھا ہے بدون تنوین کے
وَإِنَّهُمْ عِندَنَا اور تحقیق کہ وہ نزدیک ہمارے لَمِنَ الْمُصْطَفَيْنَ الْأَخْيَارِ البتہ برگزیدہ کئے گئے نیکوں میں سے ہیں کہ ہمنے انکو نعمت نبوت کی دی ہے اور وہ ہمارے
نزدیک مقرب اور برگزیدہ کئے گئے ہیں اور مصطفین بفتح فا جمع مصطفی کی ہے وَاذْكُرْ اور یاد کر تو اے محمد صلعم إِسْمَاعِيلَ اسمٰعیل کو کہ وہ ذبیح اللہ تھا وَالْيَسَعَ
اور الیسع کو کہ وہ بیٹا اخطوب کا خلیفہ الیاس کا تھا بنی اسرائیل پر اور آخر کو پیغمبر ہوا وَذَا الْكِفْلِ اور ذوالکفل کو کہ الیسع کے چچا کا بیٹا تھا اور وہ پیغمبروں کا قوم سے بھاگتے تھے کفیل ہوا

تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ الیحمر و صالح کا فرمہ وا ہوا تھا کہ وہ ہر روز سو رکعت نماز کی پڑھتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ یوشع بن نون تھا وصی حضرت موسیٰ کا اور تبیان میں لکھا ہے
وہ بیٹا الیوب پیغمبر کا تھا اور نام اسکا بشر تھا اور بعد اپنے باپ کے اہل شام پر پیغمبر ہو کر آیا تھا وَكُلٌّ مِّنَ الْأَخْيَارِ اور ہر ایک نیکوں میں سے تھے یہ انبیا هَٰذَا یعنی
جو کچھ پیغمبروں کا ذکر ہوا ہے ذِكْرٌ ذکر نیک ہے انکا کہ ہمیشہ بندگان خدا انکی تعریف کرتے ہیں وَإِنَّ لِلْمُتَّقِينَ اور تحقیق واسطے پرہیزگاروں کے لَحُسْنَ مَآبٍ
البتہ نیک جگہ ہے پھرنیکی کی وہ جَنَّاتِ عَدْنٍ بہشتیں ہیں عدن کی واسطے انکے کہ مُّفَتَّحَةً کھلے ہوئے ہیں لَّهُمُ الْأَبْوَابُ واسطے ان کے
دروازے کہ جس وقت بہشت کے دروازوں پر پہنچیں تو انتظاری دروازوں کے کھولنے کی نہووے اور بے تامل بہشتوں میں چلے جاویں اور جس وقت بہشتوں میں داخل ہونگے
مُتَّكِئِينَ تکیہ لگانیوالے ہونگے تختوں پر فِيهَا بیچ ان بہشتوں کے جیسے کہ بادشاہ تختوں پر تکیہ لگا کر بیٹھتے ہیں اور جنات عدن بدل ہے حسن مآب سے اور
مفتحۃ حال واقع ہوا ہے اور ایسے ہی متکئین اور وہ بہشتی بہشت میں يَدْعُونَ فِيهَا بلاوینگے بیچ ان بہشتوں کے یعنی حکم کرینگے وہ بہشتی اپنے خادموں کو کہ
بِفَاكِهَةٍ كَثِيرَةٍ وَشَرَابٍ ساتھ میووں بہت کے اور پینے کی چیز کے اور وہ انکے پاس لا کر حاضر کرینگے اور یا یہ کہ بلاوینگے وہ میووں کو یعنی جس وقت
وہ خواہش کرینگے میووں کی اور پینے کی چیزوں کی تو وہ خود انکے پاس حاضر ہو جاتینگی بدون اسکے کہ کوئی انکو حاضر کرے وَعِندَهُمْ اور نزدیک ان بہشتیوں کے قَاصِرَاتُ
الطَّرْفِ عورتیں کمی کرنیوالی نگاہ کی اوپر شوہروں کے ہونگی یعنی وہ اپنی نگاہ کو شوہروں ہی پر کمی کرنیوالی ہونگی کہ سوائے انکے اور کسی پر انہوں نے نگاہ نہ کی ہوگی
أَتْرَابٌ ہم عمر کہ کوئی ان میں دوسرے سے زیادہ عمر میں نہ ہوگی اور بڑی عمر کی اور بڑھیا نہ ہوگی اور یا یہ کہ شوہروں کے ہم عمر ہونگی اور حسن و جمال کے مقدار میں برابر ہونگی کہ کسیکو دوسرے
پر بزرگی اور زیادتی نہوگی کہ بعضے سے رغبت ہو اور بعضے سے نہو اور جس وقت بہشتی بہشت میں داخل ہوں اور طرح طرح کے میوے اور شرابیں اور حوریں اور محل دیکھیں تو ملائکہ
انکو کہیں گے هَٰذَا مَا تُوعَدُونَ یہ وہ چیز ہے کہ وعدہ کئے جاتے تھے تم دنیا میں لِيَوْمِ الْحِسَابِ واسطے دن حساب کے یعنی واسطے روز جزا کے کہ اگر
اچھے عمل کرو گے تو جزا دینے کے روز تمکو ایسی ایسی چیزیں ملینگی اور جبکہ بہشتی بہشت میں نعمتیں دیکھیں گے تو خوش ہو کر آپس میں کہینگے کہ إِنَّ هَٰذَا تحقیق یہ نعمتیں کہ ہم دیکھتے
ہیں لَرِزْقُنَا البتہ روزی ہماری ہے کہ خدا تعالیٰ نے ہم پر احسان کیا ہے اسکے بخشنے میں کہ مَا لَهُ مِن نَّفَادٍ نہیں ہے واسطے اسکے نبڑنا کہ کبھی تمام ہوگی اور نہ
اسکو فنا اور زوال ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ کلام خدا کا ہے خدا فرماتا ہے کہ یہ نعمت ہماری روزی ہے کہ ہم نے اپنے بندوں کو انعام کی ہے اور کبھی اسکو زوال نہیں ہے هَٰذَا
یہ خبر مبتدا محذوف کی اور یا مبتدا خبر محذوف کا ہے یعنی امر انکا یہ ہے اور یا یہ کہ یہ ہے امر انکا کہ جو کچھ ہم نے بیان کیا ہے اور اب خدا تعالیٰ دوزخیوں کے حال خبر دیتا ہے کہ
وَإِنَّ لِلطَّاغِينَ اور تحقیق کہ واسطے حد گزر جانیوالوں نافرمانوں کے لَشَرَّ مَآبٍ البتہ بری جگہ پھرنیکی ہے کہ وہ جَهَنَّمَ دوزخ ہے يَصْلَوْنَهَا
داخل ہونگے اسمیں اور آگ میں جلیں گے اور آگ انکا بستر ہوگا فَبِئْسَ الْمِهَادُ پس برا بچھونا ہے وہ دوزخ یہ ہے عذاب انکا هَٰذَا فَلْيَذُوقُوهُ پس چاہیے کہ چکھیں وہ
کفار حد سے گزرنیوالے اور وہ عذاب چکھنے کا حَمِيمٌ پانی گرم ہے کھولتا ہوا کہ جس وقت اسکو منہ کے پاس لیجاویں تو اسکی سوزش سے منہ کی کھال اسمیں گل کر گر پڑے اور جس وقت
اسکو پئیں تو اسکی حرارت سے انتڑیاں پارہ پارہ ہو جاتیں اور حمیم خبر ہے مبتدا محذوف کی وَغَسَّاقٌ اور پانی سڑا ہوا بدبودار زخموں کا دوزخیوں کے اور پانی نہایت
بدبو کہنے والا کہ جو زناکرنیوالوں کی ستر سے جاری ہوگا اور پیپ زخموں کی دوزخیوں کی یہ انکے پینے کو ملیگا اور بعضے نے غساق کو تخفیف سے پڑھا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
غساق ایک چشمہ ہے دوزخ میں سانپ اور بچھو کے زہر کا اور کہتے ہیں کہ سختی اور عذاب غساق کا اس مرتبہ کا ہے کہ اگر ایک قطرہ اسکا مغرب میں ہو تو مشرق والے اس سے نفرت کریں اور
اگر مشرق میں ہو تو مغرب والے اس سے نفرت کریں وَآخَرُ مِن شَكْلِهِ اور دوسرے عذاب شکل اسکی سے یعنی سوائے پہلے عذاب کے اور عذاب مثل اس پہلے عذاب کے سختی اور شدت
میں أَزْوَاجٌ قسم قسم کے اور طرح طرح کے ہونگے لیکن درد اور سختی میں یکساں ہونگے کسی کی کوئی کم نہ ہوگا اور بعضوں نے آخر کو آخر پڑھا ہے جمع کا صیغہ اور کہتے ہیں کہ کفار کے
رئیسوں اور سرداروں کو جو کہ انکو گمراہ کرتے تھے دوزخ میں لیجاویں تو انکی پیروی کرنیوالوں کو انکے پیچھے کریں اور وہ سردار فرشتوں سے پوچھیں گے کہ یہ کون ہیں جو ہمارے پیچھے آتے ہیں
فرشتے کہیں گے کہ هَٰذَا فَوْجٌ یہ گروہ ہیں مُّقْتَحِمٌ رنج اور سختی سے آنیوالے دوزخ میں مَّعَكُمْ ہمراہ تمہارے وہ سردار سنینگے تو اس جماعت پیچھے آنیوالی کو
کہیں گے کہ لَا مَرْحَبًا بِهِمْ نہ کشادگی اور فراخی ہو ساتھ انکے کہ وہ ہمیشہ دوزخ کی تنگی میں رہیں اور یہ کلمہ دعائے بد ہے اور یا یہ تعجب کی ہے اور اصل میں یہ تھا کہ اتاہم رحبا
اور رحبا مفعول فعل محذوف کا ہے یعنی ان لوگوں کے واسطے کشادگی نہ ہووے اور فرشتے انکو کشادگی میں نہ لائیں إِنَّهُمْ صَالُو النَّارِ تحقیق کہ وہ داخل ہونیوالے آتش دوزخ

الثلثة

کے ہیں جسوقت وہ جماعت پیچھے آنیوالی اپنے رئیسوں سے یہ کلمہ سنیگی تو قَالُوا کہیں گے کہ بَلْ أَنتُمْ بلکہ تم زیادہ لائق ہو کہ کہا جاے تمہارے حق میں لَا مَرْحَبًا بِكُمْ نہ مرحبا ہو واسطے تمہارے
ہمکو کہ تم خود گمراہ ہوا ور ہمکو تمنے گمراہ کیا أَنتُمْ قَدَّمْتُمُوهُ لَنَا تمنے مقدم کیا ہے اس عذاب کو واسطے ہمارے اور آگے بھیجا ہے یعنی تمنے ہمکو مستعد کیا دین باطل پر اور اعمال پر کہ جو
موجب عذاب کے ہے اور تمہارے گمراہ کرنیسے ہم دوزخ میں آئے فَبِئْسَ الْقَرَارُ پس بری ہے ٹھہرنیکی جگہہ دوزخ اور حدیث میں آیا ہے کہ آتش دوزخ دوزخیوں پر تنگ ہوا اور
دوزخیونکو تنگی میں کہتے مثل لوہے سر نیزہ کے کہ نیزہ کو تنگی سے پکڑ لیے اور اس پر چپک جاتا ہے اور بعد اسکے وہ لوگ اپنے سرداروں بہکانیوالونکے حق میں بد دعا کریں اور نہایت درد
دل سے قَالُوا کہیں رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے مَن قَدَّمَ لَنَا جسنے کہ آگے بھیجا ہے واسطے ہمارے هَٰذَا یہ عذاب کو کہ سبب عذاب کا ہم سے کروایا فَزِدْهُ پس زیادہ
کر تو اسکو عَذَابًا ضِعْفًا عذاب دوچند فِي النَّارِ بیچ دوزخ کے کہ ایک عذاب تو گمراہ ہونیکا اور دوسرا عذاب گمراہ کرنیکا اور کہتے ہیں کہ اشراف قریش مثل ابوجہل اور
ولید بن مغیرہ کے مومنین کو جسوقت دیکھتے مثل عمار اور صہیب اور بلال کے تو کہتے کہ یہ لوگ گمراہ اور مردود ہیں اور بڑے شریر ہیں اور لائق دوزخ کے ہیں اور جسوقت کہ وہ کفار
دوزخ میں جائیں اور ان مومنین کو دوزخ میں نہ دیکھینگے تو انکو وہاں تلاش کریں وَقَالُوا اور کہینگے کفار آپس میں مَا لَنَا لَا نَرَىٰ کیا ہے واسطے ہمارے کہ نہیں
دیکھتے ہیں ہم رِجَالًا ان مردوں کو کہ كُنَّا نَعُدُّهُم تھے ہم کہ شمار کرتے تھے ہم انکو دنیا میں مِّنَ الْأَشْرَارِ شریروں میں سے اور انکو بہت بد سمجھتے تھے
اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے اور اپنے شیعوں کی طرف خطاب کر کے کہتے تھے کہ مراد کفار کی رجال سے تم لوگ ہو کہ واللہ تم میں سے کسیکو دوزخ میں نہ دیکھینگے
اور ایسے ہی حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے اور جسوقت وہ کفار مومنین کو دوزخ میں نہ دیکھینگے تو اپنے تئیں ملامت کر کے کہیں أَتَّخَذْنَاهُمْ سِخْرِيًّا کیا پکڑا
تھا ہمنے انکو ٹھٹھا دنیا میں اور اگر انسے ٹھٹھا کیا تو بڑی خطا کی اور اتخذنا میں ہمزہ استفہام کا ہے اور وہ ہمزہ آیا تو ہمزہ وصلی گر پڑا اور اہل مدینہ اور کوفے سخریا
بضم سین پڑھا ہے اور اہل عراق تخذنا میں ہمزہ استفہام نہیں ملاتے ہیں بلکہ ہمزہ وصلی سے پڑھتے ہیں اور اس صورت میں صفت بعد صفت رجالا کی کہتے ہیں یعنی ہم ان مردوں کو
نہیں دیکھتے ہیں کہ جنکو شمار کرتے تھے ہم شریروں میں سے اور پکڑا تھا ہمنے انکو مسخرہ أَمْ زَاغَتْ یا کند ہوئے ہیں عَنْهُمُ الْأَبْصَارُ دیکھنے انکے سے بینائیاں یعنی کیا وہ
موجود تو ہیں دوزخ میں لیکن ہماری آنکھیں انکو نہیں دیکھتی ہیں کیونکہ وہ انکو دیکھنے میں قصور کرتے ہیں اور منقول ہے کہ خدا تعالی مومنین کو جسوقت بہشت میں داخل کریگا اور وہ
بہشت کی لذتوں میں مشغول ہوں تو اسوقت انکے حال کو کفار کو دکھلائیگا تاکہ انکو یقین ہو کہ دوزخ میں نہیں ہیں اور رنج اور افسوس انکا زیادہ ہو إِنَّ ذَٰلِكَ
تحقیق کہ وہ یعنی جو کچھ کہ گزرا ہے احوال دوزخیوں کا اور گفتگو انکی لَحَقٌّ البتہ حق اور درست ہے تَخَاصُمُ أَهْلِ النَّارِ جھگڑنا اہل دوزخ کا یعنی ان کفار کا
اور انکے گمراہ کرنیوالونکا آپسمیں جھگڑنا جو کچھ کہ اوپر گزرا ہے سب حق ہے اور ہونیوالا ہے اور اب خدا تعالی اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم انکو
کہ إِنَّمَا أَنَا سوائے اسکے نہیں کہ میں تمکو مُنذِرٌ ڈرانیوالا ہوں عذاب خدا سے وَمَا مِنْ إِلَٰهٍ اور نہیں ہے کوئی معبود کہ قابل پرستش کے ہو إِلَّا اللَّهُ
الْوَاحِدُ سوائے خدا ایک کے کہ وہ اپنی ذات اور صفات میں کوئی شریک نہیں رکھتا ہے الْقَهَّارُ قہر کرنیوالا ہے ہر چیز پر اپنی قدرت کاملہ سے رَبُّ السَّمَاوَاتِ
وَالْأَرْضِ پروردگار پیدا کرنیوالا آسمانونکا اور زمین کا وَمَا بَيْنَهُمَا اور سب چیز کا کہ درمیان ان دونوں کے ہے جن اور انسان اور حیوانات اور پہاڑ اور درختوں کا
الْعَزِيزُ غالب کفار کے عذاب کرنے پر کہ ہرگز مغلوب نہیں الْغَفَّارُ بخشنے والا گنہگاروں کا جو کہ گناہوں سے توبہ کرتے ہیں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اپنی امت کے لوگوں کو
هُوَ وہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے حال عذاب کا اور آخرت کا اور یا جو کچھ کہ میں دعوی کرتا ہوں خدا کے ایک ہونیکا اور اپنے پیغمبر ہونیکا وہ نَبَأٌ عَظِيمٌ خبر بڑی ہے کہ
أَنتُمْ تم اپنی جہالت اور غفلت کی سبب سے عَنْهُ مُعْرِضُونَ اس سے منہ پھیرنیوالے ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد نبا عظیم سے امیر المومنین
علیہ السلام ہیں مَا كَانَ لِيَ نہ تھا واسطے میرے مِنْ عِلْمٍ علم پہلے اس سے بِالْمَلَإِ الْأَعْلَىٰ ساتھ گروہ بلند کے کہ وہ ملائکہ اور ابلیس اور آدم ہے اور تمام نہ
جانتا تھا اور جو کچھ انمیں گفتگو ہوئی تھی اسکو میں نہیں جانتا تھا إِذْ يَخْتَصِمُونَ جسوقت کہ جھگڑتے تھے وہ کہ ملائکہ تو کہتے تھے کہ أَتَجْعَلُ فِيهَا مَن يُفْسِدُ فِيهَا اور آدم
کہتا تھا کہ انکو میں واقف ہوں باسماء انکے اور جسوقت ابلیس کو کہا گیا کہ تو آدم کو سجدہ کر تو وہ کہتا تھا کہ انا خیر منہ پس میری نبوت کے ثابت ہونیمیں اس سے زیادہ روشن اور کیا دلیل ہوگی کہ میں قصہ
ملائکہ اور آدم اور ابلیس کا بیان کرتا ہوں اس طرح سے کہ جسطرح پہلی کتابوں کے بیچ موجود ہے کہ کسی کتاب کو میں نے مطالعہ کیا ہے اور نہ کسی استاد سے سنا ہے پس معلوم ہوا کہ یہ قصہ بذریعہ
وحی کے حاصل ہوا ہے اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ کس چیز میں جھگڑتے تھے ملاء اعلی والے میں نے کہا کہ میں نہیں جانتا فرمایا کہ جھگڑا کیا

ع ۴ ۱۴

انہوں نے کفارات میں اور درجات میں لیکن کفارات تو پورا اور کامل کرنا وضو کا ہے صبح کے وقت سردی میں اور قدم اٹھانا طرف جماعتوں کی نماز کے اور بعد ادا کرنے ایک نماز کے دوسری نماز کا منتظر ہونا اور لیکن درجات ظاہر کرنا اسلام کا ہے اور کھلانا کھانیکا ہے اور پڑھنا نماز کا شب کو جسوقت کہ آدمی سوتے ہیں یعنی وہ پہلی چیزیں جنکا ہم نے ذکر کیا ہے گناہوں کا کفارہ ہیں اور پچھلی چیزوں سے درجے بلند ہوتے ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے حدیث معراج کے اخیر میں منقول ہے کہ رسول خدا صلعم سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے تو جبرئیل آگے چلنے سے رہ گئے حضرت نے فرمایا کہ اے جبرئیل اس جگہہ تو مجھکو تنہا چھوڑتا ہے کہا کہ تشریف لیجاؤ آگے کو قسم ہے خدا کی اس مقام پر پہنچے ہو تم اے رسول خدا کہ مخلوقات خدا میں سے کوئی اس مقام پر نہیں پہنچا ہے اور پروردگار کے نور میں سے میں نے دیکھا اور میرے اور اُسکے درمیان ایک سبحہ حائل ہوا کسی نے امام علیہ السلام سے پوچھا کہ سبحہ کیا چیز ہے پس اپنی انگلی سے طرف زمین کے اور اپنے ہاتھ سے طرف آسمان کے اشارہ کیا اور تین مرتبہ فرمایا کہ جلال ربی اور حضرت رسول خدا فرماتے ہیں کہ خدا نے مجھسے فرمایا کہ محمد میں نے کہا کہ لبیک اے پروردگار میرے فرمایا کہ کس چیز میں جھگڑا کیا ملا اعلیٰ نے میں نے کہا کہ پاک ہے تو اے پروردگار میرے مجھکو اسکا علم نہیں ہے اور میں جانتا ہوں کہ جو تو نے مجھکو سکھایا ہے اور دست قدرت میرے شانوں کے درمیان رکھا کہ میں نے اسکی خنکی کو اپنے سینہ کے درمیان پایا پس جو کہ نہ پوچھیگا تو مجھسے اُس چیز کو کہ گزر گئی ہے اور اُس چیز کو کہ باقی رہی ہے مگر تعلیم کرونگا میں تجھکو اور بتلا دونگا وہ تجھکو پس فرمایا کہ اے محمد کس چیز میں جھگڑا کیا ملا اعلیٰ نے کہا کہ کفارات میں اور درجات میں اور حسنات میں پس فرمایا کہ اے محمد منقطع ہوا کھانا تیرا اور گزر گئی نبوت تیری پس کون شخص ہے وصی تیرا میں نے کہا کہ اے پروردگار میرے تیری خلقت کو میں نے آزمایا پس کسی آدمی کو میں نے اپنا فرمانبردار زیادہ علی کے سوا نہ دیکھا فرمایا کہ میرا زیادہ فرمانبردار بھی وہی ہے اور پھر رسول خدا نے کہا کہ اے پروردگار میرے میں نے تیری خلقت کو آزمایا زیادہ دوست اپنا سوائے اُسکے کسی کو نہ پایا فرمایا کہ میرا بھی زیادہ دوست وہی ہے پس خوشخبری دے تو اے محمد اسکو کہ وہ علم ہے میری ہدایت کا اور امام ہے میرے دوستوں کا اور نور ہے اُس شخص کے واسطے جو فرمانبرداری کرے میری اور وہ کلمہ کہ لازم کیا ہے میں نے اسکو متقیوں کو جو شخص کہ دوست رکھے اسکو وہ دوست رکھے مجھکو اور جو کوئی دشمن رکھے اسکو وہ دشمن رکھے مجھکو اور خاص کیا میں نے اسکو ایسی چیز کے ساتھ میں نے کہا کہ اے پروردگار وہ بھائی میرا ہے اور مصاحب میرا اور وزیر میرا اور وارث میرا اور فرمایا کہ کہہ تو اے محمد صلعم اِنْ یُّوْحٰۤی اِلَیَّ نہیں وحی کیجاتی ہے طرف میری اِلَّاۤ اَنَّمَاۤ اَنَا مگر اسواسطے کہ تحقیق نہیں ہوں میں مگر نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ڈرانیوالا ظاہر تاکہ تمکو باریکی گمراہی سے باہر نکالوں اور اب جھگڑے کو ابلیس کے بیان کرتا ہے کہ یاد کر تو اے محمد صلعم اِذْ قَالَ رَبُّكَ جبوقت کہا پروردگار تیرے نے لِلْمَلٰٓئِكَةِ واسطے فرشتوں کے کہ اِنِّیْ خَالِقٌ بَشَرًا تحقیق میں پیدا کرنیوالا ہوں آدمی کو کہ صفات اُس کی میں نے تم سے بیان کی تھی اور کہا تھا کہ پیدا کرونگا میں اسکو اور اب ضرور پیدا کرونگا میں اسکو مِّنْ طِیْنٍ مٹی سے اور مراد اُس سے پیدائش آدم کی ہے اور فرمایا کہ فَاِذَا سَوَّیْتُهٗ پس جبوقت کہ درست کروں میں اسکو بنا کر وَنَفَخْتُ فِیْهِ مِنْ رُّوْحِیْ اور پھونکوں میں بیچ اُس کے روح اپنی سے کہ جسے میں نے پیدا کیا ہے اور خاص کیا ہے اسکو فَقَعُوْا لَهٗ پس گر پڑو تم واسطے اُسکے سٰجِدِیْنَ جبوقت کہ سجدہ کرنیوالے ہو یعنی آدم کو تعظیم کا سجدہ کرو اور جبوقت خدا نے آدم کا پتلا بنا کر اُسمیں روح کو پھونکا اور زندہ کیا تو فَسَجَدَ الْمَلٰٓئِكَةُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ پس سجدہ کیا فرشتوں نے کل اُنکے نے سب نے آدم کو اور کسی نے انکار نہ کیا اِلَّاۤ اِبْلِیْسَ مگر شیطان نے اِسْتَكْبَرَ تکبر کیا اور اپنے تئیں بڑا جانا اور سجدہ کرنے سے انکار کیا وَكَانَ اور تھا وہ شیطان پہلے سے اور یا ہو گیا حکم کے نہ بجا لانے سے مِنَ الْكٰفِرِیْنَ کفر کرنیوالوں میں سے کہ خدا کا کہنا نہ مانا اور جسوقت شیطان نے سجدہ کرنے سے انکار کیا تو قَالَ کہا خدا تعالیٰ نے اُس سے کہ یٰۤاِبْلِیْسُ مَا مَنَعَكَ اے ابلیس کس چیز نے منع کیا تجھکو اَنْ تَسْجُدَ لِمَا خَلَقْتُ اس سے کہ سجدہ کرے تو واسطے اُس چیز کے کہ پیدا کیا ہے میں نے اسکو بِیَدَیَّ ساتھ دونوں ہاتھوں اپنے کے یعنی میں نے خود اسکو پیدا کیا ہے بدوں ماں اور باپ کے اور بے مدد غیر کے اور یا یہ کہ میں نے اُس کو اپنے دست قدرت سے پیدا کیا ہے اَسْتَكْبَرْتَ کیا تکبر کیا تو نے اور یہیں بھی ہمزہ استفہام کا ہے اور ہمزہ وصلی ساقط ہو گیا ہے یعنی کیا بدوں استحقاق کے تکبر کیا تو نے اَمْ كُنْتَ مِنَ الْعَالِیْنَ یا ہے تو بلند مرتبہ ہونیوالوں میں سے کہ وہ استحقاق بلندی کا رکھتے ہیں قَالَ کہا ابلیس نے کہ اَنَا خَیْرٌ مِّنْهُ میں بہتر ہوں اُس آدم سے کہ خَلَقْتَنِیْ مِنْ نَّارٍ پیدا کیا ہے تو نے مجھکو آگ سے کہ وہ لطیف اور نورانی ہے وَخَلَقْتَهٗ مِنْ طِیْنٍ اور پیدا کیا تو نے اسکو مٹی سے کہ وہ نہایت کثیف اور تاریک ہے اور جسوقت کہ آگ افضل ہوتی مٹی سے تو افضل کیونکر سجدہ کرے اپنے سے کم مرتبہ والی چیز کو اور ابلیس نے سمجھنے میں بڑی غلطی کی کہ اگر اُس مٹی کی نورانیت کی طرف لحاظ کرتا تو کبھی ایسا نہ کہتا اور ذکر اِس کا سورۂ اعراف میں گزر گیا ہے اللہ تعالیٰ نے یہ اُس سے سنکر قَالَ کہا کہ فَاخْرُجْ مِنْهَا پس

نکل تو ان فرشتوں میں سے یا بہشت میں سے فَاِنَّکَ رَجِیْمٌ ۝ پس تحقیق تو راندہ ہوا ہے رحمت سے اور کرامت ہماری سے وَاِنَّ عَلَیْکَ لَعْنَتِیْۤ اور تحقیق کہ
اوپر تیرے لعنت میری ہے اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ۝ تا روز جزا یعنی ہمیشہ تجھ پر لعنت میری ہے اور قیامت میں لعنت اُسپر دو چند ہوگی ابلیس نے جسوقت یہ سنا تو قَالَ کہا
رَبِّ اے پروردگار میرے جسوقت کہ اپنی رحمت سے تونے مجھکو نا اُمید کیا ہے تو فَاَنْظِرْنِیْۤ پس مہلت دے تو مجھکو یعنی زندہ رکھ تو مجھکو اِلٰی یَوْمِ
یُبْعَثُوْنَ ۝ اُس روز تک کہ اُٹھائے جائیں زندہ کرکے یعنی قیامت تک مجھکو موت مت دے قَالَ کہا خدا نے اُسکے جواب میں کہ فَاِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ ۝
پس تحقیق تو مہلت دئے گیوں میں سے اِلٰی یَوْمِ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ ۝ تا روز وقت معلوم کہ وہ پھونکنا صور اول کا ہے کہ اُسوقت سب مر جاوینگے اور جسوقت ابلیس نے
وعدہ مہلت کا سنا تو قَالَ کہا کہ فَبِعِزَّتِکَ پس قسم ہے غالب ہونے تیرے کی جسطرح سے کہ مجھ سے ہو سکیگا لَاُغْوِیَنَّهُمْ البتہ گمراہ کرونگا میں اولاد آدم کی
یعنی آدمیوں کو میں گمراہ کرونگا اَجْمَعِیْنَ ۝ سب کو اِلَّا عِبَادَکَ مِنْهُمُ مگر بندوں تیرے کو اُنہیں سے کہ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ جو خالص کئے گئے ہیں کفر اور
گناہوں سے اور بخلوص دل تجھ پر ایمان لائے ہیں اور خالص تیرے ذکر میں ہیں تیرے سوا اُنپر میرا قابو نہ چلیگا مراد اُن لوگوں سے انبیا اور ائمہ ہدیٰ علیہم السلام ہیں کہ معصوم اور گناہ سے
پاک ہیں قَالَ کہا خدا تعالیٰ نے اُسکے جواب میں کہ فَالْحَقُّ پس میں حق ہوں نہ باطل اور یہ خبر ہے مبتدا محذوف کی اور یا یہ کہ خبر اسکی محذوف
ہے یعنی پس حق قسم میری ہے وَالْحَقَّ اَقُوْلُ ۝ اور حق کہتا ہوں میں اور یہ حق مفعول ہے اقول کا اور بعضے حق اول کو بھی منصوب پڑھتے ہیں فعل مضمر سے اور اب
قسم کو بیان کرتا ہے کہ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ البتہ پُر کرونگا میں دوزخ کو مِنْکَ تجھ سے اے ابلیس اور سارے شیطانوں سے وَمِمَّنْ تَبِعَکَ اور اُن لوگوں سے
کہ پیروی کی ہے اُنہوں نے تیری مِنْهُمْ اُنہیں سے یعنی آدمیوں میں سے اَجْمَعِیْنَ ۝ سب یعنی جن آدمیوں نے کہ تیری پیروی کی ہے اور میرے کہنے کو نہ مانا مگر تیرے کہنے پر چلے
ہیں اُن سب سے دوزخ کو بھرونگا تیرے ہمراہ اور اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کفار مکہ کو کہ مَاۤ اَسْـَٔلُکُمْ عَلَیْهِ نہیں
سوال کرتا ہوں میں تم سے اوپر اُس رسالت کے یعنی احکام خدا کے پہنچانے پر اور راہ حق کے بتلانے پر میں تم سے طلب نہیں کرتا ہوں مِنْ اَجْرٍ کوئی اُجرت اور مزدوری کہ اُسکے عوض
میں تم مجھکو کچھ مال دو وَّمَاۤ اَنَا اور نہیں ہوں میں مِنَ الْمُتَکَلِّفِیْنَ ۝ تکلف اور بناوٹ کرنیوالوں میں سے کہ مجھ میں لیاقت ایک پیغمبر کی نہو اور اُسکا میں اپنے میں دعویٰ
کروں کہ مجھ میں لیاقت رسول ہونیکی نہ رکھتا ہوں اور تم سے میں کہوں کہ میں رسول خدا کا ہوں اور قرآن کی آیتوں کو اپنے جی سے بنا لاؤں یہ امر ہرگز نہیں ہے اِنْ
هُوَ نہیں ہے وہ قرآن اِلَّا ذِکْرٌ مگر نصیحت خدا کی جانب سے لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ واسطے عالم کے لوگوں کے کہ وہ جن اور انسان ہیں اور جناب رسول خدا صلعم نے
فرمایا ہے کہ واسطے تکلف کرنیوالے کے تین علامتیں ہیں ایک تو یہ کہ جو کوئی اُس سے مرتبہ میں فوقیت رکھتا ہے اور بلند ہے اُس سے وہ نزاع رکھتا ہے اور دوسرے یہ کہ لیتا ہے اُس چیز کو کہ جس کے لینے کی
قدرت نہیں رکھتا ہے اور تیسرے یہ کہ کہتا ہے آدمیوں سے اُس امر کو کہ نہیں جانتا ہے جسکو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بعضے علما وہ ہیں کہ فتوی دیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ تم ہم سے سوال کرو
اور ایک ف بھی درست نہیں کہہ سکتے ہیں اور خدا تعالیٰ نہیں دوست رکھتا ہے تکلف کرنیوالوں کو یہی لوگ پیچ طبقہ چھٹے دوزخ کے ہیں وَلَتَعْلَمُنَّ نَبَاَهٗ اور البتہ جانوگے
تم خبر اُس قرآن کی یعنی راستی اور حق ہونا اُن باتوں کا کہ جو اُسمیں مذکور ہیں اُسکو جانوگے تم اور اُسکے صدق سے مطلع ہوگے تم بَعْدَ حِیْنٍ ۝ بعد ایک وقت کے کہ وہ وقت موت کا
ہے یا بعث قیامت یا وقت ظاہر ہونے صدق کا آل محمد صلعم کے

سُوْرَۃُ الزُّمَرِ

یہ سورہ مکی ہے اور اُسمیں پچھتر آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ
زمر کو پڑھے حقتعالیٰ اُسکو بزرگی دنیا اور آخرت کی بخشے اور غالب کرے اُسکو بدون مال اور کنبہ کے آدمیوں پر سو جبکہ جو کوئی اُسکو دیکھے ہیبت اُسکی اُسکے دل پر غالب ہو اور اُسکے بدن کو
دوزخ پر حرام کرے اور ہزار شہر بہشت میں اُسکے واسطے بنائے کہ ہر شہر میں ہزار محل ہوں اور ہر محل میں ہزار حوریں اور باجو اُسکے واسطے دو چشمہ جاری ہوں اور دو چشمہ جوش
کرنیوالے ہوں اور دو بہشتیں نہایت سبز ہوں بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ نازل کرنا کتاب کا یعنی قرآن کا نازل کرنا
محمد صلعم پر مِنَ اللّٰهِ خدا کی جانب سے ہے الْعَزِیْزِ کہ غالب ہے تمام خلقت پر ہر حال میں الْحَکِیْمِ ۝ حکمت والا ہے احکام میں اور تنزیل الکتاب مبتدا ہے اور من اللہ
خبر اُسکی ہے اور یا تنزیل الکتاب خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہذا تنزیل الکتاب اور مفعول مطلق بھی ہو سکتا ہے فعل محذوف کا اِنَّاۤ اَنْزَلْنَاۤ بتحقیق ہم نے نازل کیا ہے
اِلَیْکَ الْکِتٰبَ طرف تیرے کتاب کو کہ وہ قرآن ہے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے اور راستی کے نہ ساتھ باطل اور لغو کے فَاعْبُدِ اللّٰهَ پس پرستش کر تو خدا کو
مُخْلِصًا لَّهُ حقیقت کہ خالص کرنیوالا ہو تو واسطے اُس خدا کے الدِّیْنَ ۝ دین کو شرک اور ریا سے یعنی عبادت خالص واسطے خدا کے کر بدون آمیزش کسی دوسری چیز کے

خطاب ہے سو آنحضرت صلعم کیطرف ہے اور مراد اسے اُمّت کے لوگ ہیں ۲ اَلَا لِلّٰهِ الدِّيْنُ الْخَالِصُ خبردار ہو کہ واسطے خدا کے دین خالص ہے کہ اسکو عبادت کرنی چاہئے خالص اور
پاک شرک و ریا سے وَالَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اور وہ لوگ کہ پکڑا ہے یعنی اختیار کیا ہے انہوں نے مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَاۗءَ سوائے اُس خدا کے دوستوں کو یعنی کہ دوستی انکی اس گمان سے
رکھتے ہیں کہ یہ معبود ہمارے ہیں مثل ملائکہ و عیسی اور عزیر اور آفتاب اور ماہتاب اور بتوں کے اور اپنے عقاد باطل سے کہتے ہیں کہ مَا نَعْبُدُهُمْ نہیں عبادت کرتے ہیں ہم اُن
غیروں کی اِلَّا لِيُقَرِّبُوْنَآ مگر واسطے اسکے کہ نزدیک کریں وہ معبود ہمکو اِلَى اللّٰهِ طرف خدا کے زُلْفٰى نزدیک کرنا یعنی ہم اسواسطے انکو عبادت کرتے ہیں کہ یہ معبود ہمارے ہماری
شفاعت کریں کہ انکے سبب سے ہم مقرب درگاہ خدا کے ہوں اِنَّ اللّٰهَ يَحْكُمُ تحقیق خدا حکم کریگا حق اور عدالت کے ساتھ بَيْنَهُمْ درمیان انکے بروز قیامت
فِيْ مَا هُمْ فِيْهِ بیچ اس چیز کے کہ وے بیچ اُسکے يَخْتَلِفُوْنَ خلاف کرتے ہیں کہ یہود اور نصاریٰ اور مجوس اور تمام مشرکین آپسمیں اختلاف کرتے ہیں اور سوائے خدا کے
اپنے اپنے معبود کو حق جانتے ہیں قیامت کے روز انکو اپنے عقاد باطل کا حال معلوم ہوجائیگا اور اس اعتقاد باطل کی جہت سے وہ سب دوزخ کو روانہ ہو کر عذاب آتش دوزخ میں
گرفتار ہونگے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا لَا يَهْدِيْ نہیں ہدایت کرتا ہے اور نہیں دکھلاتا ہے راہ بہشت کی یعنی بہشت کو نہیں پہنچاتا ہے مَنْ هُوَ اُس شخص کو کہ وہ كٰذِبٌ
دروغ گو ہے باطل معبودوں کی شفاعت کے دعوے میں كَفَّارٌ کفر کرنیوالا اور ناشکری کرنیوالا خدا کی نعمتوں کا اور اُسکی وحدانیت کا انکار کرتا ہے اور اب خدا تعالیٰ اُن
لوگوں کے رد میں فرماتا ہے کہ جو دعویٰ کرتے تھے کہ ملائکہ دختران خدا ہیں اور عیسیٰ پسر خدا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ لَوْ اَرَادَ اللّٰهُ اگر ارادہ کرتا خدا برسبیل فرض اَنْ يَّتَّخِذَ
وَلَدًا یہ کہ پکڑے یعنی اختیار کرے فرزند کو جیسے کہ شرک کرنیوالے دعویٰ کرتے ہیں اور کہتے ہیں تو اس صورت میں لَّاصْطَفٰى البتہ برگزیدہ کرتا مِمَّا يَخْلُقُ اُس چیز سے
کہ پیدا کرتا ہے مَا يَشَاۗءُ جو کچھ چاہتا ہے جسکو کہ وہ چاہیں اُسکو فرزند اپنا اختیار کرے اور جو کچھ موجود ہے سب اُسکا پیدا کیا ہوا ہے اور درمیان پدر اور پسر کے ایک جنس ہونا
شرط ہے اور جو چیز کہ مخلوق ہے وہ مشابہ اور ہمجنس خالق کے ہو نہیں سکتی پس بے شبہ سُبْحٰنَهٗ پاک ہے وہ خدا فرزند اختیار کرنے سے هُوَ اللّٰهُ الْوَاحِدُ وہ خدا ہے
ایک الْقَهَّارُ قہر کرنیوالا سب سرکشوں زبردستوں پر اور خدا ایسا حق وہی ہے کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ پیدا کیا آسمانوں
کو اور زمین کو بِالْحَقِّ ساتھ حق کے نہ باطل اور لہو اور لعب کے واسطے بلکہ انکے پیدا کرنے میں علامتیں اُسکی قدرت کاملہ کی ہیں تاکہ تامل کرکے انکے پیدا کرنیوالے کو پہچانیں
يُكَوِّرُ الَّيْلَ داخل کرتا ہے رات کو عَلَى النَّهَارِ اوپر دن کے کہ دن کی رات ہوجاتی ہے وَيُكَوِّرُ النَّهَارَ اور داخل کرتا ہے دن کو عَلَى الَّيْلِ
اوپر رات کے کہ رات کا دن ہوجاتا ہے وَسَخَّرَ الشَّمْسَ اور حکم میں کیا آفتاب کو وَالْقَمَرَ اور ماہتاب کو کہ ایک طریق پر موافق اُسکے حکم کے چلتے ہیں كُلٌّ
يَّجْرِيْ ہر ایک چلتا ہے اپنے اپنے آسمان پر ایک راہ معین پر لِاَجَلٍ مُّسَمًّى واسطے ایک مدت نام رکھی گئی کے کہ وہ مدت معین انکے دورہ کی ہے اور یا یہ
کہ قیامت تک چلتے ہیں اور پھر بند ہوجائینگے ۲ اَلَا هُوَ الْعَزِيْزُ خبردار ہو کہ وہ خدا غالب ہے سب چیزوں پر الْغَفَّارُ بخشنے والا ہے کہ باوجود شرک اور گناہ کے
نعمت کو اپنی اُنسے چھینتا نہیں ہے اور عذاب کرنے میں انکے جلدی نہیں کرتا ہے ع چہ شکر گویمت اے کارساز بندہ نواز ٭ کہ جرم بندہ و ماں بر قرار میدارد خَلَقَكُمْ
پیدا کیا ہے تمکو اے آدمیو مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ جان ایک سے کہ وہ آدم ہے باپ تمہارا ثُمَّ جَعَلَ مِنْهَا پھر پیدا کیا اُس ایک تن سے اُسکے پہلو سے کہ پسلی بائیں کی
مٹی سے جو کچھ کہ اُسکا پتلا بناکر باقی رہی تھی زَوْجَهَا جوڑا اُسکا کہ وہ حوا ہے یہ نعمت تو سب نعمتوں میں بڑی تھی کہ انکو عدم سے وجود میں لایا اور اب سوا اُس نعمت
کے اور نعمتوں کا ذکر کرتا ہے کہ وَاَنْزَلَ لَكُمْ اور نازل کیا واسطے تمہارے یعنی پیدا کیا واسطے تمہارے اور یا معنی یہ ہیں کہ نازل کیا پانی کو کہ سبب گھانس وغیرہ کے پیدا
ہونیکا ہے کہ چارہ حیوانات کو ہے اور بعد اُسکے پیدا کیا واسطے تمہارے مِّنَ الْاَنْعَامِ چارپایوں میں سے ثَمٰنِيَةَ اَزْوَاجٍ آٹھ کو کہ جوڑے ہیں آپسمیں کہ نر ہے اور ایک
مادہ اور وہ آٹھ دو گوسفند میں کہ ایک نر ہے اور ایک مادہ ہے اور دو شتر میں کہ ایک نر ہے اور ایک مادہ ہے اور دو گاؤ میں کہ ایک نر ہے اور ایک وہ مادہ ہے اور دو بکریاں ہیں کہ ایک نر ہے
اور ایک مادہ ہے اس طرح سے وہ آٹھ جوڑے ہیں اور جوڑے آٹھ نہیں ہیں اور یا یہ کہ جوڑے سب ہی آٹھ ہیں لیکن وہ اسطرح ہونگے کہ ایک جوڑا گوسفند شہری کا اور ایک جوڑا گوسفند صحرائی
کا اور اسیطرح گاؤ شہری اور صحرائی اور بکری شہری اور صحرائی اور شتر بختانی اور اعرابی یہ آٹھ جوڑے ہوئے اور اب آدمیوں کی پیدائش کا حال بیان کرتا ہے کہ يَخْلُقُكُمْ پیدا کرتا ہے
تمکو فِيْ بُطُوْنِ اُمَّهٰتِكُمْ بیچ پیٹوں ماؤں تمہاری کے خَلْقًا مِّنْۢ بَعْدِ خَلْقٍ پیدا کرنا بعد ایک پیدا کرنیکے یعنی نطفہ کو خون کرتا ہے اور خون کو گوشت اور پھر ہڈیاں
پیدا کرکے ان پر گوشت چڑھاتا ہے فِيْ ظُلُمٰتٍ ثَلٰثٍ بیچ اندھیروں تین کے کہ ایک اندھیرا انکے پیٹ کا ہے اور ایک اندھیرا رحم کا کہ جس جگہ بچہ پیٹ میں رہتا ہے اور ایک اندھیرا مشیمہ کا

یعنی اُس کمال کلھو جیسے پر لپٹی رہتی ہے اور یہ پیدا ہونے کے اُسکو اُس سے جدا کرتے ہیں **ذٰلِکُمُ** وہ کہ جس نے یہ چیزیں پیدا کیں ہیں **اللّٰہُ رَبُّکُمْ** خدا ہے پروردگار تمہارا
اور پیدا کرنیوالا تمہارا اور ذٰلکم مبتدا ہے اور اللہ خبر ہے اُسکی اور ربکم بدل ہے اللہ سے **لَهُ الْمُلْكُ** واسطے اُسکے ہے بادشاہی تمام مخلوقات پر **لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ**
نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش کے سوا اُسکے **فَاَنّٰى تُصْرَفُوْنَ** پس کہاں پھرے جاتے ہو تم راہ حق سے کہ وہ توحید خدا کی ہے اور شرک کی طرف جھکتے ہو اور رغبت کرتے ہو
اِنْ تَكْفُرُوْا اگر کافر ہو جاؤ تم اے مکہ والو اور ناشکری اُسکی نعمتوں کی کرو تم جو چاہو کرو **فَاِنَّ اللّٰهَ غَنِيٌّ** پس تحقیق کہ خدا بے پرواہ ہے **عَنْكُمْ** تمہارے ایمان تمہارے سے
اور شکرگزاری تمہاری سے پس کفر اور ناشکری تمہاری اُسکو ضرر نہیں کرتی ہے بلکہ ضرر اُسکا تمہاری ہی جانوں پر ہے **وَلَا يَرْضٰى لِعِبَادِهِ الْكُفْرَ** اور نہیں پسند کرتا ہے خدا
واسطے بندوں اپنے کے کفر کو اور جسوقت کہ کفر پسند نہ کیا تو بندوں کے کفر کا خالق بھی نہو گا اسواسطے کہ یہ کب ہو سکتا ہے کہ جس چیز کو پسند نہ کرے اُسکو پیدا کرے پس باطل ہوا قول
اُن لوگوں کا کہ جو کہتے ہیں کہ خالق کفر کا بھی خدا ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ خدا تعالی ارادہ نہیں کرتا ہے اُس کفر کا کہ جو بندہ سے واقع ہوتا ہے سو اسواسطے کہ اگر اُسکا ارادہ کرتا تو جسوقت وہ
بندہ سے واقع ہوتا اُسوقت بندہ کے واسطے اُسکو پسند بھی کرتا سو اسواسطے کہ جسوقت ہمارا ارادہ ہے کسی آدمی سے کفر واقع ہو تو ہم اُس سے راضی بھی ہونگے اور خدا تعالی تو پسند نہیں کرتا ہے واسطے
بندہ کے کفر کو پس ارادہ بھی نہ کریگا بندہ کے کفر کا **وَاِنْ تَشْكُرُوْا** اور اگر شکر کرو تم خدا کی نعمتوں کا خصوصًا ایمان کی نعمت کا تو **يَرْضَهُ لَكُمْ** پسند کرے گا اُسکو واسطے
تمہارے کہ وہ موجب زیادتی نعمت کا ہے اور یرضہ کے آخر میں سے الف ساقط ہو گیا ہے جزا ہونیکی جہت سے اور ابو عمر نے اُسکی ہا کو ساکن پڑھا ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر اور
خلف اور نافع نے ہا کو مضموم پڑھا ہے **وَلَا تَزِرُ وَازِرَةٌ** اور نہیں بوجھ اُٹھاتا ہے کوئی بوجھ اُٹھانیوالا **وِّزْرَ اُخْرٰى** بوجھ دوسرے نفس کا یعنی ایک آدمی
دوسرے آدمی کا گناہ نہیں اُٹھا سکتا ہے کہ اپنے ذمہ کسی دوسرے کے گناہ کو لے اور نہ ایک کی عوض دوسرے کو سزا ہو سکتی ہے کہ عدل کے برخلاف ہے پس ہر شخص سے مواخذہ اُسی کے
گناہ کا ہوگا نہ دوسرے کے گناہ کا ہوگا **ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ مَّرْجِعُكُمْ** پھر طرف پروردگار تمہارے کے ہے جگہ پھرنے تمہارے کی واسطے جزائے اعمال نیک اور بد کے **فَيُنَبِّئُكُمْ**
پس خبر دیگا تمکو **بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ** ساتھ اُس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا میں **اِنَّهٗ** تحقیق کہ وہ سبحانہ تعالی **عَلِيْمٌ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ**
جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ سینہ کے باتوں کے پس اعمال تمہارے اُس سے کیونکر پوشیدہ ہونگے اور کہتے ہیں کہ عتبہ بن ربیعہ اور یا ابو حذیفہ ایک بلا میں گرفتار ہوئے اور بعد اُسکے
اُنہوں نے خدا کی طرف رجوع کی اور بت پرستی کو ترک کیا اور جسوقت بلا دفع ہوتی اور نعمت حاصل ہوئی تو پھر مرتد ہو گئے اور کفر اور شرک کو اختیار کیا اور لوگوں کو گمراہ
کرنے لگے خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی **وَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ** اور جسوقت پہنچتا ہے آدمی کو یعنی عتبہ کو یا ابو حذیفہ کو **ضُرٌّ** کوئی ضرر مثل بیماری
یا قحط یا فقیری کے تو **دَعَا رَبَّهٗ** پکارتا ہے پروردگار اپنے کو **مُنِيْبًا اِلَيْهِ** کہ رجوع کرنیوالا ہے طرف اُسکے اور فریاد کرنیوالا اور توبہ کرنیوالا ہے غیر کی عبادت کو ترک کرکے اور
منیبًا حال واقع ہوا ہے **ثُمَّ اِذَا خَوَّلَهٗ** پھر جسوقت دی اُسکو خدا تعالی نے **نِعْمَةً مِّنْهُ** نعمت اپنے پاس سے یعنی اُس بلا کو نعمت سے بدل کیا تو **نَسِيَ**
مَا كَانَ بھول گیا اُس چیز کو یعنی اُس ضرر کو کہ تھا کہ **يَدْعُوْٓا اِلَيْهِ** پکارتا تھا طرف اُسکے خدا کو **مِنْ قَبْلُ** پہلے اس سے کہ کسیطرح اُس ضرر کو دور کر دے **وَجَعَلَ لِلّٰهِ**
اور کر دیتے ہیں نے واسطے خدا کے **اَنْدَادًا** شریک **لِّيُضِلَّ** تاکہ گمراہ کرے آدمیوں کو **عَنْ سَبِيْلِهٖ** راہ اُسکی سے یعنی خدا کی راہ سے کہ وہ دین اسلام ہے اور
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت ابو الفضیل کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ وہ جناب رسولخدا کو ساحر جانتا تھا اور جسوقت اُسکو کوئی ضرر پہنچتا تھا تو خدا کیطرف رجوع کرتا
تھا اور جو کچھ رسولخدا کو کہتا تھا اُس سے توبہ کرتا تھا اور جسوقت اُسکو کوئی نعمت مثل عافیت کے حاصل ہوتی تھی تو اُس توبہ کو بھول جاتا تھا اور رسولخدا کو پھر جادوگر کہنے لگتا تھا فرمایا
ہے خدا نے **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم اُس کافر کو کہ **تَمَتَّعْ** فائدہ اُٹھا تو **بِكُفْرِكَ** ساتھ کفر اپنے کے **قَلِيْلًا** تھوڑا سا یعنی تھوڑے دنوں تک کہ وہ دن دنیا کے ہیں اور
قلیلًا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی تمتعًا قلیلًا اور وہ مفعول مطلق تمتع کا ہے یعنی چند روز دنیا کے مال سے فائدہ اُٹھا کہ عنقریب فنا ہونیوالا ہے **اِنَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ النَّارِ**
تحقیق کہ تو صاحبوں دوزخ کے سے ہے پس کیا یہ کافر بہتر ہے **اَمَّنْ هُوَ** یا وہ شخص کہ وہ **قَانِتٌ** دعا کرنیوالا نماز میں کھڑے ہو کر یا ہمیشہ عبادت کرنیوالا ہے **اٰنَآءَ الَّيْلِ**
ساعتوں رات میں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اُس سے وہ شخص ہے کہ نماز تہجد پڑھنے والا ہے کہ نماز شب میں **سَاجِدًا** سجدہ کرنیوالا ہے **وَّقَآئِمًا** اور
کھڑا ہونیوالا ہے شب کو عبادت خدا میں کہ کبھی سجدہ کرنیوالا اور کبھی کھڑے ہو کر ذکر خدا کرنیوالا ہے اور ساجدًا اور قائمًا حال واقع ہوئے ہیں اور باوجود اس عبادت کے
يَحْذَرُ الْاٰخِرَةَ ڈرتا ہے وہ عذاب آخرت سے **وَيَرْجُوْا رَحْمَةَ رَبِّهٖ** اور اُمید رکھتا ہے رحمت پروردگار اپنے کی یعنی ہر قدر تو عبادت کرتا ہے اور پھر درمیان

خوف اور اُمید کے ہے کہ دونو کو برابر رکھتا ہے اور ایک کو دوسرے سے زیادہ نہیں کرتا ہے ہو سطے کہ اُمید کو زیادہ کرنا غناہ ہے خوف ہوتا ہے اور خوف کو زیادہ کرنا نا اُمید ہونا ہے اور یہ دونو امر ہیں اور حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا سے اسقدر خوف کرو کہ تجھکو گمان ہو کہ اگر تمام زمین کی باشندوں کی نیکیاں لاوے تو بھی قبول نکرے اور اُمید رکھو تو خدا سے ایسی کہ اگر تمام روئے زمین کے لوگونکے گناہ لیکر آئے تو بھی بخشدیگا **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم لوگو کو **هَلْ يَسْتَوِي** کیا برابر ہیں **الَّذِينَ يَعْلَمُونَ** وہ لوگ کہ جانتے ہیں اور یقین کرتے ہیں وحدانیت خدا کا **وَالَّذِينَ لَا يَعْلَمُونَ** اور وہ لوگ کہ نہیں جانتے ہیں حق تعالیٰ کی وحدانیت کو بلکہ انکار اسکا کرتے ہیں اپنے کفر اور سرکشی کی جہت سے **إِنَّمَا يَتَذَكَّرُ** سوائے اسکے نہیں کہ نصیحت پکڑتے ہیں ان آیتوں سے **أُولُو الْأَلْبَابِ** صاحب عقلوں کے کہ جو شک اور شبہ سے خالص عقلیں رکھتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ الذین یعلمون ہماری شان میں ہے اور الذین لا یعلمون ہمارے دشمنوں کے حق میں ہے اور اولو الالباب ہمارے شیعوں کی شان میں ہے اور دوسری روایت میں حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہمارا اور ہمارے شیعوں کا اور ہمارے دشمنوں کا ایک آیت میں ذکر کیا ہے جہاں فرمایا کہ هل یستوی الذین یعلمون الخ اور منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین قنبر کو ہمراہ لیکر ایک شب کوچہ میں پھرتے تھے ایک شخص کے دروازہ پر پہنچے ایک شخص اس آیت کو پڑھتا تھا امن هو قانت آناء اللیل ساجدا وقائما یحذر الآخرة ویرجوا رحمة ربه قنبر کہتا ہے کہ میں وہاں کھڑا رہا اور امیر المومنین آگے کو چلے گئے تھوڑی دور گئے تھے کہ پھر کر مجھکو دیکھا اور فرمایا کہ اے قنبر تو کیوں کھڑا ہے میں نے عرض کی کہ یا امیر المومنین اس گھر میں سے آواز حزین اور دردناک میرے کان میں آتی ہے فرمایا کہ اے قنبر سو یہ یقین والے کا ہے بے شک اسکی عبادت سے میں نے اس بات سے تعجب کیا اور اس گھر کے دروازہ پر نشان کرکے امیر المومنین کے ہمراہ وہاں سے چلا گیا دوسرے روز پھر وہاں گیا تو معلوم ہوا کہ وہ گھر ایک منافق کا ہے میں نے حضرت سے پوچھا کہ یا امیر المومنین تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ وہ منافق ہے فرمایا کہ پاسبان رعیت کا رعیت کو کیونکر نہ پہچانے اور عالم ان علوم اسرار کا کیونکر اس سے محروم ہو اور اسکے بعد حق تعالیٰ اپنے حبیب کی طرف خطاب کرتا ہے کہ **قُلْ** کہہ تو اے محمد صلعم مومنین سے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ **يَا عِبَادِيَ الَّذِينَ آمَنُوا** اے بندو میرے جو کہ ایمان لائے ہو میری وحدانیت اور پیغمبر کی نبوت پر **اتَّقُوا رَبَّكُمْ** ڈرو تم پروردگار اپنے سے طاعت کو اسکی لازم جانو اور فرمانبرداری اسکی بسر کرو کہ **لِلَّذِينَ أَحْسَنُوا** واسطے ان لوگوں کے کہ نیکی کی ہے انہوں نے **فِي هَذِهِ الدُّنْيَا** بیچ اس دنیا کے کہ اپنے غیر کو راہ خدا میں دیا ہے **حَسَنَةٌ** نیک ثواب ہے یعنی جنہوں نے دنیا میں نیکی کی ہے واسطے انکے آخرت میں ثواب نیک ہے اور طاعت اور اعمال نیک بجا لانے کی تاکید میں فرماتا ہے کہ **وَأَرْضُ اللَّهِ وَاسِعَةٌ** اور زمین خدا کی کشادہ ہے یعنی اگر وطن میں اعمال خیر بجا لانے کی تنگی ہو اور طاعت اور عبادت میں مشغول نہو سکتی ہو اور اسلام کے طریقوں کو ظاہر نہ کر سکتے ہو تو چاہئے کہ وہاں سے ہجرت کرو اور اسلام کے شہروں میں جا رہو اور بے خوف و خطر فراغت سے خدا کی عبادت میں مشغول ہو اور جس وقت کہ وطن کو چھوڑ کر دوسرے شہر میں جانا نہایت مشقت اور محنت رکھتا تھا تو اسواسطے تسکین کے فرماتا ہے کہ **إِنَّمَا يُوَفَّى الصَّابِرُونَ** سوائے اسکے نہیں کہ تمام اور پورا دئے جاتے ہیں صبر کرنیوالے ہجرت اور جدائی وطن پر **أَجْرَهُمْ** اجر اپنا **بِغَيْرِ حِسَابٍ** بے حساب کثرت سے کہ جسکی نہایت نہیں ہے اور کثرت کی جہت سے اسکا حساب نہیں ہو سکتا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ایک جماعت آدمیوں کی کھڑی ہوگی اور بہشت کے دروازہ کو جا کر کھٹکھٹائیں گے انکو کہا جائیگا کہ تم کون ہو وہ کہیں گے کہ ہم وہ ہیں کہ جو دنیا میں صبر کرتے تھے انسے پوچھا جائیگا کہ تم کس چیز پر صبر کرتے تھے وہ کہینگے کہ ہم صبر کرتے تھے خدا کی طاعتوں پر اور ہم صبر کرتے تھے گناہوں کے نکرنے پر اللہ تعالیٰ فرمائیگا کہ یہ سچ کہتے ہیں انکو بہشت میں داخل کرو اور یہی مراد ہے قول حق تعالیٰ سے انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب اور اصبغ بن نباتہ نے روایت کی ہے کہ ایک مرتبہ حضرت امام حسن علیہ السلام بیمار ہوئے میں حضرت امیر المومنین کے ہمراہ انکے پوچھنے کو گیا امیر المومنین نے فرمایا کہ کیا حال ہے اے فرزند رسول خدا کہا کہ الحمد للہ اے وصی محمد صلعم میں اپنے تئیں بہتر پاتا ہوں اور بعد اسکے فرمایا کہ مجھکو بٹھلاؤ جسوقت انکو بٹھلایا تو فرمایا کہ میں نے سنا ہے اپنے جد رسول خدا صلعم سے فرماتے تھے کہ اے فرزند میرے تحقیق کہ بہشت میں ایک درخت ہے کہ اسکو شجرة البلوی کہتے ہیں اور اس درخت کو اہل بلا کے نام زد کیا ہے اور بلا والوں کے واسطے ترازو اعمال کی کھڑی نکرینگے اور نامہ اعمال کو انکے واسطے نہ کھولینگے بلکہ ثواب صبر کا بے حساب انکو دینگے اور بعد اسکے یہ آیت تلاوت فرمائی انما یوفی الصابرون اجرهم بغیر حساب اور حضرت صادق علیہ السلام نے جناب رسول خدا صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ قیامت کے روز ترازو نیکے اعمال کو کھڑا کرینگے واسطے نماز پڑھنے والوں اور حج کرنیوالوں اور زکوٰۃ دینے والوں کے اور بعد اسکے جزائے اعمال انکو پوری اور کامل دینگے اور واسطے صبر کرنیوالوں بلا والوں کے کوئی ترازو کھڑی نکرینگے بلکہ ثواب انکو بے حساب دینگے اور حال انکا اس طرح پر ہوگا کہ جن لوگوں نے دنیا میں غم اور درد اور آزار نہیں چکھا ہے وہ آرزو کرینگے کہ کاش ہماری کھال مقراضوں سے کتری جاتی تاکہ ہم بلا والوں کے ہمراہ زیادتی درجہ کو پہنچتے اور منقول ہے کہ قیامت کے دن

ع ۱۵

نمازیوں کی جماعت کو کہ دنیا میں راہ خدا میں شہید ہوتے ہیں بہشت میں جانیکا حکم ہو جسوقت کہ وہ بہشت کے دروازہ پر پہنچینگے تو ایک جماعت کو دیکھیں گے بہشت کے بلند درجہ پر بیٹھی
ہوئی انکو دیکھکر کہیں گے کہ خداوند اہم نے اپنے فرزند انکو یتیم کیا اور تیری راہ میں ہم نے اپنی جانوں کو فدا کیا یہ کون ہیں کہ ہمسے پہلے بہشت میں پہنچے ہیں خطاب آویگا کہ یہ فقرا آل محمد صلعم کے
ہیں کہ تمنے تمام عمر میں ایکمرتبہ کفار کی تلواریں کھاکر شہادت پائی ہے اور یہ لوگ ایک روز میں ستر مرتبہ تیغ بلا اور تیر آزمائش کے کشتہ ہوتے تھے اور مرتبہ شہادت کا انکے
مرتبہ کو نہیں پہنچتا ہے اور کہتے ہیں کہ کفار مکہ نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ تو کسواسطے ایک دین نیا پیدا کرتا ہے اور ہمارے طریقہ کے تو برخلاف ہے اور تو کسواسطے پیروی اپنے قوم کے اشراف کی
نہیں کرتا ہے اور ہمارے بتوں کی تابعداری کی طرف کسواسطے رغبت نہیں کرتا ہے تاکہ ہم محنت تشویش سے رہائی پاتے یہ آیت نازل ہوئی چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے
محمد صلعم کہ اِنِّیْٓ اُمِرْتُ تحقیق میں حکم کیا گیا ہوں خدا کی جانب سے اَنْ اَعْبُدَ اللّٰہَ یہ کہ پرستش کروں میں خدا کو مُخْلِصًا لَّهُ الدِّیْنَ جسوقت کہ خالص کرنیوالا
ہوں واسطے اُسکے دین کو کفر اور شرک سے یعنی خدا کی توحید کے اعتقاد کرنیوالوں میں ہوں وَاُمِرْتُ اور حکم کیا گیا ہوں میں لِاَنْ اَكُوْنَ واسطے اسکے کہ ہوں میں
اَوَّلَ الْمُسْلِمِیْنَ اول فرمانبرداری کرنیوالوں کا یعنی سب سے پہلے میں فرمانبرداری کروں اور اسلام میں سب سے مقدم ہوں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان کفار سے
جو کہ چاہتے ہیں کہ تجھکو دین سے پھیر دیویں اِنِّیْٓ اَخَافُ تحقیق کہ میں ڈرتا ہوں اِنْ عَصَیْتُ رَبِّیْ اگر نافرمانی کروں میں پروردگار اپنے کی اسطرح کہ دین حق کو
چھوڑکر تمہارے دین کو اختیار کروں اگر میں ایسا کروں تو ڈرتا ہوں عَذَابَ یَوْمٍ عَظِیْمٍ عذاب دن بڑے سے کہ وہ دن قیامت کا ہے قُلِ اللّٰهَ کہہ تو اے محمد
صلعم کہ خدا کو اَعْبُدُ مُخْلِصًا پرستش کرتا ہوں میں جسوقت کہ خالص کرنیوالا ہوں لَّهٗ دِیْنِیْ واسطے اُسکے دین اپنے کو شرک اور کفر سے فَاعْبُدُوْا پس پرستش کرو
تم اے مشرکو مَا شِئْتُمْ مِّنْ دُوْنِهٖ جس چیز کو کہ چاہو سوائے اُسکے بتوں وغیرہ کو اور یہ آیت جہاد کی آیت سے منسوخ ہو گئی ہے اور مشرکوں نے بعد سننے اس کلام کے خفت
سے کہا کہ اے محمد صلعم تو نقصان اٹھاویگا تو نے کہ ہمارا دین تو نے اختیار نہ کیا اور تازہ مذہب تو نے اختیار کیا خدا فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ اِنَّ الْخٰسِرِیْنَ تحقیق نقصان
والے الَّذِیْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ ہیں کہ نقصان دیا انہوں نے اَنْفُسَهُمْ جانوں اپنی کو وَاَهْلِیْهِمْ اور لوگوں اپنوں کو یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے کہ اپنے
انفس انکو دوزخ کی آگ میں جلایا اور جو کہ انکے لوگوں میں سے کافر ہے انکو دوزخ میں جلتا دیکھینگے اَلَا ذٰلِكَ خبردار ہو کہ وہ نقصان مذکور کفار کا حقیقت میں هُوَ الْخُسْرَانُ
الْمُبِیْنُ وہ نقصان ظاہر ہے کہ قیامت کے لوگوں پر پوشیدہ نہ ہوگا لَهُمْ واسطے اُن نقصان والوں کے مِّنْ فَوْقِهِمْ ظُلَلٌ مِّنَ النَّارِ اوپر انکے سے
سائبان ہیں آگ کے وَمِنْ تَحْتِهِمْ ظُلَلٌ اور نیچے انکے سے سائبان ہیں آگ کے اس وہ کو کہ جو نیچے انکے ہیں اُنسے نیچے کے طبقہ میں اور بستر بھی انکے آگ کے ہیں ذٰلِكَ
یہ عذاب مذکور وہ ہے کہ یُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهٖ ڈراتا ہے خدا ساتھ اُسکے عِبَادَهٗ بندوں اپنے کو اپنی رحمت کی جہت سے تاکہ پرہیز کریں اور اُس عذاب سے خوف کریں
یٰعِبَادِ اے بندو میرے جسوقت کہ یہ عذاب تمہارے پیچھے لگا ہوا ہو تو فَاتَّقُوْنِ پس ڈرو تم مجھسے اور میرے عذاب کا خوف کرو اور کہتے ہیں کہ زمانہ کفر میں زید بن عمرو بن نفیل اور
سلمان فارسی اور ابوذر غفاری نے زبان کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ سے کھولی اور خدا کے وحدہ ہونیکا اقرار کیا اور اپنے باپ اور دادا کے مذہب سے بیزار ہوئے خدا تعالی نے انکی شان میں فرمایا
کہ وَالَّذِیْنَ اجْتَنَبُوا الطَّاغُوْتَ اور وہ لوگ کہ پرہیز کیا ہے انہوں نے شیطان سے اَنْ یَّعْبُدُوْهَا یہ کہ عبادت کریں وہ اُسکو یعنی اُسکی پیروی کریں یعنی شیطان کی وہ
پیروی نہیں کرتے ہیں اور اُسکے کہنے پر وہ نہیں چلتے ہیں بلکہ برخلاف اُسکی مرضی کے کرتے ہیں کہ شرک اور کفر کو وہ ترک کرتے ہیں وَاَنَابُوْٓا اِلَى اللّٰهِ اور رجوع کی انہوں نے
طرف خدا کے یقین کامل سے لَهُمُ الْبُشْرٰی واسطے انکے خوشخبری ہے ثواب کی کہ پیغمبر کی زبان سے سنتے ہیں اور وقت مرنیکے [illegible] فَبَشِّرْ عِبَادِ پس خوشخبری سناؤ تو اے
محمد صلعم بندوں میرے کو الَّذِیْنَ یَسْتَمِعُوْنَ الْقَوْلَ کہ سنتے ہیں بات حق کو کہ وہ قرآن ہے فَیَتَّبِعُوْنَ اَحْسَنَهٗ پس پیروی کرتے ہیں وہ نیک زیادہ اُس بات کی
یعنی اُسپر عمل کرتے ہیں اُسکو کہ اندر ہیں جو زیادہ نیک ہے اُسکو اختیار کرتے ہیں عوض لینے پر چنانچہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ وان تعفوا اقرب للتقوی اور راہ خدا میں پوشیدہ دینے کو
اختیار کرتے ہیں ظاہر دینے پر چنانچہ فرماتا ہے کہ وان تخفوها وتؤتوها الفقراء فهو خیر لکم اور اسیطرح ہر چیز کو اختیار کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ یہ گروہ کہ جو پیروی کرنیوالے زیادہ
نیک عمل کے ہیں الَّذِیْنَ هَدٰىهُمُ اللّٰهُ وہ لوگ ہیں کہ رہنمائی کی ہے انکو خدا نے طرف راہ نجات کے کہ اس سبب سے وہ اپنے مقصود کو پہنچتے ہیں وَاُولٰٓئِكَ هُمْ
اُولُوا الْاَلْبَابِ یہ وہ لوگ ہی ہیں صاحب عقلوں کے کہ اپنی عقلوں کی صفائی سے طرف حق کے راہ پاتے ہیں اور واسطے تنبیہ کفار فرماتا ہے کہ اَفَمَنْ حَقَّ عَلَیْهِ
كَلِمَةُ الْعَذَابِ کیا پس جو شخص کہ ثابت اور واجب ہوا ہے اوپر اسکے کلمہ عذاب کا یعنی بات عذاب کی بسبب کفر کے مانند اُس شخص کی ہے کہ سزاوار بہشت کا ہے اور خدا نے

اُس رہنی ہے أَفَأَنتَ تُنقِذُ مَن فِي النَّارِ کیا پس تو اے محمد صلعم چھڑا سکتا ہے اس شخص کو جو بیچ دوزخ کے ہے یعنی جس پر حب ہوا ہے کلمۂ عذاب کیا تو اُسکے دل میں ایمان کو داخل کرنے اور
دوزخ سے رہائی دلوا سکتا ہے یعنی تو پیغمبر ہے نہ یہ کہ قبول کرنا ایمان کا اُسکے نفس کی طرف سے ہے اور تجھ پر کوئی حرج نہیں ہے کیونکہ تیرے ذمہ تو فقط پہنچا دینا ہمارے احکام کا ہے نہ ایمان اُسکے دل میں داخل
کرنا اور پہلا جملہ فمن حق کا مبتدا ہے اور دوسرا جملہ افانت تنقذ کا خبر ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ یہ آیت ابولہب کے اور اُسکے بیٹے کی شان میں ہے لٰكِنِ الَّذِينَ اتَّقَوْا
لیکن وہ لوگ کہ ڈرتے ہیں رَبَّهُمْ پروردگار اپنے سے اُسکے عذاب کرنے سے لَهُمْ واسطے اُنکے ہیں بہشت میں بسبب قبول کرنے ایمان کے اور طاعت کے غُرَفٌ مِّن فَوْقِهَا
غُرَفٌ بالاخانے کہ اوپر اُنکے بالاخانے ہیں مَّبْنِيَّةٌ بنائے گئے اور مضبوط کیے گئے کہ کسیطرح کا عیب اُنمیں نہیں ہے تَجْرِي مِن تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ جاری ہیں نیچے
اُنکے سے نہریں وعدہ کیے گئے ہیں یہ بالاخانے اور نہریں ایمان لانیوالوں کو وَعْدَ اللَّهِ وعدہ کرنا خدا کا کہ خدا نے وعدہ کیا تھا ایمان لانیوالوں کو لَا يُخْلِفُ اللَّهُ الْمِيعَادَ نہیں خلاف کرتا
ہے خدا وعدہ کو کہ جو کچھ وعدہ کرتا ہے اُسکو پورا کرتا ہے اور وعد اللہ مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور غرف من فوقہا غرف مقابلہ میں اُسکے ہے کہ جو دوزخیوں کے لئے فرمایا لہم من فوقہم ظلل من
النار ومن تحتہم ظلل اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ حضرت علیؑ نے جناب رسولخدا صلعم سے اس آیت کی تفسیر پوچھی کہ یہ بالاخانے کس چیز سے بنے ہوئے ہیں فرمایا کہ اے علی اللہ تعالے
نے یہ بالاخانے اپنے دوستوں کے واسطے بنائے ہیں موتی اور یاقوت اور زبرجد سے اور چھت اُنکی سونے کی ہے چاندی کے تاروں سے آراستہ اور اُستوار کی گئی اور ہر بالاخانہ کے ایک ہزار دروازے ہیں اور ہر
دروازہ پر ایک ہزار فرشتے متعین ہیں اور بڑے بڑے بلند اور نرم فرش ریشمی طرح طرح کے رنگ کے بچھے ہوئے ہیں اور مشک اور عنبر اور کافور سے اُنمیں بھرا ہوا ہے اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے
وفرش مرفوعۃ اور ابو سعید خدری نے جناب رسولخدا صلعم سے روایت کی ہے فرمایا حضرت نے کہ جسوقت بہشتی داخل ہونگے بہشت میں تو اپنے سروں کے اوپر بالاخانے دیکھیں گے دوری بلندی
اُنکی کی ایسی ہوگی جیسے دوری زمین سے آسمان کی ہے اور باشندے وہاں کے مثل ستاروں کے چمکتے ہونگے پوچھا کہ یا رسولخدا یہ مکان انبیا کے ہیں فرمایا کہ میری اُمت کے نیکوں کے مکان
ہیں اور خدا تعالیٰ اپنی توحید کی دلیلیں بیان کرتا ہے کہ أَلَمْ تَرَ کیا نہیں دیکھتا ہے تو اے دیکھنے والے یہ استفہام اقراری ہے یعنی البتہ دیکھتا ہے تو اُسکو کہ أَنَّ اللَّهَ أَنزَلَ
تحقیق خدا نے نازل کیا ہے مِنَ السَّمَاءِ مَاءً آسمان کی جانب سے پانی کو فَسَلَكَهُ پس کھینچا اُس پانی کو يَنَابِيعَ فِي الْأَرْضِ چشموں میں بیچ زمین کے
مثل نہروں کے اور نالوں کے ثُمَّ يُخْرِجُ بِهِ پھر نکالتا ہے ساتھ اُس پانی کے زَرْعًا مُّخْتَلِفًا أَلْوَانُهُ زراعت کو کہ طرح طرح کے ہیں رنگ اُسکے کہ کوئی
سبز ہے اور کوئی زرد ہے اور کوئی سفید ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اُن رنگوں سے جنسیں غلہ کی ہیں مثل گندم اور ماش اور برنج کے ثُمَّ يَهِيجُ پھر خشک ہوتی ہے وہ
زراعت بعد سبز اور تر ہونیکے فَتَرَاهُ پس دیکھتا ہے تو اُسکو مُصْفَرًّا زرد ہوتی طراوت اور تازگی کے بعد ثُمَّ يَجْعَلُهُ پھر کردیتا ہے خدا اُس کو
حُطَامًا ریزہ ریزہ اور شکستہ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق بیچ اُسکے یعنی باران رحمت کے نازل ہونے میں اور اُس سے زراعت پیدا کرنے میں اور پھر زراعت سبز کے خشک اور
ریزہ ریزہ کرنے میں لَذِكْرَىٰ البتہ نصیحت ہے لِأُولِي الْأَلْبَابِ واسطے صاحبان عقل کے کہ اُسمیں تامل کرکے اُسکے پیدا کرنیوالے کو پہچانیں اور اُسکی قدرت کاملہ
کی طرف راہ پاجائیں اور جنکی عقلیں صاف نہیں ہیں بلکہ آلودہ شک اور وہم سے ہیں اور ان عجائب امور میں تامل نہیں کرتے ہیں تاکہ اُنکے پیدا کرنیوالے کو پہچانیں اس سبب سے فرماتا ہے کہ
أَفَمَن شَرَحَ اللَّهُ کیا پس وہ شخص کہ کشادہ کیا ہے خدا نے صَدْرَهُ سینہ اُسکے کو یعنی فراخ کیا ہے اُسکے دل کو لِلْإِسْلَامِ واسطے قبول کرنے اسلام کے دلیلوں
یقینی کی جہت سے اور حجتوں ظاہر کے وسیلہ سے وہ مانند اُس شخص کے ہے کہ دل اُسکا تنگ ہے حق کے قبول کرنے سے بسبب اُسکی جہالت اور عناد اور انکار کے اور قدرت خدا کی نشانیوں میں
تامل نہ کرنے کے اور افمن شرح اللہ مبتدا ہے اور خبر اُسکی محذوف ہے اور وہ یہ ہے کہ کمن ضاق صدرہ یعنی کیا جسکا سینہ کشادہ ہے وہ مانند اُس شخص کے ہے کہ سینہ اُسکا تنگ ہے پروردگار
کے پہچاننے سے بلکہ اُن دونوں میں بہت فرق ہے فَهُوَ پس وہ کہ جسکا سینہ اسلام کے قبول کرنیکے واسطے کشادہ ہے وہ عَلَىٰ نُورٍ اوپر نور کے ہے یعنی ہدایت پر اور یقین کامل پر ہے
مِّن رَّبِّهِ پروردگار اپنے کی طرف سے اور منقول ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے اس آیت کو تلاوت فرمایا کہ تحقیق نور خدا کی معرفت کا مومن کے دل میں واقع ہو تو سینہ اُسکا کھل جاتا ہے اور
کشادہ ہوجاتا ہے لوگوں نے پوچھا کہ یا رسولخدا اسکی کوئی علامت ہے فرمایا کہ ہاں یہ کہ ہٹ جانا دار غرور سے یعنی دنیا سے علیحدہ ہو کر طرف خدا کے متوجہ ہو اور رجوع کرنا طرف ہمیشہ رہنے کے گھر یعنی
آخرت کے کہ اعمال خیر بجالانا کہ توشہ آخرت کا ہو اور مستعد اور تیار رہنا واسطے مرنیکے موت سے پہلے اور منقول ہے کہ یہ آیت شان میں حضرت امیرالمومنینؑ کے نازل ہوئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
شان میں امیرالمومنینؑ اور حمزہ کے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ شان میں امیرالمومنینؑ اور عمار کے ہے اور اُسکے مابعد کی آیت ابولہب کے اور اُسکے تابعداروں کی شان میں ہے چنانچہ فرماتا ہے خدا کہ فَوَيْلٌ پس
سختی ہے بلکہ کنواں جہنم میں لِّلْقَاسِيَةِ قُلُوبُهُم واسطے اُن لوگوں کی کہ سخت ہونیوالے ہیں دل اُنکے مِّن ذِكْرِ اللَّهِ یاد کرنے خدا کے کہ کلمۂ توحید کو اپنی زبانوں پر جاری نہیں

۲ ع ۱۲ ۱۶

کرتے ہیں اور جس وقت انکے روبرو خدا کا ذکر ہوتا ہے تو دل انکے زیادہ سخت ہوتے ہیں اور نصیحت انکو اثر نہیں کرتی ہے أُولَٰئِكَ یہ لوگ سنگدل خدا کے ذکر کی طرف سے
فِي ضَلَالٍ مُبِينٍ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں یعنی انکی گمراہی کسی پر پوشیدہ نہیں ہے اور ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ اپنی حاجت کو تم میری امت کے
نرم دلوں سے طلب کرو کیونکہ خدا تعالیٰ نے اپنی رحمت انکے دلوں پر رکھی ہے اور سخت دلوں سے حاجت کو طلب مت کرو کہ خدا تعالیٰ نے اپنا غضب اور غصہ انکے دلوں میں داخل کیا ہے اور
دوسری روایت میں ہے کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے کہ خدا دوست رکھتا ہے اس شخص کو کہ ڈرنیوالا اور غمگین اور مہربان ہو اور آدمیوں کو نیکی کی تعلیم کرے اور دشمن رکھتا ہے
اس دل کو کہ غافل ہو اور اپنی اوقات کھیل اور لہو لعب میں بسر کرے اور تمام شب خواب کرے اور ذکر خدا نہ کرے کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ صحابہ نے جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ
وسلم سے عرض کی کہ ہمکو رنج بہت رہتا ہے درخواست ہماری یہ ہے کہ ایسی باتیں زبان مبارک سے فرماؤ کہ غم ہمارا دور ہو اور دلوں کو فرحت اور کشادگی حاصل ہو یہ آیت
نازل ہوئی کہ اللَّهُ نَزَّلَ خدا نے نازل کیا ہے أَحْسَنَ الْحَدِيثِ نیک تر بات کو یعنی قرآن کو كِتَابًا مُتَشَابِهًا کتاب متشابہ بعضے کی
بعضے سے خوبی لفظ اور معنی میں اور معجزہ ہونے پر دلالت کرنے میں کہ اس میں کسیطرح کا اختلاف نہیں ہے کتابا بدل ہے احسن الحدیث سے مَثَانِيَ مکرر ہے یعنی قصے اور امر
اور نہی اور نصیحت اور وعدہ اور وعید اسمیں مکرر مذکور ہوتی ہیں اور مکرر ہونے کے واسطے واقع ہوتے ہیں کہ لوگ بہت بھاگتے ہیں فکر عذاب اور ثواب اور نصیحت اور رغبت دلانے
ذکر خدا سے اگر مکرر بھی امور مذکور ہوں تو دلمیں اثر نہیں کرتے ہیں اور اسیواسطے رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نصیحت کے تین تین چار چار مرتبہ اصحاب کے روبرو بیان کرتے
تھے اور کوشش کرتے تھے تاکہ دلونمیں انکے جگہ پکڑے اور مثانی کو واحد کا وصف اس لئے ٹھہرایا ہے کہ کتاب ایک جملہ ہے بہت سی تفصیلوں کا اور وصف دوسرا
قرآن کا یہ ہے کہ تَقْشَعِرُّ مِنْهُ کانپتے ہیں اس کے سننے سے یعنی عذاب کے وعدہ جو اسمیں مذکور ہیں انکے سننے سے کانپتے ہیں جُلُودُ الَّذِينَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ
پوست ان لوگوں کے کہ ڈرتے ہیں پروردگار اپنے سے اور روز قیامت کی ہول سے لرزاں ہیں ثُمَّ تَلِينُ پھر نرم ہوتے ہیں جُلُودُهُمْ وَقُلُوبُهُمْ پوست انکے
اور دل انکے إِلَىٰ ذِكْرِ اللَّهِ طرف ذکر خدا کے یعنی جس وقت آیتیں رحمت اور مغفرت اور بخشش کی سنتے ہیں تو دل انکے نرم ہوتے ہیں ذکر خدا کے واسطے اور چاہتے ہیں کہ خدا کی یاد
میں رہنا چاہتا اور وہ لرزہ جو انکے دلوں پر عذاب کی آیتوں کے سننے سے تھا وہ سب دور ہو جاتا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلعم نے فرمایا کہ جو کوئی مومن ایسا ہو
کہ کانپے پوست اسکا خوف خدا سے تو گناہ اسکے اسطرح سے جھڑتے ہیں کہ جیسے پتے درخت سے جھڑتے ہیں اور جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ ہر آنکھ قیامت
کی ہول و خطر سے گریاں اور نالاں ہوگی مگر تین آنکھیں کہ وہ اس روز خنداں ہونگی ایک وہ آنکھ کہ جو روتی ہے دنیا میں خوف خدا سے اور ایک آنکھ کہ جو بند اور نیچی ہوتی ہے
ان چیزوں کے دیکھنے سے کہ جنکے دیکھنے کو خدا نے حرام کیا ہے اور ایک وہ آنکھ کہ جو بیدار رہی ہے راہ خدا میں اور منقول ہے کہ ہر چیز کا وزن اور پیمانہ ہوتا ہے مگر آنسو کہ تحقیق بجھاتا ہے خدا
اس سے آگ کے دریا دوزخ کو اور اگر بندہ کسی امت میں رویا ہے تو خدا نے اسکی امت پر رحم کیا ہے اس بندہ کے رونے سے خوف خدا سے اور منقول ہے کہ درمیان دوزخ اور بہشت کے گھاٹیاں
ہیں نہیں گذر سکتے ہیں ان سے مگر رونے والے اور فرمایا حضرت صلعم نے اپنے ایک خطبہ میں کہ وہ شخص کہ ٹپکیں آنکھیں اسکی خوف خدا سے تو ہوگا واسطے اسکے ہر قطرہ اشک کی عوض میں
برابر کوہ احد کے اس کے عمل کی ترازو میں اجر اور ثواب اور ہوجائیں گے اسکے لیے بعوض ہر قطرہ آنکھ کے بہشت میں شہر اور محل ایسے کہ نہ دیکھے ہیں کسی آنکھ نے اور نہ سنے ہیں ایسے کسی کان نے
اور نہ گذرے ہیں خیال میں کسی آدمی کے مانند تھے اور فرمایا حضرت صادق علیہ السلام نے کہ حضرت امام حسن اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ عابد تھے اور سب سے زیادہ زاہد اور بزرگ تھے اور
جس وقت حج کرتے تھے تو پیدل مدینہ سے مکہ کو جاتے تھے اور سنگریزے بھی جمرات کو پیادہ ہو کر مارتے تھے اور کبھی پا برہنہ چلتے تھے اور حال تھا ان حضرت کا کہ جس وقت موت کا
ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے اور جس وقت زندہ ہو کر اٹھنے کا اور حشر کے میدان میں جانیکا ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے اور جس وقت صراط پر سے گذرنے کا ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے اور جس وقت
خدا کے روبرو پیش ہونیکا ذکر ہوتا تھا تو روتے تھے اور روتے روتے دم اٹک جاتا تھا اور غش ہو جاتے تھے اور جس وقت نماز کے واسطے کھڑے ہوتے تھے تو تھر تھر کانپتے تھے خوف خدا
سے اور جس وقت بہشت اور دوزخ کا ذکر ہوتا تھا تو بیقرار ہوتے تھے مانند اس شخص کے کہ جسکو سانپ یا بچھو کاٹتا ہے اور بہشت کا خدا سے سوال کرتے تھے اور دوزخ سے پناہ مانگتے
تھے ذَٰلِكَ یہ کتاب جسکے اوصاف مذکور ہوئے ہیں هُدَى اللَّهِ راہ دکھلانا خدا کا ہے بندوں کو طرف حق کے يَهْدِي بِهِ راہ دکھلاتا ہے سبب اسکے یعنی توفیق
ایمان کی نیک اس کے سبب سے مَنْ يَشَاءُ جسکو چاہتا ہے ان لوگوں میں سے کہ تامل کرتے ہیں خدا تعالیٰ کی معرفت کے دلیلوں میں وَمَنْ يُضْلِلِ اللَّهُ اور جسکو کہ گمراہی
میں چھوڑ دے خدا بسبب اسکے عناد اور تکبر کے اور دیدہ و دانستہ مجہول ہونے خدا کی قدرت کی نشانیوں کے انکار کے سبب سے توفیق اسکو عطا نہیں کرتا ہے تو فَمَا لَهُ پس نہیں ہے واسطے

اسکے مِنْ هَادٍ کوئی رہنمائی کرنیوالا کہ اسکو گمراہی سے نجات دیوے مراد اس سے کفار ہیں کہ اپنے عناد کی جہت سے خدا کی توحید کی دلیلوں کی طرف نظر نہیں کرتے ہیں واسطے خوف دلانے کے فرماتا ہے کہ اَفَمَنْ یَّتَّقِیْ کیا پس جو شخص کہ پرہیز کرتا ہے اور بچاتا ہے بِوَجْهِهٖ ساتھ مونہہ اپنے کے سُوْٓءَ الْعَذَابِ بری عذاب سے یعنی اپنے منہ سے اپنے تئیں بچاتا ہے اپنے منہ کو سپر کرکے اپنے سارے بدن کے عضا کے پہلے سب اعضا وہی جلیگا اس واسطے کہ ہاتھ تو اسکے گردن میں بستہ ہونگے اور پاؤں میں زنجیر ہوگی اور عذاب پہلے سے منہ کو ہوگا کہ یہی عذاب کے واسطے آگے ہوگا عذاب کے دفع کرنیکے واسطے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے پس شخص کیا مانند اس شخص کے ہے کہ جو عذاب سے نجات پانیوالا ہوا اور یہ خبر ہے من یتقی کی اور بعضے کہتے ہیں کہ پہلے سب منہ کو عذاب اسواسطے ہوگا کہ الٹا منہ کے بل دوزخ میں ڈالا جاویگا وَقِیْلَ اور کہا جاوے یعنی دوزخ کے فرشتے کہیں گے لِلظّٰلِمِیْنَ واسطے ظالموں کے یعنی جن لوگوں نے کہ اپنے نفسوں پر کفر کرکے ظلم کیا ہے انسے کہیں گے کہ ذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ چکھو تم جو کچھ کہ تھے تم کہ تَكْسِبُوْنَ کسب کرتے کہ پیغمبر کو اور قیامت کے روز کو جھٹلاتے تھے اور ڈرانے میں کفار کے مبالغہ کرکے فرماتا ہے کہ كَذَّبَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ جھٹلایا ان لوگوں نے کہ پہلے انسے تھے یعنی جھٹلایا ان لوگوں نے کہ کفار مکہ سے پہلے تھے اپنے پیغمبروں کو فَاَتٰىهُمُ الْعَذَابُ پس آیا انکو عذاب مِنْ حَیْثُ لَا یَشْعُرُوْنَ اس جگہ سے کہ نہیں اطلاع رکھتے تھے وہ اور عذاب کے آنیکا انکو وہم بھی نہ تھا بلکہ امن اور چین میں اپنی اوقات بسر کرتے تھے کہ انکی غفلت میں ناگہاں ان پر عذاب نازل ہوا فَاَذَاقَهُمُ اللّٰهُ الْخِزْیَ پس چکھایا انکو خدا نے رسوائی کو فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا بیچ زندگانی دنیا کے کہ کسیکو مسخ کیا اور کسیکو زمین میں دھسایا اور کسیکو قتل کیا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اور البتہ عذاب آخرت کا جو واسطے انکے تیار ہے وہ اَكْبَرُ بہت بڑا ہے دنیا کے عذاب سے کہ دنیا کا عذاب تو تھوڑی دیر کا اور چند روز کا تھا اور آخرت کا عذاب ہمیشہ کا ہے لَوْ كَانُوْا یَعْلَمُوْنَ اگر ہوتے وہ کہ جانتے ہیں تا کہ پرہیز کریں کفر سے اور یا یہ کہ اگر ہوتے وہ کہ جانتے اس عذاب کو تو البتہ نصیحت پکڑتے اور پرہیز کرتے وَلَقَدْ ضَرَبْنَا اور البتہ تحقیق بیان کی ہے ہمنے لِلنَّاسِ فِیْ هٰذَا الْقُرْاٰنِ واسطے آدمیوں کے بیچ اس قرآن کے مِنْ كُلِّ مَثَلٍ ہر ایک مثال کہ جسکی طرف آدمی محتاج ہیں دین کے امر میں کہ جو احوال پہلی امتوں کا ہم نے بیان کر دیا ہے نصیحت کے واسطے لَّعَلَّهُمْ یَتَذَكَّرُوْنَ تا کہ وہ کفار مکہ نصیحت پکڑیں اور فکر اور تامل کریں کہ قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا قرآن عربی ہے اور قرآن حال واقع ہوا ہے ہذا سے اور عربیا اسکی صفت ہے یعنی قرآن کو ہم نے عربی زبان میں نازل کیا ہے جو کہ اہل مکہ والوں کی زبان ہے غَیْرَ ذِیْ عِوَجٍ کہ نہیں ہے صاحب کجی کا وہ قرآن کہ راہ حق سے وہ پھرا ہوا ہو بلکہ حق کی طرف وہ پہنچانیوالا ہے پس کسیطرح کا خلل اس کے معنی میں نہیں ہے اور اسکے حق ہونے میں شبہ نہیں ہے اور نازل کیا ہے ہم نے اسکو واسطے لَعَلَّهُمْ یَتَّقُوْنَ تا کہ وہ پرہیز کریں کفر سے اسکے معنی میں تامل اور فکر کرکے پس واسطے بت پرستوں اور خدا کے ایک جاننے والوں کے واسطے مثل بیان کرتا ہے اور کہتا ہے کہ ضَرَبَ اللّٰهُ مَثَلًا رَّجُلًا بیان کیا ہے خدا نے مرد کی مثل کو لیکن واسطے مشرکوں کے تو یہ مثل بیان کی کہ فِیْهِ شُرَكَآءُ وہ ایک مرد ہے کہ بیچ اسکے شریک ہیں کئی کہ وہ غلام چند شخصوں کا ہے کہ مُتَشٰكِسُوْنَ برخلافی رکھنے والے ہیں آپس میں وہ سب شرکا بدخوئی کی جہت سے اور اسکی شراکت میں موافقت نہیں رکھتے ہیں کہ ایک شریک اسکو ایک کام کیواسطے کہتا ہے اور ہنوز وہ کام تمام نہیں ہوا کہ دوسرا شریک اسکو دوسرے کام کیواسطے کہتا ہے پس وہ کسیکا کام پورا نہ کر سکیگا اور اس جہت سے شریک اس سے راضی نہ ہونگے اور رجلا بدل ہے مثلا سے اور فیہ متعلق متشاکسون کے ہے اور واسطے ایک جاننے والوں خدا کے مثل فرماتا ہے کہ وَرَجُلًا سَلَمًا اور ایک مرد کہ سلامت اور خالص ہے لِّرَجُلٍ واسطے ایک مرد کے یعنی ایسا ہی آدمی کا غلام ہے کہ وہ کام کرے ہمیں اپنے مولا اور آقا کو راضی کرتا ہے اس واسطے کہ کوئی اور دوسرا اس کا مالک نہیں ہے کہ وہ بھی اپنے کام کو اس سے کہے اور دونوں کا کام اس سے ہو سکے هَلْ یَسْتَوِیٰنِ مَثَلًا کیا برابر ہیں وہ دونو غلام مشابہ اور مانند ہو ہیں یعنی البتہ ایک دوسرے کے مانند نہ ہوگا اس واسطے کہ ایک تو مالکوں کے نزاع اور جھگڑے کے سبب ناچار اور مجبور ہوگا اور اس سے نہ ہو سکیگا کہ سب کو راضی رکھے اور دوسرا غلام شریکوں کے جھگڑے سے سلامت ہوگا اور اپنے آقا کی خدمتگاری جو اچھی طرح کریگا تو آقا اس سے راضی ہوگا اور ایسے ہی مشرکوں کا حال ہے کہ چند معبودوں کی پرستش کرتے ہیں نہیں معلوم کونسا معبود راضی ہے اور کس معبود کی خدائی پر اعتماد کرے اور کس سے اپنے مقصود کو طلب کرے جیسے کہ بندہ ایک خدا کا توجہ کامل سے عبادت اپنے خدا کی کرتا ہے اور جانتا ہے کہ جسطرح سے کہ آقا کی رضا ہو اس طرح کرنا چاہئے اور جس امر سے وہ ناراض ہے اس سے پرہیز کرنا چاہئے پس اکثر معبودوں کی پرستش کرنیوالے سے کب ہو سکتا ہے کہ کسیکو وہ راضی کریگا اور ابو القاسم حسکانی نے روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت امیر المومنین نے کہ میں مرد سلامت واسطے رسول خدا صلعم کے ہوں کہ بہ نیت خالص خدمتگاری میں رسول خدا کی کمربستہ رہتا ہوں اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ مرد سلامت واسطے مرد کے علی بن ابیطالب اور شیعہ اسکے ہیں یہ مثل سبب ہدایت انکا جو واسطے بندوں کے ہے اس جہت سے فرماتا ہے کہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ سب تعریفیں واسطے خدا کے ہیں اس مثل کی جہت سے کہ یہ مثل انکو شرک کی تاریکی سے نکال کر طرف

نور توحید کی لیجاتی ہے اور یایہ کہ مستحق تعریف کا خدا ہی ہے کہ اپنا شریک کوئی نہیں کہتا ہے اور اپنی ذات سے نعمت دینے والا ہے **بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ** بلکہ اکثر انکے نہیں جانتے ہیں اس مطلب کی حقیقت کو اور عناد کی زیادتی کی جہت سے دوسرے کو شریک اسکا کرتے ہیں بتوں میں سے کہ کفار مکہ کہتے تھے کہ ہم انتظار کرتے ہیں کہ محمد مرجاتے تو اوس کی محنت سے ہم نجات پاتے پس یہ آیت نازل ہوئی **اِنَّكَ مَيِّتٌ** تحقیق تو مرنیوالا ہے اے محمد صلعم **وَاِنَّهُمْ مَّيِّتُوْنَ** اور تحقیق وہ کفار بھی مرنیوالے ہیں کہ ایکروز سب کے واسطے موت ہے اپنی اپنی اجل کے روز پس انتظار تیری موت کا اے محمد صلعم بیفائدہ ہے انکے واسطے اور وہ کیا ہمیشہ زندہ رہینگے تیرے مرنیکا جو وہ انتظار کرتے ہیں **ثُمَّ اِنَّكُمْ** پھر تحقیق تم اے مسلمانو اور کافرو **يَوْمَ الْقِيٰمَةِ** دن قیامت کے **عِنْدَ رَبِّكُمْ** نزدیک پروردگار اپنے کے **تَخْتَصِمُوْنَ** جھگڑ ینگے تم دین کے امر میں پس تو کہیگا اے محمد صلعم کہ میں توحید پہنچا اور تم شرک کرتے تھے اے کافرو اور کفار عذر کرینگے کہ ہم نے اپنے رئیسونکی پیروی کی تھی اور اپنے باپوں کے مذہب پر تھے اور تو کہیگا کہ مینے احکام خدا کے تمکو پہنچا اے کافرو اور راہ حق کیطرف تمکو بلایا اور تم نے میرا کہنا نہ مانا اور جادوگر اور شاعر مجھکو کہا اور کافر یہ سنکر سرنگوں ہونگے اور کہتے ہیں کہ یہ خطاب خاص مسلمانوں کیطرف ہے اور وہی آپس میں جھگڑینگے اور مظلوم ظالم کی شکایت کریگا کہ اسنے مجھپر زیادتی کی اور حق کو میرے چھین لیا اور ابو العالیہ کہتا ہے کہ یہ جھگڑا خاص اہل قبلہ کے یعنی مسلمانوں کے درمیان ہوگا اور ابن عمر کہتا ہے کہ ہم ایسا جانتے تھے کہ یہ آیت ہمارے اور اہل کتاب کے حق میں نازل ہوئی ہے اور ہم کہتے تھے کہ ہم میں یہ جھگڑا خدا کے روبرو کیونکر ہوگا کہ خدا ہمارا ایک ہے اور پیغمبر ہمارا ایک ہے اور کتاب ہماری ایک ہے یہانتک کہ دیکھا مینے مسلمانوں کو آپس میں لڑتے ہیں اور بعضا گردن بعضے کی تلوار سے کاٹتا ہے اوسوقت مینے جانا کہ یہ آیت ہم مسلمانوں ہی کے حق میں نازل ہوئی ہے اور ابو سعید خدری نے اس آیت کی تفسیر میں لکھا ہے کہ ہم بعد نازل ہونے اس آیت کے کہتے تھے کہ پروردگار ہمارا ایک ہے اور پیغمبر ہمارا ایک ہے اور دین ہمارا ایک ہے پس یہ جھگڑا کیا ہے کہ جو مسلمانوں میں واقع ہوگا پس جبکہ جنگ صفین کا ہونا آیا تو ہم نے کہا کہ ہاں وہی جھگڑا ہے اور بعضوں نے روز جمل اور صفین دونوں لکھے ہیں اور قمی نے لکھا ہے کہ وہ جھگڑنیوالے علی بن ابیطالب اور وہ شخص ہے کہ جسنے اسکا حق غصب کیا ہے اور اہلسنت کی کتابوں میں لکھا ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم نے وفات پائی تو عمر نے کہا کہ پیغمبر خدا مرے نہیں ہیں اور وہ پھر آوینگے اور پیغمبر مرتا نہیں ہے اور جو کوئی کہیگا کہ پیغمبر مرگیا ہے تو میں اسکو سزا دونگا جسوقت ابوبکر نے سنا تو کہا کہ تیری ماں تیرے ماتم میں روئے پیغمبر نے وفات پائی ہے اور خدا تعالی قرآن میں فرماتا ہے کہ انک میت انہم میتون ثم انکم یوم القیامۃ عند ربکم تختصمون جب ابوبکر سے سنا تو معلوم ہوا کہ حقیقت میں پیغمبر خدا نے وفات پائی ہے اور ابوبکر سے کہا کہ گویا کہ یہ آیت میں نے کبھی سنی ہی نہ تھی اور ظرفہ یہ ہے کہ باوجود واقف ہونے ایسے الفاظ اسرار دل کے اور مطلع ہونے آیات خدا کے کہتے ہیں کہ قرآن عمر کی رائے کے موافق نازل ہوتا تھا **فَمَنْ اَظْلَمُ** پس کون زیادہ ظالم ہے **مِمَّنْ كَذَبَ** اس شخص سے کہ جھوٹ باندھے **عَلَى اللّٰهِ** اوپر خدا کے کہ اسکے شریک اور فرزند ہیں اور زوجہ مقرر کرے **وَكَذَّبَ بِالصِّدْقِ** اور جھٹلائے اور تکذیب کرے سچ کے یعنی توحید اور قرآن کو راست ماننے کو پس تو ہے اسکو جھٹلائے **اِذْ جَآءَهٗ** جسوقت کہ آیا وہ قرآن اسکے پاس تامل اسکے معنی میں نہ کرے **اَلَيْسَ فِيْ جَهَنَّمَ** کیا نہیں ہے بیچ دوزخ کے یہ استفہام اقراری ہے یعنی البتہ ہے بیچ دوزخ کے **مَثْوًى لِّلْكٰفِرِيْنَ** ٹھکانہ رہنے کی واسطے کافروں کے یعنی اعتقاد باطل کی سزا میں کہ جنہوں نے جھوٹ باندھا ہے خدا پر اور اس کی وحدانیت کا انکار کیا ہے **وَالَّذِيْ جَآءَ بِالصِّدْقِ وَصَدَّقَ بِهٖٓ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُتَّقُوْنَ** اور وہ شخص کہ لایا ہے راستی اور حق کو اور راست جانا اور تصدیق کی جنہوں نے ساتھ اس راستی کے یہ لوگ ہی پرہیزگار ہیں بعضے کہتے ہیں کہ وہ جو راستی اور حق ہے وہ تو قرآن ہے اور لانیوالا اسکا محمد صلعم ہے اور تصدیق کرنیوالے اسکے مومنین ہیں یہ قول تو اکثر کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ محمد صلعم لایا کلمہ لا الہ الا اللہ کو اور اسی نے اسکی تصدیق کی اور طرف خلق کے اوس کو پہنچایا یہ قول ابن عباس کا ہے اور کہتے ہیں کہ یہ قول زیادہ قوی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ راستی اور حق کہ جسکو لاتے ہیں وہ انبیا علیہم السلام ہیں اور تصدیق کرنیوالے اسکی قوم کے پیرو ہیں اور یہ قول عطا کا ہے لیکن اس صورت میں مراد الذی سے جنس ہوگی اسواسطے کہ خبر اسکی جمع ہے اور وہ اولئک ہم المتقون ہے اور ابو العالیہ سنی کے نزدیک وہ کہ جو اس راستی کو لایا ہے وہ تو محمد رسول اللہ صلعم ہے اور تصدیق کرنیوالا اسکا ابوبکر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ لانیوالا راستی اور حق کا محمد رسول اللہ صلعم ہے اور تصدیق کرنیوالا اسکا علی بن ابیطالب ہے اور یہ قول مجاہد شیعی کا ہے اور ضحاک نے اس قول کی روایت ابن عباس کی ہے اور یہی قول آئمہ معصومین علیہم السلام کا ہے اور منقول ہے کہ شب معراج کو رسولخدا صلعم کو آسمان پر لیگیا اور ملک آسمانوں کا حضرت کو دکھلایا تو حکم ہوا کہ تو جا اور جو کچھ تو نے دیکھا ہے اپنی قوم کو اسکی خبر کر حضرت نے عرض کی کہ خداوندا کون میری تصدیق کریگا فرمایا کہ علی تیری تصدیق کریگا اور منقول ہے کہ رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ صدیق تین شخص ہیں حزقیل مومن آل فرعون اور حبیب نجار مومن

آل یٰسین اور علی بن ابی طالب اور وہ صدیق اکبر ہیں اور منقول ہے کہ رسول خدا صلعم نے اصحاب کو کسی لڑائی کے واسطے روانہ کیا اور علی کو اُن پر امیر کیا بعد اسکے فرمایا کہ کوئی ہے کہ میرے چچا کی
فضیلت قرآن سے بیان کرے عمار یاسر اُٹھے اور کہا کہ میں بیان کروں یا رسول خدا فرمایا کہ بیان کر عمار نے کہا والذی جاء بالصدق وصدق بہ حضرت نے فرمایا کہ سچ کہا تو نے اے
عمار اور زید بن حسان نے روایت کی ہے کہ ابتدائے اسلام میں رسول خدا صلعم کے پاس حاضر ہوا اور عرض کی کہ کیا کہتا ہے تو فرمایا کہ میں کہتا ہوں لا الہ الا اللہ وانا رسول اللہ یعنی خدا ایک ہے
اور میں اسکا پیغمبر ہوں میں نے عرض کی کہ آپکی اس کہنے کو کون تصدیق کرتا ہے فرمایا کہ ایک لڑکا اور عورت میری یعنی علیؑ اور خدیجہ اور خدا فرماتا ہے کہ وہ متقی اور پرہیزگار ہیں
اور حق کے لانیوالے مصدق وہی ہیں لَهُمْ واسطے انکے ہے بہشت میں مَا یَشَآءُوْنَ جو کچھ چاہینگے وہ اور آرزو کرینگے عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اپنے
کے ذٰلِكَ وہ ثواب اور نعمت جَزَآءُ الْمُحْسِنِیْنَ بدلا نیکی کرنیوالوں کا ہے کہ تصدیق کرنیوالے حق کے ہیں لِیُكَفِّرَ اللّٰهُ عَنْهُمْ تاکہ دور کرے خدا
اُنکے سبب برکت نیکیوں کے اَسْوَاَ الَّذِیْ عَمِلُوْا بدتر تقصیر کا کہ کیا ہے انہوں نے ایمان لانے سے پہلے مثل شرک کے یا گناہ ہونگے یہ فرمانا خدا تعالیٰ کا بطور مبالغہ کے ہے اور
اسواسطے کہ وہ حضرت صلعم معصوم ہیں وَیَجْزِیَهُمْ اور بدلا دیوے خدا اُنکو اَجْرَهُمْ اجر اُنکے کا بِاَحْسَنِ الَّذِیْ ساتھ نیکتر تقصیر کے کہ كَانُوْا
یَعْمَلُوْنَ تھے وہ عمل کرتے اور مراد نیک اعمال سے فرض اور سنت اعمال ہیں اسواسطے کہ مباح کرنیمیں کچھ ثواب نہیں ہے اور کہتے ہیں کہ جس وقت رسول خدا کفار کے معبودوں کے
عیب بیان کرتے تھے تو کفار حضرت کو خوف دلاتے تھے اور کہتے تھے کہ تو ایسا اُنکی مذمت کہہ ایسا نہو کہ تجھکو اُنکی طرف سے کوئی ضرر پہنچے کہ کوئی اسکو پھر کفایت نہ کر سکے اللہ تعالیٰ
نے یہ آیت نازل کی اَلَیْسَ اللّٰهُ بِكَافٍ کیا نہیں ہے خدا کفایت کرنیوالا یعنی البتہ کفایت کرنیوالا ہے عَبْدَهٗ بندہ اپنے کو سب ضرروں سے کہ وہ بندہ اسکا محمد صلعم ہے
وَیُخَوِّفُوْنَكَ اور خوف دلاتے ہیں تجھکو اے محمد صلعم وہ مشرکین بِالَّذِیْنَ ساتھ اُن چیزوں کے کہ پرستش کرتے ہیں وہ جنکی مِنْ دُوْنِهٖ سوائے اُس خدا کے اور کہتے ہیں کہ
ہمارے معبود تجھکو ضرر پہنچاینگے اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے اور ابو جعفر نے عبدہ کو عبادہ پڑھا ہے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جس کسیکو گمراہی میں چھوڑے خدا
اور توفیق اسکو عطا نہ کرے بسبب اسکے انکار اور عناد کے کہ دیدہ و دانستہ حق سے مُنہ پھیرتا ہے اور اپنے اعتقاد باطل پر اصرار کرتا ہے تو فَمَا لَهٗ مِنْ هَادٍ پس نہیں ہے واسطے
اسکے کوئی راہ دکھلانیوالا کہ اسکو راہ راست پر لاوے یا یہ کہ جس کسیکو خدا بہشت کی راہ سے گم کرے بسبب اُسکے کفر اور گناہوں کے اور بہشت میں اسکو نہ بھیجے تو کوئی نہیں ہے
واسطے اسکے بہشت کی راہ بتلانیوالا وَمَنْ یَّهْدِ اللّٰهُ اور جس کسیکو کہ راہ دکھلاتی خدا طرف توحید کے بسبب اسکے تامل اور فکر کرنیکی قدرت خدا کی نشانیوں میں تو فَمَا لَهٗ
مِنْ مُّضِلٍّ پس نہیں واسطے اسکے کوئی گمراہ کرنیوالا کہ اسکو اُس راہ سے پھیر دیوے اَلَیْسَ اللّٰهُ بِعَزِیْزٍ کیا نہیں ہے خدا غالب یہ استفہام بھی اقراری ہے یعنی البتہ خدا غالب ہے
مشرکوں پر اور اُنکا مغلوب اور عاجز کرنیوالا ذِی انْتِقَامٍ صاحب بدلا لینے اور کینہ کھینچنے کا کافروں اور انکار کرنیوالوں سے یہ کلام کفار قریش کے عذاب کے ذکر میں تھا
اور اپنے خالق خاص ہونیکا ذکر کرتا ہے کہ وَلَئِنْ سَاَلْتَهُمْ اور البتہ اگر تو پوچھے تو اُنسے اے محمد صلعم کہ مَنْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ کس نے پیدا کیا
ہے آسمانوں کو اور زمین کو تو لَیَقُوْلُنَّ اللّٰهُ البتہ کہینگے وہ کفار کہ خدا نے باوجود اُنکے انکار اور عناد کے پس جس وقت وہ اسکا اقرار کریں تو قُلْ کہہ تو اے محمد
صلعم انسے کہ اَفَرَءَیْتُمْ کیا پس دیکھا ہے تم نے مَّا تَدْعُوْنَ اُس چیز کو کہ پکارتے ہو تم یعنی پرستش کرتے ہو تم مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے یعنی جانتے ہو
تم اسکو کہ اِنْ اَرَادَنِیَ اللّٰهُ اگر ارادہ کرے مجھکو خدا بِضُرٍّ ساتھ ضرر کے کہ سختی اور آزار مجھکو پہنچاوے اور فقیری اور بیماری میں مجھکو مبتلا کرے تو هَلْ هُنَّ
کیا وہ معبود تمہارے كٰشِفٰتُ ضُرِّهٖ دور کرنیوالے ضرر اُسکے ہیں جو مجھکو اُس نے پہنچایا ہے اَوْ اَرَادَنِیْ بِرَحْمَةٍ یا ارادہ کرے مجھکو خدا ساتھ رحمت کے کہ نعمت اور
صحت اور آسودگی مجھکو دیوے تو هَلْ هُنَّ کیا وہ معبود تمہارے مُمْسِكٰتُ رَحْمَتِهٖ بند کرنیوالے ہیں رحمت اُسکی کے مجھ سے اور جس وقت کہ تم اقرار کرتے ہو خدا کے خالق
ہونیکا اور اپنے معبودوں کے عاجز ہونیکا کہ نہ نفع کو پہنچا سکتے ہیں اور نہ ضرر کو دفع کر سکتے ہیں پس اس صورت میں ترک کرنا خدا کی پرستش کا اور عبادت کرنی بتوں کی نہایت بیوقوفی
تمہاری اور بڑی جہالت ہو تم عقل کے خلاف کام کرتے ہو اور کہتے ہیں کہ جس وقت رسول خدا صلعم نے اُنسے یہ سوال کیا تو خاموش ہوئے اور کچھ جواب نہ دے سکے اور حق تعالیٰ نے فرمایا کہ
قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن کفار سے کہ حَسْبِیَ اللّٰهُ کافی ہے مجھکو خدا نفع کا پہنچانیوالا اور ضرر کا دفع کرنیوالا عَلَیْهِ اوپر اُسکے یَتَوَكَّلُ الْمُتَوَكِّلُوْنَ
توکل کرتے ہیں توکل کرنیوالے اور اُسی کا ہو جاوے اگر چاہو تم اُسکے شہود کر سکو ہیں اور واسطے ڈرانے کفار کے فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن مشرکین مکہ سے کہ یٰقَوْمِ اعْمَلُوْا اے قوم
میری عمل کرو تم عَلٰی مَكَانَتِكُمْ اوپر طاقت اپنی کے اور مبالغہ کرو ہلاک کرنے میں میرے اپنی قدرت کے موافق کوشش کرو کہ اِنِّیْ عَامِلٌ تحقیق میں بھی عمل کرنیوالا ہوں موافق اپنی قدرت کے

اور سہمیں کوشش کرنیوالا ہوں یعنی ظاہر کرینمیں کلمہ توحید کے اور بلند کرینمیں دین اسلام کے فَسَوْفَ تَعْلَمُوْنَ پس قریب ہے کہ جانوگے تم مَنْ يَّاْتِيْهِ اُس شخص کو
کہ آویگا اسکو عَذَابٌ يُّخْزِيْهِ عذاب کہ رسوا کرے اسکو مراد اس سے عذاب روز جنگ بدر ہے کہ خدائے تعالیٰ نے کفار کو قتل اور قید کرکے رسوا کیا وَيَحِلُّ عَلَيْهِ اور
نازل ہو اوپر اس کے عَذَابٌ مُّقِيْمٌ عذاب ہمیشہ رہنے والا کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے اسکو بھی قریب ہے کہ جانوگے تم اے کافرو اِنَّآ اَنْزَلْنَا تحقیق ہم نے نازل کیا ہے
عَلَيْكَ الْكِتٰبَ لِلنَّاسِ اوپر تیرے کتاب کو کہ قرآن ہے واسطے آدمیوں کے بِالْحَقِّ ساتھ حق کے تاکہ ہدایت پاویں وہ فَمَنِ اهْتَدٰى پس جو کوئی کہ راہ پائی
طرف قرآن کے کہ اُسپر ایمان لاکر اُس کے احکام پر عمل کرے فَلِنَفْسِهٖ پس واسطے نفس اُس کے ہے فائدہ اُسکا وَمَنْ ضَلَّ اور جو کوئی کہ گمراہ ہووے کہ قرآن کا اعتقاد نہ کرے اور اُسکے
احکام کو حق جانے فَاِنَّمَا يَضِلُّ پس سوائے اس کے نہیں کہ گمراہ ہوتا ہے وہ عَلَيْهَا اوپر اس نفس کے کہ ضرر گمراہ ہونیکا اُسکے نفس کے واسطے ہے وَمَآ اَنْتَ عَلَيْهِمْ
بِوَكِيْلٍ اور نہیں ہے تو اے محمد صلعم اوپر ان کفار کے نگہبان کہ واسطے ایمان لانیکے تو انپر زبردستی کرے اور ایمان کو نیکے ولوئیں تو نگاہ رکھے کہ وہ گمراہ نہوں یہ باتیں اسواسطے کہ یہ تیری قدرت
سے باہر ہے اور تجھ پر تو فقط پہنچا دینا ہمارے احکام کا ہے اور اب خدا تعالیٰ دوبارہ زندہ کرنیکی قدرت کو بیان کرتا ہے کہ اَللّٰهُ يَتَوَفَّى الْاَنْفُسَ خدا قبض کرتا ہے نفسوں کو
حِيْنَ مَوْتِهَا وقت مرنے انکے کہ جسوقت انکی اجل آتی ہے تو زندگی کو انکی قطع کرتا ہے وَالَّتِيْ لَمْ تَمُتْ اور قبض کرتا ہے اُس نفس کو کہ نہیں مرا ہے فِيْ مَنَامِهَا بیچ سونے
اُسکے کے یعنی وقت سونیکے جان کو قبض کرتا ہے اس طرح سے کہ اُسکا تعلق اور تصرف بدن سے اٹھا لیتا ہے اور تدبیر اسکے بدن میں سے موقوف کر دیتا ہے لیکن جان کو بدن سے نکالتا نہیں ہے
فَيُمْسِكُ الَّتِيْ پس نگاہ رکھتا ہے خدا اُس جہان میں اُس نفس کو کہ قَضٰى عَلَيْهَا الْمَوْتَ مقرر کیا ہے اوپر اُسکے مرنیکو کہ پھر اسکو بدن کیطرف نہیں پھیرتا ہے دنیا میں
وَيُرْسِلُ الْاُخْرٰٓى اور بھیجتا ہے دوسرے نفس کو بدن میں کہ جس سے زندگانی ہے وقت بیداری کے اِلٰٓى اَجَلٍ مُّسَمًّى طرف ایک مدت نام رکھی گئی کے یعنی مرنیکے وقت تک اور اہل کوفہ نے
سوائے عاصم کے قضی کو بضم قاف پڑھا ہے بصیغہ مجہول کا اور موت کو منصوب پڑھا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ آدمی کی بدن میں ایک تو روح ہے اور ایک نفس ہے اور درمیان
ان دونوں کے ایک شعاع ہے مثل شعاع آفتاب کے پس نفس تو وہ ہے کہ جس سے عقل اور تمیز ہے اور روح وہ چیز ہے کہ جس سے نفس اور حرکت کرتا ہے پس جسوقت آدمی سو جاتا ہے تو خدا اُسکے
نفس کو قبض کرتا ہے اور روح اُسمیں باقی رہتی ہے کہ اسکو نہیں نکالتا ہے اور جسوقت مر جاتا ہے تو روح کو اور نفس کو دونوں کو قبض کرتا ہے پس روح نکلتی ہے اور نفس بھی نکلجاتا ہے اور نفس کے نکلنے سے
روح کا نکلجانا ضرور نہیں ہے اور ایسے ہی حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی آدمی نہیں سوتا ہے مگر یہ کہ نفس اُسکا آسمان کو چڑھتا ہے اور روح بدن میں رہتی ہے
اور درمیان روح اور نفس کے ایک شعاع پیدا ہوتی ہے مثل شعاع آفتاب کے پس اگر حکم الٰہی تعلق پکڑتا ہے روح کے قبض کرنیکا تو قبول کرتی ہے روح نفس کو اور اگر حکم دیتا ہے خدا روح کے
باقی رہنے کا تو قبول کرتا ہے نفس روح کو یہ ہے قول حق تعالیٰ کا اللہ یتوفی الانفس حین موتھا اور جسوقت نفس سونیوالے کا ملاحظہ کرتا ہے آسمانوں کے ملک کا تو جو کچھ خواب میں
دیکھتا ہے اُسکی تعبیر ہے اور اگر درمیان آسمان اور زمین کے دیکھتا ہے تو اُس کی تعبیر نہیں ہے اور وہ خیالات شیطانی سے ہے اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اُس قبض
کے اور نگاہ رکھنے اور بھیجنے نفس کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی اور زندہ کرنے مردوں کے ہیں لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ فکر
کرتے ہیں نشانیوں قدرت خدا میں اور نیز سوچتے ہیں اور تامل کرتے ہیں اور توریت میں مذکور ہے کہ اے فرزند آدم کے جسطرح تو سوتا ہے اسیطرح مریگا اور جسطرح تو بیدار
ہوتا ہے اسیطرح تو زندہ ہوگا اور کفار باوجود دیکھنے ان دلیلوں قدرت خدا کے دوبارہ زندہ ہونے سے انکار کرتے ہیں اَمِ اتَّخَذُوْا بلکہ پکڑا ہے انہوں نے یعنی
مقرر کئے ہیں انہوں نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے شُفَعَآءَ شفاعت کرنیوالے خدا کے نزدیک کہ انکو سفارش کرکے نجات دلوائیں قُلْ کہہ تو اے محمد
صلعم اُن کفار مکہ سے کہ سفارش کرینگے وہ اَوَلَوْ كَانُوْا کیا اگر ہوں وہ کہ لَا يَمْلِكُوْنَ شَيْئًا نہ مالک ہوویں کسی چیز کو سفارش میں سے وَّلَا يَعْقِلُوْنَ اور
نہ عقل رکھتے ہوں یعنی نہ جانتے ہوں اپنی پرستش کرنے والوں کو جسوقت کہ ایسے بیخبر ہوویں وہ کیا اسوقت بھی وہ سفارش کرینگے تمہاری کہ نہ کچھ بولتے ہیں اور نہ کچھ سمجھتے ہیں کیونکہ وہ
پتھر ہیں تراشے ہوئے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ لِلّٰهِ الشَّفَاعَةُ جَمِيْعًا واسطے خدا کے ہے شفاعت تمام کہ وہ مالک شفاعت کا ہے اور بدون اذن اور حکم خدا
کے کوئی قدرت شفاعت کرنیکی نہیں رکھتا ہے اور شفاعت کرنیمیں دو امر چاہئیں ایک تو اذن خدا کا شفاعت کرنیوالے کو اور دوسرے یہ کہ جسکی شفاعت کرے وہ بھی قابلیت
سفارش کرنیکی رکھتا ہو اور یہاں دو تو امر گم ہیں اسواسطے کہ سفارش کرنیوالے تو بت ہیں وہ پتھر کیا سفارش کرینگے کسی کی اور انکو کسی طرح سے سفارش کرنیکا حکم ہو کہ خدا کے نزدیک کوئی مرتبہ نہیں یعنی
نہیں بول سکتے اور نہ کچھ سمجھ سکتے ہیں اور جنکی سفارش کرینگے وہ کافر ہیں نافرمانبردار خدا کے ہیں قابلیت اسکی نہیں رکھتے ہیں کوئی بھی سفارش کرے اور خدا تعالیٰ مالک شفاعت اور سب چیز کا ہے کہ

۴ ع ۱

لَهٗ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اُسی کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی ثُمَّ اِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ پھر طرف اُسکے پھیرے جاؤگے
تم واسطے جزائے اعمال کے قیامت میں بھی بادشاہ اور مالک وہی ہے اور جسوقت کہ خدا دنیا اور آخرت میں دونوں میں مالک اور بادشاہ ہو تو بدون اذن اسکے کون سفارش
کر سکتا ہے اور اب اُن کفار کے اعتقاد کی بدی سے خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے کہ وَاِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ اور جسوقت کہ ذکر کیا جاتا ہے خدا وَحْدَهٗ تنہا اور اکیلا بدون ذکر
اُنکے معبودان باطل کے اور وحدہ حال واقع ہوا ہے یعنی جسوقت کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کو سنیں کہ جسمیں خدا تعالیٰ کی توحید کا بیان ہے تو اشْمَاَزَّتْ قُلُوْبُ
الَّذِیْنَ گھٹ جاتے ہیں اور بستہ ہو جاتے ہیں دل اُن لوگوں کے کہ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھ آخرت کے اور نہایت کینہ اور غصہ سے تیوری کو
چڑھا لیتے ہیں وَاِذَا ذُكِرَ الَّذِیْنَ اور جسوقت کہ ذکر کیے جاتے ہیں وہ کہ مِنْ دُوْنِهٖ سوائے اُس خدا کے ہیں یعنی اُنکے باطل معبودوں کا ذکر ہو تو اِذَا
هُمْ یَسْتَبْشِرُوْنَ اُسوقت وہ خوش ہوتے ہیں اس طرح سے کہ اثر سرور کا اُنکے چہروں پر ظاہر ہوتا ہے اور ایسا ہی حال اُن لوگوں کا ہے کہ جو اپنے تئیں مسلمان کہتے
ہیں کہ جسوقت علی بن ابیطالب اور اُنکی اولاد کے فضائل اور بزرگیوں کا ذکر ہوتا ہے تو چہرے اُنکے سیاہ اور نیلے ہو جاتے ہیں اور دل اُنکے سننے سے فضائل اہلبیت کے گھٹتے ہیں اور
نفرت کرتے ہیں اور اگر قدرت جواب دینے کی رکھتے ہیں تو اُس فضیلت کو رد کرتے ہیں اور طرح طرح کے عیب اور قبیح اُسمیں نکالتے ہیں اور نہایت فحش اور واہی تباہی اُسمیں کرتے ہیں اور جسوقت
سوا اہلبیت رسول کے اور کسیکا ذکر ہو یا فضیلت گھڑی ہوئی تبعی اور لوگوں کی بنائی ہوئی کسی کی مذکور ہو تو نہایت خوش ہوتے ہیں اور جسوقت کفار نصیحتوں کو نہیں سنتے تھے اور انکار
اور عناد کو زیادہ کرتے تھے تو رسول خدا صلعم اُنکی عناد کی کثرت سے حیران ہوتے تھے خدا تعالیٰ نے حکم دیا کہ تو ہماری طرف متوجہ ہو اور اس طرح سے دعا کر چنانچہ فرماتا ہے
قُلِ اللّٰهُمَّ کہہ تو اے محمد صلعم اے خدا معبود حق فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالے آسمانوں کے اور زمین کے اور مالک اُنکے عٰلِمَ الْغَیْبِ
وَالشَّهَادَةِ جاننے والے پوشیدہ اور ظاہر کے اور فاطر اور عالم کا نصب بسبب حرف ندا کی جنبش ہے کہ پوشیدہ ہے یعنی اے خدا پیدا کرنیوالے آسمان اور زمین کے اور اے خدا جاننے والے
ہر پوشیدہ اور ظاہر کے اَنْتَ تَحْكُمُ تو ہی حکم کریگا بَیْنَ عِبَادِكَ درمیان بندوں اپنے کے آخرت میں فِیْ مَا كَانُوْا فِیْهِ بیچ اُس چیز کے کہ تھے بیچ اُسکے یَخْتَلِفُوْنَ
اختلاف کرتے امر دین میں مقدمہ میں پس حکم کر تو میرے اور اُنکے درمیان حق کے ساتھ کہتے ہیں کہ ربیع بن خثیم کہ زاہدوں میں سے تھا ایک روز اُسنے حضرت امام حسین علیہ السلام کے
واقعہ سے خبر دی اور اُنکے ظالموں پر لعنت کی اور کہا کہ آہ قتل کیا اُس شخص کو کہ جسکو رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے زانو میں رکھتے تھے اور منہ اپنا اُسکے منہ سے ملتے تھے
اور بعد اُسکے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ قل اللهم فاطر السموات والارض الآیہ اور خدا تعالیٰ کفار کو ڈراتا ہے وَلَوْ اَنَّ لِلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا اور اگر تحقیق ہو وے واسطے
اُن لوگوں کے کہ ظلم کیا ہے اُنہوں نے اپنے نفسوں پر کفر کر کے مَا فِی الْاَرْضِ جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے مال اور دولت جَمِیْعًا سب وَّمِثْلَهٗ اور مانند اُس مال کے
مَعَهٗ ہمراہ اُسکے اور مال ہو یعنی دنیا کے مال سے دو چند مال اُنکے پاس ہو تو لَافْتَدَوْا بِهٖ البتہ فدیہ کریں ساتھ اُس مال کے یعنی اُس مال کو فدا کریں اپنی نجات کے
واسطے مِنْ سُوْٓءِ الْعَذَابِ بدی عذاب کے سے اور سختی اُسکی سے یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہو واسطے اُنکے مِّنَ اللّٰهِ خدا کی جانب سے
قسم قسم کے عذاب مَا لَمْ یَكُوْنُوْا یَحْتَسِبُوْنَ جو کچھ کہ نہ تھے وہ گمان کرتے کہ ہمکو پہنچینگے اور یا یہ کہ ظاہر ہوں اُنکو عذاب گناہوں کی عوض میں اور وہ اُن گناہوں کو
نیکیاں گمان کرتے ہوں وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہوں واسطے اُنکے قیامت میں سَیِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا جزائیں برائیوں اُسچیز کی کہ کسب کیا ہو اُنہوں نے کہ وہ جزائیں
طرح طرح کے عذاب ہیں واسطے اُنکے وَحَاقَ بِهِمْ اور احاطہ کرے ساتھ اُنکے اور گھیرے اُنکو مَّا كَانُوْا بِهٖ جزا اُس چیز کی کہ تھے وہ ساتھ اُسکے یَسْتَهْزِءُوْنَ ٹھٹھا کرتے
کہ جسوقت اُنکو عذاب سے ڈرایا جاتا تھا تو وہ اُسپر ہنستے تھے اور اُسکو سچ نہیں جانتے تھے اور کفار کا عجیب غریب حال ہے کہ فَاِذَا مَسَّ الْاِنْسَانَ پس جسوقت پہنچے آدمی کو یعنی
کسی کافر کو پہنچے ضُرٌّ کوئی سختی مثل فقیری یا مرض کے تو دَعَانَا پکارتا ہے وہ ہمکو اور درخواست کرتا ہے ہم سے اُسکی دفع کرنیکی ثُمَّ اِذَا خَوَّلْنٰهُ پھر جسوقت دیویں
ہم اُسکو اپنے فضل اور کرم سے نہ اُسکے مستحق ہونیکی جہت سے نِعْمَةً مِّنَّا نعمت اپنی جانب سے کہ اُسکی فقیری کو تونگری سے اور اُسکی بیماری کو صحت سے بدل کریں تو اُسی طرح اپنے انکار
اور عناد کو پیش کر کے قَالَ کہے اِنَّمَآ اُوْتِیْتُهٗ سوائے اسکے نہیں کہ دیا گیا ہوں میں اُس قسم نعمت تونگری یا صحت کو عَلٰی عِلْمٍ اوپر علم کے جو میں رکھتا ہوں اسکے حاصل کرنے کی
کسب نیکی جسکو جانتا تھا اور اُسکا علم رکھتا تھا اور یا یہ کہ خدا کو اُسکا علم تھا کہ میں مستحق اُسکا ہوں خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ نہ ایسا کہ وہ گمان کرتا ہے بَلْ هِیَ فِتْنَةٌ بلکہ وہ نعمت
امتحان اور آزمائش ہے اُسکی تاکہ ظاہر ہو کہ وہ شکر کرتا ہے اُس نعمت کا یا ناشکری کرتا ہے کہ اُسکے عوض میں مستحق عذاب کا ہو وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ اور لیکن اکثر اُن کفار میں کے

لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں کہ سب نعمتیں خدا کی جانب سے ہیں اور بلا اور نعمت میں فرق نہیں کرتے ہیں قَدْ قَالَهَا الَّذِيْنَ تحقیق کہا ہے اس کلمہ کو یعنی کلمہ انما
اوتیتہ علی علم کو ان لوگوں نے کہ مِنْ قَبْلِهِمْ پہلے ان سے تھے مثل قارون کے فَمَآ اَغْنٰى عَنْهُمْ پس بے پروا کیا اُنسے عذاب کے ہونیسے مَّا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ
اس چیز نے کہ تھے وہ کسب کرتے کہ مال اور دولت کو جمع کرتے تھے بلکہ سبب انکے عذاب کا ہوا وہ مال فَاَصَابَهُمْ پس پہنچا انکو سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا عذاب برائیوں اسچیز کا
کہ کسب کیا تھا انہوں نے وَالَّذِيْنَ ظَلَمُوْا اور وہ لوگ کہ ظلم کیا ہے انہوں نے اپنے نفسوں پر کفر کرکے مِنْ هٰٓؤُلَاۗءِ ان لوگوں میں سے کہ جو اس زمانہ کے کفار ہیں
سَيُصِيْبُهُمْ قریب ہے کہ پہنچے انکو سَيِّاٰتُ مَا كَسَبُوْا عذاب برائیوں اسچیز کا کہ کسب کیا ہے انہوں نے جیسا کہ پہلی امتوں کو پہنچا ہے وَمَا هُمْ بِمُعْجِزِيْنَ اور
نہیں ہیں وہ کفار عاجز کرنیوالے ہمکو عذاب کرنے سے کہ ہم سے بھاگ کر کہیں کو چلے جائیں اور منقول ہے کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے خدا تعالی نے سات برس انکو قحط میں مبتلا رکھا اور
بڑے بڑے نامی انکے جنگ بدر میں مارے گئے بعد اسکے سات برس پھر ارزانی اور آسودگی انکو بخشی تاکہ جانیں کہ تنگ کرنا اور کشادہ کرنا روزی کا خدا کے اختیار میں ہے اسواسطے بعد اسکے فرمایا ہے
کہ اَوَلَمْ يَعْلَمُوْٓا کیا نہ جانا انہوں نے کہ اَنَّ اللّٰهَ يَبْسُطُ الرِّزْقَ تحقیق خدا کشادہ کرتا ہے روزی کو لِمَنْ يَّشَاۗءُ واسطے جسکے چاہتا ہے اپنے بندوں میں سے محض اپنے
فضل اور کرم سے نہ کسی اس سبب سے کہ وہ بندہ مستحق ہونیکا ہے وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے روزی کو جسکے واسطے چاہتا ہے اپنی مصلحت سے نہ واسطے ذلت اور خواری بندہ کے اِنَّ
فِيْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اس کشادہ اور تنگ کرنے روزی کے لَاٰيٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ واسطے اس قوم کے کہ ایمان
لائے ہیں خدا پر اور پیغمبر پر اور اعتقاد رکھتے ہیں کہ دینے والا رزق کا خدا ہے اور کہتے ہیں کہ ایک جماعت مشرکوں کی کہ قتل اور زنا بہت کرتے تھے اور طرح طرح کے گناہ کرتے تھے انہوں
نے جناب رسول خدا سے عرض کی کہ ہم سے بہت بڑے گناہ ہوئے ہیں اور آپ تو دعوی کرتا ہے کہ جو کوئی شرک کرے اور ناحق کسیکو قتل کرے اسکو خدا تعالی نہیں بخشتا ہے پس ہم ایمان
نہیں لاتے ہیں مگر اس شرط سے کہ خدا تعالی ہمارے گناہوں کو بخشے بعد مسلمان ہونیکے یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم يٰعِبَادِيَ اے بندو میرے
الَّذِيْنَ اَسْرَفُوْا وہ کہ زیادتی کی ہے گناہ کرکے عَلٰٓي اَنْفُسِهِمْ اوپر نفسوں اپنے کے یعنی حد سے گزرے ہیں گناہ کرنے میں اور بہت سخت گناہ کئے ہیں انہوں نے لَا
تَقْنَطُوْا نا امید ہو تم مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ رحمت خدا کی سے اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ بخشتا ہے گناہوں کو جَمِيْعًا سب کو
صغیرہ کو اور کبیرہ کو اگرچہ انکی کثرت ہو اور حد سے زیادہ ہوں اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ خدا هُوَ الْغَفُوْرُ وہی بخشنے والا گناہوں کا الرَّحِيْمُ مہربان ہے اپنے
بندوں پر حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ قرآن شریف میں اس آیت کے برابر رحمت کشادہ اور مغفرت فراخ والی کوئی آیت نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
یہ آیت وحشی قاتل حمزہ کے شان میں نازل ہوئی ہے کہ وہ اس خوف سے کہ توبہ میری قبول نہ ہوگی مسلمان نہ ہوتا تھا یہ آیت نازل ہوئی وہ مسلمان ہوا اور بعد اسکے صحابہ نے
پوچھا کہ یا رسول خدا یہ آیت خاص وحشی کے واسطے ہے یا سب مسلمان اسمیں شریک ہیں فرمایا کہ یہ آیت عام ہے اور سب مسلمانوں کو شامل ہے لیکن اس آیت کے خاص وحشی کے اسلام وا
ہونیمیں تامل ہے اسواسطے کہ یہ آیت مکہ میں نازل ہوتی ہے اور وحشی اس آیت کے نازل ہونیکے کئی برس بعد مسلمان ہوا ہے البتہ ہوسکتا ہے کہ حقیقت اسکے معنے یہ آیت سنی ہو تو
اسکو سنکر مسلمان ہوا ہو اگرچہ بعد نازل ہونیکے کئی برس بعد سنا ہو اور کہتے ہیں کہ زید بن اسلم کہ اپنے زمانہ میں مرتاض اور زاہد مشہور تھا اور کثرت سے عبادت کرتا تھا وہ آدمیوں کو عذاب خدا
سے بہت خوف دلاتا تھا اور رحمت سے ناامید کرتا تھا جب وقت وہ مر تو کہا کہ خداوندا تیرے نزدیک میرا کسقدر مرتبہ ہے جواب آیا کہ دوزخ ہے تیرے واسطے کہا کہ اسقدر عبادت
جو میں نے کی ہے اسکا ثواب کہاں گیا فرمایا کہ تو نے میرے بندوں کو میری رحمت سے ناامید کیا آج میں تجھکو اپنی رحمت سے ناامید کروں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ خدا تعالی نے اس آیت کو اولاد فاطمہ کے شیعوں کے حق میں نازل کیا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا اپنے شیعوں سے کہ نہیں ہے ملت ابراہیم پر سوا تمہارے کوئی اور نہیں قبول
کرتا ہے خدا مگر تم سے اور نہ بخشیگا گناہ مگر تمہارے یہ اسواسطے فرمایا ہے کہ بدوں محبت علی کے اور اسکی اولاد طاہرین کے بخشش گناہوں کی نہ ہوگی اور محبت علی کی سوائے
فرقہ شیعہ کے کسی میں نہیں ہے اسواسطے کہ محبت انکی اسوقت ثابت ہوگی کہ انکے دشمنوں سے بیزاری بھی کریں اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ انکو بھی دوست رکھے اور انکے دشمنوں کو بھی
دوست رکھے یہ دوستی کچی نہیں ہے اور جناب امیر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہماری دوستی اور ہمارے دشمنوں کی دوستی ایک دل میں نہیں سما سکتی جیسے کہ دو تلواریں ایک میان میں نہیں
سما سکتیں اور حضرت محمد صلعم نے فرمایا کہ خدا تعالی نے کہا کہ علی بن ابیطالب حجت میری ہے خلقت میری پر کہ بنایا ہے اسکو خلیفہ اور حاکم کیا ہے واسطے ہدایت کے اور امانت دار ہے میرے
علم کا خزانہ دار ہے جنت میں لیجاؤنگا میں اسکو کہ جو کوئی اسکو دوست رکھے اگرچہ میری نافرمانی اسنے کی ہو اور نہ لیجاؤنگا میں اسکو جنت میں کہ جو نفرت اس سے دشمنی کی اگرچہ

ع ۵ ۱۱ ۲

میری فرمانبرداری کی ہو اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ خداوندا تو دوست رکھ اُسکو جو دوست رکھے علی کو اور دشمن رکھ تو اُسکو جو دشمن رکھے علی کو اور خدا کے دشمن کی ہرگز نجات
نہیں ہے اور آئمہ معصومین علیہم السلام نے فرمایا ہے کہ دوستی ہم اہلبیت کی گراتی ہے گناہوں کو بندوں سے جیسے کہ گراتی ہے ہوا سخت پتوں کو درخت سے اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو
کوئی کہ شیعہ ہمارا ہے قیامت کے دن اُسکو مقام حساب میں کھڑا کریں اور حقتعالیٰ اُسکے گناہوں سے اُسکو خبردار کرے اور جسوقت وہ اپنے گناہوں کا اقرار کرے تو اُس کے گناہوں کو نیکیوں سے بدل
دے اور لوگوں کو وہ نیکیاں اُسکی دکھلائے اور جسوقت وہ دیکھیں تعجب کر کے کہیں کہ اس بندہ سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوا اور بعد اُسکے حکم ہو اُسکو بہشت میں داخل کرینگا اور یہی معنی ہیں قول
حقتعالیٰ کے اولئک یبدل اللہ سیاٰتہم حسنات اور صواعق محرقہ وغیرہ کتب احادیث اہل سنت میں مذکور ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ یا علی انت وشیعتک فی الجنۃ اے
علی تو اور شیعہ تیرے بہشت میں ہیں اور سُنی اپنے تئیں ایسی ایسی روایتیں دیکھ کر کہے کہ میں شیعہ ہوں تو یہ ایسا ہے کہ جیسے حبشی اپنے تئیں کہے کہ میں ترکی ہوں ع اندر لحدم
نکیر و منکر دیدند. داد غفلات گنہگار سر ابو سعید ندید. چون مہر علی بسینہ ام بود و دید. آخر بحبش ہمہ بخشیدند. اور فرماتا ہے خدا کہ وانیبوا اور رجوع کرو تم شرک اور
گناہوں سے نہایت کوشش کر کے اور جھکو تم الی ربکم طرف پروردگار اپنے کی اُسکو واحد جاننے اور طاعت کے وسیلہ سے واسلموا لہ اور فرمانبرداری کرو تم واسطے اُسکے
جس حکم کو کہ وہ فرمائے من قبل ان یاتیکم العذاب پہلے اس سے کہ آئے تمکو عذاب خدا کا ثم لا تنصرون پھر نہ مدد کئے جاؤ تم یعنی کوئی ایسا نہ ہو کہ تمھاری نصرت
اور مدد کرے عذاب کو تم سے دفع کرے واتبعوا احسن ما انزل الیکم اور پیروی کرو تم نیکتر اور بہتر کی کہ نازل کی گئی ہے طرف تمہارے من ربکم
پروردگار تمہارے کیطرف سے کہ واجب کو مقدم رکھو سنت پر اور معاف کرنیکو مقدم رکھو بدلا لینے پر اور پیروی بہتر کی کرو کہ جو نجات سے زیادہ قریب ہے من قبل ان
یاتیکم العذاب پہلے اس سے کہ آئے تمکو عذاب خدا کا بغتۃ اچانک کہ جسکے آنیکی امید نہو وانتم لا تشعرون اور تم نہ اطلاع رکھتے ہو اُسکے آنیکی
پس پیروی زیادہ نیک طاعتوں کی کرو ان تقول نفس ایسا نہو کہ کہے نفس وقت دیکھنے عذاب کے یا حسرتیٰ اے افسوس اور پشیمانی میری علیٰ ما فرطت
اوپر اُسکے کہ تقصیر کی میں نے فی جنب اللہ بیچ جانب خدا کے یعنی اُسکے حق میں اور اُسکی طاعت میں اور آئمہ معصومین علیہم السلام سے منقول ہے کہ مراد جنب اللہ سے
وہ طریقہ ہے کہ جو پہنچانیوالا ہو طرف رضائے خدا کے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہیں جنب اللہ یعنی ہم وہ طریقہ ہیں کہ جو پہنچانیوالے ہیں طرف خدا کے پس
جو کوئی کہ ہماری پیروی نہ کرے وہ کل کو قیامت کے روز کہیگا کہ ہائے افسوس کہ میں نے تقصیر کی آل عبا کے طریقہ میں اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہیں جنب اللہ اور
امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا کہ جنب اللہ امیر المومنین ہے اور ایسے ہی جو کوئی کہ بعد اُسکے ہے اوصیا میں سے اور یہی مقصود ہے حدیث ثقلین سے چنانچہ رسولخدا نے فرمایا ہے کہ
دو چیزیں میں تم میں چھوڑے جاتا ہوں قرآن اور اہلبیت اگر اُنسے چنگل مارو گے تم تو گمراہ نہوگے یعنی اگر ان دونوں کی پیروی کروگے تو گمراہ نہوگے پس جس نے کہ اُنکی پیروی نہ کی
ہوگی تو وہ اُس روز افسوس کریگا اور اپنے قصور کو ظاہر کریگا کہ میں نے اُنکی پیروی کیوں نہ کی لیکن اُس روز کی پشیمانی کچھ فائدہ نہ بخشے گی اور کہیگا کہ وان کنت اور
تحقیق کہ تھا میں دنیا میں لمن الساخرین البتہ ٹھٹھا کرنیوالوں میں سے کتاب خدا اور رسولخدا اور آئمہ ہدیٰ پر کہ میں نے اُنکی پیروی نہ کی اور کہتے ہیں کہ بنی اسرائیل میں ایک
شخص عالم تھا کہ وہ تمام اوقات اپنی علوم کے حاصل کرنے میں خرچ کرتا تھا ابلیس اُسکے پاس آیا اور کہا کہ تو کسواسطے اپنے نفس کو ہلاک کرتا ہے ان مشقتوں اور محنتوں سے
اور دنیا کے فائدوں اور مزوں سے تو محروم رہتا ہے چاہیئے کہ دنیا کی لذتوں سے فائدہ مند ہو کہ دروازہ توبہ کا کھلا ہوا ہے آئندہ کو توبہ کر لینا کہ دونوں جہان کی لذتوں سے
فائدہ اُٹھائے وہ شخص ابلیس کے فریب میں آ گیا اور فسق و فجور اور بدکاری کو اُسنے اختیار کیا اور جسوقت کہ لذت دنیا میں مشغول تھا اُس وقت ملک الموت اُسکے پاس آیا اور جسوقت
اُسنے آثار موت کے دیکھے تو کہا اے پشیمانی میری اوپر اُسکے کہ تقصیر کی میں نے طاعت خدا میں اور شیطان کی پیروی میں رہا اور ایسی حسرت اور پشیمانی میں روح اُسکی قبض ہوئی
اور ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہوا خداتعالیٰ نے اپنے حبیب کو خبر دی کہ تم ایسا نہو کہ ابلیس کے فریب میں آ کر تم بھی اے لوگو اُس مانند کے طاعت خدا میں قصور کرو اور کل کو کہنے لگو کہ
ہائے پشیمانی میری کہ میں نے جانب خدا میں قصور کیا اور اُسکے احکام پر ٹھٹھا کرنیوالا تھا او تقول یا کہے وہ نفس کہ لو ان اللہ ھدانی اگر تحقیق کہ خدا رہنمائی کرتا مجھکو توفیق
عطا کر کے طرف حق کے لکنت من المتقین البتہ ہوتا میں پرہیزگاروں میں سے اور شرک اور گناہ میں آلودہ نہوتا غرض یہ ہے کہ اُسوقت ہر طرح کی آرزو اور عذر
کریگا لیکن کچھ فائدہ نہوگا او تقول یا کہیگا وہ نفس فسق کرنیوالا حین تری العذاب جسوقت دیکھیگا عذاب کو کہ لو ان لی کرۃ اگر تحقیق ہوتا واسطے میرے
پھر طرف دنیا کے لوٹنا فاکون پس ہوتا میں من المحسنین نیکی کرنیوالے لوگوں میں سے اور خداتعالیٰ اُسکے قول کو رد کر کے کہیگا کہ بلیٰ قد جاءتک آیاتی ہاں

تحقیق کہ آئیں میری کتاب کی کہ قرآن کی دلیلوں سے جنہوں نے تجھکو راہِ حق دکھلائی فَكَذَّبْتَ بِهَا پس تکذیب کی تو نے ساتھ اُن آیتوں کے اور جھٹلایا تو نے وَاسْتَكْبَرْتَ اور تکبر اور سرکشی کی تو نے اُسکے قبول کرنے سے اپنے انکار و غلو سے اور گمراہی کو تو نے ہدایت پر اختیار کیا وَكُنْتَ مِنَ الْكَافِرِينَ اور رہا تو کفر کرنیوالوں سے اور اب خدا جھوٹ بنانیوالوں کو ڈراتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَيَوْمَ الْقِيَامَةِ اور دن قیامت کے تَرَى الَّذِينَ كَذَبُوا تو دیکھیگا تو اُن لوگوں کو کہ جھوٹ باندھے ہے انہوں نے عَلَى اللَّهِ اوپر خدا کے اس طرح سے کہ اُسکے واسطے فرزند مقرر کئے اور اُسکے واسطے شریک ٹھیرائے اور کہا کہ یہ ہماری سفارش کرینگے خدا کی درگاہ میں پس اُن جھوٹ بنانیوالوں کا یہ حال ہوگا کہ وُجُوهُهُمْ مُسْوَدَّةٌ منہ اُنکے کالے ہونگے پہلے اس سے کہ انکو دوزخ میں لیجائیں تاکہ قیامت کے لوگ اس علامت سے انکو جانیں کہ یہ دوزخی ہیں أَلَيْسَ فِي جَهَنَّمَ کیا نہیں ہے بیچ دوزخ کے مَثْوًى لِلْمُتَكَبِّرِينَ جگہہ رہنے کی واسطے سرکشوں کے کہ اپنے تکبر کی جہت سے خدا کی اور رسول کی فرمانبرداری اُنہوں نے نہ کی اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے ہر امام ہے کہ اپنی امت کو طرف خدا کے منسوب کرتا ہے اور حال یہ ہے کہ خدا نے اُسکو منصب امامت کا نہیں دیا ہے راوی کہتا ہے کہ مینے پوچھا کہ اگر وہ فاطمی ہو اور اب خدا تعالیٰ پرہیزگاروں کا حال بیان کرتا ہے وَيُنَجِّي اللَّهُ اور نجات دیگا خدا الَّذِينَ اتَّقَوْا ان لوگوں کو جو ڈرتے ہیں اور پرہیز کرتے ہیں کفر اور گناہوں سے بِمَفَازَتِهِمْ بسبب نجات اور مراد پانے کے اپنی ایمان اور طاعت کی جہت سے اور اہل کوفہ نے سوائے حفص کے مفازات پڑھا ہے جمع کا صیغہ لَا يَمَسُّهُمُ السُّوءُ نہ پہنچیگی انکو کوئی برائی اور سختی وَلَا هُمْ يَحْزَنُونَ اور نہ وہ غمگین ہونگے نعمت اور لذت کے نہ ملنے سے اور اب اپنی قدرت کا حال بیان کرتا ہے اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ خدا پیدا کرنیوالا ہر چیز کا ہے وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ اور وہ اوپر ہر چیز کے وَكِيلٌ نگہبان ہے کہ اُسکا دخل اور تصرف ہر چیز میں ہے لَهُ مَقَالِيدُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ واسطے اُسکے ہیں کنجیاں خزانوں آسمانوں اور زمین کی یعنی وہ مالک تمام امور آسمانوں اور زمین کا ہے اور اُسکے غیر کو کسیطرح دخل اُسمیں نہیں ہے جیسے کہ کسیکی پاس کنجی خزانہ کی ہو تو وہ اپنے غیر کو اُسمیں دخل نہیں دیتا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ کنجیاں رزقوں کی اُسکے پاس ہیں پس دروازہ روزی کا جسکے واسطے چاہے کھولے اور جسکے واسطے مصلحت دیکھے روزی کا تنگ کرتا ہو دروازہ روزی کے بند کرے اور کہتے ہیں کہ خزانے آسمان کے باران رحمت ہے اور خزانے زمین کے روئیدگی اور کنجی ان خزانوں کی اُسکے تصرف میں ہے جسقدر مینہ چاہے برسائے اور جسقدر گھانس چاہے اگائے اور حارث ہمدانی نے روایت کی ہے کہ مینے امیر المومنین علیہ السلام سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ مینے رسولخدا صلعم سے پوچھا کہ کنجیاں آسمان اور زمین کی کیا ہیں فرمایا کہ سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر ولا حول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم ہو الاول والآخر والظاہر والباطن لہ الملک ولہ الحمد یحیی ویمیت وہو حی لا یموت بیدہ الخیر وہو علی کل شیء قدیر یہ کلمے کہ جن میں خدا تعالیٰ کی تسبیح اور حمد اور تکبیر کا بیان ہے یہ کنجیاں ہیں آسمانوں اور زمین کی خیر و برکت کی اور جو کوئی صبح کے وقت ان کلموں کو پڑھا اُسکے واسطے خدا تعالیٰ چھ خصلتیں بخشے اول تو یہ کہ اُسکو ابلیس سے اور اُسکے لشکر سے محفوظ رکھے اور دوسرے یہ کہ کثرت سے ثواب اُسکو دیوے کہ وہ حد سے زیادہ ہو اور تیسرے یہ کہ اُسکو نیکوں کے درجہ کو پہنچاتے اور چوتھے یہ کہ حور عین کو زوجہ اُسکی کرے اور پانچویں یہ کہ بارہ ہزار فرشتوں کو خدا تعالیٰ حکم فرماتا کہ ان کلموں کو اُس سے سنکر ایک ورق پر لکھیں کہ قیامت کے دن اُسکے واسطے گواہی دیویں اور چھٹے یہ کہ ثواب توریت اور انجیل اور زبور اور قرآن کے پڑھنے کا اُسکو دیویں اور ایسا ہو کہ حج اور عمرہ مقبول اُسنے کیا ہو اور اگر اُس مہینے میں مرے تو شہید مرے ہو اور اب کفار کے حال میں خدا تعالیٰ بیان فرماتا ہے کہ وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور انکار کیا انہوں نے بِآيَاتِ اللَّهِ ساتھ نشانیوں قدرت خدا کی أُولَٰئِكَ هُمُ الْخَاسِرُونَ یہ لوگ وہی نقصان پانیوالے ہیں قیامت کے دن کہ انہوں نے بہشت کی نعمتوں کے عوض میں عذاب دوزخ کو خرید کیا ہے اور حکم کرتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن مشرکین سے کہ جو تجھکو وہ اپنے دین کیطرف بلاتے ہیں أَفَغَيْرَ اللَّهِ کیا پس غیر خدا کو تَأْمُرُونِّي أَعْبُدُ حکم کرتے ہو تم مجھکو کہ پرستش کروں میں بعد اسکے کہ دلیلیں روشن اُسکی توحید اور قدرت پر دلالت کرتی ہیں أَيُّهَا الْجَاهِلُونَ اے جاہلو اور نجاننے والو انجام کار کو اور اہل مدینہ نے تامرونی کو نون خفیف سے پڑھا ہے اور یا کو فتحہ سے اور ابن عامر نے دو نون سے تامرونني پڑھا ہے اور یا کو ساکن اور ابن کثیر نے نون مشدد اور یا مفتوحہ پڑھا ہے اور باقیوں نے نون مشدد اور یا ساکن سے پڑھا ہے اور اپنے حبیب کے طرف خطاب کرتا ہے کہ وَلَقَدْ أُوحِيَ إِلَيْكَ اور البتہ تحقیق وحی کی گئی ہے طرف تیرے وَإِلَى الَّذِينَ مِنْ قَبْلِكَ اور طرف اُن لوگوں کے کہ پہلے تجھ سے تھے یعنی تجھ سے پہلے جو پیغمبر مثل تیرے تھے اُنکے طرف بھی وحی کی گئی ہے اور تیرے طرف بھی قسم ہے اپنی عزت اور جلال کی کہ لَئِنْ أَشْرَكْتَ البتہ اگر شرک کرے تو بر سبیل فرض اگرچہ تجھ سے محال ہے تو اس

ع ۱۱

صورت میں لَیَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ البتہ نابود ہوجائیگا عمل تیرا وَلَتَكُونَنَّ مِنَ الْخَاسِرِينَ البتہ ہووے تو نقصان پانیوالوں سے یعنی اگر تو شرک کرے تیرے وقت
تک تو کوئی عمل تیرا قبول نہو اور ثواب اُس عمل کا تجھکو حاصل نہو پس پیروی مشرکوں کی مت کر اور اُنکے بہکانے سے اپنے طریق کو مت چھوڑ اس کلام میں اگرچہ خطاب حضرت
کی طرف ہے لیکن تنبیہ اپنے بندوں کو کرتا ہے کہ جو کوئی شریک کرے عبادت میں سوائے خدا کے اُس کے غیر کو تو اُس عبادت سے مستحق ثواب کا نہوگا اسواسطے کہ ثواب کا
حاصل ہونا موقوف ہے عمل کے خالص واسطے خدا کے ہونے پر نہ یہ کہ دوسرے کی بھی آمیزش اس میں ہو اور مراد عمل کے حبط اور نابود ہونے سے بیان اس کا ہے کہ اُس عمل کے کرنے سے مستحق ثواب کا
نہوگا بَلِ اللّٰهَ فَاعْبُدْ بلکہ خدا کو پس عبادت کر تو وَكُنْ مِّنَ الشّٰكِرِيْنَ اور ہو تو شکر کرنیوالوں میں سے نعمت توحید اور عمل خالص پر وَمَا قَدَرُوا
اللّٰهَ اور نہ بزرگی کی انہوں نے خدا کی حَقَّ قَدْرِهٖ حق بزرگی اُسکی کا جسطرح سے کہ وہ لائق بزرگی کرنے کے ہے بلکہ اُسکی عبادت میں اُس کے غیر کو انہوں نے
شریک کیا اور یا یہ کہ نہ تعریف کی انہوں نے اُسکی جیسے کہ وہ سزاوار تعریف کا ہے اسواسطے کہ انہوں نے انکار کیا اُسکی قدرت کا کہ وہ دوبارہ زندہ نہیں کر سکتا ہے اور
حق میں اُس کے بیان کیا انہوں نے کہ خلقت کو اُس نے عبث پیدا کیا ہے اور وہ عاجز ہے دوبارہ اُسکے پیدا کرنے سے وَالْاَرْضُ جَمِيْعًا اور زمین سب قَبْضَتُهٗ
يَوْمَ الْقِيٰمَةِ قبضہ میں اُس کے ہے دن قیامت کے اور جمیعًا حال واقع ہوا ہے اور عامل اُسکا محذوف ہے وَالسَّمٰوٰتُ مَطْوِيّٰتٌ بِيَمِيْنِهٖ اور آسمان
لپٹے ہوئے ہیں ساتھ ہاتھ قدرت اُسکی کے مقصود اس سے یہ ہے کہ آسمان اور زمین اُس کی قدرت کے آگے کچھ حقیقت نہیں رکھتے زمین تو باوجود اسقدر بڑی ہونے کے ایسی
ہے جیسے کوئی کسی چیز کو مٹھی میں پکڑلے اور آسمان ایسے ہیں کہ جیسے کوئی کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے لپیٹ لیوے اور اسطرح سے بیان کرنا اُنکا تمثیل کے واسطے ہے اور مراد اس سے ظاہر
کرنا اپنی قدرت کا ہے اور جسوقت کہ وہ ایسی ہے تو سُبْحٰنَهٗ پاک ہے وہ خدا وَتَعٰلٰى اور بلند مرتبہ والا ہے عَمَّا يُشْرِكُوْنَ اُس چیز سے کہ شریک کرتے
ہیں مشرکین کہ اُسکے غیر کو اُسکا شریک کرتے ہیں اور قیامت کے حال سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَنُفِخَ فِي الصُّوْرِ اور پھونکا جائیگا بیچ صور کے یہ پہلا صور ہے کہ
جسکو اسرافیل پھونکینگے اور ذکر اسکا سورہ یٰسین میں ہو لیا ہے فَصَعِقَ پس بیہوش ہوجاوے یعنی مرجاوے اُسکی سختی آواز کے سننے سے مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ
جو کوئی کہ بیچ آسمانوں کے ہے ملائکہ وغیرہ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ اور جو کوئی کہ بیچ زمین کے ہے اِلَّا مَنْ شَآءَ اللّٰهُ مگر جسکو چاہے خدا اور مراد اُس سے وہ ہیں کہ نہ مریگا
ہے کہ جبرئیل اور میکائیل اور اسرافیل اور عزرائیل اور حاملان عرش اور بعضی روایتوں میں جناب رسولخدا صلعم سے ہے کہ شہدا اپنی تلواریں گلے میں ڈالے ہوئے ہونگے گرد
عرش کے یہ بھی اس آواز سے نہ مرینگے ثُمَّ نُفِخَ فِيْهِ اُخْرٰى پھر پھونکی جاوے بیچ اُس صور کے دوسری پھونک یعنی صور دوسرا کہ اسمیں سب زندہ ہوجاوینگے اور کہتے ہیں کہ
درمیان دونو صوروں کے چالیس برس کا فاصلہ ہوگا پس جسوقت دوسرا صور پھونکا جائے تو فَاِذَا هُمْ پس ناگاہ وہ قِيَامٌ کھڑے ہونیوالے ہونگے اور قبروں سے
اٹھنے والے کہ يَّنْظُرُوْنَ نظر کرینگے اور دیکھینگے اپنے چاروں طرف حیران ہو کر کہ اُسوقت انتظار کرینگے کہ دیکھئے ہمارے ساتھ کیا ہوتا ہے اور ہمکو کیا حکم ہوتا ہے اور منقول
ہے حضرت سجاد علیہ السلام سے کہ کسی نے پوچھا کہ درمیان دونو پھونکوں صور پہلے اور دوسرے کے کسقدر فاصلہ ہوگا فرمایا کہ جسقدر کہ خدا چاہے اور پوچھا کسی نے کہ اے فرزند رسولخدا
کیونکر پھونکا جائیگا صور فرمایا کہ جسوقت پہلا صور پھونکا جائیگا تو اُس کی کیفیت یہ ہے کہ خدا تعالیٰ اسرافیل کو حکم کریگا وہ دنیا میں آئیگا آسمان پر سے اور اُس کے پاس صور ہوگا
اور اُسکے دو سرے ہونگے ایک اوپر اور ایک نیچا اور فرق درمیان دونو سروں کے ایسا ہوگا کہ جیسے زمین اور آسمان میں فرق ہے اور جسوقت ملائکہ اسرافیل کو دیکھینگے کہ دنیا
کی طرف جاتا ہے اور ہمراہ اُسکے صور ہے تو کہینگے کہ خدا تعالیٰ نے زمین کے اور آسمان کے باشندوں کی موت کا اُسکو حکم دیا ہے پس اسرافیل بیت المقدس کے حضرہ پر اتریگا اور کعبہ کی
طرف اُس کا منہ ہوگا اور جسوقت زمین کے رہنے والے اُسکو دیکھینگے تو کہینگے کہ خدا تعالیٰ نے اُسکو زمین کے باشندوں کی موت کا حکم دیا ہے پس اسرافیل صور میں ایک پھونک ماریگا
اور اُس صور سے آواز اُس طرف میں سے نکلے زمین کی جو طرف کہ اُسکی زمین کے متصل ہے پس کوئی جاندار زمین پر باقی نہ رہیگا کہ جسقدر ہیں سب مرجاوینگے اور بعد اُسکے اُس طرف سے
آواز نکلیگی جو طرف کہ اُس صور کی آسمان کے متصل ہے اور اُس آواز سے جسقدر کہ جاندار آسمان پر ہیں سب مرجائینگے مگر اسرافیل کہ وہ باقی رہیگا پس فرمائیگا خدا تعالیٰ کہ اے اسرافیل
مرجا تو وہ بھی مرجائیگا اور دیر کرینگے سب اور مردے رہینگے جس مدت تک کہ خدا چاہے پھر حکم کریگا خدا تعالیٰ آسمانوں کو پس مضطرب ہونگے اور حرکت کرینگے اور حکم کریگا پہاڑوں کو
پس چلینگے اور چلینگے اور یہہ مراد ہے اُس قول سے کہ يَوْمَ تَمُوْرُ السَّمَآءُ مَوْرًا وَّتَسِيْرُ الْجِبَالُ سَيْرًا اور بدلی جائیگی زمین اُس زمین سے کہ جسپر گناہ نہیں ہوتے ہیں اور ایسی ظاہر اور
کھلی ہوئی ہوگی کہ اُس پر نہ پہاڑ ہونگے اور نہ درخت ہونگے جیسے کہ پہلے مرتبہ بچھائی گئی تھی اور ہوجائیگا عرش اُسکا پانی پر جیسے کہ اول مرتبہ تھا اُسکی قدرت اور عظمت سے اُسوقت

خدا ایک ہی ندا کریگا اس طرح سے کہ سب مین آسمان کی طرف سنینگی اور کہیگا کسکے واسطے ہے آج بادشاہی پھر کوئی جواب دیگا اُسکو اور اپنی قدرت سے آپ ہی کہیگا کہ مینے
قہر کیا خلقت پر اور سب کو مار ڈالا میں ہی ہون خدا نہین ہے کوئی معبود قابل پرستش کے سوا میرے کہ نہ کوئی میرا شریک ہے اور نہ وزیر ہے اور مینے اپنی دست قدرت سے خلقت کو پیدا کیا
تھا اور مینے ہی انکو مار ڈالا اپنی خواہش سے اور میں ہی انکو زندہ کرونگا اپنی قدرت سے اور فرمایا امام علیہ السلام نے کہ پس پھونکیگا خدا صور دوسری آواز نکلیگی اُس طرف سے جو کہ
متصل آسمان کے ہے جتنے باشندے آسمان کے ہیں سب زندہ ہو جائینگے اور زندہ ہونگے حاملانِ عرش اور حاضر ہونگی بہشت اور دوزخ اور خلقت حساب کے لئے جمع ہوگی راوی
کہتا ہے کہ مینے امام زین العابدین علیہ السلام کو دیکھا کہ یہ فرما کر بہت شدت سے روتے اور حضرت صادق علیہ السلام نے صور اول کے پھونکنے کے حال میں فرمایا ہے کہ جسوقت پہلا صور
پھونکا جائیگا تو زمین کے باشندے سب جائینگے اور بعد اُسکے آسمان کے رہنے والے سب جلینگے اور کوئی باقی نہ رہیگا مگر ملک الموت اور حاملانِ عرش اور جبرئیل اور میکائیل اور
ملک الموت خدا کے آگے کھڑا ہوگا اُس سے کہا جائیگا کہ کون باقی رہا ہے اور حال یہ ہے کہ وہ جانتا ہے کہ کون کون باقی رہا ہے لیکن ملک الموت سے پوچھیگا تو وہ جواب میں کہیگا
کوئی باقی نہیں رہا ہے مگر ملک الموت اور حاملانِ عرش اور جبرئیل اور میکائیل حکم ہوگا ملک الموت کو کہ کہہ تو جبرئیل اور میکائیل کو کہ مر جائیں اُسوقت فرشتے کہینگے کہ خداوندا یہ
تیرے رسول اور امین ہیں کہ تیرا حکم لیکر جاتے تھے فرمائیگا کہ مینے سب جانداروں کی طرف حکم مرنیکا دیا ہے اور بعد مرنے جبرئیل و میکائیل کے پھر ملک الموت خداوند عالم کے آگے
کھڑا ہوگا فرمائیگا خدا کہ اب کون باقی رہا ہے ملک الموت عرض کریگا کہ ملک الموت اور حاملانِ عرش کے سوائے کوئی باقی نہیں رہا ہے فرمائیگا کہ تو انسے کہہ کہ وہ بھی مر جائیں جسوقت
کہ حاملانِ عرش بھی مر جاوینگے تو ملک الموت غمگین اور بدحال ہوکر آگے کھڑا ہوگا اور آنکھ اپنی اوپر کو نہ اُٹھائیگا فرمائیگا خدا تعالیٰ اے ملک الموت کون باقی ہے عرض کریگا کہ اے
پروردگار سوائے ملک الموت کے کوئی باقی نہیں رہا ہے فرمائیگا کہ مر جا تو وہ بھی مر جائیگا اور زمین کو اور آسمان کو اپنی دستِ قدرت میں پکڑ کر فرمائیگا کہ کہاں ہیں وہ لوگ
کہ ہمارے میرے شریک مقرر کرتے تھے اور کہاں ہیں آج وہ لوگ کہ دوسرا معبود تجویز کرتے تھے اور خدا نے قرآن میں فرمایا ہے کہ جس روز یہ امر کہ ہوگا وہ پچاس ہزار برس کا ایک
دن ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت خدا تعالیٰ خلقت کو زندہ کرکے اُٹھانیکا ارادہ کرے تو چالیس صباح مینہ برسائیگا سب ہڈیاں جمع ہوکر اپنی اپنی جگہہ
لگجائینگی اور گوشت ہڈیوں پر آگیں گے اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ روح اپنے مکان میں مقیم ہوگی روح نیک آدمی کی نور روشنی اور کشادگی
میں ہوگی اور روح بد آدمی کی تنگی اور تاریکی میں ہوگی اور بدن مٹی ہو جائیگا مثل اُسکے کہ جس سے پہلے پیدا ہوا تھا اور جو کچھ کہ درندوں اور جانوروں نے کھا کر اپنے پیٹوں سے باہر ڈالا ہے
وہ مٹی میں خدا کے پاس سب محفوظ ہے اور ہر ایک چیز کو جانتا ہے وہ شخص کہ جس سے پوشیدہ نہیں ہوتا ہے برابر ذرہ کے زمین کی تاریکیوں میں اور جانتا ہے گنتی کو چیزوں کی اور وزن انکے
کو شیئے روح والی چیزوں کی بمنزلہ طلا کے ہوگی خاک میں اور جسوقت خدا زندہ کرنا چاہیگا تو زمین پر مینہ برسیگا اور مٹی زمین کی مثل دہی کے بلوئی جائیگی پس مٹی آدمی کی مثل سونے کے
نکل آئیگی جیسے کہ سونا مٹی میں سے دھو کر نکالتے ہیں اور مسکہ کو دہی سے بلو کر نکالتے ہیں پس مٹی ہر بدن کی جمع ہوکر اپنے بدن میں ملجائیگی اور قدرت خدا سے جو صورت کہ پہلے تھی
وہی بنجائیگی اور روح اُسمیں داخل ہوجائیگی **وَاَشْرَقَتِ الْاَرْضُ** اور روشن ہوجائیگی زمین یعنی میدان محشر کا روشن **بِنُوْرِ رَبِّهَا** ساتھ نور پروردگار اپنے کے
مراد نور سے یہاں عدل اور انصاف ہے یعنی جیسے کہ ظلم کو تاریکی کہتے ہیں ایسے ہی عدل کو نور کہتے ہیں اور یہاں اسواسطے عدل کو نور کہا کہ اُس روز حق ظاہر ہو جائیگا اور بعض کا
قول ہے کہ خدا تعالیٰ اُس روز ایک نور پیدا کریگا کہ اُس سے زمین محشر کی بدون آفتاب اور مہتاب کے روشن ہوجائیگی **وَوُضِعَ الْكِتٰبُ** اور رکھی جائے کتاب
یعنی اعمال کی کتابیں حساب کے واسطے رکھی جائیں **وَجِایْٓءَ بِالنَّبِیّٖنَ** اور لائے جائیں پیغمبر واسطے دعوی پہنچانے احکام خدا کے اُمتوں پر اور اُن اُمتوں پر حجت پکڑنیکے
واسطے **وَالشُّهَدَآءِ** اور گواہ لائے جائیں واسطے صحیح کرنے دعوی پیغمبروں کے اور جھٹلانے اُمتوں کے لوگوں کے اور مراد اُن گواہوں سے ملائکہ میں کہ آدمیوں پر مقرر ہیں اُنکے اعمال بد
نیک لکھنے کیواسطے اور یا مومنین دل مراد ہیں اور پہلے ہی سورۃ البقر میں گذرا ہے کہ مراد اُنسے آئمہ معصومین علیہم السلام ہیں **وَقُضِیَ بَیْنَهُمْ بِالْحَقِّ** اور حکم کیا جائے درمیان
اُن بندوں کے ساتھ حق کے یعنی ساتھ عدل اور راستی کے **وَهُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ** اور وہ نہ ظلم کئے جائینگے کہ ثواب کسیکا کم کیا جائے یا عذاب کسیکا زیادہ کیا جائے بلکہ ثواب عمل سے
زیادہ ملیگا اور عذاب موافق گناہ کے ہوگا **وَوُفِّیَتْ** اور پورا دیا جائیگا **كُلُّ نَفْسٍ** ہر نفس **مَّا عَمِلَتْ** جزا اُس چیز کی کہ عمل میں لایا ہے وہ نیکی یا بدی
وَهُوَ اَعْلَمُ اور وہ خدا زیادہ جاننے والا ہے اور عالم ہے **بِمَا یَفْعَلُوْنَ** ساتھ اُس چیز کے کہ کرتے ہیں وہ نیک بد اور اُسپر کچھ پوشیدہ نہیں ہے اور ہر ایک کو جزا
دیگا اور تفصیل سے کہ خدا بیان کرتا ہے **وَسِیْقَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْٓا** اور ہنکائے جائینگے وہ لوگ کہ کفر کیا ہے انہوں نے ذلت و خواری سے **اِلٰی جَهَنَّمَ** طرف دوزخ کے

ع ۲

بہشتیوں اور دوزخیوں کا حال

زُمَرًا گروہ گروہ یہ حال واقع ہوگا یعنی ایک جماعت کو بعد ایک جماعت کے ہر جماعت کو اسکے پیشوا کے ہمراہ دوزخ میں لیجاینگے نہایت خواری اور رسوائی سے حَتّٰی اِذَا جَآءُوْهَا یہانتک کہ جسوقت آئینگے وہ اُس دوزخ میں تو فُتِحَتْ اَبْوَابُهَا کھولے جاتیں دروازے اُسکے انکے داخل ہونیکے واسطے وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا اور کہیں واسطے اُن دوزخیوں کے نگہبان اُس دوزخ کے کہ وہ فرشتے ہیں مالک اور اُسکے زیر حکم جسقدر کہ فرشتے ہیں مع اُن دوزخیوں سے وقت داخل ہونیکے کہیں کہ اَلَمْ يَاْتِكُمْ کیا نہیں آئے تھے رُسُلٌ مِّنْكُمْ پیغمبر تمہاری قوم میں سے کہ بحکم خدا يَتْلُوْنَ عَلَيْكُمْ پڑھتے اوپر تمہارے اٰيٰتِ رَبِّكُمْ آیتیں پروردگار تمہارے کی اور ثنائیاں اُس کی قدرت کی بیان کرتے کہ جس سے تم خدا کو پہچانتے اور اُسکی طاعت کو اختیار کرتے وَيُنْذِرُوْنَكُمْ اور ڈراتے وہ تمکو لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ملاقات کرنی اِس دن تمہارے سے یعنی اِس دن کی ملاقات کرنیسے تمکو ڈراتے قَالُوْا کہینگے وہ دوزخی اُن فرشتوں کے جواب میں کہ بَلٰى ہاں ہمارے پاس پیغمبر آئے تھے اور اُنہوں نے ہمکو ڈرایا بھی تھا وَّلٰكِنْ حَقَّتْ اور لیکن واجب ہوا كَلِمَةُ الْعَذَابِ سخن عذاب کا جو خدا نے فرمایا تھا عذاب کے واقع ہونیکا عَلَى الْكٰفِرِيْنَ اوپر کافروں کے یعنی ہم جو باوجود موجود ہونے علامتوں توحید خدا کے اور ڈرانے پیغمبروں کے اپنے شرک سے نہ پھرے پس سبب سے لائق کلمہ عذاب کے ہوتے اور جسوقت فرشتے اس کلام کو اُن سے سنینگے تو قِيْلَ کہا جائیگا یعنی وہ فرشتے اُنسے کہینگے کہ ادْخُلُوْٓا اَبْوَابَ جَهَنَّمَ داخل ہو تم دروازوں دوزخ میں کہ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہوگے بیچ اُس دوزخ کے فَبِئْسَ مَثْوَى الْمُتَكَبِّرِيْنَ پس بُری ہے دوزخ جگہہ تکبر اور سرکشی کرنیوالوں کی اور اب مومنین کا حال بیان کرتا ہے کہ وَسِيْقَ الَّذِيْنَ اتَّقَوْا اور روانہ کئے جائینگے وہ لوگ کہ پرہیز کیا ہے اُنہوں نے کفر اور گناہوں سے اور ڈرتے ہیں وہ رَبَّهُمْ پروردگار اپنے سے اِلَى الْجَنَّةِ طرف بہشت کے زُمَرًا گروہ گروہ موافق اپنے اپنے مرتبہ کے ایک گروہ کے بعد دوسرا گروہ اپنے اپنے پیشوا کے ہمراہ جنت میں ہر گروہ کا جسوقت ہوگا گزار ۔ اور مرتضیٰ علیؑ بھی چلے لیکے اپنے یار ۔ اُسوقت اپنے فضل و کرم کی نگاہ سے ۔ یا رب مجھے علیؑ کے محبوں میں کر شمار ۔ حَتّٰٓى اِذَا جَآءُوْهَا یہانتک کہ جسوقت آئینگے وہ متقی اُس بہشت میں نہایت خوشی سے اور اُسکے دروازہ پر پہنچیں وَفُتِحَتْ اَبْوَابُهَا اور کھولے جائیں دروازے اُسکے انکے داخل ہونیکے واسطے وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا اور کہیں واسطے انکے نگہبان اُس بہشت کے رضوان وغیرہ کہ سَلٰمٌ عَلَيْكُمْ سلامتی ہے اوپر تمہارے اور رحمت جانب خدا سے کہ بیخوف ہوتے تم طِبْتُمْ پاک تھے تم دنیا میں گناہوں سے ہو سکے کہ تم اس مرتبہ کو پہنچے اور یا یہ کہ پاکیزہ ہوئے تم مغفرت اور بخشش کے ساتھ پہلے داخل ہونیسے اور فتحت کو دونو کو اہل کوفہ نے تا کی تخفیف سے پڑھا ہے اور باقیوں نے تشدید سے اور واؤ و فتحت کی بعضے کہتے ہیں کہ زائد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ واؤ حالیہ ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے روایت کی ہے اپنے باپ سے اور انکے باپ نے اپنے باپ سے یہانتک کہ امیر المومنین علیہ السلام سے پس فرمایا حضرت علیؑ نے کہ بہشت کے آٹھ دروازے ہیں ایک دروازہ سے انبیا داخل ہونگے اور صدیقین اور ایک دروازہ سے شہدا اور صالحین داخل ہونگے اور پانچ دروازوں سے ہمارے شیعہ اور دوست داخل ہونگے اور میں صراط کے اوپر کھڑا ہونگا اور دعا کرتا ہونگا کہ اے پروردگار میرے سلامت رکھ تو میرے شیعوں اور دوستوں کو اور جس نے میری نصرت کی ہے اور لڑا ہے وہ اُس شخص سے جو کہ مجھ سے لڑا ہے فعل سے یا قول سے اور ایک دروازہ سے سب مسلمان داخل ہونگے جو کہ گواہی دیتا تھا لا الٰہ الا اللہ کی اور اُسکے دل میں ابر قدر دشمنی ہم اہلبیت کی نہ تھی اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا کی طرف نیک گمان کرو اور جانو تم کہ جنت کے آٹھ دروازے ہیں عرض ہر دروازہ کا چار سو برس کی راہ کا ہے ظاہر امر اوان آٹھ دروازوں سے آٹھ بہشتیں ہیں اور ہر بہشت کا عرض چار سو برس کی راہ کا ہوگا لیکن یہ بھی حد نہ زیادہ ہے اور اسکی حقیقت کو خدا ہی جانتا ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت بہشتی بہشت کے دروازہ پر پہنچیں تو ایک درخت دیکھیں کہ اُسکے نیچے سے دو چشمہ جاری ہیں بہشتیوں کو حکم ہوگا کہ ایک چشمہ میں غسل کرو جسوقت وہ غسل کریں تو تمام بدن انکا پاکیزہ اور لطیف ہو جائیگا اور بدن انکا پھر کبھی میل اور چرک پیدا نہ کریگا اور بال انکے پریشان اور بکھرے ہوئے نہوں اور دوسرے چشمہ سے انکو پانی پلائینگے تو دل انکا حسد اور کینہ سے اور عیبوں باطنی سے پاک اور صاف ہو جائیگا اور بعد اُسکے بول و براز اور پسینہ سے سرزد نہوا اور رنگ انکا دگرگوں نہو اور جو چیز کہ باعث دگرگونی کی ہے وہ ظاہر نہو اور اِس سبب سے ملائکہ انکو کہیں کہ طبتم یعنی ظاہر اور باطن تمہارا پاک ہوا فَادْخُلُوْهَا پس داخل ہو تم اُس بہشت میں خٰلِدِيْنَ کہ ہمیشہ رہنے والے ہو اُسمیں اور منقول ہے کہ جسوقت بہشتی بہشت میں داخل ہوں تو جسطرح کہ کوئی سفر سے آتا ہے اور اُسکے لئے مہربان ہوتے ہیں اِس طرح سے ایک شخص انکے غلاموں میں سے انکی عورتوں حور العین کو جاکر خبر کرے وہ عورتیں انکی پیشوائی کو محلوں سے باہر آئیں اور انپر سلام کریں اور

جسوقت وہ محلوں میں داخل ہونگے تو دیکھیں گے کہ تخت جڑاؤ طرح طرح کے جواہر سے رکھے ہوئے ہیں اور فرش ریشمی بچھے ہوئے ہیں اور تکئے اوپر رکھے ہوئے ہیں اور دیواریں اُن محلوں کی ایک
سونے کی اینٹ سے اور ایک چاندی کی اینٹ سے اور یاقوت سرخ اور موتی اور زبرجد سے چُنی ہوئی ہیں اور جسوقت وہ بہشتی وہاں تختوں اور تختوں پر شکل بادشاہوں کے
بیٹھیں اور جسوقت آنکھ اُس زیب و زینت پر پڑے تو کہیں الحمد للہ الذی ہدانا لہذا وما کنا لنہتدی لولا ان ہدانا اللہ اور فرشتے انکو کہیں کہ تلک الجنۃ التی اورثتموہا
بما کنتم تعملون اور بہشتی ملائکہ کے قول کو سچا کریں **وَقَالُوا** اور کہیں گے کہ **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ** سب تعریف اور شکر واسطے خدا کے ہے **اَلَّذِیْ صَدَقَنَا وَعْدَہٗ**
جس نے سچا کیا ہم سے وعدہ اپنے کو جو کچھ کہ زبانی پیغمبروں کے فرمایا تھا **وَاَوْرَثَنَا الْاَرْضَ** اور وارث کیا ہمکو زمین بہشت کا کہ ہم اپنی قدرت اور اختیار سے **نَتَبَوَّاُ**
جگہہ پکڑتے ہیں ہم **مِنَ الْجَنَّۃِ** بہشت میں سے **حَیْثُ نَشَآءُ** جس جگہہ کہ چاہیں ہم اس سے اشارہ ہے طرف کثرت محلوں اور مکانوں کے اور حدیث میں آیا ہے کہ
کم مرتبہ کا وہ مومن ہے کہ جسکے پاس ایک دنیا کے برابر بہشت ہو اور یہہ بھی حدیث میں آیا ہے کہ ایسا کوئی نہیں ہے کہ جسکے واسطے بہشت میں مکان نہو خواہ
مومن ہو خواہ کافر اور اگر کافر مرنے سے پہلے ایمان کو اختیار نہ کرے اور حالت کفر میں مر جائے تو بندہ مومن اُسکے مکان کا وارث ہوتا ہے پس معنی آیت کے یہہ ہوئے کہ
حقتعالی وارث کرتا ہے مومن کو کافر کے مکان کا **فَنِعْمَ اَجْرُ الْعٰمِلِیْنَ** پس اچھی ہے مزدوری کام کرنیوالوں کی اور ثواب اور بدلا نیک عمل کرنیوالوں کا
اور وہ بہشت کی نعمتیں ہیں **وَتَرَی الْمَلٰٓئِکَۃَ حَآفِّیْنَ** اور دیکھیگا تو اے محمد صلعم فرشتوں کو گھیرنے والے **مِنْ حَوْلِ الْعَرْشِ** گرد اگرد عرش کے سے یعنی جسوقت
کہ تو آخرت میں اپنے اعتقاد نیک اور راستی سے مرتبہ قرب کو پہنچیگا تو فرشتوں کو گرد عرش کے طواف کرتے ہوئے دیکھیگا لذت سے نہ تکلیف کی راہ سے اسواسطے کہ وہاں تکلیف نہیں ہے
اور وہ فرشتے ذکر کرتے پھرینگے گرد عرش کے **یُسَبِّحُوْنَ** پاکی ہے یاد کرینگے خدا کو کہ وہ پاکیزگی نزدیک کی گئی ہوگی **بِحَمْدِ رَبِّہِمْ** ساتھ تعریف پروردگار
اپنے کے یعنی کہیں گے وہ کہ سبحان اللہ العظیم وبحمدہ اور خدا تعالی کی پاکیزگی بیان کرینگے ہر عیب اور نقصان سے کہ جو لائق اُسکی ذات پاک کے نہیں ہے **وَقُضِیَ بَیْنَہُمْ** اور
حکم کیا جائے درمیان انکے یعنی خدا تعالی درمیان بندوں کے حکم کرے **بِالْحَقِّ** ساتھ حق کے کہ جو کوئی سزاوار جس مقام کا ہے بہشت کا یا دوزخ کا وہاں اُسکو بھیجے
وَقِیْلَ اور کہا جائے یعنی مومنین کہیں گے **اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ** سب تعریف واسطے خدا کے ہے کہ پروردگار عالم کے لوگوں کا ہے اسکے حکم کرنے پر درمیان ہمارے
حق اور راستی سے کہ ہر ایک کو موافق اعمال کے مناسب مقام میں لایا

سُوْرَۃُ الْمُؤْمِنِ

یہ سورہ مکی ہے اور سیں پچاسی آیتیں ہیں اور حم سات سورتیں ہیں
اور یہاں سے شروع ہوتی ہیں اور جمع حم کی حوامیم ہے اور منقول ہے کہ حوامیم زیور قرآن کا ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ ہر چیز کا ایک میوہ ہوتا ہے اور میوہ قرآن
کا حوامیم ہے اور جو کوئی چاہے کہ بہشت کے باغ میں میوہ کھائے چاہئے کہ حوامیم کو پڑھے اور ایک روایت میں ہے کہ نماز شب میں پڑھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
حوامیم پھول قرآن کے ہیں پس چاہئے کہ اسکی تلاوت پر شکر خدا کا کرو اسواسطے کہ جو بندہ مومن کہ اس سورت کو پڑھے اُسکے منہ میں سے خوشبو مشک اور عنبر کی آئے اور حقتعالی
اُس پر رحمت کرے اور اسکے تمام گناہوں اور برائیوں کو اسکی تلاوت کی برکت سے رحمت میں غرق کرے اور عرش اور کرسی اور ملائکہ مقربین اُسکے واسطے بخشش چاہیں اور ابن
عباس سے منقول ہے کہ حوامیم سات ہیں اور دوزخ کے دروازے بھی سات ہیں کہ وہ جہنم اور حطمہ اور لظی اور سعیر اور سقر اور جحیم اور ہاویہ ہے پس جو کوئی کہ ان سورتوں کو
پڑھے ہر سورت ایک صورت میں بنکر دوزخ کے دروازہ پر کھڑی ہو اور اُسکے پڑھنے والے کو دوزخ میں نہ جانے دے اور منقول ہے کہ ہر چیز کا ایک خلاصہ ہے اور خلاصہ
قرآن کا حوامیم ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت ہے کہ جو کوئی سورہ مومن کو پڑھے تین روز میں ایکبار حقتعالی اُسکے تمام گناہ پہلے اور پچھلے بخشے
اور تقوی اور پرہیزگاری کو اُسکے لازم کرے اور نعمتیں بہشت کی اسکو بخشش فرمائے اور اُسکی آخرت کو دنیا سے بہتر کرے **بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ حٰمٓ**
ابن عباس سے منقول ہے کہ حم بزرگترین نام خدا کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ جن ناموں کے اول میں حا اور میم ہے اُن ناموں کا شروع ہے مثل حلیم اور حامد اور حمید اور حی اور حق اور حکیم
اور حاکم اور حفیظ اور حافظ اور حنان کے اور مثل ملک اور ملیک اور مالک اور مجید اور ماجد اور مہدی اور معید اور معز اور مہیمن اور منان کے اور انس ابن مالک سے روایت کی
گئی ہے کہ ایک روز ایک اعرابی نے رسول خدا سے پوچھا کہ حم کیا چیز ہے کہ ہماری لغت میں نہیں ہے فرمایا کہ شروع ناموں پاک خدا کا اور سورتوں کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حا اور میم
دو حرف ہیں درمیان میں حق اور محمد کے پس اشارہ ہے طرف ایک راز کے درمیان خدا اور پیغمبر کے اور کوئی پیغمبر مرسل سوا خاتم النبیین کے اور ملک مقرب کے اس سر کو نہیں جانتا ہے
اور سوا اسکے اور قول بھی ہیں لیکن سورہ بقر کے اول میں اسکی تحقیق ہو چکی ہے کہ حروف مقطعہ سے کیا مراد ہے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد اس سے

ربع
ع ۵ سورۃ المؤمن

الحمید المجید ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حٰمٓ نام سورہ کا ہے اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے الف کو اسکے امالہ کر کے پڑھا ہے بعد باقیوں نے فتح سے تَنْزِیْلُ الْکِتٰبِ نازل
کرنا کتاب کا ہے مِنَ اللّٰہِ جانب خدا سے اور تنزیل خبر مبتدا محذوف کی ہے اور مبتدا بھی ہو سکتا ہے اور من اللہ خبر اسکی یعنی نازل کرنا کتاب کا خدا کی جانب سے ہے
الْعَزِیْزِ کہ غالب ہے وہ اپنی بادشاہی میں الْعَلِیْمِ جاننے والا ہے ہر چیز کا غَافِرِ الذَّنْبِ بخشنے والا گناہ کا اُس شخص کے کہ جو بہ نیت خالص خدا اور رسول
سے اعتقاد رکھتا ہو اور خدا کی طاعت میں مصروف ہو وَقَابِلِ التَّوْبِ اور قبول کرنیوالا توبہ کا واسطے مومن گنہگار کے اور واسطے مشرک کے اگر شرک کو اپنی ترک
کرکے خدا اور پیغمبر پر ایمان لاوے اور توب جمع توبہ کی ہے یا مصدر ہے شَدِیْدِ الْعِقَابِ سخت کرنیوالا عذاب کا واسطے اُس شخص کے کہ جو ایمان لانے سے انکار کرے
اور گناہوں سے توبہ نہ کرے اور اس صفت کا ذکر بعد مغفرت کے صفت کے اسواسطے ہے کہ بندے مغفرت پر تکیہ کر کے گناہوں میں مشغول نہ ہوں بلکہ چاہئے کہ امید اور خوف دونو رکھے
ذِی الطَّوْلِ صاحب فضل اور احسان کا اپنے بندوں پر کہ طرح طرح کی نعمتیں بخشتا ہے اور یہ سب اللہ کی صفتیں بعد واقع ہوتی ہیں اور ابن عباس سے منقول
ہے کہ خدا بخشنے والا ہے اُس شخص کا کہ کہے لا الہ الا اللہ اور سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اُس شخص کو کہ جو نہ کہے لا الہ الا اللہ اور صاحب طول ہے یعنی بے نیازی اُس سے کہ نہ کہے
لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود قابل پرستش کے سوائے اُس خدائے حق کے کہ جسمیں وہ صفات مذکورہ ہیں اِلَیْهِ الْمَصِیْرُ طرف اسی کی ہے پھرنا سب کا
واسطے جزائے اعمال کے کہ فرمانبردار کو تو درجات بلند عطا کرے اور نافرمانبردار کو عذاب میں گرفتار کرے اور جس وقت معلوم ہوا کہ قرآن خدا کا نازل کیا ہوا ہے تو اسکی
پیروی واجب ہے اور اُسکے احکام پر عمل کرنا لازم ہے اور اُسی میں جھگڑا اور چون و چرا کرنی حرام ہے مَا یُجَادِلُ نہیں جھگڑا کرتے ہیں فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ
بیچ آیتوں خدا کی کہ وہ آیتیں خدا کی ہیں اِلَّا الَّذِیْنَ كَفَرُوْا مگر وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور خدا کی نعمت کا اُنہوں نے انکار کیا اور مراد اس جھگڑے سے وہ ہے کہ
جو کفار قرآن کی دلیلوں کے دفع کرنیکے واسطے عناد اور انکار سے جھگڑا کرتے تھے اور حق کو ڈھانا چاہتے تھے نہ وہ جھگڑا کہ جو علما اُسکی معانی کی تحقیق میں کرتے ہیں
اور اُس سے احکام کے نکالنے میں اور کج راہوں کے دفع کرنیکے واسطے گفتگو کرتے ہیں اور جناب رسول خدا نے فرمایا ہے کہ لعنت کئے گئے ہیں جھگڑا کرنیوالے دین میں
زبان پر ستر پیغمبروں کی اور جو کوئی کہ جھگڑا کرے آیات خدا میں وہ کافر ہے اور پھر یہ آیت تلاوت فرمائی اور دوسری روایت میں بھی ہے کہ جھگڑا کرنا قرآن میں
کفر ہے اس سے بھی مراد جھگڑا باطل ہے نہ وہ جھگڑا کہ جو دین کے ثابت کرنیکے واسطے ہو اور عناد اور انکار والے لوگ باوجود حاصل ہونے نعمتوں الٰہی کے جو اپنی کفر اور انکار پر
ہٹ کرتے تھے اس جہت سے فرماتا ہے کہ فَلَا یَغْرُرْكَ پس چاہئے کہ نہ فریب دیوے تجھکو اے محمد صلعم تَقَلُّبُهُمْ پھرنا اُن کافروں کا فِی الْبِلَادِ بیچ
شہروں کے واسطے تجارت کے کہ جیسے شام اور یمن کے شہر میں جاتے ہیں اور بڑے بڑے منافع حاصل کرتے ہیں اور تیری خاطر میں اُنکی تونگری اور مالداری کھٹکے یہ نہ گذرے کہ میں اُنکو
یونہی چھوڑ دونگا اور اُنکے چند روز کے چھوڑ دینے سے یہ نہ جاننا چاہئے کہ میں اُنکو عذاب نہ کرونگا بلکہ یہ اُنکے واسطے باعث زیادتی عذاب کا ہے اور اُنکا بھی حال ہوگا جیسے
كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ جھٹلایا پہلے اُنکی قوم نوح کے نے وَّالْاَحْزَابُ اور قوموں کتنی نے مِنْۢ بَعْدِهِمْ پیچھے اُنکے پیغمبروں کو مثل قوم عاد اور ثمود
کے کہ پیغمبر اُنکے کے وَهَمَّتْ كُلُّ اُمَّةٍ اور قصد کیا ہر امت نے بِرَسُوْلِهِمْ ساتھ پیغمبر اپنے کے لِیَاْخُذُوْهُ تاکہ پکڑ لیویں اُسکو اور سزا دیویں اور
قتل کریں وَجٰدَلُوْا اور جھگڑا کیا اُنہوں نے پیغمبروں سے بِالْبَاطِلِ ساتھ باطل گفتگو کے کہ تم پیغمبر نہیں ہو اور تم مثل ہمارے آدمی ہو اور فرشتوں کو اُسنے
پیغمبر کر کے کیوں نہ بھیجا اور یہ جھگڑا اُنکا اس واسطے تھا پیغمبروں سے کہ لِیُدْحِضُوْا بِهِ تاکہ باطل کریں ساتھ اس باطل گفتگو کے وہ الْحَقَّ سخن
حق کو کہ جسکی پیروی واجب ہے فَاَخَذْتُهُمْ پس پکڑ لیا میں نے اُن امتوں کو جو کہ پیغمبروں کو جھٹلاتے تھے عذاب میں اور ہر امت کو ایک قسم کا عذاب دیا دیکھو تو کہ
فَكَیْفَ كَانَ عِقَابِ ۝ پس کیونکر تھا عذاب میرا اُنکو اور عقاب کے بعد یا متکلم محذوف ہے وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ وعدہ عذاب کا
پیغمبر کے ہاتھوں پہلے ایسے ہی حَقَّتْ واجب ہوا ہے كَلِمَتُ رَبِّكَ سخن عذاب پروردگار تیرا کا عَلَى الَّذِیْنَ كَفَرُوْۤا اوپر اُن لوگوں کے کہ کافر ہوتے
ہیں تیری قوم میں سے اور تجھکو اُنہوں نے جھٹلایا ہے اَنَّهُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ واسطے اسکے کہ تحقیق وہ صاحب آتش دوزخ کے ہیں یعنی تحقیق وہ دوزخ میں رہنے والے ہیں اور ہم
اسمیں لازم ہے اور کلمۃ ربک کو اہل مدینہ اور ابن عامر نے کلمات ربک پڑھا ہے یعنی کفار پہلی امتوں کے اور حال کے سب زمین جلنے والے ہیں اور تیرے جھٹلانے اور جھگڑا کرنے
سے تجھکو کچھ نقصان نہیں ہے اور خدا کی طاعت اور عبادت اور تسبیح کرنیوالے بہت ہیں از انجملہ اَلَّذِیْنَ یَحْمِلُوْنَ الْعَرْشَ وہ ہیں کہ اٹھاتے ہیں عرش کو بموجب حکم خدا

وَمَنْ حَوْلَهُ اور جو کہ گرد اس عرش کے ہیں کہ ہمیشہ طواف اسکا کرتے ہیں سب يُسَبِّحُونَ پاکیزگی سے یاد کرتے ہیں خدا کو اور تسبیح کرتے ہیں بِحَمْدِ رَبِّهِمْ ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے وَيُؤْمِنُونَ بِهٖ اور ایمان لاتے ہیں ساتھ اس خدا کے اور اعتقاد کرتے ہیں اسکی وحدانیت اور قدرت اور پروردگار ہونیکا یہ کہ سب مخلوقات پاکیزہ اور تمام ملائکہ میں برگزیدہ اور خاص ہیں اور ذکر خدا میں اپنی زبان کو تر رکھتے ہیں پس جھگڑنے اور ترک عبادت کرنے ان کفار کیسے کہ بدتر خلائق ہیں کچھ نقصان نہیں ہے اور عرش کو اب چار فرشتے اٹھاتے ہیں قیامت کے روز آٹھ اٹھاوینگے اور کہتے ہیں کہ خداتعالی حکم کرتا ہے سب فرشتونکو کہ وہ ہر صبح اور شام عرش کے اٹھانیوالے فرشتونکو سلام کریں انکی تعظیم و بزرگی کی جہت سے اور کہتے ہیں کہ پاؤں عرش کے اٹھانیوالونکے ساتوں زمین کے پرے ہیں اور سر انکے آسمانوں سے گزر گئے ہیں اور ہاتھ انکے اطراف سے باہر نکل گئے ہیں اور عاجزی و زاری میں مشغول رہتے ہیں اور نہایت عاجزی سے سر اپنے نیچے ڈالے رہتے ہیں اور نظر اپنی ہرگز اوپر کو نہیں کرتے ہیں اور حاملان عرش کہتے ہیں کہ سب فرشتوں سے زیادہ عاجزی کرنے والے ہیں اور ساتویں آسمان کے فرشتے چھٹے آسمان کے فرشتوں سے زیادہ عاجزی کرتے ہیں اور خدا سے ڈرتے ہیں اور چھٹے آسمان کے فرشتے پانچویں آسمان کے فرشتوں سے اور پانچویں آسمان کے فرشتے چوتھے آسمان کے فرشتوں سے اسیطرح اول آسمان تک اور مجاہد سے منقول ہے کہ درمیان ملائکہ کے اور عرش الہی کے ستر ہزار حجاب ہیں اور تمام ملائکہ پیچھے ان حجابونکے تسبیح خدا میں مشغول ہیں اور آسمان کے طبقوں میں اس قدر فرشتے ہیں کہ شمار انکی سوائے خداتعالی کے کسیکو معلوم نہیں ہے اور نہج البلاغہ میں لکھا ہے کہ بعضے فرشتے ایسے ہیں کہ ہمیشہ سجدہ میں رہتے ہیں اور سب سے زیادہ مقرب درگاہ خدا ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ رکوع میں رہتے ہیں اور کبھی کھڑے نہیں ہوتے اور یہ حاملان عرش ہیں اور بعضے ایسے ہیں کہ صف باندھے ہوئے ہیں اور رہیدہ ہیں کہ جو گرد عرش کے رہتے ہیں اور بعضے تسبیح کرتے ہیں کہ ملائکہ عرش کیطرف نہیں دیکھتے ہیں اور یہ ایک لاکھ صف فرشتونکی ہے کہ یہ پیچھے ان فرشتوں کے ہیں کہ جو عرش کو گھیرے ہوئے ہیں اور وہ ہاتھ پر ہاتھ دھرے ہوئے ہیں اور کہتے ہیں کہ خداتعالی نے عرش کو ایک جوہر سبز سے پیدا کیا ہے اور ایک پایہ عرش کے سے دوسرے پایہ تک اس قدر فاصلہ ہے کہ اگر پرندہ بہت تیز اڑنے والا دو لاکھ برس اور ایک روایت میں ہے کہ آٹھ لاکھ برس تک اڑے تو ایک پایہ سے دوسرے پایہ تک پہنچے اور منقول ہے کہ حقتعالی نے جسوقت عرش کو پیدا کیا تو تمام فرشتونکو حکم پہنچا کہ اسکو اٹھاؤ اور حاملان عرش کے کاندھے پر رکھو جبرئیل نے ایک گوشہ پکڑا اور کہا کہ سبحان اللہ اور میکائیل نے ایک گوشہ پکڑا اور کہا کہ الحمد للہ اور اسرافیل نے ایک گوشہ پکڑا اور کہا کہ لا الہ الا اللہ اور عزرائیل نے ایک گوشہ پکڑا اور کہا کہ اللہ اکبر اور عرش کو ملائکہ نے اٹھا کر حاملان عرش کے کندھے پر رکھا اور حقیقت حاملان عرش کو اسکا بوجھ بہت بھاری معلوم ہوا تو انہوں نے کہا کہ لاحول ولاقوۃ الا باللہ العلی العظیم وہ گرانی انکی نہایت سبک ہو گئی پس جو مومن ان کلمونکو ایکبار کہے تو حاملان عرش کا اور سب فرشتونکا ثواب اسکے نامہ اعمال میں لکھیں اور گرانی دنیا و آخرت کی اسپر سبک ہو جاوے اور رحمت خدا میں وہ غرق ہو اور جابر بن عبداللہ انصاری نے روایت کی ہے کہ جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ مجھکو اذن دیا ہے کہ کچھ احوال عرش کا اور اسکے اٹھانیوالونکا تم سے بیان کروں جانو تم کہ خداتعالی نے عرش کو جوہر سبز سے پیدا کیا ہے اور اسکے سولہ لاکھ اور چھیاسٹھ ہزار سر ہیں اور ہر سر میں اسکے سولہ لاکھ اور چھیاسٹھ ہزار منہ ہیں اور ہر منہ میں اسکے سولہ لاکھ اور چھیاسٹھ ہزار زبانیں ہیں اور ہر زبان سے وہ سولہ لاکھ اور چھیاسٹھ ہزار لغت میں تسبیح خدا کرتا ہے اور ثواب اسکا میری امتیونکو بخشتا ہے اور اس قدر بڑا ہے عرش کہ خرقائیل کہ ایک فرشتہ ہے اور اسکے اسی ہزار پر ہیں اور ہر پر سے دوسرے پر تک اسی ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہے اسکی خاطر میں گزرا کہ طول اور عرض عرش کا دریافت کروں خداتعالی سے سوال کیا کہ پرونکو میرے دوچند کر دے حقتعالی نے قبول کیا اور وہ ایک لاکھ اور ساٹھ ہزار برس کی راہ اڑا اور اسی ہزار مرتبہ سست ہوا اور پھر خداتعالی سے مدد چاہی خطاب پہنچا کہ اے خرقائیل اگر تو تمام عالم کے گزر جانے تک پرواز کرے تو ایک پایہ عرش میرے سے بھی نہ پہنچ سکیگا خرقائیل نے کہا کہ سبحان ربی الاعلی وبحمدہ حقتعالی نے حکم کیا میری امت کو کہ اس تسبیح کو سجدہ میں کہیں تا کہ ثواب خرقائیل کا انکو حاصل ہو اور حاملان عرش یعنی عرش کے اٹھانیوالے فرشتے اسقدر بڑے ہیں کہ ایک کان سے دوسرے کان تک ستر ہزار برس کی راہ کا فاصلہ ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ کوئی چیز عرش سے زیادہ خوف کرنیوالی خدا سے نہیں اور اسکی تسبیح میں ایک یہ ہے کہ اعوذ باللہ من غضب اللہ واعوذ باللہ من سخط اللہ واعوذ باللہ من نقمۃ اللہ اور کہتے ہیں کہ جسوقت خداتعالی نے عرش کو پیدا کیا تو فرشتونکی خاطر میں گزرا کہ کوئی چیز عرش سے زیادہ بھی بڑی ہوگی حقتعالی نے ایک سانپ کو پیدا کیا کہ اسنے اپنی دم سے عرش کو چاروں طرف سے پیچ میں لیا اور ہنوز وہ عرش سے دو حصہ زیادہ تھا اور وہ ستر ہزار بازو رکھتا ہے اور ستر ہزار منہ اور

عرش کے عرض و طول و حاملان عرش کا ذکر

ہر منہ میں ستر ہزار دہن اور ہر دہن میں ستر ہزار زبان اور ہر زبان سے ستر ہزار لغت میں تسبیح کرتا ہے اور ثواب اُس کا آل محمدؐ کے شیعوں کو بخشتا ہے اور حاملان عرش تسبیح
تسبیح خدا کے مومنین کے واسطے عاقبت خیر کو خدا سے طلب کرتے ہیں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَيَسْتَغْفِرُونَ اور بخشش چاہتے ہیں فرشتے خدا سے لِلَّذِينَ
آمَنُوا واسطے اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں اور بخشش چاہنے انکی نہایت عاجزی سے اسطرح سے ہے کہ کہتے ہیں رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے وَسِعْتَ
كُلَّ شَيْءٍ شامل کیا ہے تونے ہر چیز کو رَحْمَةً وَعِلْمًا رحمت میں اور علم میں اور یہ دونوں تمیز واقع ہوتے ہیں یعنی تیری رحمت اور علم تیرا سب چیز کو
پہنچا ہوا ہے فَاغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا پس بخش تو واسطے اُن لوگوں کے کہ توبہ کی ہے انہوں نے اور گناہوں سے پرہیز کیا ہے وَاتَّبَعُوا سَبِيلَكَ اور پیروی
کی ہے انہوں نے راہ تیری کی کہ وہ راہ ایمان کی ہے وَقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ اور بچا تو انکو عذاب آگ جلانیوالی سے رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے رحم کر تو توبہ
کرنیوالوں پر وَأَدْخِلْهُمْ اور داخل کر تو انکو جَنَّاتِ عَدْنٍ بہشتوں عدن کی میں الَّتِي وہ بہشت کہ تونے بمحض اپنے فضل و کرم سے وَعَدْتَهُمْ
وعدہ کیا ہے تونے انکے زبانی پیغمبر و نبی وَمَنْ صَلَحَ اور اُس شخص کو کہ نیکی کی ہے انہوں نے مِنْ آبَائِهِمْ باپوں اُنکے میں سے اُسکو داخل کر تو بہشت میں عدن کی
اور گناہ اُسکے بخش تو وَأَزْوَاجِهِمْ وَذُرِّيَّاتِهِمْ اور عورتوں اُنکی کو اور اولاد انکی کو داخل کر تو بہشتوں میں عدن کی کہ وہ انکے اُنس کے چاہیں اور سبب انکی
خوشی کا اور باعث انکی چشم کی روشنی کا اور خنکی کا ہو إِنَّكَ أَنْتَ الْعَزِيزُ تحقیق کہ تو ہی ہے غالب کہ کسی سے مغلوب اور عاجز نہیں ہوتا ہے الْحَكِيمُ
حکمت والا ہے کہ جو کچھ کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے وَقِهِمُ السَّيِّئَاتِ اور نگاہ رکھ تو انکو برائیوں سے یا عذاب سے کہ باعث اسکا برائیاں اور گناہ
ہیں وَمَنْ تَقِ السَّيِّئَاتِ اور جسکو بچاتا ہے تو عذابوں سے کہ وہ جزائیں برائیوں کی ہیں يَوْمَئِذٍ اُس دن کہ وہ روز جزا کا ہے فَقَدْ رَحِمْتَهُ پس تحقیق رحم
کیا تونے اُسپر اور بخشش کی تونے کہ جنت میں پہنچایا تونے اُسکو اور یا یہ کہ جسکو بچایا تونے گناہوں سے توفیق عطا کرکے دنیا میں تحقیق پس رحم کیا تونے اُسپر جزا دینے کے روز میں اور عذاب سے
نجات دی تونے اُسکو وَذَٰلِكَ اور وہ بچانا تیرا ہے گناہ اور عذاب سے اور داخل کرنا بہشت میں هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ وہی مراد پانا بڑا ہے کہ وہ باعث راحت
اور عیش ہمیشہ کا ہے اور بعد اسکے مشرکوں کے حال سے خبر دیتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا تحقیق وہ لوگ کہ کافر ہوئے اور نہ ایمان لائے خدا کی وحدانیت
پر اور پیغمبر کی نبوت پر يُنَادَوْنَ پکارے جاوینگے یعنی جسوقت کفار دوزخ میں جاوینگے تو اپنے نفسوں کو ملامت کرینگے اور اپنے نفسوں سے دشمنی کرکے کہینگے کہ تم کیوں ایمان لاتے
جسوقت کہ تمکو اختیار تھا ایمان لانیکا اُسوقت وہ کفار پکارے جاوینگے اور یا یہ کہ اُسوقت انکو پکارینگے اور انکو اپنے نفسوں کے ساتھ دشمنی کرتے ہوئے دیکھکر کہینگے لَمَقْتُ اللَّهِ
البتہ دشمنی خدا کی تم سے أَكْبَرُ بہت بڑی ہے مِنْ مَقْتِكُمْ أَنْفُسَكُمْ دشمنی تمہاری سے نفسوں اپنے کو إِذْ تُدْعَوْنَ جسوقت کہ بلائے جاتے تھے تم
إِلَى الْإِيمَانِ طرف ایمان کے تو فَتَكْفُرُونَ پس کفر کرتے تھے تم اور ایمان نہیں لاتے تھے تم اُسوقت تم ایمان کیوں نہ لاتے کہ خدا تمکو دشمن رکھتا اور آج تم
اپنے نفسوں سے دشمنی کرتے ہو اس دشمنی تمہاری سے خدا کی دشمنی تمہارے ساتھ بہت بڑی ہے کہ جسوقت وہ تمکو ایمان لانیکو کہتا تھا اور تم کفر کرتے تھے قَالُوا رَبَّنَا کہینگے وہ
کفار کہ اے پروردگار ہمارے أَمَتَّنَا اثْنَتَيْنِ مارا تونے ہمکو دو مرتبہ ایک مرتبہ تو جبکہ دنیا میں ہمکو تونے موت دی اور دوسری مرتبہ قبر میں واسطے سوال و جواب نکیرین کے زندہ کرکے
موت دی وَأَحْيَيْتَنَا اثْنَتَيْنِ اور زندہ کیا تونے ہم کو دو مرتبہ اول تو قبر میں اور دوسری مرتبہ قیامت کے روز اور ابن عباس کے نزدیک پہلا مارنا باپوں کی
پشتوں میں ہے جسوقت کہ نطفہ تھے اور دوسرا مارنا وہ ہے کہ جو دنیا میں اپنی اجل سے مرے اور پہلا زندہ کرنا دنیا میں پیدا کرنا ہے اور دوسرا زندہ کرنا قیامت کے روز
کا ہے واسطے ثواب اور عذاب کے اور بعضے کہتے ہیں کہ پہلا مارنا وہ تھا کہ اولاد آدمؑ کو خدا تعالیٰ بروز الست انکے باپوں کی پشتوں سے باہر لایا تھا واسطے اقرار کرانے کے اور پھر
انکو مار ڈالا اور دوسرا مارنا دنیا میں وقت آنے اجل کے تھا اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ پہلا مارنا دنیا میں وقت آنے اجل کے ہو اور دوسرا مارنا رجعت میں بعد زندہ کرنے کے
ہو اور پہلا زندہ کرنا وقت رجعت کے ہو اور دوسرا زندہ کرنا قیامت کے روز ہو غرض یہ ہے کہ کفار عذاب کو دیکھکر ان چیزوں کا اقرار کرینگے جنکا کہ دنیا میں انکار کرتے تھے کہ
سوال قبر ہوگا اور خدا تعالیٰ پھر زندہ کرکے اٹھاویگا اور اُسوقت کہینگے کہ فَاعْتَرَفْنَا بِذُنُوبِنَا پس اقرار کیا ہم نے ساتھ گناہوں اپنے کے کہ ہمیں جھٹلانا
عذاب قبر کا اور زندہ کرنا قیامت کے روز کا فَهَلْ إِلَىٰ خُرُوجٍ پس کیا ہے طرف نکلنے کے دوزخ سے مِنْ سَبِيلٍ کوئی راہ کہ اب ہم ایمان لاتے ہیں اور اپنے
قصوروں کا اقرار کرتے ہیں ہمکو دوزخ سے نکال کر بہشت میں داخل کرنا چاہئے فرشتے انکے جواب میں کہینگے انکو کہ ذَٰلِكُمْ یہ عذاب تمکو لازم ہے بِأَنَّهُ بسبب اسکے کہ تحقیق

اِذَا دُعِيَ اللّٰهُ جسوقت کہ پکارا جاتا تھا خدا وَحْدَهٗ تنہا بدون شرک کے جیسے کہ مسلمان کہتے تھے کہ لا الہ الا اللہ تو اُس وقت كَفَرْتُمْ تم کفر کرتے
تھے تم اور اسکے ایک ہونیکا انکار کرتے تھے اور کہتے تھے کہ خداؤں کو ایک کردیا اور وحدہ حال واقع ہوا ہے وَاِنْ يُّشْرَكْ بِهٖ اور اگر شرک کیا جاتا تھا ساتھ اُس خدا
کے کہ تمہارے ہم طریق شرک کرتے تھے تو تُؤْمِنُوْا ایمان لاتے تھے تم اور اُسکے کہنے کا اعتقاد کرتے تھے فَالْحُكْمُ لِلّٰهِ پس حکم واسطے خدا کے ہے آج کے دن
حق اور باطل کے فیصلہ کرنیمیں جو فرمانبردار تھے انکو بہشت میں داخل کیا اور تم اپنے کفر کی جہت سے عذاب دوزخ میں گرفتار ہوئے اور سوقت عذاب کو دیکھکر گناہ ہونیکے
اقرار کرنیمیں اور ایمان لانیسے کچھ فائدہ نہیں ہے آج خدا نے اپنی عدالت سے تمکو سزا دی ہے تمہارے جرم کی عوض میں الْعَلِيِّ بلند مرتبہ ہے وہ خدا اس سے
کہ اُسکے کوئی شریک ہووے الْكَبِيْرِ بزرگ ہے کہ کوئی چیز بزرگی میں اُسکے برابر نہیں ہے پس سزاوار عبادت کے چاہئے کہ وہی ہووے نہ غیر اُسکا اور اب اپنی قدرت
کو بیان کرتا ہے کہ هُوَ الَّذِيْ وہ خدا وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت کاملہ سے يُرِيْكُمْ دکھلاتا ہے تمکو اٰيٰتِهٖ نشانیاں اپنی قدرت کی کہ دلالت
کرتی ہیں اُسکی توحید پر وَيُنَزِّلُ لَكُمْ اور نازل کرتا ہے واسطے تمہارے مِّنَ السَّمَآءِ رِزْقًا آسمان سے روزی کو یعنی باران رحمت کو کہ سبب روزی کا ہے اور
یا ملائکہ کو آسمان سے نازل کرتا ہے کہ وہ تدبیر روزی کی کرتے ہیں وَمَا يَتَذَكَّرُ اور نہیں نصیحت پکڑتا ہے اِلَّا مَنْ يُّنِيْبُ مگر وہ شخص کہ رجوع کرتا ہے طرف
خدا کے کہ انکار اور گناہ سے توبہ کرکے طاعت اور عبادت خدا میں مشغول ہوتا ہے فَادْعُوا اللّٰهَ پس پکارو تم خدا کو عبادت کرکے کہ مُخْلِصِيْنَ خالص
کرنیوالے ہو لَهُ الدِّيْنَ واسطے اُسکے دین کو کہ عبادت کرنیمیں کسی کو اُسکا شریک کرو اور نہ ریا کو اُسکی عبادت میں دخل دو کہ بدون شرک کے خالص واسطے اُسی کے
عبادت کرو وَلَوْ كَرِهَ الْكٰفِرُوْنَ اگرچہ مکروہ جانیں کفار اور ناخوش ہوں تمہاری خالص عبادت سے جو کہ خدا کیواسطے تم کرتے ہو رَفِيْعُ الدَّرَجٰتِ
وہ بلند کرنیوالا درجوں کا مخلوقات کے ہے معرفت اور طاعت کی جہت سے اور یہ خبر ہے مبتدا محذوف کی یعنی ہو رفیع الدرجات اور رفیع بمعنی رافع ہے اور ہرچند اُسکی
معرفت اور عبادت بہت زیادہ ہے کہ جو حق اُسکا ہے وہ کسی سے ادا نہیں ہو سکتا لیکن جسقدر زیادہ ہوگی اُسیقدر درجہ بلند ہوگا اور اسیواسطے درجے انبیاء کے
بلند ہیں اولیاء سے اور درجے اولیاء کے بلند ہیں اور مومنین سے اور اسیطرح سب مومنین کے درجوں میں فرق ہے کہ کوئی تو اعلیٰ درجہ کا ہے اور کوئی اُس سے کم کا اور
کوئی اُس سے بھی کم مرتبہ کا اور یہ فرق باعتبار طاعت اور پرہیزگاری کے ہے اور یا مراد درجات سے آسمان ہیں یعنی بلند کرنیوالا آسمانوں کا ہے ایک آسمان سے دوسرے
آسمان پر عرش تک ذُو الْعَرْشِ صاحب عرش کا اور بادشاہی کا يُلْقِي الرُّوْحَ ڈالتا ہے روح کو یعنی روح القدس کو یا جبرئیل کو مِنْ اَمْرِهٖ
حکم اپنے سے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح سے وحی ہے اور روح اُسکو اسواسطے کہا کہ دل اُس سے زندہ ہوتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح سے یہاں نبوت ہے کہ ڈالتا ہے اُسکو حکم اپنے سے
عَلٰي مَنْ يَّشَآءُ اوپر جسپر چاہتا ہے مِنْ عِبَادِهٖ بندوں اپنے میں سے لِيُنْذِرَ تاکہ ڈراوے وہ شخص کہ جسپر وحی یا فرشتہ نازل ہوتا ہے
يَوْمَ التَّلَاقِ دن ملاقات کرنے روحوں اور جسموں کے آپسمیں یا روز ملاقات کرنے اوّلین اور آخرین کے سے اور یا آسمان والوں اور زمین والوں کے سے اور یا
ظالموں اور مظلوموں کے سے اور مراد اس سے قیامت کا روز ہے يَوْمَ هُمْ جسدن کہ وہ آدمی بٰرِزُوْنَ ظاہر ہونیوالے ہونگے اور نکلنے والے قبروں سے اور کہتے
ہیں کہ برہنہ ہونگے کہ کوئی چیز اُنکی پوشیدہ نہ ہوگی چنانچہ حدیث میں آیا ہے کہ برہنہ بدون ختنہ کئے ہوئے قبروں سے اُٹھینگے لَا يَخْفٰي نہ پوشیدہ ہوگی اُس روز
عَلَي اللّٰهِ اوپر خدا کے مِنْهُمْ اُن آدمیوں میں سے شَيْءٌ کوئی چیز نہ بدن اُنکے اور نہ اعمال اُنکے باوجود کثرت کے کہ علم خدا کا ہر چیز کو پہنچیگا اور موافق
اعمال کے سب کو جزا دیگا اور منقول ہے کہ خدا سب روحوں کو ایک جگہہ جمع کریگا اور آواز کریگا اسطرح سے کہ سب سنیں لِمَنِ الْمُلْكُ الْيَوْمَ کہ واسطے کس شخص کے
ہے بادشاہی آج کے دن کی اور روایات سے ثابت ہے کہ بعد صور اوّل کے اور پہلے صور دوسرے سے بھی اسطرح آواز کریگا اور جب کوئی جواب نہ دیگا تو خود ہی خدا تعالےٰ
فرمائیگا لِلّٰهِ الْوَاحِدِ واسطے خدا ایک کے کہ جو اپنی ذات میں یکتا ہے آج کے دن بادشاہی ہے الْقَهَّارِ قہر کرنیوالا اور توڑنیوالا بادشاہی سب
دعوی کرنیوالوں اور جھگڑا کرنیوالوں کا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اُس روز کفار بھی اور اہل مذہب بھی خدا کی بادشاہی کا اقرار کرینگے اسیواسطے سب متفق ہوکر کہینگے کہ خاص واسطے خدا
کے ہے بادشاہی اور اگرچہ بادشاہی ہمیشہ خدا کے واسطے ہے لیکن دنیا میں بعضے آدمی بھی بعضی امور کے بادشاہ ہوتے تھے اور اُس روز سوائے خدا کے کسیکو بادشاہی نہ ہوگی
اسیواسطے فرمائیگا اور فائدہ اس آواز کے یہ ہے کہ ظاہر کرنا اپنی وحدانیت اور سلطنت کاملہ کا اور اُس روز کوئی دعوی بادشاہی کا نہ کریگا جیسا کہ بحسب ظاہر دنیا میں بعضے آدمی دعوی بادشاہی کا

کرتے تھے اَلْیَوْمَ تُجْزٰی آج کے دن بدلا دیا جائیگا کُلُّ نَفْسٍ ہر نفس بِمَا کَسَبَتْ ساتھ اُس چیز کے کہ کسب کیا اُس نے اور عمل کیا ہے نیک یا بد لَا
ظُلْمَ الْیَوْمَ نہیں ظلم ہے آج کے دن کہ نہ ثواب کسی کا کم کیا جائیگا اور نہ عذاب کسی پر زیادہ کیا جائیگا بلکہ موافق عمل کے جزا ملیگی اور نہ کسی کو دوسرے کے
گناہ میں گرفتار کرینگے اور نہ نیکی کی بدی جزا دیوینگے اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ خدا سَرِیْعُ الْحِسَابِ جلد لینے والا حساب کا ہے کہ ایکمرتبہ ہی سب کا حساب
لیگا کسی نے جناب امیر المومنین علیہ السّلام سے پوچھا کہ ایکمرتبہ ہی سب کا حساب کیونکر لیگا فرمایا کہ جیسے کہ ایکمرتبہ سب کو روزی دیتا ہے اور ایک شخص کا حساب دوسرے
شخص کے حساب کو منع نہ کریگا اور منقول ہے کہ حضرت رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ حقتعالی اُس روز کہے گا کہ میں بادشاہ جزا دینے والا ہوں سزاوار نہیں ہے کسی کو
بہشتیوں اور دوزخیوں میں سے کہ کسی پر ظلم کیا ہو اور وہ بہشت میں یا دوزخ میں داخل ہو یہانتک کہ میں بدلا ظلم کا اُس سے لوں اور بعد اُس کے یہ آیت
تلاوت فرمائی کہ الیوم تجزی کل نفس اور اپنے بندوں کو اپنے خوف لاتا ہے کہ وَاَنْذِرْھُمْ اور ڈرا تو اے محمد صلعم کافروں کو یَوْمَ الْاٰزِفَةِ
دن نزدیک آنیوالے سے یعنی قیامت کے دن سے کہ وہ نزدیک ہے اُس سے تو کافروں کو ڈرا اِذِ الْقُلُوْبُ جس وقت کہ دل لوگوں کے خوف اور دہشت
سے اُس روز کے لَدَی الْحَنَاجِرِ نزدیک حلقوں کے ہونگے نہ باہر نکلیں گے اور نہ نیچے کو پھر نیگے کٰظِمِیْنَ کہ غم اور غصہ میں بھرے ہوئے ہونگے
اُس روز اور یہ حال واقع ہوا ہے مَا لِلظّٰلِمِیْنَ نہیں ہے واسطے ظلم کرنیوالوں کے قیامت کے دن مِنْ حَمِیْمٍ کوئی یگانہ مہربان کہ عذاب کو
اُنسے دفع کرے وَّلَا شَفِیْعٍ یُّطَاعُ اور نہ سفارش کرنیوالا کہ کہا مانا جاوے وہ یعنی ایسا شخص کہ سفارش اُسکی قبول کیجاوے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السّلام
نے فرمایا ہے کہ کوئی مومن ایسا نہیں ہے کہ گناہ کرے اور بعد اُس کے وہ گناہ اُسکو بُرا نہ معلوم ہو اور اُس پر نادم نہو اور تحقیق فرمایا ہے رسولخدا صلعم نے کہ کفایت کرتی ہے توبہ
کیواسطے ندامت اور پشیمانی بعد گناہ کے اور فرمایا کہ جس شخص کو خوش کرے نیکی کرنی اور رنجیدہ اور پشیمان کرے بدی کرنی پس وہ مومن ہے اسواسطے کہ جو کوئی کہ نہ پشیمان
ہوا اپنے گناہ پر کہ جو اُس نے کیا ہے تو پس وہ مومن نہیں ہے اور نہیں واجب ہے واسطے اُسکے شفاعت اور وہ ظالم ہے اور اللہ تعالی فرماتا ہے کہ ماللظالمین من حمیم ولا شفیع
یطاع یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ جانتا ہے خدا چوری سے نظر کرنی آنکھوں کی اور خائنہ مصدر ہے مثل کاذبہ کے اور بعضے کہتے ہیں کہ خائنہ صفت اعین کی ہے
اُسکو مضاف کیا ہے طرف اعین کے یعنی خدا جانتا ہے آنکھوں خیانت کرنیوالیوں کو جو کہ چوری سے نظر کرتے ہیں اُس چیز پر کہ جسپر نظر کرنی حرام ہے اور ابن عباس سے
منقول ہے کہ خیانت اور چوری آنکھ کی وہ ہے کہ ایک مرد درمیان ایک جماعت کے بیٹھا ہوا اور کوئی عورت اُدھر سے گزرے وہ مرد اُس عورت کیطرف پوشیدگی سے نظر
کرے اور کن انکھیوں سے اُسکو دیکھے اور حضرت صادق علیہ السّلام نے خائنة الاعین کی معنی میں فرمایا ہے کہ کسی چیز کیطرف اسطرح سے نظر کرے کہ گویا کہ نہیں نظر کرتا ہے پس خدا
پر کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہے وہ جانتا ہے چوری سے نظر کرنیکو وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ اور اُس چیز کو کہ پوشیدہ رکھتے ہیں سینہ میں یعنی جو چیز کہ آدمی کے
دل میں ہے اُسکو بھی جانتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَاللّٰہُ یَقْضِیْ اور خدا حکم کرتا ہے بِالْحَقِّ ساتھ حق اور راستی کے جزا دینے میں اعمال نیک اور بد کے
اور ظلم کسی پر نہیں کرتا ہے وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ اور وہ لوگ کہ پکارتے ہیں یعنی پرستش کرتے ہیں مِنْ دُوْنِهٖ سوائے اُس خدا کے غیروں کو تو وہ غیر
لَا یَقْضُوْنَ بِشَیْءٍ نہیں حکم کرتے ہیں ساتھ کسی چیز کے اسواسطے کہ وہ پتھر ہیں وہ کیا حکم کرینگے اِنَّ اللّٰہَ تحقیق کہ خدا ھُوَ السَّمِیْعُ وہ سننے والا
ہے بندوں کی باتوں کو الْبَصِیْرُ دیکھنے والا ہے اُنکے فعلوں کو کہ ازانجملہ چوری سے نظر کرتے ہیں اور واسطے تنبیہ مشرکوں کے فرماتا ہے کہ اَوَلَمْ یَسِیْرُوْا کیا نہیں
روانہ ہوتے ہیں وہ کفار قریش فِی الْاَرْضِ بیچ زمین شام اور یمن کے واسطے تجارت کے فَیَنْظُرُوْا کَیْفَ کَانَ پس دیکھیں وہ کہ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ
الَّذِیْنَ کَانُوْا مِنْ قَبْلِهِمْ انجام اُن لوگوں کا کہ تھے وہ پہلے اُنکے کہ انبیا کو جھٹلاتے تھے مثل عاد اور ثمود کے کہ شہر اُنکے اُن لوگوں کے رستہ میں پڑتے ہیں کَانُوْا
ھُمْ اَشَدَّ مِنْهُمْ تھے وہ زیادہ سخت اور قوی اُن مکہ والوں سے قُوَّةً قوت میں وَّاٰثَارًا اور نشانیوں میں فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے کہ بڑے
بڑے قلعہ اور مکان اور شہر بناتے تھے اور قوة اور آثار تمیز واقع ہوتے ہیں یعنی ایسے ایسے قوی اور زبردست آدمی تھے اور پھر اُنسے کچھ نہو سکا جسوقت عذاب اُنپر
نازل ہوا فَاَخَذَھُمُ اللّٰہُ پس پکڑ لیا اُنکو خدا نے عذاب میں بِذُنُوْبِهِمْ بسبب گناہوں اُنکے کے اور طرح طرح کے عذاب میں گرفتار کرکے اُنکو ہلاک کیا
وَمَا کَانَ لَھُمْ اور نہ تھا واسطے اُنکے مِّنَ اللّٰہِ عذاب خدا سے مِنْ وَّاقٍ کوئی بچانیوالا کہ عذاب کو اُنکے دفع کرے ذٰلِکَ وہ پکڑنا اور عذاب کرنا

ع ۱۱ / ۷

بانہم کانت تاتیہم بسبب اسکے تھا کہ تحقیق وہ تھے کہ آتے تھے انکے پاس رسلہم پیغمبر انکے بالبینات ساتھ دلیلوں اور معجزوں کے
فکفروا پس کفر کیا ان لوگوں نے اور ان پیغمبروں کا انکار کیا فاخذہم اللہ پس پکڑا انکو خدا نے عذاب میں انہ قوی تحقیق کہ وہ خدا زبردست
ہے اور ہر ایک امر کی قدرت رکھتا ہے پکڑنے کی اور ہلاک کرنے کی شدید العقاب سخت کرنیوالا عذاب کا ہے اور بعد اسکے واسطے تنبیہ مشرکوں کے قصہ
موسیٰ اور خرقیل اور فرعون کا بیان کرتا ہے ولقد ارسلنا موسیٰ اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے موسیٰ کو بایاتنا ساتھ نشانیوں قدرت اپنی کے
کہ وہ تو معجزے تھے جنکا ذکر سورۂ اعراف میں ہو گیا ہے پس ان معجزوں کے ساتھ بھیجا ہم نے موسیٰ کو وسلطان مبین اور ساتھ حجت ظاہر اور معجزہ روشن
کے کہ وہ سانپ ہو جانا عصا کا تھا یا پھٹنا دریا کا یا دوسری دلیلیں توحید کی تھیں ایسے ایسے کامل معجزے دیکر ہمنے موسیٰ کو بھیجا الی فرعون طرف فرعون
کے کہ بادشاہ مصر کا تھا اور دعویٰ خدائی کا کرتا تھا اور حد سے گزر گیا تھا اسکی طرف ہم نے موسیٰ کو بھیجا وھامان اور ہامان کی طرف کہ وہ وزیر فرعون کا
تھا وقارون اور قارون کی طرف کہ وہ مصاحب اور مشیر فرعون کا تھا اور عناد اور تکبر ان تینوں کا سب سے زیادہ جو تھا تو اسواسطے ان تینوں کو ذکر میں
خاص کیا اس جسوقت موسیٰ مصر میں آئے اور ان لوگوں کو معجزے دکھلائے تو انہوں نے سرکشی کی راہ سے انکار کیا فقالوا پس کہا انہوں نے کہ وہ موسیٰ ساحر
جادوگر ہے اور جو کچھ کہ ہمکو خلاف عادت کے دکھلاتا ہے یہ جادو کی قسم سے ہے کذاب دروغگو ہے اپنے دعوی میں کہ کہتا ہے کہ ایک خدا ہے اور میں اسکا رسول
ہوں اور اسنے مجھکو تمہاری طرف بھیجا ہے فلما جاءہم بالحق پس جسوقت لایا وہ انکے پاس حق کو اور دین درست اور راست کو من عندنا
نزدیک ہمارے سے تو اسوقت قالوا کہا ان لوگوں نے کہ اقتلوا قتل کرو تم ابناء الذین امنوا معہ بیٹوں ان لوگوں کے کہ ایمان لائے
ہیں وہ ہمراہ اس موسیٰ کے اور پہلے اس سے مذکور ہوا کہ نجومیوں نے فرعون سے کہا تھا کہ ایک شخص بنی اسرائیل میں پیدا ہوگا اسکے ہاتھ سے تیری ہلاکت ہوگی
اسواسطے اس نے حکم دیا تھا کہ بنی اسرائیل میں بیٹا پیدا ہو تو اسکو مار ڈالو اور جسوقت موسیٰ مصر میں آئے تو اسوقت بھی اسکے مصاحبوں نے حکم دیا کہ بنی اسرائیل سے اگر
بیٹا پیدا ہو تو اسکو مار ڈالو اکہ وہ بدحال رہیں اور موسیٰ کی مدد نہ کرنے پاویں اس سبب سے بنی اسرائیل کے لوگوں میں جسوقت بیٹا پیدا ہوتا تھا تو وہ قتل ہوتا تھا
لیکن انکو یہہ خبر نہ تھی کہ وہ شخص کہ جس سے خوف تھا فرعون کی ہلاکت کا اور اس کی سلطنت کے جاتے رہنے کا وہ یہی موسیٰ ہے پس فرعون کے مصاحبوں نے مشورہ
دیا کہ بنی اسرائیل کے بیٹوں کو قتل کرو پیدا ہوتے ہی واستحیوا نساءہم اور زندہ رکھو تم لڑکیوں انکی کو تاکہ قبطیوں کی عورتوں کی خدمت کریں پس جب
انہوں نے ایسا کیا تو خدا تعالیٰ نے انپر خون اور مینڈکیاں اور ٹڈیاں وغیرہ بھیجیں کہ جنکا ذکر سورۂ اعراف میں ہو گیا ہے اور مکر اور کید انکا چلنے نہ پایا چنانچہ خدا
فرماتا ہے کہ وما کید الکافرین اور نہیں ہے مکر کافروں کا نسبت بہ مومنان الا فی ضلال مگر بیچ گمراہی اور باطل ہونیکے یعنی مکر انکا
باطل اور برباد ہو گیا اور اس مکر سے کوئی فائدہ انکو حاصل نہوا اور فرعون باوجودیکہ جانتا تھا کہ موسیٰ پیغمبر ہے اور اسکے قتل کرنے میں بالکل ضرر ہے لیکن اس
خوف سے کہ ایسا نہو کہ لوگوں پر اسکا معجزہ ظاہر ہو جاوے جرأت اور دلیری کرکے کہتا تھا کہ موسیٰ کو قتل کرنا چاہئے اور مصاحب اسکے اس حرکت کو منع کرتے
تھے اور کہتے تھے کہ یہ وہ شخص نہیں ہے کہ جسکا خوف ہے بلکہ ایک مرد جادوگر ہے وہ کیا کر سکتا ہے اور اگر تو اسکو مار ڈالیگا تو مصر کے لوگ کہیں گے کہ فرعون
اسکا مقابلہ نہ کر سکا اور جسوقت عاجز ہوا اسکے مقابلہ سے تو اسکو مار ڈالا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وقال فرعون اور کہا فرعون نے اپنی قوم سے کہ
ذرونی اقتل موسیٰ چھوڑو تم مجھکو کہ قتل کروں میں موسیٰ کو لوگوں نے کہا کہ ایسا نہو کہ وہ شکایت اپنی خدا سے کرے اور اسکی جانب سے تجھکو ضرر پہنچے
فرعون نے کہا کہ میں اسکو قتل کرونگا اگرچہ وہ شکایت میری کرے ولیدع ربہ اور چاہئے کہ پکارے وہ پروردگار اپنے کو تاکہ مجھکو ضرر پہنچاوے یا مجھکو
اسکے قتل کرنے سے منع کرے اور اگر میں اسکو قتل نہ کروں تو انی اخاف تحقیق میں ڈرتا ہوں ان یبدل دینکم اس سے کہ بدل دیوے وہ
دین تمہارے کو اور میری پرستش سے لوگوں کو منع کرے او ان یظہر یا یہ کہ ظاہر کرے لوگوں کو اپنی طرف بلا کر اور ایک جمعیت کر کے فی
الارض الفساد بیچ زمین مصر کے فساد اور فتنہ کو اسواسطے کہ جسوقت اسکے ہمراہ بہت آدمی ہو جاویں گے تو وہ تم سے مقابلہ پیش آویگا اور جسوقت
دونوں قوموں میں جنگ اور جدال واقع ہو تو وہ سبب بیکار ہونے کا ہو گا اور معاش کا بند ہو جاویگا اور باعث پریشانی اور خرابی کا ہوگا اور اہل ملک

وان یظہر بغیر الف کے پڑھا ہے اور ابن کثیر اور ابن عامر نے وان یظہر بفتح یا اور رفع فساد سے پڑھا ہے اور حفص اور یعقوب نے او ان یظہر بضم یا اور نصب فساد سے پڑھا ہے اور باقیوں نے او ان یظہر بفتح یا اور رفع فساد سے پڑھا ہے اور جسوقت خبر موسیٰ کے قتل کی مشہور ہوئی تو بنی اسرائیل اسکو سنکر غمگین ہوتے اور قبطی خوش ہوے **وَقَالَ مُوسَىٰ** اور کہا موسیٰ نے اپنی قوم سے کہ **إِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُم** تحقیق میں نے پناہ پکڑی ہے ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے **مِّن كُلِّ مُتَكَبِّرٍ** بدی ہر تکبر کرنیوالے سے کہ وہ اپنی سرکشی کے سبب سے **لَّا يُؤْمِنُ** نہیں ایمان لاتا ہے **بِيَوْمِ الْحِسَابِ** ساتھ دن حساب کے یعنی ساتھ دن آخرت کے تاکہ اسکے شر کو مجھ سے دفع کرے اور فرعون نے بہت زیادتی کی تو بنی اسرائیل بہت بیتاب ہوتے اور صبر انکا جاتا رہا **وَقَالَ رَجُلٌ مُّؤْمِنٌ** اور کہا ایک مرد مومن نے **مِّنْ آلِ فِرْعَوْنَ** لوگوں فرعون میں سے کہ وہ قبطیوں میں سے تھا اور نام اسکا خرقیل تھا اور موسیٰ پر وہ ایمان لایا تھا **يَكْتُمُ إِيمَانَهُ** چھپاتا تھا وہ ایمان اپنے کو کہ فرعون سے اور اسکے گروہ کے آدمیوں سے جو کہ اسکے دین پر تھے اور کہتے ہیں کہ وہ شخص مومن آل فرعون کے چچا کا بیٹا تھا اور ایک روایت میں امام رضا علیہ السلام سے یہ ہے کہ وہ فرعون کے ماموں کا بیٹا تھا اور کہتے ہیں کہ سو برس یا چھ سو برس اس نے اپنے ایمان کو پوشیدہ رکھا تھا اور تقیہ میں وہ بسر کرتا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ تقیہ دین میرا ہے اور دین باپوں میرے کا ہے نہیں دین ہے اس شخص کے واسطے کہ جسکے واسطے تقیہ نہیں ہے اور تقیہ سپر خدا کی ہے زمین میں اسواسطے کہ مومن آل فرعون اگر اسلام کو ظاہر کرتا تو قتل کیا جاتا اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ صدیق تین شخص ہیں مومن آل فرعون کہ نام اسکا خرقیل ہے اور مومن آل یٰسین کہ نام اس کا حبیب نجار ہے اور علی ابن ابیطالبؑ اور ان تینوں نے تقیہ کیا ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ قبطیوں میں سے سوائے خرقیل اور آسیہ زن فرعون کے کوئی ایمان نہ لایا تھا اور خرقیل مومن آل فرعون نے دیکھا کہ قبطی موسیٰ کے قتل کے درپے ہیں تو انکار روتے انکار انکو کہا کہ **أَتَقْتُلُونَ رَجُلًا** کیا قتل کرتے ہو تم یعنی ارادہ مار ڈالنے کا کرتے ہو تم ایک مرد کا **أَن يَقُولَ رَبِّيَ اللَّهُ** اسواسطے کہ کہتا ہے وہ کہ پروردگار میرا خدا ہے نہ غیر اسکا **وَقَدْ جَاءَكُم** اور حال یہ ہے کہ تحقیق لایا ہے وہ تمہارے پاس **بِالْبَيِّنَاتِ** معجزے روشن **مِن رَّبِّكُمْ** پروردگار تمہارے کے پاس سے کہ دلالت کرتے ہیں وہ معجزے اسکی راستی پر اور ایسے ایسے ظاہر معجزوں نہیں کہ عصا سانپ ہوجاتا ہے اور ہاتھ اسکا مثل آفتاب کے روشن ہوتا ہے تم کچھ تامل نہیں کرتے ہو **وَإِن يَكُ كَاذِبًا** اور اگر ہے وہ دروغ گو **فَعَلَيْهِ** پس اوپر اسکے ہے **كَذِبُهُ** وبال جھوٹ اسکے کا اور عذاب اسکا **وَإِن يَكُ صَادِقًا** اور اگر ہے وہ راست گو اپنے دعوے میں تو کم سے کم **يُصِبْكُم** پہنچیگا تمکو **بَعْضُ الَّذِي يَعِدُكُمْ** بعضا اس چیز کا کہ وعدہ کرتا ہے وہ تم سے یعنی وہ تم سے ہلاکت دنیا اور آخرت کا اور طرح طرح کے عذاب کا وعدہ کرتا ہے اور اگر بالفرض وہ سب تمکو نہ پہنچا تو بے شبہ بعضا اسکا کہ وہ ہلاک ہونا ہے وہ تو ضرور تمکو پہنچیگا اور یہہ نہایت مبالغہ ہے ڈرانے میں اور انصاف کے ظاہر کرنے میں بدون تعصب کے اور اسیواسطے کاذب کو پہلے بیان کیا ہے **إِنَّ اللَّهَ** تحقیق کہ خدا **لَا يَهْدِي** نہیں رہنمائی کرتا ہے یعنی توفیق نہیں دیتا ہے طرف راہ نیک کے معجزونکے وسیلہ سے بلکہ گمراہی میں پڑا رہنے دیتا ہے **مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ** اس شخص کو کہ وہ حد سے گزرنیوالا **كَذَّابٌ** دروغ گو ہے خدائی کے دعوے میں اور یہ کہ نہیں کھلاتا ہے راہ نیک اس شخص کو کہ وہ حد سے گزرنیوالا دروغ گو ہے نبوت کے دعوے میں یعنی اگر بالفرض موسیٰ حد سے گزرنیوالا دروغ گو ہے نبوت کے دعوے میں تو خدا تعالیٰ اسکو راہ راست نہ دکھلائیگا اور رسوا کریگا پس احتیاج اسکے قتل کی کیا ہے یہ تیسری دلیل خرقیل کی ہے **يَا قَوْمِ** اے گروہ میری **لَكُمُ الْمُلْكُ الْيَوْمَ** واسطے تمہارے ہے بادشاہی آج کے دن کی **ظَاهِرِينَ** کہ غالب ہونیوالی ہے **فِي الْأَرْضِ** بیچ زمین مصر کے کہ سب آدمی تمہارے زیر حکم میں کیا بنی اسرائیل اور کیا غیر انکے اور ظاہر ہے حال واقع ہوا ہے **فَمَن يَنصُرُنَا** پس کون مدد کریگا ہماری **مِن بَأْسِ اللَّهِ** عذاب خدا کے سے **إِنْ جَاءَنَا** اگر آوے ہمارے تئیں موسیٰ کے قتل کرنیکے سبب سے مت چاہتے کہ اسکے آزار کے درپے ہو اور اسکو قتل مت کرو پس جسوقت یہ نصیحت انکو سنائی تو **قَالَ فِرْعَوْنُ** کہا فرعون نے خرقیل کو اور ان لوگوں کو کہ اسکے پاس تھے **مَا أُرِيكُمْ** نہیں دکھلاتا ہوں میں تمکو **إِلَّا مَا أَرَىٰ** مگر وہ راہ کہ دیکھتا ہوں میں مصلحت اسکو کہ موسیٰ کو جھٹلانا چاہئے اور قتل کرنا چاہئے اور میری خدائی پر اعتقاد رکھنا چاہئے پس جو کچھ کہ میں بہتر دیکھتا ہوں وہی تم سے کہتا ہوں **وَمَا أَهْدِيكُمْ** اور نہیں راہ دکھلاتا ہوں میں تمکو **إِلَّا سَبِيلَ الرَّشَادِ** مگر راہ حق اور راستی کی تاکہ تم واقف اور خبردار ہوجاؤ اور فرعون بے شبہ موسیٰ کو پیغمبر راست جانتا تھا معجزوں کی جہت سے اس سبب سے اپنے دل میں خوف کرتا تھا موسیٰ کیجانب سے لیکن ظاہر میں ایسا کہتا تھا تاکہ لوگوں پر خوف اسکا ظاہر نہوا اگر یہ امر نہوتا تو موسیٰ کے قتل کا مشورہ کاہیکو کرتا موسیٰ

ایک آدمی تھا اُس سے کیا خوف ہوتا بلکہ فرعون کو یہی خوف تھا کہ ایسا ہو یہ تیری بادشاہی کو لگاڑ دے اور خرقیل نے فرعون کا کلام سنا تو پھر نصیحت کرنی شروع کی
وَقَالَ الَّذِیْ اٰمَنَ اور کہا اُس شخص نے کہ ایمان لایا تھا یعنی خرقیل نے کہا کہ یٰقَوْمِ اے قوم میری اِنِّیْ اَخَافُ عَلَیْکُمْ تحقیق
میں خوف کرتا ہوں اوپر تمہارے موسیٰ کے جھٹلانے کے سبب سے اور اُسکے قتل کرنیکے باعث سے مِّثْلَ یَوْمِ الْاَحْزَابِ مثل روز ہلاک ہونے گروہوں گزری
ہوئی کے یعنی میں خوف کرتا ہوں کہ جو عذاب کہ پہلی اُمتوں پر جھٹلانے اور قتل کرنے کے باعث سے نازل ہوا تھا کہیں تم بھی مثل اُنکے اُس عذاب میں گرفتار ہو جاؤ
مِثْلَ دَاْبِ قَوْمِ نُوْحٍ مثل عادت قوم نوح کے کہ طوفان جزا اُنکی تھا وَّعَادٍ اور مثل عادت عاد کے کہ جزا اُنکی ہوائے سخت تھی جس سے وہ ہلاک ہوئے
وَّثَمُوْدَ اور مثل ثمود کے کہ وہ آواز سخت جبرئیل سے ہلاک ہوئے وَالَّذِیْنَ مِنْۢ بَعْدِهِمْ اور وہ لوگ کہ پیچھے اُن سے تھے مثل قوم لوط اور صحاب ایکہ وغیرہ کے
کہ یہ سب عذاب میں گرفتار ہو کر ہلاک ہوئے یعنی عادت اور طریقہ خدا کا یہی طرح جاری رہا ہے کہ جب اُنکے زمانے میں پیغمبروں کو جھٹلایا ہے یا قتل کیا ہے اُنکی بیخ اور بنیاد اکھاڑ
پھینک دیا ہے اور مجھکو خوف یہ ہے کہ اگر تم بھی ایسا کرو گے مثل پہلے لوگوں کے تو عذاب میں گرفتار ہو کر ہلاک ہو جاؤ گے وَمَا اللّٰهُ یُرِیْدُ اور نہیں ہے خدا کہ ارادہ کرے
ظُلْمًا لِّلْعِبَادِ ظلم کو واسطے بندوں کے یعنی خدا نے اُنپر ظلم نہیں کیا ہے کہ بدون گناہ کے اُنکو عذاب کیا ہو بلکہ عدالت کی اُنکے حق میں کہ وہ اپنے اعمال بد کی جہت سے
ہلاک ہوئے تمکو بھی چاہئے کہ ظلم نہ کرو تاکہ عذاب سے محفوظ رہو اور اب عذاب آخرت سے ڈراتا ہے اسطرح سے کہ وَیٰقَوْمِ اور اے قوم میری اِنِّیْۤ اَخَافُ
عَلَیْکُمْ تحقیق میں خوف کرتا ہوں اوپر تمہارے یَوْمَ التَّنَادِ عذاب دن آپسمیں ندا کرنے کے سے یعنی قیامت کے دن سے کہ اُس روز ہر ایک
دوسرے کو فریاد کے پکاریگا اور کوئی کسی کی فریاد کو نہ پہنچے گا اور یا یہ کہ ندا آوے کہ فلانا نیک ہے اور فلانا بد ہے اور یا یہ کہ دوزخی بہشتیوں کو پکاریں کہ ہمپر پانی
گراؤ یا جو کچھ کہ تمکو روزی دی ہے خدا نے چنانچہ سورہ اعراف میں گزرا ہے یَوْمَ تُوَلُّوْنَ جسدن کہ پھیرے جاؤ گے تم حساب کی جگہ سے
مُدْبِرِیْنَ پیٹھ پھیرنے والے ہو کر طرف دوزخ کے اور یا یہ کہ بھاگنے والے ہو دوزخ سے اور مدبرین حال واقع ہوا ہے مَا لَكُمْ نہیں ہوگا واسطے
تمہارے مِّنَ اللّٰهِ عذاب خدا سے مِنْ عَاصِمٍ کوئی بچانیوالا کہ عذاب کو تم سے دفع کرے اور تمکو اپنی حمایت میں رکھے وَمَنْ یُّضْلِلِ اللّٰهُ
اور جس کسی کو گمراہی میں چھوڑ دیوے خدا اُس کے عناد اور انکار کی جہت سے اور نہ تامل کرنے سے خدا کی وحدانیت کی دلیلوں میں تو فَمَا لَهٗ پس نہیں ہے واسطے
اُسکے مِنْ هَادٍ کوئی راہ دکھلانیوالا کہ راہ راست کی طرف پہنچانے وَلَقَدْ جَآءَكُمْ یُوْسُفُ اور البتہ تحقیق آیا تمہارے پاس یوسف بن
یعقوب مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے بِالْبَیِّنٰتِ ساتھ دلیلوں روشن کی اور معجزوں ظاہر کے کہتے ہیں کہ فرعون موسیٰ کے زمانہ کا وہی فرعون یوسف کے
زمانہ کا تھا اور فرعون ایک گھوڑا قیمتی جو رکھتا تھا وہ مر گیا تھا اور یوسف کی دعا سے وہ گھوڑا زندہ ہو گیا تھا اس جہت سے فرعون یوسف پر ظاہر میں ایمان لایا
تھا اور بعد مرنے یوسف کے پھر فرعون ایمان سے پھر گیا تھا اور موسیٰ کے زمانہ تک وہ زندہ رہا تھا خرقیل کہتا ہے کہ یوسف پہلے اس سے تمہارے پاس آیا معجزہ لیکر کہ
اُن معجزوں میں سے ایک معجزہ یہ تھا کہ گھوڑے کو اُس نے زندہ کر دیا تھا اور پہلے اس سے لڑکے شیرخوار نے اُسکی پاکدامنی کی گواہی دی تھی اور یعقوب کے نزدیک فرعون
فرعون یوسف کی اولاد میں سے تھا پس خرقیل اُسکے حال سے خبر دیتا ہے کہ یوسف تمہارے پاس پیغمبر ہو کر آیا فَمَا زِلْتُمْ فِیْ شَكٍّ پس ہمیشہ تھے تم بیچ
شک کے مِّمَّا جَآءَكُمْ بِهٖ اُس چیز سے کہ لایا وہ تمہارے پاس اُسکو کہ وہ دلیلیں توحید کی اور احکام شرع کے تھے حَتّٰۤى اِذَا هَلَكَ یہانتک کہ جب فوت
مر گیا وہ تو کہا تم نے اپنے میں بدون حجت اور دلیل شک کے لَنْ یَّبْعَثَ اللّٰهُ ہرگز نہ بھیجیگا خدا مِنْۢ بَعْدِهٖ پیچھے اُس یوسف سے رَسُوْلًا
کسی پیغمبر کو یعنی تم نے یہ کہا کہ حقیقت انکار یوسف کا ہم نے کیا اور اُسکی بات کو ہم نے نہ سنا تو اب کوئی ایسا نہ آئیگا کہ دعویٰ پیغمبری کا کرے پس اسطرح تم گمراہی میں رہے
كَذٰلِكَ ایسے ہی یعنی جیسے کہ تم شک اور حد سے گزرنے کی جہت سے گمراہی میں ہو ایسے ہی یُضِلُّ اللّٰهُ گمراہی میں پڑا رہنے دیتا ہے خدا تعالیٰ اُسکے شک اور
عناد اور حد سے گزرنے کی جہت سے اور توفیق نہیں بخشتا ہے مَنْ هُوَ مُسْرِفٌ اُس شخص کو کہ وہ حد سے گزرنیوالا ہے اپنی عناد اور انکار میں مُّرْتَابُ شک کرنیوالا ہے
معجزات ظاہر اور روشن میں جو کہ توحید خدا اور نبوت پیغمبر پر دلالت کرتے ہیں بسبب اپنے وہم اور نہ تامل کرنے کی جہت سے اُن معجزوں اور دلیلوں میں پس گمراہی میں پڑا رہنے
دیتا ہے خدا شک کرنیوالوں کو الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ اُن لوگوں کو کہ جھگڑا کرتے ہیں پیغمبر سے فِیْۤ اٰیٰتِ اللّٰهِ بیچ نشانیوں خدا کے اور اُس کی آیتوں کے

دفع کریں اور پوشیدہ کریں **بِغَیْرِ سُلْطٰنٍ اَتٰھُمْ** بدون دلیل کے کہ آتی ہو انکے پاس بلکہ محض ہٹ دھرمی سے لوگوں کے جھگڑتے ہیں **کَبُرَ** بہت
بڑا ہے وہ جھگڑا کرنا **مَقْتًا** باعتبار دشمنی اور بغض کے **عِنْدَ اللّٰہِ** نزدیک خدا کے **وَعِنْدَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا** اور نزدیک ان لوگوں کے کہ ایمان
لائے ہیں خدا اور رسول پر اور مقتا تمیز واقع ہوا ہے یعنی خدا بہت دشمن رکھتا ہے انکے جھگڑنے کو اور مومن بھی انکے دشمن ہیں اور انسے بیزار ہیں **کَذٰلِکَ**
ایسے ہی یعنی جیسے کہ مہر رکھی ہے خدا نے اُن لوگوں کے دلوں پر کہ وہ علامت ہو انکے کفر کی ایسے ہی **یَطْبَعُ اللّٰہُ** مہر رکھتا ہے خدا واسطے نشانی کفر کے
عَلٰی کُلِّ قَلْبِ مُتَکَبِّرٍ جَبَّارٍ اوپر ہر دل تکبر کرنیوالے سرکش کے کہ جسنے فرمانبرداری خدا کی سے سرکشی کی ہوا اور غیروں سے اپنے تئیں بلند اور بزرگ جانتا ہو
تاکہ اس علامت اور نشانی سے فرشتے فرق کریں انہیں مومنین سے اور جسوقت خرقیل نے نصیحت کو یہاں تک پہنچایا تو فرعون نے خوف کیا کہ ایسا نہو کہ یہ نصیحتیں لوگوں کے دلوں میں
اثر کریں لوگوں کو دوسرے امر میں مشغول کیا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ **وَقَالَ فِرْعَوْنُ** اور کہا فرعون نے اپنے وزیر سے کہ **یٰھَامٰنُ ابْنِ لِیْ** اے
ہامان بنا تو واسطے میرے یعنی معماروں کو تو حکم کر کہ وہ بنائیں واسطے میرے **صَرْحًا** ایک محل کو کہ وہ بہت بلند ہو **لَّعَلِّیْٓ** شاید کہ میں **اَبْلُغُ**
الْاَسْبَابَ پہنچوں راہوں کو **اَسْبَابَ السَّمٰوٰتِ** راہوں آسمانوں کو اور وہاں سے آسمانوں پر پہنچوں **فَاَطَّلِعَ** پس مطلع ہوں میں **اِلٰٓی اِلٰہِ**
مُوْسٰی طرف خدا کے موسیٰ کے اور دیکھوں میں اسکو اور اسکے احوال اور اوضاع کو دریافت کروں تاکہ موسیٰ کا دعویٰ معلوم ہو کہ وہ آسمان کے خدا سے خبر دیتا ہے اور
حفص نے فاطلع کو منصوب پڑھا ہے اور باقیوں نے مرفوع پس فرعون نے ہامان سے کہا کہ تو میرے واسطے ایک محل بنا کہ میں اُسپر چڑھ کر آسمانوں پر پہنچوں اور موسیٰ کے خدا کو
دیکھوں **وَاِنِّیْ لَاَظُنُّہٗ کَاذِبًا** اور تحقیق میں گمان کرتا ہوں اُس موسیٰ کو دروغگو پیغمبری کے دعوے میں اور خدا کے ہونے میں جو کہتا ہے کہ خدا ہے آسمان کا پیدا
کرنیوالا یہ گفتگو اسکی مکر کی جالوں کے دھوکا دینے کے واسطے تھی اور نہیں تو وہ خوب جانتا تھا کہ آسمان پر جانا ممکن نہیں ہے اور فرعونیوں نے محل کا بنانا شروع کیا اور موسیٰ نے
اس حال سے مناجات کی خطاب آیا کہ غمگین مت ہو اور دیکھ تو کہ ہم کیا کرتے ہیں پس حقتعالیٰ نے بعد تیار ہونے کے اُس محل کو گرا دیا چنانچہ تفصیل اسکی سورۃ قصص میں
گذر گئی ہے **وَکَذٰلِکَ** اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ شیطان آراستہ کرتا ہے اعمال بد کو نظر میں سب کافروں کے ایسے ہی **زُیِّنَ لِفِرْعَوْنَ** آراستہ کیگئی تھی واسطے
فرعون کے **سُوْٓءُ عَمَلِہٖ** بدی عمل اسکے کی **وَصُدَّ** اور بند کیا گیا تھا وہ یعنی شیطان نے اسکو بند کیا تھا **عَنِ السَّبِیْلِ** راہ حق اور راست سے **وَمَا کَیْدُ**
فِرْعَوْنَ اور نہ تھا مکر فرعون کا محل کے بنانے میں لوگوں کو دھوکے میں ڈالنا اور یا باطل کرنیں موسیٰ کی دلیلوں کے **اِلَّا فِیْ تَبَابٍ** مگر بیچ تباہی اور ہلاکت کے
وَقَالَ الَّذِیْٓ اٰمَنَ اور کہا اُس شخص نے کہ ایمان لایا تھا یعنی خرقیل نے بعد ان فریبوں فرعون کے کہا اپنی قوم کے لوگوں سے کہ **یٰقَوْمِ** اے قوم
میری **اتَّبِعُوْنِ** پیروی کرو تم میری **اَھْدِکُمْ** دکھلاؤنگا میں تمکو **سَبِیْلَ الرَّشَادِ** راہ راستی کی اور طریق حق اور درستی کا کہ وہ ایمان
لانا ہے موسیٰ پر اور اسکو پیغمبر برحق خدا کا جاننا ہے **یٰقَوْمِ** اے قوم میری راہ درست یہ ہے کہ **اِنَّمَا ھٰذِہِ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا** سوا اسکے نہیں کہ
یہ زندگانی دنیا کی **مَتَاعٌ** فائدہ تھوڑا ہے کہ جلد فنا ہو جائیگا اور وبال اُس کا باقی رہیگا **وَّاِنَّ الْاٰخِرَۃَ ھِیَ دَارُ الْقَرَارِ** اور تحقیق کہ
آخرت وہ گھر ٹھیرنے اور آرام کرنے ہمیشہ کا ہے کہ اُسکو کبھی کسیطرح سے فنا اور زوال نہیں ہے تعجب ہے کہ اس گھر فانی کو اُس گھر باقی پر اختیار کرتے ہو تم **مَنْ عَمِلَ**
سَیِّئَۃً جو کوئی کہ عمل کرے برا **فَلَا یُجْزٰٓی** پس نہ بدلا دیا جائیگا وہ **اِلَّا مِثْلَھَا** مگر مانند اسکے ہو واسطے کہ زیادہ اُسسے ظلم ہے اور وہ خدا پر روا
نہیں ہے **وَمَنْ عَمِلَ صَالِحًا** اور جو کوئی کہ عمل کرے نیک **مِّنْ ذَکَرٍ اَوْ اُنْثٰی** مرد سے یا عورت سے یعنی وہ عمل کرنیوالا مرد ہو یا عورت ہو **وَ**
ھُوَ مُؤْمِنٌ اور حال یہ ہے کہ وہ مومن بھی ہے **فَاُولٰٓئِکَ** پس یہ لوگ مومن نیک عمل کرنیوالے ہیں **یَدْخُلُوْنَ الْجَنَّۃَ** داخل ہونگے
بہشت میں اور حفص نے یدخلون کو ضمہ یا اور فتح خا سے پڑھا ہے **یُرْزَقُوْنَ فِیْھَا** روزی دیئے جائینگے وہ مومنین صالحین بیچ اُس بہشت کے قسم قسم کی نعمتوں سے
بِغَیْرِ حِسَابٍ بیحساب اور بے شمار پس ثواب اعمال نیک کا چند در چند ہوگا زیادہ استحقاق سے اور جسوقت فرعون کے لوگوں نے یہ کلام خرقیل کا سنا تو سمجھے کہ خرقیل
موسیٰ پر ایمان لایا ہے اور فرعون کی پرستش سے دست بردار ہوا ہے اُسوقت خرقیل کو ملامت کر کے کہا کہ تعجب ہے تجھسے کہ فرعون کو چھوڑ کر دوسرے شخص کی عبادت کو
تو اختیار کرتا ہے خرقیل نے پھر انکو نصیحت کرنی شروع کی اور کہا کہ **وَیٰقَوْمِ** اور اے قوم میری **مَا لِیْٓ** کیا ہے واسطے میرے کہ **اَدْعُوْکُمْ اِلَی النَّجٰوۃِ** بلاؤں میں تمکو

طرف نجات کے یعنی تمکو طرف اُس امر کے میں بلاؤں کہ وہ موجب نجات کا ہے اور ایمان لانا خدا پر اور اُسکے پیغمبروں پر ہے وَتَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَی النَّارِ اور بلاتے
تم مجھکو طرف دوزخ کے یعنی طرف اُس عمل کے کہ جو باعث ہے دوزخ میں جانیکا سو واسطے کہ تَدْعُوْنَنِیْ بلاتے ہو تم مجھکو لِاَکْفُرَ بِاللّٰہِ تاکہ کفر کروں میں ساتھ خدا
کے وَاُشْرِکَ بِہٖ اور شریک کروں میں ساتھ اُسکے کہ مَا لَیْسَ لِیْ بِہٖ نہیں ہے واسطے میرے ساتھ اُسکے خدا ہونیکے عِلْمٌ یعنی اُنکے خدا ہونیکو میں
نہیں جانتا ہوں اور خدا کے سوائے غیر کے معبود ہونیکی کوئی دلیل میرے پاس نہیں ہے پس دوسرے کو اُسکا شریک کیونکر کروں وَاَنَا اَدْعُوْکُمْ اور میں بلاتا ہوں تمکو
اِلَی الْعَزِیْزِ طرف خدائے غالب کے کافروں کے عذاب کرنے پر اَلْغَفَّارِ کہ بخشنے والا ہے گناہگاروں کا یعنی میں تمکو ایسے خدا کیطرف بلاتا ہوں کہ جسمیں خوبیاں ہیں
اور جو باتیں کہ خدا کیواسطے چاہئیں وہ اُسمیں سب موجود ہیں علم اور قدرت اور غلبہ اور کافروں کے عذاب دینے پر وہ قادر ہے اُسکا کوئی مانع نہیں ہو سکتا اور اُسکے سوائے اور
کوئی ایسا نہیں ہے لَا جَرَمَ بلا شبہ اَنَّمَا تَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ تحقیق وہ چیز کہ پکارتے ہو تم مجھکو طرف اُسکے لَیْسَ لَہٗ دَعْوَۃٌ نہیں ہے واسطے
اُسکے پکارنا یعنی تمہارے معبود سزاوار پکارنیکے اور پرستش کرنیکے نہیں ہیں فِی الدُّنْیَا وَلَا فِی الْاٰخِرَۃِ بیچ دنیا کے اور نہ بیچ آخرت کے کہ اُنکے پکارنے
کی نہ دنیا میں کوئی وجہ ہے اور نہ آخرت میں اُنکے پکارنیکی کوئی وجہ ہے کہ وہ لیاقت ہی نہیں رکھتے ہیں کہ پکارے جائیں اور یا یہ کہ کسی کے پکارنیکو یہ قبول ہی نہیں کر سکتے
ہیں اور نہ جواب دے سکتے ہیں نہ دنیا میں نہ آخرت میں وَاَنَّ مَرَدَّنَآ اور تحقیق پھرنا ہمارا اِلَی اللّٰہِ طرف خدا کے ہے واسطے جزائے اعمال نیک
اور بد کے وَاَنَّ الْمُسْرِفِیْنَ اور تحقیق حد سے گزر جانیوالے بسبب شرک کے اور خون ناحق کرنیوالے اور سوائے اسکے ہُمْ اَصْحٰبُ النَّارِ وہ صاحب
آتش دوزخ کے ہیں اور ہمیشہ اُسمیں رہنے والے فَسَتَذْکُرُوْنَ پس قریب ہے کہ یاد کرو گے تم وقت دیکھنے عذاب کے مَآ اَقُوْلُ لَکُمْ اُس چیز کو کہ کہتا ہوں میں
واسطے تمہارے یعنی میری نصیحت کو تم بہت یاد کرو گے اور جانو گے کہ وہ سچ کہتا تھا وَاُفَوِّضُ اَمْرِیْٓ اِلَی اللّٰہِ اور سپرد کرتا ہوں میں کام اپنے کو طرف خدا
کے اور اُسی پر توکل کرتا ہوں میں اور اُسکے فضل اور لطف پر اعتماد کرتا ہوں تاکہ مجھکو محفوظ رکھے اِنَّ اللّٰہَ بَصِیْرٌ اور تحقیق کہ خدا دیکھنے والا ہے اور بینا ہے
بِالْعِبَادِ ساتھ بندوں کے کہ اُنکی فرمانبرداری اور نافرمانبرداری سب دیکھتا ہے فَوَقٰہُ اللّٰہُ پس بچایا اُسکو خدا نے سَیِّاٰتِ مَا مَکَرُوْا
برائیوں اُس چیز کی سے کہ مکر کیا اُن فرعونیوں نے اور منقول ہے کہ خرقیل نے ایمان کو اپنے ظاہر کیا اور فرعون نے اُسکے قتل کا حکم دیا وہ وہاں سے بھاگ کر ایک پہاڑ میں کہ
مصر کی نواح میں تھا جا ٹھیرا اور عبادت خدا میں مشغول ہوا حقتعالی نے اُسکی حفاظت کے واسطے درندوں کو مقرر کیا کہ اُسکے گرد کھڑے ہو کر اُسکی پاسبانی کرتے تھے
اور یہ برکت اُس توکل کی تھی کہ اُس نے سب کام اپنے خدا کے سپرد کر دئے تھے اور بعض تفسیر میں لکھا ہے کہ فرعون نے اپنے خواص کو بھیجا کہ اُسکو پکڑ کر لائیں اور سزا دیں وہ جو وقت
وہاں پہنچے تو دیکھا کہ نماز میں مشغول ہے اور درندے اُسکی نگہبانی کرتے ہیں یہ دیکھکر ہراساں ہوتے اور وہاں سے اُلٹے پھرے اور فرعون سے حال اُسکا بیان کیا فرعون نے
اس خوف سے کہ ایسا نہو کہ یہ امر لوگوں کے کانوں تک پہنچے اُن خبر لانیوالوں کے قتل کا حکم دیا وَحَاقَ بِاٰلِ فِرْعَوْنَ اور گھیر لیا ہوتے ساتھ لوگوں
فرعون کے جو کہ خرقیل کے قتل کرنے یا پکڑنیکو گئے تھے سُوْٓءُ الْعَذَابِ بدی عذاب کی اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ خرقیل اُن لوگوں کو بلاتا تھا
طرف توحید خدا کے اور نبوت موسیٰ کے اور طرف فضیلت محمد صلعم کے جمیع خلقت پر اور طرف فضیلت امیر المومنین کے اور اُسکی اولاد طیبین کے تمام اوصیا انبیا پر اور طرف
بیزاری کے فرعون کی خدائی سے پس لوگوں نے فرعون سے اُنکی چغلی کھائی اور کہا کہ خرقیل تیرے برخلاف لوگوں کو بلاتا ہے اور تیرے دشمنوں کی مدد کرتا ہے فرعون نے کہا کہ وہ
میرے چچا کا بیٹا ہے اور خلیفہ میرا ہے میری سلطنت پر اور ولیعہد میرا ہے اگر اُس نے یہ امر کیا ہے تو وہ لائق عذاب کے ہے میری نعمت کے کفر کرنیکے سبب سے اور اگر تم جھوٹ
کہتے ہو اور اُسپر تہمت کرتے ہو تو تم مستحق عذاب کے ہوتے پس خرقیل کو لائے اور اُس سے پوچھا کہ کیا تو فرعون کی خدائی کا انکار کرتا ہے اور اُسکی نعمتوں کی ناشکری
کرتا ہے خرقیل نے یہ سنکر فرعون سے کہا کہ اے بادشاہ کبھی تو نے میرا جھوٹ دیکھا ہے کہا کہ نہیں اور خرقیل نے لوگوں سے پوچھا کہ کون ہے پروردگار تمہارا انہوں نے کہا کہ یہ فرعون
اور پوچھا کہ کون ہے پیدا کرنیوالا تمہارا کہا کہ یہ فرعون اور پوچھا کہ کون ہے روزی دینے والا تمہارا کہا کہ یہ فرعون خرقیل نے کہا کہ اے بادشاہ میں تجھکو گواہ
کرتا ہوں اور ہر اُس شخص کو کہ تیرے پاس حاضر ہے تحقیق کہ جو پروردگار اُنکا ہے وہ پروردگار میرا ہے اور جو روزی دینے والا اُنکا ہے وہ روزی دینے والا میرا ہے
اور جو پیدا کرنیوالا اُنکا ہے وہ پیدا کرنیوالا میرا ہے اور سوائے اُسکے خالق اور رازق کے میرا کوئی خالق اور رازق نہیں ہے اور گواہ کرتا ہوں میں تجھکو اے بادشاہ اور اُس

شخص کو کہ یہاں حاضر ہے کہ میں بیزار ہوں اُس پروردگار اور خالق اور رازق سے کہ سوائے اُنکے پروردگار کے جو خالق اور رازق ہے خرقیل تو حقیقت میں خدا کو کہتا تھا
کہ وہ پروردگار خالق اور رازق ہے اسواسطے کہ واقع میں تو سب کا یعنی خرقیل کا بھی اور اُن لوگونکا بھی پروردگار اور خالق اور رازق وُہی خدا ہے کہ معبود حقیقی ہے نہ غیر اُسکا
اور فرعون اور اُس کے پاس کے آدمی گُمان کرتے تھے کہ یہ فرعون کو پروردگار اور خالق اور رازق کہتا ہے اسواسطے فرعون نے یہ سُنکر اُن لوگوں سے کہ جنہوں نے اُسکی
چُغلی کھائی تھی یہ کہا کہ اے بدمردو تم میرے مُلک میں فساد کرنا چاہتے تھے اور میرے چچا کے بیٹے کے درمیان فتنہ برپا کرنا چاہتے تھے تم سزاوار عذاب کے ہو اور اُن سب کو
مروا ڈالا اور یہی مراد ہے قول حقتعالی سے فوقٰہ اللہ سیئات ما مکروا سے کہ اُنہوں نے چُغلی کھائی خرقیل کی فرعون سے اور فرعون نے جو اُنکو مروا ڈالا یہ مراد ہے وحاق بآل
فرعون سوء العذاب سے اور فرعون نے میخوں سے مروایا تھا کہ اُنکے سینوں میں ٹھکوادی تھیں اور لوہے کے بڑے بڑے کنگھوں سے اُنکے بدن کے گوشت اور پوست
چھلوائے اور نُچوائے تھے ایسے ایسے سخت عذابوں سے اُنکو قتل کروایا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد آل فرعون سے تمام پیروی کرنیوالے فرعون کے ہیں اور عذاب سے مراد غرق
ہونا دریا میں ہے دنیا میں اور آخرت میں اُنکے واسطے عذاب دوزخ کا ہے اور بعضی روایت میں یہ بھی آیا ہے کہ خرقیل کو فرعون نے مروا ڈالا تھا اور فوقٰہ اللہ سیئات
ما مکروا سے مراد یہ ہے کہ فرعونیوں نے جو اُسکے ساتھ مکر کیا تھا اور اُسکو دین میں آزمایا تھا وہ اپنے دین سے نہ پھرا اور خدا تعالی نے اُسکو اُنکے مکر سے نگاہ رکھا کہ وہ اپنے
دین پر قائم رہا النَّارُ گھیر لیا اُنکو آتش دوزخ نے کہ یُعْرَضُونَ عَلَيْهَا پیش کئے جاتے ہیں وہ لوگ فرعون کے اوپر اُس آگ کے غُدُوًّا وَعَشِيًّا
صبح کو اور شب کو بعد مرنیکے دونو وقت آگ میں جلتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ جلنا اُنکا شب و روز دنیا کی دوزخ میں ہے قیامت سے پہلے سو واسطے ک
قیامت میں صبح اور شام نہیں ہے اور جبتک کہ قیامت نہو اُن دونو وقت میں وہ جلا کرینگے اور جب قیامت ہوگی تو دوزخ میں ہمیشہ کے عذاب میں گرفتار ہونگے اور
حضرت صادق علیہ السلام نے اپنے اصحاب سے پوچھا کہ لوگ کیا کہتے ہیں اُن فرعونیوں کے مقدمہ میں عرض کی کہ کہتے ہیں کہ دوزخ میں جلیں گے آخرت میں اور پہلے اُس سے
اُنکو عذاب نہیں ہے حضرت نے یہ سُنکر فرمایا کہ پس معلوم ہوا کہ وہ لوگ نیکوں میں سے تھے کہ اُنکو بعد مرنیکے قیامت تک عذاب نہیں ہے اور پھر فرمایا کہ وہ اسی دنیا
میں آگ سے جلتے ہیں صبح اور شام اور آخرت کی دوزخ کے لئے کہ جسمیں وہ ہمیشہ رہینگے بعد اسکے خدا تعالی فرماتا ہے کہ یوم تقوم الساعۃ ادخلوا آل فرعون اشد العذاب
اور حضرت صادق علیہ السلام نے دوسری روایت میں فرمایا ہے کہ ارواح کفار کی آتش دوزخ پر پیش کئے جاتے ہیں اور وہ ارواح کہتی ہیں کہ اے پروردگار ہمارے نہ
قائم کر تو ہمارے واسطے قیامت کو اور جو کچھ کہ تو نے ہم سے وعدہ کیا ہے بروز حشر زیادہ تر عذاب میں گرفتار کریگا اُس وعدہ کو تو وفا نکر اور ہمارے اول کو ہمارے آخر تک
مت پہنچا اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالی نے مشرق میں ایک آگ پیدا کی ہے کفار کی ارواح کے رہنے کیواسطے بعد مرنیکے اور زقوم کو وہ
کھاتے ہیں اور آب گرم پیتے ہیں شب کو اور جسوقت صبح ہوتی ہے تو وادی یمن کیطرف جاتی ہیں اُس صحرا میں کہ جسکو برہوت کہتے ہیں کہ وہ نہایت گرم ہے اور آتش
دنیا سے زیادہ اُسمیں حرارت ہے اور آپسمیں ملاقات کرتی ہیں اور پہچانتی ہیں اور جسوقت شام ہوتی ہے تو پھر میں جاتی ہیں اُس آگ میں اور قیامت تک اُنکا یہی حال رہیگا
اور بعضے آدمی رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت نے فرمایا کہ جو کوئی تم میں سے مرتا ہے تو وہ مکان کہ نامزد اُسکے ہے بہشت میں یا دوزخ میں وہ مکان ہر
صبح کو اور شام کو اُسکو دکھلاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ آخرت میں یہ تیرا مکان ہوگا وَيَوْمَ تَقُومُ السَّاعَةُ اور جسدن کہ قائم ہو قیامت اور روحیں اُنکے بدنوں
میں داخل ہوں تو خدا تعالی فرشتوں کو حکم کریگا کہ اَدْخِلُوا آلَ فِرْعَوْنَ داخل کرو تم لوگوں فرعون کے کو اَشَدَّ الْعَذَابِ سخت تر
عذاب میں قرأت اہل مدینہ اور اہل کوفہ کی ہے کہ ادخلوا کے ہمزہ کو قطعی کہتے ہیں باب افعال سے اور باقی قاری ہمزہ وصلی کہتے ہیں نصر ینصر سے اس صورت میں
فرشتے فرعونیوں سے کہینگے کہ داخل ہو تم اے لوگو فرعون کے بہت سخت عذاب میں کہ وہ عذاب آتش دوزخ کا ہے اور اب خدا تعالی دوزخیوں کے جھگڑے کو بیان کرتا ہے
کہ وہ آپسمیں جھگڑینگے اور نزاع کرینگے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَإِذْ يَتَحَاجُّونَ اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ جھگڑا کرینگے دوزخی فِي النَّارِ بیچ آتش
دوزخ کے فَيَقُولُ الضُّعَفَاءُ پس کہینگے ناتوان بیچارے قوم کے لِلَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا واسطے اُن لوگوں کے کہ سرکش تھے اور اپنے تئیں بڑا جانتے تھے ک
إِنَّا كُنَّا لَكُمْ تَبَعًا تحقیق ہم تھے واسطے تمہارے تابعدار اور فرمانبردار اور جو کچھ ہم کو تم کہتے تھے شرک اور کفر کرنیکو تمہارے کہنے پر عمل کرتے تھے اور تمہارے کہنے پر جو ہم نے
عمل کیا تو اس سبب سے ہم دوزخ میں داخل ہوتے اور حکم کرنیوالوں کو لازم ہے کہ اپنے محکوم اور تابعدار سے اذیت کو دفع کریں اور تبع جمع تابع کی ہے فَهَلْ أَنْتُمْ

مُغْنُونَ عَنَّا پس کیا تم دور کرنے والے ہو ہم سے نَصِيبًا مِّنَ النَّارِ ایک حصہ کو آگ میں سے یعنی تم سے ہو سکتا ہے کہ کچھ عذاب ہم سے دور کرو قَالَ الَّذِينَ اسْتَكْبَرُوا کہیں گے وہ لوگ کہ سرکش ہوتے تھے اور اُن پر حکومت کرتے تھے اُنکے جواب میں کہ إِنَّا كُلٌّ فِيهَا تحقیق ہم سب بیچ اس دوزخ کے ہیں ہم بھی اور تم بھی بیچ اسکے پس ہم تم سے عذاب کو دفع کریں اور اگر ہمکو قدرت عذاب کے دفع کرنے کی ہوتی تو پہلے ہم اپنی جانوں سے دفع کرتے إِنَّ اللَّهَ تحقیق کہ خدا نے قَدْ حَكَمَ بَيْنَ الْعِبَادِ تحقیق حکم کیا ہے درمیان بندوں اپنے کے اور ہر ایک کو جو مقام کہ اُسکے لائق تھا وہاں بھیجا ہے پس عذاب کیونکر دفع ہو سکے وَقَالَ الَّذِينَ فِي النَّارِ اور کہیں وہ لوگ کہ بیچ دوزخ کے ہیں سردار بھی اور اُنکے تابعدار بھی لِخَزَنَةِ جَهَنَّمَ واسطے نگہبانوں دوزخ کے یعنی ملائکہ سے جو کہ دوزخ کے موکل ہیں اُنسے کہیں کہ ہمارے واسطے ادْعُوا رَبَّكُمْ پکارو پروردگار اپنے کو کہ يُخَفِّفْ عَنَّا ہلکا کرے ہم سے يَوْمًا ایک روز یعنی بمقدار ایک روز کے مِّنَ الْعَذَابِ عذاب میں سے تا کہ کچھ تو ہمکو آرام ہووے وہ فرشتے اُنسے یہ سنکر قَالُوا کہیں اُنکو ملامت کر کے أَوَلَمْ تَكُ کیا نہ تھا قصہ دنیا میں کہ تَأْتِيكُمْ رُسُلُكُم آتے تھے تمہارے پاس پیغمبر تمہارے بھیجے ہوتے خدا کے بِالْبَيِّنَاتِ ساتھ دلیلوں اور معجزوں کے کہ جو دلالت کرتے تھے خدا کی توحید پر اور پیغمبر کی نبوت پر اور تک اصل میں تکون تھا واو تو انہیں سے لم کے آنیسے ساقط ہوا اور نون واسطے تخفیف کے اور اسم اُسکا اُسمیں پوشیدہ ہے اور وہ لفظ قصہ کا ہے اور بعد اُس کے تفسیر اُس کی ہے پس فرشتے جسوقت اُنسے یہ گفتگو کریں تو قَالُوا کہیں دوزخی کہ بَلَىٰ ہاں آئے تھے پیغمبر اور خدا کیطرف ہم کو بلاتا تھا اور معجزے دکھلاتے تھے لیکن ہمنے اُنکو جھٹلا اور کہنا اُنکا نہ مانا فرشتے یہ سنکر اُنسے قَالُوا کہیں فَادْعُوا پس پکارو تم خدا کو اور اُس سے تخفیف عذاب کی چاہو لیکن ہمکو اجازت نہیں ہے کہ ہم تمہارے واسطے دعا کریں پس دوزخی اگرچہ جانتے ہونگے کہ ہمارے دعا کرنیسے کچھ فائدہ نہیں ہے لیکن عذاب کے اُٹھانیکی طاقت جو نہ رکھیگے تو فریاد و زاری کرینگے لیکن کچھ فائدہ نہو گا چنانچہ خدا فرماتا ہے کہ وَمَا دُعَاءُ الْكَافِرِينَ اور نہیں ہے پکارنا کافروں کا إِلَّا فِي ضَلَالٍ مگر بیچ گمراہی اور برباد کرنے اور نہ قبول ہونیکے آور اب خدا تعالیٰ خبر دیتا ہے پیغمبروں اور مومنوں کی نصرت دینے سے کافروں پر چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّا لَنَنصُرُ رُسُلَنَا تحقیق ہم البتہ نصرت کرتے ہیں اور مدد دیتے ہیں پیغمبروں اپنوں کو وَالَّذِينَ آمَنُوا اور اُن لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کے کہ وہ کفار پر غالب ہوتے ہیں گفتگو میں دلیلیں اور حجتیں بیان کر کے اور یا جنگ کفار میں خدا اُنکی نصرت کرتا ہے موافق مصلحت کے اور کبھی دشمن کو ہلاک کر کے مدد کرتا ہے آور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے زمانہ رجعت کا ہے کہ اُس زمانہ میں خدا تعالیٰ نصرت کریگا اور پہلے اس سے کثرت سے انبیا قتل کئے گئے ہیں اور آئمہ دین بھی قتل کئے گئے ہیں اور دنیا میں اُنکی کچھ نصرت نہیں ہوتی پس مراد اس سے زمانہ رجعت کا ہے وَيَوْمَ يَقُومُ الْأَشْهَادُ اور جس دن کہ قائم ہوں گواہ اُس روز نصرت کریں ہم اُنکی یعنی بروز قیامت کہ گواہی دیجائے اُس روز کافروں کے باطل ہونے پر اور مومنوں کے حق ہونے پر اور گواہی دینے والے انبیا ہونگے آور بعضے کہتے ہیں کہ فرشتے لکھنے والے نامہ اعمال کے گواہی دینگے اور انبیا گواہی مومنین کی فرمانبرداری اور کفار کے شرک پر ہونیکی ادا کرینگے اور یا مراد اُمت حضرت خاتم الانبیاء ہے کہ مشرکین کے عناد اور کفر پر گواہی دینگے۔ يَوْمَ لَا يَنفَعُ الظَّالِمِينَ جسدن کہ نہ فائدہ دیوے ظلم کرنیوالوں کو مَعْذِرَتُهُمْ عذر کرنا اُنکا کہ وہ ہرگز قبول نہو گا وَلَهُمُ اللَّعْنَةُ اور واسطے اُنکے لعنت ہے کہ وہ دوری ہے رحمت خدا سے وَلَهُمْ سُوءُ الدَّارِ اور واسطے اُنہی کے برا گھر ہے کہ وہ دوزخ ہے آور اب حضرت موسیٰ کا حال بیان کرتا ہے کہ وَلَقَدْ آتَيْنَا مُوسَى الْهُدَىٰ البتہ تحقیق دی ہم نے موسیٰ کو رہنمائی یعنی وہ چیز کہ جس سے راہ حق پاتے ہیں جیسے کہ معجزے اور توریت اور احکام شرع کے وَأَوْرَثْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ الْكِتَابَ اور وارث کیا ہے ہم نے بنی اسرائیل کو کتاب توریت کا کہ هُدًى وَذِكْرَىٰ وہ ہدایت اور نصیحت ہے لِأُولِي الْأَلْبَابِ واسطے صاحبوں عقلوں کے سو سطے کہ فائدہ اس سے وہی اُٹھاتے ہیں نہ بیوقوف و جاہل آور اب خدا تعالیٰ اپنے حبیب کو خطاب کرتا ہے کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر تو کفار کے آزار دینے پر جیسے کہ موسیٰ صبر کرتا تھا فرعون کے آزار دینے پر إِنَّ وَعْدَ اللَّهِ تحقیق وعدہ خدا کا پیغمبروں کی نصرت کرنے اور کفار کے ہلاک کرنے پر حَقٌّ حق اور درست ہے اور خلاف اسمیں ممکن نہیں ہے وَاسْتَغْفِرْ اور بخشش چاہ تو اے محمد صلعم خدا سے لِذَنبِكَ واسطے گناہ اپنے کے اگر تجھ سے کوئی امر اولیٰ ترک ہوا ہو اور گناہ کبیرہ یا صغیرہ اس سے مراد نہیں ہو سکتا اسواسطے کہ انبیا علیہم السلام معصوم ہیں

۵ ع ۱۴

گناہ نہیں کرتے ہیں نہ صغیرہ اور نہ کبیرہ اور یا یہ کہ خدا کیطرف سے تعلیم ہے عبادت کے طریقہ کی کہ اگرچہ کوئی گناہ صادر نہیں ہوا لیکن واسطے انکساری کے خدا کے
روبرو اپنے تئیں گنہگار ظاہر کر کے مغفرت کو خدا سے طلب کر کہ موجب زیادتی درجات کا ہے ہو سطے کہ خدا عاجزی اور انکساری کو بہت دوست رکھتا ہے اور یا یہ کہ
اگر تو اسطرح سے کہیگا تو اُمت کے لوگ بھی تیری پیروی سے اسطرح کہینگے اور اپنی بخشش چاہینگے وَسَبِّحْ اور تسبیح کر تو اے محمد صلعم بِحَمْدِ رَبِّكَ ساتھ
تعریف اور شکر پروردگار اپنے کے بِالْعَشِيِّ وَالْإِبْكَارِ بیچ رات کے اور صبح کے یعنی رات اور دن ہمیشہ خدا کو پاکیزگی سے یاد کر اور بعضے کہتے کہ مراد اس سے
نماز پنجگانہ ہے اور جناب رسولخدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ فرمایا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ مجھکو یاد کر بعد صبح کے ایک ساعت اور بعد عصر کے ایک ساعت کہ
کفایت کروں میں جو کچھ کہ مقصود تیرا ہے اور تیری حاجت کو قبول کروں اور کہتے ہیں کہ یہودی رسولخدا صلعم سے جھگڑتے تھے اور کہتے تھے کہ تو ہمارا صاحب نہیں
ہے بلکہ مسیح دجال ہمارا صاحب ہے اور جو بادشاہ تری و خشکی کا ہے اور نہریں پانی کی اسکے ہمراہ رواں ہونگی اور بادشاہی ہمکو بخشیگا اور وہ ایک نشانی ہے
خدا تعالی کی قدرت کی نشانیوں میں سے حقتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ إِنَّ الَّذِينَ يُجَادِلُونَ فِي آيَاتِ اللَّهِ تحقیق وہ لوگ کہ
جھگڑتے ہیں بیچ نشانیوں قدرت خدا کے بِغَيْرِ سُلْطَانٍ أَتَاهُمْ بدون حجت اور دلیل کے کہ آئی ہو انکے پاس کہ دلالت کرتی ہو اُنکے دعوے
کے صحیح ہونے پر کہ دجال کی نبوت کو صحیح اور تیری نبوت کو وہ باطل کہتے ہیں اور یا یہ کہ یہ آیت عام ہے سب جھگڑنیوالے کے واسطے کہ وہ یہود ہوں خواہ مشرکین
مکہ ہوں إِنْ فِي صُدُورِهِمْ نہیں ہے بیچ سینوں اُن کفار یہود یا مشرکین کے إِلَّا كِبْرٌ مگر تکبر اور سرکشی اور خواہش بادشاہی کی اور
آرزو نبوت کی اپنی قوم میں رکھتے ہیں کہ مَا هُمْ بِبَالِغِيهِ نہیں ہیں وہ پہنچنے والے اسکو بلکہ حقتعالی انکو ذلیل اور خوار کریگا فَاسْتَعِذْ بِاللَّهِ
پس پناہ چاہ تو ساتھ خدا کے اُنکے حسد سے اور دجال کے شر اور فتنہ سے کہ وہ ایک مخلوقات خدا میں سے ہے پس ہر بدی سے پناہ ساتھ خدا کے چاہ إِنَّهُ
هُوَ السَّمِيعُ تحقیق کہ وہ ہے خدا سننے والا تیری باتوں کا الْبَصِيرُ دیکھنے والا ہے اُنکے فعلوں کا اور آیات خدا میں جو وہ جھگڑا کرتے
تھے اصل مقصود اُنکا اُس سے انکار کرنا قیامت کا تھا اسواسطے بعد اسکے فرماتا ہے کہ لَخَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ البتہ پیدا کرنا آسمانوں کا
اور زمین کا نزدیک تمہارے أَكْبَرُ بہت بڑا ہے مِنْ خَلْقِ النَّاسِ پیدا کرنے آدمیوں کے سے پس جو کوئی کہ قدرت رکھتا ہو مقدر بڑی بڑی
چیزوں کے پیدا کرنے پر بدون موجود ہونے اُس چیز کے کہ جس سے اُنکو بناتیں تو بیشک وہ آدمی کو بھی دوبارہ پیدا کر سکے گا اُس چیز سے کہ اُسکی اصل اور مادہ کہ وہ مٹی
ہے اُسکے پاس محفوظ اور موجود ہے وَلَكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ اور لیکن اکثر آدمی نہیں جانتے ہیں کہ یہ آدمی کا دوبارہ پیدا
کرنا بہت آسان ہے خدا کے نزدیک اسواسطے کہ بسبب جہالت اور غفلت کے سخن تامل نہیں کرتے ہیں اور دجال کے حال میں اسما بنت زید سے روایت ہے کہ
ایک جماعت نے رسولخدا صلعم سے اُسکے حال کو دریافت کیا فرمایا کہ وہ آدمی ہے اور آدمیوں سے قد میں زیادہ بلند ہے اور بدن میں بہت قوی ہے اور ایک
آنکھ رکھتا ہے اور علامت اُسکے ظاہر ہونیکی یہ ہے کہ آدمی اُسکے نکلنے سے تین برس پہلے قحط میں مبتلا ہوں اور سال اول میں جو کچھ بارش ہو اُسمیں سے ایک تہائی
پھیر لے اور جو کچھ زمین میں اوگے اُسمیں سے ایک تہائی نگاہ رکھے اور دوسرے سال میں دو تہائی پھیر لے اور تیسرے سال میں آسمان سے مینہ برسے اور نہ زمین سے کوئی دانہ اُگے
اور نہ گھاس نکلے اکثر جانور بھوک کی شدت سے مرجاتیں اور ابوامامہ نے روایت کی ہے کہ ایک روز رسول خدا صلعم خطبہ پڑھتے تھے اور اُس خطبہ
میں اکثر ذکر دجال کا تھا اور از انجملہ فرمایا حضرت نے کہ اے لوگو زمین میں دجال کے فتنہ سے کوئی فتنہ زیادہ نہیں ہے اور خدا نے جس پیغمبر کو کہ بھیجا ہے اُس کی اُمت کو
دجال کے فتنہ سے خوف دلایا ہے اور میں پیغمبر آخر الزماں ہوں اور تم اُمت آخرین ہو ممکن ہے کہ تمہارے وقت میں دجال باہر نکلے اگر میں موجود ہونگا تو
اُسکو مجھ سے الزام دونگا اور اگر تم ہو تو کوشش کرو کہ اُسکو الزام دو اور جس وقت اُسکے نکلنے کا وقت قریب ہو تو شام اور عراق کے دو پہاڑ کے درمیان سے باہر نکلے اور دہنے
راست سے اپنے لشکروں کو روانہ کرے اور پیغمبری کا دعوی کرے اور بعد پیغمبری کے خدائی کا دعوی کرے اور اُسکے دو نو آنکھوں کے درمیان لکھا ہو کہ الیس من
رحمۃ اللہ یعنی نا اُمید ہے رحمت خدا سے اور جو مومن کہ اُسکو دیکھے اُسکے منہ پر تھوکے اور جادو اُسکے ہمراہ بہت ہو اور اکثر آدمی اُسکی پیروی کریں مگر جسکو خدا تعالی
نگاہ رکھے اور ہمراہ اُسکے بہشت اور دوزخ ہو اور جو مومن کہ اُسکی دوزخ میں گرفتار ہو تو چاہیئے کہ سورۃ الحمد پڑھے کہ آگ اُسمیں اثر نہ کرے اور مدت اُسکی بادشاہی کی چالیس روز

دجال کے خروج کا ذکر

ہوگی اور بعضے اُن روزوں میں سے مقابلہ میں چند سال کے ہونگے اور بعضے کمتر ایک سال سے اور بعضے مقدار چند ماہ کے اور بعضے برابر ایک ہفتہ کے اور بعضے
برابر ایک دن کے اور بعضے برابر ایک ساعت کے اور روز آخر بقدر رہوگا کہ جتنی دیر میں چوب خشک کو آگ لگے اور دیو اُس کے ہمراہ ہونگے کہ آدمیوں کی صورت میں ہو جائیں پس
جسکے ماں اور باپ مر گئے ہوں تو اُس سے کہیگا کہ اگر تیرے ماں اور باپ کو زندہ کردوں تو میرے پروردگار ہونیکا تو اقرار کریگا وہ کہیگا کہ ہاں اقرار کرونگا اُن دیووں
میں سے جو کہ اُس کے ہمراہ ہیں وہ شخص اُس کے ماں اور باپ کی شکل بن جائیں گے اور اُسکو کہیں گے کہ اے فرزند پیروی اسکی کر کہ یہ تیرا پیدا کرنیوالا ہے اور سب شہروں کو
دجال اپنے زیر حکم کرے گا مگر مکہ اور مدینہ کو اور جسوقت قصد اُنکا کرے تو آسمان سے ایک فرشتہ آئیگا کہ اُسکو اُس سے منع کریگا اور اسوقت ایک زلزلہ آئیگا اور کوئی
منافق مدینہ میں نہ رہیگا سب باہر چلے آئینگے اور دجال کی پیروی کرینگے اور آدمی اُس روز کو روز خلاص کہینگے اُم شریک نے کہا کہ یا رسول خدا اُس روز مومنین
کہاں ہونگے فرمایا کہ بیت المقدس میں پناہ لیجاینگے اور دجال اُنکا محاصرہ کریگا اور صاحب الزمان علیہ السلام اُنپر ظاہر ہوں نماز صبح کے وقت اور اقامت
کہکر اُنکے ہمراہ نماز میں مشغول ہوں اور جسوقت نماز صبح سے فارغ ہوں عیسیٰ آسمان سے زمین پر آئے اور صاحب الزمانؑ کے پیچھے نماز پڑھے اور دروازہ شہر کا کھولیں اور
ہمراہ دجال کے ستر ہزار یہودی ہتھیار لگائے ہوں اور جسوقت حضرت عیسیٰ شہر سے باہر آتے تو دجال بھاگے اور اُسکو اطراف مشرق میں پکڑیں اور مار ڈالیں
اور فوجیں اُسکی قلعوں میں پوشیدہ ہو جائیں اور وہ قلعے گویا ہو کر مومنین سے کہیں کہ دشمن تمہارے ہمارے پیچھے پوشیدہ ہوتے ہیں اُس روز مومنین کفار سے
بدلا لیویں اور حقتعالیٰ حسد اور کینہ کو دلوں سے مومنین کے دفع کرے کہ سب آپسمیں دوست ہو جائیں اور بعد اُسکے کفار دنیا میں باقی نہ رہیں اور حضرت
صاحب الزمان علیہ السلام کے ظاہر ہونیکا حال حق الیقین وغیرہ میں تفصیل سے لکھا ہے اور اب حقتعالیٰ مومنین اور مشرکین کا ذکر کرتا ہے کہ **وَمَا يَسْتَوِي**
الْأَعْمَىٰ وَالْبَصِيرُ اور نہیں برابر ہے اندھا اور دیکھنے والا یعنی کافر کہ جاہل اور غافل ہے اور حقتعالیٰ کی توحید کی دلیلوں میں تامل نہیں کرتا ہے وہ برابر
مومن کے نہیں ہے کہ وہ عاقل ہے اور خدا کو پہچانتا ہے پس کافر اور مومن برابر نہیں ہیں **وَالَّذِينَ آمَنُوا** اور جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں خدا اور پیغمبر پر
وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں اُنہوں نے نیک **وَلَا الْمُسِيءُ** اور نہ بدی کرنیوالا برابر ہے یعنی مومن نیک برابر کافر بدکار کے نہیں ہے
کہ پہلا بہشت کے بلند درجوں میں رہنے والا ہے اور دوسرا دوزخ کے طبقوں میں **قَلِيلًا مَا تَتَذَكَّرُونَ** کم ہے کہ جو نصیحت پکڑتے ہو تم اے
کافرو اور اہل کوفہ نے تتذکرون کو دو تا سے پڑھا ہے اور باقی پہلی تا کی جگہ یا کہتے ہیں یعنی کم نصیحت پکڑتے ہیں وہ کافر اور قلیلا صفت ہے مصدر محذوف کی یعنی
تذکرا قلیلا **إِنَّ السَّاعَةَ لَآتِيَةٌ** تحقیق قیامت البتہ آنیوالی ہے کسیطرح سے **لَا رَيْبَ فِيهَا** نہیں شک ہے بیچ ہونے اُسکے کے اگر دلیلیں
نقلی اُسکے واقع ہونے پر اور دلیلیں عقلی اُسکے ممکن ہونے پر دلالت کرتی ہیں **وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ** اور لیکن اکثر آدمی **لَا يُؤْمِنُونَ** نہیں اعتقاد
کرتے ہیں قیامت کے ہونیکا اور واسطے رغبت دلانے بندوں کے ایمان اور عبادت میں فرماتا ہے کہ **وَقَالَ رَبُّكُمُ ادْعُونِي** اور کہا پروردگار تمہارے نے کہ
پکارو تم مجھکو اپنے سب مقصدوں اور حاجتوں میں **أَسْتَجِبْ لَكُمْ** قبول کرونگا میں واسطے تمہارے اگر مصلحت اُسکے قبول کرنیمیں ہوگی کہتے ہیں کہ دعا کرنیوالیکو
چاہئے کہ دعا بشرط مصلحت کے کرے اسواسطے کہ وہ کیا جانتا ہے کہ یہ میرے واسطے مناسب ہے یا نہیں اور بعضی دعا کے قبول ہونیمیں فساد اور قباحت ہے اور ہر دعا کیونکر قبول ہو
کہ بعضی دعا کے قبول ہونیمیں مصلحت نہیں ہے اور یہ اُس مصلحت کو نہیں جانتا ہے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ افضل عبادت دعا ہے اور کسی نے اُن
حضرت سے پوچھا کہ کونسی عبادت افضل ہے فرمایا کہ خدا کے نزدیک کوئی شے افضل نہیں ہے اس سے کہ سوال کریں اور طلب کریں اُس سے اُس چیز کو کہ اُسکے پاس ہے اور کوئی
چیز زیادہ دشمن نہیں ہے خدا کو اس سے کہ سرکشی اور تکبر کرے اُسکی عبادت سے اور اُس سے طلب کرے وہ چیز کہ اُسکے پاس ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ **إِنَّ الَّذِينَ**
يَسْتَكْبِرُونَ عَنْ عِبَادَتِي تحقیق جو لوگ کہ سرکشی کرتے ہیں عبادت میری سے کہ مجھکو وقت حاجتوں کے پکارتے نہیں ہیں اور عاجزی اور زاری
کی گناہوں کی اپنے بخشش نہیں چاہتے ہیں اور یا یہ کہ مجھکو بوحدانیت نہیں پکارتے ہیں **سَيَدْخُلُونَ جَهَنَّمَ** قریب ہیں کہ داخل ہونگے وہ دوزخ میں اور ابوجعفر
اور ابن کثیر نے سیدخلون کو بضم یا اور فتح خا پڑھا ہے یعنی قریب ہے کہ داخل کئے جاینگے وہ دوزخ میں **دَاخِرِينَ** ذلیل اور خوار ہونیوالے ہوکر اور یہ حال واقع
ہوا ہے اور معاویہ بن عمار نے روایت کی ہے کہ حضرت صادق علیہ السلام سے پوچھا گیا کہ کیا فرماتے ہو اُن دو شخص کے حق میں کہ دو مسجد میں جاتے ہیں اور ایک اُنمیں سے اکثر جانتا ہے اور

دعا میں مشغول رہتا ہے اور دوسرا اکثر اوقات نماز پڑھتا ہے فرمایا کہ دونوں خوب ہیں میں نے عرض کی کہ اے فرزند رسول خدا میں چاہتا ہوں کہ یہ جانوں کہ ان دونوں میں افضل
کون ہے فرمایا کہ وہ شخص کہ اکثر دعا پڑھتا ہے کیا تو نے نہیں سنا ہے کہ حقتعالی فرماتا ہے ادعونی استجب لکم ان الذین یستکبرون عن عبادتی سیدخلون جہنم داخرین اور بعد
اسکے فرمایا کہ دعا عبادت ہے اور امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ زیادہ دوست خدا کو سب اعمال میں دعا ہے اور جناب رسول خدا صلعم سے روایت بیان کرتے ہیں کہ
فرمایا ہے حضرت نے کہ اپنی حاجتوں میں خدا تعالی کی طرف رجوع کرو اور بہت زاری سے دعا کرو کہ دعا مقام قرار پکڑے عبادت کا ہے اور کوئی مومن خدا کو نہ پکارے مگر کہ دعا اسکی
قبول ہو دنیا میں یا آخرت میں اور اگر واسطے مصلحت کے دعا اسکی قبول نہو اور حاجت اسکی نہ بر آئے تو اسکے گناہوں کا کفارہ ہو جائیگا جب تک کہ گناہ کا کوئی امر اسمیں نہو
اور حضرت امام علی نقی علیہ السلام سے روایت ہے کہ جسوقت بلا بندہ کی طرف متوجہ ہو اور وہ دعا کرے حقتعالی جلد ہی اسکو دور کرے اور اگر دعا نہ کرے تو وہ بلا اس پر
نازل ہو اور مدت دراز تک اسکو چمٹی رہے پس چاہئے کہ تم ہمیشہ دعا کرو اور نہایت زاری اور عاجزی سے خدا کو پکارو اور حضرت صادق علیہ السلام سے کسی نے سوال کیا کہ
خدا تعالی قرآن میں فرماتا ہے کہ ادعونی استجب لکم اور ہم مضطر اور بیچارہ کو دیکھتے ہیں کہ دعا کرتا ہے اور وہ قبول نہیں ہوتی ہے اور مظلوم ظالم پر نصرت چاہتا ہے اور نصرت
اسکے واسطے نہیں ہوتی ہے اور خدا اس کی مدد نہیں کرتا ہے فرمایا امام علیہ السلام نے کہ وائے تجھ پر نہیں دعا کرتا ہے کوئی مگر کہ قبول ہوتی ہے دعا اسکی لیکن ظالم پس دعا اسکی تو رد
کی گئی ہے اور الٹی پھیری گئی ہے یہانتک کہ وہ توبہ کرے اور لیکن حق والا پس جسوقت وہ دعا کرتا ہے تو قبول کیجاتی ہے اور بلا اس سے پھیر دیجاتی ہے اور دور کیجاتی ہے اس جگہ
سے کہ نہیں جانتا ہے وہ اور یا یہ کہ اسکے واسطے خدا عوض میں اس مطلوب کے ثواب کو جمع کرے کہ وہ اسکی حاجت کے روز یعنی بروز قیامت کام آوے اور اگر وہ امر کہ جسکو مومن نے
طلب کیا ہے اسکے واسطے بہتر نہیں ہے تو وہ امر خدا تعالی اسکو نہیں دیتا ہے اور مومن خدا کا پہچاننے والا اکثر ایسی چیز طلب کرتا ہے کہ نہیں جانتا ہے کہ طلب کرنا اسکا اچھا ہے
یا اسکی طلب کرنیمیں خطا ہے اور فرماتا ہے خدا تعالی کہ اللّٰهُ الَّذِیْ جَعَلَ خدا ہے حق وہ شخص ہے کہ پیدا کیا ہے انہی لَكُمُ الَّیْلَ واسطے تمہارے شب تاریک کو
لِتَسْكُنُوْا فِیْهِ تاکہ کرو تم آرام بیچ اس کے کاروبار کی مشقت سے وَالنَّهَارَ مُبْصِرًا اور پیدا کیا ہے دن کو روشن کہ ہر چیز کو تمہیں بخوبی دیکھو اور اپنے اپنے
کسب اور پیشہ کے کام کو آسانی سے کرو اِنَّ اللّٰهَ تحقیق کہ خدا لَذُوْ فَضْلٍ البتہ صاحب فضل اور بخشش کا ہے عَلَى النَّاسِ اوپر آدمیوں کے کہ
رات اور دن کو انکے فائدہ کیواسطے پیدا کیا ہے وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی لَا یَشْكُرُوْنَ نہیں شکر کرتے ہیں اس نعمت کا اپنی
جہالت سے ذٰلِكُمُ وہ جو کہ ایسے ایسے فائدہ کی چیزوں کے پیدا کرنے سے خالص ہو گیا ہے سب شریکوں سے وہ اللّٰهُ رَبُّكُمْ خدا ہے پروردگار تمہارا خَالِقُ
كُلِّ شَیْءٍ پیدا کرنیوالا ہر چیز کا آسمانوں کا اور زمین کا اور جو کچھ کہ انکے درمیان ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوائے اس
معبود حق کے فَاَنّٰی تُؤْفَكُوْنَ پس کہاں پھرے جاتے ہو تم پرستش اس کی سے طرف پرستش غیر کے کہ قابل پرستش نہیں ہے كَذٰلِكَ ایسے ہی
یعنی جیسے کہ یہ لوگ دین اسلام سے پھر گئے ہیں ایسے ہی یُؤْفَكُ پھیرے جاتے تھے الَّذِیْنَ كَانُوْا وہ لوگ کہ تھے پہلے انکے بِاٰیٰتِ اللّٰهِ
ساتھ نشانیوں قدرت خدا کی یَجْحَدُوْنَ انکار کرتے ○ اللّٰهُ الَّذِیْ خدا ہے حق وہ شخص ہے کہ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ کر دیا اس نے واسطے تمہارے
زمین کو قَرَارًا ٹھیرنیکی جگہہ وَالسَّمَآءَ بِنَآءً اور آسمان کو عمارت بلند مثل خیمہ کے زمین پر وَصَوَّرَكُمْ اور صورت بنائی تمہاری فَاَحْسَنَ
صُوَرَكُمْ پس اچھا بنایا صورتوں کو تمہاری اسواسطے کہ انسان کی صورت سب حیوانوں سے بہتر اور نیک تر ہے کہ سیدھا قد بنایا اور پوست ظاہر رکھا کہ اوپر بال
نہیں ہیں اور ہاتھ پاؤں اسمیں بنا سب رکھے اور کمالات اور کاریگری اور علم کا حاصل کرنا اس صورت میں رکھا وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّیِّبٰتِ اور
روزی دی تمکو پاکیزہ کھانوں سے شیرینی اور میوے اور گوشت لذیذ ذٰلِكُمُ وہ جو کہ ایسے ایسے احسان کرنیوالا ہے اللّٰهُ رَبُّكُمْ خدا ہے حق ہے پروردگار
تمہارا فَتَبٰرَكَ اللّٰهُ پس بزرگ ہے خدا اور برکت والا ہے رَبُّ الْعٰلَمِیْنَ ○ پروردگار عالم کے لوگوں کا آدمیوں کا اور جنوں کا اور ملائکہ کا اور ان کے
غیر کا اسواسطے کہ سوائے اسکے جسقدر مخلوقات ہے سب محتاج اسکی ہے هُوَ الْحَیُّ وہی ہے زندہ ہمیشہ کی زندگی کا اور سوائے اسکے سب فنا ہونیوالے ہیں لَآ اِلٰهَ
اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود قابل پرستش سوائے اس معبود حقیقی کے فَادْعُوْهُ پس پکارو تم اسکو اور پرستش اسکی کرو مُخْلِصِیْنَ خالص کرنیوالے
لَهُ الدِّیْنَ واسطے اسکے دین کو شرک اور ریا کے بے آمیزش دوسری چیز کے اسکی عبادت کرو اور مخلصین حال واقع ہوا ہے اور کہو تم اس آیت اور نعمت کی حاصل ہونے پر کہ

الحمد للہ رب العالمین تعریف اور شکر ہے واسطے خدا پروردگار عالموں کے اور کفار مکہ جو رسول خدا صلعم کو اپنے دین کیطرف بلاتے تھے حق تعالیٰ نے فرمایا
قل کہہ تو اے محمد صلعم مشرکین مکہ سے کہ انی نہیت تحقیق میں منع کیا گیا ہوں ان اعبد الذین اس سے کہ پرستش کروں ان چیزوں کی
تدعون پکارتے ہو تم اور پرستش کرتے ہو انکو من دون اللہ سوائے خدا کے لما جاءنی البینات جسوقت کہ آتی ہیں
میرے پاس دلیلیں اور حجتیں روشن من ربی پروردگار میرے کی پاس سے وامرت اور حکم کیا گیا ہوں میں ان اسلم یہ کہ فرمانبرداری کروں
میں لرب العالمین واسطے پروردگار عالم کے لوگوں کے کہ وہ خدا تعالیٰ معبود حق ہے ہو الذی وہ خدا وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت کاملہ سے خلقکم
پیدا کیا ہے تمکو یعنی آدم کو کہ اصل تمہاری ہے من تراب مٹی سے ثم پھر تمکو کہ فرزند اسکے ہو من نطفۃ نطفہ سے یعنی آب منی سے پیدا کیا ثم
من علقۃ پھر خون بستہ سے کہ منی بعد چالیس روز کے خون ہو جاتی ہے ثم یخرجکم پھر نکالتا ہے تمکو شکم مادر سے طفلا لڑکا کرکے یہ حال
واقع ہوا ہے یعنی پس لڑکا کرکے تمکو پیدا کرتا ہے اور روز بروز تمکو بڑھاتا جاتا ہے اور باقی رکھتا ہے ثم لتبلغوا پھر تاکہ پہنچو تم اشدکم قوت اپنی کو
جوان ہوکر اور انتہائے جوانی تیس برس سے چالیس برس تک ہے ثم لتکونوا شیوخا پھر تاکہ ہو تم بوڑھے بعد چالیس برس کے رفتہ رفتہ بڑھ کر و
منکم من یتوفی من قبل اور بعضا تم میں سے وہ شخص ہے کہ روح قبض کیا جاتا ہے پہلے اس بڑھاپے ہونے سے ولتبلغوا اور تاکہ پہنچو تم
ایک سن سے دوسرے سن تک بڑھکر اجلا مسمی مدت نام رکھی گئی کو کہ وہ وقت موت کا ہے ولعلکم تعقلون اور تاکہ سمجھو تم اپنی پیدائش
کے مقدمہ میں اور ایک درجہ عمر سے دوسرے درجہ میں پہنچنے سے اور اپنے پیدا کرنیوالے کو پہچانو ہو الذی وہ خدا وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت سے یحیی زندہ
کرتا ہے وہ تمکو ویمیت اور مارتا ہے فاذا قضی امرا پس جسوقت کہ حکم کرے کسی امر کے تئیں یعنی اگر کسی کام کا ارادہ کرے کہ وہ ظاہر ہو جائے
مثل زندہ کرنے کے اور مارنے کے تو فانما یقول لہ پس سوائے اسکے نہیں کہتا ہے واسطے اسکے کہ کن ہو جا تو فیکون پس ہو جاتی ہے بدون
ڈھیل کے اور کفار باوجود کثرت دلیلوں وحدانیت خدا کے جو جھگڑا کرتے تھے خدا کی قدرت کی نشانیوں میں سو واسطے انکے خوف دلانیکو فرماتا ہے کہ الم تر کیا
نہیں دیکھتا ہے تو الی الذین یجادلون طرف ان لوگوں کے جو جھگڑا کرتے ہیں فی ایات اللہ بیچ آیتوں خدا کے کہ قرآن میں ہیں یا بیچ نشانیوں
قدرت خدا کے کہ وہ معجزے ہیں انی یصرفون کہاں پھیرے جاتے ہیں وہ جھگڑا کرنیوالے ان آیتوں کے سچ جاننے سے الذین کذبوا وہ لوگ ہیں کہ
جھٹلایا انہوں نے اور تکذیب کی انہوں نے بالکتاب ساتھ کتاب کے کہ وہ قرآن ہے وبما ارسلنا بہ اور ساتھ اس چیز کے کہ بھیجا ہے ہم نے ساتھ اسکے
رسلنا پیغمبروں اپنے کو کتابیں اور احکام دین کی ہمراہ کرکے فسوف یعلمون پس قریب ہے کہ جانینگے وہ اس جھٹلانیکے انجام کو اذ الاغلال
جسوقت کہ طوق آگ کے فی اعناقہم بیچ گردنوں انکے کے ہونگے والسلسل اور زنجیریں کہ یسحبون کھینچے جاوینگے وہ انہیں جکڑے ہوئے
فی الحمیم بیچ پانی کھولتے ہوئے کہ نہایت گرم ہوگا پہلے اس پانی کا ذکر ہو لیا ہے ایسا گرم ہوگا کہ وہ جسوقت اسکو منہ کے قریب لیجاوینگے تو کھال
منہ کی اسکی حرارت سے گل کر گر پڑیگی پس اس پانی میں گھسیٹکر ڈالے جاوینگے ثم فی النار یسجرون پھر بیچ آتش دوزخ کے جلائے جاوینگے وہ
ثم قیل لہم پھر کہا جائیگا واسطے انکے یعنی ملائکہ انکو کہیں گے ملامت کرکے کہ این ما کنتم کہاں ہیں وہ کہ تھے تم دنیا میں اپنی گمراہی سے انکو تشرکون
من دون اللہ شریک کرتے تھے سوائے خدا کے اور انکے تئیں منفع پہنچانیکی اور ضرر کے دور کرنیکی رکھتے تھے اور دعویٰ کرتے تھے کہ یہ ہماری شفاعت کرینگے
درگاہ خدا میں اور جسوقت وہ دوزخی فرشتوں سے یہ کلام سنینگے تو قالوا کہیں گے کہ وہ شریک ضلوا عنا گم ہو گئے ہم سے نہیں معلوم کہ کہاں گئے اور یہ ذکر
اسوقت کا ہے کہ ابھی اپنے معبودوں تک نہیں پہنچے ہیں اور وہ کہیں گے کہ ہم ایسا جانتے ہیں کہ بل لم نکن ندعوا من قبل بلکہ نہ تھے ہم کہ پکارتے
تھے اور پرستش کرتے پہلے اس دنیا میں شیئا کسی چیز کو یعنی ہم سے وہ ایسے غائب ہوتے ہیں اور بالکل انہوں نے جو ہماری خبر نہیں لی ہے تو ایسا حال
ہو گیا ہے کہ گویا ہم کسیکو پکارتے تھے اور پرستش ہی نہ کرتے تھے اور غرض پرستش کرنیسے تو یہ تھی کہ معبودوں کی جانب سے کوئی فائدہ ہمکو پہنچتا اور جسوقت کہ انہوں نے اس مصیبت
میں ہماری خبر نہ لی تو معلوم ہوا کہ حقیقت میں وہ کچھ تھے ہی نہیں اور گویا کہ ہم نے انکی عبادت ہی نہ کی تھی اور جیسے کہ خدا تعالیٰ نے چھوڑ دیا ہے ان جھگڑا کرنیوالوں کو

ع

گمراہی میں پڑا ہوا کذلک ایسے ہی یضل اللہ الکافرین چھوڑ دیتا ہے خدا کفر کرنے والوں کو سب ذلکم یہ چھوڑ دینا تمہارا اے کافرو
آج کے دن بما کنتم تفرحون بسبب اسکے ہے کہ تھے تم خوش ہوتے فی الارض بیچ زمین کے یعنی دنیا میں بغیر الحق ساتھ غیر
حق کے کہ وہ بت ہیں کہ جنکی عبادت سے تم خوش ہوتے تھے وبما کنتم تمرحون اور بسبب اسکے کہ تھے تم کہ نہایت خوش ہوتے تھے اس امید پر کہ
انبیا کو مکروہات پہنچیں اور بلاؤں میں وہ گرفتار ہوں اور فرح اور مراح میں فرق یہ ہے کہ فرح تو حق کے واسطے بھی ہوتی ہے اور باطل کے واسطے بھی اور
اسیواسطے اسکو غیر حق کے ساتھ مقید کیا اور مرح بالکل باطل کے واسطے ہوتی ہے اسواسطے اسکو مطلق رکھا ہے اور کہا جائیگا اُن منکروں کو کہ ادخلوا
ابواب جہنم داخل ہو تم اے کافرو دروازوں میں دوزخ کے خالدین فیہا ہمیشہ رہنے والے ہو کر بیچ اُس دوزخ کے فبئس
مثوی المتکبرین پس بُری ہے وہ دوزخ جگہہ تکبر کرنیوالوں سرکشوں کی اور جسوقت کہ مشرکوں کے واسطے دروازے دوزخ کے تیار ہیں فاصبر
پس صبر کر تو اے محمد صلعم اپنی قوم کی ایذا پر اور راہ حق پر ثابت قدم رہ ان وعد اللہ تحقیق کہ وعدہ خدا کا دوستوں کی مدد کرنے اور دشمنوں کے
عذاب اور ہلاک کرنے پر دنیا اور آخرت میں حق حق ہے کہ بدون شبہہ کے واقع ہوگا فاما نرینک پس اگر دکھلائیں ہم تجھ کو تیری
زندگی میں بعض الذی نعدہم بعضا اُس عذاب کا کہ وہ وعدہ کرتے ہیں ہم اُن کفار سے پس وہ جزا اُنکی ہے چنانچہ جنگ بدر
میں واقع ہوا کہ وہ قتل اور اسیر ہوئے او نتوفینک یا اگر موت دیں ہم تجھکو اے محمد صلعم عذاب کے ظاہر ہونے سے پیشتر تو فالینا
یرجعون پس طرف ہمارے پھیرے جائینگے وہ قیامت میں اسواسطے جزائے اعمال کے کہ ہم سے کسیطرح وہ بچتے نہیں ہیں اور اما میں ان شرطیہ
ہے اور ما اسمیں زائد ہے واسطے تاکید کے اور فاما نرینک کی جزا محذوف ہے اور نتوفینک کی جزا فالینا یرجعون ہے اور کہتے ہیں کہ کفار رسول خدا صلعم سے
سوال کرتے تھے کہ تو پیغمبر ہے تو چشموں کو زمین پر جاری کر دے اور طرح طرح میووں کے باغ ظاہر کر دے اور سوائے اسکے طلب کرتے تھے چنانچہ سورہ
بنی اسرائیل میں اسکا ذکر ہوا ہے خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی ولقد ارسلنا رسلا اور البتہ تحقیق بھیجا ہم نے پیغمبروں کو من قبلک
پہلے تجھ سے منہم من قصصنا علیک بعضا اُنمیں سے وہ ہے کہ قصہ بیان کیا ہے ہم نے اوپر تیرے اُسکا ومنہم من لم نقصص
علیک اور بعضا اُنمیں سے وہ ہے کہ نہیں قصہ بیان کیا ہے ہم نے اوپر تیرے اُسکا اور مشہور ایک لاکھ چوبیس ہزار پیغمبر ہیں اور حضرت علی سے روایت ہے
کہ ایک پیغمبر حبشی تھا اُسکا قصہ خدا تعالی نے بیان نہیں کیا ہے وما کان لرسول اور نہ تھا واسطے کسی پیغمبر کے ان یاتی بآیۃ یہ کہ
لاوے کسی معجزہ کو کہ اسکی نبوت کی نشانی ہو الا باذن اللہ مگر ساتھ حکم خدا تعالی کے پس معجزہ دکھلانا کسی پیغمبر کے اختیار میں نہیں ہے اور نہ اُسکی
قدرت میں ہے کہ جب چاہے دکھلا دے البتہ اگر خدا تعالی مصلحت جانے تو معجزہ ظاہر کر سکتا ہے اس صورت میں تجھ سے معجزہ کا سوال کرنا بے محل ہے
اگر مصلحت میری اُس کے ظاہر کرنے میں نہوگی تو کیونکر تو دکھلا سکتا ہے فاذا جاء امر اللہ پس جسوقت آئے حکم خدا کا اُن معجزوں کے طلب کرنیوالونکے
عذاب کیواسطے بعد ظاہر ہونے دلیلوں راستی پیغمبر کے تو قضی حکم کیا جائیگا بالحق ساتھ حق کے درمیان مومنین اور کفار کے کہ کفار تو عذاب میں گرفتار
ہوں اور مومنین نجات پائیں وخسر ہنالک المبطلون اور نقصان پائیں اُس جگہہ یعنی اُسوقت باطل لوگ کہ جو بعد دیکھنے معجزہ راستی پیغمبر کے
دوسرا معجزہ طلب کرتے ہیں نقصان میں ہونگے اور ہنالک اسم زمان کی جگہہ مذکور ہے اور اب اللہ تعالی اپنی نعمتوں کا ذکر کرتا ہے اللہ خدا کے حق تعالی
وہ شخص ہے کہ جس نے جعل لکم الانعام پیدا کیا واسطے تمہارے چوپاؤں کو مثل گاؤ اور گوسفند اور اسپ اور شتر کے لترکبوا
منہا تاکہ سوار ہو تم بعض پر اُنمیں سے مثل اسپ اور شتر کے ومنہا تاکلون اور بعضے کو اُنمیں سے کھاؤ تم مثل گاؤ اور گوسفند کے اور بعضے ایسے
ہیں کہ اُسکو کھاتے بھی ہو اور سواری بھی اُسپر کرو مثل گاؤ اور شتر کے ولکم فیہا اور واسطے تمہارے بیچ اُن چوپاؤں کے منافع فائدے ہیں سوائے اسکے
مثل پشم اور ریشم کے اور سوائے اسکے ولتبلغوا علیہا اور تاکہ پہنچو تم اوپر اُن چوپاؤں کے حاجۃ فی صدورکم حاجت کے تئیں کہ بیچ سینوں تمہارے کے
ہے یعنی پیدا کیا ہے واسطے تمہارے اُن چوپاؤں کو تاکہ اُسپر سوار ہو کر اور اپنا اسباب لادکر جو حاجت کہ تمہارے دلوں میں ہے تجارت کرنی یا حج اور زیارت کو جانا

ع ۸
۱۰
۱۴

یا اور کسی کام کیواسطے دور یا قریب شہر کو روانہ ہونا اُس حاجت کو اپنے آسانی سے تم پہنچ جاؤ وَعَلَيْهَا وَعَلَى الْفُلْكِ اور اوپر اُن چوپایوں کے
کہ کشتی صحرا کی ہیں اور اوپر کشتی کے کہ دریا میں ہیں تُحْمَلُونَ اُٹھائے جاتے ہو تم کہ خدا تعالیٰ نے تمہارے فائدہ کے واسطے اور تمہاری احتیاج دور کرنیکے
واسطے دونو مقام کی سواریاں پیدا کی ہیں کہ انپر سوار ہو کر دریا کو اور جنگل کو دونو کو آسانی سے طے کرتے ہو اور اگر یہ صورت نہوتی تو تمہارے واسطے سفر کرنا
دریا کا اور جنگل کا دونو کا دشوار ہوتا وَيُرِيكُمْ اور دکھلاتا ہے تمکو خدا آيَاتِهِ نشانیاں قدرت اور رحمت اپنی کی فَأَيَّ آيَاتِ اللَّهِ
پس کونسی نشانیوں کو نشانیوں خدا میں سے تُنْكِرُونَ انکار کرتے ہو تم اسلئے بسبب نہایت ظاہر ہونیکے قابل انکار کے جو نہیں ہیں تو اسواسطے کفار کے ڈرانے کے
واسطے فرماتا ہے کہ أَفَلَمْ يَسِيرُوا کیا پس نہیں روانہ ہوئے ہیں کفار فِي الْأَرْضِ بیچ زمین عاد اور ثمود کے وقت تجارت شام اور یمن فَيَنْظُرُوا
كَيْفَ كَانَ پس دیکھیں کہ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ انجام اُن لوگوں کا کہ پہلے اُنسے تھے كَانُوا تھے وہ پہلی اُمتوں کے لوگ
أَكْثَرَ مِنْهُمْ زیادہ اُنسے شمار میں وَأَشَدَّ قُوَّةً اور سخت تر قوت میں اور دبدبہ میں وَآثَارًا فِي الْأَرْضِ اور نشانیوں میں بیچ زمین کے کہ بڑے
بڑے شہر اور قلعے مضبوط اُنہوں نے بنائے تھے اور قوۃ اور آثارا دونو تمیز واقع ہوتے ہیں پس وہ لوگ شمار میں تو اُن لوگوں سے زیادہ تھے اور قوت میں نہایت سخت
تھے اور زمین میں اُنہوں نے بڑی بڑی نشانیاں تیار کی تھیں قلعہ اور شہر بنا کر لیکن باوجود موجود ہونے ایسے ایسے ساماں کے فَمَا أَغْنَى عَنْهُمْ پس بے پروا
کیا اُنسے اور نہ دور کیا عذاب کو مَا كَانُوا يَكْسِبُونَ اُسچیز نے کہ تھے وہ کسب کرتے کہ بڑے بڑے محل اور قلعے بناتے تھے اور مال اور سپاہ جمع کرتے تھے فَلَمَّا
جَاءَتْهُمْ پس جس وقت کہ آئے اُنکے پاس رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنَاتِ پیغمبر اُنکے ساتھ معجزوں ظاہر کے تو فَرِحُوا خوش ہوئے وہ بِمَا عِنْدَهُمْ ساتھ
اُسچیز کے کہ نزدیک اُنکے تھی مِنَ الْعِلْمِ قسم علم سے اور مراد اُنکی علم سے یا تو اُنکے عقیدے باطل ہیں یا یہ اعتقاد پیغمبروں کے نہونیکا اور قیامت اور عذاب کے نہونیکا رکھتے
تھے اور یا اُنکو علم تجارت کا اور کسب کا نہایت خوب تھا اور اعتقاد رکھتے تھے کہ فائدہ دونوں کے حاصل کرینگے کیونکہ مثل ہمارے علم نہیں ہے اور یا اُنکو علم فلاسفہ کا تھا کہ بسبب
اپنے علم کے انبیا کو حقیر جانتے تھے چنانچہ منقول ہے کہ حکمائے یونان جس وقت انبیا کی وحی کو سنتے تھے تو اُسکو حقیر جانتے تھے اور اُسکے دفع اور سبک اور بیقدر کرنے
میں کوشش کرتے تھے اور اپنے علم کی نسبت اُسکو جہل جانتے تھے چنانچہ روایت ہے کہ جس وقت حضرت موسیٰ نے اپنی پیغمبری کو ظاہر کیا اور لوگوں کو طرف خدا کے بلانے
لگے تو سقراط حکیم کو لوگوں نے کہا کہ تو موسیٰ کے پاس کسواسطے نہیں جاتا ہے کہ علم دین اُس سے حاصل کرے کہا کہ ہم علم اخلاق سے آراستہ ہیں ہمکو کسی علم کی احتیاج
نہیں ہے پس کفار اپنے علم کی جہت سے جو مغرور تھے تو انبیا کی باتوں پر ہنسی اور ٹھٹھا کرتے تھے وَحَاقَ بِهِمْ اور گھیر لیا اُنکو مَا كَانُوا بِهِ يَسْتَهْزِئُونَ
اُسچیز نے کہ تھے وہ ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرتے کہ عذاب کا جو انکار کرتے تھے اور اُسپر ہنستے تھے اُسمیں مبتلا ہوئے فَلَمَّا رَأَوْا پس جس وقت دیکھا اُنہوں نے بَأْسَنَا خوف
ہمارے کو یعنی عذاب بھیجے ہوئے ہمارے کو دنیا میں تو قَالُوا آمَنَّا کہا اُنہوں نے کہ ایمان لائے ہم بِاللَّهِ وَحْدَهُ ساتھ خدا کے کہ ایک ہے وہ یہ حال واقع ہوا
ہے وَكَفَرْنَا بِمَا كُنَّا بِهِ مُشْرِكِينَ اور کفر کیا ہمنے ساتھ اُسچیز کے کہ تھے ہم ساتھ اُسکے شرک کرنیوالے کہ اُن چیزوں کو خدا کا شریک کرتے تھے اور وہ بُت تھے کہ اُنکو
شریک کرتے تھے عبادت خدا میں فَلَمْ يَكُ يَنْفَعُهُمْ پس نہ تھا کہ فائدہ دے اُنکو ہرگز إِيمَانُهُمْ ایمان اُنکا لَمَّا رَأَوْا بَأْسَنَا جس وقت کہ دیکھا اُنہوں نے
عذاب ہمارے کو اسواسطے کہ وقت دیکھنے عذاب کے تکلیف شرع کی باقی نہیں ہوتی ہے بلکہ ساقط اور دور ہو جاتی ہے اور ایمان اُس وقت کا معتبر نہیں ہوتا اور اسیواسطے جس وقت
کہ طلحہ جنگ جمل میں زخمی ہو گیا تو حضرت علیؑ کو کہلا بھیجا کہ میں توبہ کرتا ہوں تمہاری بیعت کے توڑنے سے حضرت علیؑ نے فرمایا کہ یاس اور یاس کی توبہ قبول نہیں ہے
یعنی زندگی سے جو نا امید ہوتے ہو اور عذاب کو جو دیکھا ہے توبہ کرتے ہو یہ توبہ تمہاری درگاہ خدا میں قبول نہیں ہوگی پس اسی حال میں وہ مر گیا اور مروان کے
تیر سے وہ مارا گیا تھا چنانچہ مروان نے طلحہ کو غافل دیکھکر اپنے غلام سے کہا کہ اس نے عثمان کے قتل میں کوشش کی تھی ایک تیر مجھے دے کہ میں لے لوں عوض عثمان کے خون کا
اور وقت لڑائی کے وہ دونو عائشہ کے لشکر میں تھے طلحہ بھی اور مروان بھی اور علیؑ سے یہ لڑتے تھے پس غلام نے مروان کو تیر دیا اُسنے اُسکے تیر مارا وہ اُسی ضرب میں مارا گیا
اور یہ قصہ اہل سنت کی کتابوں میں بھی مذکور ہے چنانچہ رفع الغالطین نام اُن کتابوں کا تمام تو ہم ہے پس وقت دیکھنے عذاب کے ایمان لانا مقبول نہیں ہے سُنَّتَ اللَّهِ
یہ طریقہ کہنا خدا کا ہے کہ وقت نازل ہونے عذاب کے کوئی ایمان لاتے تو ایمان اُنکا قبول نہیں ہوتا ہے الَّتِي قَدْ خَلَتْ وہ طریقہ کہ تحقیق گزرا ہے فِي

عِبَادِہٖ بیچ بندوں اپنے کے پہلی اُمتوں میں وَخَسِرَ هُنَالِكَ اور نقصان والے ہوئے اسجگہہ یعنی اسوقت آنے عذاب کے الْكَافِرُونَ منکر ہوکر سبب نفع نہ دینے اسوقت کے ایمان کے اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے کسینے پوچھا کہ فرعون کس سبب سے غرق ہوا وہ تو ایمان لایا تھا آخر وقت میں اوسنے اپنے اقرار کیا تھا خدا کی وحدانیت کا فرمایا کہ اسواسطے غرق ہوا کہ وہ عذاب کو دیکھکر ایمان لایا تھا اور عذاب دیکھکر ایمان لانا قبول نہیں ہے اور یہہ حکم خدا تعالیٰ کا ہے لوگوں پہلوں اور پچھلوں میں چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فلما راوا باسنا اور دو نو آیتیں تلاوت فرمائیں اور منقول ہے کہ ایک نصرانی نے ایک عورت مسلمان سے زنا کیا تھا وہ گرفتار ہوکر متوکل بادشاہ عباسی کے پاس آیا متوکل نے چاہا کہ اسپر حد جاری کرے وہ عذاب کے خوف سے مسلمان ہوگیا کسینے تو کہا کہ اسکے ایمان نے اسکے شرک کو باطل کردیا اور کسینے کہا کہ اسکے تین حدیں ماری چاہئیں اور کسی نے اور کچھ کہا اسیطرح ہر عالم ایک حکم دیتا تھا متوکل نے حضرت امام علی نقی کی خدمت میں لکھا امام علیہ السلام نے اس کے جواب میں لکھا کہ اسکو زدوکوب کریں یہانتک کہ وہ مرجاوے جسوقت وہ جواب اسکے پاس پہنچا تو اسکے علمانے انکار کیا اور کہا کہ یہ وہ حکم ہے کہ نہ خدا کی کتاب میں ہے اور نہ پیغمبر کی حدیث میں دوسرے بار متوکل نے امام علیہ السلام سے دریافت کیا حضرت نے بعد بسم اللہ کے یہی دو نو آیتیں لکھیں پس متوکل نے حکم دیا اسکو سقدر زدوکوب ہوتی کہ وہ مرگیا سُورَةُ حٰمٓ السَّجْدَةِ یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں چون آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سجدہ حم سجدہ کو پڑھے اسکے واسطے قیامت کے روز نور ہوگا برابر درازی نگاہ کے اور اس روز وہ بہت خوش ہوگا اور لوگ دنیا میں اسکے مرتبہ کی آرزو کرینگے اور اسکو سورہ فصلت بھی کہتے ہیں

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ اسکی تفسیر اس سے پہلی سورۃ میں گذر گئی ہے اور اگر حم نام اس سورۃ کا ہے تو معنی اسکے یہ ہیں تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ نازل کیا گیا ہے خدا بخشنے والے مہربان کی طرف سے اور اس صورت میں حم مبتدا ہے اور بعد اسکے اسکی خبر ہے کہ تمام آدمیوں پر اور اگر یہہ نام اس سورہ کا نہیں ہے تو تنزیل مبتدا ہے اور کتاب بعد اسکے ہے وہ خبر اسکی ہے اور یا ہو مقدر کی خبر بھی تنزیل ہوسکتا ہے یا ہذا تنزیل یا ہو تنزیل كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ کتاب ہے کہ تفصیل کی گئیں ہیں آیتیں اس کی حرام کے اور حلال کے بیان میں اور رغبت لانے اور ڈرانے کے بیانمیں اور وعدہ بہشت اور وعدہ دوزخ کے بیان میں اور نصیحت اور قصوں کے ذکر میں اور سوائے اسکے کہ قُرْاٰنًا عَرَبِيًّا قرآن ہے عربی یعنی عربی زبانمیں اور قرآنا حال واقع ہوا ہے اور عربیا صفت اسکی ہے یعنی وہ کتاب قرآن ہے عرب کی زبانمیں لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ واسطے اس قوم کے کہ جانیں اسکے معنی کو اور اسکے مقصود کو سمجھیں کہ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا خوشخبری دینے والا ہے وہ قرآن عمل کرنیوالوں کو اسپر اور ڈرانیوالا ہے ان لوگوں کو جو اسپر نہیں ایمان لاتے ہیں اور یہہ دو نو صفتیں ہیں قرآن کی اور باوجود ان بزرگ صفتوں کے فَاَعْرَضَ پس منہ پھیر لیا اسکے قبول کرنے سے اَكْثَرُهُمْ اکثر ان لوگوں نے فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ پس وہ نہیں سنتے ہیں قبول کرنیکے کانوں سے اور اسمیں تامل نہیں کرتے ہیں وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے قُلُوْبُنَا فِيْٓ اَكِنَّةٍ دل ہمارے بیچ پردوں کے ہیں سننے سے مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ اس چیز کے کہ بلاتا ہے تو ہمکو طرف اسکے یعنی قرآن کو اے محمد صلعم ہم نہیں سمجھتے ہیں وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ اور بیچ کانوں ہمارے کے بوجھ ہے قرآن کے سننے سے کہ جو کچھ تو پڑھتا ہے ہم نہیں سمجھتے ہیں وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ اور درمیان ہمارے اور درمیان تیرے ایک پردہ ہے کہ ہم تجھ تک نہیں پہنچ سکتے ہیں یہ تمثیل انکی دو نیکی وہ ہونیکی سمجھنے قرآن سے ہے اور نہ اعتقاد کرنے اسکے احکام پر پس گویا کہ دل انکے پردہ میں ہیں اور کانوں میں انکے گرانی ہے کہ انہیں سمجھتے ہیں وہ اسکو اور نہ سنتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ابو جہل نے ایک کپڑے کو درمیان اپنا اور درمیان رسول خدا صلعم ڈالکر پردہ کیا اور پیچھے اس پردہ سے کہا کہ اے محمد تو اس طرف سے اور ہم اس جانب ہیں فَاعْمَلْ پس عمل کر تو اپنے دین پر اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ تحقیق ہم عمل کرنیوالے ہیں اپنے مذہب پر اور یا یہ کہ تو ہمارے دین کے باطل کرنیمیں کوشش کر اور ہم تیرے دین کے باطل کرنیمیں کوشش کرتے ہیں اور یا یہ کہ تو ہماری ہلاکت میں کوشش کر اور ہم تیری ہلاکت میں کوشش کرتے ہیں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان کفار بد شعار سے کہ اِنَّمَآ اَنَا سوائے اسکے نہیں کہ میں بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ آدمی ہوں مثل تمہارے نہ فرشتہ ہوں نہ جن ہوں کہ تم بھی تم نہ سمجھو بلکہ تمہاری جنس سے ہوں کہ میری بات کو تم خوب سمجھتے ہو اور کسی امر مکروہ کیطرف تمکو نہیں بلاتا ہوں بلکہ مضمون میرے بلانیکا یہ ہے کہ يُوْحٰٓى اِلَيَّ وحی کیجاتی ہے طرف میری اس طرح سے کہ اَنَّمَآ اِلٰهُكُمْ سوائے اسکے نہیں کہ معبود تمہارا اِلٰهٌ وَّاحِدٌ معبود ایک ہے کہ کسیطرح سے شریک نہیں رکھتا ہے فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ پس سیدھے چلو تم طرف اسکے کہ اسکو ایک جانو اور خالص اسی کی عبادت کرو وَاسْتَغْفِرُوْهُ اور بخشش چاہو تم اس سے شرک اور گناہوں سے

سورۃ حم السجدۃ ٣١ ۔ ٤٧/١٤ ۔ الثلث

توبہ کرے وَوَيْلٌ اور وائے ہے اور سخت عذاب ہے لِّلْمُشْرِكِينَ واسطے شرک کرنیوالوں کے الَّذِينَ لَا يُؤْتُونَ الزَّكَاةَ جو کہ نہیں دیتے ہیں زکوٰۃ کو بسبب بخیلی اور بے مہری بندگان خدا کے وَهُم بِالْآخِرَةِ هُمْ اور حال یہ ہے کہ وہ لوگ ساتھ آخرت کے وہ كَافِرُونَ کافر کرنیوالے ہیں یہ آیت بظاہر اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ زکوٰۃ کفار پر واجب ہے لیکن ادا کرنا اُنکا حالت کفر میں صحیح نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ اُنکی نیت میں خلوص نہیں ہے اور یا مراد زکوٰۃ نہ دینے سے اعتقاد رکھنا ہے کفار کا زکوٰۃ کے نہ دینے پر اور یا کلمہ توحید کو کہ وہ لا الٰہ الا اللہ ہے اور زکوٰۃ نفس کی پاک کرنا نفس کا شرک سے ہے اسکو اپنی زبان سے نہیں کہتے ہیں کہ اگر وہ اپنے نفسوں کو شرک اور گناہوں سے پاک کریں اور خدا پر ایمان لائیں تو اُنکے واسطے بہت فائدہ ہو چنانچہ فرماتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا تحقیق جو لوگ کہ ایمان لائے خدا اور رسول پر اور قیامت کے ہونے کو اُنھوں نے حق جانا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کیے ہیں اُنھوں نے اچھے لَهُمْ أَجْرٌ واسطے اُنکے اجر اور ثواب ہے غَيْرُ مَمْنُونٍ غیر احسان رکھا گیا کسی آدمی کا اور بے منت غیر اور بعضے ممنون کے معنی منقطع کہتے ہیں یعنی ثواب قطع کیا گیا کہ کبھی منقطع اور فنا نہو بلکہ ہمیشہ کو ہے اور واسطے زجر اور توبیخ کفار کے فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن کفار سے کہ أَئِنَّكُمْ لَتَكْفُرُونَ کیا تحقیق تم کفر کرتے ہو بِالَّذِي خَلَقَ الْأَرْضَ ساتھ اُس شخص کے کہ پیدا کیا ہے اُسنے زمین کو فِي يَوْمَيْنِ بیچ دو دن کے کہ وہ یکشنبہ اور دوشنبہ ہے اور منقول ہے کہ اصل زمین کو یکشنبہ کے روز پیدا کیا ہے اور دوشنبہ کو اُسکو پھیلایا اور منقول ہے کہ اصل زمین تو وہ ہے جو بیت اللہ کی زمین ہے اور باقی اُسکے نیچے سے پھیلائی گئی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دو دن سے مراد مقدار دو دن کی ہے اور یا دو نوبت ہے کہ قدرے قدرے دو دفعہ پیدا کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ دو دن سے مراد دو وقت ہیں ایک وقت ابتدائے پیدائش اور ایک انتہائے پیدائش پس منع فرماتا ہے کہ اے محمد تو اُن کفار سے کہہ کہ تم کیونکر کفر کرتے ہو اُسکا کہ جس نے اپنی قدرت سے زمین کو دو روز میں پیدا کیا ہے وَتَجْعَلُونَ لَهُ أَندَادًا اور مقرر کرتے ہو تم واسطے اُسکے شریک ذَٰلِكَ وہ زمین کا پیدا کرنیوالا رَبُّ الْعَالَمِينَ پروردگار عالم کے لوگوں کا ہے اور پیدا کرنے والا سب چیزوں کا وَجَعَلَ فِيهَا رَوَاسِيَ اور پیدا کیے بیچ اُس زمین کے پہاڑ بلند قائم ہونیوالے مِن فَوْقِهَا اور پر اُس زمین کے تاکہ منافع اُسکے لوگوں کو پہنچیں وَبَارَكَ فِيهَا اور برکت دی بیچ اُس زمین کے کہ اُسمیں درخت اور زراعت اور آب شیریں اور پہاڑ پیدا کیے کہ بیچ اُن پہاڑوں کے کہ بہت بلند ہیں اکثر فائدے اُنہیں رکھے کہ چشمے اور کانیں اور جواہر اور درخت اور پتھر ہر قسم کے اُنہیں پیدا کیے وَقَدَّرَ فِيهَا أَقْوَاتَهَا اور اندازہ کیں بیچ اُس زمین کے روزیاں اُسکی کہ وہ کھانے ہیں زمین کے باشندوں کے آدمیوں کی اور حیوانوں کی سب کی اور جس چیز کا کہ محتاج ہے جاندار کھانے کے واسطے وہی زمین میں پیدا کیا فِي أَرْبَعَةِ أَيَّامٍ بیچ چار دن کے یعنی بیچ بقیہ چار دن کے کہ وہ سہ شنبہ اور چہارشنبہ ہے یہ ایسا ہے جیسے کہ کہے کوئی کہ سیر کی میں نے دہلی سے لکھنؤ تک سولہ روز میں فیض آباد تک بیس روز میں پس چار روز اُسمیں بقیہ بیس روز کے ہیں اور ایسے ہی دو روز بقیہ چار دن کے ہیں یعنی دو روز میں زمین کو پیدا کیا اور دو روز میں کھانے اور روزیاں جانداروں کی پیدا کیں اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ مراد چار دن سے چار وقت ہیں کہ جنمیں کھانا آدمیوں کا اور چوپایوں کا اور پرندوں کا اور زمین کے اندر کے جانوروں کا اور دریائی جانوروں کا پیدا ہوتا ہے اور وہ چار وقت چار فصلیں ہیں شتا اور ربیع اور صیف اور خریف شتا کہ ہندی میں پوس اور ماگھ اور پھاگن کے مہینے ہیں اُس زمانہ میں ولایت ایران اور عرب وغیرہ میں مینہ برستا ہے اور یہاں اُس مینہ کو مہاوٹ کہتے ہیں اور وہ موسم نہایت سرد ہوتا ہے اور بعد اسکے ربیع ہوتی ہے اور ربیع کے مہینے ہندی میں چیت اور بیساکھ اور جیٹھ ہیں اُس موسم میں زمین میں تو گھانس اور گل بوٹا پیدا ہوتا ہے اور درختوں میں پھل لگتے ہیں اور وہ موسم بہار کا ہوتا ہے اور بعد اُس فصل کے صیف آتا ہے اور ہندی میں وہ اساڑھ اور ساون اور بھادوں ہیں اور وہ موسم نہایت گرم ہوتا ہے اور اُسمیں میوے پختہ ہو جاتے ہیں اور دانے سخت ہو جاتے ہیں اور بعد اُسکے موسم خریف کا آتا ہے اور وہ ہندی میں کوار اور کاتک اور اگہن کے مہینے ہیں اُس موسم میں پالی وصاف کے پھلوں کو اور دانوں کو سکھاتے ہیں اور اگر ایک ہی وقت ہوتا تو روئیدگی زمین سے نہ نکلتی اسواسطے کہ اگر وہ سب وقت ربیع ہوتے تو پھل اور دانے پختہ نہوتے اور اگر سب وقت صیف ہوتے تو گرمی سے جو چیز کہ زمین میں ہے وہ سب جل جاتی اور حیوانوں کے واسطے کوئی روزی نہوتی اور اگر سب وقت خریف ہوتے اور پہلے اس سے اُن وقتوں میں کوئی وقت ہوتا تو کوئی شی انسان اور حیوان کے کھانیکے واسطے نہوتی اور اگر سب وقت شتا ہوتے تو ہمیشہ بارش رہتی اور درختوں میں پھل اور زمین میں روئیدگی نہ ظاہر ہوتی اسواسطے خدا تعالیٰ نے کھانوں کی پیدائش چار وقت میں رکھی ہے شتا اور ربیع اور صیف اور خریف میں میوے اور غلہ تو آدمی کھاتے ہیں اور گھانس اور بھوسا

چوپائے اور ایسے ہی سب حیوانات میں کوئی تو پھل کھاتا ہے اور کوئی پتے اور حقتعالی نے اِن قوتوں کا نام ایام رکھا ہے چاروں سَوَآءً
لِّلسَّآئِلِيْنَ برابر ہیں واسطے سوال کرنیوالوں محتاجونکے کہ جو روزی اپنی خدا سے طلب کرتے ہیں اسواسطے کہ ہر ایک روزی اپنی خدا سے طلب کرتا ہے خواہ زبان
مقال سے خواہ زبان حال سے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ یہ چاروں دن بے زیادتی اور نقصان جواب ہے سوال کرنیوالوں کے واسطے جو کوئی پوچھتے ہیں کہ خدا نے کتنے
دنوں میں زمین کو پیدا کیا ہے اور جو کچھ کہ اسکے اندر ہے اسکا اندازہ کتنے دنوں میں کیا ہے اور سَوَآءً کو ابو جعفر نے مرفوع پڑھا ہے مبتدا محذوف کی خبر مقرر کرکے یعنی ہی
سَوَآءٌ اور یعقوب نے مکسور پڑھا ہے ایام کی صفت مقرر کرکے اور باقیوں نے منصوب پڑھا ہے مفعول مطلق فعل محذوف کا مقرر کرکے یعنی استوت سَوَآءً اور کہتے ہیں
بعضے آدمی کہ خدا تعالی نے زمین کو یکشنبہ اور دوشنبہ کو پیدا کیا اور پہاڑوں کو سہ شنبہ کو اور درختوں اور پانیوں کو چہارشنبہ کو اور آسمان کو پنجشنبہ کو اور آفتاب
اور ماہتاب اور ستاروں اور ملائکہ اور آدم کو جمعہ کو ثُمَّ اسْتَوٰٓى پھر قصد کیا خدا نے واسطے پیدا کرنیکے اِلَى السَّمَآءِ طرف آسمان کے اسکو اپنی قدرت
کاملہ سے پیدا کیا بعد پیدا کرنے زمین کے اور اُن چیزوں کے جو اُسکے اوپر اور اندر ہیں وَهِيَ دُخَانٌ اور وہ آسمان دھواں تھا اُس روز یعنی پانی کے بخارات
اور اکثر مفسرین لکھتے ہیں کہ حقتعالی نے بعد پیدا کرنے زمین کے اور پہاڑوں اور درختوں وغیرہ کے ایک جوہر سبز پیدا کیا اور رعب کی نظر سے اُس کی طرف
دیکھا وہ پانی ہو گیا اور بعد اسکے آگ اُسپر غالب کی کہ اُس سے وہ جوش میں آیا اور اُس سے ایک بخار نکلا اسکو پانی پر رکھا اور پانی کو بستہ کیا اور اُس بخار سے
آسمان کو پیدا کیا بلند کرکے اور اِس آب بستہ سے زمین کو پیدا کیا اور جسوقت آسمان کو اور زمین کو دونو کو پیدا کر لیا تو فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ پس کہا واسطے
اُس آسمان کے اور واسطے اُس زمین کے کہ ائْتِيَا آؤ تم دونو فرمانبرداری میری میں جو کچھ کہ میں تمکو حکم کروں طَوْعًا اَوْ كَرْهًا رغبت سے یا کراہت سے
اور یہ دونو لفظ مصدر ہیں اور قائم مقام حال کے واقع ہوتے ہیں یعنی رغبت یا ناخوشی سے جو کچھ میں تمکو حکم کروں اُسکو بجا لاؤ اور ایسی جگہہ سے کہ جو ابن
عباس سے روایت ہے کہ آسمان سے کہا کہ چاند اور ستارے تجھ میں جتنے پیدا کئے ہیں اُنکو تو ظاہر کردے اور زمین سے کہا کہ جو نہریں اور درخت تجھ میں ہیں اُنکو تو ظاہر کردے
اور مراد اِس سے ظاہر کرنا اپنی قدرت کے کمال کا ہے اور جسوقت آسمان اور زمین کو یہ حکم ہوا تو قَالَتَآ کہا اُن دونوں نے کہ اَتَيْنَا آئے ہم جو کچھ کہ تو فرماتا ہے طَآئِعِيْنَ
فرمانبرداری کرنیوالے ہو کر اپنی رغبت سے یہ حال واقع ہوا ہے اور کسی شخص نے سوال کیا حضرت امام رضا علیہ السلام سے کہ خدا تعالی نے سوائے جن اور آدمی کے اور کسی سے
کلام کیا ہے فرمایا کہ زمین اور آسمان سے چنانچہ فرماتا ہے کہ قالتا آتینا طائعین اور منقول ہے کہ جسوقت حق سبحانہ نے خطاب زمین کو کیا تو پہلے زمین کعبہ نے جواب دیا کہ اتینا
طائعین اور بعد اسکے جو زمین کہ اُسکے متصل تھی اور اُسکے بعد اُسکے متصل نے اسیطرح سب زمین نے جواب دیا اور اِسی سبب سے کعبہ قبلہ اہل اسلام کا ہوا فَقَضٰىهُنَّ
پس بنایا اور اندازہ کیا اُنکو سَبْعَ سَمٰوٰتٍ سات آسمان فِيْ يَوْمَيْنِ بیچ دو دن کے یعنی دو وقت میں ایک وقت تو ابتدائے پیدائش
اور دوسرا آخر پیدائش اور سبع سموات حال واقع ہوا ہے اور کہتے ہیں کہ وہ دو روز کہ جنمیں آسمان پیدا ہوتے ہیں پنجشنبہ اور جمعہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حقتعالی نے
پنجشنبہ کو آسمانوں کو پیدا کیا ہے اور جمعہ کو آفتاب و مہتاب کو اور اُسکی ساعت آخر میں آدم کو اور اسی روز میں قیامت کو قائم کریگا وَاَوْحٰى فِيْ
كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا اور وحی کی بیچ ہر آسمان کے کام اُسکے کو جو کچھ کہ اُسکے پیدا کرنے سے ارادہ کیا ہے اور جو کچھ کہ اُس سے ہو سکتی تدبیریں اور مصلحتیں اور یا یہ کہ ہر
آسمان کے ملائکہ کو حکم کیا ہے ایک طرح کی عبادت کا وَزَيَّنَّا اور زینت دی ہم نے السَّمَآءَ الدُّنْيَا آسمان نزدیک کو کہ وہ آسمان اول ہے بِمَصَابِيْحَ
ساتھ چراغوں کے یعنی ساتھ ستاروں کے کہ مثل چراغوں کے روشن ہیں اور اگرچہ سب ستارے آسمان اول میں نہیں ہیں لیکن آسمان اول میں سب دکھائی دیتے ہیں
اور اسی کو اُنسے آرائش ہو رہی ہے اسواسطے خدا نے فرمایا ہے کہ زینت دی ہم نے آسمان نزدیک کو ساتھ چراغوں کے وَحِفْظًا اور نگاہ رکھا ہمنے نگاہ رکھنا
شیاطین سے کہ جو ملائکہ کے کلام سننے کو اوپر جاتے تھے اور نگہبانی دنیا کی ہے سب آفتوں سے اور حفظا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور جناب رسول خدا صلعم نے فرمایا کہ ستارے
امان ہیں واسطے آسمان کے رہنے والوں کے اور اہلبیت میرے امان ہیں واسطے زمین کے رہنے والوں کے پس جسوقت جاتے رہیں ستارے تو جاتے رہیں آسمان کے رہنے والے اور جسوقت
چلے جائیں اہلبیت میرے دنیا سے تو چلے جاویں سب اہل زمین کو اُنکے واسطے اس روایت سے معلوم ہوا کہ قیامت تک اہلبیت رسول سے کوئی شخص زمین پر موجود ہے پس ثابت ہوا
ہمیشہ موجود ہونا صاحب الزمان علیہ السلام کا زمین پر اور گویا اہلبیت سے خالی نہیں ہے ذٰلِكَ یہ یعنی جو مذکور ہوا ہے خدا تعالی کی عجیب پیدائش میں سے

تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ اندازہ کرنا اور پیدا کرنا خدائے غالب کا ہے کہ اپنی بادشاہی میں جو چاہے سو کرے اسکا کوئی منع کرنیوالا نہیں ہے الْعَلِیْمِ جاننے والا ہے ہر ایک چیز کی
مصلحتوں کا فَاِنْ اَعْرَضُوْا پس اگر منہ پھیریں کفار قریش ایمان لانے سے باوجود دیکھنے ایسی ایسی دلیلوں اور نشانیوں قدرت خدا کے تو فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ پس کہہ تو اے محمد صلعم
ڈرایا میں نے تمکو صٰعِقَةً عذاب بیہوش کرنیوالے اور ہلاک کرنیوالے سے کہ نازل ہونیکی جلدی میں مانند بجلی گرنیوالی کے ہے اور وہ عذاب بیہوش کرنیوالا مِّثْلَ صٰعِقَةِ
عَادٍ وَّثَمُوْدَ مثل عذاب بیہوش کرنیوالے عاد اور ثمود کے ہے کہ عاد کو تو ہوا نے بیہوش اور ہلاک کیا تھا اور ثمود جبرئیل کی چیخ سے بیہوش ہوگئے اور مر گئے تھے
اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ جس وقت کہ آئے انکے پاس پیغمبر بھیجے ہوئے خدا کے ہود اور صالح مِنْ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ آگے انکے سے وَمِنْ خَلْفِهِمْ اور پیچھے انکے سے
یعنی ہر طرف سے وہ پیغمبر انکے پاس آئے تھے اور انہوں نے انکو سمجھایا اور نصیحت کی کبھی نرمی سے اور کبھی سختی سے اور یہ کہ ان پیغمبروں سے پہلے اور پیغمبر بھی انکے پاس آئے تھے اور یہ کہ
خبریں پہلے پیغمبروں کی انکی سنتے تھے اسطرح سے انکے پاس ہر طرف سے پیغمبر آتے اور انہوں نے نصیحتیں کیں اور کہا اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہ کہ نہ عبادت کرو تم مگر خدائے حق کو اور
اُسکی عبادت میں کسی کو شریک مت کرو قَالُوْا کہا انہوں نے یعنی ثمود وغیرہ نے جواب میں پیغمبروں کے انکو جھٹلا کر کہ لَوْ شَآءَ رَبُّنَا اگر چاہتا پروردگار ہمارا کہ ہم ایمان لائیں
اور کسی کو اسکا شریک نہ کریں لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً البتہ نازل کرتا فرشتوں کو پیغمبر کر کے نہ کہ آدمیوں کو فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ بِهٖ پس تحقیق ہم ساتھ
اُس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم كٰفِرُوْنَ کفر کرنیوالے ہیں اس واسطے کہ جیسے کہ ہم آدمی ہیں ویسے ہی تم آدمی ہو تمکو ہم پر کیا بزرگی و زیادتی ہے اور انکا قصہ خدا تعالیٰ بیان
کرتا ہے کہ فَاَمَّا عَادٌ پس لیکن قوم عاد فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ پس سرکشی کی انہوں نے بیچ زمین کے اور بزرگ جانا انہوں نے اپنے تئیں اور روں سے
بِغَیْرِ الْحَقِّ ساتھ ناحق کے اور بدون لیاقت اور استحقاق کے اور انکا غرور محض کفر اور ظلم کی جہت سے تھا اور حضرت ہود نے انکو عذاب خدا سے ڈرایا اور انہوں نے
اپنے تکبر کی جہت سے اسکی کچھ پروا نہ کی اور اپنی قوت اور آسودگی کا غرور کیا وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے کہ مَنْ اَشَدُّ مِنَّا کون شخص سخت ہے ہم سے
قُوَّةً قوت میں یہ تمیز واقع ہوا ہے اور منقول ہے کہ وہ بہت بڑے بڑے قد کے آدمی تھے اور قوت انمیں اسقدر تھی کہ بڑے بڑے پتھروں کو اپنے ہاتھ سے پہاڑ
میں سے اکھاڑ لیتے تھے اور وہ اپنی قوت کے بھروسے غرور کر کے کہتے تھے کہ ہمارے برابر کون زورمند ہے اگر عذاب آویگا تو ہم اسکو بھی اپنی قوت سے دفع کرینگے خدا تعالیٰ انکے رد
میں فرماتا ہے کہ اَوَلَمْ یَرَوْا کیا نہ دیکھا یعنی کیا نہ جانا انہوں نے کہ اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ تحقیق خدا جس نے پیدا کیا ہے انکو هُوَ اَشَدُّ مِنْهُمْ
قُوَّةً وہ زیادہ سخت ہے انسے قوت میں اور قدرت میں پوری قدرت رکھتا ہے عذاب کے نازل کرنیکی اوپر انکے اور انکے ہلاک کرنے پر وَكَانُوْا اور تھے وہ اپنے غرور سے
بِاٰیٰتِنَا یَجْحَدُوْنَ ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے انکار کرتے باوجود علم انکے حق ہونیکے فَاَرْسَلْنَا عَلَیْهِمْ پس بھیجا ہم نے اوپر
اُن لوگوں قوم عاد کے رِیْحًا صَرْصَرًا ہوائے سخت کو کہ اسکی سردی اور آواز سخت ہیبت ناک ہے وہ ہلاک ہوتے فِیْٓ اَیَّامٍ نَّحِسَاتٍ بیچ دنوں نحس کے
کہتے ہیں کہ وہ شوال کے اول دن سے کے روز تھے ایک چار شنبہ سے دوسرے چار شنبہ تک آٹھ دن اور سات راتیں چنانچہ قرآن شریف میں ہے کہ سَبْعَ لَیَالٍ وَّثَمٰنِیَةَ اَیَّامٍ یعنی
سات راتیں اور آٹھ دن اور منقول ہے کہ عذاب ہر امت باطل پر چار شنبہ کے روز نازل ہوتا تھا اور جابر بن عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ جب خدا تعالیٰ
کسی قوم پر مہربانی کرتا ہے تو انپر مینہ برساتا ہے بدون ہوا کے اور جسکو ہلاک کرنا چاہتا ہے انپر ہوا کو بھیجتا ہے بدون بارش باران کے جیسا کہ قوم عاد کے واسطے کیا اور
کہتے ہیں کہ پہلے خدا تعالیٰ نے تین برس مینہ کو بند کر لیا اور ہوا چلتی رہی اور بعد اسکے ہوا کو سخت کیا کہ اس نے انکو جڑ سے اکھاڑ کر پھینکدیا اور اہل کوفہ اور ابو جعفر اور ابن عامر نے
نحسات کو بکسر پڑھا ہے اور باقیوں نے بسکون حا اور نحس کے معنی شوم کے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ سردی کو نحس بولتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ نحسات سے مراد
صاحب کدورت ہے کہ وہ لوگ غبار میں ایسے اٹے تھے کہ ایک شخص دوسرے کو نہیں دیکھتا تھا اور اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ہم نے ہوائے سخت نحس دنوں میں انپر بھیجی لِنُذِیْقَهُمْ
تاکہ چکھاویں ہم انکو عَذَابَ الْخِزْیِ عذاب رسوائی اور خواری کا فِی الْحَیٰوةِ الدُّنْیَا بیچ زندگانی دنیا کے یعنی باوجود قوت اور شوکت انکی کے ہم نے انکو
دنیا میں خوار و ہلاک کیا وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَخْزٰى اور البتہ عذاب آخرت کا رسوا کرنیوالا زیادہ ہے کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے اور اسمیں بہت رسوائی ہو
ہوگی وَهُمْ لَا یُنْصَرُوْنَ اور وہ نہ نصرت کئے جاوینگے اور اس روز کوئی انکی مدد نہ کریگا کہ عذاب انسے دفع کرے اور جابر بن عبد اللہ انصاری سے روایت ہے کہ
ابو جہل نے بعضے اشراف قریش کو جمع کیا اور کہا کہ کار محمد کا سب مکر اور فریب ہے جو شخص کہ جادو اور کہانت یعنی فال گوئی اور شعر جانتا ہو اسکے پاس کسی آدمی کو بھیجا چاہئے

تاکہ وہ محمد سے گفتگو کرے اور بعد اسکے حال سے اُسکے ہمکو خبر کرے عتبہ نے کہا میں اس علم کو جانتا ہوں اور اُسکے پاس میں جاکر گفتگو کرتا ہوں اور جو کچھ اُسکے حال سے
میں اطلاع پاؤنگا تو تمکو خبر کرونگا یہ کہکر عتبہ حضرت رسولخدا صلعم کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا اے محمد تو بہتر ہے یا ہاشم اور عبد المطلب اور عبد اللہ کہ تیرے باپ دادے تھے
اور وہ کبھی ہمارے معبودوں کو برا نہیں کہتے تھے اور تجھکو کیا ہوا کہ تو ہمارے معبودوں کو گالیاں دیتا ہے اور ہمکو تو گمراہ جانتا ہے اگر مراد تیری ریاست اور سرداری ہے تو ہم
تجھکو اپنا سردار اور پیشوا کیا اور سب کا ہم نے تجھکو حاکم کیا اور غرض تیری نکاح کرنا ہے تو قریش کی لڑکیوں میں سے جو کہ باکرہ یعنی کواری اور بہت خوبصورت ہو اور تو اسکو
اختیار کرے تو ہم تیرے ساتھ اُسکا نکاح کردیں اور اگر مطلب تیرا مال سے ہے تو ہم اسقدر تجھکو زر سرخ دیویں کہ کبھی تو محتاج نہووے اور تیری دولت کو کوئی نہ پہنچے اور
جناب رسولخدا ان باتونکو سنکر کچھ جواب نہیں دیتے تھے جسوقت اُس شخص نے اس بیہودہ کلام کو تمام کیا تو حضرت نے اُسکے جواب میں فرمایا کہ بسم اللہ الرحمن الرحیم حم تنزیل
من الرحمن الرحیم یہانتک کہ فاما عاد فاستکبروا فی الارض بغیر الحق الآیہ عتبہ نے حضرت کا دہن پکڑ کر کہا کہ تجھکو قسم ہے اُس خویشی کی جو ہم آپس میں رکھتے ہیں خاموش ہو جا حضرت
رسول اللہ خاموش ہوگئے اور عتبہ وہانسے اُٹھکر اپنے گھر کو گیا اور قریش کے پاس نہ گیا اُن لوگوں نے کہا کہ عتبہ کہاں گیا ہے ایسا ہو کہ اپنے دین سے پھر گیا ہو اور محمد کے دین
کیطرف رغبت کی ہو اور یا یہ کہ محمد نے اُسکو کھانا اور رشوت دی ہو اور فریب میں لایا ہو وہ سب اُٹھکر اُسکے گھر آئے اور کہا کہ اے عتبہ تو محمد کے پاس سے اُٹھکر ہمارے پاس کیوں نہیں
آیا معلوم ہوا کہ تو اپنے دین سے پھر گیا ہے یا کھانا تو نے محمد کا کھایا ہے یا رشوت تو نے اُس سے لی ہے عتبہ نے یہ کلام اُن سے سنا تو غصہ ہوا اور کہا کہ مال میرا تم سب کے مالوں سے
زیادہ ہے اور غلبہ میرا سب کے غلبہ سے بڑھا ہوا ہے میں کسواسطے کسی کے کھانے پر فریفتہ ہو جاؤں اور تم جانتے ہو کہ محمد مال نہیں رکھتا ہے پس کیونکر وہ کسیکو رشوت دیکر فریب میں
لا ہیگا اور لیکن میں اُسکے پاس گیا اور میری بات کے جواب میں کلام پڑھا کہ وہ نہ شعر تھا اور نہ جادو تھا اور نہ کہانت تھی اور جو کچھ حضرت سے سنا تھا وہ اُنکے روبرو
پڑھا اور کہا کہ میں نے اُسکے دہن پر ہاتھ رکھا اور اُسکو قسم دی اُس سے زیادہ اور نہ پڑھے اور تم جانتے ہو کہ محمد کبھی جھوٹ نہیں بولا ہے پس میں ڈرا کہ عذاب نازل ہو کہ وہ باعث ہو ہماری
اور تمہاری سب کی ہلاکت کا وہ لوگ یہ سنکر نا امید ہو کر اُسکے گھر سے باہر چلے آئے اور اب اللہ تعالیٰ قوم ثمود کا حال بیان کرتا ہے کہ **وَاَمَّا ثَمُوْدُ** اور لیکن قوم ثمود کہ وہ
حضرت صالح کی اُمت کے لوگ تھے **فَهَدَيْنٰهُمْ** پس رہنمائی حق کی کی ہم نے اُنکو پیغمبر کو بھیجکر اور دلیلیں اور حجتیں حق بیان کرکے اور معجزے دکھلا کر **فَاسْتَحَبُّوا**
الْعَمٰى پس دوست رکھا اُنہوں نے نابینائی کو یعنی گمراہی کو اور کفر کو **عَلَى الْهُدٰى** اوپر رہنمائی کے یعنی ایمان پر مراد یہ ہے کہ اُن لوگوں نے ایمان کو اختیار نہ کیا اور اپنے
اُسی کفر اور گمراہی کو ایمان سے بہتر جانکر قبول کیا **فَاَخَذَتْهُمْ** پس پکڑ لیا اُنکو **صٰعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُوْنِ** کڑک عذاب خوار کرنیوالے نے کہ وہ چیخ جبرئیل
کی تھی کہ اُسکے صدمہ سے ایک لحظہ میں وہ سب ہلاک ہوتے **بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ** بسبب اُسچیز کے کہ تھے وہ کسب کرتے کہ حضرت صالح کو جھٹلاتے تھے اور ناقہ صالح
کو اُنہوں نے قتل کیا تھا **وَنَجَّيْنَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** اور نجات دی ہم نے اُن لوگوں کو کہ ایمان لاتے تھے اُس عذاب صاعقہ سے **وَكَانُوْا يَتَّقُوْنَ** اور تھے وہ
کہ پرہیز کرتے تھے شرک اور گناہوں سے یعنی صالح کی اُمت میں سے جو کہ مومنین اور پرہیزگار تھے اُنکو ہم نے جبرئیل کی آواز سے محفوظ رکھا اور بچا دیا کہ وہ زندہ رہے اور اب
مطلق کافروں کا حال خدا تعالیٰ بیان کرتا ہے کہ **وَيَوْمَ يُحْشَرُ** اور یاد کر تو اے محمد صلعم اُس دن کو کہ جمع کیے جاویں اُس دن یعنی قیامت کے روز **اَعْدَاءُ**
اللّٰهِ دشمن خدا کے پہلی اُمتوں کے اور پچھلی اُمتوں کے آدمی **اِلَى النَّارِ** طرف آتش دوزخ کے **فَهُمْ يُوْزَعُوْنَ** پس وہ روکے جاویں اور ایک جگہہ
ٹھہرائے جاویں تاکہ پچھلے آدمی اُنسے آکر ملجاویں اور بعد اُسکے اُن سب کو روانہ کریں اکٹھا کرکے **حَتّٰٓى اِذَا مَا جَآءُوْهَا** یہانتک کہ جسوقت آویں وہ اُس آتش دوزخ
میں تو **شَهِدَ عَلَيْهِمْ** گواہی دیں اوپر اُنکے **سَمْعُهُمْ** کان اُنکے جو کہ اُنہوں نے سنا تھا پیغمبروں کو طرف دین حق کے بلاتے ہوئے اور اُنہوں نے اُسکو قبول نہ کیا
تھا **وَاَبْصَارُهُمْ** اور آنکھیں اُنکی گواہی دینگی جو کچھ کہ اُنہوں نے خدا کی وحدانیت کی دلیلوں میں سے دیکھا تھا اور یا پیغمبروں کو طرف دین حق کے بلاتے ہوئے دیکھا
تھا اور اُن لوگوں نے اُدھر سے منہ پھیر لیا تھا **وَجُلُوْدُهُمْ** اور پوست اُنکے یعنی اعضا اُنکے جو کچھ کہ بدن میں ہیں وہ گواہی دینگے **بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ** ساتھ اُسچیز کے کہ
تھے وہ عمل کرتے دنیا میں بعضے کہتے ہیں کہ پہلے سب سے دست چپ اور دست راست گواہی دینگے اور بعد اُنکے اور اعضا اور بعضے کہتے ہیں کہ جلود سے مراد فروج ہیں کہ آدمی کا ستر بھی
گواہی دیگا **وَقَالُوْا** اور کہینگے وہ کفار اور گنہگار ملامت کرکے **لِجُلُوْدِهِمْ** واسطے اعضا اپنے کے جنہوں نے گواہی اُنپر دی تھی کہ **لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا**
کسواسطے گواہی دی تم نے اوپر ہمارے کہ ہم تو تم سے دنیا میں دوستی کرتے تھے کہ ہر آفت سے تمکو بچاتے تھے اور یہاں بھی ہم چاہتے ہیں کہ عذاب کو تم سے دفع کریں اور تم ہمکو

ع ۱۰ ۱۶ ۲

عذاب میں گرفتار کرو اُنھو قَالُوٓا کہینگے وہ اعضا جواب میں اپنے صاحبوں کے کہ ہمکو تم ملامت نہ کرو ہم اپنے اختیار سے گواہی نہیں دیتے ہیں بلکہ اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِیٓ گویا کیا ہے ہمکو خدا نے وہ خدا کہ جسنے اپنی قدرت کاملہ سے اَنْطَقَ كُلَّ شَیْءٍ گویا کیا ہے ہر چیز کو جو کہ گویا ہوتی ہے اور کلام کرتی ہے وَهُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ اور اُسی نے پیدا کیا ہے تمکو پہلی مرتبہ کہ جس وقت تم کچھ نہ تھے اُس وقت تمکو وجود میں لایا وَاِلَیْهِ تُرْجَعُوْنَ اور طرف اُسکے پھیرے جاتے ہو تم واسطے جزائے اعمال کے یعنی خدا قادر ہے آدمیوں کے گویا کرنے پر اور پیدا کرنے پر اور پھر واسطے جزائے اعمال کے دوبارہ زندہ کرنے پر تو اُسسے ہمارا گویا کرنا عجب نہیں اور قمی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ یہ آیت اُن لوگوں کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ جنکے روبرو اعمال بد پیش کئے جائینگے اور وہ اُن اعمال کا انکار کرکے کہینگے کہ ہمنے یہ اعمال نہیں کئے ہیں پس جو فرشتے کہ اُنکے اعمال کو لکھتے تھے وہ گواہی دینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس وقت ملائکہ گواہی دینگے تو وہ لوگ کہینگے کہ اے خدا یہ فرشتے تیرے ہیں جو گواہی دیتے ہیں پھر قسم کھاتے ہیں کہ ہمنے کوئی عمل اس قسم کا نہیں کیا اور یہی مراد ہے قول حقتعالیٰ سے کہ یوم یبعثہم اللہ جمیعا فیحلفون لہ کما یحلفون لکم یعنی جسدن کہ اٹھا دیگا خدا اُن سب کو زندہ کرکے تو پس قسم کھائینگے وہ واسطے اُس خدا کے جیسے کہ اب قسم کھاتے ہیں واسطے تمہارے کہ ہم ایمان لاتے ہیں اور غاصبان حق امیر المومنین بھی ایسے ہی اہل ہیں پس اُس وقت خدا تعالیٰ اُنکی زبانوں پر مہر کریگا اور اعضا اُنکے گواہی دینگے پس آنکھ تو گواہی اُس چیز کی دیگی کہ جسکا دیکھنا حرام تھا اور اُسنے اُسکو دیکھا تھا اور کان اُس چیز کی گواہی دینگے کہ جسکا سُننا حرام تھا اور اُسکو سُنا تھا اور ہاتھ گواہی اُس چیز کی دینگے کہ جسکا پکڑنا ہاتھوں سے حرام تھا اور اُسکو پکڑا تھا اور پاؤں گواہی دینگے اُس چیز کی کہ جس جگہہ جانا حرام تھا اور اُس جگہہ پاؤں سے گیا تھا اور پھر ستر بھی گواہی دینگے اگر اُسنے حرام کیا تھا پھر حقتعالیٰ اُنکی زبانوں کو گویا کریگا تب وے اپنے اعضا سے کہینگے کہ کسواسطے گواہی دی ہے تم نے اور فرشتے اُنسے کہینگے کہ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اور نہ تھے تم کہ پوشیدہ ہو جاؤ تم اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ اس سے کہ گواہی دیں اوپر تمہارے یعنی تمہارے اعمال پر سَمْعُكُمْ کان تمہارے وَلَآ اَبْصَارُكُمْ اور نہ آنکھیں تمہاری وَلَا جُلُوْدُكُمْ اور نہ اعضا تمہارے وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ ولیکن گمان کیا تم نے اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ یہ کہ تحقیق کہ خدا نہیں جانتا ہے كَثِيْرًا مِّمَّا تَعْمَلُوْنَ بہت کے تئیں اُس سے کہ کرتے ہو تم اس سبب سے تم اعمال بد کرتے تھے ابن عباس سے منقول ہے کہ ہمنے ایک روز اپنے تئیں کعبہ کے پردوں سے پوشیدہ کیا تھا کہ تین آدمی آئے ایک تو صفوان اور دوسرا امیہ اور تیسرا عبداللہ ثقفی اُن تینوں نے آپسمیں کلام کرنا شروع کیا اور کہنے لگے کہ جو کچھ ہم کہتے ہیں کیا خدا اُسکو سنتا ہے ایکنے کہا کہ اگر خدا بلند آواز کو سُنتا ہے تو آہستہ کو بھی سنتا ہے ہمنے رسولخدا کو اس گفتگو سے اُنکی خبر کی یہ آیت نازل ہوئی وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ اور وہ گمان تمہارا ہے خدا کے نہ سُننے کا الَّذِیْ ظَنَنْتُمْ جو کہ گمان کیا تھا تم نے دنیا میں بِرَبِّكُمْ ساتھ پروردگار اپنے کے اَرْدٰىكُمْ ہلاک کیا تمکو اُس گمان بد نے فَاَصْبَحْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ پس ہو گئے تم نقصان پانیوالوں میں سے اس بدگمانی کی جہت سے پس چاہئے کہ بندہ مومن تنہائی میں گناہ کرنیکے واسطے خوف خدا کو کم نہ کرے ظاہر میں گناہ کرنے سے بلکہ تنہائی میں خوف اُس کا زیادہ ہو تاکہ اس جماعت میں داخل نہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ بندہ مومن خدا سے اس طرح ڈرے کہ گویا دوزخ میں اُسکو ڈالتے ہیں اور امید خدا سے ایسی رکھے کہ گویا وہ بہشتیوں میں سے ہے اور یہ آیت تلاوت فرمائی اور بعد اُسکے فرمایا کہ خدا تعالیٰ بندہ کے گمان کے نزدیک موجود ہوتا ہے اگر گمان اُسکا خیر ہوتا ہے تو خیر اُسکو پہنچتا ہے اور اگر گمان اُسکا بد ہے تو سزا بد اُسکو دیتا ہے اور دوسری روایت میں حضرت صادق علیہ السلام سے ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ آخر بندہ کا کہ حکم کیا جاویگا اُسکو دوزخ میں لیجانیکا تو وہ وقت لیجانیکے خدا کیطرف متوجہ ہوگا اور پھر کر دیکھیگا اُس وقت خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ پھیرو اُسکو جب اُسکو الٹا پھیر لینگے تو فرمائیگا تو کیوں متوجہ ہوا تھا طرف میرے اور تو نے مڑ کر کسواسطے دیکھا تھا وہ بندہ کہیگا کہ اے پروردگار میرے یہ گمان میرا تیری طرف تھا فرمائیگا کہ کیا گمان تھا تیرا میری طرف بندہ کہیگا کہ اے پروردگار میرے گمان میرا یہ تھا کہ تو گناہ میرے بخشیگا اور اپنی بہشت میں مجھکو جگہہ دیگا خدا تعالیٰ یہ سُنکر فرمائیگا کہ اے فرشتو میرے قسم ہے اپنی عزت و جلال کی اور اپنی نعمتوں اور بلندی مرتبہ کی کہ اس بندہ نے کبھی گمان نیک میرے ساتھ نہیں کیا ہے اور اگر ایک ساعت بھی یہ بندہ میرے ساتھ گمان نیک کرتا تو میں آتش دوزخ سے اُسکو نہ ڈراتا اصلا اور انعام دو تم اُسکے دروغ کا اور بہشت میں اُسکو داخل کرو پھر فرمایا رسولخدا نے کہ نہیں ہے کوئی ایسا بندہ کہ گمان نیک کرے خدا کے ساتھ مگر کہ خدا موجود ہوگا اُسکے گمان کے نزدیک اور بعد اُسکے یہ آیت تلاوت فرماتی وذالکم ظنکم الذی ظننتم بربکم فَاِنْ يَّصْبِرُوْا پس اگر صبر کریں دوزخ کے عذاب پر وہ بدگمانی کرنیوالے اور فریاد اور واویلا نکریں تو فَالنَّارُ مَثْوًى لَّهُمْ پس آتش دوزخ جگہہ رہنے کی ہے واسطے اُنکے اور صبر اُنکو کچھ فائدہ نہ دیویگا اور ہمیشہ دوزخ میں جلا کرینگے وَاِنْ يَّسْتَعْتِبُوْا اور اگر رضامندی چاہیں وے خدا کی تو فَمَا هُمْ مِّنَ

الْمُعْتَبِیْنَ پس نہیں ہیں وے رضامندی قبول کئے گئے کہ خدا تعالی انسے راضی ہو جاوے اور غضب غصہ کو انسے دور کرے یہ ہرگز نہوگا اور عذاب انسے کبھی دفع نہ کریگا وَقَیَّضْنَا لَهُمْ اور مقرر کیا ہے ہم نے واسطے ان مشرکوں کے قُرَنَاءَ مصاحبوں کو شیاطین میں سے بسبب انکے عناد کے اور دیدہ و دانستہ خدا تعالی کی حدیث کی دلیلوں میں انکار کرنیسے کہ وہ شیاطین ہمیشہ انکے پاس رہتے ہیں یعنی ہم نے انکو بسبب انکی عناد کے انکے حال پر چھوڑ دیا ہے اور توفیق اپنی انسے اٹھا لی ہے اور عوض میں نیک ہمنشینوں اور مصاحبوں کے ہمنشین بد کہ وہ شیاطین ہیں انکی صحبت میں ہم نے مقرر کئے ہیں کہ وہ شب و روز انکے پاس رہتے ہیں فَزَیَّنُوا لَهُمْ پس آراستہ کرکے دکھلایا انہوں نے واسطے ان کفار کے مَّا بَیْنَ أَیْدِیهِمْ اس چیز کو کہ آگے ان کفار کے ہے مال و متاع دنیا اور پیروی خواہش نفس کی کہ طلب دنیا میں شب و روز سرگردان ہیں وَمَا خَلْفَهُمْ اور اس چیز کو کہ پیچھے انکے ہے امر آخرت کا اور انکار کرنا اسکا کہ نہ زندہ ہونگے اور نہ جزا ملیگی اعمال کی اور نہ بہشت اور دوزخ ہے یہ سب انکی خاطروں میں ڈالا وَحَقَّ عَلَیْهِمُ الْقَوْلُ اور ثابت اور واجب ہوا اوپر انکے سخن عذاب کا فِی أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ بیچ ان جملہ امتوں کے کہ گذرے ہیں مِن قَبْلِهِم پہلے انسے مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ جن اور آدمیوں میں سے یعنی یہ لوگ گناہوں اور بدیوں کے اختیار کرنے میں اور پیغمبروں کے جھٹلانے میں پہلے ہی گروہوں میں سے تھے اور انہوں ہی میں انکی شمار تھی کہ جس وقت کہ مثل انکے انہوں نے عمل کئے مراد یہ ہے کہ جیسے کہ پہلی امتیں لائق عذاب کے تھیں ایسے ہی یہ لائق عذاب کے ہیں إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِینَ تحقیق کہ وہ کفار ہیں نقصان پانیوالے کہ انہوں نے بہشت کی عوض میں دوزخ کو اختیار کیا ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ رئیس کفار کے قرآن کے مقابلہ کرنیسے عاجز ہوتے اور ڈرے کہ ایسا نہو کہ صحرائی عرب اطراف اور جوانب سے اگر قرآن کو سنیں اور اسپر ایمان لاویں سو واسطے اپنے تابعداروں کے ہمراہ متفق ہوتے اس امر پر کہ جس وقت وہ حضرت قرآن پڑھے تو ایسا کرنا چاہیے کہ وہ غلطی میں پڑجاوے پس جس وقت حضرت قرآن پڑھنے میں مشغول ہوتے تو ایک جماعت انمیں سے حضرت کے قریب کھڑے ہوکر غل مچاتی اور بیہودہ باتیں بکتی اور سیٹیاں مارتی اور تالیاں بجاتی اور شعر پڑھتی چیخیں مار کر حق تعالی نے یہ آیت نازل کی وَقَالَ الَّذِینَ كَفَرُوا اور کہا ان لوگوں نے کہ کافر ہوئے یعنی مکے کے مشرکوں نے آپسمیں کہا کہ لَا تَسْمَعُوا نہ سنو تم اور کان آگے نہ کرو تم لِهَٰذَا الْقُرْآنِ واسطے سننے اس قرآن کے کہ جسکو محمد پڑھتا ہے وَالْغَوْا فِیهِ اور بیہودہ باتیں کرو تم درمیان اسکے یعنی اسکے پڑھنے کے درمیان ایسی بیہودہ باتیں بلند آواز سے کرو کہ کوئی اس قرآن کو سننے نہیں لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُونَ تاکہ تم غالب ہو جاؤ اسکے پڑھنے پر اور اسکو پڑھنے سے اور صحابہ کو سننے سے بند کرو خدا تعالی فرماتا ہے کہ فَلَنُذِیقَنَّ الَّذِینَ كَفَرُوا پس البتہ چکھاوینگے ہم ان لوگوں کو کہ کفر کیا ہے انہوں نے عَذَابًا شَدِیدًا عذاب سخت وَلَنَجْزِیَنَّهُمْ اور البتہ جزا دینگے ہم انکو أَسْوَأَ الَّذِی كَانُوا بدتر جزا اس چیز کی کہ تھے وہ یَعْمَلُونَ عمل کرتے اپنی جہالت اور عناد سے یعنی انکو ہم بدتر جزا دینگے انکی بدتر عمل کی جہت سے کہ وہ کفر اور شرک ہے اور ذکر کرنا بدتر عمل کا واسطے مبالغہ کے ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ عذاب سخت تو دنیا میں تھا کہ روز جنگ بدر وہ قتل اور قید ہوئے اور بدتر عمل کا آخرت میں ہے کہ وہ ہمیشہ آگ میں جلا کریں گے ذَٰلِكَ وہ عذاب بدتر جَزَاءُ أَعْدَاءِ اللَّهِ جزا دشمنان خدا کی ہے کہ وہ النَّارُ آتش دوزخ ہے لَهُمْ فِیهَا واسطے ان کافروں کے بیچ اس آتش دوزخ کے دَارُ الْخُلْدِ گھر ہمیشہ کا ہے کہ وہ اسمیں ہمیشہ رہینگے اور ہرگز اسمیں سے باہر نہ نکلیں گے جَزَاءً بدلا دئے جاوینگے وہ بدلا دینا بِمَا كَانُوا بسبب اس چیز کے کہ تھے وہ بِآیَاتِنَا ساتھ نشانیوں قدرت ہماری کے یا ساتھ آیتوں ہماری کے جو قرآن میں ہیں یَجْحَدُونَ انکار کرتے اور بیہودہ باتیں اسکی درمیان میں کرتے اور جزاء مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے وَقَالَ الَّذِینَ كَفَرُوا اور کہیں وے لوگ کہ کافر ہوئے جس وقت کہ دوزخ میں جلنے لگیں گے رَبَّنَا اے پروردگار ہمارے أَرِنَا الَّذَیْنِ دکھلا تو ہمکو ان دو شخصوں کو کہ أَضَلَّانَا گمراہ کیا ان دونوں نے ہمکو مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ جنوں میں سے اور آدمیوں میں سے یعنی ان دو شخصوں گمراہ کرنیوالوں کو کہ ایک تو شیطان ہے جنوں میں سے اور دوسرا ان دونوں میں سے آدمی ہے خواہ رئیس ہو خواہ اور کوئی ہو کہ بہکانیوالا اور گمراہ کرنیوالا ان دو لوگوں کو ہمکو دکھلا اور امیر المومنین سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا ایک تو ابلیس ہے کہ پیشوا شیاطین کا ہے اور دوسرا قابیل ہے بیٹا آدم کا کہ گناہ قتل کر لینے کا اسی سے شروع ہوا ہے غرض یہ ہے کہ ہر دوزخی پکاریگا کہ ہمارے بہکانیوالے شیطان اور آدمی کو اے خدا ہمکو دکھلا کہ اس وقت نَجْعَلْهُمَا کریں ہم ان دونوں کو تَحْتَ أَقْدَامِنَا نیچے قدموں اپنے کے اور انکو خوب لگد کوب کریں اور پاؤں کے نیچے ملیں اور یا یہ کہ انکو دوزخ کے نیچے کے درجہ میں ڈالیں لِیَكُونَا مِنَ الْأَسْفَلِینَ تاکہ ہو ویں وے دونو نیچے ہونیوالوں میں سے اور اسعینین کا

حال بیان کرتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ قَالُوْا تحقیق وہ لوگ کہ کہا ہے انہوں نے رَبُّنَا اللّٰهُ پروردگار ہمارا خدا ہے جو کہ معبود حق ہے اور اسکی وحدانیت کا اور اسکے رسول کا اور جو کچھ رسول اسکے پاس سے لایا ہے اسکا انہوں نے اقرار و اعتقاد کیا ہے ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پس سیدھے رہے وہ اور قائم رہے اس اپنے اقرار و اعتقاد پر اور اس سے پھرے نہیں مرنے کے وقت تک اسواسطے کہ منقول ہے کہ حضرت پیغمبرؐ نے فرمایا کہ آدمی کلمہ ربنا اللہ کے قائل ہوتے ہیں لیکن اکثر انہیں سے پھر جاتے ہیں لیکن جو وقت کہ مرنے کے وقت تک اس کلمہ کے اقرار کرنیوالے ہوں تو وہ طریقہ استقامت پر قائم ہیں اور حضرت امیر المومنینؑ سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا فرائض کے ادا کرنے پر قائم رہو مرنے کے وقت تک اور حضرت امام رضا علیہ السلام کے اصحاب میں سے کسینے پوچھا کہ اے فرزند رسول خدا استقامت کیا چیز ہے فرمایا واللہ کہ استقامت وہ راہ ہے کہ جس راہ پر تم ہو یعنی قائم رہنا اہلبیت کی پیروی پر مرنیکے وقت تک اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد استقامت سے قائم رہنا خدا کے احکام پر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مطابق ہونا گفتار کا کردار کے مراد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ دور ہونا دنیا سے اور رغبت کرنی آخرت سے مراد ہے اور منقول ہے کہ ایکروز رسول خدا صلعم قرآن کی تلاوت کرتے تھے اور روتے تھے کسینے کہا کہ یا رسول خدا کے خوف سے روتے ہو فرمایا کہ ہاں مجھکو ایسے طریق پر بھیجا ہے کہ مثل تیزی تلوار کے ہے اگر اسپر سیدھا چلا جاؤں تو نجات پاؤں اور اگر تھوڑا سا بھی اس سے پھروں تو ہلاک ہو جاؤں پس جو شخص کہ راہ حق پر سیدھے چلے جاتے ہیں اور کسی طرح اس سے نہیں پھرتے ہیں تَتَنَزَّلُ عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اترتے ہیں اوپر انکے فرشتے وقت مرنے کے اور وقت نکلنے کے قبروں سے یا قیامت میں اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ وقت مرنے کے فرشتے ان مومنین کے پاس آتے ہیں اور خوشخبری دیتے ہیں اور کہتے ہیں اَلَّا تَخَافُوْا یہ کہ نہ خوف کرو تم عذاب سے وَلَا تَحْزَنُوْا اور نہ غمگین ہو تم ثواب کے نہ حاصل ہونے سے اور قیامت کے ہول سے اور یا یہ کہ نہ غمگین ہو تم پسماندوں کی طرف سے یعنی اولاد اور والدین اور زوجہ کی طرف سے کہ خدا تعالیٰ انکا کارساز انکا ہے وَاَبْشِرُوْا اور خوش ہو تم بِالْجَنَّةِ الَّتِیْ ساتھ بہشت کے وہ بہشت کُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ تھے تم کہ وعدہ کئے جاتے تھے زبانی پیغمبروں کے نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ ہم دوست تمہارے ہیں اور مددگار تمہارے فِی الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا بیچ زندگانی دنیا کے کہ تمکو آفتوں سے محفوظ رکھتے تھے اور بچاتے تھے اور ہم طرف نیک کے ہدایت کرتے ہیں بخلاف شیاطین کے کہ وہ کفار کو گمراہ کرتے ہیں وَفِی الْاٰخِرَةِ اور بیچ آخرت کے دوست تمہارے ہیں ہم کہ تمہاری سفارش کرتے رہتے ہیں اسوقت تک کہ تم بہشت میں داخل ہو اور امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ ہم تمہاری نگہبانی کرتے ہیں دنیا میں طرح طرح بلاؤں سے اور آفتوں سے اور وقت مرنیکے وسوسہ شیطان سے اور آخرت میں عذاب کی سختیوں سے اور بہشت میں تمکو پہنچا دینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ کوئی دوست ہمارا نہیں مرتا ہے مگر کہ حاضر ہوتے ہیں اسکے پاس رسول خدا اور امیر المومنین اور حسن اور حسین علیہم السلام اور خوشخبری دیتے ہیں اسکو اور جو کوئی کہ ہمارا دوست نہیں ہے وہ انکو خوفناک صورت میں دیکھتا ہے اور دلیل اسپر شعر جناب امیرؑ کا ہے کہ جو حضرتؑ کے دیوان میں ہے اور مضمون اسکا یہ ہے کہ فرماتے ہیں اے حارث ہمدانی جو کوئی مرتا ہے وہ وقت مرنیکے مجھکو دیکھتا ہے مومن ہو یا منافق اور وہ فرشتے کہتے ہیں ان مومنین سے کہ وَلَكُمْ فِيْهَا اور واسطے تمہارے ہے بیچ اس آخرت کے مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وہ چیز کہ خواہش کرتے ہیں نفس تمہارے لذت اور بزرگی کی چیزیں وَلَكُمْ فِيْهَا اور واسطے تمہارے ہے بیچ اس آخرت کے مَا تَدَّعُوْنَ وہ چیز کہ دعوی کروگے تم کہ یہ ہمارا ہے کہ کوئی تم سے وہاں نزاع کرنیوالا نہیں ہے نُزُلًا ضیافت اور پیشکش ہے وہاں ہر چیز کہ جسکی خواہش تمہارے نفس کرتے ہونگے مِّنْ غَفُوْرٍ خدا بخشنے والے کی جانب سے کہ رَّحِيْمٍ مہربان ہے سبب مومنوں کے اور نزلا حال واقع ہوا ہے

اور تفسیر امام میں سورہ بقرہ کی تفسیر میں لکھا ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ مومن ہمیشہ خوف میں رہتا ہے اپنے انجام سے اور طرف خوشنودی خدا کے پہنچنے کا اسکو یقین نہیں ہوتا ہے یہانتک کہ وقت نزع کا اور ملک الموت کے حاضر ہونیکا آجاتا ہے اور ملک الموت اسکے پاس آتا ہے تو وہ مومن اسوقت بیماری کی شدت میں ہوتا ہے اور سینہ اسکا تنگ ہوتا ہے سبب اسکے کہ اپنے پیچھے مال اپنے اور متعلقوں اپنے عیال و اولاد کو چھوڑتا ہے اور دل میں اسکے آرزوئیں اور حسرتیں بھری ہوتی ہیں ملک الموت اسکو کہتا ہے کہ کیا ہوا ہے تجھکو کہ اسقدر تو رنج کرتا ہے وہ کہتا ہے کہ حال میرا متغیر ہے اور تو میری آرزوؤں کو قطع کرتا ہے ملک الموت کہتا ہے کہ کیا کوئی عاقل رنج کرتا ہے کھوٹے درہم کے جاتے رہنے سے جسکی عوض میں چند درچند لاکھوں دینار ملتے ہیں وہ کہتا ہے کہ نہیں تب ملک الموت کہتا ہے کہ اوپر کو نظر کر اور دیکھ تو کہ کیا ہے تیرے واسطے پس وہ مومن نظر کرتا ہے تو باغ اور محل ایسے کثرت سے دیکھتا ہے کہ سب آرزوئیں انکے سامنے گھٹی ہوئی اور کم معلوم ہوتی ہیں اسوقت ملک الموت اسکو کہتا ہے کہ یہ سب تیرے مکان اور باغ اور نعمتیں اور مال ہیں اور تیرے عیال اور خادم ہیں اور جو شخص کہ تیری آل و عیال اور اولاد نیک اور صالح یہاں دنیا میں تھے سب تیرے پاس تیرے ہمراہ بہشت میں رہینگے کیا اس پر تو راضی ہوتا ہے اس چیز کے بدلے جو یہاں دنیا میں تیرے واسطے ہیں وہ مومن کہتا ہے کہ ہاں قسم ہے خدا کی میں راضی ہوں

ع ۷ ۱۰

پھر ملک الموت کہتا ہے کہ نظر کر تو پس وہ نظر کرتا ہے تو دیکھتا ہے محمدؐ اور علیؑ کو اور انکی اولاد طاہرینؑ کو اعلیٰ علیین میں اُسوقت ملک الموت اُسکو کہتا ہے کہ کیا دیکھتا ہے تو انکو یہ سردار تیرے اور امام تیرے ہیں یہاں ہمنشین اور اُنس پکڑنے والے تیرے ہیں کیا پس تو راضی ہوتا ہے انکے عوض میں اُنکے جو یہاں دنیا میں تو چھوڑتا ہے وہ کہتا ہے کہ ہاں قسم خدا کی پس مراد قول حق تعالیٰ اسے ہے ان الذین قالوا ربنا اللہ ثم استقاموا تتنزل علیھم الملائکۃ ان لا تخافوا ولا تحزنوا پس جو کچھ کہ آگے تمہارے ہو لیں ہیں پس کارسازی کی تم نے انکی اور نہ رنج کرو تم اسکا کہ جو پیچھے اپنی اولاد اور عیال وغیرہ کو چھوڑتے ہو پس جو تم نے بہشتوں میں دیکھا ہے یہ اُنکی عوض میں ہے اور خوش ہو تم اُن بہشتوں سے کہ جنکا تم وعدہ کئے جاتے ہو اور بعد اسکے خدا تعالیٰ اُن کفار کے رد میں فرماتا ہے کہ جو کہتے تھے کہ قرآن کو مت سنو اور بیہودہ باتیں اُسکے درمیان کرو چنانچہ فرماتا ہے کہ **وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا** اور کون نیک تر یا وہ ہے بات کہنے میں **مِّمَّنْ دَعَآ اِلَی اللّٰہِ** اُس شخص سے کہ بلائے طرف خدا کے لوگوں کو اُسکی عبادت کیواسطے اور قولاً تمیز واقع ہوا ہے یعنی جو شخص کہ لوگوں کو عبادت خدا کیطرف بلاتا ہے **وَعَمِلَ صَالِحًا** اور عمل کرے نیک **وَّقَالَ اِنَّنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ** اور کہے کہ تحقیق میں فرمانبرداری کرنیوالوں میں سے ہوں تو اُس شخص سے کون بہتر ہے یہ آیت آئمہ معصومین علیہم السلام کی شان میں ہے کہ لوگوں کو طرف حق کے بلاتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ بلالؓ کے حق میں ہے کہ جسوقت وہ اذان کو شروع کرتے تھے تو یہودی کہتے تھے کہ کوا آواز کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ علما اور فقہا کی شان میں ہے کہ وہ احکام دین کے لوگوں کو تلقین کرتے ہیں اور فرماتا ہے کہ **وَلَا تَسْتَوِی الْحَسَنَۃُ وَلَا السَّیِّئَۃُ** اور نہیں برابر ہے نیکی اور بدی اور دوسرا لا زائد ہے واسطے تاکید نفی کے اور مراد حسنہ سے توحید ہے اور مراد سیئہ سے شرک ہے یعنی توحید خدا اور دین اسلام برابر دین بد کے وہ کفر اور شرک ہی نہیں ہو سکتے اسواسطے کہ پہلا موجب حاصل ہونے بلند درجوں کا ہے اور دوسرا سبب داخل ہونے دوزخ کے طبقوں کا ہے اور یا یہ کہ اعمال نیک اور اعمال بد برابر نہیں ہو سکتے اور تبیان اور بین المعانی وغیرہ میں مذکور ہے کہ حسنہ دوستی آل محمدؐ کی ہے اور سیئہ دشمنی انکی ہے اور بعد تعریف حسنہ اور مذمت سیئہ کے فرماتا ہے کہ **اِدْفَعْ** دفع کر تو اے محمدؐ سیئہ کو یعنی بدی کو **بِالَّتِیْ** ساتھ اُس خصلت کے کہ واقع میں **ھِیَ اَحْسَنُ** وہ نیک زیادہ ہے یعنی غضب کو حلم اور گناہ کو بخشش سے اور کلام باطل کو کلام حق سے اور یا یہ کہ دفع کر تو اُسکو اُس حسنہ سے کہ زیادہ نیک ہے یعنی جسوقت دو حسنہ کا تجھکو زیادہ اختیار ہو تو سیئہ کو زیادہ نیک سے دفع کر مثلاً اگر کوئی تیرے ساتھ بدی کرے تو حسنہ اسکا یہ ہے کہ اُسکو بخشدے اور زیادہ نیک یہ ہے کہ اُسکی عوض میں اُسکے ساتھ احسان کر اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد حسنہ سے تقیہ ہے اور مراد سیئہ سے ظاہر کرنا ہے بس جسوقت تو دفع کرے تو سیئہ کو حسنہ سے تو **فَاِذَا الَّذِیْ** پس اُسوقت وہ شخص کہ **بَیْنَکَ وَبَیْنَہٗ عَدَاوَۃٌ** درمیان تیرے اور درمیان اُسکے دشمنی ہے **کَاَنَّہٗ وَلِیٌّ** گویا کہ وہ دوست ہے **حَمِیْمٌ** قرابتی نہایت مہربان کہ دل سے وہ تیرا یار ہو جاوے **وَمَا یُلَقّٰھَآ** اور نہیں بچاتی وہ نیک خصلت کہ مقابل میں بدی کے نیکی ہے **اِلَّا الَّذِیْنَ صَبَرُوْا** مگر وہ لوگ کہ صبر کیا ہے اُنہوں نے بلاؤں پر اور مکروہات پر اور لوگوں کے آزار دینے پر اور بدلا اپنا اُنہوں نے اُنسے نہیں لیا ہے اور غصہ کو اپنے پی گئے ہیں **وَمَا یُلَقّٰھَآ** اور نہیں پایا جاتا ہے وہ خصلت پسندیدہ **اِلَّا ذُوْحَظٍّ عَظِیْمٍ** مگر صاحب حصہ بڑے کا خیر سے اور نفس کے کمال میں سے اور خلقوں نیک میں سے اور ایمان کامل سے **وَاِمَّا یَنْزَغَنَّکَ** اور اگر پہنچے تجھکو **مِنَ الشَّیْطٰنِ** شیطان کیجانب سے نزغ کوئی خشکی اور تباہی کہ تجھکو وسوسہ کرے اس خصلت کے ترک کرنیمیں تو **فَاسْتَعِذْ بِاللّٰہِ** پس پناہ ڈھونڈ تو ساتھ خدا کے اسکے شر سے **اِنَّہٗ** تحقیق کہ وہ خدا **ھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ** وہی سُننے والا ہے پناہ چاہنے کا جاننے والا ہے نیتوں کا اور اپنی قدرت کا بیان کرتا ہے **وَمِنْ اٰیٰتِہِ** اور نشانیوں قدرت اُسکی سے ہے **الَّیْلُ وَالنَّھَارُ** رات اور دن کہ ایک کے بعد دوسرا ہے دن تو واسطے کسب نے معاش کے ہے اور رات واسطے آرام کرنیکے **وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ** سورج اور چاند اور آفتاب اور ماہتاب کہ ہر ایک اُنمیں سے ایک تدبیر کیواسطے ہے **لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ** نہ سجدہ کرو تم واسطے آفتاب کے **وَلَا لِلْقَمَرِ** اور نہ واسطے ماہتاب کے اسواسطے کہ یہ بھی مثل تمہارے مخلوقات خدا میں سے ہیں تب معبود ہونیکا انکو نہیں ہے **وَاسْجُدُوْا لِلّٰہِ** اور سجدہ کرو تم واسطے خدا کے **الَّذِیْ خَلَقَھُنَّ** وہ کہ پیدا کیا ہے اُنکو **اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ** اگر ہو تم خاص اُسی کو پرستش کرتے یعنی اگر خدا کی عبادت کا قصد کرتے ہو تو اُسی کو سجدہ کرو نہ اُسکے غیر کو یہ سجدہ واجب ہے اور ایاہ تعبدون پر اور یہی منقول ہے ائمہ معصومین علیہم السلام سے **فَاِنِ اسْتَکْبَرُوْا** پس اگر سرکشی کریں وہ خدا کے سجدہ کرنیسے باوجود وضوح ہونے دلیلوں اُسکی وحدانیت کے تو کچھ پروا نہیں ہے اُسکی **فَالَّذِیْنَ عِنْدَ رَبِّکَ** پس جو لوگ کہ نزدیک پروردگار تیرے ہیں وہ ہیں ملائک کہ **یُسَبِّحُوْنَ لَہٗ**

سجدہ واجب

تسبیح کرتے ہیں واسطے اسکے بِالَّیْلِ وَالنَّهَارِ ساتھ رات کے اور دن کے برابر اسکی عبادت کرتے ہیں بلا فاصلہ وَهُمْ لَا يَسْأَمُونَ اور وہ نہیں تھکتے
ہیں عبادت کرنے سے اور بعضوں کے نزدیک سجدہ اس آیت پر ہے اور صحیح وہ ہے کہ جو آئمہ معصومین سے منقول ہے اور وہ ایاہ تعبدون پر ہے وَمِنْ آيَاتِهِ اور
نشانیوں قدرت اسکی سے ہے أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ یہ کہ تحقیق تو دیکھتا ہے زمین کو خَاشِعَةً ذلیل اور خوار ہونیوالی پژمردگی سے فَإِذَا
أَنْزَلْنَا پس جس وقت نازل کریں ہم عَلَيْهَا الْمَاءَ اوپر اسکے پانی کو مینہ برسا کر تو اهْتَزَّتْ ہلتی ہے وہ خوشی سے وَرَبَتْ اور پھولتی ہے مانند خمیر کے
تاکہ اسمیں سے طرح طرح کی بوٹیاں نکلیں اور سبزہ سے وہ آراستہ ہو جاتی إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا تحقیق جس شخص نے کہ زندہ کیا ہے اس زمین کو بعد مردہ اور پژمردہ ہونے
کے تو وہ لَمُحْيِ الْمَوْتَىٰ البتہ زندہ کرنیوالا مردوں کا ہے آخرت میں إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ تحقیق وہ خدا اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہے
چاہے مارے چاہے زندہ کرے اور آگے خدا تعالی کافروں کو تنبیہ کرتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ يُلْحِدُونَ تحقیق کہ جو لوگ کہ کجروی کرتے راہ حق سے اور طریق
سیدھی سے تاویل اور طعن کر کے فِي آيَاتِنَا بیچ آیتوں ہماری کے وہ لوگ کجی سے چلنے والے لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا نہیں پوشیدہ ہیں اوپر ہمارے
سب کو ہم جانتے ہیں اور انکی باتوں کو ہم سنتے ہیں موافق انکی فعلوں کے ہم سب کو سزا دینگے أَفَمَنْ يُلْقَىٰ فِي النَّارِ کیا پس جو شخص کہ ڈالا جاتا بیچ آتش
دوزخ کے خَيْرٌ بہتر ہے أَمْ مَنْ يَأْتِي آمِنًا یا وہ شخص کہ آتے امن پانیوالا آتش دوزخ سے يَوْمَ الْقِيَامَةِ دن قیامت کے کہ یہ دونو درجہ میں برابر
نہونگے کہ پہلا تو آتش دوزخ میں ہمیشہ جلیگا اور دوسرا بہشت میں رہیگا اور مراد ان دونو سے مومنین اور کفار ہیں اور ان کافروں ملحدوں کو فرماتا ہے کہ
اعْمَلُوا مَا شِئْتُمْ عمل کرو تم جو کچھ چاہو تم اے کافرو إِنَّهُ تحقیق کہ وہ خدا بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرٌ ساتھ اس چیز کے کہ کرتے ہو تم دیکھنے والا
ہے موافق تمہارے اعمال کے تمکو جزا دیگا إِنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا بِالذِّكْرِ تحقیق وہ لوگ کہ کفر کیا انہوں نے ساتھ ذکر کے یعنی ساتھ قرآن کے کہ
اسپر ایمان نہ لاتے لَمَّا جَاءَهُمْ جس وقت آیا وہ قرآن انکے پاس تو پس جزا دیے جاوینگے وہ اپنے کفر کی یہ خبر ان کی ہے کہ محذوف ہے وَإِنَّهُ اور
تحقیق وہ قرآن لَكِتَابٌ عَزِيزٌ البتہ کتاب ہے عزت والی نزدیک خدا کے اور کہتے ہیں کہ قرآن اسواسطے عزیز ہے کہ کلام پروردگار عزیز کا ہے کہ بادشاہ عزیز
ہے نازل کیا ہے اسکو رسول عزیز پر یا واسطے امت عزیز کے یا اسواسطے عزیز ہے کہ کوئی مثل اسکے نہیں لا سکتا یا اسواسطے کہ احکام اسکے عزیز ہیں لَا
يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ نہیں آتا ہے اسکو باطل یعنی اسمیں دخل جھوٹ کا نہیں ہے مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ آگے اسکے سے وَلَا مِنْ خَلْفِهِ اور نہ پیچھے اسکے
سے یعنی کسی جہت سے اسمیں باطل نہیں ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ اسکی خبروں گذشتہ اور آئندہ میں کسیطرح کا دروغ نہیں
ہے بلکہ جو کچھ اسمیں لکھا ہے وہ سب مطابق واقع کے ہے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ پہلے اس سے کوئی کتاب ایسی نہیں آئی ہے کہ اسکو باطل کرے
اور یا یہ کہ شیطان اپنی طرف سے کچھ اسمیں کم اور زیادہ نہیں کر سکتا غرض یہ ہے کہ اس کتاب میں کسی طرح کا خلل نہیں ہے اسواسطے کہ یہ تَنْزِيلٌ نازل کرنا
مِنْ حَكِيمٍ خدا حکمت والے کی جانب سے ہے کہ جو سب مصلحتوں اور حکمتوں کو جانتا ہے حَمِيدٍ سراہا گیا ہے نعمتوں کے دینے کے جہت سے کہ ایک نعمت ان
نعمتوں میں سے قرآن ہے اور کفار جو انکار کرتے تھے تو رسول خدا صلعم کو رنج ہوتا تھا اسواسطے خدا تعالی واسطے تسلی خاطر حضرت کے فرماتا ہے کہ مَا يُقَالُ لَكَ
نہیں کہا جاتا ہے واسطے تیرے یعنی یہ کفار نہیں کہتے ہیں تجھکو إِلَّا مَا قَدْ قِيلَ مگر جو کچھ کہ تحقیق کہا گیا ہے لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ واسطے پیغمبروں کے پہلے تجھ سے کہ
انکو بھی انکے قوم کے آدمی جھٹلاتے تھے اور انکا انکار کرتے تھے پس ان کفار کی باتوں پر تو رنجیدہ مت ہو کہ إِنَّ رَبَّكَ تحقیق پروردگار تیرا لَذُو مَغْفِرَةٍ
البتہ صاحب بخشش کا ہے مومنین کے واسطے کہ انہوں نے نیت خالص سے خدا تعالی کی توحید کا اقرار کیا ہے اور رسول حق کی نبوت کے حق ہونیکا اعتقاد رکھتے ہیں وَذُو
عِقَابٍ أَلِيمٍ اور صاحب عذاب دکھ کا ہے کفار کے واسطے اور رسول حق کے اور قرآن عزیز کے جھٹلانیوالوں کے واسطے اور کہتے ہیں کہ کفار کہتے تھے کہ قرآن عجمی زبان میں یعنی عربی
کے سوا دوسری زبان میں کیوں نہیں نازل ہوا یا بعضا عربی ہوتا اور بعضا قرآن عجمی پس یہ آیت نازل ہوتی وَلَوْ جَعَلْنَاهُ اور اگر کرتے ہم اس قرآن کو کہ سب
کا بعض فضل اسیواسطے کہ اپنے قُرْآنًا أَعْجَمِيًّا قرآن عجمی سوا زبان عرب کے تو لَقَالُوا البتہ کہتے وہ کفار عرب کے لَوْلَا فُصِّلَتْ آيَاتُهُ کیوں نہیں تفصیل کیگئی
بیان کی گئی اسکی آیتیں زبان عربی میں کہ اسکو ہم سمجھیں ءَأَعْجَمِيٌّ کیا کلام عجمی ہے وَعَرَبِيٌّ اور عربی مخاطب یعنی جنپر نازل کیا گیا ہے وہ عربی ہیں اور کہتے ہیں کہ کیونکہ ہم

اسکو سمجھیں کہ ہماری زبان تو عربی ہے اور یہ قرآن عجمی ہے پس خدا تعالیٰ نے قرآن کو انکی زبان میں نازل کیا اور انکی ہی قوم میں سے پیغمبر کو بھیجا تاکہ حجت انپر تمام ہوجاوے
اور یہ جو کہتے ہیں کہ کتاب تو عجمی ہوا اور جن لوگوں پر نازل ہو وہ عربی ہوں یہ بھی زیادتی انکار اور کفر سے ہے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگوں سے کہ هُوَ وہ کتاب
لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا واسطے اُن لوگوں کے ہے کہ ایمان لائے ہیں هُدًى راہ دکھلانیوالی ہے طرف بہشت کے وَّشِفَاۗءٌ اور شفا دینے والی ہے مرضوں
ظاہر اور باطن کے اور یا یہ کہ شفا دینے والی شک اور شبہ کی بیماریوں سے ہے وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ اور جو لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ہیں فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ
بیچ کانوں اُنکے کے بوجھ اور سنگینی ہے کہ اپنا حال بہروں کا سا کرتے ہیں اور ہوش کے کانوں سے اسکو نہیں سنتے ہیں وَّهُوَ اور وہ کتاب عَلَيْهِمْ عَمًى
اوپر اُن کفار کے اندھی ہے یعنی پوشیدہ ہے کہ اسکی آیتوں کے دیکھنے سے اپنے تئیں اندھا کرتے ہیں یعنی اسکی آیتوں سے جو فائدہ حاصل نہیں کرتے ہیں پس گویا کہ بہرا
اور اندھا ہونا انکا اُسکے دیکھنے اور سننے کو منع کرتا ہے اُولٰۗىِٕكَ یہ لوگ جو کہ قرآن کے دیکھنے اور سننے سے اندھے اور بہرے ہیں يُنَادَوْنَ پکارے
جاتے ہیں مِنْ مَّكَانٍۢ بَعِيْدٍ مکان دور سے یعنی وہ لوگ اُسکے انکار اور نہ سمجھنے کی جہت سے ایسے ہیں کہ جیسے کوئی کسی کو مسافت بعید اور دور سے آواز کرتا ہے کہ
وہ نہ پکارنیوالے کو دیکھتا ہے اور نہ اُسکی آواز کو سنتا ہے مراد یہ ہے کہ جیسے کہ دور سے پکارنیوالی کی آواز کچھ فائدہ نہیں دیتی ہے ایسی ہی پڑھنا قرآن کا انکو کچھ فائدہ نہیں دیتا ہے
اور اب حضرت رسول خدا کی تسلی کے لئے فرماتا ہے کہ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ اور البتہ دی ہم نے موسیٰ کو کتاب توریت فَاخْتُلِفَ
فِيْهِ ۭ پس اختلاف کیا گیا بیچ اُسکے بعضوں نے تو اُس کتاب کا اعتبار کیا اور بعضوں نے نہیں کیا بلکہ جھٹلایا اُسکو جیسے کہ تیری قوم اے محمد صلعم قرآن میں اختلاف
کرتی ہے کہ بعضے تو اُسپر ایمان لاتے ہیں اور بعضے نہیں لاتے بلکہ اُسکو جھٹلاتے ہیں وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر نہ ہوتا سخن کہ پہلے گزر گیا ہے
تیری قوم کے مقدمہ میں مِنْ رَّبِّكَ پروردگار تیری کی طرف سے کہ خدا انکو عذاب کریگا جس وقت کہ تو اُنمیں موجود ہو اور انکا عذاب آخرت پر منحصر
رکھا ہے لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اُنکے عذاب کا اور جڑ سے اکھاڑ کر انکو پھینکدیتے دنیا ہی میں وَاِنَّهُمْ اور تحقیق کہ وہ کافرین
لَفِيْ شَكٍّ البتہ بیچ شک کے ہیں مِّنْهُ اُس قرآن سے مُرِيْبٍ کہ شک میں ڈالنے والا ہے اور اضطراب میں مع شک یعنی نہایت شک
اور ظن غالب انکا یہ ہے کہ قرآن جھوٹا ہے اور اب اللہ تعالیٰ حجت پکڑنے کے طور پر فرماتا ہے کہ مَنْ عَمِلَ صَالِحًا جو کوئی کام کرے نیک فَلِنَفْسِهٖ
پس واسطے نفس اُسکے کے ہے کہ اُسکا فائدہ اُسکے نفس کو ہوگا وَمَنْ اَسَاۗءَ اور جو کوئی بد کام کرے فَعَلَيْهَا پس اوپر اُس نفس کے ہے جزا اُسکی بدی کی
وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ اور نہیں ہے پروردگار تیرا ظلم کرنیوالا لِّلْعَبِيْدِ واسطے بندوں کے کہ موافق عمل کے جزا نہ دیوے اور ثواب کسی کی طاعت کا نہ دیوے
اور ایک شخص کے گناہ میں دوسرے کو سزا دیوے ایسا نہیں ہو سکتا اور کہتے ہیں کہ کفار قریش نے رسول خدا صلعم سے کہا کہ اگر تو پیغمبر راست گو ہے اور عذاب کا وعدہ ہم سے تو
کرتا ہے کہ قیامت میں تمکو عذاب ہوگا تو بتلا کہ قیامت کب ہوگی یہ آیت نازل ہوئی کہ اِلَيْهِ يُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ ۭ طرف اُس خدا کے پھیرا جاتا ہے جاننا قیامت کا یعنی
سوائے خدا کے اُسکو کوئی نہیں جانتا کہ وہ کب ہوگی وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ اور نہیں نکلتے ہیں پھل اور میوے اور حفص نے ثمرۃ پڑھا ہے یعنی نہیں نکلتا ہے کوئی پھل
مِّنْ اَكْمَامِهَا غلافوں اپنے میں سے وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰى اور نہیں حاملہ ہوتی ہے کوئی مادہ انسان اور حیوان کی وَلَا تَضَعُ اور نہ رکھے
باہر حمل کو پیٹ سے نکالکر کسی وقت اِلَّا بِعِلْمِهٖ ۭ مگر ساتھ علم اُس خدا کے کہ وہی جانتا ہے کہ دانہ پھل میں سے کس وقت نکلے گا اور کیا اُسکا مزہ ہوگا اور چھوٹا ہوگا یا
بڑا ہوگا اور کیا اُسکا رنگ ہوگا اور حمل میں نر ہے یا مادہ اور کسوقت وہ پیدا ہوگا ان سب کو خدا جانتا ہے اُسکے سوا اور کوئی نہیں جانتا اور ایسے ہی قیامت کا
علم بھی اُسی کو ہے اور سوائے اُسکے کوئی نہیں جانتا ہے وَيَوْمَ يُنَادِيْهِمْ اور جسدن کہ پکاریگا خدا اُن مشرکین کو اور سوال کریگا انکو ملامت کر کے کہ اَيْنَ
شُرَكَاۗءِيْ کہاں ہیں شریک میرے کہ جنکو تم اپنے گمان میں میرا شریک جانتے تھے تو قَالُوْٓا کہینگے وہ مشرکین کہ اٰذَنّٰكَ خبر کردی ہم نے تجھکو کہ مَا مِنَّا
مِنْ شَهِيْدٍ نہیں کوئی ہم میں سے گواہ کہ اُنکے شریک ہونیکی گواہی دیوے جس وقت کہ ہم اُنسے بیزار ہوئے انکا حال دیکھکر اور بعضے کہتے ہیں کہ ضمیر قالوا کی اُن شریکوں کی طرف
پھرتی ہے وہ شریک کہینگے کہ ہم میں سے کوئی انکی گواہی دینے والا نہیں ہے کہ ہم نے اُنسے تبرا کیا ہے اور تیرے واحد ہونیکا ہم اقرار کیا ہے وَضَلَّ عَنْهُمْ اور گم ہوا اُن سے
یعنی معبودوں سے مَّا كَانُوْا يَدْعُوْنَ وہ چیز کہ تھے پکارتے اور پرستش کرتے اسکو مِنْ قَبْلُ پہلے اس سے یعنی قیامت سے پہلے جو دنیا میں انکو پوجتے تھے وہ

نہ دیکھیں گے وَظَنُّوْا اور یقین کرینگے وہ مشرکین کہ مَا لَهُمْ نہیں ہے واسطے انکے مِّنْ مَّحِيْصٍ کوئی جگہہ بھاگنے کی عذاب سے اور ظن اسجگہہ بمعنی یقین کے
آیا ہے اور فرماتا ہے کہ لَا يَسْاَمُ الْاِنْسَانُ نہیں تھکتا ہے انسان کافر مِنْ دُعَآءِ الْخَيْرِ چاہنے بھلائی سے اس جہان میں مثل نعمت اور صحت اور فراغت کے وَ
اِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ اور اگر پہنچتی ہے اسکو بدی مثل محتاجگی اور بیماری اور پریشانی کے تو فَيَئُوْسٌ پس ناامید ہونیوالا ہے رحمت خدا سے قَنُوْطٌ بہت ظاہر
کرنیوالا ناامیدی کا رحمت خدا سے اور دعا کے قبول ہونے سے اور خدا سے بدگمان ہوتا ہے وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ اور اگر چکھاتے ہیں ہم اس کافر کو رَحْمَةً مِّنَّا بخشش
اپنے پاس سے مثل تونگری اور صحت کے مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ پیچھے سختی کے کہ پہنچی ہے اسکو مثل بیماری اور تنگدستی کے تو لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ البتہ
کہے کہ یہ بھلائی واسطے میرے ہے یعنے میں بسبب اپنے عمل کے اسکا مستحق ہوا ہوں اور یا یہ کہ یہ بھلائی ہمیشہ میرے واسطے ہے اور کبھی یہ دور نہوگی اور کہتا ہے کہ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ
اور نہیں گمان کرتا ہوں قیامت کو قَآئِمَةً قائم ہونیوالی یعنی قیامت نہوگی وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اور اگر پھیرا جاؤں میں اِلٰى رَبِّيْٓ طرف پروردگار
اپنے کے یعنی بالفرض اگر قیامت قائم ہو جیسے کہ تم مسلمان کہتے ہو اور مجھکو بھی زندہ کرکے اٹھاویں تو اِنَّ لِيْ تحقیق واسطے میرے عِنْدَهٗ نزدیک اس
خدا کے لَلْحُسْنٰى البتہ نیک تر حالت ہوگی اس حالت سے جو میں آج کے دن رکھتا ہوں اسواسطے کہ دنیا میں تو واسطے میرے استحقاق نعمتوں کا ثابت ہے آخرت
میں بھی میرے واسطے سب طرح کی نعمتیں ہونگی اسی قیاس پس حقتعالی جواب میں اسکے فرماتا ہے کہ فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا پس البتہ خبر دینگے ہم ان لوگوں کو کہ کافر
ہوئے وہ بِمَا عَمِلُوْا ساتھ اس چیز کے کہ عمل کیا ہے انہوں نے مثل شرک کے کہ جو موجب عذاب دائمی کا ہے یعنی وہ تو کہتے ہیں کہ آخرت میں بھی ہمارے واسطے نعمتیں ہونگی لیکن
ہم انکو عکس اسکا دکھلاوینگے کہ انکے اعمال بدکی جہت سے انکو ہمیشہ دوزخ میں جلاوینگے وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ اور البتہ چکھاوینگے ہم انکو مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ عذاب سخت
میں سے کہ ہرگز اس سے انکو نجات نہو وَاِذَآ اَنْعَمْنَا اور جسوقت کہ انعام کریں ہم اور دروازے نعمت کے کھولیں ہم عَلَى الْاِنْسَانِ اوپر آدمی ناشکری
کرنیوالے کے تو اَعْرَضَ منہ پھیر لیتا ہے شکر کرنے سے اور اس نعمت کے غرور میں نعمت دینے والے کو فراموش کرتا ہے وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ اور دور کرتا ہے جانب
اپنے کو شکر کرنے سے اور اقرار نہیں کرتا ہے اپنی نعمت دینے والے کی نعمتوں کا بسبب اپنے تکبر اور سرکشی کے وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ اور جسوقت پہنچے اسکو بدی مثل بیماری
اور تنگدستی کے تو فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ پس صاحب دعا بہت کا ہے کہ ہماری درگاہ کیطرف رجوع کرکے بڑی چوڑی دعائیں اس بدی کے دفع کرنیکے واسطے
کرتا ہے نہایت عاجزی اور زاری سے قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم ان کفار سے کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا تم نے یعنی اگر کچھ شعور رکھتے ہو تو خبر دو تم مجھکو کہ اِنْ كَانَ اگر
ہے وہ قرآن واقع میں مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ نزدیک خدا کے سے کہ اسکا بھیجا ہوا ہو ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ پھر کفر کیا ہو تم نے ساتھ اسکے بدون تامل اور ملاحظہ کے اسکے
معنی میں مَنْ اَضَلُّ کون زیادہ گمراہ ہو مِمَّنْ هُوَ اس شخص سے کہ وہ فِيْ شِقَاقٍۢ بَعِيْدٍ بیچ مخالفت دور کے ہے حق سے اور راہ نیک سے ہے یعنی تم سے
زیادہ کون گمراہ ہو کہ ہمیشہ تم مخالفت میں اسکے رہے ہو اور اسکو جھٹلاتے ہو اور انکار اسکا کرتے ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ ابو جہل نے جناب رسول خدا صلعم سے کہا کہ اے محمد کوئی
معجزہ دکھلاؤ کہ ہم تجھکو راست گو جانیں حضرت نے چاند کو دو ٹکڑے کیا ابوجہل نے کہا کہ اے قریش محمد نے ہمپر جادو کیا اور نہیں تو تم اطراف و جوانب میں آدمیونکو بھیجکر
دریافت کرواؤ جسوقت آدمیونکو روانہ کیا تو اطراف کے رہنے والوں نے چاند کے ٹکڑے ہونیکی خبر دی ابو جہل نے سنکر کہا کہ یہ وہ جادو ہے کہ تمام جہان میں پہنچ گیا ہے
حقتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ سَنُرِيْهِمْ قریب ہے کہ دکھلاویں ہم ان کفار مکہ کو اٰيٰتِنَا نشانیاں قدرت اپنی کی فِي الْاٰفَاقِ بیچ کناروں جہان کے
وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ اور بیچ نفسوں ان مکہ والوں کے یعنی ہم چاند کے ٹکڑے کرنے پر کفایت نکرینگے بلکہ مقرر اپنی قدرت کی علامتوں کو ان مکہ والوں اور نواح مکہ کے
رہنے والوں کو دکھلاوینگے حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ یہانتک کہ ظاہر ہو واسطے انکے اَنَّهُ الْحَقُّ تحقیق وہ رسول ہمارا حق ہے یعنی ہم اپنی توحید اور قدرت کی دلیلیں اور
علامتیں انکو دکھلاوینگے کناروں میں عالم کے اور آسمان اور زمین کے بیچ میں اور طرفوں میں مثل آفتاب کے اور ماہتاب کے اور ستاروں کے اور پہاڑوں کے اور دریاؤں کے اور درختوں کے اور حیوانوں کے
اور انکے نفسوں میں جو کچھ عجائب اور غرائب کاریگریاں ہیں انکو ہم دکھلاوینگے تاکہ جانیں کہ وہ حق ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ نشانیاں آفاق کی تو چاند گہن اور سورج گہن اور
زلزلہ اور بارش وغیرہ ہے اور انکے نفسوں میں کبھی بھوک ہونی اور کبھی پیاس ہونی اور کبھی سیری ہونی اور کبھی بیماری ہونی اور کبھی صحت ہونی اور کبھی تونگری
اور کبھی محتاجگی اور کبھی غصہ اور کبھی رضامندی اور کبھی خوف ہونا اور کبھی امنی اور مثل اسکے پس یہ بڑی نشانیاں اسکی قدرت کی ہیں کہ جو اسکی توحید پر

دلالت کرتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ دکھلائینگے ہم انکو دلیلیں جو دلالت کرتی ہیں محمدؐ کی نبوت کے صحیح ہونے پر طرف مکہ میں فتح ہونے قلعوں اور
شہروں کے اور بستیوں کے اُس کی نصرت کرکے ذوالفقار حیدر کرار سے اور بعد اُسکے مسلمانوں کی ملک سے جیسے کہ فتح ہونا روم کا اور فارس کا اور چین کا اور غالب ہونا تھوڑے
سے آدمیوں کا جماعت کثیر پر اور نازل ہونا لوگوں کا زبردستوں پر اور پھیل جانا دین اسلام کا تمام دنیا میں اور مراد بانفسہم سے فتح مکہ ہے بعد قتل اور قحط کے اور یہ فتح
آفاق اور انفس کی اسواسطے ہے کہ تا کہ جانیں باشندے ملکوں کے کہ باوجودیکہ وہ شخص اسقدر جماعت کثیر نہ رکھتا تھا اور ہمیشہ اسکے تھوڑے آدمی کفار کی جماعت کثیر پر
غالب ہوتے تھے وہ شخص بیشک اور بدون شبہ کے خدا کیجانب سے تائید اور مدد کیا گیا ہے اَوَلَمْ یَکْفِ بِرَبِّکَ کیا نہیں کفایت کرتا ہے پروردگار تیرا یہ استفہام
اقراری ہے یعنی کفایت کرتا ہے پروردگار تیرا تیرے واسطے اس امر میں کہ اَنَّہٗ عَلٰی کُلِّ شَیۡءٍ شَہِیۡدٌ تحقیق وہ خدا اوپر ہر چیز کے گواہ ہے یعنی اگر کفار تیری نبوت کا انکار
کرتے ہیں تو خدا تعالیٰ کافی ہے گواہ تیرے دعوے کے رسالت ہونیکا کہ اسکی گواہی سب چیزوں پر کفایت کرتی ہے اَلَاۤ اِنَّہُمۡ خبردار ہو کہ تحقیق وہ کفار فِیۡ
مِرۡیَۃٍ مِّنۡ لِّقَآءِ رَبِّہِمۡ بیچ شک کے ہیں ملاقات کرنے ثواب اور عذاب پروردگار اپنے سے قیامت کے روز اَلَاۤ اِنَّہٗ خبردار ہو کہ تحقیق وہ خدا
بِکُلِّ شَیۡءٍ مُّحِیۡطٌ ساتھ ہر چیز کے احاطہ کرنیوالا ہے اپنے علم اور قدرت سے کہ سب چیزوں کے ظاہر اور باطن کو تفصیل جانتا ہے سوجہ کہ کچھ اُسپر پوشیدہ نہیں ہے پس
احوال لوگوں کا اُسکو سب معلوم ہے موافق اعمال کے ہر ایک کو جزا اور سزا دیگا

سورۃ الشوریٰ

یہ سورہ مکی ہے مگر چار آیتیں اسمیں سے مدینہ میں نازل ہوئی ہیں
از انجملہ آیہ قل لا اسئلکم علیہ اجراً الا المودۃ فی القربیٰ چنانچہ ابن عباس سے منقول ہے اور اس سورہ میں ترپن آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی
سورہ حم عسق کو پڑھے خدا تعالیٰ قیامت میں اُسکے منہ کو مثل ماہ چہاردہم روشن کریگا اور اُسکو اپنے سامنے کھڑا کرکے کہیگا کہ اے بندہ میرے تونے حم عسق کو ہمیشہ پڑھا ہے
اور ثواب اُسکا تو نے نہیں جانا ہے کہ کیا ہے اور اگر تو اُسکے ثواب کو جانتا تو اُسکے پڑھنے سے تو کاہلی نہ کرتا اور لیکن میں تجھکو اُسکے پڑھنے کی جزا دیتا ہوں پس فرشتوں کو حکم کریگا
کہ اُسکو بہشت میں داخل کرو اور بہشت میں اُسکے واسطے محل ہے یاقوت سرخ کا اور اُسکے دروازے اور کنگرے اور روشندان سب یاقوت سرخ کے ہیں اور ایسا صاف اور لطیف ہے
وہ محل کہ باطن اُسکا اُسکے ظاہر میں دکھلائی دیتا ہے اور ظاہر اُسکا اُسکے باطن سے اور بہشت میں اُسکے واسطے دو حور العین ہیں اور ہزار حوریں لونڈیاں اور ہزار غلمان خدمتگار ہیں
جنکی تعریف خدا تعالیٰ نے قرآن میں کی ہے بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ حٰمٓ ﴿۱﴾ عٓسٓقٓ ﴿۲﴾ حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ معنی اُسکے
الحکیم المثیب العالم القادر القوی ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ حروف ہیں اسم اعظم کے جدا جدا کہ اُسکو پیغمبر یا امام مرکب کرتا ہے اور جس وقت
اس اسم سے خدا کو پکاریں تو قبول کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حم عسق نام قرآن کا ہے اور ابن جبیر سے منقول ہے کہ حا رحمٰن میں سے ہے اور میم مجید میں سے اور عین عالم میں سے اور سین قدوس
میں سے اور قاف قاہر میں سے اور یا اشارہ ہے طرف حکیم اور مجید اور علیم اور سمیع اور قدیر کے اور یا اشارہ ہے طرف صفت حلم اور مجد اور علم اور سنا اور قدرت کے اور بعضے کہتے
ہیں کہ یہ رمز ہے طرف اُن بخششوں کے کہ خدا تعالیٰ نے اپنے حبیب سید الانبیاء کو مرحمت فرمایا ہے حا سے تو حوض مراد ہے یعنی حوض کوثر کہ اُمت کے پیاسوں کو اُسسے پانی پلاوینگے
اور میم سے مراد ملک ممدود ہے کہ مشرق سے مغرب تک اُسکی اُمت کے تصرف میں آئے اور عین سے مراد عزت ہے اور سین سے مراد سنا اُس شہور کی ہے کہ کوئی شخص اُسکے مرتبہ کی بلندی کو
نہ پہنچے اور قاف سے مراد مقام محمود ہے کہ وہ قیامت میں شفاعت کبریٰ ہے اُسکی اور بعضے کہتے ہیں کہ حا حرب سے یعنی جنگ سے اشارہ ہے کہ درمیان قریش کے اور اُنکے دشمنوں کے
واقع ہوا اور میم ملک بنی اُمیہ ہے اور عین علو یعنی بلند ہونا عباسیوں کا ہے اور سین سنا اُس مہدی ہے یعنی بلندی مہدی کی اور قاف قوم عیسیٰ کی جو وقت کہ عیسیٰ
آسمان سے اُتر آئے اور رفاقت میں مہدی کی نصاریٰ کو قتل کریں اور اُنکے عبادت خانوں کو ڈھاویں اور کہتے ہیں کہ ایک شخص نے ابن عباس سے پوچھا کہ حم عسق سے کیا
مراد ہے کہا کہ میں تجھکو اُس سے خبر دیتا ہوں جان کہ یہ آیۃ ایک مرد کی شان میں ہے کہ نام اُسکا عبداللہ ہے کہ وہ بعضے نہروں پر مشرق کی نازل ہوا اور کنارہ پر نہر کے
دو شہر آباد کرے اسطرح سے کہ پانی نہر کا دونوں شہروں میں سے گزرے اور جس وقت خدا چاہے کہ ملک اُسکا اور اُسکے تابعین کو برباد کرے تو ایک شب کو آگ بھیجے کہ ایک
شہر تو تمام جلجائے اس طرح سے کہ کوئی اثر اُسکا باقی نہ رہے دوسرے روز آدمی اس شہر کے دوسرے شہر میں آ جائیں حقتعالیٰ اُن دونوں شہروں کو زمین میں دھسا دے اس طرح سے کہ
کوئی نشان اُنکا باقی نہ رہے پس یہی مراد ہے قول حق تعالیٰ حم عسق سے یعنی مقدر ہوا ہے عزم اور سنت اور قضا جانب حق تعالیٰ سے خراب ہونا ان دونوں شہروں کا اور یا
عین اشارہ ہے طرف عدل خدا کے اور سین طرف سکون کے اور قاف طرف وقوع عذاب کے واسطے ان دونوں شہروں کے یعنی مقدر ہوا ہے کہ عدل کے اعتبار سے جلدی ان دونوں

شہر پر عذاب واقع ہوا اور سوا اسکے اور اقوال بھی ہیں مگر انکے ذکر میں کچھ فائدہ نہیں ہے کَذٰلِکَ ایسے ہی یعنی جو کچھ کہ اس سورہ میں معنی ہیں ایسے ہی
یُوْحِیْٓ اِلَیْکَ وحی کرتا ہے طرف تیرے اور ابن کثیر نے بفتح حا پڑھا ہے یعنی وحی کیجاتی ہے طرف تیرے وَاِلَی الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِکَ اور طرف ان
لوگوں کے کہ پہلے تجھ سے تھے سارے پیغمبر یعنی طرف تیرے اور طرف تمام پیغمبروں کے وحی کرتا ہے اللّٰہُ الْعَزِیْزُ خدا کہ غالب ہے تمام چیزوں پر پس کوئی شخص اسکو وحی
کرنے سے بند نہیں کر سکتا ہے الْحَکِیْمُ حکمت والا ہے کہ موافق حکمت کے جو شخص کہ سزاوار وحی کا ہے اسکے پاس وحی کو بھیجتا ہے کہتے ہیں کہ اس سورہ میں جو بیان
توحید خدا کا اور قیامت کے تصدیق کرنیکا ہے اس سورہ کا مضمون ہر پیغمبر پر نازل ہوا ہے اسکی زبان میں لَہٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ واسطے اسی خدا کے ہے
جو کچھ کہ بیچ آسمانوں کے ہے وَمَا فِی الْاَرْضِ اور جو کچھ کہ بیچ زمین کے ہے یعنی سب اسکے ملک اور اسی کی پیدا کی ہوئی چیزیں ہیں وَھُوَ الْعَلِیُّ اور وہی
بلند مرتبہ ہے الْعَظِیْمُ بزرگ کوئی اسکی بلندی اور بزرگی کو نہیں پا سکتا ہے تَکَادُ السَّمٰوٰتُ قریب ہے کہ آسمان اسکی عظمت اور جلال کی
ہیبت سے یَتَفَطَّرْنَ پھٹ جائیں مِنْ فَوْقِھِنَّ اوپر اپنے سے آپس میں عرش سے آسمان دنیا تک وَالْمَلٰٓئِکَةُ یُسَبِّحُوْنَ اور تمام فرشتے
تسبیح کرتے ہیں بِحَمْدِ رَبِّھِمْ ساتھ تعریف پروردگار اپنے کے اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ مراد ان فرشتوں سے حاملان عرش ہیں کہ جو ہمیشہ
تسبیح خدا میں مشغول ہیں وَیَسْتَغْفِرُوْنَ اور بخشش چاہتے ہیں گناہوں سے درگاہ خدا میں لِمَنْ فِی الْاَرْضِ واسطے ان لوگوں کے کہ بیچ زمین کے
ہیں مومنین کے گروہ میں سے جو کہ گناہوں سے توبہ کرتے ہیں اَلَآ اِنَّ اللّٰہَ خبردار ہو کہ تحقیق خدا ھُوَ الْغَفُوْرُ وہی بخشنے والا بندوں کا ہے الرَّحِیْمُ
مہربان اپنے بندوں پر کہ انکی توبہ کو قبول کرتا ہے اور اپنے فرشتوں کو حکم کیا ہے بخشش چاہنے کا مومنین کے واسطے اور اب خدا تعالی کفار کا حال بیان کرتا
ہے کہ وَالَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا اور جن لوگوں نے کہ پکڑے ہیں یعنی مقرر کئے ہیں مِنْ دُوْنِہٖٓ سوائے اس خدا کے اَوْلِیَآءَ دوست کہ وہ بت ہیں معبود
مشرکوں کے اللّٰہُ حَفِیْظٌ عَلَیْھِمْ خدا نگہبان ہے اوپر انکے کہ انکے اعمال اور افعال اور اقوال کو سب جانتا ہے پس ہر ایک کو موافق اسکے اعمال کے جزا دیگا وَمَآ
اَنْتَ عَلَیْھِمْ اور نہیں ہے تو اوپر انکے اے محمد صلعم بِوَکِیْلٍ نگہبان یعنی تجھ پر واجب نہیں ہے کہ تو انکے اعمال اور افعال کی محافظت کرے پس انکے کفر اور عناد سے تو دلتنگ
مت ہو واسطے کہ تیرے ذمہ تو فقط ہمارے احکام کا پہنچانا اور راہ حق کو بتلا دینا ہے وَکَذٰلِکَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ پہلے پیغمبروں پر ہم نے وحی کی ہے ایسے ہی اَوْ
حَیْنَآ اِلَیْکَ وحی کی ہے ہم نے طرف تیرے قُرْاٰنًا عَرَبِیًّا قرآن عربی کہ تیری قوم کی زبان میں ہے لِّتُنْذِرَ تاکہ ڈراوے تو اس قرآن سے کہ
اُمَّ الْقُرٰی مکہ کو یعنی مکہ کے باشندوں کو اور مکہ کو ماں کل بستیوں کی اسواسطے فرمایا کہ وہ اصل سب زمین کی ہے اور اسکے نیچے سے سب زمین بچھائی گئی ہے پس فرماتا ہے خدا کہ ڈرا
تو مکہ والوں کو وَمَنْ حَوْلَھَا اور ان لوگوں کو کہ گرد اس مکہ کے ہیں تمام دنیا کے آدمی وَتُنْذِرَ اور ڈرا تو سب کو یَوْمَ الْجَمْعِ دن جمع ہونے سب کے سے یعنی قیامت
کے سے کہ لَا رَیْبَ فِیْہِ نہیں شک بیچ ہونے اسکے کے اور بعد اسکے کہ سب خلقت حساب سے فارغ ہو تو فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ ایک فرقہ بیچ بہشت کے روانہ ہو
بسبب اپنے ایمان اور طاعت اور عبادت کے اور وہ فرقہ مومنین کا ہے وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ اور ایک فرقہ انمیں سے بیچ دوزخ کے جاتا ہے بسبب کفر اور گناہوں کے اور عبد اللہ
بن مسعود سے روایت ہے کہ ایک روز رسول خدا صلعم اپنے دولتسرا سے باہر تشریف لائے اور دو کتابیں اپنے ہاتھوں میں لئے ہوئے تھے فرمایا کہ تو جانتا ہے کہ یہ کتاب کیا ہے میں نے عرض کی کہ میں
نہیں جانتا فرمایا کہ جو کہ میرے دست راست میں ہے اسمیں نام سب نیکوں کے ہیں جو بہشت میں جائینگے اور اس سے نہ کم ہیں اور نہ زیادہ اور یہ جو میرے دست چپ میں ہے اسمیں نام سب بدکاروں کے
ہیں جو کہ دوزخ میں جائینگے اور نہ اس سے کم ہیں اور نہ زیادہ ہیں اور یہ آیت تلاوت فرمائی فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَفَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے کہ حضرت صلعم
نے وقت خطبہ پڑھنے کے دونوں ہاتھوں کی مٹھیاں بند کرکے پوچھا تھا لوگوں سے کہ میری مٹھیوں میں کیا ہے لوگوں نے کہا کہ ہم نہیں جانتے تو فرمایا کہ میری داہنی مٹھی میں بہشتیوں کے
نام ہیں اور بائیں مٹھی میں دوزخیوں کے نام ہیں وَلَوْ شَآءَ اللّٰہُ اور اگر چاہتا خدا قہر اور جبر کرکے کہ سب مسلمان ہو جائیں تو لَجَعَلَھُمْ البتہ کر دیتا ان سب کو
بے اختیار کرکے اُمَّةً وَّاحِدَةً گروہ ایک اوپر حق کے وَلٰکِنْ یُّدْخِلُ مَنْ یَّشَآءُ اور لیکن داخل کرتا ہے جسکو چاہتا ہے مومنین میں سے فِیْ
رَحْمَتِہٖ بیچ رحمت اپنی کے کہ وہ داخل ہوا بہشت میں یعنی شرع کے احکام کی سب کو تکلیف دی پس جو کوئی کہ اپنے اختیار اور ارادہ سے ایمان لایا اور فرمانبرداری
اختیار خدا کی کی تو وہ بہشت میں داخل ہوا اور جس کسی نے اپنے اختیار سے کفر اور شرک کو قبول کیا اور فرمانبرداری خدا کی اختیار نہ کی تو وہ مستحق دوزخ کا ہوا اور اپنے نفس پر اس نے

ظلم کیا کفر کو اختیار کر کے وَالظّٰلِمُوْنَ اور ظلم کرنیوالے اپنے نفسوں پر مَا لَهُمْ نہیں ہے واسطے انکے مِّنْ وَّلِيٍّ کوئی دوست کہ کارساز انکا ہووے وَّلَا نَصِيْرٍ اور نہ
مدد کرنیوالا کہ عذاب کو اُنسے دفع کرے اور نہ ایسا کہ کفار توحید کا اقرار کریں اَمِ اتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِهٖ بلکہ پکڑے ہیں اُنہوں نے سوائے اُس خدا کے اَوْلِيَآءَ دوست کہ وہ
بت ہیں اور معبود ٹھہرا لئے ہیں کہ جنسے نفع اور ضرر کچھ حاصل نہیں ہو سکتا اور اگر ارادہ کریں کہ کوئی ایسا دوست اختیار کریں کہ وہ فائدہ انکو پہنچاوے اور ضرر کو اُنسے دور کرے فَاللّٰهُ
هُوَ الْوَلِيُّ پس خدا وہی دوست ہے ایسا کہ نفع پہنچاوے اور ضرر کو دور کرے اور سوائے اسکے اور کوئی ایسا نہیں ہے وَهُوَ يُحْيِ الْمَوْتٰى اور وہی زندہ کرتا ہے مردوں کو
اپنی قدرت سے نہ بت کہ جو معبود کفار کے ہیں وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ اور وہ اوپر ہر چیز کے قدرت رکھنے والا ہے بخلاف بتوں کے کہ وہ کسی چیز کی قدرت نہیں
رکھتے ہیں نہ نفع پہنچا سکتے ہیں اور نہ ضرر کو دور کر سکتے ہیں اور بعد اسکے پیغمبر کی حکایت کو بیان کرتا ہے نسبت بہ مومنین یعنی جو کچھ کہ پیغمبر صلعم نے مومنین سے کہا تھا اسکو بیان
کرتا ہے کہ وَمَا اخْتَلَفْتُمْ اور وہ چیز کہ اختلاف کیا ہے تم نے اے مومنین فِيْهِ بیچ اسچیز کے کافروں سے مِنْ شَيْءٍ کسی قسم سے امر دین میں یا دنیا میں فَحُكْمُهٗ
پس حکم اسکا سپرد کیا گیا اِلَى اللّٰهِ طرف خدا کے ہے یعنی قیامت کے دن جو خدا تعالیٰ عدالت کریگا تو اس روز اسکی حقیقت کا حکم کریگا کہ حق ہے یا باطل اور مراد اس سے
یہ ہے کہ حق والوں کو اُس روز ثواب بخشیگا اور باطل پر ہونیوالوں کو عذاب کریگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ متشابہ کی تاویل میں جو تم اختلاف کرتے ہو پس رجوع کرو طرف محکم
کے کتاب خدا میں سے اور یا یہ کہ اسمیں جو تم نزاع اور جھگڑا کرتے ہو اُس مقدمہ میں رجوع طرف پیغمبر کے کرو کہ وہ اسمیں حکم دے ذٰلِكُمُ اللّٰهُ وہ خدا کہ حقیقت حکم کی جانتا ہے
رَبِّيْ پروردگار میرا ہے عَلَيْهِ اوپر اسکے نہ اسکے غیر پر تَوَكَّلْتُ توکل کیا میں نے جمیع امور میں اور دشمنوں کے رد کرنے میں وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ اور طرف اسی کے
رجوع کرتا ہوں میں سب کاموں میں فَاطِرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پیدا کرنیوالا آسمانوں کا اور زمین کا جَعَلَ لَكُمْ پیدا کئے واسطے تمہارے مِّنْ اَنْفُسِكُمْ
نفسوں تمہارے سے یعنی تمہارے نفسوں کی جنس سے اَزْوَاجًا جوڑے کہ اُنسے اُنس پکڑو اور وہ عورتیں تمہاری ہیں کہ اُنسے اولاد کو حاصل کرو وَّمِنَ الْاَنْعَامِ اور چوپاؤں
میں سے پیدا کئے واسطے تمہارے اَزْوَاجًا جوڑے ہر قسم کے کہ وہ نر اور مادہ اونٹ کے ہیں اور نر اور مادہ گوسفند کے ہیں اور نر اور مادہ گائے اور بھینس کے ہیں اور نر اور مادہ بکری
کے ہیں کہ تم اُنسے فائدہ حاصل کرو يَذْرَؤُكُمْ پیدا کرتا ہے تمکو اور چوپاؤں کو فِيْهِ بیچ اسکے یعنی اُسوجہ کے کہ ذکر کی گئی ہے پیدا کرنے جوڑوں کے اور یعنی فی کے ظاہر کرنے خلقت کے ہیں
پیدا کرنے اور ضمیر فیہ کی طرف جعل کے پھرتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ بہت اور کثرت سے کرتا ہے تمکو کہ تمہارے نفسوں سے تمہارے جوڑے پیدا کئے اور چوپاؤں کے
جوڑے پیدا کئے تاکہ نسل اور اولاد کثرت سے ہو لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ نہیں ہے مانند اسکے کوئی شے نہ ذات میں نہ صفات میں کہ پیدا کرے آسمان کو اور زمین کو اور خلقت
کی کثرت کرے جوڑے بنا کر اور نہ کسی کے مشابہ اور مانند اور کاف مثل پر زائد ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مانند نہیں ہے اور مثل صفت کے معنی میں ہے وَهُوَ السَّمِيْعُ اور وہ سننے والا
ہر چیز کا ہے جو کہ قابل سننے کے ہے الْبَصِيْرُ دیکھنے والا ہر چیز کا ہے جو کہ قابل دیکھنے کے ہے باوجود اسکے کہ کسی کی مثل نہیں ہے یعنی باوجودیکہ کوئی چیز اسکے مشابہ اور مانند نہیں
ہے لیکن پھر دیکھتا ہے اور سنتا ہے لَهٗ مَقَالِيْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ واسطے اسی کے کنجیاں ہیں آسمانوں کی اور زمین کی یعنی خزانہ آسمان کا کہ وہ بارش
باران ہے اور خزانہ زمین کا کہ وہ زراعت ہے اور وہ موجب روزی کے ہیں یہ سب اسکے قبضہ اور قدرت میں ہیں يَبْسُطُ الرِّزْقَ کشادہ کرتا ہے روزی کو لِمَنْ
يَّشَآءُ واسطے جس شخص کے چاہتا ہے موافق مصلحت کے وَيَقْدِرُ اور تنگ کرتا ہے جسکے واسطے چاہتا ہے موافق مصلحت کے اِنَّهٗ تحقیق کہ وہ بِكُلِّ شَيْءٍ
ساتھ ہر چیز کے خواہ کشادہ کرنا روزی کا ہو خواہ تنگ کرنا عَلِيْمٌ جاننے والا ہے روزی کے استحقاق کو کہ کسقدر ہر ایک کو چاہئے اور اب خدا تعالیٰ نعمت دین کو بیان کرتا ہے
شَرَعَ لَكُمْ مِّنَ الدِّيْنِ ظاہر کیا اور بیان کیا خدا نے واسطے تمہارے دین کہ جسکو اختیار کرو اور راہ حق پاؤ مَا وَصّٰى بِهٖ اس چیز کو کہ وصیت کی
ساتھ اسکے نُوْحًا نوح کو یعنی اُس دین کو تمہارے واسطے بیان کیا کہ جس دین کی وصیت نوح کو کی تھی کہ جس دین میں خبر نہیں ہے وَّالَّذِيْٓ اَوْحَيْنَآ
اِلَيْكَ اور وہ دین ہے کہ وحی کی ہے ہم نے طرف تیرے اے محمد صلعم وَمَا وَصَّيْنَا بِهٖٓ اور وہ چیز یعنی وہ دین کہ وصیت کی ہمنے ساتھ اس دین کے اِبْرٰهِيْمَ
وَمُوْسٰى وَعِيْسٰٓى ابراہیم کو اور موسیٰ کو اور عیسیٰ کو یعنی خدا نے ظاہر کیا ہے اور بیان کیا ہے واسطے تمہارے اصول دین کو کہ وہ شریک ہے درمیان نوح اور محمد کے اور ان پیغمبروں کے
جو درمیان اُن دونوں کے ہوئے ہیں اور وہ اصول دین کے توحید خدا کی ہے اور اعتقاد کرنا تمام پیغمبروں کی نبوت اور انکی کتابوں کا اور روز قیامت کا اور مضمون اس وصیت کا اَنْ اَقِيْمُوا الدِّيْنَ
یہ ہے کہ قائم کرو تم دین کو کہ وہ اعتقاد کرنا ہے اصول دین کا وَلَا تَتَفَرَّقُوْا فِيْهِ اور نہ فرقہ فرقہ ہو تم بیچ اس دین کے اور اختلاف مت کرو تم دین میں كَبُرَ بڑا اور دشوار

ع ۲

اور بھاری ہے عَلَى الْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ اوپر مشرکین کے وہ امر کہ بلاتا ہے تو انکو اِلَيْهِ طرف اس امر کے کہ وہ توحید خدا کی ہے اور بیزاری شرک سے اَللّٰهُ
يَجْتَبِي إِلَيْهِ خدا کھینچتا ہے طرف اپنے یا دین کے مَنْ يَشَاءُ جسکو چاہتا ہے ان لوگوں میں سے کہ فرمانبرداری اسکی کرتے ہیں اور یا یہ کہ برگزیدہ کرتا ہے واسطے پیغمبری
کے جسکو چاہتا ہے سزاوار اسکے پاکر جیسے کہ تجھکو پیغمبر کیا وَيَهْدِي اور رہنمائی کرتا ہے توفیق بخش کر إِلَيْهِ طرف اس دین حق کے مَنْ يُنِيبُ اس شخص کو کہ رجوع
کرے طرف حق کے وَمَا تَفَرَّقُوا اور نہ متفرق ہوئے وہ مذہبوں والے پیغمبروں کی امتوں کے آدمی مثل عاد اور ثمود اور ایکہ کے اور مانند انکے یعنی یہ لوگ دین سے نہیں پھرے
إِلَّا مِنْ بَعْدِ مَا جَاءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اسکے کہ آیا انکے پاس علم پیغمبروں کی خبر دینے کا اور پیغمبروں کا علم انکو ہوا اور معجزے انکے دیکھے جو کہ دلالت کرتے ہیں پیغمبروں کے
دعووں کی راستی پر اور اے محمد ان کفار نے نہیں اختلاف کیا ہے تجھ میں مگر بعد اسکے کہ انکو علم ہوا تھا تیری نبوت کا لیکن حسد اور عناد سے انہوں نے تامل نہیں کیا اور یہ لوگ وہ
متفرق ہوتے ہیں بَغْيًا واسطے ظلم کے اور حد سے گزر جانے کے بَيْنَهُمْ درمیان اپنے اور یا واسطے طلب کرنے جاہ اور ریاست کے اور یا واسطے حسد پیغمبر کے اور
بغیاً مفعول لہ واقع ہوا ہے وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ اور اگر نہ ہوتا کلمہ عذاب کا کہ پہلے گزر گیا ہے عذاب کی ڈھیل میں مِنْ رَبِّكَ پروردگار تیرے کی طرف سے
إِلَىٰ أَجَلٍ مُسَمًّى طرف ایک مدت نام رکھی گئی کے کہ عذاب انکا قیامت پر منحصر رکھا ہے تو لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ البتہ حکم کیا جاتا درمیان انکے کہ ان کافروں کے
بیخ کنی کیجاتی اور سب ہلاک کئے جاتے وَإِنَّ الَّذِينَ أُورِثُوا الْكِتَابَ اور تحقیق جو لوگ کہ وارث کئے گئے ہیں کتاب کے یعنی دئیے گئے ہیں قرآن مِنْ بَعْدِهِمْ
پیچھے انکے یعنی پیچھے امتوں گزری ہوئی سے کہ وہ قوم نوح کی اور ابراہیم کی اور موسیٰ کی اور عیسیٰ کی ہیں بعد انکے باپ اور دادوں کے قرآن انکے پاس آیا اور یا مشرکین
مراد ہیں کہ بعد یہود اور نصاریٰ کے قرآن انپر نازل ہوا یہ سب لَفِي شَكٍّ مِنْهُ البتہ بیچ شک کے ہیں اس قرآن سے یا دین حق سے یا پیغمبر سے مُرِيبٍ
کہ نہایت شک میں ڈالنے والا ہے یعنی ظن غالب انکا یہ تھا کہ قرآن یا دین حق حق نہیں ہے فَلِذَٰلِكَ پس واسطے اس متفرق ہونے اور اختلاف کرنے انکے
کے فَادْعُ پس بلا تو اے محمد صلعم لوگوں کو طرف اتفاق اور الفت کے کہ یہ تفرقہ اور خلاف انسے دور ہو وَاسْتَقِمْ اور مستقیم رہ تو پہنچانے پر احکام ہمارے کے
كَمَا أُمِرْتَ جیسے کہ حکم کیا گیا ہے تو وَلَا تَتَّبِعْ أَهْوَاءَهُمْ اور نہ پیروی کر تو خواہشوں انکے کی اور انکے آرزوں باطل کی اور منقول ہے کہ ولید بن مغیرہ نے
جناب رسالت پناہ سے کہا کہ اپنے دین سے تو پھر جا تا کہ تمام مال اپنا تجھکو بخشوں اور شیبہ بن عتبہ نے کہا کہ اگر تو اپنے دین سے پھر جاے تو میں اپنی بیٹی تیرے نکاح میں دوں
حقتعالیٰ نے یہ آیت نازل کی کہ تو لوگوں کو حق کی طرف بلانے پر ثابت قدم رہ اور دین اسلام پر قائم رہ اور لوگوں کی خواہشوں کی پیروی مت کر وَقُلْ آمَنْتُ
اور کہہ تو ایمان لایا ہوں میں بِمَا أَنْزَلَ اللَّهُ ساتھ اسچیز کے کہ نازل کی ہے خدا نے مِنْ كِتَابٍ جنس کتاب سے یعنی جو کتاب کہ خدا نے پہلے پیغمبروں پر اور مجھ پر نازل
کی ہے ان کتابوں پر میں ایمان لایا ہوں اور ان کتابوں میں حکم ہے خدا کے واحد جاننے کا اور شرک سے بیزاری کرنیکا پس میں کیونکر تمہاری پیروی کروں وَأُمِرْتُ
اور حکم کیا گیا ہوں میں خدا کی جانب سے لِأَعْدِلَ کہ عدل کروں میں اور مساوات اور برابری رکھوں میں بَيْنَكُمُ درمیان تمہارے کہ اعلیٰ اور ادنیٰ اور اشراف اور
اجلاف کو سب کو خدا کی توحید کیطرف بلاؤں اور احکام شرع کے پہنچانے میں کچھ کوتاہی نہ کروں اور کہہ تو اے محمد صلعم انکے کہ تم اقرار کرتے ہو کہ اللَّهُ رَبُّنَا
وَرَبُّكُمْ خدا پروردگار ہمارا ہے اور پروردگار تمہارا اور یہ اسواسطے فرمایا کہ وہ کہتے تھے کہ بید اگر نہوا لا خدا ہے پس اسواسطے حکم دیا کہ کہہ تو کہ پروردگار ہمارا اور
تمہارا ایک ہے لَنَا أَعْمَالُنَا واسطے ہمارے جزا اعمال ہمارے کی وَلَكُمْ أَعْمَالُكُمْ اور واسطے تمہارے جزا اعمال تمہارے کی ہے لَا حُجَّةَ بَيْنَنَا
وَبَيْنَكُمُ نہیں جھگڑا ہے درمیان ہمارے اور درمیان تمہارے اسواسطے کہ جو حق ہے وہ ظاہر ہو رہا ہے پس اگر طرف اختلاف کے کوئی رغبت کرے تو یہ شورہ پشتی ہے
اللَّهُ يَجْمَعُ بَيْنَنَا خدا جمع کریگا درمیان ہمارے قیامت کے دن اور ہمارا بدلا تم سے لیگا وَإِلَيْهِ الْمَصِيرُ اور طرف اسی کے ہے جگہ پھرنے سب خلقت کی واسطے
جزائے اعمال کے کہ مومنوں کو بہشت کے بلند درجوں میں داخل کریگا اور باطل والوں کو آتش دوزخ میں جلاویگا وَالَّذِينَ يُحَاجُّونَ اور جو لوگ کہ جھگڑا کرتے ہیں پیغمبر سے
اور مسلمانوں سے فِي اللَّهِ بیچ دین خدا کے مِنْ بَعْدِ مَا اسْتُجِيبَ لَهُ بعد اسکے قبول کر لیا گیا ہے واسطے اس دین کے یعنی بعد اسکے کہ لوگ اسلام میں داخل ہو گئے ہیں مراد ہیں
یہود اور نصاریٰ ہیں کہ پہلے تو رسول خدا کی اوصاف توریت اور انجیل میں دیکھ کر ایمان لاتے تھے اور جب حضرت پیغمبر ظہور کر آئے تو حسد کی جہت سے ایمان نہ لائے حُجَّتُهُمْ دَاحِضَةٌ
حجت انکی باطل ہونیوالی ہے نبوت کے رد کرنیں عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار انکے کے بعد واضح ہونے دلیلوں راستی نبوت کے حجت اور تکرار انکا محض عناد اور حسد

ہے وَعَلَیْہِمْ غَضَبٌ اور اوپر اُن لوگوں کے غضب ہے خدا کا بسبب اسکے کہ وہ حق کے باطل کرنیکے درپے ہیں وَلَہُمْ عَذَابٌ شَدِیْدٌ اور واسطے انکے عذاب
سخت ہے کہ وہ آتش دوزخ ہے اور کہتے ہیں کہ جھگڑا انکا یہ تھا کہ وہ کہتے تھے کہ ہماری کتاب تمہاری کتاب سے پہلے ہے اور پیغمبر ہمارا تمہارے پیغمبر سے پہلے ہے پس ہم تم سے بہتر ہیں
اَللّٰہُ الَّذِیْ خدائے حق وہ شخص ہے کہ اَنْزَلَ الْکِتٰبَ نازل کیا ہے اُس نے کتابوں کو یعنی ہر ایک کتاب کو یا قرآن کو بِالْحَقِّ ساتھ حق کے یعنی ساتھ راستی
کے کہ جس چیز کی وہ خبر دیتا ہے گزشتہ اور آئندہ کی سب سچ ہے وَالْمِیْزَانَ اور ترازو کو نازل کیا ہے یعنی شرع کے طریق کو کہ وہ حقیقی عدالت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ
مراد ترازو سے یہی ترازو ہے کہ جسکا رواج دنیا میں ہے اور مراد اُسکے نازل کرنیسے تعلیم کرنا اُسکا ہے کہ وزن کرنیکی کیفیت سکھلاتی تاکہ بائع اور مشتری کو نقصان نہو وَمَا
یُدْرِیْکَ اور کس چیز نے جتلایا تجھکو قیامت کے حال کو لَعَلَّ السَّاعَۃَ شاید کہ قیامت یعنی آنا اُسکا قَرِیْبٌ نزدیک ہو اور لعل کلامِ خدا میں
یقین کے معنی میں ہے یعنی البتہ قیامت نزدیک ہے پس پیروی کتاب خدا کی کرو اور اُسکی شرح پر کہ محض عدل ہے عمل کرو اور حکمت قیامت کے پوشیدہ کرنیمیں یہ ہے کہ بندے
ہمیشہ خوف کرتے رہیں اور ذکر خدا میں مشغول ہوں اور اگر وقت قیامت کا معلوم ہوتا تو قیامت سے پہلے گناہ ہو سکے کرنے میں دلیری کرتے اس نیت سے کہ توبہ کر لیں گے
یَسْتَعْجِلُ بِہَا جلدی کرتے ہیں ساتھ اُس قیامت کے ہنسی اور ٹھٹھے کی راہ سے الَّذِیْنَ لَا یُؤْمِنُوْنَ بِہَا وہ لوگ کہ نہیں ایمان لاتے ہیں ساتھ اُسکے اور اُسکے آنیکو
سچ نہیں جانتے ہیں وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اور جو لوگ کہ ایمان لاتے ہیں خدا پر اور پیغمبر کو راست گو جانتے ہیں وہ مُشْفِقُوْنَ مِنْہَا ڈرنیوالے ہیں اُس قیامت سے
بسبب معلوم ہونے اپنے فعلوں کے انجام کے کہ دیکھئے نجات ہوگی یا نہیں وَیَعْلَمُوْنَ اَنَّہَا الْحَقُّ اور جانتے ہیں وہ کہ تحقیق وہ قیامت حق ہے کہ ضرور آنیوالی ہے
اَلَآ اِنَّ الَّذِیْنَ خبردار ہو کہ تحقیق وہ لوگ کہ یُمَارُوْنَ شک کرتے ہیں اور جھگڑتے ہیں فِی السَّاعَۃِ بیچ آنے قیامت کے لَفِیْ ضَلٰلٍ بَعِیْدٍ
البتہ بیچ گمراہی دور کے ہیں حق سے کہ کتابیں سب انبیا کی اُسکے ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور جو شخص کہ اول بار پیدا کرتا ہے کیا دوسری مرتبہ وہ زندہ نہیں کر سکتا اَللّٰہُ
لَطِیْفٌ خدا مہربان ہے بِعِبَادِہٖ ساتھ بندوں اپنے کے اور یا یہ کہ وہ بینا ہے اور باریک بین ہے ساتھ بھیدوں بندوں اپنے کے کہ اُنکے دلوں کی باتوں کو سب
جانتا ہے اور مراد اس سے یہ ہے کہ فائدہ پہنچانیوالا ہے اپنے بندوں کو اس وجہ سے کہ دریافت کرنا اُسکا نہایت باریک ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ لطف کے معنی یہ ہیں کہ نعمت اپنی قدر کے
موافق دیوے اور شکر بندہ کا قدر کی موافق چاہتا ہے اور متکلمین کی اصطلاح میں لطف اُس فعل کو کہتے ہیں کہ بندہ اُسکے سبب سے طاعت کے قریب ہے اور گناہوں سے دور ہو اپنے
اختیار کی جہت سے اور جو لطف کہ باعتبار طاعت کے ہو اُسکو توفیق کہتے ہیں اور اگر گناہ کا منع کرنیوالا ہو اُسکو عصمت کہتے ہیں اور بعضے لطیف کے معنی اسطرح بیان کرتے ہیں
کہ علم اُسکا گھیرنیوالا مصلحتوں کی باریکیوں کا ہو اور حکمت اُسکی شامل فائدوں اور نفعوں کو ہو اور اسی مقام سے ہے کہ یَرْزُقُ مَنْ یَّشَآءُ روزی دیتا ہے جسکو چاہتا ہے
موافق مصلحت پوشیدہ کے پس خاص کرتا ہے ہر بندہ کو ایک قسم کی نعمت کے ساتھ کہ موافق حکمت کے ہو کہ کسیکو فرزند عطا کرتا ہے اور کسیکو تونگری بخشتا ہے اور کوئی اُسکے
احسان سے خالی نہیں ہے اگرچہ مرتبوں میں نعمت دینے کے فرق ہو کہ کسی کو زیادہ بخشے اور کسیکو کم وَہُوَ الْقَوِیُّ اور وہ زبردست ہے مہربانی اور لطف کرنے میں
الْعَزِیْزُ غالب ہے اپنے ارادہ میں کہ ہرگز مغلوب نہیں ہو سکتا ہے مَنْ کَانَ یُرِیْدُ جو شخص ہووے کہ ارادہ کرے دنیا میں حَرْثَ الْاٰخِرَۃِ کھیتی
آخرت کا کہ موجب ثواب آخرت کا ہے تو نَزِدْ لَہٗ فِیْ حَرْثِہٖ زیادہ کرینگے ہم واسطے اُسکے بیچ کھیتی اُسکی کے کہ اُسکو ایک کی عوض میں ستر دیوینگے وَمَنْ
کَانَ یُرِیْدُ اور جو شخص کہ ہووے کہ ارادہ کرے حَرْثَ الدُّنْیَا کھیتی دنیا کا کہ مقصود اصلی اُسکا حاصل ہونا نعمت کا دنیا میں ہو تو نُؤْتِہٖ مِنْہَا دینگے
ہم اُسکو اس کھیتی دنیا میں سے موافق مصلحت اور حکمت کے جسقدر کہ واسطے اُسکے مقدر ہے نہ جسقدر کہ وہ چاہے وَمَا لَہٗ فِی الْاٰخِرَۃِ اور نہیں ہے واسطے اُسکے بیچ
آخرت کے مِنْ نَّصِیْبٍ کوئی حصہ ثواب میں سے اور کہتے ہیں کہ یہ آیت جہاد کرنیوالوں کے حق میں نازل ہوتی ہے کہ بعضے اُن میں سے منافق تھے وہ غنیمت لینے کے
ارادہ سے جہاد کرتے تھے اور جو کہ مومنین خالص تھے وہ بقصدِ ثواب جہاد کرتے تھے پس غنیمت کے طلب کرنیوالوں کو تو وہی حصہ اُنکا مال غنیمت کا ملتا تھا اور آخرت کے طلب
کرنیوالوں کو غنیمت کا حصہ بھی ملتا تھا اور آخرت کا ثواب بھی ملتا تھا اور جناب رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی آخرت کی نیت سے کام کرے حقتعالی دنیا میں تمام پراگندگیاں اور
پریشانیاں اُسکی جمع کرے اور اُسکے غیر سے اُسکو بے پروا کرے اور دنیا اُسکی طرف رخ کرے اور جو کوئی دنیا کی نیت سے کام کرے خداتعالی اُسکی جمعیت کو پریشان کرے اور فقیری اور
محتاجگی اُسکے آگے آئے اور دنیا میں سے اُسکو کچھ نہ پہنچے مگر جو کچھ کہ واسطے اُسکے مقدر ہو چکا ہے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ مال اور پسر کھیتی دنیا کی ہیں اور عمل نیک کھیتی

آخرت کی ہے اور دوسری ملتیں فرمایا ہے کہ جو کوئی ارادہ کرے کسی بات کا واسطے فائدہ دنیا کے تو نہیں ہے واسطے اسکے کوئی حصہ آخرت میں ثواب میں سے اور جو کوئی ارادہ
کرے اس سے آخرت کی بھلائی کا تو دیگا اسکو خدا خوبی دنیا اور آخرت کی اور اب خدا تعالیٰ کفار کو جھڑکتا اور توبیخ کرتا ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ اَمْ لَهُمْ شُرَكَاءُ بلکہ واسطے
اُن کافروں کے شریک ہیں شیاطین میں سے گناہوں کے کہ انہیں کی شَرَعُوا لَهُمْ پیدا کیا ہے انہوں نے واسطے اُن کفار کے اور مقرر کیا ہے یعنی نیک دونوں میں آراستہ کیا ہے
مِنَ الدِّينِ دین باطل میں سے مَا لَمْ يَأْذَنْ بِهِ اللَّهُ اس چیز کو کہ نہیں اذن دیا ہے ساتھ اسکے خدا نے مثل شرک اور انکار قیامت کے اور عمل کرنا خاص واسطے
دنیا کے وَلَوْلَا كَلِمَةُ الْفَصْلِ اور اگر نہ ہوتا سخن فیصلہ کا کہ سابق ہو گیا ہے اور خدا تعالیٰ نے پہلے اس سے حکم دیا ہے عذاب کی تاخیر کا کہ فیصلہ خلقت کا قیامت پر
رکھا ہے اور اس امت کا عذاب آخرت میں منحصر رکھا ہے اگر یہ سخن پہلے سے نہ ہو لیا ہوتا تو لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ البتہ حکم کیا جاتا درمیان اُن کافروں کے اور اُنکے شریکوں کے اور
ہر ایک موافق اپنے عمل کے سزا پاتا وَإِنَّ الظَّالِمِينَ اور تحقیق جو لوگ کہ ظلم کرنیوالے ہیں اپنے نفسوں پر کفر کر کے لَهُمْ واسطے انکے قیامت میں عَذَابٌ أَلِيمٌ
عذاب دردناک ہے کہ کبھی کم نہ ہوگا تَرَى الظَّالِمِينَ دیکھیگا تو اے محمد صلعم ظلم کرنیوالوں کو قیامت میں کہ مُشْفِقِينَ ڈرنیوالے ہونگے مِمَّا كَسَبُوا جزا اس چیز
کی سے کہ کسب کیا ہے اُنہوں نے دنیا میں کہ قسم قسم کے اعمال بد کئے ہیں وَهُوَ وَاقِعٌ بِهِمْ اور وہ جزا واقع ہونیوالی ہے ساتھ اُنکے خواہ اس سے وہ ڈریں خواہ نہ ڈریں کہ بہت ڈرنا
اور خوف کرنا عذاب کو دفع نہ کریگا وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں اُنہوں نے نیک وہ لوگ فِي رَوْضَاتِ
الْجَنَّاتِ بیچ باغوں بہشتوں کے ہونگے اور روضہ اُس زمین کو کہتے ہیں کہ کثرت روئیدگی سے سبز ہو اور جنت اُس زمین کو کہتے ہیں کہ جسمیں بڑے بڑے درخت
کثرت سے ہوں پس مومنین صالحین اُس مقام دلکش اور خوشتر میں ہونگے لَهُمْ واسطے اُنکے اُن بہشتوں میں مَا يَشَاءُونَ وہ چیز ہوگی کہ چاہینگے وہ اور آرزو
کرینگے وہ عِنْدَ رَبِّهِمْ نزدیک پروردگار اپنے کے کہ اسکے قبضہ قدرت میں سب کچھ ہے ذَٰلِكَ وہ یعنی جو کہ مذکور ہوا ہے بہشتوں میں داخل ہونا اور موافق اپنی
خواہش کے نعمتیں پانی هُوَ الْفَضْلُ الْكَبِيرُ وہی ہے فضل بڑا اور نعمت بیشمار کہ جسکے مقابلہ میں نعمت دنیا فانی کی نہایت حقیر اور بے اعتبار ہے ذَٰلِكَ یہ
ثواب بڑا الَّذِي يُبَشِّرُ اللَّهُ وہ چیز ہے کہ خوشخبری دیتا ہے خدا ساتھ اسکے عِبَادَهُ الَّذِينَ آمَنُوا بندوں اپنوں کو جو کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا
الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے ہیں اُنہوں نے نیک اور کشاف وغیرہ تفاسیر اہلسنت میں منقول ہے کہ ایک روز انصار اپنا فخر بیان کرتے تھے قریش اور ابن عباس نے
اور ایک روایت میں ہے کہ عباس نے انصار کو کہا کہ ہمکو تمپر بزرگی اور فضیلت ثابت ہے اور رسولخدا نے یہ سنا تو انصار کی مجلس میں تشریف لائے اور فرمایا کہ اے گروہ انصار کیا تم
ذلیل نہ تھے کہ خدا تعالیٰ نے میرے واسطے تمکو عزیز اور عزت دار کیا انصار نے کہا کہ ہاں یا رسولخدا پھر فرمایا کہ کیا تم گمراہ نہ تھے کہ خدا تعالیٰ نے میرے سبب سے تمکو راہ حق پر لایا انصار نے کہا کہ
ہاں یا رسولخدا پھر فرمایا کہ جواب اسکا کیوں نہیں دیتے ہو انصار نے کہا کہ کیا کہیں یا رسولخدا فرمایا کہ میرے جواب میں بیان کرو کہ کیا تیری قوم نے تجھکو نہیں نکالا یا تھا تیرے وطن سے اور ہم نے تجھکو
جگہ دی اور اپنے پناہ میں لائے اور کیا تیری قوم نے تجھکو جھٹلایا نہ تھا اور ہم نے تجھکو سچا کیا اور پیغمبر برحق جانا اور تیری قوم نے کیا تیری نصرت سے ہاتھ نہیں اٹھایا تھا اور ہم نے
تیری نصرت کی اور اسیطرح سے حضرت انصار کے اوصاف نیک بیان کرتے تھے کہ وہ لوگ متوجہ ہو کر دوزانو بیٹھے اور عرض کی کہ یا رسولخدا جان اور مال ہمارا تمپر فدا ہو جو کچھ
مال ہم رکھتے ہیں وہ خدا اور رسول کا ہے اگر اجازت فرماؤ تو ہم اپنے مالوں کو بخوشی خاطر حضرت کے خادموں کے سپرد کریں تاکہ اپنی احتیاج اور ضرورت میں اسکو خرچ کرو اور اپنی خاطر پاک کو
خرچ کے فکر اور رنج سے فارغ کرو یہ آیت نازل ہوئی کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم مومنین کو کہ لَا أَسْأَلُكُمْ عَلَيْهِ أَجْرًا نہ سوال کرتا ہوں میں تم سے اوپر پہنچانے
احکام خدا کے مزدوری کو إِلَّا الْمَوَدَّةَ مگر طلب کرتا ہوں میں دوستی کو فِي الْقُرْبَىٰ بیچ قریبوں اپنے کے کہ وہ علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ اور انکی اولاد طاہرین اور ائمہ
معصومین ہیں چنانچہ روایات اہلبیت علیہم السلام سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ نے دوستی انکی تمام امت پر واجب اور فرض کی ہے اور رسولخدا صلعم نے فرمایا کہ میرے قریبوں کو
دوست رکھو اور تعظیم انکی واجب جانو اور روایات اہلسنت سے بھی ثابت ہوتا ہے کہ مراد قریبوں سے اس آیت میں علیؑ اور فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام ہیں چنانچہ کشاف اور بیضاوی
اور تفسیر کبیر اور مسند احمد بن حنبل اور صواعق محرقہ وغیرہ میں مذکور ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو لوگوں نے پوچھا کہ یا رسولخدا وہ قریب آپکے کون ہیں کہ جنکی دوستی ہمپر واجب ہے فرمایا کہ وہ علیؑ اور
فاطمہؑ اور حسنؑ اور حسینؑ علیہم السلام ہیں پس دوستی انکی تمام امت پر واجب ہے اور بعضے جو کہتے ہیں کہ یہ سورہ مکی ہے اور حسنینؑ اسوقت پیدا نہیں ہوئے تھے انکی دوستی کیونکر واجب ہو گی سو جواب
اسکا یہ ہے کہ یہ سورہ اگرچہ مکی ہے لیکن چار آیتیں اسکی مدنی ہیں اور ان چار میں سے ایک آیت یہ بھی ہے چنانچہ ابن عباس اور قتادہ مفسرین اہلسنت سے روایت ہے

اور یہ کیا ضرور ہے کہ جو شے موجود ہے خدا اُسکا ذکر کرے چنانچہ قیامت موجود نہیں ہے اُسکا ذکر کیا اور حضرت کے ذوی القربیٰ تو اُس وقت حضرت علیؑ و حضرت فاطمہ موجود تھے
یہ جو اہلسنت کہتے ہیں کہ مکی ہونیکا علم حقیقت میں نہیں یہ آیت بروایت ابن عباس اور مفسرین اہلسنت مدینہ میں ہی نازل ہوئی ہے اور اگر یہ آیت مکی ہوتی تو بھی بعض روایتیں منقول ہوئی
اور بعض کہتے ہیں کہ مراد اس سے سب صحابہ ہیں کہ اپنے دوستی کیلئے تحقیق بعض بھی منقول ہے اس واسطے کہ آنحضرت نے صحابہ کو مخاطب کرکے یہ فرمایا ہے کہ تم میری قرابت سے دوستی کرو اور یہ نہیں ہو سکتا کہ انکو
اپنے نفوس سے دوستی کرنیکا حکم ہو اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت منسوخ ہے وما اجری الا علی رب العالمین سے ہم کہتے ہیں کہ اگر دوستی اہلبیتؑ کی منسوخ ہو تو اس صورت میں دشمنی انکی واجب اور دشمنی
انکی تو باطل ہے اس واسطے کہ کثرت سے روایتیں کتب اہلسنت کی انکی دوستی کے واجب ہونے پر دلالت کرتی ہیں پس معلوم ہوا کہ یہ آیت منسوخ نہیں ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اجر کا طلب کرنا
مخالف ہے نبوت کی شان کے اور یہ کام دنیاداروں کا ہے کہ جو کسی امر خیر میں اجر کو طلب کریں پس کیونکر وہ حضرت عوض میں پہنچانے احکام خدا کے اپنے قریبونکی دوستی کو
طلب کرتے جواب اسکا یہ ہے کہ اسکا کچھ مضائقہ نہیں ہے اس واسطے کہ اس اجر کا نفع اور فائدہ اُن لوگوں ہی کے واسطے ہے کہ جو حضرت کے قریبوں سے دوستی کرینگے اور وہ فائدہ
ثواب آخرت کا ہے پس یہ اجر مخالف شانِ نبوت کے نہوگا اور تماشا یہ ہے کہ یہی شخص کہ جسکا قول یہ ہے کہتا ہے کہ قتادہ اور سدی کیطرح سعید بن جبیر نے جزم کیا ہے کہ معنی آیہ کے یہ ہیں کہ
سوال نہیں کرتا ہوں میں تم سے کسی حکم کے پہنچانے پر اجر کو لیکن سوال کرتا ہوں میں تم سے دوستی کو اپنی بسبب قرابت کے کہ تمہارے ساتھ رکھتا ہوں اور ابن عباس سے بھی یہ روایت
صحیح بخاری میں موجود ہے اور مفصل مذکور ہے کہ کوئی فرقہ قریش کا ایسا نہوگا کہ اُن حضرت کو انکے ساتھ قرابت نہو وہ قرابت حضرت سے نسبی یا ددوائی اور اس قول کو اُس محقق نے
پسند کیا ہے لیکن تعجب ہے کہ دوستی قریبونکی تو مخالف شان نبوت کے ہو اور اجر رسالت کا انکی دوستی کو مقرر کرنا کام دنیاداروں کا ہو اور اپنی دوستی کو اجر رسالت
ٹھیرانا اور اپنی دوستی کیلئے طلب کرنی مخالف شان نبوت کے نہو اور نہ کام دنیادارونکا ہو سمجھ میں نہیں آتا کیا فرق ہے مگر یہ کہا جائے کہ دوستی حضرت کے قریبونکی پسند طبع نہیں ہے
اور اسیواسطے اس آیت کو منسوخ بھی کہتے ہیں کہ اگر دوستی اہلبیتؑ میں کچھ قصور واقع ہو تو موجب گناہ کا نہو بلکہ اکثر آدمی اس مذہب کے جو ناصبی ہوئے ہیں انکی بھی یہی وجہ ہے
کہ اس آیت کو منسوخ کہتے ہیں وَمَن يَّقْتَرِفْ حَسَنَةً اور جو کوئی کسب کرے نیکی کو تو نَّزِدْ لَهٗ فِيهَا زیادہ کرینگے ہم واسطے اسکے بیچ اُس نیکی کے حُسْنًا
نیکی کو چند در چند کرینگے ہم ثواب اُس نیکی کا اِنَّ اللّٰهَ غَفُورٌ تحقیق خدا بخشنے والا ہے گناہونکا شَكُورٌ قدردان جزا دینے والا فرمانبرداروں کی طاعت کا
زیادہ عمل سے کہ وہ نعمتیں بہشت کی ہیں کثرت سے ابو حمزہ ثمالی نے سدی سے روایت کی ہے کہ مراد اقتراف حسنہ سے دوستی اہلبیت علیہم السلام کی ہے اور منقول ہے کہ ایک روز
حضرت امام حسن علیہ السلام نے خطبہ کے درمیان فرمایا کہ میں اُس اہلبیت میں سے ہوں کہ حقتعالیٰ نے جنکی دوستی ہر مسلمان پر فرض کی ہے اور آیہ مودت تلاوت فرمائی
اور بعد اسکے فرمایا کہ اقتراف حسنہ دوستی ہماری ہے، اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ یہ آیت ہمارے حق میں نازل ہوئی ہے اور ذکر غفران اور شکر کا بعد اقتراف حسنہ
مودت کے دلالت کرتا ہے مغفرت پر گناہوں محبان اہلبیتؑ کی اور اسیواسطے حدیث میں وارد ہے کہ دوستی ہم اہلبیتؑ کی گراتی ہے گناہوں کو بندوں سے جیسے کہ گراتی ہے ہوا سخت
پتوں کو درختوں سے اور دوسری حدیث میں آیا ہے کہ اگر کوئی بندہ درمیان صفا اور مروہ کے عبادت خدا کی کرے ہزار برس تک اور پھر ہزار برس عبادت کرے اور پھر ہزار برس
عبادت کرے یہانتک کہ مثل مشک پرانی بوسیدہ اور پھٹی ہوئی کے ہو جائے اور دوستی کو ہماری نہ پائے تو اسکو اوندھا کرکے خدا تعالیٰ دوزخ میں ڈالیگا اور حضرت علیؑ سے
روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلعم نے کہ جو کوئی میری عترت کو دوست نہ رکھے یا تو وہ منافق ہے اور یا وہ نطفہ حرام ہے اور یا وہ نطفہ حیض کا ہے اور منقول ہے کہ جس وقت
وہ آیت فرض ہونے دوستی اہلبیتؑ کے نازل ہوئی تو ایک جماعت نے جو کہ اعتقاد میں درست نہ تھے رسول خدا پر تہمت کی کہ مراد اس شخص کی یہ ہے کہ لوگوں کو اپنی اہلبیت کی طرف
رغبت دلاوے تاکہ لوگ حکومت اور امامت میں فرمانبردار انکے ہو ویں خدا تعالیٰ نے انکے قول کے رد میں فرمایا کہ نہ ایسا ہے کہ وہ گمان کرتے ہیں کہ محمدؐ نے اس بات پر اپنی طرف سے اپنے نفس پر جھوٹ بنایا ہے
اَمْ يَقُولُونَ افْتَرٰى بلکہ کہتے ہیں وہ کہ بنا لیا ہے عَلَى اللّٰهِ كَذِبًا اوپر خدا کے جھوٹ کو کہ اس قول کو اُس نے خدا کی طرف منسوب کیا ہے فَاِنْ يَّشَاِ اللّٰهُ
پس اگر چاہے خدا يَخْتِمْ عَلٰى قَلْبِكَ مہر رکھے اوپر دل تیرے کے اور اگر چاہے قرآن کو تجھ سے بھلا دے اگر تو ارادہ جھوٹ بنانیکا کرے پس اُس وقت تجھکو کیونکر قدرت ہو
جھوٹ بولنے پر اور اسطرح کی یہ آیت ہے کہ ولو تقول علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین ثم لقطعنا منہ الوتین یعنی اور اگر جھوٹ بنائے محمدؐ اوپر ہمارے بعض باتیں تو
البتہ پکڑیں ہم اسکو دست راست کو پھر البتہ کاٹیں ہم اُس سے رگ گردن کو وَيَمْحُ اللّٰهُ الْبَاطِلَ اور مٹاتا ہے خدا اور نابود کرتا ہے باطل کو وَيُحِقُّ الْحَقَّ
اور ثابت کرتا ہے حق کو بِكَلِمٰتِهٖ ساتھ کلموں اپنے کے کہ وہ وحی ہے اور وہ یہ قرآن ہے کہ معجزہ ہے اور اس سے حق کو ثابت کرتا ہے اِنَّهٗ تحقیق وہ خدا عَلِيْمٌ

بِذَاتِ الصُّدُوْرِ جاننے والا ہے اور عالم ہے ساتھ سینہ کے باتونکے کہ جو کچھ آدمی کے دلمیں پوشیدہ ہے سب سے مطلع ہے یعنی تیری راستی اور گمان افترا کرنیکا تجھ پر خدا سے پوشیدہ نہیں ہے پس موافق اعتقاد نیک اور بد کے سب کو جزا دیگا اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جسوقت خدا تعالی نے یہ آیت نازل کی تو رسولخدا پر تہمت کرنیوالے بہت پشیمان ہوئے اور حضرت رسولخدا کے پاس حاضر ہوکر قدمونمیں گر پڑے اور کہا کہ ہم گواہی دیتے ہیں کہ تم راست گو ہو سب باتونمیں اور ہم اپنے اس گمان بد سے توبہ کی اور نئے سرے سے ہم ایمان لاتے تب یہ آیت نازل ہوئی وَهُوَ الَّذِي اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ محض اپنے فضل اور رحمت سے يَقْبَلُ التَّوْبَةَ قبول کرتا ہے توبہ کو عَنْ عِبَادِهِ بندونکی اپنے سے جسوقت کہ وہ بہ نیت خالص توبہ کریں وَيَعْفُوا اور معاف کرتا ہے اور گذر کرتا ہے عَنِ السَّيِّئَاتِ گناہوں سے اور اگرچہ گناہ کبیرہ ہوں وَيَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ اور جانتا ہے وہ چیز کو کہ کرتے ہو تم اور اہل کوفے تفعلون پڑھا ہے یعنی اور جانتا ہے وہ چیزونکو کہ کرتے ہو تم نیکی کو یا بدی کو اور بعد بدی کے تمہاری توبہ کو بھی جانتا ہے اور توبہ پشیمان ہونیکو کہتے ہیں پہلے گناہوں سے اور آئندہ ارادہ گناہ نہ کرنیکا ہو اور توبہ کرنی گناہوں سے ہر شخص پر واجب ہے اور جابر بن عبداللہ سے روایت ہے کہ ایک عرب صحرائی رسولخدا کی مسجد میں آیا اور دو رکعت نماز کی ادا کی اور بعد اسکے کہا کہ اللّٰهم انی استغفرک واتوب الیک امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ اے اعرابی ایسی جلدی زبان چلا کر توبہ کرنی اور بخشش چاہنی ہے تو یہ جھوٹوں کی ہے اس قدر سے توبہ کرنی چاہئے اعرابی نے پوچھا کہ اے امیر المومنین توبہ کے کیا معنی ہیں فرمایا کہ توبہ کی چھ شرطیں ہیں اول تو پشیمانی گذرے ہوئے گناہوں سے اور آئندہ کو ارادہ گناہ ہونیکے نہ کرنیکا ہو اور جو فرض اور واجب ترک ہوگیا ہے اسکو ادا کرے اور جو چیز کسی کی اپنے ذمہ رکھتا ہے اسکو واپس کرے اور گھلانا نفس کا بیچ طاعت کے جیسے کہ اسکو پرورش اور تر و تازہ کیا ہے گناہوں میں اور چکھانا نفس کو تلخی عبادت کی جیسے کہ چکھائی ہے اسکو شیرینی گناہونکی اور گریہ کرنا بد ہر خندہ جو تو نے کیا اور تحقیق ہے کہ جو حضرت امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ یہ کمال ہے توبہ کا اور توبہ کا فی اتنی ہے کہ گذرے ہوئے گناہوں سے پشیمان اور نادم ہوا اور آیندہ ارادہ گناہ ہونیکے نہ کرنیکا ہو اور جو فرض خدا کا یا بندہ کا اپنے ذمہ رکھتا ہے اسکو ادا کرے وَيَسْتَجِيبُ الَّذِينَ آمَنُوا اور قبول کرتا ہے دعا ان لوگونکی کہ ایمان لاتے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے نیک ہونیکے اور زیادہ دیتا ہے انکو مانگنے سے بھی وَيَزِيدُهُمْ مِنْ فَضْلِهِ فضل اپنے سے وَالْكَافِرُونَ اور جو کفر کرنیوالے ہیں لَهُمْ واسطے انکے عَذَابٌ شَدِيدٌ عذاب ہے سخت بدلے اسکے کہ مومنین کو عطا کیا ہے ثواب اور فضل اور ابن عباس سے روایت ہے کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ حق تعالی اذن شفاعت کا دیتا ہے انکو اور ان مومنین کے حق میں زیادہ دیتا ہے انکو فضل اپنے سے اور یہ ہے کہ شفاعت کو انکی قبول کرتا ہے حق میں برادران مومنین کے اور منقول ہے جناب رسولخدا سے کہ مراد زیادتی سے قبول کرنا شفاعت مومن کا ہے حق میں اس شخص کے کہ وہ مستحق دوزخ کا ہوا ہو اور دنیا میں اپنی شفاعت کرنیوالے پر احسان کیا ہو اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے ویستجیب الذین الآیہ کی تفسیر میں فرمایا ہے کہ وہ مومن وہ ہے کہ اپنے برادر مومن کے واسطے اسکی غیبت میں دعا کرتا ہے پس فرشتہ کہتا ہے کہ آمین اور خدا کہتا ہے کہ تیرے واسطے اسکا دو گنا ہے اور دو چند اسکا کہ تو نے برادر مومن کے واسطے مانگا ہے اور میں نے تجھکو دیا اس سبب سے کہ تو اسکو دوست رکھتا ہے اور منقول ہے کہ جسوقت مال بنی قریظہ اور بنی نضیر اور بنی قینقاع کی غنیمت میں آئے تو بعضے صحابہ تنگدستونکی خاطر میں گذرا کہ کیا ہو کہ ہم تونگر ہو جائیں تاکہ فقر اور فاقہ سے ہم خلاصی پائیں اور لوگوں پر بھی احسان ہم کریں تب آیت آئی وَلَوْ بَسَطَ اللَّهُ الرِّزْقَ اور اگر کشادہ کرتا خدا روزی کو اور فراخ کرتا لِعِبَادِهِ واسطے بندوں اپنے کے لَبَغَوْا البتہ باغی ہو جاتے وہ اور اندازہ سے باہر ہو جاتے اور حد سے گذر جاتے فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے کہ تکبر کرتے اور اپنی بلندی چاہتے اور فساد کرتے اور ظلم کرتے اور بعضے بعضے پر غلبہ کرتا اور اکثر آدمی اسی حال سے ہوتے مگر تھوڑے آدمی کہ کثرت مال انکو غافل نہیں کرتی ہے بلکہ وہ ہر حال میں خدا تعالی کے فرمانبردار رہتے ہیں اور مال کو امر خیر میں خرچ کرتے ہیں اور بیجا مال کو ضائع نہیں کرتے ہیں پس جسوقت اکثر آدمیونکا ایسا حال ہے کہ وہ کثرت مال سے اپنی حد سے باہر ہو جاتے ہیں تو سب کو مالدار نہ کیا وَلَٰكِنْ يُنَزِّلُ بِقَدَرٍ اور لیکن نازل کرتا ہے روزی کو ساتھ اندازہ مَا يَشَاءُ اس چیز کے کہ چاہتا ہے یعنی ایک اندازہ معین کے ساتھ موافق مصلحت کے ہر ایک کے حال کے موافق نازل کرتا ہے إِنَّهُ بِعِبَادِهِ تحقیق کہ وہ خدا ساتھ بندوں اپنے کے خَبِيرٌ خبردار ہے انکے حال سے بَصِيرٌ دیکھنے والا ہے انکی صلاح کا اور انکے حال کا جسقدر کہ جسکے واسطے مناسب جانتا ہے اسیقدر روزی دیتا ہے اور حدیث قدسی میں ہے کہ بعضے بندے میرے ایسے ہیں کہ نہیں دوست رکھتی ہے انکو مگر تونگری اور اگر محتاج کروں میں انکو تو البتہ احتیاج بگاڑ دیگی انکو اور بعضے بندے میرے ایسے ہیں کہ نہیں دوست رکھتی ہے انکو مگر فقیری اور اگر تونگر کروں میں انکو تو البتہ بگاڑ دیگی انکو تونگری اور یہ اسواسطے ہے کہ تحقیق میں تدبیر کرتا ہوں بیچ بندوں اپنے کے ساتھ علم اپنے کے کہ میں انکے دلوں کو جانتا ہوں اور اسیطرح انس سے روایت ہے کہ رسولخدا نے فرمایا کہ جبرئیل آیا اور کہا کہ خدا تعالی فرماتا ہے کہ بندوں میں سے بعضے ایسے ہیں کہ بہتری انکے حال کی فقیری میں ہے اور اگر انکو تونگر کروں تو علامتیں فساد کی انسے صادر ہوں اور بعضے آدمی ایسے ہیں کہ درستی

انکے حال کی تونگری میں ہے اور اگر وہ تنگدستی میں مبتلا ہوں تو مال کا رنج کا تباہی کیطرف مائل ہو اور ایک جماعت ایسی ہے کہ دستکاری کی حال بیماری میں ہے اور اگر تندرست ہوں تو
فساد انسے ظاہر ہو اور ایک گروہ ایسا کہ حکمت انکی تندرستی میں ہے اور اگر وہ بیمار ہوں تو باعث تباہی کا ہوں اور بعضے ایسے ہیں کہ عبادت کرنیکو طلب کرتے ہیں پس اگر میں انکی خواہش کو
قبول کروں اور وہ کثرت سے عبادت کریں تو بھروسہ اپنی عبادت کا ہو اور اس عبادت پر ناز اور فخر کرنے لگیں پس فقیری اور تونگری اور بیماری اور تندرستی سب موافق مصلحت
کے ہے وَهُوَ الَّذِي يُنَزِّلُ الْغَيْثَ اور وہ خدا وہ شخص ہے کہ نازل کرتا ہے مینہ کو کہ فریاد رس بندوں کا ہے خشکسالی میں اور غیث اس مینہ کو کہتے ہیں کہ اپنے
وقت پر فائدہ بخشے اور مطر وہ ہے کہ کبھی تو فائدہ بخشتا ہے وقت پر اور کبھی ضرر کرتا ہے وقت پر اور غیر وقت پر پس باران رحمت کو نازل کرتا ہے مِنْ بَعْدِ مَا قَنَطُوا
پیچھے اسکے کہ نا امید ہوتے ہوں وہ وَيَنْشُرُ رَحْمَتَهُ اور پھیلاتا ہے رحمت اپنی کو کہ اس مینہ کی برکت سے گھاس اور درخت اور پھل اور میوے اور غلے حاصل ہوتے ہیں وَ
هُوَ الْوَلِيُّ اور وہ خدا دوست اور کارساز بندوں کا ہے کہ رحمت کو اپنی نازل کرتا ہے بندوں کی پرورش کے واسطے الْحَمِيدُ تعریف کیا گیا ہے بندوں کی زبان پر اور
جزا دینے والا تعریف کرنیوالوں کا ہے وَمِنْ آيَاتِهِ اور نشانیاں قدرت اسکی میں سے ہے خَلْقُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ پیدا کرنا آسمانوں کا اور زمینوں کا
ہو واسطے کہ وہ اپنی ذات سے دلالت کرتے ہیں اپنے بنانیوالے کے وجود پر اور اسکی قدرت اور حکمت پر وَمَا بَثَّ اور جو کچھ کہ پھیلایا ہے فِيهِمَا بیچ ان دونو آسمانوں اور زمین کے
مِنْ دَابَّةٍ زمین پر چلنے والوں کی قسم سے پس اسکی قدرت کی نشانیوں میں سے ہے اور اسکی پیدا کی ہوئی ہیں وَهُوَ عَلَىٰ جَمْعِهِمْ اور وہ اوپر اکٹھا کرنے انکے کے
میدان حشر میں بعد انکے مار ڈالنے کے إِذَا يَشَاءُ جسوقت چاہے قَدِيرٌ قدرت رکھنے والا ہے اور سوائے اسکے سب عاجز ہیں اور فرمایا ہے کہ گرفتار عذاب میں نہیں ہوتے ہیں مگر بسبب
گناہوں کے چنانچہ فرماتا ہے کہ وَمَا أَصَابَكُمْ اور جو کچھ کہ پہنچتا ہے تمکو اے بندو مِنْ مُصِيبَةٍ مصیبت اور بلا ناگہانی سے فَبِمَا كَسَبَتْ أَيْدِيكُمْ پس بسبب
اسکے ہے کہ کسب کیا ہے ہاتھوں تمہارے نے کہ تمنے جو گناہ کئے ہیں اسکے سبب سے یہ مصیبت ہے اور اہل مدینہ اور ابن عامر نے بما کسبت پڑھا ہے بدون فا کے وَيَعْفُو عَنْ كَثِيرٍ
اور معاف کرتا ہے اور گزر کرتا ہے خدا بہت سے گناہوں سے اور یہ آیت مخصوص گناہگاروں کے واسطے ہے اور جو کچھ کہ بلا بیگناہوں کو پہنچتی ہے مثل انبیا اور ائمہ معصومین اور صلحا کے اور
اطفال کے یہ انکے درجوں کے زیادہ کرنیکے واسطے ہے کہ جسقدر زیادہ قرب خدا ہوتا ہے اسیقدر زیادہ نزول بلا ہوتا ہے اور جناب رسولخدا نے فرمایا ہے کہ کوئی رگ اور پٹھا
پھڑکتا نہیں ہے اور کوئی ٹکڑا بدن کا لکڑی سے چھلتا نہیں ہے اور کوئی پتھر پاؤں کو ٹھوکر دیتا نہیں ہے مگر گناہ کی جہت سے کہ آدمی نے کیا ہو اور بخشش اسکی عذاب کرنیسے زیادہ ہے اور حضرت
امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ زیادہ امید والی آیت کہ جو قرآن میں نازل ہوئی ہے یہ آیت ہے اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ بسبب گناہ کے میں مصیبت پہنچاتا ہوں اور بہت گناہوں کو معاف
کرتا ہوں اور وہ خدا زیادہ کریم ہے اس سے کہ جس گناہ پر دنیا میں عذاب کیا ہو اور جس گناہ کو کہ بخشدیا ہو پھر دوبارہ اس گناہ پر آخرت میں عذاب کرے اور انس نے پیغمبر خدا صلعم سے
روایت کی ہے کہ فرمایا حضرت صلعم نے کہ جسوقت خدا بندہ کے ساتھ ارادہ خیر کا کرے تو اسکو جلدی عذاب کرتا ہے دنیا میں اور جسکو نہیں چاہتا تو عذاب اسکا آخرت پر موقوف رکھتا ہے اور
فرماتا ہے خدا کہ وَمَا أَنْتُمْ بِمُعْجِزِينَ فِي الْأَرْضِ اور نہیں ہو تم عاجز کرنیوالے خدا کے بیچ زمین کے اے بندو کہ اپنے اوپر مصیبت اور عذاب نہ ہونے دو وَمَا لَكُمْ اور
نہیں ہے واسطے تمہارے مِنْ دُونِ اللَّهِ سوائے خدا کے مِنْ وَلِيٍّ کوئی دوست کارسازی کرنیوالا دنیا میں وَلَا نَصِيرٍ اور نہ نصرت
کرنیوالا آخرت میں تم سے عذاب کو دفع کرے وَمِنْ آيَاتِهِ اور نشانیوں قدرت اسکی میں سے ہیں الْجَوَارِ فِي الْبَحْرِ کشتیاں جاری ہونیوالی بیچ دریا کے
كَالْأَعْلَامِ مانند پہاڑوں بلند کے إِنْ يَشَأْ اگر چاہے خدا يُسْكِنِ الرِّيحَ ٹھیرا دے ہوا کو اور چلنے سے اسکو بند کر دے اور جسوقت ہوا کو چلنے سے بند
کر دے تب سب کشتیاں چلتی ہیں تو فَيَظْلَلْنَ رَوَاكِدَ پس ہو جائیں وہ کشتیاں کھڑی ہونیوالی عَلَىٰ ظَهْرِهِ اوپر پشت اس دریا کے اور کشتی
والے آدمی ناچار ہو جائیں إِنَّ فِي ذَٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اسکے یعنی حکم میں کرنے ہوا کے اور جاری کرنے کشتیوں کے لَآيَاتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی
ہیں لِكُلِّ صَبَّارٍ واسطے ہر صبر کرنیوالے کے حکم خدا پر یا واسطے ہر بند کرنیوالے نفس کے تامل کرنے پر نشانیوں قدرت خدا کی میں شَكُورٍ شکر کرنیوالا خدا کی
نعمتوں پر اور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ایمان کے دو ٹکڑے ہیں سو ایک ٹکڑا تو صبر ہے بلاؤں اور مصیبتوں پر اور دوسرا ٹکڑا شکر ہے خدا کی نعمتوں پر پس جسمیں مومن کامل وہ ہے
کہ جسمیں دونو چیزیں موجود ہوں أَوْ يُوبِقْهُنَّ یا اگر چاہے ہلاک کرے ان کشتیوں کو یعنی کشتیوں کے سواروں کو غرق کرکے اور یوبق کا عطف یسکن پر ہے یعنی
کشتیوں کے سوار ہونیوالوں کو ہلاک کرے بِمَا كَسَبُوا بسبب اسکے کہ کمایا ہے انہوں نے گناہوں کو وَيَعْفُ اور معاف کرے اور در گزر سے ہلاک کرنے عَنْ كَثِيرٍ بہتوں کے

ہے کہ انکو غرق کرے وَیَعْلَمَ الَّذِیْنَ یُجَادِلُوْنَ اور تاکہ جانیں وہ لوگ جو جھگڑا کرتے ہیں فِیْٓ اٰیٰتِنَا بیچ نشانیاں قدرت ہماری کے مَا لَھُمْ نہیں ہے
واسطے انکے مِّنْ مَّحِیْصٍ جگہہ بھاگنے کی وقت نازل ہونے عذاب کے اور یعلم کو اہل مدینہ اور ابن عامر مرفوع پڑھا ہے اسواسطے کہ بعد جزا کے وہ نیا جملہ شروع ہوا ہے
اور باقی کے قاری اسکو منصوب پڑھتے ہیں اسوجہ سے کہ یا تو اسکا عطف علت مقدرہ پر ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ یوبقہن لینتقم و یعلم الذین پس عطف یعلم کا لینتقم پر ہے اور
ان میں مقدر ہے اور یا عطف یعلم کا جزا پر ہے اور جو کہ معطوف جزا کا ہوتا ہے وہ سیبویہ کے نزدیک منصوب ہوتا ہے فَمَآ اُوْتِیْتُمْ پس جو کچھ کہ دئیے گئے ہو تم مِّنْ
شَیْءٍ کسی شے میں سے کہ جو دنیا سے علاقہ رکھتی ہے مثل مال اور اولاد کے فَمَتَاعُ الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا پس فائدہ اور زندگانی دنیا کا ہے کہ جبتک زندہ ہو اس سے
فائدہ مند اور خوش ہوتے ہو اور بعد مرنے کے اسکو دنیا میں چھوڑ جاتے ہو اور پھر تمکو اس سے دنیا میں کچھ فائدہ نہیں ہے وَمَا عِنْدَ اللّٰہِ اور جو کچھ پاس خدا کے ہے
ثواب آخرت کا اور نعمتیں بہشت کی وہ خَیْرٌ وَّاَبْقٰی بہتر اور زیادہ باقی ہے کہ ہمیشہ کو رہیگا اور فائدہ اسکا کبھی کم نہوگا اور وہ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا واسطے
ان لوگوں کے ہے کہ ایمان لاتے ہیں وَعَلٰی رَبِّھِمْ یَتَوَکَّلُوْنَ اور اوپر پروردگار اپنے کے توکل کرتے ہیں اور سب امور کو اپنے خدا کے سپرد کرتے ہیں وَالَّذِیْنَ
اور واسطے ان لوگوں کے ہے کہ یَجْتَنِبُوْنَ کَبٰٓئِرَ الْاِثْمِ پرہیز کرتے ہیں بڑے گناہوں سے وَالْفَوَاحِشَ اور بدکاریوں سے وَاِذَا مَا غَضِبُوْا ھُمْ
اور جسوقت غصہ میں ہوتے ہیں وہ بسبب اذیت اور رنج کے کہ لوگ انکو پہنچاتے ہیں تب یَغْفِرُوْنَ بخشدیتے ہیں وہ اور غصہ کو اپنے پی جاتے ہیں اور ھم
غضبوا ھم میں تاکید ہے اس ضمیر کی کہ جو غضبوا میں پوشیدہ ہے اور یغفرون جواب ہے شرط کا اور یا یہ کہ ھم مبتدا ہے اور یغفرون اسکی خبر ہے اور کبٰئر الاثم کو اہل کوفہ نے
سوائے عاصم کبیر الاثم پڑھا ہے اور فواحش جمع فاحشہ کی ہے اور فاحشہ بدتر گناہ ہوتا ہے مثل شرک کے اور مانند اسکے اور بعضے زنا کو کہتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ فاحشہ
وہ گناہ ہے کہ جسپر حد جاری ہو اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی پی جائے غصہ کو جسوقت کہ وہ قدرت رکھتا ہو اسکے جاری کرنے پر تو پر کردیگا
خدا اسکے دل کو قیامت کے روز امن سے اور ایمان سے اور فرمایا کہ جو کوئی مالک ہو اپنے نفس کا اور غالب ہو اسپر جسوقت رغبت کرے اور خوف کرے اور جسوقت غصہ کرے تو حرام کریگا
خدا اسکے بدن پر آتش دوزخ کو چنانچہ ایسی بہت روایتیں ہیں اور فرماتا ہے کہ وَالَّذِیْنَ اور واسطے ان لوگوں کے ہے جو کچھ خدا کے پاس تھا اور باقی تر ہے کہ
اسْتَجَابُوْا قبول کیا انہوں نے ایمان کو رغبت سے لِرَبِّھِمْ واسطے پروردگار اپنے کے کہتے ہیں کہ مراد اس سے انصار ہیں کہ جسوقت رسول خدا صلعم نے انکو ایمان کی طرف
بلایا تو فی الفور رغبت سے انہوں نے اسکو قبول کیا اور فرمانبردار اور تابعدار ہو گئے وَاَقَامُوا الصَّلٰوۃَ اور قائم کیا انہوں نے نماز کو مع انکے ارکان اور شرطوں
کے وقتوں پر اور رسول خدا صلعم کی ہجرت سے پہلے وہ لوگ بے مشورہ کوئی کام نہیں کرتے تھے اور یہ بھی انکے مشورہ سے تھا کہ ابو ایوب انصاری کے گھر میں جمع ہو کر انہوں نے
اتفاق کیا ایمان لانے پر اور رسول خدا کی نصرت کرنے پر اور انہوں نے جو رسول خدا کی نصرت کی تو وہ انصار مشہور ہوئے اور بدون مشورہ کے وہ کوئی کام نہیں کرتے تھے تو خدا تعالیٰ
انکی تعریف میں فرماتا ہے وَاَمْرُھُمْ شُوْرٰی بَیْنَھُمْ اور کام انکا مشورہ کرنا ہے درمیان اپنے یعنی بے صلاح دوسرے کے کام نہیں کرتے ہیں اور ہر امر پر اپنا اتفاق کرتے ہیں وَمِمَّا
رَزَقْنٰھُمْ اور بعض اسکے کہ روزی دی ہے ہمنے انکو مال حلال یُنْفِقُوْنَ خرچ کرتے ہیں اور ہماری راہ میں لوگوں کو دیتے ہیں اور حضرت جناب رسول خدا نے فرمایا کہ بدبخت
نہیں ہے وہ بندہ کہ مشورہ سے کام کو شروع کرے اور فرمایا کہ کوئی مرد مشورہ نہ کرے مگر کہ ہدایت کیا جائے طرف راہ نیک کے وَالَّذِیْنَ اور واسطے ان لوگوں کے ہے جو کچھ کہ
خدا کے پاس ہے کہ اِذَآ اَصَابَھُمُ الْبَغْیُ جسوقت پہنچے انکو زیادتی اور ظلم کفار کا ھُمْ یَنْتَصِرُوْنَ وہ بدلا لیتے ہیں دشمنوں سے اپنے اور اپنے تئیں خوار اور ذلیل نہیں کرتے
ہیں اپنے خوف کرکے ان سے دبکر اور وہ کراہت کرتے ہیں اس امر سے کہ اپنے نفس کو ذلیل کریں تاکہ بدکار انپر دلیری کرنے پاویں اور کہتے ہیں کہ مومن دو قسم کے ہیں ایک قسم کے تو وہ
ہیں کہ جنکی خصلت معاف کرنا ہے اور آیہ واذا ما غضبوا ھم انکی شان میں ہے اور ایک قسم کے مومن وہ ہیں کہ اپنا بدلا دشمنوں سے لیتے ہیں انکے حق میں یہ آیت ہے اور بدلا لینے کی حد
میں فرماتا ہے وَجَزٰٓؤُا سَیِّئَۃٍ اور بدلا بدی کا سَیِّئَۃٌ مِّثْلُھَا بدی ہے مثل اسکے نہ زیادہ اس سے یعنی اگر کوئی بدلا لیوے کسی سے تو جو اس نے اسکے ساتھ کیا ہے وہی
عمل بدلہ اس سے ادا کرے اسکی سزا دے کم نہ کرے اور اگر وہ کہے کہ خدا تجھکو رسوا کرے تو یہ بھی کہے کہ خدا تجھکو رسوا کرے اور دشنام وہی جائز نہیں ہے اور نہ دشنام کی عوض میں دشنام چاہئے اور بعضے کہتے ہیں
کہ مراد اس سے زخم ہیں کہ جسجگہ اسکے زخم لگایا ہے یہ بھی ہیں اسی قدر زخم لگاوے نہ زیادہ اس سے اور بدلا لینے کا نام سیئہ اسواسطے رکھا ہے کہ وہ پہلے کے مقابلہ میں واقع ہوا ہے اور یا
اسواسطے کہ وہ بدلا لینا برا معلوم ہوتا ہے اس شخص کو کہ جس سے بدلا لیا جائے فَمَنْ عَفَا پس جو شخص کہ معاف کرے اور درگذر کرے زیادتی اور ظلم کرنیوالے مومن سے اور بدلا

بخشے اس سے وَاَصْلَحَ اور صلح و دوستی کرے درمیان اپنے اور درمیان اپنے دشمن کے تو فَاَجْرُهٗ پس اجر و ثواب اسکا قیامت کے دن عَلَى اللّٰهِ اوپر
خدا کے ہے جناب رسولخدا صلعم سے روایت کرتے ہیں کہ فرمایا حضرت نے کہ قیامت کے دن ایک آواز کرنیوالا آواز کریگا کہ خدا کے ذمہ جس کسیکا اجر ہے وہ کھڑا ہووے اور اجر اپنا
اس سے لیوے پس ایک جماعت اسوقت کھڑے ہووینگے ملائکہ انکے پوچھیں گے کہ خدا تعالیٰ پر تمہارا کیا اجر ہے وہ لوگ بیان کریں گے کہ ہم وہ جماعت ہیں کہ ہمنے معاف کیا ان لوگوں کو
جو ہمپر ظلم کرتے تھے پس کہا جاویگا انکے حق میں کہ داخل کرو تم انکو اے فرشتو بہشت میں بغیر حساب کے اور دوسری روایت میں ان حضرت سے اسطرح منقول ہے کہ فرمایا کہ
آواز کرنیوالا آواز کریگا قیامت کے دن کہ جس کسیکا اجر خدا پر ہے وہ بہشت میں داخل ہو پس کہا جاویگا کون ہے وہ شخص کہ جسکا اجر خدا پر ہے اسکے جواب میں کہینگے کہ جنکا اجر
خدا پر ہے وہ لوگ وہ ہیں کہ جو آدمیوں کے قصور کو معاف کرتے تھے دنیا میں وہ داخل ہونگے بہشت میں بدون حساب کے اور حضرت صادق علیہ السلام سے روایت ہے
کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے لازم ہے تمکو معاف کرنا اسواسطے کہ معاف کرنا نہیں زیادہ کرتا ہے بندہ کو مگر عزت پس آپسمیں ایک دوسرے کو معاف کرو تم کہ عزت دیگا تمکو
خدا اور غالب اور بزرگ کریگا اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الظّٰلِمِيْنَ تحقیق کہ وہ خدا نہیں دوست رکھتا ہے ظلم کرنیوالوں کو کہ وہ ابتدا ظلم کی کریں یا بدلا لینے میں کسی پر زیادتی
کریں وَلَمَنِ انْتَصَرَ اور البتہ وہ شخص کہ بدلا لیوے ظلم کرنیوالے سے بَعْدَ ظُلْمِهٖ پیچھے ظلم کرنے اس ظالم کے تو فَاُولٰٓئِكَ پس وہ لوگ بدلا لینے والے
بعد ظلم اپنے ظالم کے مَا عَلَيْهِمْ نہیں ہے اوپر انکے مِّنْ سَبِيْلٍ کوئی رستہ کہ گناہ انکا سبیں نہیں ہے اور نہ بدلا لینے میں وہ سزاوار غصہ کرنیکے ہیں کہ یہ امر
کیوں کیا اِنَّمَا السَّبِيْلُ سوا اسکے نہیں کہ پیچھے رہ غصہ کرنے اور سزا دینے کے عَلَى الَّذِيْنَ اوپر اُن لوگوں کے ہے کہ يَظْلِمُوْنَ النَّاسَ
ظلم کرتے ہیں آدمیوں پر بدون وجہ پسندیدہ کے وَيَبْغُوْنَ فِي الْاَرْضِ اور زیادتی اور تعدی کرتے ہیں وہ بیچ زمین کے اور حد سے گزرتے ہیں بِغَيْرِ الْحَقِّ
بدون حق کے اور بدون کسی وجہ کے بلکہ تکبر اور سرکشی کی جہت سے ظلم کرتے ہیں اُولٰٓئِكَ وہ لوگ ظلم کرنے والے وہ ہیں کہ لَهُمْ واسطے انکے ہے
عَذَابٌ اَلِيْمٌ عذاب دردناک کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے وَلَمَنْ صَبَرَ اور البتہ جو شخص کہ صبر کرے اور ظالموں کی آزار اور اذیت دینے کی برداشت کرے وَغَفَرَ
اور بخشدے ستانیوالوں کو اور قصد انسے بدلا لینے کا نہ کرے تو اِنَّ ذٰلِكَ تحقیق یہ صبر کرنا اور بخشنا اسسے لَمِنْ عَزْمِ الْاُمُوْرِ البتہ ہمت
اور ارادے کے کاموں سے ہے اور یقینی کاموں سے کہ وہ ان کاموں کے کرنیکو یقینی جانتے ہیں اور انکے کرنیکا ارادہ مصمم رکھتے ہیں وَمَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ اور جسکو
کہ گمراہی میں پڑا رہنے دے خدا اور نظر لطف کی اس سے اٹھالے بسبب اسکے عناد اور دیدہ و دانستہ انکار کرنے کے نشانیوں قدرت خدا کی سے تو فَمَا لَهٗ
مِنْ وَّلِيٍّ پس نہیں ہے واسطے اسکے کوئی دوست اسکی کارسازی کرنیوالا مِّنْۢ بَعْدِهٖ بعد اس خدا کے کوئی اسکی کارسازی نہیں کر سکتا ہے بعد اسکے کہ خدا
اسکو چھوڑدے اور گمراہی میں پڑا رہنے دے وَتَرَى الظّٰلِمِيْنَ اور دیکھیگا تو اے دیکھنے والے ظالموں کو لَمَّا رَاَوُا الْعَذَابَ جسوقت کہ دیکھیں گے وہ عذاب
کو قیامت کے روز تو يَقُوْلُوْنَ کہیں گے وہ اسوقت هَلْ اِلٰى مَرَدٍّ کیا ہے طرف پھرنے دنیا کے مِّنْ سَبِيْلٍ کوئی راہ تاکہ ہم وہاں جا کر اعمال نیک بجا
لاویں کلام ناچار ہو کر کہیں گے اور جو نہیں تو وہ جانتے ہونگے کہ پھرنا طرف دنیا کے ممکن نہیں ہے وَتَرٰىهُمْ اور دیکھیگا تو انکو اس روز کہ يُعْرَضُوْنَ پیش کئے جاوینگے
عَلَيْهَا اوپر اس آتش دوزخ کے خٰشِعِيْنَ جسوقت کہ عاجزی کرنیوالے ہونگے مِنَ الذُّلِّ خواری کی جہت سے يَنْظُرُوْنَ نظر کرینگے وہ
دوزخ کو مِنْ طَرْفٍ خَفِيٍّ دیکھنے پوشیدہ سے یعنی دوزخ کی ہیبت سے اور عذاب کی سختی سے نظر کو جما کر نہ دیکھ سکیں گے بلکہ گوشہ چشم سے نظر کرینگے وَقَالَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اور کہیں گے وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں وقت دیکھنے عذاب کفار کے اِنَّ الْخٰسِرِيْنَ تحقیق نقصان پانیوالے الَّذِيْنَ خَسِرُوْٓا وہ لوگ
ہیں کہ نقصان میں ڈالا انہوں نے اَنْفُسَهُمْ نفسوں اپنوں کو وَاَهْلِيْهِمْ اور لوگوں اپنوں کو يَوْمَ الْقِيٰمَةِ دن قیامت کے اسواسطے کہ بسبب کفر کے انہوں نے
اپنے نفسوں کو مستحق دوزخ کا کیا اور اپنے لوگوں اور لوگوں کو جو گمراہ کیا اور ایمان لانے سے انکو منع کیا تو انکو سزاوار دوزخ کے کیا اور یا یہ کہ لوگ انکے کہ وہ اولاد اور زوجہ
اور اقارب انکے ہیں وہ بسبب ایمان لانیکے بہشت میں داخل ہوتے ہوں اور یہ بسبب کفر کے دوزخ میں تو انکے دیدار سے یہ محروم رہیں گے اور انکی طرف سے نقصان میں ہونگے
یا انکو دیکھنے نہ پاوینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد انکی اہل سے حوریں ہیں کہ اگر ایمان لاتے تو انکو پاتے اور ایمان جو نہ لائے تو انکی طرف سے نقصان اور خسارہ میں ہے
اَلَآ اِنَّ الظّٰلِمِيْنَ خبردار ہو کہ تحقیق ظلم کرنے والے اپنے نفسوں پر بسبب کفر کے فِيْ عَذَابٍ مُّقِيْمٍ بیچ عذاب ہمیشہ کے ہیں کہ کبھی تمام نہو گا وہ عذاب

ع ۴ ۵

وما کان لھم اور نہونگے واسطے اُن کافروں کے من اولیاء دوست کہ عذاب کو دفع کریں ینصرونھم نصرت کریں انکی اور عذاب کو اُنسے دور
کرکے اُنکو نجات دلوائیں من دون اللہ سوائے خدا کے یعنی سوائے خدا کے کوئی اُنکا عذاب دفع نہیں کر سکتا ہے پس ہمیشہ وہ عذاب میں گرفتار رہینگے ومن یضلل
اللہ اور جسکو کہ گمراہی میں پڑا رہنے دے خدا بسبب اُسکے عناد اور انکار کے تو فما لہ من سبیل پس نہیں ہے واسطے اُسکے کوئی راہ نجات اور رستگاری
کی اور انجام کار گمراہ ہونیکا جو عذاب ہے تو پس استجیبوا لربکم قبول کرو تم اے بندو واسطے پروردگار اپنے کے اُسکے حکم کو کہ اُسکی وحدانیت کا اقرار کرو اور ہر
امر میں اُسکی فرمانبرداری کرو من قبل ان یاتی یوم پہلے اس سے کہ آئے وہ دن لا مرد لہ کہ نہیں ہے پھرنا واسطے اُس دن کے من اللہ جانب خدا
سے یعنی قیامت کا دن پھر نہیں سکتا ہے اور ایسا نہیں کہ وہ دن نہووے بلکہ وہ دن ضرور ہونیوالا ہے اسواسطے کہ خدا نے اُسکے ہونیکا حکم دیا پس وہ پھر نہیں سکتا ما لکم
نہیں ہے واسطے تمہارے من ملجا کوئی پناہ اور نہ بھاگنے کی جگہہ یومئذ اُس دن کہ پناہ لیجا کر اُس جگہہ عذاب سے نجات پاؤ وما لکم اور نہیں ہے
واسطے تمہارے من نکیر کچھ انکار کرنا جو کچھ کہ تم نے کیا ہے اسواسطے کہ جو کچھ تم کرتے ہو کرام کاتبین اُس تمہارے کئے ہوئے کو تمہارے نامۂ اعمال میں لکھتے جاتے
ہیں پس تم اپنے کسی فعل کا انکار نہ کرسکوگے اور اب خدا تعالی واسطے تسلی خاطر اقدس رسول خدا کی فرماتا ہے کہ فان اعرضوا پس اگر منہ پھیر لیویں وہ مشرکین تجھ سے جس وقت
کہ تو اُنکو طرف ایمان کے بلائے تو فما ارسلنک پس نہیں بھیجا ہم نے تجھکو علیھم حفیظا اوپر اُن کفار کے نگہبان کہ زبردستی اور جبر کر کے تو اُنکو مومن کردے
تیرے ذمہ یہ امر نہیں ہے تو اُنکے منہ پھیر لینے سے کیوں غمگین ہوتا ہے ان علیک نہیں ہے اوپر تیرے الا البلاغ مگر پہنچانا حکموں کا ہمارے اور جو تونے پہنچا دیئے
اُنکو تو ادا کرچکا ہے وانا اور تحقیق ہم اذا جس وقت اذقنا الانسان چکھاتے ہیں آدمیوں کو یعنی بخشش کریں ہم منا رحمۃ اپنے پاس سے رحمت کو
کہ وہ صحت اور تونگری ہے تو فرح بھا خوش ہوتے ہیں وہ ساتھ اُس رحمت کے وان تصبھم اور اگر پہنچے اُنکو سیئۃ کوئی برائی مثل بیماری اور
تنگدستی کے بما قدمت ایدیھم بسبب اُسکے کہ آگے بھیجا ہے ہاتھوں اُنکے نے کہ اعمال بد کئے وہ سزاوار اُسکے ہوتے ہیں فان الانسان کفور
پس تحقیق آدمی اُس وقت ناشکری کرنیوالا ہے اور ہرگز تامل نہیں کرتا ہے نعمت اور عذاب کے سبب میں اور مراد انسان سے جنس انسان ہے اسیواسطے اُسکے واسطے ضمیر واحد
کی اور جمع کی دونوں کی آتی ہیں اور اب خدا تعالی بیان کرتا ہے کہ نعمت اور بلا جو کچھ ہے خدا کی مشیت اور ارادہ سے ہے چنانچہ فرماتا ہے کہ للہ ملک السموت
والارض خاص واسطے خدا کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی یخلق ما یشاء پیدا کرتا ہے جو چاہتا ہے یھب لمن یشاء اناثا بخشتا ہے
واسطے جس شخص کے چاہتا ہے بیٹیاں نہ بیٹے ویھب لمن یشاء الذکور اور بخشتا ہے واسطے جس شخص کے چاہتا ہے بیٹے نہ بیٹیاں او یزوجھم یا جوڑے
دیتا ہے اُنکو ذکرانا واناثا بیٹے اور بیٹیاں یعنی بیٹے اور بیٹیاں دونو دیتا ہے اسطرح سے کہ ایک شکم سے دو بیٹے اور ایک شکم سے دو بیٹیاں اور ایک شکم سے ایک بیٹا
اور ایک دختر یا ایک شکم سے ایک پسر اور ایک شکم سے ایک دختر ویجعل من یشاء اور کردیتا ہے جسکو چاہتا ہے عقیما بے فرزند انہ علیم تحقیق
کہ وہ خدا جاننے والا ہے مصلحت دینے اور نہ دینے کا قدیر قدرت رکھنے والا ہے بخشنے اور نہ بخشنے کی کہ سب امور اُسکے اختیار میں ہیں اور جو کچھ ہوتا ہے اُسکے ارادہ اور مشیت سے
ہوتا ہے اور بیٹیوں کا ذکر بیٹوں سے پہلے کیا باوجود شرافت بیٹوں کے اسواسطے کہ بیٹیوں کی کثرت ہے بہ نسبت بیٹوں کے اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ بڑی برکت والی وہ عورت ہے کہ
پہلے دختر جنے اور بعد اُسکے پسر جیسے کہ خدا نے قرآن میں بیٹیوں کا ذکر بیٹوں سے پہلے کیا ہے اور فرمایا ہے رسول خدا صلعم نے کہ جس گھر میں بیٹیاں ہوتی ہیں اُسمیں
روز بارہ برکتیں نازل ہوتی ہیں اور بارہ رحمتیں آسمان سے اور اُس گھر کی زیارت ملائکہ سے کبھی منقطع نہیں ہوتی اور بیٹیوں کے باپ کے واسطے ہر روز ایک سال کی عبادت لکھتے ہیں اور
حضرت صادق نے فرمایا ہے بیٹیاں حسنات ہیں اور بیٹے نعمت ہیں اور ثواب ذات کی جہت سے ہوتا ہے نعمت کی جہت سے بلکہ نعمت سے تو سوال کیا جائیگا اور دوسری روایت میں ہے کہ بیٹیاں
محنت ہیں اور بیٹے نعمت ہیں او خدا بہشت کو بسبب محنت کے دیتا ہے نہ بسبب نعمت کے اور کہتے ہیں کہ یہودیوں نے رسول خدا سے کہا کہ خدا تعالی کس واسطے تجھ سے باتیں نہیں کرتا ہے اور تو
اُسکو دیکھے جیسے کہ موسیٰ سے خدا باتیں کرتا تھا اور موسیٰ اُسکو دیکھتا تھا حضرت نے فرمایا کہ موسیٰ خدا کے کلام کو تو سنتا تھا لیکن اُسکو دیکھتا نہیں تھا یہ آیت نازل ہوئی وما کان لبشر
اور نہیں ہے واسطے کسی آدمی کے ان یکلمہ اللہ کہ کلام کرے اُس سے خدا اسطرح کہ وہ آدمی خدا کو دیکھے بلکہ کلام خدا کا آدمی کے ساتھ نہیں ہے الا وحیا مگر وحی وہ کلام تو
سب اور بہت مرتبے پایا جاتا ہے کہ وہ یا تو بطور الہام کے ہوتا ہے کہ آدمی کے دل میں ڈال دیا جائے اور یا سوتے ہوئے خواب میں کلام حاصل ہوتا ہے چنانچہ داؤد کو زبور الہام کی اور ابراہیم کو

خواب میں اسمٰعیل کے ذبح کا حکم دیا اَوْ یا کلام کرے خدا آدمی سے مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ پیچھے پردہ کے اس طرح سے کہ آواز کو تو آدمی سُنے اور لیکن کوئی
دکھلائی نہ دیوے جیسے کہ موسیٰ سے کلام کیا اور مراد حجاب کے پیچھے ہونیسے یہ ہے کہ وہ کلام حجاب میں ہے تمام مخلوقات سے مگر وہ شخص کہ جس سے ارادہ کلام کرنیکا ہے
جیسے کہ کلام اُس کا موسیٰ سے تھا اور مراد حجاب کے پیچھے ہونیسے یہ نہیں ہے کہ خدا حجاب کے پیچھے بیٹھا تھا اور کلام کرتا تھا اسواسطے کہ حجاب مکان محدود کا ہوتا ہے
اور خدا اس سے پاک ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ شب معراج جناب رسولخدا سے کلام کیا پیچھے دو حجاب کے کہ ایک حجاب تھا طلائے سرخ خالص کا تھا اور دوسرا حجاب موتی سفید کا
اور مسافت درمیان دونو حجاب کے ستر برس کی راہ تھی اَوْ يُرْسِلَ رَسُوْلًا یا بھیجتا ہے خدا ایلچی پیغام پہنچانیوالے کو آدمی کے پاس کہ وہ ایلچی ملائکہ کی
جنس سے ہو جیسے کہ جبرئیل کہ وہ کلام خدا کا انبیا کے پاس لاتا ہے فَيُوْحِيَ پس وحی پہنچاتا ہے وہ ایلچی خدا کا بھیجا ہوا آدمی کے پاس بِاِذْنِهٖ ساتھ
اذن اُس خدا کے مَا يَشَآءُ جو کچھ کہ چاہے اِنَّهٗ عَلِيٌّ تحقیق وہ خدا بلند اور برتر ہے اس سے کہ آنکھوں سے دیکھا جائے اسواسطے کہ دکھلائی دینا مخلوقات
کے اوصاف میں سے ہے حَكِيْمٌ صاحب حکمت الٰہی ہے کہ جو کرتا ہے موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور عائشہ سے روایت ہے کہ جو کوئی گمان کرے کہ پیغمبر نے خدا کو دیکھا ہے
تو اُس نے بڑا بہتان کیا وَكَذٰلِكَ اور ایسے ہی یعنی جیسے کہ اور پیغمبروں پر ہم نے وحی کی ہے اَوْحَيْنَآ اِلَيْكَ وحی کی ہے ہم نے طرف تیرے اے محمد صلعم
رُوْحًا روح کو یعنی قرآن کو کہ دل اُس سے جان پاتے ہیں جیسے کہ بدن روح سے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد روح سے جبرئیل ہے اور یا ایک فرشتہ ہے کہ وہ جبرئیل اور
میکائیل سے بھی زیادہ بزرگ ہے اور یہی حضرت امام جعفر صادقؑ سے منقول ہے اور فرمایا کہ وہ فرشتہ رسولخدا صلعم کے ہمراہ رہتا تھا اور حضرت کو خبر دیا کرتا تھا
اور بعد رسولخدا کے وہ آئمہ معصومین علیہم السلام کے ہمراہ ہے اور ایک روایت میں ہے کہ جس روز سے وہ فرشتہ رسولخدا کے پاس آیا ہے آسمان پر نہیں گیا ہے بلکہ ہمارے
ہمراہ ہے یہانتک کہ خروج کرے قائم ہمارا غرض یہ ہے کہ خدا فرماتا ہے کہ بھیجا ہم نے طرف تیرے روح کو مِّنْ اَمْرِنَا حکم سے اپنے اور اب خدا تعالیٰ رسولخدا پر اپنی
نعمت کو ظاہر کرتا ہے کہ مَا كُنْتَ تَدْرِيْ نہ تھا تو کہ جانے تو پہلے وحی سے کہ مَا الْكِتٰبُ کیا ہے قرآن یعنی اُسکے نازل ہونیسے پہلے اُسکو
تو نہیں جانتا تھا وَلَا الْاِيْمَانُ اور نہ ایمان کہ کیا ہے یعنی ایمان کیطرف بلانیکو یا شرع اور احکام کیطرف راہ دکھلانیکو تو نہیں جانتا تھا اور اگرچہ پیغمبر ہونیسے
پہلے تو عقلی دلیلوں کے وسیلے سے ایمان کے اصلوں کو جانتا تھا اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ تو اہل ایمان کو نہیں جانتا تھا کہ کون ایمان لائیگا اور کون ایمان نہیں
لائیگا اس صورت میں مضاف یعنی اہل ایمان کا محذوف ہے وَلٰكِنْ جَعَلْنٰهُ اور لیکن کیا ہم نے اُس کتاب کو کہ تجھے دی ہے علم میں یا ایمان کو کہ وہ طریق نجات کا
ہے نُوْرًا روشنی کہ نَّهْدِيْ بِهٖ راہ راست دکھلاتے ہیں ہم ساتھ اُسکے مَنْ نَّشَآءُ جسکو چاہتے ہیں ہم مِنْ عِبَادِنَا بندوں اپنے میں سے جو وقت کہ
وہ دلیلوں وحدانیت اور قدرت ربانی میں تامل کریں وَاِنَّكَ لَتَهْدِيْٓ اور تحقیق کہ البتہ تو ہدایت کرتا ہے ہمارے وحی کے وسیلے سے اِلٰى
صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ طرف راہ سیدھی کے کہ جو حق کیطرف پہنچانیوالی ہے صِرَاطِ اللّٰهِ الَّذِيْ لَهٗ راہ خدا کی وہ خدا کہ واسطے اُسکے ہے
مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ جو کچھ بیچ آسمانوں کے ہے اور جو کچھ بیچ زمین کے ہے کہ سب اُسکے ملک اور مخلوقات اُس کی ہے اَلَآ اِلَى اللّٰهِ
خبردار ہو کہ طرف خدا کے تَصِيْرُ الْاُمُوْرُ پھرتے ہیں کلام سب مخلوقات کے آخرت میں کہ موافق اعمال کے ہر ایک کو جزا دیگا حضرت امام محمد باقر
علیہ السلام سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ قرآن دریا میں گرا اور اُسکو دریا سے نکالا تو دیکھا کہ سب حرف اُسکے مٹ گئے ہیں مگر یہ آیت باقی ہے الا الی اللہ تصیر الامور اور
ایسے ہی کہتے ہیں کہ ایکدفعہ قرآن جل گیا تھا مگر اُسمیں یہ آیت باقی رہی تھی کہ الا الی اللہ تصیر الامور سُوْرَةُ الزُّخْرُفِ یہ سورہ مکی ہے اور بعضے کہتے
ہیں کہ یہ آیہ وَسْئَلْ مَنْ اَرْسَلْنَا اسمیں بیت المقدس میں نازل ہوتی ہے وقت روانگی معراج کے اور اسمیں اٹھاسی یا نواسی آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
ہے کہ جو کوئی ہمیشہ اس سورت کو پڑھے خدا تعالیٰ اُسکو لحد میں زمین کے جانوروں سے اور قبر کے بھینچنے سے محفوظ رکھے قیامت تک اور قیامت کے روز یہ سورت خوبصورت
ہو کر آئے اور اپنے پڑھنے والے کو بحکم خدا بہشت میں داخل کرے بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ حٰمٓ اس کے معنی پہلے اس سے گزر گئے ہیں وَ
الْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ قسم ہے قرآن روشن کی باعتبار ظاہر اور روشن ہونے اُسکے معنوں کے اور یا باعتبار واضح ہونے اُسکی حجتوں کے کہ دلالت کرتی ہیں
خدا کے پاس سے نازل ہونے پر اور یا باعتبار ظاہر ہونے احکام حلال اور حرام کے اور احکام اسلام کے اور قسم یہ ہے کہ اِنَّا جَعَلْنٰهُ تحقیق ہم نے کیا ہے اس کتاب کو

ع ۵ ۱۰ ۶

قرآناً عربیاً قرآن عربی زبان میں لعلکم تاکہ تم اے ملک عرب کے رہنے والو تعقلون ۝ سمجھو تم کہ وہ تمہاری زبان میں ہے اور اُسکے معنوں میں
غور کرکے اُس سے فائدہ حاصل کرو اور اسکی فصاحت اور بلاغت کو سمجھ جاؤ تم کہ مثل اسکے کسی بشر سے نہیں ہو سکتا ہے اور اس امر کو دریافت کرکے پیغمبر کی
نبوت کا اقرار کرو وانہ اور تحقیق کہ وہ قرآن فی ام الکتاب لدینا بیچ اصل کتاب کے ہے کہ نزدیک ہمارے ہے یعنی لوح محفوظ کہ اصل سب
کتابوں کی ہے اور وہ ہمارے پاس ہے اسمیں قرآن ہے لعلی البتہ بلند مرتبہ اور بلند قدر ہے باعتبار معجزہ ہونیکے اور زیادتی فصاحت کی اور منسوخ
کرنے پہلی کتابوں کے اور واجب ہونے اسکے عمل کے قیامت تک حکیم صاحب حکمت ہے اور ظاہر کرنے والا حق کا اور اب انکار کرنیوالوں کی طرف خطاب
کرتا ہے افنضرب کیا پس باز رکھیں ہم عنکم الذکر تمسے ذکر کو یعنی قرآن کو صفحاً باز رکھنا اور تمکو یونہیں چھوڑ دیں کہ تم کچھ حجت
نہ پکڑیں اور وحی تمپر نازل نکریں اور پیغمبر کو تمپر نہ بھیجیں ان کنتم اسواسطے کہ ہو تم قوماً مسرفین قوم حد سے گزرنیوالی یعنی تم اپنے کفر اور
انکار میں جو حد سے گزرنیوالے ہو تو کیا اس جہت سے ہم تمکو تمہارے حال پر چھوڑ دیں اور تمکو ایمان لانیکو نہ کہیں یہ استفہام انکاری ہے یعنی ہرگز ایسا ہم نہ کرینگے اور
اہل کوفہ نے اور اہل مدینہ نے آن کو بکسر ہمزہ پڑھا ہے وکم ارسلنا من نبی اور بہت بھیجے ہیں ہمنے پیغمبر فی الاولین درمیان پہلے لوگوں کے
وہ لوگ بھی حد سے گزرنیوالے تھے اور کفر اور جہالت اور عداوت اور انکار میں سخت تھے اور انکے انکار سے ہمنے بھیجنا پیغمبروں کا موقوف نہیں کیا بلکہ واسطے تمام
کرنے حجت کے پے در پے انکے پاس پیغمبر بھیجے ہیں وما یاتیہم اور نہیں آتا تھا انکے پاس من نبی کوئی پیغمبر ہمارے پاس سے الا کانوا بہ مگر کہ
تھے وہ ساتھ اُس پیغمبر کے یستہزءون ٹھٹھا کرتے جیسے کہ کفار قریش تیرے ساتھ ٹھٹھا کرتے ہیں فاہلکنا پس ہلاک کیا ہمنے ٹھٹھے کی جہت سے اُس
گروہ کو کہ تھے وہ اشد منہم بہت زیادہ سخت اُن کفار قریش سے بطشاً قوت میں تمیز واقع ہوئی ہے یعنی وہ لوگ کہ قوت اور دبدبہ میں ان مشرکین سے
بہت زیادہ تھے انکو ہمنے ہلاک کر ڈالا اور اُنکی قوت اور رعب نے ہمکو انکے عذاب کرنیسے عاجز نہ کیا تو پس ان مشرکین کو چاہئے کہ اپنی قوت اور شوکت پر غرور نہ کریں
ومضی اور گزر گیا ہے قرآن میں کئی جگہ مثل الاولین ۝ قصہ پہلے لوگوں کا کہ انہوں نے اپنے پیغمبروں کے ساتھ کیا کیا اور ہمنے انکو کسطرح سے عذاب کیا
ولئن سالتہم اور البتہ اگر پوچھے تو اے محمد صلعم اُن مشرکوں سے کہ من خلق السموت والارض کسنے پیدا کیا ہے آسمانوں کو اور زمین کو تو
لیقولن البتہ کہینگے ازراہ اقرار اور یقین کے کہ خلقہن پیدا کیا ہے انکو العزیز خدائے غالب نے کہ کوئی چیز اسکو عاجز نہیں کر سکتی ہے کہ العلیم جاننے
والا ہے خلقت کی مصلحتوں کا اس مقام میں خدا تعالیٰ اُنکی جہالت سے خبر دیتا ہے کہ باوجود اقرار کرنے اس امر کے کہ آسمانوں اور زمین کا پیدا کرنیوالا خدا ہے اور پھر اسکے
عبادت کو ترک کرکے بتوں کی عبادت اختیار کرتے ہیں جو کہ نہایت عاجز ہیں اور اب خدا تعالیٰ واسطے زیادتی حجت کے اپنے اوصاف بیان کرتا ہے کہ خدا الذی جعل
وہ شخص ہے کہ کر دیا اُسنے لکم الارض مہداً واسطے تمہارے زمین کو بچھونا تاکہ اُس پر ٹھیرو وجعل لکم اور کر دئے واسطے تمہارے فیہا سبلاً
بیچ اُس زمین کے رستے کہ اُنپر چلتے ہو اور اس تمہارے لئے اسواسطے بنائے ہیں کہ لعلکم تہتدون ۝ تاکہ تم راہ پاؤ طرف شہروں کے کہ جہاں تم جاتے ہو اور وہاں
مقصود تمہارا ہے اور یہ راہ پاؤ تم طرف حکمت پیدا کرنیوالے کے اور اسکے والذی نزل اور وہ ہے خدا کہ نازل کیا ہے اُسنے من السماء ماءً بقدر
آسمان سے پانی کو ساتھ اندازہ کے یعنی موافق حاجت اور مصلحت کے واسطے بندوں کے نہ کثرت سے کہ جسمیں غرق ہو جاتیں اور نہ ایسا کم کہ کھیتیوں کو کفایت کرے فانشرنا
بہ پس زندہ کیا ہمنے ساتھ اُس پانی کے بلدۃً میتاً شہر مردہ کو یعنی زمین خشک کو کہ طرح طرح کی بوٹیاں اسمیں سے نکالکر سبز اسکو کر دیا کذلک ایسے ہی
جیسے گھاس اور درخت زمین سے نکلتے ہیں ایسے ہی تخرجون نکالے جاؤگے تم زمین سے زندہ ہوکر قیامت کے دن والذی خلق الازواج اور
وہ شخص ہے خدا کہ پیدا کیا اُسنے جوڑوں کو کلہا سب اُن جوڑوں کو حیوانات میں تو نر اور مادہ کو اور سوائے اسکے اور چیزوں میں ایک دوسرے کا مقابل جیسے
کہ شیریں اور تلخ اور تر اور خشک اور گرم اور سرد اور روشنی اور تاریکی اور سخت اور نرم اور آسمان اور زمین اور بہشت اور دوزخ اور سورج اور چاند اور سوائے
اسکے وجعل لکم اور پیدا کی واسطے تمہارے من الفلک کشتیوں سے والانعام اور چارپاؤں سے ما ترکبون ۝ وہ چیز کہ سوار ہوتے ہو
تم دریا میں اور جنگل میں لتستووا تاکہ درست ہو تم اور درست ہوکر بیٹھو تم علی ظہورہ اوپر پیٹھوں اسکی کے کہ وہ کشتیاں اور چارپائے ہیں

ثُمَّ تَذْكُرُوا نِعْمَةَ رَبِّكُمْ پھر یاد کرو تم نعمت پروردگار اپنی کو اِذَا اسْتَوَيْتُمْ عَلَيْهِ جسوقت استوار درست ہو تم اوپر اسکے کہ اس نعمت پروردگار کو یاد کرکے اسکا شکر ادا کرو وَتَقُولُوا اور کہو تم اسوقت کہ سُبْحَانَ الَّذِي پاک ہے وہ شخص کہ سَخَّرَ لَنَا حکم میں کیا ہے واسطے ہمارے اُس نے اور بس میں کیا ہے هٰذَا اس سواری کو کہ وہ کشتی ہے یا چوپایہ ہے وَمَا كُنَّا لَهُ اور نہیں ہیں ہم واسطے اُس سواری کے مُقْرِنِينَ طاقت رکھنے والے اُسکے بس میں کرنیکے اور اپنے قابو میں کرنیکے اور چوپایہ سرکشی کرنے اور گر پڑنے سے جو خالی نہیں ہے اور کشتی غرق ہونے سے بے خوف نہیں ہے اور اندیشہ ان دونوں میں ہلاکت کا ہے سو واسطے اپنے بندوں کو حکم کرتا ہے کہ بعد تسبیح کے مستعد موت کے ہو کر کہو کہ وَإِنَّا إِلَىٰ رَبِّنَا اور تحقیق ہم طرف پروردگار اپنے کے آخر کار لَمُنْقَلِبُونَ البتہ پھرنیوالے ہیں کہ آخری سواری ہماری جنازہ ہے اور حضرت امیر المومنینؑ نے فرمایا ہے کہ جسوقت رسولخدا پائے مبارک اپنا رکاب میں رکھتے تو فرماتے کہ الحمد للہ علی کل نعمۃ سبحان الذی خلق الازواج کلہا وجعل لکم من الفلک والانعام ما ترکبون اور اس آیت کو وانا الی ربنا لمنقلبون تک پڑھتے اور بعد اسکے تین تکبیر کہتے اور چوپایہ پر سوار ہوتے اور حضرت امام جعفر صادقؑ نے فرمایا ہے کہ ذکر نعمت کا کہ قرآن میں حکم آیا ہے یہ ہے کہ بندہ کہے کہ الحمد للہ الذی ہدانا للاسلام وعلمنا القرآن ومن علینا بمحمد صلعم اور بعد اسکے آیہ سبحان الذی سخر لنا تلاوت کرے اور حضرت امام رضاؑ نے فرمایا ہے کہ اگر تو سواری کی پشت پر سوار ہو تو کہہ کہ الحمد للہ الذی سخر لنا آخر آیت تک اور امام موسی کاظمؑ نے فرمایا ہے کہ اگر تو جنگل میں نکلے تو کہہ سبحان الذی سخر لنا آخر آیہ تک اسواسطے کہ جو کوئی اسوقت اس آیت کو پڑھے وقت سوار ہونیکے اور سواری سے گر پڑے تو اسکو کوئی آزار نہ پہنچیگا اور بعد ذکر نعمت سواری کے پھر کفار کے حال میں خدا تعالی فرماتا ہے کہ اگر تو کفار سے پوچھے کہ آسمان اور زمین کو کس نے پیدا کیا ہے تو کہینگے کہ خدا نے اور باوجود اس اقرار کے خدا کے واسطے فرزند مقرر کرتے ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ وَجَعَلُوا لَهُ اور مقرر کیا اُن کفار نے واسطے خدا کے مِنْ عِبَادِهِ جُزْءًا بندوں اُسکے میں ایک ٹکڑا یعنی ملائکہ کو کہ بندے اُسکے ہیں خدا کی بیٹیاں مقرر کیا اور فرزند باپ کا جو ٹکڑا ہوتا ہے اسواسطے خدا نے فرزند کو ٹکڑا فرمایا اور یہ نہایت جہالت کفار کی ہے کہ باوجود اقرار کرنے اُسکے خالق ہونیکے پھر اُسکے واسطے فرزند مقرر کیا اور نہیں جانتے کہ پیدا جسم سے ہوتا ہے اور وہ پیدا کرنیوالا اجسام کا ہے پس نسبت اولاد کی اُسکی طرف کیونکر کرنی چاہئے إِنَّ الْإِنْسَانَ تحقیق کہ آدمی یعنی اکثر آدمی کافر ہیں لَكَفُورٌ مُبِينٌ البتہ ناشکری کرنیوالے ہیں ظاہر اسواسطے کہ نسبت فرزند کی اُسکی طرف کفر ہے اور کفر اصل ہے سب ناشکریوں کی أَمِ اتَّخَذَ کیا پکڑا ہے خدا نے یعنی اختیار کیا ہے واسطے اپنے مِمَّا يَخْلُقُ اُس چیز میں سے کہ پیدا کرتا ہے بَنَاتٍ بیٹیاں کہ نہایت کم مرتبہ ہیں بیٹوں سے وَأَصْفَاكُمْ اور برگزیدہ اور خالص کیا ہے تمکو اے کافرو بِالْبَنِينَ ساتھ بیٹوں کے کہ بلند مرتبہ اور نہایت عزیز ہیں وہ بہ نسبت بیٹیوں کے یعنی کیا خدا نے کہ ناقص اور ادنی چیز کہ وہ بیٹیاں ہیں وہ تو اپنے واسطے مقرر کی ہیں اور بیٹے جو کہ اعلی مرتبہ کی اور اچھی چیز ہیں وہ تمہارے واسطے مقرر کئے ہیں بھلا یہ بات کیونکر عقل میں آئے کہ جو کہ خالق سب چیز کا ہے اُسکے واسطے تو ادنی چیز ہو اور تمہارے واسطے اعلی اور حال یہ ہے کہ وَإِذَا بُشِّرَ أَحَدُهُمْ اور جسوقت خبر دیا جاے کوئی اُن کافروں میں سے مثل بنی ملیح کے کہ ملائکہ کو خدا کی بیٹیاں کہتے ہیں یعنی خبر دیا جاوے وہ بِمَا ضَرَبَ لِلرَّحْمَٰنِ ساتھ اُس چیز کے کہ بیان کیا ہے اُس شخص نے واسطے خدا بخشنے والے کے مَثَلًا مانند اور مشابہ کو یعنی دختر کو اسواسطے کہ فرزند مشابہ اور مانند باپ کے ہوتا ہے اسلئے مثل فرمایا دختر کو یعنی اُن کافروں میں سے اگر کسی کو خبر دیجائے اُس چیز کی کہ رحمان کیلئے وہ بیان کرتا ہے اور کہا جاوے اُس سے کہ تیرے دختر پیدا ہوئی ہے تو وہ شخص نہایت رنجیدہ اور غمگین ہو اسطرح سے کہ مارے رنج کی شدت کے ظَلَّ وَجْهُهُ ہو جائے منہ اسکا مُسْوَدًّا سیاہ اور نہایت کالا وَهُوَ كَظِيمٌ اور حال یہ ہے کہ وہ غصہ اور غم میں بھرنیوالا ہے اُسوقت اس خبر کے سننے سے اپنے دل میں سوختہ ہو بسبب اسکے کہ بدلا اسکا نہیں لے سکتا ہے پس جسوقت کہ منسوب کیجانا دختر کا اس مرتبہ بد ہے تو پھر کسواسطے خدا کے واسطے تجویز کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ عرب ہمیشہ شجاعت اور فصاحت کا فخر کرتے تھے اور تعجب سے دشمنوں پر غالب ہونیکا بڑا افتخار کرتے تھے اور جس میں یہ وصف نہوتا اور وہ ناز اور نعمت میں پرورش پاتا مثل زنان عروس کے کہ وہ زینت کرکے چھپرکھٹ میں بیٹھتے ہیں تو وہ آدمی انکے نزدیک بیکارہ اور بیفائدہ ہوتا تھا اسواسطے خدا تعالی مذمت بیٹیوں کی ان صفات میں بیان کرتا ہے اور کفار کو توبیخ کرتا ہے بیٹیوں کی نسبت دینے میں چنانچہ فرماتا ہے کہ أَوَمَنْ يُنَشَّأُ کیا وہ کوئی کہ پرورش کیا جاتا ہے فِي الْحِلْيَةِ بیچ زیور کے یعنی لڑکیاں جو کہ زیب اور زینت اور موتی اور زیور میں پرورش پاتی ہیں اُسکو خدا کی طرف منسوب کرتے ہو کہ جو بہادری اور شجاعت سے بالکل خالی ہیں اور اہل کوفہ نے ینشؤ کو بضم یا اور فتح نون اور تشدید شین پڑھا ہے اور باقیوں نے بفتح یا اور سکون نون اور تخفیف شین پڑھا ہے یعنی جو کہ زیور اور پوشاک گوٹہ اور کناری میں پرورش ہوتی ہیں تم انکو

خدا کیطرف منسوب کرتے ہو وَهُوَ فِي الْخِصَامِ اور وہ بیچ جھگڑنے کے اور وقت گفتگو کرنے کے غَيْرُ مُبِينٍ نہ ظاہر کرنیوالی حجت اور دلیل کے ہے یعنی
عورت وقت گفتگو کے اور پیش آنے جھگڑے کے کسی سے حجتیں اور دلیلیں بیان کرنے میں دعوے پر غالب نہیں ہو سکتی ہے بلکہ بسبب کم ہونے عقل کے ایسی گفتگو کرتی ہے کہ
جسمیں اپنا ضرر ہو اور جانب مقابل کو اپنی ہی تقریر سے غالب کر دیتی ہے اور یہ جو ضمیر مذکر کی ہے تو یہ لفظ کیطرف پھرتی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس آیت میں عورتوں
سے نہیں ہے بلکہ بتوں سے مراد ہے کہ کفار بتوں کو زیور میں آراستہ رکھتے تھے یعنی کیا عبادت کرتے ہو تم انکی جو کہ زیور میں پرورش پاتے ہیں اور کسی حجت اور دلیل کو بیان
نہیں کر سکتے ہیں بلکہ مطلق گویا نہیں ہو سکتے ہیں اور جواب دینے سے عاجز ہیں وَجَعَلُوا الْمَلَائِكَةَ الَّذِينَ هُمْ اور بنا کر دیا ان مشرکین نے فرشتوں کو جو کہ
وہ عِبَادُ الرَّحْمَٰنِ بندے خدا بخشنے والے کے ہیں إِنَاثًا بیٹیاں یعنی ملائکہ مقدسین کہ پاکیزہ عبادت خالق ہیں عبادت خدا کی کرتے ہیں انکو اپنی جہالت سے
کہتے ہیں کہ یہ بیٹیاں خدا کی ہیں أَشَهِدُوا کیا حاضر تھے وہ خَلْقَهُمْ وقت پیدائش ان فرشتوں کے کہ انکی عورتیں ہونیسے خبر دیتے ہیں پس انکی تنبیہ کے
واسطے فرماتا ہے کہ سَتُكْتَبُ قریب ہے کہ لکھی جائے شَهَادَتُهُمْ گواہی انکی اس مقدمہ میں وَيُسْأَلُونَ اور پوچھے جائیں وہ اس سے قیامت کے دن اور
گواہی دروغ کی جہت سے انکو عذاب ہو کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم نے ان والوں سے پوچھا کہ تمکو کیونکر معلوم ہوا کہ ملائکہ عورتیں ہیں کہا کہ ہم نے اپنے باپوں سے سنا ہے اور
گواہی دیتے ہیں ہم کہ انہوں نے ہرگز دروغ نہیں کہا ہے حقتعالی نے یہ آیت نازل کی کہ عنقریب گواہی انکی نامہ اعمال میں انکے لکھی جائے وَقَالُوا اور کہا انہی بیچ نے
جھگڑنے کی راہ سے کہ لَوْ شَاءَ الرَّحْمَٰنُ اگر چاہتا خدا بخشنے والا تو مَا عَبَدْنَاهُمْ نہ پرستش کرتے ہم ان ملائکہ کو مَا لَهُمْ بِذَٰلِكَ مِنْ عِلْمٍ نہیں ہے واسطے
انکے ساتھ اسکے کچھ علم اور اسکی قباحت کو وہ نہیں جانتے إِنْ هُمْ نہیں ہیں وہ اس دعوے میں إِلَّا يَخْرُصُونَ مگر اٹکل کرتے اور اپنی رائے سے تجویز کرکے
ایک بات کہتے ہیں أَمْ آتَيْنَاهُمْ كِتَابًا مِنْ قَبْلِهِ کیا دی ہے ہمنے انکو کوئی کتاب پہلے اس سے کہ جسمیں انکے دعوے کا صحیح ہونا لکھا ہو فَهُمْ بِهِ پس
وہ ساتھ اس کتاب کے جو کہ ہم نے قرآن سے پہلے بھیجی ہو مُسْتَمْسِكُونَ چنگل مارنیوالے ہیں اور حجت لانیوالے اور ایسی کتاب تو کسی کے پاس کبھی نازل نہیں ہوئی کہ
جسمیں انکے مدعا کا صحیح ہونا لکھا ہو پس اپنے مدعا پر نہ دلیل عقلی رکھتے ہیں نہ دلیل نقلی بَلْ بلکہ اس مدعا میں اپنے باپوں کی پیروی کا اقرار کرکے قَالُوا کہا
انہوں نے کہ إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا تحقیق ہمنے پایا ہے ہم نے باپوں اپنوں کو عَلَىٰ أُمَّةٍ اوپر ایک مذہب اور راہ کے وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ
اور تحقیق ہم اوپر علامتوں انکے کے مُهْتَدُونَ ہدایت پانیوالے ہیں یعنی اس دعوے میں ہم اپنے باپوں کی پیروی کرنیوالے ہیں پس واسطے تسلی خاطر رسول خدا صلعم
کے فرماتا ہے کہ وَكَذَٰلِكَ مَا أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ اور ایسے ہی نہیں بھیجا ہے ہم نے پہلے تجھسے اے محمد صلعم فِي قَرْيَةٍ بیچ کسی بستی کے مِنْ نَذِيرٍ کوئی
ڈرانیوالا پیغمبر کہ انکو عذاب خدا سے ڈرائے إِلَّا قَالَ مُتْرَفُوهَا مگر کہا نعمت میں پلے ہوتے دولتمندوں اس بستی کے نے تکبر اور سرکشی کی راہ سے یہ کہ إِنَّا وَجَدْنَا
آبَاءَنَا تحقیق ہمنے پایا ہے باپوں اپنوں کو عَلَىٰ أُمَّةٍ اوپر ایک دین کے وَإِنَّا عَلَىٰ آثَارِهِمْ اور تحقیق ہم اوپر نشانیوں انکی کے مُقْتَدُونَ پیروی
کرنیوالے ہیں اور تخصیص دولتمندوں کی اسواسطے ہے کہ وہ بسبب مشغول ہونے نعمتوں کے دلیل میں حق کی تامل اور نظر نہیں کرتے ہیں اور اپنے باپوں کی پیروی پر تکیہ کرکے
دین کے مقدمہ میں بیفکر ہوگئے ہیں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اور حفص اور ابن عامر نے قَالَ پڑھا ہے یعنی کہا محمد صلعم نے ان کافروں سے کہ أَوَلَوْ جِئْتُكُمْ کیا اگر
لایا ہوں میں تمہارے پاس بِأَهْدَىٰ زیادہ ہدایت کرنیوالا دین مِمَّا وَجَدْتُمْ عَلَيْهِ اس دین سے کہ پایا ہے تم نے اوپر اسکے آبَاءَكُمْ باپوں اپنوں کو کیا
تب بھی تم اپنے باپوں کے دین کی پیروی کروگے اگرچہ میرا دین تمہارے باپوں کے دین سے بہتر ہو قَالُوا کہا انہوں نے جواب میں پیغمبر کے کہ إِنَّا بِمَا أُرْسِلْتُمْ بِهِ
تحقیق کہ ہم ساتھ اس چیز کے کہ بھیجے گئے ہو تم كَافِرُونَ کفر کرنیوالے ہیں اور تمہارے دین پر ہم کبھی ایمان نہ لائینگے فَانْتَقَمْنَا مِنْهُمْ پس بدلا لیا ہم نے انسے کہ
انکو عذاب کیے دنیا میں اور ہلاک کرکے دوزخ میں انکو چلایا فَانْظُرْ پس دیکھ تو اے دیکھنے والے کہ كَيْفَ كَانَ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الْمُكَذِّبِينَ انجام
جھٹلانے والوں کا اور اب حضرت ابراہیم کا قصہ بیان کرتا ہے کہ وَإِذْ قَالَ إِبْرَاهِيمُ اور یاد کر تو جس وقت کہ کہا ابراہیم نے غار سے نکلنے کے بعد لِأَبِيهِ
واسطے باپ اپنے کے کہ وہ آذر چچا انکا تھا اور اس نے جو پرورش انکو کیا تھا تو اسواسطے وہ اسکو باپ کہتے تھے اس سے حضرت ابراہیم نے کہا وَقَوْمِهِ اور قوم
اپنی سے کہ جو بتوں کی اور ستاروں کی عبادت میں مشغول تھے إِنَّنِي بَرَاءٌ تحقیق کہ میں بیزار ہوں مِمَّا تَعْبُدُونَ اس چیز سے کہ پوجتے ہو تم سوائے خدا کے اسکو

ع ۲ النصف

اِلَّا الَّذِیۡ مگر وہ شخص یعنی وہ خدا کہ فَطَرَنِیۡ پیدا کیا ہے اسنے مجھکو فَاِنَّہٗ پس تحقیق وہ خدا سَیَہۡدِیۡنِ قریب ہے کہ راہ حق دکھلائے مجھکو توفیق
عطا کرے دینکے قائم کرنیکی وَجَعَلَہَا اور کیا ہے ابراہیمؑ نے اس کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ کو یا کلمہ اپنی برأت مما تعبدون کو کَلِمَۃًۢ بَاقِیَۃً کلمہ باقی ہمیشہ رہنے والا
فِیۡ عَقِبِہٖ بیچ پیچھے اپنے کے یعنی درمیان فرزند و لوگوں کے لَعَلَّہُمۡ یَرۡجِعُوۡنَ تاکہ وہ اولاد اسکی رجوع کریں اپنے باپ کیطرف کلمہ توحید کہنے میں اور شرک سے
بیزار ہوں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد کلمہ باقیہ سے امامت ہے کہ ابراہیمؑ نے اپنے پیچھے اپنی اولاد میں چھوڑی ہے اسواسطے کہ وہ امامت ہے کہ قیامت
تک اسکی اولاد میں باقی رہیگی اور اسیواسطے سدی سے منقول ہے کہ مراد حضرت ابراہیمؑ کی عقب سے آل محمدؐ ہے اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا کہ ہمارے حق میں آیت نازل ہوئی
ہے اور کیا ہے امامت کو حسینؑ کے عقب میں قیامت تک اور خطبہ غدیریہ میں جناب رسول خدا صلعم فرمایا ہے کہ اے گروہ آدمیوں کے قرآن نے تبلادیا ہمکو کہ آئمہ بعد علی کے
اسکی اولاد میں سے ہیں اور میں نے تبلادیا ہمکو کہ وہ مجھ سے ہیں اور میں ان سے ہیں جس جگہ کہ خدا تعالی قرآن میں فرماتا ہے کہ وجعلہا کلمۃ باقیۃ فی عقبہ اور کہا ہے میں نے کہ لن تضلوا
ما ان تمسکتم بہما یعنی ہرگز گمراہ نہوگے اگر چنگل مارو گے تم ساتھ ان دونوں کے یعنی قرآن مجید اور میری اہلبیت کے کہ اگر انکی پیروی میں رہوگے تو گمراہ نہوگے اور رسول خدا صلعم
سے اس آیت کے معنی پوچھے گئے تو فرمایا کہ وہ امامت ہے حسینؑ کے عقب میں کہ اسکی اولاد میں نو امام ہونگے اور ایک انہیں سے مہدی علیہ السلام اس امت کا ہے اور بعد قصہ ابراہیمؑ
حقتعالی اپنی نعمتوں کو شمار کرتا ہے جو کچھ کہ قریش کو بخشی ہیں اور فرماتا ہے کہ میں نے بسبب کفر اور شرک کے انکے عذاب میں جلدی نہیں کی ہے بَلۡ مَتَّعۡتُ ہٰۤؤُلَآءِ
بلکہ فائدہ دیا ہے میں نے اس گروہ قریش کو وَاٰبَآءَہُمۡ اور باپوں انکے کو کہ انکی عمریں دراز کی ہیں اور نعمتیں انکو بخشی ہیں حَتّٰی جَآءَہُمُ الۡحَقُّ یہانتک کہ
آیا ہے انکے پاس قول حق کا کہ وہ توحید ہے یا قرآن ہے وَرَسُوۡلٌ مُّبِیۡنٌ اور پیغمبر ظاہر کہ معجزے ظاہر کرتا تھا اور دلیلیں ظاہر اور روشن توحید کی بیان کرتا
تھا وَلَمَّا جَآءَہُمُ الۡحَقُّ اور جسوقت کہ آیا انکے پاس سخن حق تو اسکا انہوں نے انکار کیا اور سرکشی کی راہ سے قَالُوۡا ہٰذَا کہا انہوں نے کہ یہ قرآن جو کہ
محمدؐ لایا ہے سِحۡرٌ جادو ہے وَّاِنَّا بِہٖ اور تحقیق ہم ساتھ اسکے کٰفِرُوۡنَ کفر کرنیوالے ہیں اور ہمکو اعتبار نہیں ہے کہ یہ خدا کے پاس سے آیا ہے پس انہوں نے
بے ادبی کی اور اسکو سحر جانا اور پیغمبر سے جھگڑا کیا وَقَالُوۡا اور کہا انہوں نے کہ لَوۡلَا نُزِّلَ ہٰذَا الۡقُرۡاٰنُ کیوں نہیں نازل کیا گیا ہے یہ قرآن اگر فرض
کریں ہم کہ یہ خدا کے پاس سے تھا عَلٰی رَجُلٍ مِّنَ الۡقَرۡیَتَیۡنِ اوپر ایک مرد کے دو لو بستیوں میں سے کہ وہ مکہ و طائف ہے عَظِیۡمٍ بزرگ مرتبے کے پاس
باعتبار مال اور خادموں اور نوکروں کے یعنی ان دونوں بستیوں میں جو بزرگ آدمی ہیں مثل ولید بن مغیرہ اور عقبہ بن ربیعہ کے کہ مکہ میں ہیں اور عروہ بن مسعود ثقفی
اور حبیب بن عمرو ثقفی وغیرہ کے کہ طائف میں ہیں انہیں سے کسی پر قرآن نازل ہوتا کہ یہ بڑے مالدار ہیں اور بہت دولت اپنے پاس رکھتے ہیں یہ کہ ایک مرد مفلس پر قرآن
نازل ہو غرض کفار کی یہ تھی کہ نبوت ایک منصب بلند قدر ہے اسواسطے چاہئے کہ ایسے شخص پر نازل ہو کہ جو مال دنیا بہت رکھتا ہو اور نوکر اور چاکر اسکے بہت ہوں اور
ایک طرح کی حکومت وہ رکھتا ہو اور نہیں جانتے تھے اپنی جہالت کے سبب سے کہ نبوت کے لائق وہ شخص ہے کہ جو فضائل و کمالات اور نیک خلقوں سے آراستہ ہو اور بری عادتوں
اور بدخلقوں سے پاک ہو پس حقتعالی انکے قول کا انکار کرکے فرماتا ہے کہ اَہُمۡ یَقۡسِمُوۡنَ رَحۡمَتَ رَبِّکَ کیا وہ تقسیم کرتے ہیں اور بانٹتے ہیں رحمت پروردگار
تیری کو اے محمد صلعم کہ جسکو وہ چاہیں نبوت دیویں اور جسکو انکا دل چاہتا ہے اور جسکیطرف وہ رغبت رکھتے ہیں انہیں اسکو نبوت پہنچے نَحۡنُ قَسَمۡنَا بَیۡنَہُمۡ ہم نے
تقسیم کیا ہے درمیان انکے مَّعِیۡشَتَہُمۡ سبب زندگانی انکی کو کہ وہ روزی ہے فِی الۡحَیٰوۃِ الدُّنۡیَا بیچ زندگانی دنیا کے کہ وہ اسکی تدبیر سے نہایت
عاجز ہیں پس جسوقت کہ وہ روزی کی تقسیم میں عاجز ہوں باوجودیکہ وہ انکی دنیا کی مصلحتوں میں سے ہے تو امر نبوت کہ بڑے مرتبہ کا ہے ہمیں انکو کیونکر دخل
اور تصرف ہو اور اپنی خواہش کے موافق جسکو چاہیں نبی کریں وَرَفَعۡنَا اور بلند کیا ہے ہم نے بَعۡضَہُمۡ بعضے ان آدمیوں کو فَوۡقَ بَعۡضٍ اوپر
بعضے کے دَرَجٰتٍ درجوں میں کہ کسیکو تونگر کیا ہے اور کسیکو محتاج اور کسیکو عالم اور کسیکو جاہل اور کسیکو غلام اور کسی کو آقا لِّیَتَّخِذَ بَعۡضُہُمۡ بَعۡضًا تاکہ
پکڑے یعنی اختیار کرے بعض ان کا بعضے کو سُخۡرِیًّا تابعدار اور حکم میں ہونیوالا کہ ایک شخص کو اختیار طرف دوسرے کے ہو اور مالدار کمک محتاج کی کرے اور کام
کرنیوالا مدد اسکی کرے کہ جو محتاج کام کا ہے کہ اس سبب سے آپسمیں الفت ہو اور انتظام عالم کا بخوبی صورت پکڑے اور ہر ایک کا کام درست ہوتا ہے دوسرے کے سبب سے
اور اگر یہ امور بند و بست نہوتے تو باعث فساد کا تھا اور انتظام عالم میں خلل ہوتا پس جسوقت کہ امور دنیا میں [illegible] انکا ایسا حال ہے تو امر نبوت کہ رحمت بزرگ

ہے یہ کیونکر انکے سپرد ہو کہ وہ جسکو چاہیں پیغمبر کریں اور یہی حال امامت اور خلافت کا ہے کہ اگر وہ بندونکی رائے پر ہو تو باعث فساد کا ہے اور مختلف ہونا دین کا پس اگر وہ
موافق حکم خدا کے ہوتے اور یہ امت خدا کے کہنے ہوتے امام کو امام جانتے تو اس قدر اس دین میں اختلاف نہوتا اور مال دنیا کے اعتبار سے جو کہتے ہیں کہ نبوت فلاں اور فلاں کو
ہوتی یہ انکی کمال جہالت ہے اس واسطے کہ مال دنیا کا کچھ قدر نہیں رکھتا ہے خدا کے نزدیک جیسا کہ کفار کے نزدیک قدر رکھتا ہے اور حدیث میں آیا ہے کہ اگر دنیا خدا کے نزدیک مچھر کے
پر کے برابر بھی قدر رکھتی تو کافر کو اس سے فائدہ نہ پہنچاتا اور خدا تعالی کو مال کی طمع نہیں ہے جیسے کہ آدمیوں کو طمع ہے کہ مال کی جہت سے وہ کسیکو پیغمبر کرے اور جسکی یہ صفت ہے تو وہ
لوگ مال کے نظر نہیں کرتا ہے اور نہ کسی کے حال کیطرف بلکہ یہ مال اور حال اس کے فضل و کرم سے ہے اور خدا تعالی پر کسیکا حق نہیں ہے جو کچھ چاہے موافق مصلحت کے اپنے تفضل سے
عنایت کرتا ہے اور یہ مناسب نہیں ہے کہ کسیکے واسطے کہے کہ حقیقت تونے فلانے پر فضل و کرم کیا ہے مال میں یا نبوت بھی اسکو عطا کر گیا نہیں دیکھتا ہے تو کہ کسیکو تونگر کیا ہے اور صورت اسکی
بری بنائی ہے اور دوسرے کو محتاج کیا ہے اور صورت اسکی خوب اور حسین بنائی ہے اور بعضے کو شریف اور محتاج بنایا ہے اور بعضے کو کمینہ اور مالدار کیا ہے پس وہ تونگر نہیں کہہ سکتا ہے کہ میری فلاں
محتاج کی سی صورت کیوں نہیں ہوتی اور وہ خوبصورت نہیں کہہ سکتا ہے کہ میرے جمال کے ساتھ فلاں تونگر کا مال کیوں نہیں ہے اور وہ شریف نہیں کہہ سکتا ہے کہ میری شرافت کے ہمراہ فلاں کا
مال کیوں نہیں ہے اور نہ وہ کمینہ کہہ سکتا ہے کہ میرے مال کے ہمراہ فلاں کی شرافت کیوں نہیں ہے اور لیکن حکم واسطے خدا کے ہے کرتا ہے جو چاہتا ہے اور وہ حکیم ہے اپنے فعلوں میں اور
سراہا گیا ہے اپنے اعمال میں **وَرَحْمَتُ رَبِّكَ** اور رحمت پروردگار تیرے کی کہ وہ نبوت ہے اے محمد صلعم اور جو کچھ کہ نبوت کے تحت میں ہے مثل فوز عظیم اور پہنچنا بلند درجوں کو
بہشت کے **خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ** بہتر ہے اس چیز سے کہ جمع کرتے ہیں کفار مال دنیا کا اور اسکو سرمایہ اپنی بزرگی کا جانتے ہیں اور دنیا کے مال کی مذمت میں خدا تعالی فرماتا
ہے کہ **وَلَوْلَا أَن يَكُونَ النَّاسُ** اور اگر نہوتی یہ صورت کہ ہو جاوینگے سب آدمی **أُمَّةً وَاحِدَةً** گروہ ایک کفار کی کہ مسلمان بھی کافروں کو مالدار دیکھکر مال کی
حرص سے کافر ہو جائیں گے یہ خیال کر کے کہ مال کفر کی جہت سے ہے تو اس لیا بقدر ہے ہمارے نزدیک کہ **لَجَعَلْنَا** البتہ کر دیتے ہم کثرت سے مال کو **لِمَن يَكْفُرُ بِالرَّحْمَٰنِ**
واسطے اس شخص کے کہ کفر کرے ساتھ خدا بخشنے والے کے **لِبُيُوتِهِمْ** واسطے گھروں انکے کے بدل اشتمال ہے من یکفر سے یعنی کرتے ہم واسطے گھروں کفار کے **سُقُفًا مِّن**
فِضَّةٍ چھت چاندی سے **وَمَعَارِجَ عَلَيْهَا** اور زینے کہ اوپر انکے چڑھ کر **يَظْهَرُونَ** ظاہر ہوتے اور ابن کثیر اور ابو عمرو اور ابو جعفر نے سقفا کو بفتح سین پڑھا
ہے **وَلِبُيُوتِهِمْ** اور واسطے گھروں انکی کے کرتے ہم چاندی سے **أَبْوَابًا وَسُرُرًا** دروازے اور تخت کہ **عَلَيْهَا** اور پر ان تختوں کے **يَتَّكِئُونَ** تکیہ کریں
وَزُخْرُفًا اور سونا دیتے ہم اور عطف اسکا سقفا پر ہے یا محل من فضة پر پس دنیا جو ہمارے نزدیک کچھ قدر نہیں رکھتی ہے اور ہم اسکو نہایت بد جانتے ہیں اگر یہ
قباحت نہوتی کہ آدمی کافروں کے پاس مال دیکھکر بسبب حب دنیا کے طرف کفر کے رجوع کرتے اور ایک گروہ کفار کے ہو جاتے سارے آدمی تو ہم کفار کو اس کثرت سے مال دیتے
انکے گھر کے چھت اور دروازے اور تخت چاندی کے ہوتے اور سونے سے لیپے ہوئے اور ملمع ہوا ہوتے اور چاندی کے زینوں سے وہ چڑھ کر ظاہر ہوتے اور تختوں سے چاندی کے تکیے لگاتے اور کافروں ہی کو
ہم مال دیتے لیکن ہم نے تنہا کافروں کو اس اندیشہ سے مال نہیں دیا ہے بلکہ کافروں میں بھی محتاج اور تونگر دونوں کئے اور مسلمانوں میں بھی محتاج اور تونگر دونوں کئے اور پھر انکو احکام بھیجکر
آزمایا اور صبر اور رضا سے انکا امتحان کیا چنانچہ حدیث میں وارد ہوا ہے اور حضرت سجاد سے کسی نے اس آیت کے معنی پوچھے تو فرمایا کہ مراد اس سے امت محمد صلعم ہے کہ سب کافر ایک دین پر
ہو جائیں اور اگر خدا ایسا کرتا تو مومنین کو بہت رنج اور غم ہوتا **وَإِن كُلُّ ذَٰلِكَ** اور نہیں ہے کل وہ چیز کہ مذکور ہوتی ہے دنیا کے مال کی **لَمَّا مَتَاعُ**
الْحَيَاةِ الدُّنْيَا مگر فائدہ زندگانی دنیا کا چند روز کا ہے **وَالْآخِرَةُ** اور آخرت یعنی نعمت آخرت کی کہ وہ بہشت ہے **عِندَ رَبِّكَ** نزدیک پروردگار
تیرے کے **لِلْمُتَّقِينَ** واسطے پرہیزگاروں کے ہے کہ کفر اور گناہوں سے بچتے ہیں اور دنیا کی لذتوں سے انہوں نے منہ پھیرا ہے اور بالکل متوجہ آخرت کے ہیں اور
حضرت امام حسین سے کسی نے پوچھا کہ خدا کے نزدیک کونسا عمل افضل ہے کہ وہ افضل ہے سب اعمال سے فرمایا کہ بعد معرفت خدا کے دنیا کی دشمنی سے زیادہ کوئی عمل افضل نہیں ہے
اور حضرت سجاد علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نہایت تعجب ہے اس شخص سے کہ عمل کرے واسطے گھر فنا ہونیوالے کے اور ترک کرے ہمیشہ کے گھر کو اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ
ایکمرتبہ رسول خدا صلعم باہر نکلے اس وقت خاطر اقدس کو ملال تھا پس ایک فرشتہ آیا اور ہمراہ اسکے کنجیاں تھیں زمین کے خزانوں کی کہا کہ اے محمد صلعم یہ کنجیاں ہیں زمین کے
خزانوں کی پروردگار تیرا کہتا ہے کہ خزانوں کو کھولکر جسقدر تو چاہے لے کہ جو کچھ تیرا مرتبہ میرے نزدیک ہے اسمیں سے بھی کم نہو گا فرمایا کہ دنیا اس شخص کا گھر ہے کہ جسکے واسطے
گھر نہیں ہے اور دنیا کیواسطے وہ شخص جمع کرتا ہے کہ جسمیں عقل نہیں ہے اس فرشتے نے کہا کہ قسم ہے خدا کی چوتھے آسمان پر میں نے بھی کلام سنا تھا ایک فرشتہ سے

ع ۳ ۹

جسوقت مجھکو کنجیاں دی گئیں تھیں اور فرمایا رسولخدا صلعم نے اے علی جسکے روبرو پیش کیجاتیں دنیا اور آخرت پس اختیار کرے وہ آخرت کو اور ترک کرے دنیا کو تو اسکے واسطے بہشت ہے اور جو کوئی لیوے دنیا کو آخرت کو بیقدر اور سبک جانکر تو اُسکے واسطے آتش دوزخ ہے اور حضرت امام رضا نے فرمایا ہے کہ روایت کی ہے امیرالمومنین نے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ ایکمرتبہ میرے پاس جبرئیل آیا اور کہا کہ اے محمد صلعم تجھکو خدا تعالی بعد سلام کہتا ہے کہ اگر تو چاہے تو تیرے واسطے مکہ کے سنگریزونکو سونا کردوں حضرت فرماتے ہیں کہ مینے سر اپنا آسمان کیطرف بلند کیا اور کہا کہ اے پروردگار میرے سیر رہوں یکروز اور گرسنہ رہوں ایکروز اور جسوقت کہ سیر رہوں تو تیرا شکر کروں اور اگر بھوکا رہوں تو تجھسے سوال کروں غرض حضرت کی اس سے یہ ہے کہ مجھکو مال دنیا کا درکار نہیں ہے وَمَن يَعْشُ اور جو کوئی اندھا بنے یعنی منہ پھیر اندھا ہوکر عَن ذِكْرِ الرَّحْمٰنِ ذکر خدا بخشنے والے سے اور اُسکی وحدانیت کی دلیلوں میں نظر اور تامل نہ کرے تو نُقَيِّضْ لَهُ شَيْطَانًا مقرر کرینگے ہم واسطے اُسکے شیطان کو اور نظر لطف کی اُسپر سے اٹھالینگے کہ شیطان اُسپر غلبہ پاتا ہے فَهُوَ لَهُ قَرِينٌ پس وہ شیطان واسطے اُسکے مصاحب ہے اور ہمیشہ اُسکے بہکانے و گمراہ کرنیمیں مشغول ہے اور حضرت امیرالمومنین نے فرمایا ہے کہ جو کوئی درپے گناہ کے ہووے وہ اندھا ہوجاتا ہے یاد خدا سے اور جو کوئی ترک کرے یعنی کو اُس شخص سے کہ جسکی فرمانبرداری کا حکم خدا نے کیا ہے تو متعین کریگا خدا واسطے اسکے شیطان کو پس اُسکا مصاحب رہیگا اور ایک شخص نے اہل دین سے بیان کرتا ہے کہ میری ایک جن مومن سے دوستی تھی ایک وقت ہم مسجد میں بیٹھے تھے اُس جن نے مجھسے پوچھا کہ ان آدمیوں کو تو کیونکر دیکھتا ہے مینے اُس سے کہا کہ بعضونکو سوتا دیکھتا ہوں اور بعضوں کو بیدار اُس نے کہا کہ جو کچھ اُنکے سروں پر ہے اُسکو تو دیکھتا ہے مینے کہا کہ نہیں اُس نے میری آنکھیں ملیں تب تو دیکھا کہ ہر ایک کے سر پر کوا بیٹھا تھا بعضے نے تو اپنے پر اُسکی آنکھوں تک چھوڑ رکھے تھے اور بعضا کبھی تو پرونکو چھوڑ دیتا تھا اور کبھی اُٹھا لیتا تھا مینے اُس سے پوچھا کہ یہ کیا ہے اُس نے کہا کہ یہ شیاطین ہیں کہ اُنکے سروں پر بیٹھے ہیں اور ہر ایک نے بقدر غفلت غلبہ پایا ہے پس یہ آیت تلاوت فرمائی ومن يعش عن ذكر الرحمن نقيض له شيطانا فهو له قرين اور عاشی اور شیطان باعتبار معنی کے جمع ہیں اسواسطے کہ مراد اُن سے اُنکی جنس ہے پس اس لیے جمع کی ضمیر میں اُنکا ذکر کرتا ہے کہ وَإِنَّهُمْ اور تحقیق وہ شیطان لَيَصُدُّونَهُمْ البتہ بند کرتے ہیں عشا کی یاد کے اندھونکو عَنِ السَّبِيلِ راہ حق سے وَيَحْسَبُونَ اور گمان کرتے ہیں وہ اندھے کہ أَنَّهُم مُّهْتَدُونَ تحقیق وہ راہ پانیوالے ہیں اور اپنے گمان باطل سے ہمیشہ اُنکے فرمانبردار رہتے ہیں اور اُن شیاطین کو ہدایت کرنیوالے جانتے ہیں حَتّٰى إِذَا جَاءَنَا یہانتک کہ جسوقت آئیں وہ دونو ہمارے پاس اور حساب کے مقام میں کھڑے ہوں قیامت کے روز اہل عراق نے جاء کو واحد کا صیغہ پڑھا ہے اور ضمیر اُسکی کافر کیطرف پھرتی ہے اور باقی کے قاریوں نے تثنیہ کا صیغہ پڑھا ہے اور ضمیر اُسکی کافر کے اور شیطان کے دونو کیطرف پھرتی ہے یعنی یہانتک کہ جسوقت آئیں وہ دونو ہمارے پاس قیامت میں تو قَالَ کہے وہ اندھا ہونیوالا اپنے مصاحب شیطان سے کہ يَا لَيْتَ بَيْنِي وَبَيْنَكَ اے کاش کہ ہوتے درمیان میرے اور درمیان تیرے بُعْدَ الْمَشْرِقَيْنِ دوری مشرق اور مغرب کی کہ تو مشرق میں ہوتا اور میں مغرب میں کہ تجھسے ہرگز میری ملاقات نہوتی اور مجھکو تو نہ دیکھتا اور یہ میرے نزدیک آتا فَبِئْسَ الْقَرِينُ پس برا مصاحب ہے تو اور درمیان اس گفتگو کے فرشتے اُن اندھے ہونیوالوں سے کہیں کہ وَلَن يَنفَعَكُمُ الْيَوْمَ اور ہرگز نہ فائدہ دیگی تمکو آج کے دن یہ آرزو إِذ ظَّلَمْتُمْ جسوقت کہ ظلم کیا تم نے اپنے نفسوں پر کفر اختیار کرکے أَنَّكُمْ تحقیق کہ تم سب فِي الْعَذَابِ بیچ عذاب کے دوزخ میں مُشْتَرِكُونَ شریک ہونیوالے ہو کہ عذاب کے سبب میں بھی تم شریک تھے اور جناب رسولخدا کو جو اُن لوگوں کے ایمان نہ لانیسے رنج ہوتا تھا حقتعالی نے یہ آیت نازل کی أَفَأَنتَ کیا پس تو اے محمد صلعم تُسْمِعُ الصُّمَّ سنوا سکتا ہے تو بہروں کو أَوْ تَهْدِي الْعُمْيَ یا راہ دکھلا سکتا ہے تو اندھوں کو وَمَن كَانَ اور اُس شخص کو کہ ہووے فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ بیچ گمراہی ظاہر کے یعنی جنکے ہوش کے کان سخن حق کے سننے سے بہرے ہیں اور جنکے دلونکی آنکھیں راہ حق کے دیکھنے سے اندھی ہیں اور گمراہی ظاہر میں وہ پڑے ہوتے ہیں تو اُنکو نہ حق کی بات سنوا سکتا ہے اور نہ راہ حق دکھلا سکتا ہے تو اور نہ اُنکے ہدایت پر قدرت رکھتا ہے تو پس تو احکام ہمارے پہنچا اُنکی سوا اور ہر کار تردد مت کر اور اپنی خاطر کو رنجیدہ نہ کر کہ یہ لوگ لائق عذاب اور ہلاکت کے ہیں فَإِمَّا نَذْهَبَنَّ بِكَ پس اگر لیجائیں ہم تجھکو اپنی رحمت میں اما اصل میں ان شرطیہ ہے اور ما اسمیں زائد ہے یعنی اگر ہم تجھکو دنیا سے لیجائیں پہلے اُس سے کہ تو اُنسے بدلا لیوے تو فَإِنَّا مِنْهُم پس تحقیق ہم اُن سے مُّنتَقِمُونَ بدلا لینے والے ہیں عذاب کرکے دنیا اور آخرت میں أَوْ نُرِيَنَّكَ الَّذِي یا اگر چاہیں دکھلائیں ہم تجھکو وَعَدْنَاهُمْ جو کچھ کہ وعدہ کیا ہے ہم نے اُنسے عذاب کا تیرے زمانہ میں مثل جنگ بدر کے فَإِنَّا عَلَيْهِم پس تحقیق کہ ہم اوپر اُن کفار کے عذاب کرنیمیں مُّقْتَدِرُونَ قدرت رکھنے والے ہیں کہ ہر حال میں عذاب کے چکھنے والے ہیں تیری زندگی میں یا تیری وفات کے بعد اور منقول ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم کو

خبر ہوئی اُن معرکوں کی کہ جو حضرت کے بعد واقع ہوئی ہیں تو اثر رنج اور اندوہ کا پیشانی مبارک پر ظاہر ہوا اور جبتک زندہ رہے انکو ہنستے ہوئے نہیں دیکھا اور جابر بن عبداللہ نے
روایت کی ہے کہ میں حجۃ الوداع میں حاضر تھا رسولخدا صلعم نے صحابہ کیطرف خطاب کرکے فرمایا کہ چاہئے کہ میں تمکو بعد اپنے کافر نپاؤں کہ بعد میرے تم مرتد ہو جاؤ اور آپسمیں شمشیر زنی کرو
پس قسم ہے خدا کی اگر ایسا کروگے اور آپسمیں تلواریں چلاؤگے تو مجھکو اُس لشکر میں تم پاؤگے کہ جو تم سے جنگ کریگا اور بعد اُسکے اپنے پیچھے نگاہ کی امیر المومنین علی بن ابیطالب کو
دیکھا فرمایا کہ یا علیؑ یا علیؑ یا علیؑ اور دوسری روایت میں ہے کہ تو یا علیؑ کا نام لیا جابر کہتے ہیں کہ مینے دیکھا حضرت کو کہ اُسوقت اثر وحی کا ظاہر ہوا اور خدا تعالی نے یہ آیت نازل
کی کہ فانا منہم منتقمون بعلی بن ابیطالب اور اسیطرح سے تفسیر اہلبیت میں ہے کہ منتقمون بعلی بن ابیطالب اور جسوقت کفار اس تنبیہ سے بھی بیدار نہوئے اور عناد اور انکار انہوں نے
زیادہ کیا تو حقتعالی نے اپنے حبیب کو فرمایا کہ **فَاسْتَمْسِكْ** پس چنگل مار تو اور مضبوط پکڑ لے تو یعنی عمل کر تو **بِالَّذِي أُوحِيَ إِلَيْكَ** ساتھ اُس چیز کے کہ وحی
کی گئی ہے طرف تیرے **إِنَّكَ** تحقیق کہ تو **عَلَى صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ** اوپر راہ سیدھی کے ہے کہ کسیطرح اُسمیں کجی نہیں ہے **وَإِنَّهُ** اور تحقیق کہ وہ وحی یعنی قرآن
لَذِكْرٌ لَكَ البتہ ذکر ہے یعنی شرف اور عزت ہے واسطے تیرے **وَلِقَوْمِكَ** اور واسطے قوم تیری کے کہ وہ قریش ہیں یا تمام امت **وَسَوْفَ تُسْأَلُونَ**
اور قریب ہے کہ سوال کئے جاؤگے اور پوچھے جاؤگے تم اے بندو قرآن کے حق سے اور اُسکے حکموں کی تعظیم کرنیسے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ہم ہیں قوم اُسکی اور ہم
پوچھے جائینگے اور فرمایا کہ رسولخدا صلعم اور ہم اہل ذکر ہیں ہم پوچھے جائینگے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ ذکر قرآن ہے اور ہم قوم اُسکی ہیں ہم پوچھے جائینگے **وَاسْأَلْ**
اور پوچھ تو اے محمد صلعم **مَنْ أَرْسَلْنَا مِنْ قَبْلِكَ** اُن لوگوں سے کہ بھیجے ہیں ہم نے پہلے تجھ سے **مِنْ رُسُلِنَا** پیغمبروں ہمارے میں سے کہ مثل موسیٰؑ اور عیسیٰؑ ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ
اُسکی تقدیر یہ ہے کہ واسئل امم من ارسلنا مضاف من کا محذوف ہے یعنی پوچھ تو مومنین اہل کتاب سے کہ وہ امتیں پہلے انبیا کی ہیں **أَجَعَلْنَا** کیا کیا ہم نے یعنی کیا فرمایا ہے
ہمنے پہلی کتابوں میں **مِنْ دُونِ الرَّحْمَٰنِ** سوائے خدا بخشنے والے کے بھی **آلِهَةً يُعْبَدُونَ** معبود وہیں کہ پرستش کئے جائیں وہ بت اور غیر بت یعنی اُنسے تو پوچھ
کہ ہمنے حکم کیا ہے کسی امت میں سوائے خدا کے دوسرے کی پرستش کا اور ظاہر پہلا قول ہے کہ رسول کو سوال کرنیکا حکم ہے اور وہ سوال شب معراج میں ہوا چنانچہ حضرت
امام محمد باقر علیہ السلام سے کسینے سوال کیا اس آیت کے معنی سے کہ کیا چیز تھی کہ سوال کیا تھا اُس سے محمد صلعم نے اور حال یہ ہے کہ درمیان محمدؐ اور عیسیٰؑ کے پانسو یا چھ سو برس کا
فاصلہ تھا پس پڑھا اس آیت کو کہ سبحان الذی اسری بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصے الذی بارکنا حولہ لنریہ من آیاتنا یعنی پاک ہے وہ شخص کہ لیگیا بندہ
اپنے کو رات کو مسجد الحرام سے طرف مسجد اقصیٰ کے وہ مسجد کہ برکت دی ہے ہمنے گرداگرد اُسکے کہ دکھلائیں ہم اُسکو نشانیاں اپنی اور فرمایا امامؑ نے کہ جو نشانیاں اپنی قدرت کی
خدا تعالی نے محمد صلعم کو دکھلائی تھی جسوقت کہ اُسکو شب معراج بیت المقدس کو لیگیا تھا یہ تھیں کہ جمع کیا واسطے اُسکے پہلے اور پچھلے انبیا اور مرسلین کو پھر حکم کیا جبرئیلؑ کو کہ اُسنے
اذان اور اقامت کہے اور اقامت میں حی علی خیر العمل کہا بعد اُسکے محمد صلعم سب انبیا کے آگے کھڑے ہوئے اور سب کو نماز پڑھائی پس نازل کی خدا تعالی نے یہ آیت واسئل من
ارسلنا الآیہ پس کہا محمد صلعم نے کہ کس چیز پر گواہی دیتے ہو تم اور کس چیز کو عبادت کرتے تھے تم سب نے کہا کہ گواہی دیتے ہیں ہم اسکی کہ نہیں ہے کوئی معبود قابل پرستش کے سوائے خدا کے
کہ ایک ہے وہ اور کوئی اُسکا شریک نہیں ہے اور تو پیغمبر اُسکا ہے لیا ہے تو نے اوپر ہمارے عہد و پیمان اور ثعلبی کہ اہل سنت کے مفسرین میں سے ہے عبداللہ بن عباس اور عبداللہ بن
مسعود سے روایت کرتا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ جسوقت شب معراج مجھکو آسمان پر لیگئے اور انبیا کو جمع کیا اور میں اُنکے پاس بیٹھا تھا تو ایک فرشتہ آیا اور اُس نے مجھ سے
کہا کہ خدا فرماتا ہے کہ تو اُن انبیا سے پوچھ کہ انکو کس چیز کیواسطے بھیجا ہے حضرت فرماتے ہیں کہ مینے اُنسے پوچھا کہ تم کس چیز پر بھیجے گئے ہو سب نے کہا کہ تیری دوستی پر اور علی بن ابیطالبؑ
کی دوستی پر ہم بھیجے گئے ہیں اور اب حضرت موسیٰؑ کا ذکر کرتا ہے کہ **وَلَقَدْ أَرْسَلْنَا مُوسَىٰ** اور البتہ تحقیق بھیجا تھا ہم نے موسیٰؑ کو **بِآيَاتِنَا** ساتھ نشانیوں
قدرت اپنی کے کہ وہ معجزے تھے کہ دلالت کرنیوالے تھے اُسکی نبوت کے حق ہونے پر بھیجا ہم نے اُسکو **إِلَىٰ فِرْعَوْنَ وَمَلَئِهِ** طرف فرعون کے اور سرداروں اُسکے کی کہ وہ اشراف تھے اُسکی قوم کے
فَقَالَ إِنِّي رَسُولُ رَبِّ الْعَالَمِينَ پس کہا موسیٰؑ نے کہ تحقیق میں رسول ہوں پروردگار عالموں کا **فَلَمَّا جَاءَهُمْ بِآيَاتِنَا** پس جسوقت آیا وہ اُنکے
پاس ساتھ نشانیوں ہمارے کے کہ معجزہ عصا کا اور ید بیضا کا اُسنے انکو دکھلایا اور سوا اسکے اور کئی معجزے دکھلائے **إِذَا هُمْ** تو اُسوقت وہ لوگ **مِنْهَا**
يَضْحَكُونَ اُن معجزوں سے ہنستے تھے اپنی جہالت سے اور اُنمیں تامل نہیں کرتے تھے تاکہ اُنسے فائدہ حاصل کریں **وَمَا نُرِيهِمْ مِنْ آيَةٍ** اور نہیں دکھلاتے تھے
ہم انکو کوئی معجزہ ایک بعد دوسرے کے **إِلَّا هِيَ** مگر وہ معجزہ **أَكْبَرُ مِنْ أُخْتِهَا** بڑا زیادہ تھا مانند اپنے سے کہ پہلے اُس سے دکھلایا تھا اخت بہن کو کہتے ہیں اور مراد یہاں

ع ۱۰ ۴

مثل اور مانند ہے یعنی جو معجزہ کہ ہم انکو دکھلاتے تھے وہ پہلے معجزے سے زیادہ بزرگ ہوتا تھا اور وہ نو معجزے تھے کہ عذاب کے کہ جنکا ذکر کرتا ہے وَاَخَذْنٰهُمْ
بِالْعَذَابِ اور پکڑا ہم نے انکو ساتھ عذاب کے کہ قحط میں انکو مبتلا کیا اور ٹڈیاں بھیجیں یا پانی خون کیا اور جوئیں اور مینڈک نازل کیں انکے عذاب کے واسطے لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ تاکہ وہ رجوع کریں اور پھریں وہ اپنے دین باطل سے لیکن انہوں نے اپنی گمراہی کو ترک نہ کیا وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے موسیٰ سے کہ يٰٓاَيُّهَ السّٰحِرُ
اے جادوگر ادْعُ لَنَا پکار تو واسطے ہمارے کہ رَبَّكَ پروردگار اپنے کو بِمَا عَهِدَ عِنْدَكَ ساتھ اسچیز کے کہ عہد کیا ہے نزدیک تیرے کہ تیری دعا کو وہ قبول کرتا
ہے اور جسوقت ہم ایمان لاوینگے تو وہ تیرے دعا سے عذاب کو ہمارے دور کریگا پس دعا کر تو واسطے ہمارے کہ اِنَّنَا لَمُهْتَدُوْنَ تحقیق ہم البتہ ہدایت پانیوالے ہیں یعنی اگر عذاب ہم سے
دفع ہوگا تو ہم ایمان لاوینگے اور یہ بھی انہوں نے اسواسطے کہا کہ جسوقت انہوں نے دیکھا کہ یہ معجزے تو ہمارے ہی واسطے عذاب ہیں اور بغیر موسیٰ کی دعا کے یہ دفع نہ ہونگے تو انہوں نے موسیٰ
سے فریاد کی اور انکا دفع ہونا چاہا اور ساحر موسیٰ کو اسواسطے کہا کہ جادو کا علم انکے نزدیک بڑا بزرگ علم تھا اور ایک صفت پسندیدہ تھا اور حضرت موسیٰ کو جادو کے علم میں بڑا استاد اور
ماہر جانتے تھے اور سب جادوگروں پر مقدم سمجھتے تھے اسواسطے انہوں نے کہا کہ اے جادوگر یعنی اے استاد علم سحر کے یہ کلمہ انہوں نے تعظیم کی راہ سے کہا ہے اور خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ فَلَمَّا كَشَفْنَا
عَنْهُمُ الْعَذَابَ پس جسوقت کہ دور کیا ہم نے انسے عذاب کو موسیٰ کی دعا کے سبب تو اِذَا هُمْ يَنْكُثُوْنَ اسوقت وہ عہد کو توڑتے تھے یعنی جسوقت کہ انکو ہم ایک عذاب میں
مبتلا کرتے تھے تو وہ تنگ ہو کر موسیٰ سے کہتے تھے کہ ہم ایمان لاوینگے اگر یہ عذاب ہم سے دور ہو جاویگا تو دعا کر موسیٰ دعا کرتا تھا تو پس وہ عذاب انسے دفع ہو جاتا تھا لیکن وہ
ایمان نہ لاتے تھے اور اپنے عہد کو توڑ ڈالتے تھے اور بعد اسکے پھر عذاب میں مبتلا ہوتے تھے اور اسیطرح موسیٰ سے دعا کروا کے عذاب سے نجات پاتے تھے اور ایمان نہیں لاتے تھے کئی مرتبہ ایسا ہی کیا
چنانچہ سورہ اعراف میں تفصیل سے مذکور ہے اور فرعون نے جسوقت موسیٰ کی دعا سے عذاب کا دفع ہونا دیکھا اور ترقی اور بلندی موسیٰ کی روز بروز دیکھی تو ڈرا کہ ایسا ہو کہ آدمی مجھے چھوڑ جاویں
اور موسیٰ کیطرف ہو جائیں اور بادشاہی میری سب جاتی رہے سو اسواسطے ایک مکر سوچکر سب قبطیوں کو یعنی اپنی قوم کے آدمیوں کو جمع کیا اور خود ایک بلندی پر گیا اور اپنی بلندی اور
موسیٰ کی حقارت بیان کی چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وَنَادٰى فِرْعَوْنُ اور آواز دی فرعون نے خود اپنی ذات سے فِيْ قَوْمِهٖ بیچ قوم اپنی کے قَالَ کہا
ان سب سے کہ يٰقَوْمِ اے قوم میری اَلَيْسَ لِيْ مُلْكُ مِصْرَ کیا نہیں ہے واسطے میرے بادشاہی مصر کی اسکندریہ سے شام تک اور روم تک اسواسطے کہ دریائے نیل کے
تین سو ساٹھ نہریں تھیں اور چار بڑی نہریں نہر الملوک اور نہر طولون اور نہر دمیاط اور نہر تنیس فرعون کے باغ میں اسکے محلوں کے نیچے سے ہو کر جاتی تھی اسواسطے اپنی بادشاہی کا فخر
کیا ان نہروں پر ناز کیا اور کہا کہ وَهٰذِهِ الْاَنْهٰرُ اور کیا نہیں ہیں یہ نہریں کہ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِيْ جاری ہوتی ہیں نیچے محلوں میرے سے اَفَلَا
تُبْصِرُوْنَ کیا پس نہیں دیکھتے ہو تم عظمت اور بزرگی میری اور پستی اور ذلت موسیٰ کی اَمْ اَنَا خَيْرٌ بلکہ میں بہتر ہوں مِّنْ هٰذَا الَّذِيْ اس شخص سے کہ
بیچ شہر میں هُوَ مَهِيْنٌ وہ خوار اور بیقدر رہے وَّلَا يَكَادُ يُبِيْنُ اور نہیں قریب ہے کہ ظاہر کرے وہ بات کو بسبب گند ہونے زبان کے غرض فرعون
کی یہ اس کلام سے ہے کہ موسیٰ باوجودیکہ آدمی بہت اپنے پاس نہیں رکھتا ہے لیکن زبان بھی اسکی صاف نہیں ہے بات کہنے میں جیسے کہ ہر آدمی کیواسطے ہوتی ہے پس وہ برابری میری
کیونکر کریگا اور دعویٰ نبوت کا کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ موسیٰ نے دعا کی تھی تو لکنت اسکی زبان سے جاتی رہی تھی پہلی لکنت کے لحاظ سے فرعون نے ایسا کہا تھا اور رسم
اس زمانہ کی کہتے ہیں کہ ایسی تھی کہ جسکو اپنا پیشوا کرتے تھے تو کنگن سونے کے اسکے ہاتھوں میں پہناتے تھے اور طوق سونیکا اسکے گلے میں ڈالتے تھے اسواسطے فرعون نے بنظر ظاہر
کرنے اپنی بادشاہی اور بلندی مرتبہ کے اور بیان کرنے حقارت اور کمی یاروں موسیٰ کے اپنی قوم سے کہا کہ اگر موسیٰ خدا کے پاس سے رئیس ہو کر آیا ہے تو فَلَوْلَآ اُلْقِيَ
عَلَيْهِ پس کیوں نہیں ڈالے گئے اوپر اسکے اَسْوِرَةٌ مِّنْ ذَهَبٍ کنگن سونے سے بنے ہوئے اور بعضوں نے لسا اور پڑھا ہے اَوْ جَآءَ یا کیوں نہیں آئے مَعَهُ
الْمَلٰٓئِكَةُ ہمراہ اسکے فرشتے مُقْتَرِنِيْنَ ملے ہوتے اس سے اور نزدیک ہونیوالے یہ حال واقع ہوا ہے یعنی ہمراہ موسیٰ کے فرشتے اسکی کمک کیواسطے کیوں نہیں آئے دستور ہے کہ جو
بادشاہ اپنا ایلچی کہیں کو بھیجتا ہے تو ہمراہ اسکے کثرت سے آدمی اور سامان کرتا ہے کہ اسکے ہر امر میں مددگار رہیں اور یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ خدا تعالیٰ ایک مرد فقیر اور مفلس کو اپنا ایلچی کرکے
بھیجے کہ نہ وہ اپنے ہمراہ کوئی یار رکھتا ہو اور نہ مددگار اور نہ کچھ سامان آیا ہے اور جناب امیر المومنین علیہ السلام کے خطبہ میں ہے کہ موسیٰ اور ہارون دونو بھائی جسوقت فرعون کے پاس آئے
تو اونکے جبے پہنے ہوئے تھے اور لاٹھیاں انکے ہاتھوں میں تھیں فرعون سے انہوں نے کہا کہ اگر تو ایمان لاویگا تو تیرا ملک اور بادشاہی ہمیشہ کو رہیگی اور اسکی ہم تجھسے شرط کرتے ہیں کہ
یہ ملک تیرے سپرد رہیگا فرعون نے کہا کہ کیا نہیں تعجب کرتے ہو تم اے قوم میری ان دو آدمیوں سے کہ واسطے میرے شرط کرتے ہیں دوام ہمیشہ باقی رہنے بادشاہی اور عزت کا اور حال یہ ہے کہ تم

دیکھتے ہو مجھکو حالت فقیری اور خواری میں اور اگر یہ اپنے تئیں رسول ایلچی خدا کا کہتے ہیں تو کنگن سونے کے کیوں نہیں پہنائے گئے اور فرماتے ہیں امیر المومنین علیہ السلام کہ اگر خدا چاہتا تو انبیا کے
واسطے خزانے سونے کے اور جواہر کی کانیں کھولدیتا اور پرندے انکے ہمراہ ہوتے اور انکو قوت اور شوکت بہت ہوتی لیکن آدمی اس صورت میں یا تو ڈر کر ایمان لاتے یا دنیا کی طمع سے
اور خاص واسطے خدا کے کوئی ایمان نہ لاتا اور نہ خالص واسطے خدا کے کوئی عمل کرتا تاکہ مستحق ثواب کا ہوتا **فَاسْتَخَفَّ** پس خفیف پایا عقل میں فرعون نے **قَوْمَهٗ** قوم اپنی کو
فرمانبرداری میں یا اُنسے ہلکا پن چاہا فرمانبرداری اپنی میں **فَاَطَاعُوْهُ** پس فرمانبرداری کی انہوں نے اُس فرعون کی اور تابعدار اسکے ہوگئے **اِنَّهُمْ كَانُوْا** تحقیق کہ
وہ لوگ تھے یعنی قبطی فرعون کی قوم کے آدمی **قَوْمًا فٰسِقِيْنَ** ایک گروہ باہر ہونیوالے حکم خدا سے اور اُسکی بندگی سے **فَلَمَّآ اٰسَفُوْنَا** پس جسوقت غضب
میں لائے وہ ہمکو زیادہ عناد اور انکار اور سرکشی کرکے تو **انْتَقَمْنَا مِنْهُمْ** بدلا لیا ہم نے اُنسے واسطے دوستوں اپنے کے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ
خدا تعالیٰ غضب میں نہیں ہوتا ہے جیسے کہ ہم غضب میں ہوتے ہیں اور لیکن اللہ نے اپنی ذات کے دوست پیدا کئے ہیں کہ وہ غضب میں ہوتے ہیں اور رضامند ہوتے ہیں اور وہ
اسکے پیدا کئے ہوتے پرورش کئے ہوتے ہیں انکی رضامندی کو تو اپنی ذات کی رضامندی کیا ہے اور اُنکے غضب کو اپنی ذات کا غضب ٹھیرایا ہے اور یہ سو اسطے ہے کہ انکو مقرر کیا
ہے کہ لوگونکو خدا کی اطاعت کیطرف بلادیں اور طریق حق کی رہنمائی کریں اور دوسری روایت میں ہے کہ مراد غضب خدا سے عذاب کرنا ہے پس جسوقت اُنہوں نے زیادہ کفر کیا تو وہ ہمکو زیادہ
غضب میں لائے پس بدلا لیا ہم نے اُنسے اپنی دوستونکا **فَاَغْرَقْنٰهُمْ اَجْمَعِيْنَ** پس ڈبودیا ہم نے انکو سب کو دریا میں **فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا** پس کردیا ہم نے انکو مقدم
اور پیشوا کافروں کا جو کہ پیچھے اُنسے پیدا ہوں اور حمزہ اور کسائی نے سلفا کو بضم سین اور ضم لام پڑھا ہے اور باقیوں نے اُن دونوں کو فتح سے پڑھا ہے یعنی انکو پیشوا مشرکین
آئندہ کا ہم نے کیا تاکہ عذاب میں اُنکے پیشوا ہوں **وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ** اور کیا انکو مثل واسطے پچھلوں کے کہ اُنکے بعد جو آدمی پیدا ہوں تو وہ مثل انکے بیان کیا کریں

ع ۵ ۱۱

ہلاک ہوئیں بسبب تکبر اور کفر کے اور انکے قصہ عجیب سے نصیحت پکڑیں اور کہتے ہیں کہ جسوقت حضرت رسول خدا نے آیہ اِنَّكُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ حَصَبُ جَهَنَّمَ قریش کے
روبرو پڑھی یعنی تحقیق کہ تم اور وہ چیز کہ پرستش کرتے ہو تم اسکو سوائے خدا کے ایندھن دوزخ کا ہے قریش اس آیت کو سنکر بہت غصہ ہوئے اور عبداللہ بن زبیر زبعری نے کہا کہ اے
محمد صلعم یہ خاص ہمارے اور ہمارے معبودوں کے واسطے ہے یا سب اُمتیں اس حکم میں شریک ہیں حضرت نے فرمایا کہ یہ تمہارے واسطے اور تمہارے معبودوں کے واسطے اور تمام مشرکوں کے واسطے
ہے اُسنے کہا کہ قسم ہے خدائے کعبہ کی کہ میں اس حکم میں تجھ پر غالب ہوا اسواسطے کہ تو دعوی کرتا ہے کہ عیسیٰ پسر مریم پیغمبر ہے اور ہمیشہ اُسکی تعریف کرتا ہے اور تو جانتا ہے کہ نصاری اسکی پرستش
کرتے ہیں اور ملائکہ کی بھی لوگ پرستش کرتے ہیں اگر عیسیٰ اور ملائکہ دوزخ میں جائینگے تو ہم راضی ہیں کہ اپنے معبودوں کے ہمراہ انکے ہمسایہ میں ہیں اور اس گفتگو کو سنکر سب قریش خوش ہوئے
اور بآواز بلند خندہ کیا اور اپنے گمان میں جانا کہ ہم نے محمد کو الزام دیا جبرئیل یہ آیت ہمراہ لیکر نازل ہوئے **وَلَمَّا ضُرِبَ ابْنُ مَرْيَمَ مَثَلًا** پس جسوقت بیان کیا گیا ابن
مریم کا مثل کہ ابن زبعری نے عیسیٰ کے مثل بیان کی اور جھگڑا کیا تجھ سے نصاری کی پرستش کرنیکی جہت سے اور کہا کہ اگر ہمارے معبود پرستش کی جہت سے دوزخ میں جائینگے تو عیسیٰ کو جو
نصاری پرستش کرتے ہیں وہ بھی دوزخ میں جائیگا یہ کلام جو ابن زبعری نے کہا تو **اِذَا قَوْمُكَ** اُسوقت قوم تیری اے محمد صلعم یعنی کفار قریش **مِنْهُ يَصِدُّوْنَ**
اس مثل سے غل مچاتے ہیں اور خوش ہو کر آوازیں بلند کرتے ہیں کہ ہم نے محمد کو الزام دیا **وَقَالُوْٓا** اور کہا انہوں نے کہ **ءَاٰلِهَتُنَا** کیا معبود ہمارے **خَيْرٌ اَمْ هُوَ**
بہتر ہیں یا وہ عیسیٰ جسوقت کہ وہ ایندھن دوزخ کا ہو اگرچہ وہ بھی دوزخ میں ہے **مَا ضَرَبُوْهُ** نہیں بیان کیا ہے انہوں نے اس مثل کو **لَكَ** واسطے تیرے **اِلَّا**
جَدَلًا مگر واسطے جھگڑا کرنیکا اور غلبہ کرنیکے نہ واسطے فرق کرنے حق کے باطل سے **بَلْ هُمْ** بلکہ وہ ہر حال میں **قَوْمٌ خَصِمُوْنَ** ایک گروہ ہیں جھگڑا کرنیوالے
سخت ہیں ناحق واسطے بیفائدہ اور تحقیق حق کی انکو نہیں منظور ہے مراد حق تعالیٰ کی ما تعبدون سے اور مقصود رسول خدا کا اس سے کہ تم اور تمہارے معبود کافر دوزخ کا ایندھن ہیں بت
ہیں کہ کافروں کی زیادتی حسرت کیواسطے وہ دوزخ میں ڈالے جائینگے اور کہا جائیگا کہ دیکھو تمہارے معبود جنکی تم پرستش کرتے تھے دوزخ کے کندے میں ہیں اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ مراد
مسیح اور کوئی نبی ہو جو کہ نیک بندے خدا کے ہیں اور ابن زبعری نے واسطے فریب اور جھگڑے کے ایسا کہا تھا اور تفسیر اہلبیت علیہم السلام میں لکھا ہے کہ امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا
کہ ایک روز میں رسولخدا صلعم کے پاس آیا اور وہ حضرت قریش کی جماعت میں اسوقت بیٹھے تھے جسوقت مجھکو دیکھا تو تھوڑی دیر میری طرف دیکھا اور فرمایا کہ اے علی تو اس
امت میں عیسیٰ کی مثال ہے کہ ایک قوم نے اسکو دوست رکھا اور اسکی دوستی میں حد سے زیادہ بڑھ گئی کہ اسکو خدا جانکر ہلاک ہوئی اور ایک قوم نے اس سے دشمنی کی اور دشمنی میں اسکی حد سے بڑھ کر ہلاک
ہوئی اور ایک قوم نے میانہ روی جو اختیار کی تو وہ نجات پاگئی اور حال تیرا بھی اے علی اس امت میں ایسا ہی ہے اسواسطے کہ ایک قوم تیرے خدا ہونیکا اعتقاد کریں اور ایک فرقہ تجھ

امت میں سے تجھکو دشمن رکھیں اور تیرے حق میں بیہودہ باتیں کہیں پس ہلاک ہونا پہلے فرقہ کا زیادتی کی جہت سے اور دوسرے فرقہ کا کمی کی جہت سے ہے پس جسوقت
قریش نے یہ سُنا تو انکو بہت گراں اور ناگوار معلوم ہوا اور ہنسکر کہا کہ اپنے چچا کے بیٹے کو انبیاء کے مشابہ کرتا ہے اور انسے تشبیہ دیتا ہے یہ آیت نازل ہوئی کہ جسوقت عیسیٰ کی
مثال دی گئی یعنی علی کو مثل عیسیٰ کے تو نے کہا تو تیری قوم نے تجھکو طعن کیا اور کلام کو تیرے صحیح نجانا اور خدا عالم ہے انکے ٹھٹھا کرینگا پس کہا انہوں نے کہ جسوقت علی
مثل عیسیٰ کے ہوا تو معبود ہمارے عیسیٰ سے بہتر ہونگے اور بیان نہ کیا اس کلام کو مگر واسطے جھگڑا کرنیکے نہ واسطے جدا کرنے حق کے باطل سے اور منقول ہے ائمہ معصومین علیہم السلام
سے کہ رسولخدا صلعم نے جنگ سلاسل میں امیر المومنین علیہ السلام کے حق میں فرمایا کہ قسم ہے خدا کی اگر اس امر کا خوف ہوتا کہ ایک جماعت میری اُمت میں سے تیرے حق میں وہ
کہیں کہ جو عیسیٰ کے حق میں بعضے کہتے ہیں نصاریٰ میں تیرے حق میں آجکے دن وہ بات کہتا کہ تو کسی قوم پر نہ گزرتا مگر کہ وہ تیرے قدموں کے نیچے کی خاک تبرک جانکر واسطے برکت اور شفا
کے لیتی ایک جماعت قریش نے یہ سُنا تو غصہ ہوئے اور کہا کہ نہ راضی ہوا اپنے چچا کے بیٹے کیواسطے مثال میں مگر عیسیٰ پسر مریم سے خدا تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی و لما ضرب
ابن مریم مثلا اور سلمان فارسی سے منقول ہے کہ ایک مرتبہ رسولخدا صلعم بیٹھے تھے اور ایک جماعت اصحاب کی بھی حضرت کی خدمت میں حاضر تھے حضرت نے فرمایا کہ اسوقت داخل ہوگا
تم پر شخص کہ مشابہ عیسیٰ پسر مریم کے ہے ایک شخص حضرت کے ہمراہیوں میں سے اُٹھا کہ وہ داخل ہونیوالا میں ہو جاؤں پس داخل ہوا ناگاہ علی بن ابیطالب ایک مرد نے انہیں سے اپنے یاروں سے
کہا کہ راضی نہوا محمد اس سے کہ فضیلت اور بزرگی دی ہم پر علی کو یہانتک کہ مشابہ کیا اسکو عیسیٰ ابن مریم سے قسم ہے خدا کی ہمارے معبود کہ جنکو ہم ایام جاہلیت میں پرستش کرتے
تھے وہ بہتر ہیں اس سے پس نازل کی اللہ تعالیٰ نے اس مجلس میں یہ آیت فلما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون کہ اصل میں یضجون ہے ان ہو نہیں ہے وہ عیسیٰ الا
عبد انعمنا علیہ مگر بندہ کہ انعام کیا ہے ہم نے اوپر اسکے کہ اسکو پیغمبر کیا ہے اور بدون باپ کے اسکو پیدا کیا ہے وجعلنہ مثلا اور کیا ہے ہم نے اسکو مثل اور
قصہ عجیب لبنی اسرائیل واسطے بنی اسرائیل کے یعنی اسکا بدون باپ کے پیدا ہونا ایک قصہ ہے کہ مثال جاری ہوتی ہے درمیان بنی اسرائیل کے پس واسطے
تنبیہ کے اپنی قدرت کاملہ پر فرماتا ہے کہ ولو نشاء اور اگر چاہیں ہم یعنی اگر ہماری حکمت اور مصلحت تقاضا کرے تو لجعلنا البتہ کر دیویں ہم منکم
ملئکۃ تم سے فرشتے یعنی تمکو ہلاک کریں اور تمہارے بدلے فرشتے لاویں کہ وہ فی الارض یخلفون بیچ زمین کے جانشین ہوں تمہارے کہ
تمہارے پیچھے زمین میں وہ رہیں یعنی عیسیٰ کا پیدا ہونا اگرچہ عجیب ہے لیکن اس سے عجیب زیادہ یہ ہے کہ ہم تمکو ہلاک کریں اور تمہاری عوض فرشتے پیدا کریں تم سے یا
بعدان تمہارے اور یا یہ کہ تمکو بھی ہم فرشتے بنادیں کہ بشر ہونیکی بنیاد کو بدل ڈالیں ملائکہ کی بنیاد سے ایسے ہی ہے قدرت کاملہ ہماری اور تاکہ جانو تم کہ ذات قدیم
خدائے پاک کی بلند ہے اس سے کہ فرشتوں کو اُس سے نسبت ہووے کہ اُسکی اولاد کہو وانہ اور تحقیق وہ عیسیٰ لعلم للساعۃ البتہ علم ہے واسطے قیامت
کے کہ نزدیک ہونا قیامت کا اُس سے جانا جائیگا اسواسطے کہ اُترنا اُسکا آسمان سے قیامت کے نزدیک ہونیکی علامتوں میں سے ہے منقول ہے کہ عیسیٰ بعد غلبہ دجال کے
آسمان پر سے نازل ہونگے زمین مقدس میں نزدیک منارہ بیضا کے بالائے کوہ اور دو کپڑے مصری پہنے ہوئے اور دجال کی طلب میں روانہ ہوا اور باب لد میں کہ ایک
مقام ہے ولایت شام میں اُسکے پاس پہنچے اور ہاتھ میں اُسکے ایک حربہ ہو اُس سے دجال کو مارے اور صاحب الامر علیہ السلام خروج کرے اور حضرت عیسیٰ سب خنزیروں کو
قتل کرے اور صلیب اور بتونکو توڑے اور گرجا گھروں کو خراب کرے اور نصاریٰ کو قتل کرے مگر اُن لوگوں کو کہ ایمان لاویں اور بیت المقدس میں پہنچے اور صاحب الامر امام مہدی
اسوقت نماز صبح میں اور ایک روایت میں ہے کہ نماز عصر میں مشغول ہو اور اشارہ عیسیٰ کی طرف کرے کہ جماعت کے آگے ہو اور نماز پڑھا حضرت عیسیٰ ہاتھ صاحب الامر کا
پکڑ لے کہ تو اولیٰ ہے کہ نائب پیغمبر آخر الزمان کا ہے تو اور رسولخدا صلعم نے فرمایا ہے کہ کیونکر ہوگا حال تمہارا اُس روز کہ جس روز پسر مریم درمیان تمہارے نازل ہو
اور امام تمہارا تم میں سے ہی ہو کہ اُمت میری ہو تم یعنی میری اولاد طاہرین میں سے ایک شخص تمہاری امامت کرے مختصر یہ ہے کہ حضرت عیسیٰ امام مہدی کے پیچھے نماز
پڑھے اور بعد اُسکے وہاں سے باہر آئیں اور یاجوج ماجوج خروج کریں اور عیسیٰ مومنین کو کوہ طور پر لیجائے پس معلوم ہوا کہ نازل ہونا حضرت عیسیٰ کا قیامت کے نزدیک
ہونیکی علامتوں میں سے ہے فلا تمترن بہا پس نہ شک کرو تم ساتھ اُس قیامت کے اور جھگڑا مت کرو قیامت کے آنے میں واتبعون اور پیروی کرو تم
میری کہ میرے رسول کی فرمانبرداری کرو ھذا یہ یعنی جسکی طرف کہ تمکو میں بلاتا ہوں صراط مستقیم راہ سیدھی ہے اور اب شیطان کی پیروی سے منع کرتا
ہے ولا یصدنکم الشیطن اور چاہئے کہ نہ باز رکھے تمکو شیطان اور نہ بند کرے راہ راست سے اور وسوسہ ڈالکر اور بہکا کر انہ تحقیق کہ وہ شیطان لکم عدو

مُّبِینٌ واسطے تمہارے دشمن ظاہر ہے اور اسی دشمنی سے تمہارے باپ کو بہشت سے نکلوایا اور چاہتا ہے کہ تمکو بہشت کی راہ سے بند کرے اور اب حال حضرت عیسیٰ کے پیغمبر ہو کر انکا بیان کرتا ہے کہ وَلَمَّا جَآءَ عِیسٰی اور جسوقت آیا عیسیٰ بِالْبَیِّنٰتِ ساتھ دلیلوں روشن کے کہ وہ معجزے ظاہر تھے اور انجیل اور احکام خدا کے قَالَ کہا عیسیٰ نے بنی اسرائیل سے کہ قَدْ جِئْتُکُمْ بِالْحِکْمَۃِ تحقیق آیا ہوں میں تمہارے پاس ساتھ حکمت کے کہ وہ شریعت سے ملی ہوئی حکمت اور مصلحت ہے وَلِاُبَیِّنَ لَکُمْ اور تاکہ بیان کروں میں واسطے تمہارے بَعْضَ الَّذِیْ تَخْتَلِفُوْنَ فِیْہِ بعضی وہ چیز کہ اختلاف کرتے ہو تم بیچ اسکے جو دین میں ہے تاکہ سب ایک راہ سیدھی پر رہ جاؤ فَاتَّقُوا اللّٰہَ پس ڈرو تم عذاب سے اللہ کے گناہوں سے پرہیز کر کے وَاَطِیْعُوْنِ اور فرمانبرداری کرو تم میری ہر حکم میں کہ جو خدا کیطرف سے تمکو پہنچاؤں اِنَّ اللّٰہَ تحقیق خدا کہ جسکے پاس سے میں احکام شرع کے لایا ہوں ہُوَ رَبِّیْ وہ پروردگار میرا ہے وَرَبُّکُمْ اور پروردگار تمہارا ہے فَاعْبُدُوْہُ پس عبادت کرو تم اسکو وحدانیت کے ساتھ ہٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ یہ ہے راہ سیدھی کہ جسمیں کسیطرح کی کجی نہیں ہے فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ پس اختلاف کیا فرقوں نے کہ بعد حضرت عیسیٰ کے متفرق ہو کر علیحدہ علیحدہ ہو گئے تھے مثل یعقوبیہ اور نسطوریہ اور ملکانیہ اور مرقوسیہ اور شمعونیہ کے مِنْ بَیْنِہِمْ درمیان انکے سے جو کہ عیسیٰ کے خطاب کئے گئے تھے اور انپر پیغمبر ہو کر آیا تھا فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ ظَلَمُوْا پس وائے ہے واسطے ان لوگوں کے کہ ظلم کیا ہے انہوں نے ان فرقوں میں سے مِنْ عَذَابِ یَوْمٍ اَلِیْمٍ عذاب اُس دن سے کہ دردناک ہے عذاب اسکا یعنی روز قیامت ہَلْ یَنْظُرُوْنَ نہیں انتظار کرتے ہیں فرقے بعد انکے پیغمبر اور تفرقے کے اِلَّا السَّاعَۃَ مگر قیامت کو اَنْ تَاْتِیَہُمْ بَغْتَۃً یہ کہ آجاوے انکو ناگہاں وَّہُمْ لَا یَشْعُرُوْنَ جسوقت کہ وہ نہ اطلاع رکھتے ہوں بسبب اپنی غفلت کے اور مشغول ہونے امور دنیا کے اَلْاَخِلَّآءُ دوستی رکھنے والے دنیا میں یَوْمَئِذٍۢ اُس روز بَعْضُہُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ بعضے انکے واسطے بعضے کے دشمن ہوگا اِلَّا الْمُتَّقِیْنَ مگر پرہیزگار مومنین میں سے کہ قیامت میں بھی وہ آپسمیں دوست ہونگے اسواسطے کہ دوستی انکی ایمان کی جہت سے تھی وہ باقی رہیگی اور دوستی کفار کی امور دنیا کی جہت سے تھی اور کفر اور گناہوں پر مدد کرنے کیواسطے اُس روز اُس دوستی کی جہت سے عذاب میں گرفتار ہونگے پس ہر ایک دشمن دوسرے کا ہو جاویگا اور منقول ہے کہ حضرت امیر المومنین نے بعد پڑھنے اس آیت کے فرمایا کہ جسوقت دو مومن آپسمیں دوستی کریں اور ایک اُن دونوں میں سے مر جائے تو وہاں جا کر کہے کہ فلانا میرا دوست تھا اور مجھکو تیری فرمانبرداری میں اے خدا اور تیرے انبیا کی تابعداری میں حکم کرتا تھا اور نیکی کا حکم کرتا تھا اور بدی سے منع کرتا تھا اے خداوند نظر لطف کی اسپر سے مت اٹھا اور جیسے کہ اُسنے مجھکو ہدایت کی ہے الٰہی تو اسکو ہدایت پر دوست رکھ اور جیسے کہ تونے مجھ پر مہربانی کی ہے ایسی ہی اسپر مہربانی کر اور کفار اور بدکار جو آپسمیں دوستی کرتے ہیں اور ایک شخص اُن دونوں میں سے پہلے مر جائے تو کہے کہ خداوندا فلانا شخص مجھکو تیری عبادت سے منع کرتا تھا اور تیری نافرمانبرداری اور گناہ کی رغبت دلاتا تھا اور کہتا تھا کہ پھر ہم زندہ ہو کر نہ پھرینگے خداوندا نظر مہربانی کی اُس سے اٹھالے اور طرح طرح عذاب میں اُسکو گرفتار کر۔ دنیا کی دوستی کا نہیں ہرگز اعتبار ۔ سب کھانے چاٹنے کے ہیں دنیا کے یار غار ۔ یہ دوستی نہ حشر میں کچھ کام آئیگی ۔ دشمن بنینگے جو کہ ہیں اسجا رفیق و یار ۔ لیکن جو کوئی دوست ہو نیکیاں کی وجہ سے ۔ اور حکم دوست کو کرے نیکی کا بار بار ۔ اور منع کار بد سے کرے اپنے دوست کو خالص خدا کیواسطے وہ یار نامدار ۔ دنیا میں دوستی ہے یہی متقین کی ۔ تا حشر تلک رہیگی یہ باقی و برقرار ۔ اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو دوستی کہ دنیا میں سوائے خدا کے اور کسی جہت سے تھی وہ دوستی قیامت کے روز دشمنی ہو جائیگی اور دوسری روایتمیں حضرت صادق علیہ السلام سے ہے کہ اُن حضرت نے اس آیت کو پڑھا اور اپنے دوستوں سے فرمایا کہ مراد اُن متقیوں سے تم ہو اور ایک روایتمیں حضرت صادق سے ہے کہ طلب کرو تم دوستی پرہیزگاروں اور متقیوں کی اگرچہ وہ زمین کے اندر اندھیروں میں ہوں اور اگرچہ تو انکی تلاش میں اپنی عمر کو فنا کرے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ نے بعد انبیا کے زمین پر انکے برابر کوئی بزرگ پیدا نہیں کیا ہے اور نہیں انعام کیا ہے خدا نے کسی بندہ پر مثل صحبت انکی کے کہ جسکو توفیق انکی صحبت کی ہوئی ہے اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ الاخلاء یومئذ بعضہم لبعض عدو الا المتقین اور گمان کرتا ہوں میں کہ جو کوئی ایسا دوست بے عیب اس زمانہ میں طلب کرے تو وہ بے دوست رہیگا پس مومنین کو چاہئے کہ مقصود دوستی سے رضامندی خدا کی ہو اور دنیا کے اعتبار سے وہ دوستی نہو تاکہ قیامت کے دن اس خطاب سے سرفراز ہوں کہ یٰعِبَادِ اے بندو میرے لَا خَوْفٌ عَلَیْکُمُ نہیں خوف اوپر تمہارے الْیَوْمَ آج کے دن مکروہات کے دیکھنے سے وَلَآ اَنْتُمْ تَحْزَنُوْنَ اور نہ تم غمگین ہوگے اور وہ بندے جنکو یہ آواز پہنچیگی اَلَّذِیْنَ وہ لوگ ہیں کہ اٰمَنُوْا بِاٰیٰتِنَا ایمان لائے ہیں ساتھ آیتوں ہماری کے کہ جو قرآن میں ہیں وَکَانُوْا مُسْلِمِیْنَ اور تھے وہ فرمانبرداری کرنیوالے اور پاک کرنیوالے اپنے نفسوں کو شرک سے اور منقول ہے کہ جسوقت لوگ قبروں سے اٹھینگے تو کوئی ایسا نہو گا کہ ترساں و لرزاں نہو پس آواز یا عباد لا خوف علیکم الیوم کی سنیں پس تمام خلائق امیدوار ہوں اور

ع ۶ ۱۱ ۱۲

بعد اسکے آواز الذین آمنوا کی سُنیں تو کفار اپنی طمع کو قطع کرکے رہ جائیں اور مومنین کو آواز کرنیوالا کہیگا کہ اُدْخُلُوا الْجَنَّةَ کہ داخل ہو جاؤ بہشت میں اَنْتُمْ وَاَزْوَاجُكُمْ تم اور جوروئیں تمہاری جو کہ ایماندار ہیں تُحْبَرُوْنَ خوش کیے گئے ہو تم اسطرح کہ آثار خوشی کا چہروں کی ظاہر ہو یُطَافُ عَلَيْهِمْ گرد اگرد پھرائے جائینگے اوپر انکے بہشت میں بِصِحَافٍ پیالہ مِّنْ ذَهَبٍ سونے سے وَاَكْوَابٍ اور آبخورے کہ طرح طرح کے لذیذ کھانے ان پیالوں میں اور بڑے مزہ دار شربت ان آبخوروں میں ہونگے منقول ہے کہ مومن بہشت میں ایک پیالہ سے ستر قسم کا کھانا کھائیگا کہ مزہ میں ہر ایک دوسرے سے وہ جدا ہوگا اور دوسرے کھانے سے ملا ہوا نہ ہوگا اور ہر ایک آبخورہ میں طرح طرح کے شربت ہونگے وَفِيْهَا اور بیچ اس بہشت کے ان مومنین کے واسطے مَا تَشْتَهِيْهِ الْاَنْفُسُ وہ چیز ہے کہ آرزو کرتے ہیں اسکو نفس بیچ قرات اہل مدینہ و حفص و ابن عامر کی ہے کہ تشتہیہ میں ہا کو زیادہ کرتے ہیں اور باقی کے قاری تشتہی پڑھتے ہیں بدون ہا یعنی خواہش کرینگے نفس انکے ایسی ایسی چیزیں لذیذ اور مزہ دار اور خوشبودار ہونگی وَتَلَذُّ الْاَعْيُنُ اور لذت پائینگی آنکھیں دیکھنے سے بہشت کی چیزوں کے اور جو چیز وہاں چاہینگے وہ وہاں موجود ہوگی منقول ہے کہ ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول خدا میں گھوڑے کو بہت دوست رکھتا ہوں کیا بہشت میں وہ ہوگا فرمایا کہ ہاں ہوگا اور جس چیز کو دل چاہے وہ موجود ہوگی اور آنکھ اس سے لذت پاویگی اور کہتے ہیں کہ کوئی بہشت میں مرغ کو دیکھیگا کہ کاش مرغ بریاں ہوتا اسیوقت مرغ بریاں ہوکر اسکے پاس موجود ہوگا تاکہ وہ اسکو کھاوے اور اگر شراب کی آرزو کرے تو اسیوقت کوزے شراب لذیذ کے ہاتھ میں آجائیں وَاَنْتُمْ فِيْهَا اور تم بیچ اس بہشت کے خَالِدُوْنَ ہمیشہ رہنے والے ہو کہ جسکی انتہا نہیں ہے حضرت قائم علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کیا بہشت میں عورتیں جنینگی اور وہاں اولاد پیدا ہوگی فرمایا کہ بہشت میں عورتوں کے واسطے حمل نہیں ہے اور نہ جلنا ہے اور نہ حیض ہے اور اسمیں وہ چیز ہے کہ جسکی خواہش کریں گے نفس اور لذت پائینگے آنکھیں انکی دیکھنے سے جیسے کہ خدا تعالیٰ نے فرمایا ہے اور جسوقت خواہش کریگا مومن فرزند کی تو خدا تعالیٰ بغیر حمل کے اور جننے کے جس صورت کا چاہیگا ویسی ہی پیدا کردیگا جیسے کہ آدم کو پیدا کردیا تھا اور جسوقت کہ بہشتی بہشت میں داخل ہونگے تو انکو کہا جائیگا وَتِلْكَ الْجَنَّةُ الَّتِيْٓ اُوْرِثْتُمُوْهَا اور وہ بہشت وعدہ کیا گیا وہ بہشت ہے کہ وارث کیے گئے ہو تم اس کے بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ بسبب اُس چیز کے کہ تھے تم عمل کرتے دنیا میں لَكُمْ فِيْهَا واسطے تمہارے ہے بیچ اُس بہشت کے فَاكِهَةٌ كَثِيْرَةٌ میوے ہیں بہت کہ مِّنْهَا تَاْكُلُوْنَ ان میں سے کھاتے ہو تم جسقدر کہ تم سے کھائے جاتے ہیں نہ کل میوہ اور منقول ہے کہ جسوقت مومن بہشت کے درخت سے میوہ توڑے تو دو چند اُس کا اسیوقت اسمیں موجود ہو جاوے اور اب کفار کا حال بیان کرتا ہے اِنَّ الْمُجْرِمِيْنَ تحقیق کہ گنہگار لوگ کفر کرنیوالے فِيْ عَذَابِ جَهَنَّمَ خَالِدُوْنَ بیچ عذاب دوزخ کے ہمیشہ رہنے والے ہیں لَا يُفَتَّرُ عَنْهُمْ نہ سست کیا جاویگا انسے عذاب بلکہ موافق عمل کے ہوگا اور کمی اسمیں کسیطرح سے نہ کی جائیگی وَهُمْ فِيْهِ اور وہ گنہگار بیچ اس عذاب کے مُبْلِسُوْنَ نا امید ہونیوالے ہیں رحمت خدا سے اور ہلکے ہونے عذاب سے اور بعضے کہتے ہیں کہ ہر کافر کو آگ کے تابوت میں بند کرینگے اور دروازہ اسکا بند کردینگے کہ نہ وہ کسیکو دیکھے اور نہ اسکو کوئی دیکھے اور ہمیشہ وہ اس عذاب میں گرفتار رہیگا اور خدا فرماتا ہے کہ وَمَا ظَلَمْنٰهُمْ اور نہیں ظلم کیا ہے ہم نے انکو عذاب کرکے وَلٰكِنْ كَانُوْا اور لیکن تھے وہ کفار هُمُ الظّٰلِمِيْنَ وہی ظلم کرنیوالے اپنی نفسوں پر شرک اور گناہ کرکے اور جب عذاب کی بہت سختی ہو تو بیطاقت ہوکر اور گھبرا کر حضرت مالک داروغہ دوزخ کے پاس جائیں وَنَادَوْا اور آواز دینگے وہ اسکو کہ يٰمٰلِكُ اے مالک درخواست کر لِيَقْضِ عَلَيْنَا تاکہ حکم کرے اوپر ہمارے یعنی مار ڈالے ہمکو رَبُّكَ پروردگار تیرا تاکہ اس عذاب سے رہائی پاویں ہم دوزخیوں کا حال عجیب و غریب ہوگا کہ کبھی تو نا امید ہونگے اور جب زیادہ سختی دیکھیں گے تو مالک سے فریاد کرینگے اور مالک اُنکے جواب میں قَالَ کہیگا کہ اِنَّكُمْ مّٰكِثُوْنَ تحقیق تم ڈھیل کرنیوالے ہو دوزخ میں یعنی ہمیشہ رہنے والے ہو نہ تم مروگے اور نہ تخفیف عذاب کی تم سے ہوگی کہتے ہیں کہ بعد چالیس روز کے مالک انکو جواب دینگے اور بعضی روایتیں ہیں کہ وہ چلایا کرینگے اور ہمیشہ غل مچایا کرینگے لیکن مالک انکو ایک ہزار برس بعد جواب دینگے کہ تم ہمیشہ اسمیں رہنے والے ہو اور حق تعالیٰ بعد جواب دینے مالک کے فرماتا ہے کہ لَقَدْ جِئْنٰكُمْ بِالْحَقِّ البتہ تحقیق لائے ہم تمہارے پاس حق کو یعنی حق بات کو زبانی پیغمبر کے ہم نے تمہارے پاس وَلٰكِنَّ اَكْثَرَكُمْ اور لیکن اکثر تمہارے یعنی ایک گروہ کثیر تم میں سے لِلْحَقِّ كٰرِهُوْنَ واسطے حق بات کے کراہت کرنیوالے تھے کہ جو حق تھا وہ تمہاری طبیعت کو ناپسند تھا اور جو ناحق تھا وہ مرغوب طبع تھا اسواسطے خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ انہوں نے دنیا میں فقط انکار ہی نہیں کیا ہے اَمْ اَبْرَمُوْٓا بلکہ مضبوط کیا ہے انہوں نے اَمْرًا ایک امر کو کہ وہ رد کرنا حق کا تھا یا باطل کرنا اسکا یا مکر پیغمبر سے فَاِنَّا مُبْرِمُوْنَ پس تحقیق ہم بھی مضبوط کرنیوالے ہیں کام کو

واسطے بدلا لینے کے کہ وہ عذاب کرنا انکا ہے اَمۡ يَحۡسَبُوۡنَ بلکہ گمان کرتے تھے وہ مضبوطی کر ہو گئے کہ اَنَّا لَا نَسۡمَعُ تحقیق ہم نہیں سنتے ہیں سِرَّهُمۡ راز پوشیدہ
انکا وَنَجۡوٰىهُمۡ اور مشورہ ظاہر انکا کہ جو حق کے باطل کرنے میں کرتے تھے ہم انکو بَلٰى ہاں سنتے تھے وَرُسُلُنَا اور بھیجے ہوئے ہمارے یعنی نامۂ اعمال کے لکھنے والے لَدَيۡهِمۡ
کہ نزدیک انکے تھے يَكۡتُبُوۡنَ لکھتے تھے ہمارے حکم سے انکے فعل و عمل کو اور جس وقت کہ انکے راز ہمارے فرشتوں پر ظاہر ہوں تو ہم سے کیونکر پوشیدہ ہونگے پس موافق انکے اعمال کے ہم انکو جزا دینگے اور
منقول ہے کہ جو کوئی اپنے گناہ کو آدمیوں سے پوشیدہ کرے اور خدا پر ظاہر کرے کہ جیسے کوئی چیز پوشیدہ نہیں ہو سکتی تو اُس نے خدا کو نظر کرنیوالوں میں سُست اور بیقدر گمان کیا اور کہتے ہیں
کہ نضر بن حارث اشراف عرب کی جماعت میں بیٹھا تھا اور قرآن کی ایک آیت میں غور کر کے بہت غصہ کرتا تھا اور ولید بن مغیرہ کہ اُس وقت وہ اسلام کیطرف میل رکھتا تھا
اور ہمیشہ قرآن کیطرف مائل تھا اُس سے کہا اے نضر تو قرآن پر ہنسی کرتا ہے قسم ہے خدا کی محمد صلعم سوائے حق کے اور کچھ نہیں کہتا ہے نضر نے کہا کہ میں بھی حق کہتا ہوں محمد کہتا ہے کہ
لا الٰہ الا اللہ میں بھی کہتا ہوں لا الٰہ الا اللہ مگر اسکے ہمراہ اسقدر زیادہ کرتا ہوں کہ الملائکۃ بنات اللہ یعنی فرشتے بیٹیاں خدا کی ہیں سو آنحضرت صلعم کو جو اس گفتگو کی خبر
ہوئی تو بہت رنجیدہ ہوئے جبرئیل یہ آیت لائے کہ قُلۡ کہہ تو اے محمد صلعم اُن لوگوں سے جو کہ کہتے ہیں کہ فرشتے بیٹیاں خدا کی ہیں اِنۡ كَانَ لِلرَّحۡمٰنِ وَلَدٌ اگر ہووے
واسطے خدا بخشنے والے کے فرزند جیسا کہ تم گمان کرتے ہو فَاَنَا اَوَّلُ الۡعٰبِدِيۡنَ پس میں اول ہوں عبادت کرنیوالوں کا یعنی میں سب سے پہلے اسکی عبادت کروں اگر
ثابت ہو دلیل سے کہ خدا کے فرزند ہیں اور سب سے زیادہ اسکی تعظیم کروں اسواسطے کہ میں پیغمبر ہوں اور پیغمبر کو لازم ہے کہ زیادہ علم رکھتا ہو اور روح سے خدا کے مقدمہ میں کونسی بات
اسکے واسطے درست ہے اور کونسی درست نہیں ہے اور فرزند کی تعظیم وہ یقینہ باپ کی تعظیم ہے پس اگر تمہارے پاس کوئی دلیل ہو تو بیان کرو کہ اُسکے فرزند ہے میں سب سے پہلے اُسکی
تعظیم کرونگا اور جس وقت کہ مجھکو یقین حاصل ہے کہ اُسکے کوئی فرزند نہیں ہے تو بجز اسکے اور کسی کی پرستش نہ کرونگا کہ میں پیغمبر ہوں پروردگار عالموں کا پس جس وقت کہ تمہارے پاس کوئی
دلیل نہیں ہے تو کسواسطے کہ دوسرے شخص کی عبادت میں مشغول ہوتے ہو سُبۡحٰنَ پاک ہے خدا کہ رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ پروردگار آسمانوں کا ہے
اور زمین کا رَبِّ الۡعَرۡشِ پروردگار عرش کا اور پیدا کرنیوالا اُسکا عَمَّا يَصِفُوۡنَ اُس چیز سے کہ وصف بیان کرتے ہیں کفار کہ اُسکے فرزند کہتے ہیں فَذَرۡهُمۡ
پس چھوڑ دے تو اے محمد صلعم اُن کفار کو اور منہ انکے پھیرے کہ يَخُوۡضُوۡا شروع کریں وہ امر باطل میں وَيَلۡعَبُوۡا اور بازی کریں اور امور دنیا
میں مشغول ہوں حَتّٰى يُلٰقُوۡا یہانتک کہ ملاقات کریں وہ اور دیکھیں يَوۡمَهُمُ الَّذِيۡ يُوۡعَدُوۡنَ ۝ دن اپنے کہ وہ دن کہ وعدہ کئے جاتے
ہیں ملاقات پہنچنے کی کا کہ وہ دن قیامت کا ہے جس روز کہ کفار اپنی جزا کو پہنچیں گے پس جانیگے کہ اُسکے پروردگار آسمان اور زمین کے ہونیکا انکار مت کرو کہ وَهُوَ
اور وہ خدا الَّذِيۡ فِى السَّمَآءِ اِلٰهٌ وہ شخص ہے کہ بیچ آسمان کے معبود ہے کہ فرشتے اسکی عبادت کرتے ہیں وَفِى الۡاَرۡضِ اِلٰهٌ اور بیچ زمین کے معبود ہے آدمیوں کا
اور جنوں کا کہ سچے معبود ہونیکا وہ حقدار ہے وَهُوَ الۡحَكِيۡمُ اور وہ حکمت والا ہے سب فعلوں میں الۡعَلِيۡمُ جاننے والا ہے سب کی مصلحتوں کا وَتَبٰرَكَ
الَّذِيۡ اور بزرگ اور برکت والا ہے وہ شخص کہ لَهٗ مُلۡكُ السَّمٰوٰتِ وَالۡاَرۡضِ وَمَا بَيۡنَهُمَا واسطے اسکے بادشاہی آسمانوں کی ہے اور زمین کی
اور اس چیز کی کہ درمیان اُن دونوں کے ہے یعنی حکم اُسکا سب چیز پر جاری ہے وَعِنۡدَهٗ اور نزدیک اُسکے ہے عِلۡمُ السَّاعَةِ جاننا اُس ساعت کا کہ جسمیں قیامت
ہوگی وَاِلَيۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ اور طرف اُسکی پھیرے جاؤگے تم اُس روز واسطے جزائے اعمال کے اور کفار سوائے خدا کے اوروں کو جو عبادت کرتے تھے بامید شفاعت انکا گمان ہے
کہ ہماری شفاعت کرینگے خدا تعالیٰ انکے رد میں فرماتا ہے کہ وَلَا يَمۡلِكُ اور نہ مالک ہونگے اُس روز اور قدرت رکھینگے الَّذِيۡنَ يَدۡعُوۡنَ وہ لوگ کہ
پکارتے ہیں یعنی پرستش کرتے تھے مِنۡ دُوۡنِهِ سوائے اسکے غیر کو شفاعت کی اُمید میں الشَّفَاعَةَ سفارش کرنیکو یعنی نہیں مالک ہونگے وہ غیر اُن کا نزدیکی
شفاعت کے کہ انکو شفاعت کرکے عذاب سے نجات دلوائیں اِلَّا مَنۡ شَهِدَ بِالۡحَقِّ مگر جس نے کہ گواہی دی ساتھ حق کے کہ خدا کو واحد جانا ہے اُس نے کہ جسکی پرستش
کرتے ہیں وَهُمۡ يَعۡلَمُوۡنَ ۝ اور وہ جانتے ہیں دل سے جسکی کہ زبان سے گواہی دی ہے کہ خدا واحد ہے اور گواہی انکی یقین سے ہے مثل عیسیٰ اور عزیر اور ملائکہ کے کہ انکی کفار
پرستش کرتے تھے اور زبان سے بھی اور دل سے یقین کرکے خدا کے واحد ہونیکی گواہی دیتے ہیں پس شفاعت کرینگے نہ کفار کی بلکہ مومنین کی شفاعت کرینگے اور کفار سے جو کہ انکی
پرستش کرتے تھے بیزار ہیں ایسے ہی ہاں بھی بیزار ہونگے وَلَئِنۡ سَاَلۡتَهُمۡ اور البتہ اگر پوچھے تو اے محمد صلعم اُن پرستش کرنیوالوں غیر خدا سے کہ مَّنۡ
خَلَقَهُمۡ کس نے پیدا کیا ہے انکو تو لَيَقُوۡلُنَّ اللّٰهُ البتہ کہینگے کہ خدا نے اسواسطے کہ نہایت ظاہر ہونے سے انکار نہ کر سکینگے فَاَنّٰى يُؤۡفَكُوۡنَ پس کہاں پھیرے جاتے ہیں

عبادت خدا سے باوجود ظاہر ہونے دلیلوں وحدانیت خدا کی اور اقرار کرنے اُسکے خالق ہونیکے وہ کہتے ہیں کہ رسولخدا صلعم ہر چند وحدانیت خدا کے ثابت کرنیمیں اور شرک
کے باطل کرنیمیں دلیلیں قائم کرتے تھے لیکن کفار زیادہ عناد اور انکار کرتے تھے رسولخدا صلعم نے درگاہ خدا میں عرض کی یہ آیت آئی وَقِيلِهٖ اور کہنا اسکا یعنی نزدیک
خدا کے ہے جاننا کہنے اُس رسول کا کہ يَا رَبِّ إِنَّ هَٰؤُلَاءِ اے پروردگار میرے تحقیق یہ لوگ مشرکین مکہ قَوْمٌ ایک گروہ ہیں کہ زبانی انکار اور عناد سے
لَا يُؤْمِنُونَ ۝ نہیں ایمان لاتے ہیں حق تعالیٰ کی وحدانیت پر اور قیل بمعنی قول ہے اور عاصم اور حمزہ نے قیل کو مجرور پڑھا ہے الساعۃ پر عطف کر کے یعنی وعندہ علم قیلہ
اس صورت میں قیل مضاف الیہ علم کا ہوگا لیکن علم الساعۃ الخ سے دور بہت ہے اور باقیوں نے قیل کو منصوب پڑھا ہے اس صورت میں یا تو عطف اسکا سرہم پر ہے اور یا الساعۃ
کے محل پر ہے کہ وہ مفعول بہ ہے علم مصدر کا کہ وہ الساعۃ کیطرف مضاف ہوا ہے اور یا منصوب ہے فعل سے کہ قیل کے پہلے مقدر ہے لیکن سرہم پر جو عطف کرتے ہیں وہ قیل سے
نہایت دور ہے اور بعضے قیل کو مرفوع پڑھتے ہیں کہتے ہیں کہ وہ مبتدا ہے اور خبر اسکی مابعد اسکا ہے اور وہ یہ ہے کہ یارب ان ہؤلاء قوم لا یؤمنون فَاصْفَحْ عَنْهُمْ
پس منہ پھیر لے تو اُنسے وَقُلْ سَلَامٌ اور کہہ تو کہ سلام ہے سلام رخصت کا کہ ہمارے اور تمہارے درمیان کچھ جھگڑا نہیں ہے اور تمکو مجھ سے کچھ واسطہ نہیں ہے اور نہ مجھکو تم سے
کچھ واسطہ ہے فَسَوْفَ يَعْلَمُونَ ۝ پس قریب ہے کہ جانینگے وہ اپنے کفر اور شرک کے انجام کو جسوقت کہ عذاب اُنپر نازل ہوگا دنیا میں تو بروز جنگ بدر اور آخرت
میں دوزخ میں چلیں گے اور یہ آیت آیہ جہاد سے منسوخ ہے سورۃ الدخان یہ سورہ مکی ہے اور اسمیں انسٹھ آیتیں ہیں اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے
فرمایا ہے کہ جو کوئی سورہ دخان کو پڑھے فرائض میں اور نوافل میں خدا تعالیٰ قیامت کے روز اسکو آمنین میں اُٹھا دیگا اور عرش کا اُسپر سایہ کریگا اور حساب اسکا بہت
آسانی سے کریگا اور نامہ اعمال کو دست راست میں دیگا اور دوسری روایت میں ہے کہ اُس حضرت علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ کیونکر جانوں میں کہ شب قدر ہر سال میں
کس مرتبہ ہوتی ہے فرمایا کہ جسوقت ماہ رمضان آئے تو سورہ دخان کو ہر شب سو مرتبہ تلاوت کر اور جسوقت تئیسویں شب آئے تو انشاءاللہ تعالیٰ نظر کریگا تو طرف اُس
چیز کی کہ جسکا تو نے مجھ سے سوال کیا ہے خداوندا نصیب کر تو ہمکو تلاوت اسکی بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ ۝ حٰمٓ ۝ اسکی تفسیر پہلے اسکے ہو چکی ہے
وَالْكِتَابِ الْمُبِينِ ۝ قسم ہے کتاب ظاہر اور روشن کی کہ وہ قرآن شریف ہے واضح کرنیوالا احکام حلال اور حرام کا إِنَّا أَنزَلْنَاهُ تحقیق کہ ہمنے نازل کیا
ہے اس قرآن کو فِي لَيْلَةٍ مُّبَارَكَةٍ بیچ رات مبارک برکتوں والی کے اور اسی شب کی برکتوں سے ہے کہ کتاب بزرگ پروردگار قدیم کی جو کہ باعث ہے دین اور دنیا کے فائدوں کی
اس شب کو لوح محفوظ سے آسمان پر نازل ہوئی اور اسی شب کی برکتوں سے ہے کہ خدا تعالیٰ نعمتیں روزی ہر سال کی بندوں پر تقسیم کرتا ہے اور اسی شب کی برکتوں سے ہے کہ خدا تعالیٰ
اس شب کو دعا بندوں کی قبول کرتا ہے اور گنہگاروں کو مغفرت چاہنے والوں کو بخشتا ہے اور فرشتے رحمت کے اُنپر نازل کرتا ہے اور مراد اس شب مبارک سے شب قدر ہے اور حدیثیں اس شب کی فضیلت
کی انشاءاللہ تعالیٰ سورہ قدر میں تمکو معلوم ہونگی اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس شب سے شب نیمہ شعبان ہے یعنی شب پانزدہم شعبان اور اُسکی فضیلت کی روایتیں بھی بیان کرتے ہیں لیکن آئمہ
معصومین علیہم السلام کی روایتیں اسکی شب قدر ہونے پر دلالت کرتی ہیں اور قرآن کی آیتیں بھی اسی پر دلالت کرتی ہیں چنانچہ فرماتا ہے کہ انا انزلناہ فی لیلۃ القدر اور دوسری آیت
شہر رمضان الذی انزل فیہ القرآن ہے اور بعد بیان برکت اس شب کے فرماتا ہے إِنَّا كُنَّا مُنذِرِينَ ۝ تحقیق ہم ہیں ڈرانیوالے بندوں کے قرآن کو نازل کر کے اس شب کو
اور اسکی برکتوں سے یہ ہے کہ فِيهَا يُفْرَقُ بیچ اسکے فیصلہ کیا جاتا ہے كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ ۝ ہر امر محکم کہ جسمیں زیادتی اور کمی نہیں ہوتی اور تمام سال کے واسطے حکم ہوتا ہے جیسے کہ
روزی کی اور تمام فائدے اور ضرر بندوں کے دینی اور دنیاوی ہیں اور جلیل اور عظیم ہیں اور سوائے اسکے کہ جسمیں کسیطرح کمی اور زیادتی نہیں ہوتی اور حضرت امام کاظم علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ نے قرآن کو
آسمان کے بیت المعمور میں ایکمرتبہ تمام و کمال کے ساتھ نازل کیا اور بعد اسکے بیت المعمور سے رسولخدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر آیت آیت اور سورہ سورہ نازل ہوئی اور اُس شب کو کہ جسمیں
نازل ہوا ہے یعنی شب قدر میں مقدر کیا جاتا ہے ہر امر حق اور باطل اور جو کچھ کہ اُس سال میں ہوگا اور جس چیز کو چاہے اُس سال میں مقدم کرے اور موخر کرے اور مٹا دے اور ثابت کرے
عمروں اور روزیوں اور بلاؤں کو اور مرضوں کو اور جو چاہے کم کرے اور جو چاہے زیادہ کرے اور منقول ہے کہ روزیوں کے نسخوں کو اس شب کو میکائیل کو دیتے ہیں اور لڑائیوں اور مصیبتوں کے
نسخہ کو جبرئیل کو اور اعمال کے نسخہ کو اسرافیل کو اور مصیبتوں کے نسخہ کو عزرائیل کو اس امر کا حکم کیا گیا ہے أَمْرًا مِّنْ عِندِنَا حکم کرنا نزدیک ہمارے إِنَّا
كُنَّا مُرْسِلِينَ ۝ تحقیق کہ ہیں ہم بھیجنے والے قرآن کے کہ عادت ہماری ہے بھیجنا پیغمبروں کا کتاب سماوی کرنیوالے انکو دیکر رَحْمَةً مِّن رَّبِّكَ واسطے مہربانی
پروردگار تیرے کیطرف سے یا یہ کہ ہم بھیجنے والے تیرے ہیں واسطے مہربانی کے اور بخشش کے پروردگار تیرے کیطرف سے إِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ تحقیق کہ وہ خدا سننے والا ہے

سورۃ الدخان ۴۴ ع ۱۳ ۱۴

بندوں کی حاجتوں کا اَلْعَلِيْمُ جاننے والا ہے اُنکی مصلحتوں کا اور ان آیتوں میں انا کنا منذرین جواب قسم کا ہے اور امراً مفعول مطلق فعل محذوف کا ہے اور بعضے حال
کہتے ہیں اور رحمۃ مفعول لہ ہے انزلناہ کا رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ پروردگار آسمانوں کا اور زمین کا اور پیدا کرنیوالا انکا وَمَا بَيْنَهُمَا اور اسچیز کا
کہ درمیان اُن دونوں کے ہے اِنْ كُنْتُمْ مُّوْقِنِيْنَ اگر ہو تم یقین کرنیوالے اسکے اور تحقیق کرنیوالے اور وہ یہ ہے لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ نہیں ہے کوئی معبود لائق
پرستش سوائے اسکے يُحْيِيْ زندہ کرتا ہے بعد مرنیکے وَيُمِيْتُ اور مار ڈالتا ہے بعد زندہ ہونیکے رَبُّكُمْ پروردگار تمہارا ہے وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ
اور پروردگار باپوں تمہارے پہلوں کا اور کفار اگرچہ خدا کے پروردگار ہونیکا اقرار کرتے تھے لیکن خدا کے عالم ہونے جمیع اشیا کا اور پیغمبروں اور کتابوں کے بھیجنے کا اقرار
نہیں کرتے تھے یہ امر انکے یقین کامل کا نہ تھا خدا کے پروردگار ہونیکے واسطے سو واسطے انکے یقین کا انکار کرکے فرماتا ہے کہ بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ بلکہ وہ لوگ بیچ شک کے
ہیں اور جو کچھ کہ ہم نے بیان کیا ہے اور خبر دی ہے اُس کی طرف سے شبہ میں ہیں اور باوجود اسکے يَّلْعَبُوْنَ بازی میں رہتے ہیں اور ٹھٹھا کرتے ہیں اور وقت نصیحت
کے سیے باز نہیں آتے ہیں تو فَارْتَقِبْ پس انتظار کر تو واسطے انکے يَوْمَ تَاْتِي السَّمَآءُ کہ لاتے آسمان بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ دھوئیں ظاہر کو کہ يَّغْشَى
النَّاسَ ڈھانپے گا اور گھیر لیگا آدمیوں کو اور آدمی اسکو دیکھکر کہینگے کہ هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ یہ عذاب ہے دردناک کہ خدا نے ہمپر بھیجا ہے اور قیامت کے
علامات کی حدیث میں آتا ہے کہ اول نشانی قیامت کے آنیکی دھواں ہے اور آنا عیسیٰ کا آسمان سے اور آنا آگ کا غار عدن میں سے کہ لوگوں کو طرف محشر کے ہانکیگی
کسی نے پوچھا کہ یا رسول خدا دخان کیا چیز ہے حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی اور فرمایا کہ درمیان مشرق اور مغرب کے پر ہو جائیگا اور چالیس روز تک رہیگا اور لیکن
مومن کو مثل زکام کے معلوم ہوگا اور کافر اُس سے ایسا ہوگا جیسے کہ کوئی نشہ میں ہوتا ہے اور انکے کانوں سے اور ناک کے نتھنوں میں سے اور مقعد میں سے باہر نکلیگا
اور حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ دھواں آسمان سے آئیگا قیامت سے پہلے کہ داخل ہوگا کافر کے کانوں میں یہاں تک کہ ہو جائیگا سر کافر کا جیسے کہ گوسفند کے بچہ کا سر بھونا
ہوا ہوتا ہے اور مومن کو وہ مثل زکام کے معلوم ہوگا اور زمین مثل اُس گھر کے ہو جائیگی کہ جسمیں آگ روشن کی ہو اور چالیس روز تک وہ رہیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ
مراد دخان سے قحط ہے کہ رسول خدا کی دعا سے قریش میں ہوا تھا اور سات برس تک رہا تھا اور بھوک کی شدت میں لوگوں کو درمیان آسمان اور زمین کے دھواں سا معلوم
ہوتا تھا اور انہوں نے مردار اور ہڈیاں کھائی تھیں اور جب رسول خدا سے فریاد کی تو حضرت کی دعا سے وہ پھر دفع ہوا اور جسوقت آدمی دھوئیں میں یا قحط میں گرفتار ہوتے
تو کہا کہ رَبَّنَا اكْشِفْ اے پروردگار ہمارے دور کر تو عَنَّا الْعَذَابَ ہم سے عذاب کو اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ تحقیق کہ ہم ایمان لانیوالے ہیں اگر عذاب ہمسے
دور ہو جاوے لیکن ایمان اُسوقت کا قبول نہیں ہے کہ علامت قیامت کو دیکھکر ایمان لائینگے اور یا یہ کہ بعد دور ہونے عذاب کے بھی ایمان نہ لائینگے اور اپنے کفر پر ثابت
قدم رہینگے اور دوسرے قول کے موافق یہ ہے کہ انہوں نے بعد دور ہونے عذاب کے وعدہ ایمان لانیکا کیا تھا لیکن جسوقت عذاب دور ہوا اور قحط جاتا رہا تو پھر وہ
کفار قریش ایمان نہ لائے اور عناد اور انکار انکا پہلے سے بھی زیادہ ہو گیا خدا فرماتا ہے کہ اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى کہاں ہے واسطے اُن کفار کے نصیحت پکڑنا وَ
قَدْ جَآءَهُمْ اور تحقیق کہ آیا ہے اُنکے پاس رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ پیغامبر ظاہر اور ظاہر کرنیوالا معجزوں کا اور انہوں نے اُس سے نصیحت نہ پکڑی ثُمَّ
تَوَلَّوْا عَنْهُ پھر پشت پھیری انہوں نے اُس سے اور ایمان نہ لائے وَقَالُوْا اور کہا انہوں نے حق میں اُس کے مُعَلَّمٌ کہ سکھلایا گیا ہے یعنی غلام
عجمی اسکو قرآن سکھلاتا ہے اور سوائے اسکے یہ ہے کہ مَّجْنُوْنٌ دیوانہ ہے اور دماغ اسکا پراگندہ ہو گیا ہے اور کہتے ہیں کہ وقت آنے وحی کے جو حضرت کو
غش عارض ہوا تو انہوں نے کہا کہ یہ مجنون ہے اور جسوقت بعد آنے دھوئیں کے قیامت سے پہلے فریاد کریں تو اِنَّا كَاشِفُوا الْعَذَابِ تحقیق ہم کھولنے والے
عذاب کے ہیں اور دور کرنیوالے اُنسے قَلِيْلًا تھوڑے دنوں یعنی بعد چالیس روز کے اور قلیلا صفت زمانہ مقدر کی ہے اور جسوقت کہ وہ عذاب دور ہونے سے
بھی ایمان نہ لائیں تو ہم اُنسے کہیں اِنَّكُمْ عَآئِدُوْنَ تحقیق تم پھرنیوالے ہو اس عذاب اٹھنے سے طرف عذاب بڑے کے کہ وہ عذاب دوزخ کا ہے يَوْمَ
نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰى جسدن کہ پکڑینگے ہم پکڑنا بڑا آتش دوزخ کے عذاب میں قیامت کے روز اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ تحقیق ہم بدلا لینے والے
ہیں اور رسول خدا صلعم کو جو کفار کے عناد اور انکار سے رنج زیادہ ہوتا تھا حقتعالیٰ واسطے تسلی خاطر قدس رسول خدا کے قصہ حضرت موسیٰ کا اور تکلیف انکو پہنچنے فرعونیوں کے
ہاتھ اور غرق ہونا فرعونیوں کا بیان کرتا ہے وَلَقَدْ فَتَنَّا اور البتہ تحقیق آزمایا ہم نے اور فتنہ میں ڈالا ہم نے قَبْلَهُمْ پہلے اُن کفار قریش کے قَوْمَ فِرْعَوْنَ

وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ

قوم فرعون کو کہ وہ قبطی تھے یعنی انکو ہمنے آزمایا روزی میں فراغت کرکے اور مہلت دیکر لیکن انہوں نے اپنی نعمت دینے والے کا شکر نہ کیا بلکہ کفر میں اپنی بات
کی اور بنی اسرائیل کو اپنی غلامی میں گرفتار کیا وَجَآءَهُمْ اور آیا انکے پاس رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ پیغمبر بزرگ یعنی حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کہ بلند شان اور
عالی مرتبہ تھا خدا کے نزدیک اور جسوقت وہ انکے پاس آیا تو انسے کہا اَنْ اَدُّوْٓا اِلَیَّ یہ کہ پہنچا دو تم طرف میرے اے فرعونیو عِبَادَ اللّٰهِ بندگان خدا
کو یعنی بنی اسرائیل کو کہ وہ تمہارے عذاب میں گرفتار ہیں اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ تحقیق کہ میں واسطے تمہارے پیغمبر امانتدار ہوں اور جس چیز کا کہ میں حکم
کیا گیا ہوں خدا کی جانب سے وہ تمکو پہنچاؤں اور اپنی جانب سے ہرگز اسکو کم اور زیادہ نکروں بلکہ جو کچھ ہے وہی پہنچاؤں اور تم جانتے ہو کہ مینے کبھی خیانت نہیں کی
ہے پس واجب ہے تمکو میری فرمانبرداری کرنی وَّاَنْ لَّا تَعْلُوْا عَلَى اللّٰهِ اور یہ کہ تکبر کرو تم اوپر خدا کے کہ اسکے دوستوں پر ظلم کرکے اور سرکشی مت کرو ناشکری
کرکے اور اس کی فرمانبرداری ترک کرکے اور اسکے پیغمبر کا اور وحی کا ٹھٹھا کرکے اِنِّیْۤ اٰتِیْكُمْ تحقیق میں لانیوالا ہوں تمہارے پاس بِسُلْطٰنٍ مُّبِیْنٍ حجت
ظاہر اپنے دعوے کی راستی پر جسوقت موسیٰ نے انسے یہ کہا تو انہوں نے ارادہ اسکے قتل اور سنگسار کرنیکا کیا موسیٰ نے جب یہ حال انکا دیکھا تو خدا تعالیٰ سے پناہ چاہی اور
کہا کہ وَاِنِّیْ عُذْتُ اور تحقیق مینے پناہ پکڑی ہے بِرَبِّیْ وَرَبِّكُمْ ساتھ پروردگار اپنے کے اور پروردگار تمہارے کے اَنْ تَرْجُمُوْنِ اس سے کہ سنگسار کرو
مجھکو یا قتل کرو یا دشنام دو یا آزار دو وَاِنْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا لِیْ اور اگر نہیں ایمان لاتے ہو تم واسطے میرے اور میرے پیغمبر ہونیکا تم اعتبار نہیں کرتے ہو تو فَاعْتَزِلُوْنِ
پس کنارہ کرو تم مجھسے اور اپنی نیکی اور بدی کو مجھسے دور رکھو اور مجھکو میرے حال پر چھوڑ دو اور میرے آزار کے درپے مت ہو ان لوگوں نے حضرت موسیٰ کی نصیحت پر عمل
نہ کیا اور انکے ایذا دینے میں مشغول ہوئے فَدَعَا رَبَّهٗۤ پس پکارا موسیٰ نے پروردگار اپنے کو اس طرح سے کہ اَنَّ هٰۤؤُلَآءِ تحقیق کہ یہ لوگ قبطی قَوْمٌ
مُّجْرِمُوْنَ ۝ ایک گروہ ہیں گناہ سخت کرنیوالے کہ وہ کفر اور شرک ہے خدا تعالیٰ نے دعا حضرت موسیٰ کی قبول کی اور حکم دیا کہ فَاَسْرِ بِعِبَادِیْ لَیْلًا پس
لیجا تو بندوں میرے کو رات کو یعنی بنی اسرائیل کو شب کو اپنے ہمراہ اس شہر سے باہر لیجا اِنَّكُمْ مُّتَّبَعُوْنَ تحقیق کہ تم پیچھا کئے گئے ہو کہ فرعون تمہارے باہر جانیکی خبر سنکر مع لشکر
تمہارے پیچھے روانہ ہوگا اور جسوقت کہ تو اے موسیٰ دریا پر پہنچے تو عصا اپنا دریا پر مارنا کہ وہ پھٹ جاتے اور اسمیں بارہ رستے پیدا ہوں اور تیرے ہمراہ کے آدمیونکے بارہ قوم ان
بارہ رستوں خشک میں سے نکلجائیں اور تو انکو ہمراہ لیکر دریا کے پار چلا جا وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا اور چھوڑ دے تو دریا کو ٹھیرا ہوا اور رہوا حال واقع ہوا یعنی چھوڑ دے دریا کو
اسیطرح مع ان راہونکے اور پھر عصا اسپر مت مار تاکہ قبطی ان راہوں میں داخل ہوں اور تو انکے آنیسے کچھ اندیشہ مت کر اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ قبطی جُنْدٌ مُّغْرَقُوْنَ ایک
لشکر ہے غرق کیا گیا کہ سب دریا میں ڈوب جاوینگے پس حضرت موسیٰ بنی اسرائیل کو ہمراہ لیکر شب کو مصر سے روانہ ہوئے اور جسوقت دریا پر پہنچے تو حضرت موسیٰ نے دریا پر عصا مارا
اسمیں بارہ رستے ہوگئے موسیٰ اپنی بارہ قوموں کو ہمراہ لیکر دریا کے پار اتر گئے اور انکے پیچھے فرعون مع لشکر پہنچا کہ انکی تلاش میں آیا جسوقت پہنچا دریا کے اندر بارہ راہیں خشک
دیکھیں مع اپنے ہمراہیوں کے دریا میں داخل ہوا بنی اسرائیل کے پیچھے اور جسوقت سب آدمی اسکے دریا میں داخل ہوگئے حقتعالیٰ نے دریا کو حکم کیا پانی اسمیں کا ملکر برابر ہوگیا
سطح کے کہ گویا اسمیں کوئی رستہ نہ تھا اور قبطی قوم کے سب آدمی غرق ہوکر دوزخ میں پہنچے اور اب حقتعالیٰ اپنے حبیب کو انکے حال سے خبر دیتا ہے کہ كَمْ تَرَكُوْا بہت چھوڑے
ان قبطیوں نے مِنْ جَنّٰتٍ باغ بھرے ہوئے درختوں اور میووں سے وَّعُیُوْنٍ اور چشمے کہ جاری تھے وَّزُرُوْعٍ اور کھیتیاں وَّمَقَامٍ كَرِیْمٍ اور مقام
بزرگ بڑے بڑے محل آراستہ ہوئے تھے وَّنَعْمَةٍ اور نعمت طرح طرح کی كَانُوْا فِیْهَا تھے وہ بیچ اسکے فٰكِهِیْنَ نعمت پانیوالے کہ میوے اور غذائیں لذیذ کھاتے تھے
كَذٰلِكَ ایسے ہی ہے حکم ہمارا حد سے گزرنیوالوں کے حق میں وَاَوْرَثْنٰهَا اور وارث کیا ہمنے ان باغوں اور چشموں وغیرہ کا قَوْمًا اٰخَرِیْنَ قوم دوسری کو کہ
قوم اور مذہب میں انکے غیر تھی اور وہ بنی اسرائیل تھے کہ خدا تعالیٰ نے انکو قبطیوں کا وارث کرکے سب چیزیں قبطیوں کی انکو دیدیں اور انکے شہروں کا انکو مالک کیا انکے ہلاک
ہونیکے بعد بے محنت اور بے تردد جیسے کہ میراث کسیکو بدون مشقت کے ملتی ہے فَمَا بَكَتْ عَلَیْهِمُ پس نہ رویا اوپر ان قبطیوں کے السَّمَآءُ وَالْاَرْضُ آسمان اور
زمین جیسا کہ کہتے ہیں کہ فلانا ایسا تھا کہ اسپر آسمان اور زمین اور آفتاب اور ماہتاب اور در و دیوار روئے ولیکن انپر آسمان اور زمین نہ روتے اسواسطے کہ یہ غضب الٰہی میں گرفتار تھے اور
حال انکا برخلاف اس شخص کے ہے کہ جسکی موت امر عظیم ہو اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جسوقت مومن مرتا ہے تو اس کا مصلیٰ اور عبادت کرنیکی جگہہ اور عمل کے چڑھنے کی جگہہ اور
روزی کے اترنیکی جگہہ اسپر روتے ہیں اور حضرت صادق نے فرمایا ہے کہ یحییٰ بن زکریا اور حسین بن علی پر آسمان چالیس صباح رویا اور سوا انکے اور کسی پر نہیں رویا کسینے پوچھا

الثلث

کہ علامت اسکے رونے کی کیا ہے فرمایا کہ ایک سُرخی شمس وقت طلوع کے ظاہر ہوتی تھی اور ایک سرخی غروب کے وقت ہوتی تھی اور ثقات سے منقول ہے کہ ذبح کیا گیا یحیٰی جیسے کہ ذبح
کیا گیا حسین اور نہیں روئے ہیں آسمان اور زمین مگر اُن دونو پر اور صحیح مسلم جو اہلسنت کی احادیث کی کتاب ہے اسمیں لکھا ہے کہ یحیٰی و حسین پر آسمان رویا اور سدی راوی
اہلسنت سے منقول ہے کہ جسوقت حسین شہید ہوئے تو آسمان نے اُسپر گریہ کیا اور گریہ اسکا سرخی اسکی اطراف کی ہے وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ اور نہ تھے قبطی انتظار کیے
گئے اور مہلت دیے گئے ایک وقت سے دوسرے وقت تک بلکہ جسوقت عذاب نازل ہوا اُسیوقت ہلاک ہوگئے اور جڑ اور بنیاد سے جاتے رہے وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ
اور البتہ تحقیق نجات دی ہم نے بنی اسرائیل کو مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ عذاب خوار کرنیوالے سے کہ اُنپر واقع ہوتا تھا مِن فِرْعَوْنَ جانب فرعون سے کہ
وہ اُنکے بیٹوں کو ذبح کرتا تھا اور بہت سخت محنت اُنسے لیتا تھا اور اپنی بندگی میں اُنکو قید کر رکھا تھا إِنَّهُ كَانَ تحقیق کہ وہ فرعون تھا عَالِيًا تکبر اور
سرکشی میں ہونیوالا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ حد سے گزرنیوالوں سے کفر اور گناہ میں وَلَقَدِ اخْتَرْنَاهُمْ اور البتہ تحقیق برگزیدہ کیا ہم نے اُنکو یعنی
موسٰی کو اور اُسکے ہمراہی مومنین کو عَلَىٰ عِلْمٍ اوپر علم کے کہ ہم جانتے تھے اور ہمکو علم اسکا تھا کہ یہ لائق برگزیدہ کرنیکے ہیں اسواسطے ہم نے اُنکو برگزیدہ کیا عَلَى
الْعَالَمِينَ اوپر عالم کے لوگوں اُس زمانہ کے وَآتَيْنَاهُم مِّنَ الْآيَاتِ اور دی ہم نے اُنکو نشانیوں قدرت اپنی میں سے مَا فِيهِ بَلَاءٌ مُّبِينٌ
وہ چیز کہ بیچ اُسکے نعمت ظاہر ہے جیسے کہ پھٹنا دریا کا اُنکے واسطے اور سایہ کرنا ابر کا اور بھیجنا من اور سلوے کا اور اُنکا چھوڑانا فرعونیوں کے ہاتھ سے اور اب حقتعالیٰ
پھر کفار قریش کا حال بیان کرتا ہے إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَيَقُولُونَ تحقیق کہ یہ لوگ قریش کے البتہ کہتے ہیں اپنی جہالت سے مومنین کے جواب میں جسوقت کہ وہ کہتے
ہیں کہ تم بعد مرنیکے زندہ ہوگے إِنْ هِيَ نہیں ہے وہ مرنا إِلَّا مَوْتَتُنَا الْأُولَىٰ مگر مرنا ہمارا پہلا دنیا میں کہ بعد اُسکے پھر زندگی نہوگی وَمَا
نَحْنُ بِمُنشَرِينَ اور نہیں ہیں ہم اُٹھائے گئے زندہ کرکے بعد مرنیکے اور اگر تم اے مسلمانو دوبارہ زندہ ہونیکا دعوی کرتے ہو تو فَأْتُوا بِآبَائِنَا پس
لاؤ تم باپوں ہمارے کو اور خدا سے درخواست کرو کہ وہ اُنکو زندہ کردے إِن كُنتُمْ صَادِقِينَ اگر ہو تم راست اور درست کہنے والے کہ خدا قادر ہے دوبارہ زندہ
کرنے پر اور کہتے ہیں کہ کہنے والا اس بات کا ابوجہل تھا رسول خدا سے کہتا تھا کہ اگر تو سچا ہے تو قصی بن کلاب دادا ہمارے کو زندہ کردے کہ ہم اُس سے احوال زندہ ہونیکا اور قیامت
کا دریافت کریں اور جناب رسول خدا دلیلیں قائم کرتے تھے اور معجزے دکھلاتے تھے اور وہ کفر کی زیادتی سے اسمیں تلاش کرکے یہی سوال کرتے تھے اسواسطے اُنکے خوف
دلانیکو خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ أَهُمْ خَيْرٌ کیا وہ قریش بہتر ہیں قوت اور شوکت اور سختی میں أَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ یا قوم تبع کی کہ ایک لشکر کثیر تھا نہایت
زبردست وَالَّذِينَ اور وہ لوگ جو تھے مِن قَبْلِهِمْ پہلے اُنسے جیسے کہ قوم نوح کی اور عاد کی اور ثمود کی اور باوجود اُنکی قوت اور شوکت کے أَهْلَكْنَاهُمْ ہلاک کیا
ہمنے اُنکو إِنَّهُمْ كَانُوا تحقیق کہ وہ لوگ تھے مُجْرِمِينَ سخت گناہ کرنیوالے مثل کفر اور شرک کے اور قیامت کا انکار کرتے تھے پس حقیقت کہ ہمنے اُنکو باوجود اس
قوت اور کثرت کے ہلاک کیا تو قریش کہ اُنسے نہایت کم مرتبہ میں ہمارے عذاب سے کیونکر نجات پائینگے اور کہتے ہیں کہ تبع حمیری ایک بادشاہ تھا اور کنیت اسکی ابوایوب
تھی اور نام اسکا اسعد بن ملکا تھا اور لشکر بیشمار رکھتا تھا اور مشرق سے مغرب تک اُسنے سیر کی اور بڑے بڑے شہر اپنے قبضہ میں لایا اور سمرقند کو اُسنے منہدم کیا
اور پھر اُسکو بنایا اور کثرت لشکر اور خادموں تابعداروں کی جہت سے نام اسکا تبع مشہور ہوا تھا اور کہتے ہیں کہ وہ یمن کا بادشاہ تھا اور یمن کے بادشاہونکو تبابعہ کہتے ہیں کہ جیسے کہ
خاقان ترک کے بادشاہ کو اور قیصر روم کے بادشاہ کو کہتے ہیں اور منقول ہے کہ رسول خدا نے فرمایا کہ تبع کو دشنام مت دو اسواسطے کہ وہ مسلمان ہوگیا تھا اور ایک روایت میں ہے
کہ وہ پیغمبر تھا اور ایک روایت میں ہے کہ وہ مرد صالح اور نیک تھا اور حقتعالیٰ نے اسکی قوم کی مذمت کی ہے اُسکی مذمت نہیں کی ہے اور حضرت صادق سے روایت ہے کہ فرمایا
تبع نے اوس اور خزرج کے قبیلہ سے کہا تھا کہ تم اپنے حال پر قائم رہو یہانتک کہ پیغمبر آخرالزمان آوے اور اگر میں اُسکو پاؤں تو اُسکی خدمتگاری کروں اور منقول ہے کہ تبع اگر کسیکو خط لکھتا
تھا تو اسکے اول میں لکھتا تھا کہ بسم اللہ الذی ملک برا و بحرا و ضحا و ریحا یعنی بنام خدا جو بادشاہ ہے خشکی اور تری کا اور آفتاب کا اور ہوا کا اور منقول ہے کہ پہلے جسنے
خانہ کعبہ کو لباس پہنایا ہے تبع نے پہنایا ہے اور روایت ہے کہ پہلے تبع آتش پرست تھا اور جسوقت اُسکے بیٹے کو مدینہ میں قتل کیا تو اُسنے وہاں کے رہنے والوں پر لشکر کشی کی دو آدمی
بنی قریظہ سے کعب و اسد یہ خبر سنکر اُسکے پاس آئے اور تبع سے کہا کہ ایسی ہرگز مت کر کہ مدینہ مقام ہجرت پیغمبر آخرالزمان ہے اور حضرت کی بہت تعریف کی وہ یہہ
سنکر اُسکے قتل اور غارت سے دست بردار ہوا اور اُن دونو کے ہاتھ پر ایمان لایا اور ایک جماعت اہل کتاب کی ہمراہ لیکر یمن کو روانہ ہوا اور ایک جماعت بنی تبدیل کی

اسکے رستہ پر آئی اور کہا کہ ہم تجھکو ایک مکان بتلاتے ہیں کہ اسمیں خزانہ ہے چاندی اور سونے اور موتیوں کا اسنے پوچھا کہ کہاں ہے وہ کہا کہ مکہ میں اور غرض انکی تھی مقصد خانہ
کعبہ کا کرے اور ہلاک ہو جاوے اسنے علما کے روبرو قصہ خزانہ کا بیان کیا انہوں نے کہا کہ اے بادشاہ ہرگز یہ ارادہ نہ کرنا اسواسطے کہ تمام روے زمین میں یہی جگہ بزرگ یاد[گار]
ہے اور جو کوئی اسکا قصد کرتا ہے ہلاک ہو جاتا ہے تبع یہ سنکر مکہ کو روانہ ہوا اور خانہ کعبہ کو جامہ پہنایا اور چھہ ہزار حیوان قربان کئے اور وہاں سے یمن کو روانہ ہوا اور ایک قوم
حمیر نے اسکی مخالفت کی اور کہا کہ ہمارے دین سے پھر گیا ہے ہم تیرے ہمراہ نہیں ہوتے تبع نے انکو خداتعالیٰ کی توحید کیطرف ہدایت کی اور ان لوگوں نے اور زیادہ عناد اور انکار
کیا اور کہا کہ ہم آگ سے آزمائش کرتے ہیں اور وہ ایک آگ تھی پہاڑ کے دامن میں یعنی یمن کے پہاڑوں میں سے ایک پہاڑ کے نیچے وہ آگ تھی جسوقت دو آدمیوں کا آپس میں جھگڑا ہوتا
تو اس آگ کے پاس جاتے جو کوئی کہ جھوٹا ہوتا تھا وہ جلجاتا تھا اور سچے کو کچھ اثر نہ ہوتا تھا وہاں گئے اور علما اہل کتاب نے کتابیں لیکے اس آگ میں داخل ہوئے اور سلامت نکل
باہر نکل آئے اور آتش پرست اسمیں داخل ہوئے تو جل گئے اور منقول ہے کہ تبع نے ایک عریضہ جناب سرور کائنات کو لکھا اور شامول یہودی کے سپرد کیا کہ اگر تو زندہ رہے تو جناب
رسالتمآب کو پہنچا دینا اور جو نہیں تو اپنی اولاد کے سپرد کرکے وصیت کرنا کہ حضرت کو پہنچاویں کہتے ہیں کہ اکیسواں فرزند شامول کی نسل سے ابو ایوب انصاری تھا اسنے حضرت
کی خدمت میں عرض کیا اور حضرت نے تین مرتبہ فرمایا کہ مرحبا برادر نیک تبع کو اور منقول ہے کہ اسعد تبع کہ تبابعہ میں سے تھا سات سو برس پہلے پیغمبر ہونے حضرت کے ایمان لایا تھا حضرت
رسول خدا صلعم پر اور بعضے کہتے ہیں کہ ایک ہزار تیرہ برس پہلے ہجرت سے ایمان لایا تھا کہ پیغمبر ہونے سے پہلے ایک ہزار چالیس برس ہوئے اور اب خداتعالیٰ قیامت کا حال بیان
کرتا ہے کہ **وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ** اور نہیں پیدا کیا ہے ہمنے آسمانوں کو اور زمین کو **وَمَا بَيْنَهُمَا** اور سب چیز کو کہ درمیان ان دونو کے ہے
لٰعِبِيْنَ بازی کرنیوالے ہو کر یہ حال واقع ہوا ہے یعنی ان سب کو ہم نے واسطے کھیل اور دل لگی کے نہیں پیدا کیا ہے بلکہ واسطے نصیحت پکڑنے کے اور
واسطے راہ پہچاننے کے اسکے پیدا کرنیوالے پر پیدا کیا ہے پس کیونکر بیکار اور معطل چھوڑینگے ہم بدون ثواب کے اور عذاب کے لوگوں کو قیامت کے روز **مَا خَلَقْنٰهُمَآ**
نہیں پیدا کیا ہے ہمنے ان دونو کو یعنی آسمان اور زمین کو **اِلَّا بِالْحَقِّ** مگر ساتھ حق کے اور واسطے ایک مصلحت کے کہ اسنے تقاضا کیا پیدا کرنا انکا **وَلٰكِنَّ
اَكْثَرَهُمْ** اور لیکن اکثر انکے بسبب تامل نکرنے کے **لَا يَعْلَمُوْنَ** نہیں جانتے ہیں کہ فعل حکیم کا خالی حکمت اور مصلحت سے نہیں ہے **اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ**
تحقیق کہ دن جدا ہونے حق کا باطل سے **مِيْقَاتُهُمْ اَجْمَعِيْنَ** وقت جمع ہونے کا ہے سب کا جمیع حال واقع ہوا ہے یعنی دن قیامت کا وقت جمع ہونے سب
اور موجودات کا ہے **يَوْمَ لَا يُغْنِيْ** جسدن کہ نہ بے پروا کرے عذاب سے اور نہ دور کرے **مَوْلًى** کوئی دوست **عَنْ مَّوْلًى** دوست سے **شَيْئًا** کسی شی کو عذاب
سے **وَّلَا هُمْ** اور نہ وہ دوست **يُنْصَرُوْنَ** مدد کئے جاوینگے دوستوں کی جانب سے کہ انکو عذاب سے نجات دلواویں **اِلَّا مَنْ رَّحِمَ اللّٰهُ** مگر وہ شخص کہ
رحم کرے خدا اسپر کہ اسکو بخشے اور با اذن شفاعت کا اسکے حق میں دیوے اگر وہ مومن ہو اسواسطے کہ کفار کیواسطے شفاعت نہیں ہے **اِنَّهٗ هُوَ الْعَزِيْزُ
الرَّحِيْمُ** تحقیق کہ وہ خدا وہی ہے غالب عذاب کرنے پر مہربان ہے اس شخص پر کہ جو کوئی اسکی فرمانبرداری کرے اور کفار کے حق میں فرماتا ہے کہ **اِنَّ شَجَرَتَ الزَّقُّوْمِ** تحقیق درخت
زقوم کا **طَعَامُ الْاَثِيْمِ** کھانا گنہگار سخت کا ہے جو کہ کفر اور شرک کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس سے ابوجہل ہے کہ وہ خرما اور مسکہ ملا کر کھاتا تھا اور کہتا تھا کہ یہی ہے زقوم کہ محمد ہمکو
ڈراتا ہے وہ یہی حقتعالیٰ اسکے قول کو رد کرتا ہے کہ زقوم وہ نہیں ہے جسکو ابوجہل گمان کرتا تھا بلکہ زقوم وہ ہے کہ **كَالْمُهْلِ** مانند تانبے گلے ہوئے کے **يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ**
جوش کرتا ہے بیچ پیٹوں کے اور اہل کوفہ اور حفص یغلی کو یے سے پڑھتے ہیں اور باقی کے قاری تے سے یعنی جوش کرتا ہے توم میں **كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ** مانند جوش کرنے آب گرم کے شدت
حرارت سے کہ جس سے انتڑیاں اور اوجھڑیاں گلجاوینگی پھر حقتعالیٰ دوزخ کے فرشتوں کو حکم کریگا کہ **خُذُوْهُ** پکڑو تم اس گنہگار کو **فَاعْتِلُوْهُ** پس کھینچو تم اسکو اور اہل کوفہ اور ابوجعفر
اور ابو عمرو نے اسکو کسرہ تا سے پڑھا ہے اور باقی کے قاری فتح تا سے پڑھتے ہیں یعنی کھینچو تم اس کافر کو سختی سے **اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ** طرف بیچ اور وسط دوزخ کے **ثُمَّ صُبُّوْا** پھر گراؤ تم
فَوْقَ رَاْسِهٖ اوپر سر اسکے کے **مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ** عذاب آب گرم کھولتے ہوئے سے اور ٹھٹھے کی راہ سے فرشتے اس گنہگار کافر کو کہ جسکے نزدیک زقوم بہت عزیز تھا کہینگے
ذُقْ چکھ تو اس عذاب کو کہ **اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ** تحقیق تو عزت والا ہے نزدیک اپنے **الْكَرِيْمُ** بزرگوار ہے اپنے گمان میں کہتے ہیں کہ ابوجہل کہتا تھا کہ درمیان ان دونو
پہاڑوں کے مکہ کے ہیں میرے برابر کوئی عزت دار اور بزرگ نہیں ہے پس تو اے محمد اور تیرا خدا قدرت نہیں رکھتے ہو کہ تم مجھکو ضرر پہنچاؤ پس قیامت کے روز اس سے کہا جائیگا کہ اے
عزیز اور کریم چکھ تو اس عذاب کو اور کسائی نے انک بفتح ہمزہ پڑھا ہے اور اس گنہگار کافر سے کہا جاویگا کہ **اِنَّ هٰذَا** تحقیق یہ عذاب **مَا كُنْتُمْ بِهٖ** وہی ہے کہ تم

ساتھ اسکے دنیا میں تمترون شک کرتے تھے آپ کہو کہ وہ تمہاری سلامتی ہے اور اپنے فرمانبرداروں کے حق میں فرماتا ہے کہ ان المتقین تحقیق پرہیز کرنے والے کفر اور
گناہوں سے فی مقام امین بیچ جگہہ امن والی کے ہونگے آفت اور محنت اور درد اور دکھ سے سب اور مقام امین کے بدل کو فرماتا ہے کہ فی جنات بیچ
بہشتوں اور باغوں بھرے ہوئے درختوں اور میووں کے وعیون اور چشموں جاری ہونیوالوں کے کہ یلبسون پہنینگے پوشاک کو من سندس
ریشمی پارچہ باریک اور وہ مہین ہے مثل لاہی کے واستبرق اور ریشمی کپڑا گندہ سے مثل اطلس کے متقابلین آمنے سامنے بیٹھنے والے ہونگے تاکہ آپسمیں ایک شخص
دوسرے شخص کے دیدار سے اُنس پکڑے اور متقابلین حال واقع ہوا ہے کذلک ایسا ہی ہے حال بہشت کا اور بہشت کے رہنے والے مومنین کا وزوجناهم اور زوجہ
کر دینگے ہم انکے واسطے بحور عین حور عین کو کہ وہ عورتیں بہشت کی سفید رو اور نازک بدن ہیں اور بڑی آنکھوں والیاں کہ جنکی آنکھوں کی سفیدی نہایت سفید ہے
اور سیاہی نہایت سیاہ ہے اور کہتے ہیں کہ حوریں وہ عورتیں ہیں کہ نہایت حسین اور خوبصورت ہیں اور سفیدی اُنکے چہروں کی ایسی ہے کہ آنکھیں اُنکو دیکھکر حیران ہو جاتیں اور صفائی
اُنکے بدنوں کی ایسی ہے کہ جو کوئی اُنہیں نظر کرے تو اپنا چہرہ اُنکے بدنوں میں دیکھے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مومن کیواسطے آٹھ سو زوجہ باکرہ کواریاں ہونگی اور چار ہزار
غیر باکرہ اور دو زوجہ حور عین اور وہ متقی اور پرہیزگار بہشت میں یدعون فیہا طلب کرینگے بیچ اُس بہشت کے غلاموں اور خادموں سے اور خواہش کرینگے بکل فاکہۃ
ساتھ ہر میوہ کے جو چاہینگے امنین امن میں ہونیوالے ہر ایک ضرر سے یہ حال واقع ہے لا یذوقون فیہا الموت نہ چکھینگے بیچ اُس بہشت کے موت کو
الا الموتۃ الاولی مگر موت پہلی کو کہ وہ دنیا میں ہے اور آخرت میں اُنکے واسطے موت نہوگی اور بعضے کہتے ہیں کہ الا بمعنی بعد کے ہے یعنی نہ چکھینگے وہ بیچ اُس
بہشت کے موت کو بعد موت پہلی کے جو کہ دنیا میں ہے ووقہم اور نگاہ رکھے خدا اُن مومنوں کو عذاب الجحیم عذاب آگ جلانیوالی سے اور بخشش کرنا
بہشت کا پرہیزگاروں کو فضلا من ربک فضل ہے پروردگار تیرے کیطرف سے اور احسان اور کرم اُسکا اور فضلا مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ذلک
وہ یعنی ہمیشہ رہنا بہشت میں مع قسم قسم کی نعمتوں کے اور باوجود اُسکے پھر موت کی تلخی کا نہ چکھنا ہو الفوز العظیم وہی مراد پانا بڑا ہے کہ سب دنوں سے بالا ہے
رہائی پاکر حاصل کرنا جمیع مقاصد کا ہے فانما یسرناہ پس سوائے اسکے نہیں کہ آسان کیا ہے ہمنے اس قرآن کو اسواسطے کہ نازل کیا ہے ہمنے اُسکو بلسانک
ساتھ زبان تیری کے لعلہم یتذکرون تاکہ وہ کفار نصیحت پکڑیں اور اُسکی معانی کو سمجھیں اسواسطے کہ اُنکی زبان میں ہے اور جس وقت کہ وہ کفار باوجود آسان ہونے
اُسکی معنی کے پھر نصیحت نہ پکڑیں تو فارتقب پس منتظر رہ تو اس امر کا کہ جو اُنپر نازل ہوا انہم مرتقبون تحقیق کہ وہ بھی انتظار کرنیوالے
ہیں کہ تجھکو کیا خبر پہنچے لیکن تجھکو خدا کیطرف سے نصرت اور مدد پہنچے گی اور وہ عذاب میں گرفتار رہینگے سورۃ الجاثیۃ اور سورہ شریعت بھی اُسکو
کہتے ہیں اور یہ سورہ مکی ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ آیہ قل للذین آمنوا یغفروا مدینہ میں نازل ہوئی ہے اور اسمیں سینتیس ۳۷ آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے
کہ جو کوئی سورہ جاثیہ کو پڑھے ثواب اُسکا یہ ہے کہ آتش دوزخ کو نہ دیکھے گا اور نہ دوزخ کا جلانا سنیگا غرض یہ ہے کہ وہ دوزخ میں نہ جائیگا اور ہمراہ محمد صلعم کے ہوگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم حم اسکی تفسیر پہلے گزر گئی ہے تنزیل الکتاب نازل کرنا اس کتاب کا من اللہ خدا کی جانب
سے ہے العزیز غالب ہے ہر چیز پر الحکیم حکمت والا ہے کہ ہر کام کو موافق حکمت اور مصلحت کے کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ حم قسم ہے اور تنزیل الکتاب صفت
اسکی ہے یعنی قسم ہے حم کی کہ یہ کتاب ہے کہ بھیجی گئی ہے خدائے غالب کی جانب سے اور جواب قسم کا یہ ہے ان فی السموات تحقیق بیچ آسمانوں کے مثل
ستاروں اور آفتاب اور ماہتاب وغیرہ کے والارض اور بیچ زمین کے مثل پہاڑوں اور درختوں اور دریاؤں اور حیوانات وغیرہ کے لآیات للمومنین
البتہ نشانیاں ہیں واسطے ایمان لانیوالوں کے کہ وہ سب ایسی نشانیاں ہیں کہ دلالت کرتی ہیں خدا کی وحدانیت اور قدرت کاملہ پر ایمان لانیکے واسطے وفی خلقکم اور بیچ
پیدا کرنے تمہارے کے ابتدائے نطفہ سے پیدا ہونے تک کہ کبھی نطفہ کا خون بنایا اور پھر گوشت اور ہڈیاں بنائیں اور طرح طرح کی عجائب اور نادر کاریگریاں اُسمیں رکھیں اور پھر پیدا
کیا اور جوان کیا اور بوڑھا کیا وما یبث اور بیچ اُس چیز کے کہ بکھیرتا ہے اور پھیلاتا ہے زمین میں من دابۃ چلنے والوں کی قسم سے طرح طرح کی جنس اور
صورت کے جاندار یہ سب آیات نشانیاں قدرت اور وحدانیت خدا کی ہیں لقوم یوقنون واسطے اُس گروہ کے کہ یقین کرتے ہیں خدا
کے وجود اور [illegible] پر واختلاف اللیل والنہار اور بیچ آمد و رفت رات کے اور دن کے کہ ایک کے بعد دوسرا آتا ہے اور بیچ

۳ ع ۱۶ سورۃ الجاثیۃ

مختلف ہونے حال اُن دونو کے روشنی اور تاریکی اور درازی اور کوتاہی میں وَمَآ اَنْزَلَ اللّٰهُ اور بیچ اُس چیز کے کہ نازل کیا ہے خدا نے مِنَ السَّمَآءِ
آسمان سے مِنْ رِّزْقٍ روزی میں سے کہ وہ باران رحمت ہے اور سبب روزی کا ہے اسواسطے اُسکو روزی کہا ہے فَاَحْیَا بِهِ الْاَرْضَ پس زندہ کیا
ساتھ اُس باران کے زمین کو بَعْدَ مَوْتِهَا بعد مرنے اُسکے کے اور خشک ہو جانے کے وَتَصْرِیْفِ الرِّیٰحِ اور بیچ پھیرنے ہواؤں کے کبھی پورب کو اور کبھی پچھم کو
سب اٰیٰتٌ علامتیں ہیں وحدانیت اور قدرت خدا پر لِّقَوْمٍ یَّعْقِلُوْنَ واسطے اُس قوم کے کہ سمجھتے ہیں اور عقل کو کار فرماتے ہیں ان سب عجائب
چیزوں میں اور نظر تامل اُنکو دیکھتے ہیں اور بعد دیکھنے کے اُنکو یقین ہو جاویگا کہ یہ چیزیں بنائی ہوئی ہیں ضرور اُنکا بنانیوالا ہے اور وہ بڑا قادر ہے اور سوا اُسکے اور کوئی ایسا نہیں ہے
اور وہی خدا ہے اور کفار جو ان علامتوں کو قدرت خدا کی دیکھ کر ایمان نہیں لاتے تھے اُنکی تنبیہ کے لئے خدا فرماتا ہے کہ تِلْكَ اٰیٰتُ اللّٰهِ یہ نشانیاں قدرت خدا
کی ہیں اور یا یہ کہ یہ آیتیں خدا کی ہیں قرآن میں کہ نَتْلُوْهَا عَلَیْكَ پڑھتے ہیں ہم اُنکو اوپر تیرے بِالْحَقِّ ساتھ حق اور راستی اور سچے ناحق اور کجی کے
ساتھ اور کفار باوجود ظاہر اور واضح ہونے ایسی علامتوں کے ایمان نہیں لاتے تھے اور اعتقاد نہیں کرتے تھے اُنکے واسطے خدا فرماتا ہے کہ فَبِاَیِّ حَدِیْثٍ پس ساتھ
کونسی بات کے بَعْدَ اللّٰهِ بعد سخن خدا کے کہ وہ قرآن ہے وَاٰیٰتِهٖ اور نشانیوں قدرت اُسکے کی یُؤْمِنُوْنَ ایمان لاوینگے وہ اور یا یہ کہ پس ساتھ کونسی
بات کے بعد آیتوں خدا کی ایمان لاوینگے وہ اور اللہ کا لفظ بسبب تعظیم کے آیات پر مقدم ہو گیا ہے جیسے کہ اعجبنی زید کرمہ بمعنی اعجبنی کرم زید ہے اور اہل کوفہ نے سوائے حفص کے
اور یعقوب اور ابن عامر نے تؤمنون پڑھا ہے تا سے اور باقیوں نے یؤمنون غائب کا صیغہ وَیْلٌ وائے ہے یا جاہ دوزخ ہے کہ خون اور پیپ سے بھرا ہوا ہے لِّكُلِّ اَفَّاكٍ واسطے
ہر جھوٹ بولنے والے اَثِیْمٍ گناہ سخت کرنیوالے کے کہ وہ نضر بن حارث ہے یَّسْمَعُ اٰیٰتِ اللّٰهِ سنتا ہے آیات خدا کو تُتْلٰی عَلَیْهِ پڑھی جاتی ہیں اوپر اُسکے
ثُمَّ یُصِرُّ پھر اصرار کرتا ہے کفر اور گناہوں پر مُسْتَكْبِرًا سرکشی کرنیوالا ہو کر یہ حال واقع ہوا ہے یعنی اس طرح سے تکبر کرکے کنارہ کشی کرتا ہے کہ كَاَنْ لَّمْ
یَسْمَعْهَا گویا کہ نہیں سنا ہے اُن آیتوں کو اور جسوقت کہ حال اُسکا ایسا ہے تو فَبَشِّرْهُ پس خوشخبری دے تو اُسکو اے محمد صلعم بِعَذَابٍ اَلِیْمٍ ساتھ عذاب
دردناک کے اور لفظ بشارت کا واسطے مزاح اور ہنسی کے ہے ڈرانیکے مقام میں وَاِذَا عَلِمَ اور جسوقت کہ جانتا ہے وہ مِنْ اٰیٰتِنَا آیتوں ہماری میں سے جو کہ ہماری
کتاب میں ہیں شَیْـًٔا کسی چیز کو یعنی بعد سننے کے اُسکو معلوم ہو کہ یہ آیتیں قرآن کی ہیں تو اتَّخَذَهَا پکڑتا ہے اُنکو یعنی مقرر کرتا ہے اُن آیتوں کو هُزُوًا
ٹھٹھا تاکہ عوام جانیں کہ یہ کوئی شے نہیں ہے جیسے کہ نضر بن حارث مقابلہ میں قرآن کے قصہ رستم و اسفندیار کا پڑھتا تھا اُولٰٓئِكَ یہ لوگ ہنسی کرنیوالے لَهُمْ
عَذَابٌ مُّهِیْنٌ واسطے اُنکے عذاب ہے خوار کرنیوالا کہ مِنْ وَّرَآئِهِمْ جَهَنَّمُ پیچھے اور آگے اُنکے سے دوزخ ہے اور وراء پیچھے اور آگے دونوں پر بولا جاتا ہے
اسواسطے کہ جو چیز کہ غائب ہوتی ہے اُسکو وراء کہتے ہیں خواہ آگے ہو خواہ پیچھے ہو اور یا یہ کہ پیچھے اُنکے دوزخ ہے یعنی بعد مرگ اُنکی کے دوزخ ہے وَلَا یُغْنِیْ عَنْهُمْ اور نہ دور
کریگی اُنسے اور نہ دور کریگی مَّا كَسَبُوْا وہ چیز کہ کسب کی ہے اُنہوں نے مال اور متاع دنیا کے اور کمائی کرکے اُنکو جمع کیا ہے شَیْـًٔا کسی چیز کو عذاب سے یعنی یہ کمائی اُنکی
مال اور متاع دنیا کی عذاب کو اُنسے دور نہ کر سکیگی وَّلَا مَا اتَّخَذُوْا اور نہ وہ کہ پکڑے ہیں اُنہوں نے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے اَوْلِیَآءَ دوست کہ
وہ معبود اُنکے ہیں اور بامید شفاعت اُنکی پرستش کرتے ہیں وہ بھی اُنسے عذاب کو دور نہ کر سکینگے وَلَهُمْ اور واسطے اُنکے دوزخ میں عَذَابٌ عَظِیْمٌ عذاب ہے
بڑا کہ سختی اُسکی حد سے زیادہ ہے هٰذَا یہ قرآن کہ ہم نے تجھ پر پڑھا ہے هُدًى رہنمائی کرنیوالا ہے راہ حق کا وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا اور جن لوگوں نے کفر کیا ہے اور
ایمان نہیں لاتے ہیں بِاٰیٰتِ رَبِّهِمْ ساتھ آیتوں پروردگار اپنے کے لَهُمْ عَذَابٌ مِّنْ رِّجْزٍ واسطے اُنکے عذاب ہے بہت سخت عذاب میں سے کہ
اَلِیْمٌ دردناک ہے اور رجز بڑے سخت عذاب کو کہتے ہیں اور اب اپنی توحید اور قدرت کی بیان فرماتا ہے کہ اَللّٰهُ الَّذِیْ سَخَّرَ خدا وہ شخص ہے کہ حکم میں کیا اُسنے
لَكُمُ الْبَحْرَ واسطے تمہارے دریا کو کہ سطح اُسکا برابر بنادیا اور غوطہ لگانا آسان کر دیا لِتَجْرِیَ الْفُلْكُ فِیْهِ تاکہ جاری ہوں کشتیاں بیچ اُسکے بِاَمْرِهٖ
ساتھ حکم اُسکے کے کہ تم مال تجارت اُنمیں بھر کر لیجاؤ اور فائدے حاصل کرو اور سفر دور اور دراز کو جلدی سے قطع کرو وَلِتَبْتَغُوْا مِنْ فَضْلِهٖ اور تاکہ طلب کرو تم فضل
اُسکے سے کہ موتی اور مونگا وغیرہ جواہر اُسمیں سے نکالو غوطہ لگا کر وَلَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ اور تاکہ تم شکر کرو ان نعمتوں کے حاصل ہونے پر وَسَخَّرَ لَكُمْ اور
حکم میں کر دیا واسطے تمہارے مَّا فِی السَّمٰوٰتِ اُن چیزوں کو کہ بیچ آسمانوں کے ہیں یعنی اُنکے فائدہ کو تمہارے واسطے کیا ہے جیسے کہ آفتاب اور ستارے ہیں کہ بڑا اُن

ع ۱۱ ۱ ۱۷

وَمَا فِی الْاَرْضِ اور اُن چیزوں کو کہ بیچ زمین کے ہیں مثل حیوانات کے اور درختوں کے اور پہاڑوں کے جَمِیْعًا سب کو کہ مِّنْهُ اسکی جانب سے ہے یعنی کسی
غیر کیطرف سے اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ تحقیق کہ بیچ اُس ذکر کی گئی چیزوں کے لَاٰیٰتٍ البتہ نشانیاں قدرت خدا کی ہیں لِّقَوْمٍ یَّتَفَكَّرُوْنَ واسطے اس
قوم کے کہ سوچتے ہیں اور تامل کرکے انکے پیدا کرنیوالے کیطرف راہ لیجاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ابتدائے اسلام میں بعض مسلمان کفار کو نصیحت کرکے ایمان کیطرف بلاتے تھے
اور انہوں نے زیادتی جہالت سے انکی دلیلوں کی طرف لحاظ نہ کرکے دشنام دہی اختیار کی اور نالائق باتیں کہنے لگے اور مسلمانوں نے اُنسے اپنا بدلا لینا چاہا تو یہ آیت نازل
ہوئی قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم لِّلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں یَغْفِرُوْا بخشیں اور معاف کریں اور بدلا لینے سے درگزر کریں لِلَّذِیْنَ
لَا یَرْجُوْنَ اَیَّامَ اللّٰهِ واسطے اُن لوگوں کے کہ نہیں امید رکھتے ہیں وہ دنوں واقع ہونے عذاب خدا کو دشمنوں پر یعنی وہ دن کہ جن دنوں میں خدا تعالیٰ نے کفار
عرب پر عذاب نازل کیا ہے اُن دنوں کی وہ امید نہیں رکھتے ہیں اور جانتے ہیں کہ ایسے دن نہ آئیں گے پس تم اُنسے بدلا نہ لو اور ہمارا اور انکو چھوڑ دو ہم اُنسے سمجھ لینگے
اور جو دن کہ واسطے عذاب کے انکے لئے مقرر ہیں ان دنوں میں ہم انپر عذاب نازل کرینگے اور تم انکے درگزر کرو لِیَجْزِیَ تاکہ جزا دیوے خدا قَوْمًا قوم کو بِمَا
كَانُوْا یَكْسِبُوْنَ بسبب اسچیز کے کہ تھے وہ کسب کرتے خواہ مومن ہو خواہ کافر ہو موافق عمل کے انکو جزا ملیگی مَنْ عَمِلَ صَالِحًا جو شخص کہ عمل کرے نیک
جیسے کہ طاعت کرنی اور احسان کرنا اور معاف کرنا فَلِنَفْسِهٖ پس واسطے نفس اسکے کے ہے فائدہ اسکا نہ غیر کیواسطے وَمَنْ اَسَآءَ اور جو کوئی بدی کرے فَعَلَیْهَا
پس اوپر اسی نفس کے ہے ضرر اسکا ثُمَّ اِلٰى رَبِّكُمْ پھر طرف پروردگار اپنے کے تُرْجَعُوْنَ پھیرے جاؤ گے تم واسطے جزائے اعمال کے کہ مالک فائدہ و ضرر کا وہ ہے اور اب
بنی اسرائیل کا حال بیان کرتا ہے وَلَقَدْ اٰتَیْنَا اور البتہ تحقیق دی ہمنے بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ الْكِتٰبَ بنی اسرائیل کو کتاب وَالْحُكْمَ اور حکمت وَالنُّبُوَّةَ
اور نبوت کہ انمیں اکثر پیغمبر ہوتے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ ہزار پیغمبر انمیں ہوتے ہیں اور جیسے بنی اسرائیل میں کثرت سے پیغمبر ہوتے ہیں ایسے کسی قوم میں نہیں ہوتے
وَرَزَقْنٰهُمْ اور روزی دی ہمنے ان بنی اسرائیل کو مِّنَ الطَّیِّبٰتِ پاکیزہ کھانوں میں سے کہ حلال اور لذیذ تھے وَفَضَّلْنٰهُمْ اور بزرگی دی تھی
ہمنے انکو عَلَى الْعٰلَمِیْنَ اوپر عالم کے لوگوں اُس زمانہ کے کہ اکثر انبیا اور بادشاہ انمیں پیدا کئے تھے وَاٰتَیْنٰهُمْ اور دی ہمنے انکو بَیِّنٰتٍ
دلیلیں روشن مِّنَ الْاَمْرِ ناکار دین سے کہ وہ معجزے تھے اور یا یہ کہ دلیلیں روشن پیغمبر آخر الزمان کے امر کی تھی کہ جس سے علم اسکے پیغمبر ہوکر آنیکا حاصل ہو
اور وہ اوصاف اور علامتیں اس حضرت کی ہیں توریت اور انجیل میں فَمَا اخْتَلَفُوْٓا پس نہ اختلاف کیا انہوں نے اُس امر میں اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ
مَا جَآءَهُمُ الْعِلْمُ مگر بعد اسکے کہ آیا انکو علم کہ ثابت کرنیوالا احوال کا اور دور کرنیوالا اختلاف کا تھا بَغْیًۢا بَیْنَهُمْ واسطے عداوت کے درمیان اپنے
کہ باعث اسکا طلب کرنا ریاست کا تھا یعنی اختلاف کیا انہوں نے بعد حاصل ہونے علم حق کے مگر واسطے طلب کرنے ریاست کے یا واسطے باغی ہونیکے اور محمد صلعم کے
انکار کرنیمیں اسچیز کے کہ انکی کتابوں میں لکھی ہے اور وہ اوصاف اور علامتیں محمد صلعم کی ہیں اِنَّ رَبَّكَ تحقیق پروردگار تیرا یَقْضِیْ بَیْنَهُمْ حکم کریگا
درمیان انکے جزا دینے کا یَوْمَ الْقِیٰمَةِ دن قیامت کے فِیْمَا كَانُوْا فِیْهِ بیچ اسچیز کے کہ تھے وہ بیچ اسکے یَخْتَلِفُوْنَ اختلاف کرتے کہ انبیاء کا
انکار کرتے تھے باوجود ظاہر ہونے دلیلوں اور معجزوں کے ثُمَّ جَعَلْنٰكَ پھر کیا ہمنے تجھکو اے محمد بعد بنی اسرائیل کے عَلٰى شَرِیْعَةٍ اوپر ایک طریقہ کے
کہ وہ حق اور راست ہے مِّنَ الْاَمْرِ کار دین اسلام میں سے فَاتَّبِعْهَا پس پیروی کر تو اُس طریقہ کی وَلَا تَتَّبِعْ اور نہ پیروی کر تو اَهْوَآءَ
الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ خواہشوں اُن لوگوں کی کہ نہیں جانتے ہیں وہ حق کو اور وہ اہل کتاب ہیں کہ انہوں نے بدل دیا ہے توریت کی عبادتوں کو اپنے نفسوں کے
خواہشوں کی پیروی سے اور وہ دوستی میں ریاست کی اور نہ پیروی کر تو قریش کی کہ وہ بھی اپنے نفسوں کی خواہشوں کی پیروی سے بتوں کو پوجتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ تجھکو بھی راہ راست
دین اسلام سے پھیر دیں اور طرف بت پرستی کے لیجائیں اِنَّهُمْ تحقیق کہ وہ لَنْ یُّغْنُوْا عَنْكَ ہرگز نہ بے پروا کرینگے تجھسے اور نہ دور کرینگے مِنَ
اللّٰهِ خدا سے یعنی عذاب خدا سے شَیْـًٔا کسی چیز کو اگر بالفرض تو انکی پیروی کرے پس تجھکو چاہئے کہ راہ حق اسلام پر ثابت قدم رہ وَاِنَّ الظّٰلِمِیْنَ
اور تحقیق ظلم کرنیوالے اپنے نفسوں پر بسبب کفر اور شرک کے بَعْضُهُمْ اَوْلِیَآءُ بَعْضٍ بعضے انکے دوست ہیں بعضوں کے کہ ایک شخص دوسرے کو مدد دیتا ہے دین
باطل میں اور غیری دشمنی میں اور اسی جہت سے آپسمیں دوستی رکھتے ہیں وَاللّٰهُ وَلِیُّ الْمُتَّقِیْنَ اور خدا دوست ہے پرہیزگاروں کا جو کہ کفر اور گناہ سے پرہیز کرتے ہیں

اور خدا سے ڈرتے ہیں پس تم اُنسے ہی دوستی کرو نہ مشرکوں سے هٰذَا یہ قرآن اور یا پیروی اسلام کی بَصَآئِرُ لِلنَّاسِ بینائیاں ہیں واسطے آدمیوں کی کہ
بہشت کی راہونکو دکھلاتے ہیں وَهُدًى اور یہ دکھلانیوالا دین حق کا ہے وَّرَحْمَةٌ اور رحمت ہے لِّقَوْمٍ يُّوْقِنُوْنَ واسطے اس قوم کے کہ یقین
لاتے ہیں اور اُسکا اعتقاد کرتے ہیں آور کہتے ہیں کہ مشرکین مسلمانوں سے کہتے تھے کہ اگر قیامت کا ہونا حق ہے جیسے کہ گمان تمھارا ہے تو ہم وہاں بھی مال اور مرتبہ میں
تم سے زیادہ ہونگے جیسے کہ ہم یہاں تم سے دولت اور نعمت میں زیادہ ہیں یہ آیت نازل ہوئی اَمْ حَسِبَ الَّذِيْنَ اجْتَرَحُوا السَّيِّاٰتِ
کیا گمان کیا ہے اُن لوگوں نے کہ کسب کیا ہے اُنہوں نے برائیوں کو مثل کفر اور شرک اور گناہ کے اَنْ نَّجْعَلَهُمْ یہ کہ کریں ہم اُنکو آخرت میں كَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
مانند اُن لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں خدا اور پیغمبر پر وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور عمل کئے ہیں اُنہوں نے نیک یعنی مشرکین مومنین کے مرتبہ میں ہرگز نہونگے اور
ایسا نہیں ہوسکتا کہ کردیں ہم مومنین کو اور کفار کو سَوَآءً مَّحْيَاهُمْ وَمَمَاتُهُمْ برابر زندگی انکی اور مرنا انکا ہو واسطے کہ دنیا میں اگرچہ کفار صحت اور
دولتمندی کے ساتھ ہیں لیکن آخرت میں بعد مرنیکے عذاب میں گرفتار ہونگے اور مومنین کیواسطے بہشت کی نعمتیں ہیں اور دنیا میں مومنین کیواسطے نصرت ہے خدا کیجانب سے
اور کفار کیواسطے قتل اور اسیری ہے سَآءَ مَا يَحْكُمُوْنَ بری ہے وہ چیز کہ حکم کرتے ہیں وہ کفار کہ مومنین کے برابر ہوں یا اُنسے زیادہ ہوں اور سواء کو
اہل کوفہ نے سوائے ابوبکر کے منصوب پڑھا ہے اسواسطے کہ محیاہم ومماتہم بدل ہے ضمیر منصوب سے جو کہ نجعلہم میں ہے اور سواء مفعول ثانی نجعل کا ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے کہ
ان نجعل محیاہم ومماتہم سواء اور یا یہ کہ محیا اور ممات دونو ظرف زمان ہوا اور سواء مفعول ثانی ہوا اور سواء کو حال بھی کہتے ہیں نجعلہم کی ضمیر سے اور کالذین
آمنوا کو مفعول ثانی نجعل کا اور جو قاری کہ سواء کو مرفوع پڑھتے ہیں وہ اُسکو خبر کہتے ہیں محیاہم ومماتہم کی مبتدائے موخر کی آور کہتے ہیں کہ فضیل بن عیاض جسوقت اس آیت پر
پہنچا تو مکرر اسکو پڑھتا اور روتا اور اپنے تئیں کہتا کہ اے فضیل کاش کے جانتا میں کہ کس گروہ ہیں ان دونو میں سے داخل ہونگا وَخَلَقَ اللّٰهُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِالْحَقِّ اور پیدا کیا ہے خدا نے آسمانونکو اور زمین کو ساتھ حق اور درستی کے نہ عبث اور بیکار بلکہ پیدا کیا ہے انکو خلقت کے نفع کیواسطے اور واسطے
دادگستری کی اور تقاضا دادگستری کا یہ ہے کہ درمیان نیک اور بد اور مومن اور مشرک کے تفاوت ہو اسواسطے پیدا کیا ہے اُن دونو کو وَلِتُجْزٰى كُلُّ
نَفْسٍ بِمَا كَسَبَتْ اور تاکہ بدلا دیا جاوے ہر نفس ساتھ اُس چیز کے کہ کسب کیا ہے اُسنے طاعت کو یا گناہ کو وَهُمْ اور وہ یعنی عمل کرنے والے نیک اور بد کے
لَا يُظْلَمُوْنَ نہ ظلم کئے جاوینگے کہ نیکو نکے ثواب میں کمی ہو اور بدونکے عذاب میں زیادتی کیجاوے یا بیگناہ کو عذاب میں گرفتار کیا جاوے بلکہ موافق اپنے اعمال
کے جزا پاوینگے آور منقول ہے کہ قریش کا یہ دستور تھا کہ کسی بت کو پوجتے تھے اور اگر اُنکو دوسرا بت خوشنما اور مرغوب طبیعت نظر پڑتا تھا تو اُس پہلے کو چھوڑ کر اُس
دوسرے کے پوجنے میں مشغول ہوتے اور خدا تعالی التعجب کی راہ سے اپنے پیغمبر کو خبر دیتا ہے کہ اَفَرَءَيْتَ کیا پس دیکھا تو نے مَنِ اتَّخَذَ اِلٰهَهٗ هَوٰىهُ
اُس شخص کو کہ پکڑا ہے اُسنے معبود اپنا خواہش اپنے کو کہ جسکو جی چاہتا ہے خلاف عقل کے اُسکو معبود اپنا مقرر کر کے پرستش اُسکی کرنے لگتا ہے وَاَضَلَّهُ اللّٰهُ اور گمراہی میں
چھوڑ دیا ہے اُسکو خدا نے بسبب اُسکے عناد اور دیدہ و دانستہ انکار کرنیکے حقیقی اور بباعث نہ تامل کرنیکے اُسکے دلیلوں میں جو کہ دلالت کرتی ہیں خدا تعالی کی وحدانیت
اور قدرت پر پس توفیق اور لطف اپنا اُس سے اُٹھا لیا ہے تا کہ گمراہی میں وہ پڑا رہے اور اُسکو گمراہی میں پڑا رہنے دیا ہے عَلٰى عِلْمٍ اور پر علم کے کہ ازل ہی سے
جانتا تھا اُسکے عناد اور انکار کو اور کفر پر اصرار کرنیکو وَخَتَمَ عَلٰى سَمْعِهٖ اور مہر کی ہے اوپر کان اُسکے کے وَقَلْبِهٖ اور اوپر دل اُسکے کے وَجَعَلَ
عَلٰى بَصَرِهٖ اور کیا اوپر بینائی اُسکے کے یعنی رکھا اُسکی بینائی پر غِشٰوَةً پردہ یعنی ایک علامت اُسکے کان اور دل اور آنکھ پر رکھی تاکہ نشانی اُسکے کفر
کیا ہو اور نشان نہ سننے کلام حق کا اور نہ دیکھنے اور نہ تامل کرنے دلیلوں حق کا ہو اور اہل کوفہ نے سوائے عاصم کے غشاوہ کو غشوہ پڑھا ہے فَمَنْ
يَّهْدِيْهِ پس کون شخص ہدایت کریگا اُسکو مِنْۢ بَعْدِ اللّٰهِ پیچھے ہدایت کرنے خدا کے اسکو یعنی جسوقت خدا کی ہدایت کرنے سے اُسنے ہدایت
نپائی باوجود ظاہر ہونے دلیلوں کے تو پھر کون اُسکو ہدایت کرسکتا ہے اور بعد اُسکے اُسکی ہدایت پانیکی ہرگز اُمید نہیں ہے اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ کیا پس نہیں نصیحت
پکڑتے ہو تم تاکہ خدا کو پہچانو اور اُس کی وحدانیت اور قدرت کا اعتقاد کرو آور حدیث میں آیا ہے کہ عاقل وہ ہے کہ حساب اپنے نفس کا کرے اور عمل واسطے مرگ کے کرے اور
عاجز وہ ہے کہ اپنے نفس کو تابعدار اپنی خواہش کا کرے اور پھر آرزو بہشت کی کرے آور اب قیامت کے انکار کرنیوالوں کے حالمیں بیان کرتا ہے وَقَالُوْا اور کہا اُنہوں نے

کہ مَا هِيَ نہیں ہے وہ زندگی اِلَّا حَيَاتُنَا الدُّنْيَا مگر زندگانی دنیا کی کہ جسمیں ہم ہیں نَمُوتُ وَنَحْيَا مرتے ہیں ہم اور زندہ ہوتے ہیں ہم یعنی
بعضے ہم میں سے مرتے ہیں اور بعضے پیدا ہوتے ہیں اور یا یہ کہ ہم اپنی ذات سے مرتے ہیں اور زندہ ہوتے ہیں ہم اولاد کے باقی رہنے سے اور یا یہ کہ مرتے ہیں ہم کہ روح
ہماری بدن سے نکلجاتی ہے اور زندہ ہوتے ہیں ہم کہ روح ہماری دوسرے بدن میں داخل ہوتی ہے اسی دنیا میں جیسے کہ مذہب ہنود کا ہے اور علما اسکو تناسخ کہتے ہیں
اور کہتے ہیں وہ کفار منکر قیامت کے کہ وَمَا يُهْلِكُنَا اور نہیں ہلاک کرتا ہے ہمکو اِلَّا الدَّهْرُ مگر زمانہ یعنی گزرنا رات اور دن کا اور دراز ہونا زمانہ کا اور اسیطرح
چلا جانا ہمکو ہلاک کرتا ہے اور ملک الموت خدا کے حکم سے ہماری روح کو قبض نہیں کرتا ہے اور اسیطرح مثل گھاس کے ہم پیدا ہوتے ہیں اور کوئی ہمارا پیدا کرنیوالا
نہیں ہے اور یہ دنیا اسیطرح چلی آتی ہے اور اسیطرح ہمیشہ کو چلی جاویگی وَمَا لَهُمْ اور نہیں ہے واسطے اُن کافرین منکرین قیامت کے بِذٰلِكَ ساتھ اس
کلام کے مِنْ عِلْمٍ کوئی علم کہ موافق دلیل کے ہو یعنی مرنے اور جینے کو جو دنیا میں منحصر جانتے ہیں اور مرنیکو منسوب طرف زمانہ کے کرتے ہیں ایک سخن ہے انکا کوئی
دلیل اُس کے واسطے نہیں کہتے ہیں اور فقط پیروی لوگوں کی ہے اور رجوع طرف عقلی دلیلوں کے نہیں کرتے ہیں تاکہ اُنکو معلوم ہو کہ زندہ کرنے والا اور مارنے والا بندوں کا
خدا ہے نہ گزرنا زمانہ کا اور وہ قدرت رکھتا ہے آخرت میں زندہ کرنیکی اِنْ هُمْ نہیں ہیں وہ اِلَّا يَظُنُّونَ مگر گمان کرتے یعنی یہ کلام انکا محض
گمان انکا ہے کہ بدون دلیل کے اپنے گمان سے کہتے ہیں اور رسول خدا صلعم نے فرمایا ہے کہ نہ دشنام دو تم زمانے کو کہ تحقیق زمانہ وہی خدا ہے اور تاویل اسکی یہ ہے کہ کفار
منسوب کرتے تھے حادثونکو اور بلاؤنکو جو نازل ہوتی تھیں طرف زمانہ کے اور کہتے تھے کہ زمانہ نے یہ کیا ہے اور زمانہ کو گالیاں دیتے تھے حضرتنے فرمایا کہ کرنیوالا ان
سب امور کا خدا ہے ان امور کے کرنیوالے کو برا مت کہو وَاِذَا تُتْلٰى عَلَيْهِمْ اور جسوقت پڑھی جاتی ہیں اوپر انکے اٰيٰتُنَا آیتیں ہماری کتاب کی
بَيِّنٰتٍ کہ روشن ہیں اور مقصود پر آسانی سے دلالت کرتی ہیں اور اُن کفار کے جو برخلاف ہیں تو مَّا كَانَ حُجَّتَهُمْ نہ ہووے دلیل انکی اُن
آیتوں کے مقابلہ میں اِلَّا اَنْ قَالُوا ائْتُوا مگر یہ کہ کہیں کہ لاؤ تم بِاٰبَآئِنَا باپوں ہمارے کو زندہ کر کے کہ ہم انکے دریافت کریں دوبارہ زندہ ہونیکا
حال پس ہمارے باپونکو تم خدا سے زندہ کرا کے اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ اگر ہو تم راست گو اپنے دعوے میں کہ خدا دوبارہ زندہ کریگا اور یہ کلام انکا عناد اور
جہالت کی راہ سے تھا کہ خدا ہمارے باپوں کو زندہ کر دے اسواسطے کہ خدا تعالی نے جو وعدہ کیا ہے زندہ کرنیکا وہ وقت خاص میں ہے قیامت کے دن کو اور دنیا میں جو
زندہ نہیں کرتا ہے یہ اسواسطے ہے کہ خواہش منکرونکی زندہ کرنیکے واسطے عناد اور نزاع کی جہت سے تھی نہ ہدایت پانیکے واسطے انکے رد میں فرماتا ہے کہ قُلْ کہہ تو
اے محمد صلعم اللّٰهُ يُحْيِيْكُمْ خدا زندہ کرتا ہے تمکو ماؤنکے پیٹوں میں ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ پھر مارتا ہے تمکو دنیا میں وقت آنے اجل کے ثُمَّ يَجْمَعُكُمْ پھر جمع کرتا
ہے تمکو قبروں میں اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ روز قیامت تک لَا رَيْبَ فِيْهِ نہیں شک ہے بیچ ہونے اسکے پس اس روز بھی تمکو زندہ کریگا اسواسطے کہ جو
شخص قادر ہے پیدا کرنے پر اور پہلے زندہ کرنے پر وہ دوبارہ بھی زندہ کر سکتا ہے اور جو شخص کہ پہلے زندہ کرنے پر عاجز ہے وہ دوبارہ زندہ کرنے پر بھی عاجز ہے وَ
لٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ اور لیکن اکثر آدمی لَا يَعْلَمُوْنَ نہیں جانتے ہیں اسکو بسبب تامل نہ کرنے اور نہ نظر کرنے کے خدا تعالی کی قدرت کی دلیلوں میں
وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور واسطے خدا کے ہے بادشاہی آسمانوں کی اور زمین کی پس جو شخص کہ مالک ہے تمام مخلوقات کا اور سب کو اُس نے
پیدا کیا ہے تو وہ قدرت دوبارہ زندہ کرنے کی بھی رکھتا ہے قیامت کے روز وَيَوْمَ تَقُوْمُ السَّاعَةُ اور جس دن کہ قائم ہو قیامت يَوْمَئِذٍ اس دن
يَّخْسَرُ الْمُبْطِلُوْنَ نقصان میں ہونگے اہل باطل ناحق کام کرنیوالے اور نقصان انکا یہ ہو کہ بہشت کے درجونکی عوض میں دوزخ کے طبقے انکو ملینگے وَ
تَرٰى اور دیکھیگا تو اے محمد صلعم اسروز كُلَّ اُمَّةٍ ہر گروہ کو جَاثِيَةً زانو پر بیٹھنے والے اسروز کی ہیبت سے اور منتظر حساب کے ہوں اور منقول ہے
کہ قیامت کے روز ایک ساعت دنیا کی دو سال کے برابر ہوگی اس ساعت میں سب زانو کے بل پڑے رہینگے اور نفسی نفسی کہینگے اور بعضے کہتے ہیں کہ جاثیہ کے
معنی جمع ہونیوالے کے ہیں کہ اسروز ہر گروہ ایک ایک جماعت جمع ہونیوالی ہوگی كُلُّ اُمَّةٍ تُدْعٰى اِلٰى كِتٰبِهَا ہر گروہ بلائی جاتیگی طرف
نوشتہ اپنے کے یعنی طرف نامہ اعمال اپنے کے اور کہا جائیگا انکو کہ اَلْيَوْمَ تُجْزَوْنَ آجکے دن بدلہ دئے جاؤگے تم مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ جو کچھ کہ
تم عمل کرتے تھے نیک یا بد هٰذَا كِتٰبُنَا یہ کتاب ہماری یعنی یہ نوشتہ کہ کرام کاتبین کو ہم نے لکھنے کا حکم دیا تھا تمہارے اعمال کے واسطے یہ نوشتہ يَنْطِقُ

ع ۳ ۱۹

گویا ہوتا ہے یعنی گواہی دیتا ہے عَلَيْكُمْ اوپر تمہارے جو کچھ کہ تم نے دنیا میں کیا ہے بِالْحَقِّ ساتھ حق و راستی کے کہ اسکی گواہی میں کسیطرح کا فرق نہیں ہے اور جو کچھ
کہ تم نے کیا ہے وہی اسمیں موجود ہے نہ اس سے کم ہے اور نہ زیادہ ہے یعنی نامۂ اعمال جو کچھ کہ اُنہوں نے کیا ہے سب بیان ظاہر کردیگا اس وجہ سے کہ گویا بیان کرتا ہے اپنی زبان سے
اِنَّا كُنَّا نَسْتَنْسِخُ تحقیق کہ تھے ہم کہ لکھتے تھے ہم یعنی حکم لکھنے کا ہم ملائکہ کو دیتے تھے ہم مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ۝ اُس چیز کو کہ تھے تم کہ کرتے تھے دنیا
میں اور ملائکہ موکلین کے ذکر کی حدیث میں لکھا ہے کہ جسوقت وہ فرشتے ارادہ نازل ہونیکا کرتے ہیں صبح کو اور شام کو تو اسرافیل عمل بندہ کا لوح محفوظ
سے نقل کرکے اور لکھکر اُن کو دیتا ہے پس جسوقت وہ چڑھتے ہیں صبح کو اور شام کو بندہ کا عمل ہمراہ لیکر تو اسرافیل مقابلہ کرتا ہے عمل کو اُس نوشتہ سے جو کہ انہیں
لوح محفوظ سے لکھکر دیا تھا یہانتک کہ ظاہر ہوجاتا ہے کہ وہ ایسا ہی ہے جیسا کہ لکھ کر دیا تھا اور حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے لوح محفوظ کے حال
میں کسی نے اُن حضرت سے نون اور قلم کو دریافت کیا فرمایا کہ حقتعالی نے پیدا کیا قلم کو ایک درخت سے کہ وہ بہشت میں ہے اور اسکو خلد کہتے ہیں اور بعد اسکے حکم
کیا نہر کو کہ وہ بہشت میں ہے کہ ہو جا تو سیاہی وہ بستہ ہو گئی اور وہ نہایت سفید تھی کہ برف کی سفیدی سے اسکی سفیدی زیادہ تھی اور شہد سے زیادہ تر شیریں تھی پس قلم کو
حکم دیا کہ لکھ تو قلم نے پوچھا کہ کیا لکھوں فرمایا کہ لکھ تو جو کچھ کہ ہوا ہے اور جو کچھ کہ ہونیوالا ہے قیامت تک پس لکھا قلم نے ایک تختی میں کہ وہ چاندی سے زیادہ سفید تھی اور
یاقوت سے زیادہ صاف تھی جب قلم نے لکھ لیا تو اسکو عرش کے پایہ میں لٹکا دیا اور قلم کے منہ پر مہر کردی کہ آئندہ کو ہرگز نہ لکھیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد کتاب
سے لوح محفوظ ہے کہ تمام اعمال بندوں کے اسمیں لکھے ہوتے ہیں اور فرمایا حضرت صلعم نے کہ اول سب سے خدا تعالی نے قلم کو پیدا کیا ہے نور سے اور درازی اسکی پانسو
برس کی راہ ہے اور حکم دیا اسکو کہ لکھ تو جو کچھ کہ ہونیوالا ہے یعنی تمام نیک اور بد کے اور تمام حسنات اور سیئات سبکے جو کچھ کہ ہونیوالا ہے قیامت تک سب کو
لکھ اور لوح میں اسکو ثابت کر اور بعد اسکے حضرت نے یہ آیت تلاوت فرمائی کہ ہذا کتابنا ینطق علیکم بالحق انا کنا نستنسخ ما کنتم تعملون یعنی یہ کتاب
ہماری گویا ہے تم پر ساتھ حق کے تحقیق کہ ہم حکم لکھنے کا کرتے تھے ملائکہ کو اس چیز کا کہ تھے تم عمل کرتے اور موافق اسکے ہم تمکو جزا دینگے اور اب جزا دینے کی تفصیل بیان کرتا ہے
کہ فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا پس لیکن جو لوگ کہ ایمان لائے ہیں خدا پر اور اُن سب چیزوں پر کہ جو پیغمبر خدا کے پاس سے لایا ہے وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اور
عمل کئے ہیں انہوں نے نیک فَيُدْخِلُهُمْ پس داخل کریگا انکو رَبُّهُمْ پروردگار انکا فِيْ رَحْمَتِهٖ بیچ رحمت اپنی کے کہ انکو بہشت میں جگہ دیگا ذٰلِكَ یہ
داخل ہونا رحمت خدا میں هُوَ الْفَوْزُ الْمُبِيْنُ وہی ہے مراد کو پہنچنا ظاہر وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور لیکن جو لوگ کہ کافر ہوئے ہیں انکو خدا کہیگا اَفَلَمْ
تَكُنْ کیا پس نہ تھے اٰيٰتِيْ تُتْلٰى عَلَيْكُمْ آیتیں میری کہ پڑھی جاتی تھیں اوپر تمہارے کہ پیغمبر میرے اُن آیتوں کو تم پر پڑھتے تھے فَاسْتَكْبَرْتُمْ پس تکبر کیا
تم نے اور سرکشی اور انکار کیا تم نے ایمان لانے سے وَكُنْتُمْ اور تھے تم قَوْمًا مُّجْرِمِيْنَ ایک گروہ سخت گناہ کرنیوالے کہ خدا پر اور پیغمبر پر ایمان نہ لاتے تھے
وَاِذَا قِيْلَ اور جسوقت کہا گیا یعنی پیغمبر نے تم سے کہا کہ اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ تحقیق وعدہ خدا کا حق ہے یعنی جو کچھ کہ اُس نے فرمایا ہے کہ سب بندوں کو
حساب ہوگا اور نیکوں کو ثواب ملیگا اور بدوں کو عذاب ہوگا اور یہ سب ہونیوالا ہے وَّالسَّاعَةُ لَا رَيْبَ فِيْهَا اور قیامت نہیں شک ہے بیچ ہونے اسکے
قُلْتُمْ مَّا نَدْرِيْ کہا تم نے کہ نہیں جانتے ہم کہ مَا السَّاعَةُ کیا ہے قیامت کیا چیز ہے اِنْ نَّظُنُّ نہیں گمان کرتے ہیں ہم اسکے ہونیکا
اِلَّا ظَنًّا مگر گمان کرنا کہ یقین سے بہت بعید ہے وَّمَا نَحْنُ بِمُسْتَيْقِنِيْنَ اور نہیں ہیں ہم یقین کرنیوالے اسکے ہونیمیں اور پہلی ساعة کو حمزہ نے
منصوب پڑھا ہے ان کے اسم پر عطف کرکے وَبَدَا لَهُمْ اور ظاہر ہو واسطے اُن کافروں کے سَيِّاٰتُ مَا عَمِلُوْا برائی اس چیز کی کہ کیا ہے انہوں نے
دنیا میں اور اپنے اعمال کی بدی کو اس روز خوب پہچان جاوینگے وَحَاقَ بِهِمْ اور گھیر لیوے انکو مَّا كَانُوْا جزا اُس
چیز کی کہ تھے وہ بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ساتھ اسکے ٹھٹھا کرتے اور کہتے تھے کہ عذاب نہ ہوگا وَقِيْلَ اور کہا جاوے یعنی خدا زبانی فرشتوں کے انسے کہے کہ اَلْيَوْمَ
نَنْسٰىكُمْ آج کے دن بھولجاوینگے ہم تمکو یعنی آگ میں تمکو ڈالکر پھر تمہاری خبر نہ لینگے جیسے کہ کوئی کسیکو ایک جگہہ ڈالکر بھولجاتا ہے اور پھر اسکو یاد نہ کریگا كَمَا
نَسِيْتُمْ جیسے کہ بھول گئے تم اور یاد نہ کیا تم نے لِقَآءَ يَوْمِكُمْ هٰذَا ملاقات کرنے دن اپنے کو اس دن کو اور اس دن کے واسطے مستعد ہوئے اعمال نیک کرکے
وَمَاْوٰىكُمُ النَّارُ اور جگہہ تمہاری دوزخ ہے وَمَا لَكُمْ اور نہیں ہیں واسطے تمہارے آجکے دن مِّنْ نّٰصِرِيْنَ مدد کرنیوالے کہ تمکو عذاب دوزخ سے بچاویں

ذٰلِكُمْ یہ عذاب انکا نازل ہوا تمپر بِاَنَّكُمُ بسبب اسکے ہے کہ تمنے اتَّخَذْتُمْ اٰيٰتِ اللّٰهِ پکڑا تھا تمنے آیتوں خدا کی کو جو کہ قرآن میں ہیں یا جو اسکی قدرت کی نشانیوں کو
هُزُوًا ٹھٹھا کہ اُنپر تم ہنستے تھے وَّغَرَّتْكُمُ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَا اور فریب میں ڈالا تمکو زندگانی دنیا نے کہ ہمیشہ کی زندگانی سے کہ جو کبھی فنا نہوگی اُس سے
تم غافل ہوگئے اور تم نے جانا کہ بس یہی زندگانی ہے کہ جو دنیا میں ہے اور اُسپر تمنے تکیہ کیا فَالْيَوْمَ پس آجکے دن لَا يُخْرَجُوْنَ نہ نکالے جائینگے وہ
مِنْهَا اس میں دوزخ سے وَلَا هُمْ يُسْتَعْتَبُوْنَ ۝ اور نہ وہ رضی کر دینا چاہے جائینگے کہ عبادت اور طاعت کر کے خدا کو راضی کر دیویں اور نہ کوئی عذر
انکا قبول کیا جاویگا کہ زمانہ توبہ کا باقی نہیں رہا ہے اور نہ اب حکم عبادت کرنیکا ہے بلکہ وہ روز تو روز جزائے عبادت اور اعمال کا ہے اور ڈرانا بندوں کا
روز قیامت سے یہ بھی ایک لطف ہے خدا کا کہ نزدیک کرتا ہے بندوں کو عبادت سے اور دور کرتا ہے گناہ سے پس باعث ہوگا یہ ذکر شکر گزاری کا سو واسطے بعد
اسکے حمد کو ذکر کرتا ہے فَلِلّٰهِ الْحَمْدُ پس واسطے اسکے ہے تعریف اور شکر رَبِّ السَّمٰوٰتِ پروردگار آسمانوں کا ہے وَرَبِّ الْاَرْضِ اور پروردگار زمین کا
رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پروردگار عالم کے لوگوں کا جن اور انسان اور پرند اور چرند کا کہ سب کی پرورش کرتا ہے وَلَهُ الْكِبْرِيَآءُ اور واسطے اُسکے ہے بزرگی
فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ بیچ آسمانوں کے اور زمین کے کہ اُسیکا حکم سب جگہہ جاری ہے پس سوائے اُسکے کون بزرگ ہوگا وَهُوَ الْعَزِيْزُ اور وہ غالب ہے
سب چیزوں پر اور کفار سے بدلہ لینے پر الْحَكِيْمُ حکمت والا ہے کہ سب تدبیر اُس کی موافق مصلحت اور حکمت کے ہے اور حدیث قدسی میں ہے کہ اللہ تعالے
فرماتا ہے کبریا چادر میری ہے اور عظمت چادر میری ہے یعنی جیسے کہ چادر بدن پر ہوتی ہے ایسی ہی کبریائی اور عظمت لائق ذات میری کی ہیں پس جو کوئی کہ ان
دونو صفتوں میں مجھسے نزاع کرے اور اپنے تئیں بزرگ جانے تو میں اُسکو دوزخ میں ڈالونگا

سورة الاحقاف

یہ سورہ مکی ہے مگر بعضے
کہتے ہیں کہ آیہ قل ارأیتم ان کان من عند اللہ مدینہ میں نازل ہوئی ہے اور اسمیں پینتیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی ہر روز جمعہ
یا ہر شب کو سورہ احقاف کو پڑھے اللہ تعالی اُسکو خوف دنیا اور آخرت سے محفوظ رکھے کہ نہ اُسکو کوئی خوف دنیا میں پہنچے اور نہ آخرت میں وہ ترسناک ہو بِسْمِ اللّٰهِ
الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝ حٰمٓ ۝ اسکی تفسیر پہلے اس سے گزر گئی ہے تَنْزِيْلُ الْكِتٰبِ نازل کرنا کتاب کا مِنَ اللّٰهِ جانب خدا سے
ہے الْعَزِيْزِ غالب ہے سب چیزوں پر اپنی ذات اور صفات میں الْحَكِيْمِ حکمت والا ہے ہر کام میں کچھ بدون حکمت اور مصلحت کے اُس کا کوئی
کام نہیں ہے مَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ نہیں پیدا کیا ہمنے آسمانوں کو اور زمین کو وَمَا بَيْنَهُمَآ اور اس چیز کو کہ درمیان اُن دونو
کے ہے اِلَّا بِالْحَقِّ مگر ساتھ حق کے اور غرض صحیح کے واسطے کہ تقاضا حکمت اور مصلحت کا ہے نہ عبث اور بیکار وَاَجَلٍ مُّسَمًّى اور ساتھ مدت نام
رکھی گئی کے یعنی ان چیزوں کو نہیں پیدا کیا ہے مگر ساتھ حق کے اور واسطے مدت نام رکھی گئی معین تک وہ قیامت ہے اور جبکہ قیامت آئیگی تو یہ سب چیزیں فنا
ہو جاوینگی وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا اور جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہے وہ عَمَّآ اُنْذِرُوْا اس چیز سے کہ ڈرائے گئے ہیں یعنی قیامت کے ہولوں وغیرہ سے وہ اُس سے مُعْرِضُوْنَ
منہ پھیرنیوالے اور انکار کرنیوالے ہیں قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم اُن انکار کرنیوالوں قیامت سے کہ اَرَءَيْتُمْ کیا دیکھا تمنے یعنی خبر دو تم مجھکو کہ مَّا تَدْعُوْنَ
وہ چیز کہ پکارتے ہو تم اور پرستش کرتے ہو اُسکو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے اَرُوْنِيْ دکھلاؤ تم مجھکو کہ مَاذَا خَلَقُوْا
مِنَ الْاَرْضِ کیا پیدا کیا ہے انہوں نے زمین میں سے اَمْ لَهُمْ شِرْكٌ یا واسطے اُنکے شراکت ہے خدا سے فِي السَّمٰوٰتِ بیچ پیدا کرنے
آسمانوں کے تا کہ وہ مستحق پرستش کے ہوں اس امر میں خوب تامل کرو کہ کوئی چیز انہوں نے پیدا کی ہے یا نہیں اور جو وقت نہیں پیدا کی ہے کوئی چیز تو پھر کس واسطے
اُنکی پرستش کرتے ہو اِيْتُوْنِيْ بِكِتٰبٍ لاؤ تم میرے پاس کتاب کو جو کہ تمہارے پاس آئی ہو مِّنْ قَبْلِ هٰذَآ پہلے اس قرآن سے کہ دلالت کرے
توحید کا اور باطل ہونیوالا شرک کا ہے یعنی اگر کوئی کتاب سوائے قرآن کے نازل ہوئی ہو اور مضمون اُس کا یہ ہو کہ شرک کرنا چاہئے پس لاؤ تم وہ کتاب اَوْ
اَثٰرَةٍ مِّنْ عِلْمٍ یا کوئی نشانی علم سے ہو تو اُسکو لاؤ یعنی کوئی نوشتہ پہلے لوگوں کے علم کا باقی ہو اور اُسمیں غیر خدا کا پرستش کرنا لکھا ہو تو اُسکو حاضر
کرو اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم راست گو اپنے دعوے میں وَمَنْ اَضَلُّ اور کون شخص زیادہ گمراہ ہے مِمَّنْ يَّدْعُوْا اُس شخص سے کہ پکارتا ہے
اور پرستش کرتا ہے مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے مَنْ لَّا يَسْتَجِيْبُ اُس شخص کو کہ نہیں جواب دیتا ہے اور نہیں قبول کرتا ہے وہ لَهٗٓ اسے

ع ۴ ۴۰

الجزء السادس والعشرون

تک اور اُسکی فریاد کو نہیں پہنچتا ہے اِلیٰ یَوْمِ الْقِیٰمَةِ تا روز قیامت یعنی اگر مشرک کی عمر دراز ہو قیامت تک تو وہ اپنے معبودوں کو تمام عمر پکارے تو
وہ ہرگز اُسکو جواب نہ دینگے اور اُسکی دُعا کو قبول نہ کرینگے وَھُمْ اور وہ معبود اُنکے عَنْ دُعَآئِهِمْ پکارنے اُن پرستش کرنیوالوں سے غٰفِلُوْنَ ۝ بیخبر ہیں اور
نہیں جانتے کہ ہمکو کون پکارتا ہے ہو اسواسطے کہ وہ پتھر ہیں وہ کیا جانتے ہیں کسی کے پکارنیکو وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ اور جسوقت جمع کیے جائینگے آدمی میدان حشر میں
كَانُوْا ہونگے وہ معبود باطل لَهُمْ واسطے اُن پرستش کرنیوالونکے اَعْدَآءً دشمن وَّكَانُوْا بِعِبَادَتِهِمْ اور ہونگے وہ ساتھ پرستش اُنکے کے
كٰفِرِیْنَ ۝ کفر کرنیوالے یعنی خدا تعالیٰ قیامت کے روز بتونکو گویا کریگا اور وہ اپنی پرستش کرنیوالوں سے عداوت کرینگے اور اُنکے شرک سے انکار کرینگے اُنکو جھٹلاوینگے
اور ایسے ہی بتونکے سوا اور معبود بھی اپنی پرستش کرنیوالوں سے بیزار ہونگے آور اب مشرکین کے حالمیں فرماتا ہے کہ وَاِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِمْ اور جسوقت پڑھی جاتی ہیں
اوپر اُن مشرکین کے اٰیٰتُنَا آیتیں ہماری کتاب کی بَیِّنٰتٍ کہ روشن و ظاہر ہیں معجزے ہو نہیں تو قَالَ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا کہتے ہیں وہ لوگ کہ
کافر ہوئے لِلْحَقِّ واسطے حق کے لَمَّا جَآءَهُمْ جسوقت کہ آیا ہے اُنکے پاس یعنی جسوقت قرآن اُنکے پاس آیا کہ وہ حق اور معجزہ ہے تو کہا اُن کافروں نے اُس حق کو کہ
هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ یہ جادو ظاہر ہے اور اے محمد یہ کفار اِس قرآن کو فقط جادو ہی نہیں کہتے ہیں اَمْ يَقُوْلُوْنَ افْتَرٰىهُ بلکہ کہتے ہیں کہ بنالیا ہے
اُسکو محمد صلعم نے اپنے جی سے اور خدا کیطرف اُسکو منسوب کیا ہے قُلْ اِنِ افْتَرَیْتُهٗ کہہ تو اے محمد کہ اگر بنالیا ہے مینے اُسکو جھوٹ اپنی طرف سے بموجب اِس قول تمہارے کو
فرض کیا لیکن یہ بنالیا اپنے جی سے اور خدا کیطرف وہ منسوب کرنا کہ خدا نے اُسکو بھیجا ہے تو یہ بڑا سخت گناہ ہے اور جسوقت اِس گناہ کی سزا میں مجھپر عذاب نازل ہو تو فَلَا
تَمْلِكُوْنَ پس نہیں مالک ہو اور نہیں قدرت رکھتے ہو تم لِیْ واسطے میرے مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا عذاب خدا سے کسی چیز کو کہ مجھکو نجات دو تو اوپس کیونکر میں ایسے
بڑے گناہ کی جرأت کروں هُوَ اَعْلَمُ وہ خدا زیادہ جاننے والا ہے اور عالم ہے بِمَا تُفِیْضُوْنَ فِیْهِ ساتھ اُس چیز کے کہ شروع کرتے ہو تم بیچ اُسکے کہ
طعن کرتے ہو قرآن کی آیتوں پر اور اُنمیں کھوٹ نکالتے ہو کہ اُسکو جادو اور جھوٹ بنایا ہوا کہتے ہو كَفٰى بِهٖ شَهِیْدًا کافی ہے خدا گواہ بَیْنِیْ وَبَیْنَكُمْ
درمیان میرے اور درمیان تمہارے کہ میرے کلام کی راستی کی گواہی دیوے اور شہید احال واقع ہوا ہے وَهُوَ الْغَفُوْرُ اور وہ بخشنے والا ہے اُس شخص کا
کہ جو کوئی کفر اور گناہوں سے توبہ کرے الرَّحِیْمُ ۝ مہربان ہے اُس شخص پر کہ جو ایمان پر ثابت قدم رہے اور کفار جو اپنے دین پر اصرار کرتے تھے اور رسولخدا سے
معجزے طلب کرتے تھے اور جس چیز کا حضرت کو حکم نہ تھا وہ حضرت سے درخواست کرتے تھے تو حقتعالیٰ نے فرمایا کہ قُلْ کہہ تو اے محمد صلعم کہ مَا كُنْتُ بِدْعًا
نہیں ہوں میں نیا پیدا ہوا مِّنَ الرُّسُلِ پیغمبروں سے یعنی میں اول پیغمبر نہیں ہوں کہ سب پیغمبروں سے پہلے آیا ہوں بلکہ مجھ سے پہلے بہت پیغمبر ہوئے ہیں اور جو کچھ کہ
وہ اپنی اُمتوں سے چاہتے تھے کہ اُنکو طرف توحید کے بُلاتے تھے میں تمکو وہی کہتا ہوں اور جس چیز کا مجھکو حکم ہے وہ کہتا ہوں اور جس چیز کا مجھکو حکم نہیں ہے اُسکی میں
قدرت نہیں رکھتا ہوں تم میری نبوت کا کسواسطے انکار کرتے ہو وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ اور نہیں جانتا ہوں میں کہ کیا کیا جائیگا ساتھ میرے محنت
و راحت جنگ یا صلح غالب ہونا یا مغلوب ہونا وَلَا بِكُمْ اور نہ ساتھ تمہارے جانتا ہوں کہ کیا کیا جائیگا قتل ہونا یا قید ہونا اور لیکن آخرت کے حال کا مجھکو یقین ہے
اور خوب جانتا ہوں کہ مومن مستحق بہشت کا ہے اور کافر سزاوار آتش دوزخ کا اِنْ اَتَّبِعُ نہیں پیروی کرتا ہوں میں اِلَّا مَا یُوْحٰٓی مگر اُس چیز کی کہ وحی کیجاتی ہے
اِلَیَّ طرف میرے اور اُس سے زیادہ مجھکو علم نہیں ہے اور نہ میں قدرت رکھتا ہوں وَمَآ اَنَا اور نہیں ہوں میں اِلَّا نَذِیْرٌ مگر ڈرانیوالا عذاب خدا سے مُّبِیْنٌ ۝
ظاہر معجزونکو ظاہر کرتا ہوں اپنے دعوے کی راستی کیواسطے اور بے حکم خدا کے کوئی معجزہ میں نہیں دکھلا سکتا ہوں کہ مجھکو اُسکی قدرت نہیں ہے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ
رسولخدا صلعم اور اصحاب حضرت کے مکہ میں کفار کے ہاتھ سے بہت آزار کھینچتے تھے ایک شب رسولخدا نے خواب میں دیکھا کہ مکہ سے ہجرت کرکے ایک زمین میں پہنچے ہیں کہ
وہاں پانی اور درخت کثرت سے تھے خواب سے بیدار ہوتے تو صحابہ کے روبرو یہ ماجرا بیان کیا اصحاب نے عرض کیا کہ یارسولخدا اِس سعادت کو ہم کب پاوینگے اور کس روز
وہاں پہنچینگے تاکہ کفار کے آزار سے رہائی پاویں حضرت نے اُنکو صبر کرنیکا حکم دیا اور جسوقت ظلم کفار کا حد سے زیادہ گزرا تو ہجرت کرنیکا اصحاب نے جلدی ارادہ کیا یہ آیت
نازل ہوئی کہ کہہ تو اے محمد کہ نہیں جانتا ہوں میں کہ میں اور تم تا مدت رہوینگے مکہ میں رہنے کیواسطے اور کفار کی ایذا اور آزار کھینچنے کیواسطے اور یا ہجرت کرنیکے واسطے طرف
زمین درختوں اور پانی کے جیسا کہ مینے خواب میں دیکھا ہے اور میں تمہارے اور اپنے انجام کو نہیں جانتا ہوں مگر وحی سے پس اس مقدمہ میں جو وحی پہنچ آتی ہے تو صبر کرو

یہانتک کہ وحی نازل ہو ہوقت جو کچھ حکم ہو عمل میں لاؤ اور بعد اسکے فرماتا ہے **قُلْ** کہہ تو اے محمد **اَرَءَيْتُمْ** کیا دیکھا تم نے اے کافرو یعنی خبر دو تم مجھکو
کافرو **اِنْ كَانَ** اگر ہووے وہ قرآن **مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ** نزدیک خدا کے سے **وَكَفَرْتُمْ بِهٖ** اور کفر کیا ہے تم نے ساتھ اسکے کہ ایمان ساتھ اسکے نہ لائے ہو
وَشَهِدَ شَاهِدٌ اور گواہی دی ہو ایک گواہ نے اسکے حق ہونے پر **مِّنْۢ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ** بنی اسرائیل میں سے کہ وہ عبد اللہ بن سلام عالم بنی اسرائیل کا ہے
عَلٰى مِثْلِهٖ اوپر مثل اس قرآن کے اور کہا ہو کہ جو کچھ قرآن میں ہے مثل اسی کے تعریف پیغمبر آخر الزمان کی اور اوصاف اسکے اور ذکر اسکی نبوت کا توریت میں بھی موجود ہے اور
مثل اس قرآن کے توحید اور ثواب اور عذاب وغیرہ توریت میں مذکور ہے اور توریت قرآن کو سچا کرتی ہے **فَاٰمَنَ** پس ایمان لایا ہو وہ گواہ توریت کا مضمون قرآن میں دیکھکر
وَاسْتَكْبَرْتُمْ اور تکبر اور سرکشی کی ہو تم نے ایمان لانے سے کہ اس قرآن پر تم ایمان نہ لائے ہو اور جزا اسکی محذوف ہے اور وہ یہ ہے کہ کیا اس صورت میں تم اپنے نفسوں پر
ظلم کرنیوالے نہوگے اور سزاوار عذاب کے تم نہوگے یعنی بیشک تم لائق عذاب کے ہو اور اپنے نفسوں پر تم نے ظلم کیا ہو **اِنَّ اللّٰهَ** تحقیق خدا **لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ**
نہیں راہ دکھلاتا ہے گروہ ظلم کرنیوالیکو جو کہ دیدہ و دانستہ اپنے نفسوں پر ظلم کرتے ہیں کفر کو اختیار کر کے اور حسد اور عناد کی راہ سے ایمان نہیں لاتے ہیں خدا تعالیٰ انکو انکے حال پر
چھوڑ دیتا ہے گمراہی میں پڑا ہوا اور توفیق اپنی انسے اٹھا لیتا ہے اور بعضے انس سے روایت کرتے ہیں اس نے کہا کہ جسوقت پیغمبر خدا مدینہ میں تشریف لائے تو عبد اللہ
بن سلام رسول خدا صلعم کے پاس آیا اور کہا کہ اے محمد تجھ سے میں تین مسئلے پوچھتا ہوں کہ جواب انکا سوائے پیغمبر کے کوئی نہیں جانتا ہے بیان کر کہ پہلی شرط قیامت کی
کیا ہے اور پہلا کھانا کہ بہشتی لوگ کھاوینگے کیا ہے اور فرزند جو پیدا ہوتے ہیں کسواسطے بعضا مشابہ ماں کے ہوتا ہے اور بعضا مشابہ باپ کے حضرت نے فرمایا کہ جبرئیل نازل ہوئے اور کہا کہ خدا تعالیٰ فرماتا
ہے کہ پہلی علامت قیامت کی یہ ہے کہ آگ مشرق کیجانب سے پیدا ہو کہ تمام خلقت کیطرف مغرب کے لیجاوے اور وہ کھانا کہ بہشتی کھاوینگے جگر مچھلی کا ہوگا اور اگر پانی مرد کا سابق
ہو عورت کے پانی پر تو فرزند مشابہ باپ کے ہوتا ہے اور اگر آب عورت سابق ہو آب مرد پر تو مشابہ ماں کے ہوتا ہے عبد اللہ بن سلام نے یہ تینوں جواب سنکر حضرت سے کہا کہ
اشہد ان لا الٰہ الا اللہ و اشہد ان محمدا رسول اللہ اور کہا کہ یا رسول اللہ عادت یہودیوں کی بہتان کرنیکی ہے ایسا نہو کہ مجھ پر بہتان کریں اور میرے اسلام سے مطلع ہوں تو
مجھکو جاہل قرار دیویں اور علم کا میرے انکار کریں پس مجھکو بٹھلا اپنے علما کانہ جانیں پہلے اس سے کہ میرے اسلام کی انکو خبر ہو میرا حال انسے دریافت کرو تاکہ میرے عالم ہونیکا اقرار کریں
اور بعد ظاہر ہونے میرے اسلام کے انکو کوئی عذر نہو اور انکار کسی چیز کا نہ کریں پس رسول خدا نے یہودیوں کو جمع کر کے کہا کہ کیا کہتے ہو تم عبد اللہ بن سلام کے حق میں سب نے کہا کہ آقا
ہمارا ہے اور بیٹا آقا ہمارے کا ہے اور بہتر ہمارا اور بیٹا بہتر ہمارے کا ہے اور دانا تر ہمارا اور بیٹا دانا تر ہمارے کا ہے حضرت نے فرمایا کہ اگر وہ گواہی دے میری نبوت
کی اور مجھ پر ایمان لاتے تو تم بھی اسکی موافقت کرو گے سب نے کہا معاذ اللہ کہ وہ تجھ پر ایمان لاوے عبد اللہ بن سلام انکے آگے آ کر کہا کہ اشہد ان لا الٰہ الا اللہ
و اشہد ان محمدا رسول اللہ یہودیوں نے سنکر کہا کہ بدتر ہمارا ہے اور بیٹا بدتر ہمارے کا ہے اور عبد اللہ بن سلام کا عیب اور نقصان بیان کرنے لگے عبد اللہ بن سلام نے کہا کہ اس
سبب سے میں ڈرتا تھا اور سعد بن وقاص سے روایت ہے کہتا ہے کہ میں نے رسول خدا سے کبھی نہیں سنا کہ کسیکو ان حضرت نے بہشتی فرمایا ہو مگر عبد اللہ بن سلام کو کہ جسکے
حق میں آیت نازل ہوئی وشہد شاہد من بنی اسرائیل علی مثلہ اور کہتے ہیں کہ جسوقت جہینہ اور مزینہ اور اسلم اور غفار کہ قبیلہ عرب کے ہیں ایمان لائے تو بنو عامر اور غطفان اور
اسد اور اشجع نے کہا کہ اگر اسلام میں کچھ فائدہ ہوتا تو وہ ہم سے پہلے ایمان نہ لاتے بلکہ ہم ہی انسے پہلے اسلام قبول کرتے یہ آیت نازل ہوئی **وَقَالَ الَّذِيْنَ
كَفَرُوْا** اور کہا ان لوگوں نے کہ کفر کیا ہے بنی عامر وغیرہ نے **لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا** واسطے ان لوگوں کے کہ ایمان لائے ہیں **لَوْ كَانَ خَيْرًا** اگر ہوتا وہ اسلام بہتر دین
ہمارے سے تو **مَّا سَبَقُوْنَآ** نہ سبقت کرتے وہ جہینہ وغیرہ ہم سے **اِلَيْهِ** طرف اسکے اور پہلے ہم سے وہ ایمان نہ لاتے بلکہ ہم انسے زیادہ لائق تھے ایمان قبول کرنے کے
اسواسطے کہ رتبہ ہمارا انسے زیادہ ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ یہ آیت یہودیوں کی شان میں نازل ہوئی ہے بعد مسلمان ہونے عبد اللہ بن سلام کے اس صورت میں معنی اسکے یہ ہونگے
کہ یہودیوں کے رئیسوں نے کہا کہ اگر دین محمد کا بہتر ہوتا ہمارے دین سے تو ہم سے پہلے اس دین کو کوئی قبول نہ کرتا اسواسطے کہ ہم قوم کے بزرگوں میں سے ہیں اور بعضوں کے نزدیک کل
مشرکوں کی شان میں ہے کہ انہوں نے حق میں فقرائے صحابہ مثل عمار اور صہیب اور ابن مسعود وغیرہ کے کہا کہ اگر اسلام بہتر ہوتا تو یہ فقیر ہم سے پہلے ایمان نہ لاتے **وَاِذْ لَمْ
يَهْتَدُوْا** اور جسوقت کہ نہ ہدایت پائی ان یہودیوں یا مشرکوں نے **بِهٖ** ساتھ اس قرآن کے یا ساتھ تمام شریعت کے کہ محمد لایا ہے تو **فَسَيَقُوْلُوْنَ** پس تحقیق
کہیں گے وہ **هٰذَآ اِفْكٌ قَدِيْمٌ** یہ دروغ قدیم اور پرانا ہے کہ پہلے لوگ بھی ایسی ہی جھوٹی باتیں کہتے تھے پس واسطے رد مشرکوں کے یا یہودیوں کے فرماتا ہے **وَمِنْ قَبْلِهٖ**

ع ۱

ذکر عبد اللہ بن سلام کے اسلام لانیکا

كِتٰبُ مُوْسٰٓى اور پہلے اس قرآن کے کتاب موسیٰ کی ہے یعنی توریت کہ اِمَامًا پیشوا ہے کہ لوگ اسکی پیروی کریں ان خدا میں وَّرَحْمَةً اور رحمت ہے اور رحمت درمیان
ہے کہ لوگ اس سے ہدایت پاتیں اور موافق اسکے عمل کریں قرآن کے نازل ہونے سے پہلے پس مشرکوں نے اس سے ہدایت نہ پائی اور نہ اسکی عبادت میں مشغول ہوئے اور یہود لوگ
بھی اسکے مضمون پر عمل نہ کیا اور پیغمبر آخر الزمان کے اوصاف کو اور اسکی نبوت کے مضمون کو بدلدیا اور اِمَامًا اور رَحْمَةً دونو حال واقع ہوتے ہیں وَهٰذَا
كِتٰبٌ اور یہ قرآن ایک کتاب ہے مُّصَدِّقٌ سچا کرنیوالے توریت کی اور سب کتابوں کی جو کہ پہلے نازل ہوتی ہیں لِّسَانًا عَرَبِيًّا زبان عربی
اور یہ حال واقع ہوا ہے یعنی یہ کتاب زبان عربی میں نازل کی ہے لِّيُنْذِرَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا تاکہ ڈراوے وہ کتاب ان لوگونکو کہ ظلم کیا ہے انہوں نے اپنے نفسوں
کو کفر کرکے اور اہل حجاز اور ابن عامر اور یعقوب نے لتنذر کو تا کے ساتھ پڑھا ہے مخاطب کا صیغہ یعنی تاکہ ڈراوے تو اے محمد صلعم ان لوگونکو کہ ظلم کیا ہے انہوں نے کفر کرکے وَبُشْرٰى
اور خوشخبری دینے والا ہے بہشت کی لِلْمُحْسِنِيْنَ واسطے نیکی کرنیوالوں کے جو کہ ایمان لاتے ہیں اور بشریٰ کا عطف لینذر پر ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ بشریٰ
مفعول مطلق ہے بتقدیر مقدر کا اور بعضے کہتے ہیں کہ خبر ہے ہو مقدر کی اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا تحقیق جن لوگوں نے کہا ہے کہ رَبُّنَا اللّٰهُ پروردگار ہمارا اللہ ہے
ثُمَّ اسْتَقَامُوْا پھر سیدھے رہے وہ اس اعتقاد پر اور اس سے پھرے نہیں اور نہیں شک کیا فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ پس نہیں خوف ہے اوپر انکے آزار کے
پہنچنے سے دشمنوں کے ہاتھ سے وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ اور نہ وہ غمگین ہونگے اپنی مرغوب چیز کے جاتے رہنے سے اُولٰٓئِكَ یہ لوگ اَصْحٰبُ
الْجَنَّةِ صاحبان بہشت ہیں اور رہنے والے اسکے کہ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہنے والے ہیں وہ بیچ اس بہشت کے اور خالدین حال واقع ہوا یعنی وہ ایمان پر
سیدھے رہنے والے ہمیشہ بہشت میں رہنے والے ہیں کہ بدلا دئے جاوینگے جَزَآءً بدلا دینا بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ بسبب اسچیز کے کہ تھے وہ عمل کرتے کہ اعمال نیک
بجالاتے تھے اور جزاء مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ اور وصیت کی ہم نے آدمی کو یعنی فرمایا ہے ہم نے ہر آدمی کو بِوَالِدَيْهِ
اِحْسٰنًا ساتھ والدین اس کے کے نیکی کرنا یعنی ہم نے آدمی کو حکم دیا ہے کہ وہ اپنے ماں اور باپ کے ساتھ نیکی کرے اور نیکی کرنیکی تفصیل سورہ بنی اسرائیل
میں گزر گئی ہے حَمَلَتْهُ اُمُّهٗ اٹھایا اس آدمی کو ماں اسکی نے اپنے پیٹ میں كُرْهًا کراہت کرنیوالے ہو کر سبب اسکے بوجھ اور سختی اٹھانیکے وَّ
وَضَعَتْهُ كُرْهًا اور رکھا ہے یعنی جنی ہے اسکو کراہت کرنیوالی ہو کر کہ جننے میں بہت درد اور محنت ہوتی ہے اور دونو کرہا حال واقع ہوتے ہیں
وَحَمْلُهٗ وَفِصٰلُهٗ اور مدت حمل اسکی اور چھوڑانا اس آدمی کا دودھ پلانے سے یعنی ابتدائے حمل سے دودھ اسکا چھوڑانیکے وقت تک ثَلٰثُوْنَ شَهْرًا
تیس مہینے ہیں کہ اکثر مدت دودھ پلانیکی دو سال ہیں اور کمتر مدت حمل کی چھ مہینے ہیں اور وجہ دو سال کی واسطے دودھ پلانیکے یہ ہے کہ دوسری آیت میں اس کا
ذکر ہے چنانچہ فرمایا ہے کہ وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ یعنی اور مائیں دودھ پلاتیں اولاد اپنی کو دو برس کامل اور جناب امیر علیہ السلام نے بھی یہی فرمایا ہے
اور جسوقت تیس مہینے میں سے دو برس کے چوبیس مہینے دودھ پلانیکے نکل گئے تو چھ مہینے حمل کے باقی رہے اور چھ مہینے نہایت کم ہیں حمل کے واسطے اور اس سے کم کا
بچہ زندہ نہیں رہتا ہے اور کہتے ہیں کہ چھ مہینے کے حمل کا بچہ بھی سوائے حضرت یحییٰ اور حضرت امام حسین کے کوئی زندہ نہیں رہا ہے شاید کوئی اور بھی زندہ رہا ہو اور
ستائیس مہینے تک بھی دودھ پلانا جائز ہے اور اس سے کم جائز نہیں ہے کہ بچہ پر ستم ہوتا ہے اور اکیس مہینے تک اسواسطے جائز ہے کہ اکثر مدت حمل کی نو مہینے ہوتے ہیں اور
جسوقت تیس مہینے میں سے نو مہینے نکل گئے تو اکیس مہینے باقی رہے اور بعد چھوڑانے دودھ کے آدمی غلہ وغیرہ سے پرورش پاتا ہے اور جوانی کو پہنچتا ہے حَتّٰٓى اِذَا
بَلَغَ یہانتک کہ جسوقت پہنچے اَشُدَّهٗ نہایت قوت اپنی کو اور مضبوطی عقل کو کہ وہ بعضوں کے نزدیک تینتیس برس ہیں اور بعضوں کے نزدیک اٹھارہ چالیس
برس ہیں وَبَلَغَ اور پہنچا اَرْبَعِيْنَ سَنَةً وہ چالیس برس کو کہ وہ نہایت توانائی کی عمر ہے اور کمال ایمان سے اس عمر کو پہنچکر قَالَ رَبِّ کہے اے پروردگار
میرے اَوْزِعْنِيْٓ الہام کر تو مجھکو اور دلمیں ڈال تو میرے اَنْ اَشْكُرَ یہ کہ شکر کروں میں نِعْمَتَكَ الَّتِيْٓ نعمت تیری کا جو کہ اَنْعَمْتَ عَلَيَّ انعام کی ہے
تو نے اوپر میرے وَعَلٰى وَالِدَيَّ اور اوپر والدین میرے کے کہ وہ نعمت اسلام اور زندگی اور قوت اور عقل وغیرہ اور فرزند جو کہ شکر کرتا ہے والدین کی نعمت پر وہ ہو واسطے
اسکے کہ نعمت انکی اسی کی طرف منتہی ہوتی ہے وَاَنْ اَعْمَلَ اور یہ کہ عمل کروں میں یعنی دل میں میرے ڈال تو کہ عمل کروں میں صَالِحًا نیک کہ تَرْضٰىهُ پسند کرے
تو اسکو اور راضی ہو تو وَاَصْلِحْ لِيْ اور درستی کر تو واسطے میرے یعنی اور صلاحیت اور درستی جاری کر تو واسطے میرے فِيْ ذُرِّيَّتِيْ بیچ اولاد میری کے

کہ انکو صالحین کر تو کہ وہ تیری طاعت اور عبادت میں مشغول ہیں تقویٰ اور پرہیزگاری اختیار کریں اِنِّیْ تُبْتُ اِلَیْکَ تحقیق کہ میں نے رجوع کی ہے طرف تیری
اس امر سے کہ تیری رضامندی اسمیں نہیں ہے وَاِنِّیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ اور تحقیق کہ میں حکم بردار دینمیں سے ہوں کہ تیری مرضی کے سوا کوئی کام نہ کروں اُولٰٓئِکَ
الَّذِیْنَ یہ لوگ وہ ہیں کہ نَتَقَبَّلُ عَنْهُمْ قبول کرتے ہیں ہم انکے اَحْسَنَ مَا عَمِلُوْا اچھا تر اسکا کہ کیا ہے انہوں نے یعنی جو اعمال کہ واجب اور سنت کہ
انہوں نے کئے ہیں انکو ہم قبول کرتے ہیں وَنَتَجَاوَزُ اور درگزر کرتے ہیں ہم عَنْ سَیِّاٰتِهِمْ گناہوں انکے سے کہ ہو نیوالے ہیں وہ اور یا یہ کہ شمار کئے گئے
ہیں وہ فِیْٓ اَصْحٰبِ الْجَنَّةِ بیچ رہنے والوں بہشت کے اور اہل کوفہ نے سوائے ابوبکر کے نتقبل اور نتجاوز کو متکلم کا صیغہ پڑھا ہے اور باقیوں نے غائب کا صیغہ
وَعْدَ الصِّدْقِ وعدہ کرنا سچ کا یعنی وعدہ کیا ہے خدا نے وعدہ کرنا سچ کا اعمال نیک کے قبول کرینگے اور گناہوں سے درگزر کرینگے کسیطرح کا فرق نہیں
ہے اور وعد الصدق مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا الَّذِیْ وہ وعدہ کہ کَانُوْا یُوْعَدُوْنَ تھے وہ وعدہ کئے جاتے دنیا میں چنانچہ فرمایا کہ

وعد اللہ الذین آمنوا وعملوا الصالحات جنات تجری من تحتہا الانہار اور ایک روایت سے معلوم ہوتا ہے کہ یہ آیت حضرت امام حسین علیہ السلام کی شان میں ہے
چنانچہ حضرت صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جسوقت حضرت فاطمہ زہرا حضرت امام حسینؑ کے حمل سے حاملہ ہوئیں تھیں جبرئیل رسولخدا صلعم کے پاس آئے اور
کہا کہ قریب ہے کہ فاطمہ ایک لڑکا جنے کہ اسکو تیری امت تیرے بعد قتل کریگی پس جسوقت فاطمہ زہرا حاملہ ہوئیں تھیں اس حمل کو مکروہ جانا اور کراہت سے اسکو جنا
اور فرمایا کہ دنیا میں کسی ماں کو نہ دیکھا ہوگا کہ لڑکے کو وہ کراہت سے جنے لیکن حضرت فاطمہؑ نے کراہت سے جنا یہ سنکر کہ وہ قتل ہوگا اور انہی کے مقدمہ میں یہ آیت
نازل ہوئی ہے اور دوسری روایت میں ہے کہ جبرئیل نازل ہوا اور کہا کہ اے محمد صلعم خدا تعالیٰ تجھکو سلام کہتا ہے اور خوشخبری دیتا ہے تجھکو اس بات کی کہیں
انکی اولاد میں امامت اور ولایت کرینوالا ہوں حضرت نے فرمایا جبرئیل سے کہ میں راضی ہوں انکے قتل ہونے سے حضرت فاطمہؑ کو خوشخبری دی انہوں نے بھی کہا کہ میں
راضی ہوں اور کہا کہ اگر وہ اصلح لی فی ذریتی نہ کہتے تو سب اولاد انکی امام ہوتی اور کہا کہ نہیں دودھ پیا ہے حسینؑ نے فاطمہؑ کا ابتدا میں اور نہ کسی دوسری
عورت کا بلکہ رسولخدا صلعم اپنا انگوٹھا ہاتھ کا انکے منہ میں رکھتے تھے اور امام حسینؑ اسکو چوس کر دو دن یا تین دن تک کو سیر ہو جاتے تھے پس اُگا ہے گوشت اور
خون حسینؑ کا رسولخدا کے گوشت و خون سے اور نہیں زندہ رہا ہے چھ مہینے کا بچہ پیدا ہو کر مگر عیسیٰ بن مریم اور حسین بن فاطمہؑ اور منقول ہے کہ عمر بن خطاب نے
ایک عورت کو کہ وہ چھ مہینے کا بچہ جنی تھی سنگسار کرنیکا حکم دیا امیر المومنینؑ نے فرمایا کہ اگر میں اس آیت خدا سے اس مقدمہ میں جھگڑا کروں تو کر سکتا ہوں

اسواسطے کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے کہ وحملہ وفصالہ ثلثون شہرا اور فرماتا ہے کہ والوالدات یرضعن اولادہن حولین کاملین لمن اراد ان یتم الرضاعۃ پس جسوقت
تمام کرے عورت دو برس تک دودھ پلانیکو اور تھا حمل اس کا اور دودھ پلانا اسکا تیس ۳۰ مہینے تو حمل اسکا چھ ۶ مہینے کا ہوگا پس چھوڑ دیا عمر نے اس عورت کو
اور یہی حکم ثابت رہا اور صحابہ اور تابعین اسی پر عمل کرتے رہے اور صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جسوقت پہنچے بندہ تینتیس ۳۳ برس کو تو پس
تحقیق پہنچا وہ قوت اپنی کو اور جسوقت پہنچے وہ چالیس برس کو پس پہنچا وہ نہایت قوت اپنی کو اور جسوقت اکتالیس برس کو پہنچے تو قوت میں اسکی کمی اور
نقصان شروع ہوا اور سزاوار ہے واسطے پچاس برس والے کے کہ وہ ایسا ہو جیسے کہ کوئی نزع میں ہوتا ہے اور اب خدا تعالیٰ کافر کے وصف میں فرماتا ہے وَ
الَّذِیْ اور وہ شخص کہ قَالَ لِوَالِدَیْهِ کہا اس نے واسطے والدین اپنے کے جسوقت کہ انہوں نے اسکو طرف ایمان کی رغبت دلاتی کہ اُفٍّ لَّكُمَآ
اُف ہے واسطے تمہارے اے باپ اور ماں اَتَعِدٰنِنِیْٓ کیا وعدہ کرتے ہو تم دونوں مجھکو اَنْ اُخْرَجَ یہ کہ نکالا جاؤنگا میں قبر سے زندہ کرکے وَقَدْ
خَلَتِ الْقُرُوْنُ اور حال یہ ہے کہ تحقیق گزرے ہیں زمانے یعنی لوگ زمانوں کے مِنْ قَبْلِیْ پہلے مجھ سے اور ایک شخص بھی تو زندہ ہو کر نہیں پھرا
اور یا یہ کہ پہلی قرنوں کے لوگوں میں سے کسینے دوبارہ زندہ ہونیکو معتبر نہیں جانا پس میں کیونکر اس کا اعتبار کروں وَهُمَا یَسْتَغِیْثٰنِ اللّٰهَ اور وہ دونو باپ اور ماں
فریاد کرتے ہیں خدا سے تاکہ انکے فرزند کو ایمان کی راہ دکھلاوے اور یا یہ کہ خدا سے اپنی داد چاہتے ہیں اس فرزند سے اور اسکی بات سے اور کہتے ہیں اسسے کہ وَیْلَكَ وائے ہے
واسطے تیرے یہ کیا گفتگو کرتا ہے بلکہ نیت خالص سے اٰمِنْ یعنی ایمان لا تو اور اعتقاد کر تو دوسری مرتبہ زندہ ہونیکا اِنَّ وَعْدَ اللّٰهِ حَقٌّ تحقیق وعدہ خدا کا
حق اور راست ہے اور ضرور واقع ہونیوالا ہے قیامت کا جو اس نے وعدہ کیا ہے وہ بیشک ہوگی فَیَقُوْلُ پس کہتا وہ آدمی جواب میں اپنے باپ ماں کے مَا هٰذَآ نہیں ہے

یعنی جو کچھ کہ تم وعدہ کرتے ہو اِلَّآ اَسَاطِیْرُ الْاَوَّلِیْنَ مگر قصے پہلوں کے اور جھوٹھا و باطل باتیں ہیں کہ جنکی کچھ حقیقت اور اصل نہیں ہے اُولٰٓئِکَ الَّذِیْنَ یہ گروہ وہ لوگ ہیں کہ حَقَّ عَلَیْہِمُ الْقَوْلُ واجب ہوا ہے اوپر انکے سخن عذاب کا کہ شمار کیے گئے ہیں وہ فِیْٓ اُمَمٍ بیچ گروہوں ان کفار کے کہ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِہِمْ تحقیق گزرے ہیں پہلے انکے مِّنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ جنوں سے اور آدمیوں سے اِنَّہُمْ کَانُوْا تحقیق کہ وہ تھے خٰسِرِیْنَ نقصان میں ہونیوالے کہ کفر کو اختیار کرکے اور قیامت کا انکار کرکے اور والدین سے عاق ہوکر دوزخ میں گئے اور بہشت کے درجوں سے محروم رہے وَلِکُلٍّ دَرَجٰتٌ اور واسطے ہر ایک کے مومنین اور کفار میں سے مرتبے ہیں مِّمَّا عَمِلُوْا اجزا اس چیز کی ہے کہ کیا ہے انہوں نے دنیا میں کہ مومن کیواسطے بلند درجے بہشت کے ہیں اور کفار کیواسطے طبقے دوزخ کے ہیں وَلِیُوَفِّیَہُمْ اور تاکہ پوری دیوے انکو خدا اَعْمَالَہُمْ جزا عملوں انکے کی وَہُمْ لَا یُظْلَمُوْنَ اور وہ ظلم کیے جاینگے ثواب کے کم ہونیسے اور عذاب کے زیادہ ہونیسے بلکہ موافق اعمال کے ثواب انکو ملیگا اور عذاب ہوگا وَیَوْمَ یُعْرَضُ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اور یاد کر تو اس دن کو کہ پیش کیے جاتے ہیں وہ لوگ کہ کفر کیا ہے انہوں نے اور قیامت کا انکار کیا ہے عَلَی النَّارِ اوپر آتش دوزخ کے کہ انکو دوزخ میں عذاب کریں اور کہیں انکو کہ اَذْہَبْتُمْ لیگئے تم یعنی خرچ کیا تم نے طَیِّبٰتِکُمْ پاکیزہ چیزوں اپنی کو فِیْ حَیَاتِکُمُ الدُّنْیَا بیچ زندگانی اپنی دنیا کے وَاسْتَمْتَعْتُمْ اور فائدہ اٹھایا تم نے بِہَا ساتھ ان پاکیزہ چیزوں کے اور لذت پائی دنیا میں دنیا کے کاموں سے اور آخرت کی پاکیزہ چیزوں اور لذتوں پر انکو مقدم رکھا اور عتبار کیا اور آخرت کی پاکیزہ چیزوں کو اختیار نہ کیا فَالْیَوْمَ پس آج کے دن کہ قیامت کا روز ہے تُجْزَوْنَ جزا دیے جاؤگے تم عَذَابَ الْہُوْنِ عذاب خواری کا بِمَا کُنْتُمْ تَسْتَکْبِرُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے تم تکبر کرتے فِی الْاَرْضِ بیچ زمین کے انبیا اور اولیا پر بِغَیْرِ الْحَقِّ ساتھ ناحق کے کہ استحقاق اسکا تم نہیں رکھتے تھے وَبِمَا کُنْتُمْ تَفْسُقُوْنَ ۝ اور بسبب اسکے کہ تھے تم بد کام کرتے اور باہر ہونیوالے تھے حکم خدا سے اور مشغول ہونا دنیا کی لذتوں میں غافل کرتا ہے آخرت سے جیسے کہ کفار کو غافل کیا اور آخرت کی نعمتوں سے وہ محروم رہے اسواسطے جناب رسولخدا اور علی مرتضیٰؑ نے زہد کو اختیار کیا تھا اور دنیا کی لذتوں سے پرہیز کرتے تھے ابن مسعود سے روایت ہے کہتا ہے کہ ایکروز میں رسولخدا کے حجرہ میں گیا حضرت کو دیکھا کہ ایک بوریے پر کھجور کے لیٹے ہیں اور وہ اس قدر چھوٹا تھا کہ کچھ بدن مبارک تو اسپر تھا اور کچھ زمین پر اور تکیہ کھجور کی چھال کا سر اقدس کے نیچے ہے میں سلام کرکے بیٹھ گیا اور عرض کی کہ یا رسولخدا تم پیغمبر خدا کے ہو اور تمام مخلوقات سے بہتر ہو باوجود اس مرتبہ کے اسطرح گزران کرتے ہو اور کسریٰ اور قیصر باوجودیکہ کافر ہیں لیکن تخت طلا اور ریشمی فرش پر بیٹھتے ہیں اور طرح طرح کی نعمتوں دنیا سے لذت حاصل کرتے ہیں فرمایا کہ وہ لوگ کہ دنیا کی پاکیزہ چیزوں سے فائدہ پاتے ہیں وہ نعمتیں جلدی جانیوالی ہیں اور وبال انکا ان لوگوں پر رہیگا اور پاکیزہ چیزیں ہماری کہ وہ آخرت میں ہیں ہمیشہ رہینگی کبھی انکو زوال نہیں ہے اور سدی نے روایت کی ہے کہ رسولخدا صلعم کا دستور تھا کہ جسوقت سفر کو جاتے تو سبکے بعد فاطمہ زہراؑ سے رخصت ہوتے تھے اور جب سفر سے آتے تھے تو سب سے پہلے فاطمہ زہراؑ سے ملاقات کرتے تھے ایکمرتبہ سفر سے پھرے تو فاطمہ زہراؑ نے چادر اپنی حجرہ کے دروازہ پر لٹکادی تھی واسطے حرمت رسولخدا صلعم جسوقت رسولخدا نے اس چادر کو دیکھا تو الٹے پھر گئے فاطمہ زہراؑ نے تھوڑی دیر انتظاری کی جبکہ حضرت تشریف نہ لائے تو اپنے حجرہ سے اٹھکر حضرت کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور کہا کہ یا رسولخدا اپنی عادت کو کسواسطے ترک کیا اور اسمرتبہ مجھکو محروم رکھا فرمایا کہ میں آیا اور تیرے دروازہ پر پردہ زینت کے ساتھ پڑا ہوا دیکھا تو پھر گیا اسواسطے کہ یہ رسم جباروں اور متکبروں کی ہے اور میں اس سے بہت نفرت رکھتا ہوں اور فرمایا کہ آل محمدؐ کو مال دنیا سے کیا کام ہے وہ واسطے آخرت کے پیدا ہوئے ہیں اور آخرت انکے واسطے فاطمہ زہراؑ نے یہ سنکر وہ پردہ اٹھا لیا اور پھر نہایت سختی اور تنگی سے گزران کی اور منقول ہے کہ رسولخدا صلعم نے امیر المومنینؑ کو کسی جہاد پر بھیجا تھا اور فاطمہ زہراؑ اسیمیں تھیں رسولخدا نے اپنے پالک عمران بن حصین کی دختر سے فرمایا کہ چل فاطمہ زہرا کو دیکھیں کہ کیا حال ہے اسکا حضرت تشریف لیگئے اور دروازہ کو کوٹا فاطمہ زہراؑ نے کہا کہ کون ہے دروازہ پر حضرت نے فرمایا کہ باپ تیرا ہے کہا کہ یا رسولخدا اندر تشریف لاؤ حضرت نے فرمایا کہ عمران کی دختر بھی آتی کہا کہ یا رسولخدا وہ کیونکر آوے کہ میرے پاس ایک چادر الی ہے اگر اس سے سر کو ڈھکتی ہوں تو پاؤں باہر نکلجاتے ہیں اور اگر اس سے پاؤں کو ڈھکتی ہوں تو سر کھلجاتا ہے رسولخدا نے یہ سنکر اپنی چادر کہ وہ بھی پرانی تھی انکی طرف پھینکی اور فرمایا کہ اس سے اپنا بدن ڈھکلے عمران کی دختر کہتی ہے کہ ہم فاطمہؑ کے گھر میں گئے اور جاکر بیٹھے فاطمہ کو دیکھا کہ رنگ تھا زرد ہو رہا تھا اور خاک پر لیٹی تھیں

بوریے کا فرش بھی نہ تھا اور اُسکے گھر میں سوائے اُس کہنہ عبا کے کہ جس سے بدن کو چھپا رکھا تھا کچھ نہ تھا رسولخدا نے پوچھا کہ اے بیٹی میری کیا حال ہے کہا کہ بیماری اور
بھوک ہے اور تین روز سے کچھ کھانا نہیں کھایا ہے اور نہ کچھ میسّر ہوا رسولخدا یہ سنکر فاطمہؑ کے حال پر رونے لگے اور وہ بھی رونے لگی اور رسولخدا نے فرمایا کہ اے فاطمہ
میں نے بھی تین روز سے کھانا نہیں کھایا ہے اور جان تو کہ میں خدا کے نزدیک تجھ سے زیادہ بزرگ ہوں اگر وہ چاہتا تو مجھکو دیتا اور مجھ سے فرمایا خدا نے کہ اے حبیب میرے اگر تو
چاہے تو تمام خزانے زمین کے تیرے حکم میں کردوں اور جدھر کو تو پھیرے اُدھر کو وہ خزانے پھریں میں نے اُنکو قبول نہ کیا اور کہا کہ اے پروردگار میرے میں چاہتا ہوں کہ پیغمبر محتاج اور فقیر
رہوں کہ ایکروز تو بھوکا رہوں اور ایکروز کھانا کھاؤں اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت رسولخدا صلعم کی وفات ہوئی تھی تو اُسوقت حضرتؐ کے بدن میں ایک
کُرتا تھا با تو لکا کہ اُسمیں بارہ پیوند تھے اور بعضے پیوند چمڑے کے تھے اور اُن دنوں حضرتؐ کے ذمہ ستر ہزار درہم قرض کے تھے کہ لوگوں سے قرض لیکر فقرا اور
مساکین کو راہ خدا میں دیتے تھے حضرت کی وفات کے بعد علی بن ابیطالبؑ نے وہ ادا کئے اور دوسری روایت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہا کہ میں جمعہ کے روز
مسجد میں داخل ہوا امیر المومنین علیہ السلام کو دیکھا کہ منبر پر کھڑے ہوئے خطبہ پڑھتے ہیں اور ایک لباس پُرانا پیوند لگے ہوئے پہنے ہیں آپ اور کہتے ہیں کہ میں نے اِس لباس کو
اِس قدر پیوند لگوائے ہیں کہ مجھکو اُسکے پیوند لگانیوالے سے حیا آتی ہے کیا ہے واسطے علیؑ کے اور تازگی دُنیا کی اور کیونکر خوش ہوؤں میں اُس لذت سے کہ فنا ہونیوالی ہے اور
اُس نعمت سے کہ باقی نہ رہیگی اور کیونکر پیٹ بھر کے کھاؤں میں جسوقت کہ گرد حجاز کے شکم برہنہ اور گرسنہ ہوں اور کیونکر راضی ہوؤں میں کہ نام میرا امیر المومنینؑ ہو اور مومنین
کی میں شراکت نہ کروں تنگی اور سختی میں اور رنج اور محنت میں ابن عباس کہتے ہیں کہ یہ سنکر میں رویا اور سب آدمی جو کہ وہاں موجود تھے رونے لگے اور
میں نے کہا کہ یا امیر المومنین کیا مضائقہ ہے اگر نیا لباس تم بدلو فرمایا کہ خدا تعالی نے عہد لیا ہے صاحبان حکم سے اسطرح سے کہ وہ حکام ہیئت میں ادنی رعیت کے
ہوں تاکہ تونگر انکی پیروی کریں اور مفلسوں کو افسوس نہو اور کہتے ہیں کہ ایک شخص حضرت امیر المومنین علیہ السلام کے پاس بطور ہدیہ کے حلوا لایا امیر المومنینؑ نے
اُسمیں اُنگلی کو لگایا اور بعد اُسکے فرمایا کہ رنگ اور بو اسکی تو بہت خوب ہیں لیکن معلوم نہیں کہ مزہ اسکا کیا ہے اور انگشت مبارک کو دھو ڈالا اور فرمایا کہ میرے
سامنے سے اسکو اُٹھا لو لوگوں نے پوچھا کہ یا امیر المومنینؑ یہ تمپر حرام ہے فرمایا کہ نہیں اور لیکن روا نہیں ہے کہ میرے گرد ایک جماعت ہو فقر اور فاقہ میں اور میں اپنے شکم کو
حلوے سے آلودہ کروں اور اِس طرح کی روایتیں حضرت امیر المومنینؑ کے زہد کی بہت ہیں اور اب خدا تعالی واسطے تسلی حبیب اپنے کے قصہ قوم عاد کا بیان کرتا ہے چنانچہ
فرماتا ہے کہ وَاذْكُرْ اَخَا عَادٍ اور یاد کر تو اے محمد صلعم بھائی عاد کے کو کہ وہ حضرت ہودؑ پیغمبر تھے قوم عاد میں سے یعنی حال اُسکا اور اُسکی قوم کا قریش کے روبرو
بیان کر اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَهٗ جسوقت کہ ڈرایا اُنھنے قوم اپنی کو عذاب خدا سے اور خوف دلایا اُنکو بِالْاَحْقَافِ ساتھ احقاف کے کہ وہ ایک مقام تھا یمن
میں قریب حضرموت کے کہ یمن کے ملک میں ہے ویرانے عمان کے کنارہ پر اور اُس موضع کو شحر کہتے ہیں اور احقاف جمع حقف کی ہے اور حقف ریگستان دراز اور بلند کو
کہتے ہیں اور وہاں کے باشندے خیموں میں رہتے تھے اور حضرت ہودؑ ڈرانیکے واسطے آئے وَقَدْ خَلَتِ النُّذُرُ اور تحقیق گزر گئے تھے ڈرانے والے پیغمبر مِنْۢ
بَيْنِ يَدَيْهِ آگے اُسکے وَمِنْ خَلْفِهٖٓ اور پیچھے اُسکے سے یعنی پہلے ہودؑ سے بھی پیغمبر گزرے تھے اور اُسکے بعد بھی بہت پیغمبر ہوئے تھے اور خدا کی توحید کیطرف
لوگوں کو بلاتے تھے اور ہودؑ نے اُن لوگوں سے کہا اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ یہ کہ نہ عبادت کرو تم سوائے خدا کے کہ اُسکے سوائے کوئی مستحق عبادت کا نہیں ہے
اِنِّيْٓ اَخَافُ عَلَيْكُمْ تحقیق میں خوف کرتا ہوں اوپر تمہارے عَذَابَ يَوْمٍ عَظِيْمٍ عذاب دن بڑے کے سے اور یہ ہول سے بسبب شرک تمہارے کے
قَالُوْٓا کہا اُن لوگوں نے کہ اے ہودؑ اَجِئْتَنَا لِتَاْفِكَنَا کیا آیا ہے تو ہمارے پاس کہ پھیرے تو ہمکو عَنْ اٰلِهَتِنَا معبودوں ہمارے سے اور اُنکی پرستش سے
ہمکو باز رکھے فَاْتِنَا بِمَا تَعِدُنَآ پس لا تو ہمکو وہ چیز کہ وعدہ کرتا ہے تو ہم سے عذاب کے نازل ہونیکا اِنْ كُنْتَ مِنَ الصّٰدِقِيْنَ اگر ہے تو
سچ کہنے والوں میں سے کہ عذاب ضرور نازل ہوگا قَالَ کہا ہودؑ نے مجھکو کہ علم عذاب کے نازل ہونیکے وقت کا نہیں ہے تاکہ میں جلد ہی اُسکو لاؤں بلکہ اِنَّمَا الْعِلْمُ
سوائے اسکے نہیں کہ علم اُسکے نازل ہونیکے وقت کا عِنْدَ اللّٰهِ نزدیک خدا کے ہے جسوقت اُسکی مصلحت ہوگی اُسوقت نازل کریگا اور میرا کام فقط حکم کے پہنچانیکا
ہے وَاُبَلِّغُكُمْ اور پہنچاتا ہوں میں تمکو مَآ اُرْسِلْتُ بِهٖ وہ چیز کہ بھیجا گیا ہوں میں ساتھ اُسکے وَلٰكِنِّيْٓ اَرٰىكُمْ اور لیکن میں دیکھتا ہوں تمکو قَوْمًا
تَجْهَلُوْنَ ایک قوم کہ نادانی کرتے ہو تم اور نہیں جانتے ہو تم اُس امر کو کہ جسمیں تمہاری نجات ہے اور جلد ہی طلب کرنا عذاب کا تمہاری جہالت اور نادانی سے

اُن لوگوں نے نصیحت قبول نہ کی اور اپنے کفر پر مضبوط رہے حقتعالی نے تین برس تک یا سات برس تک اُنپر مینہ نہ برسایا یہانتک قحط میں مبتلا ہوا
ہودؑ اُنکو کہتے تھے کہ ایمان لاؤ تو البتہ مینہ تمپر برسے ایک شخص نے کہ قیس بن عتر نام رکھتا تھا ہنسی کی راہ سے کہا کہ ہمکو عذاب چاہئے نہ باران آخر الامر خشکی و قحط سے تنگ آ کر
خانہ کعبہ کی جگہ میں کہ اُن دنوں میں ایک پشتہ ریت کا تھا روانہ ہوئے اور مرثد کہ عاد کے رئیسوں میں سے تھا اور ہودؑ پر ایمان لایا تھا اُس نے اُنسے کہا کہ تمہاری دعا سے
مینہ نہ برسے گا مگر جسوقت کہ ہودؑ کی فرمانبرداری کرو اُن لوگوں نے اُسکی نصیحت کی کچھ پروا نہ کی اور اُسکے کہنے کو نہ مانا اور اُسکو ایک جگہ قید کر دیا اور اُس خانہ کعبہ کی
جگہ میں جا کر اپنی حاجت کے لئے دعا کی اور باران رحمت کی خواہش کی اور آفت کے دفع ہونیکے واسطے درخواست کی ہاتف نے آواز دی کہ تینوں میں سے ایک چیز کو اختیار کرو
اُنہوں نے ابر سیاہ کو کہ اُسمیں گمان بارش کا زیادہ تھا بہت سے اختیار کیا وہ ابر اُنپر آتا تھا یہانتک کہ احقاف میں پہنچا **فَلَمَّا رَاَوْهُ** پس جسوقت دیکھا اُنہوں نے اُسکو کہ جسکا وعدہ
کئے گئے تھے عذاب میں سے **عَارِضًا** پھیلنے والا کہ وہ ایک ابر تھا جانب آسمان پھیلا ہوا **مُّسْتَقْبِلَ اَوْدِيَتِهِمْ** رخ کرنیوالا جنگلوں اُنکے کا **قَالُوْا** کہا
اُنہوں نے خوش ہو کر کہ **هٰذَا** یہ ابر ہے **عَارِضٌ** چوڑا کہ **مُّمْطِرُنَا** مینہ دینے والا ہے ہمکو ہودؑ نے کہا کہ **بَلْ هُوَ** بلکہ وہ **مَا اسْتَعْجَلْتُمْ بِهٖ** جس چیز
کہ جلدی کرتے تھے تم ساتھ اُسکے کہ وہ عذاب ہمپر جلدی نازل ہو پس بیان کر اُس عذاب کو اِس طرح سے کہ وہ **رِيْحٌ** ہوا ہے **فِيْهَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ**
بیچ اُسکے عذاب ہے دردناک **تُدَمِّرُ** ہلاک کرتی ہے وہ ہوا اپنی شدت سے **كُلَّ شَيْءٍ** ہر چیز کو انسان ہو یا حیوان یا سوائے اُسکے **بِاَمْرِ رَبِّهَا**
ساتھ حکم پروردگار اپنے کے کہتے ہیں کہ وہ ہوا خیموں کو اور اونٹوں کو اُنکے اڑا کر اوپر کو لیجاتی کہ مثل ٹڈی کے وہ اڑتے ہوئے معلوم ہوتے تھے اور حضرت ہودؑ
مومنین کو ہمراہ لیکر باہر چلے گئے تھے اور کہتے ہیں کہ سب سے پہلے ایک عورت نے اُس عذاب کو دیکھا تھا اور بعد دیکھنے کے اپنے لوگوں سے کہا کہ میں ایک ہوا کو دیکھتی ہوں کہ
اُسمیں آگ کی مشعلیں ہیں اور کہتے ہیں کہ وہ ہوا جسوقت آتی تو بہت خنک اور روح افزا تھی کہ اُسکی خنکی میں سب جمع ہو گئے اور بعد اُسکے اُنپر آگ برسی کہ سب
ہلاک ہو گئے اور منقول ہے کہ قوم عاد نے دیکھا کہ ہوا آدمیوں کو اور مویشیوں کو اڑا کر جنگل میں لیگئی اور وہ سب میان آسمان اور زمین کے اڑتے پھرتے ہیں سب اپنے
گھروں میں چلے گئے اور دروازے بند کر لئے اور ہوا اُنکے گھروں کی طرف روانہ ہوئی اور اُنکے گھروں کو جڑ سے اکھاڑ ڈالا اور سات شب اور آٹھ روز چلی اور ریت کے تودے کو
اُنپر ڈالتی تھی یہانتک کہ سب ریت میں پوشیدہ ہو گئے اور مر گئے اور بعد اُسکے ریت کو اُنکے اوپر سے اڑا کر اُنکے لاشوں کو دریا میں ڈالدیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اُنکی
لاشوں کو ریت کے نیچے سے نکالکر پہاڑ پر مارتی تھی کہ بدن اُنکے پارہ پارہ ہو گئے **فَاَصْبَحُوْا** پس ہو گئے وہ اس حالت پر کہ **لَا يُرٰى** نہیں دیکھی جاتی تھی یعنی اگر
کوئی اُسوقت اُنکے شہر پر گزرتا تو نہ دیکھتا **اِلَّا مَسٰكِنُهُمْ** مگر گھروں اُنکے کو کہ وہ خالی نظر آتے اور آدمیوں سے کسیکو نہ دیکھتا اور اہل کوفہ نے لایُری اور مساکنہم کو
یا مرفوع پڑھا ہے اور باقیوں نے تا سے پڑھا ہے اور الامساکنہم کو منصوب **كَذٰلِكَ** ایسے ہی یعنی جیسے کہ ہمنے اُنکو عذاب کیا ہے کہ اُنکو جڑ سے اکھاڑ کر
پھینکدیا ایسے ہی **نَجْزِى الْقَوْمَ الْمُجْرِمِيْنَ** جزا دیتے ہیں ہم قوم گنہگار کو جو کہ سخت گناہ کرتے ہیں مثل کفر اور شرک کے اور کہتے ہیں کہ جسوقت رسولخدا صلعم
ابر کو دیکھتے کہ جسمیں گمان مینہ برسنے کا ہوتا تھا تو رنگ حضرت کا بدل جاتا تھا اور اُٹھتے اور بیٹھتے اور آتے اور جاتے لوگ کہتے کہ یا رسولخدا سبب بیقراری
اور خوف کا کیا ہے فرماتے کہ میں اسواسطے ڈرتا ہوں کہ یہ ابر اُس ابر کے مانند نہو کہ جسکو قوم عاد نے کہا تھا ہٰذا عارض ممطرنا اور اب کفار کو ڈراتا ہے کہ **وَلَقَدْ**
مَكَّنّٰهُمْ اور البتہ تحقیق قدرت دی تھی ہمنے اُن عادیوں کو **فِيْمَآ اِنْ مَّكَّنّٰكُمْ** بیچ اُس چیز کے کہ نہیں قدرت دی ہے تمکو اے کفار قریش **فِيْهِ** بیچ اُس چیز کے
جیسے کہ قوت اور شوکت اور کثرت مال اور آسودگی حال اور درازی عمر اُنکے تئیں دی تھی وہ تمکو نہیں دی ہے **وَجَعَلْنَا لَهُمْ سَمْعًا** اور کیا ہم نے واسطے
اُنکے کانوں کو تا کہ وہ سُنیں **وَّاَبْصَارًا** اور آنکھوں کو تا کہ اُنسے دیکھیں **وَّاَفْـِٕدَةً** اور دلوں کو تا کہ اُنسے تحقیق اور دریافت کر کے حق و باطل کو پہچانیں
لیکن اُنہوں نے اُن چیزوں کے پیدا کرنیوالے کو نہ پہچانا اسواسطے کہ نہ اُنہوں نے کان طرف سُننے حق کے رکھے اور نہ آنکھوں سے اُسکی قدرت کے علامتوں کو دیکھا اور نہ
دلوں سے اُسکی قدرت کی دلیلوں میں تامل کیا پس یہی سبب تھا کہ جسوقت عذاب اُنپر نازل ہوا تو **فَمَآ اَغْنٰى** پس نہ بے پروا کیا اور نہ دور کیا **عَنْهُمْ** اُنسے
سَمْعُهُمْ کانوں اُنکے نے **وَلَآ اَبْصَارُهُمْ** اور نہ آنکھوں اُنکے نے **وَلَآ اَفْـِٕدَتُهُمْ** اور نہ دلوں اُنکے نے **مِّنْ شَيْءٍ** کسی چیز کو عذاب میں سے
اِذْ كَانُوْا اسواسطے کہ تھے وہ کہ بسبب اپنے عناد اور پیروی نفسوں کے خواہشوں کے **يَجْحَدُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ** انکار کرتے تھے ساتھ نشانیوں قدرت خدا کے

کہ وہ معجزے بناکے اور عجائب کاریگریاں اُسکی قدرت کی تھیں وَحَاقَ بِهِمْ اور احاطہ کیا ساتھ اُنکے اور گھیر لیا اُنکو مَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ اُس چیز نے
کہ تھے وہ ساتھ اُسکے ٹھٹھا کرتے کہ عذاب پر ہنسا کرتے تھے اور جانتے تھے کہ ہمکو جھوٹی باتوں سے یہ پیغمبر ڈراتے ہیں اور عذاب ہمپر آنیوالا نہیں ہے وَلَقَدْ
اَهْلَكْنَا اور البتہ تحقیق ہلاک کیا ہم نے اے مکہ والو مَا حَوْلَكُمْ اُسکو کہ گرد تمہارے ہیں مِّنَ الْقُرٰى بستیوں میں سے مثل حجر ثمود اور سدوم وغیرہ
دیہات قوم لوط کے وَصَرَّفْنَا الْاٰيٰتِ اور طرح طرح سے بیان کیا تھا اور دکھلایا تھا ہم نے نشانیوں قدرت اپنی کو بستیوں والونکو لَعَلَّهُمْ
يَرْجِعُوْنَ ۝ تاکہ وہ پھریں اپنے کفر سے اور توبہ کریں اور بسبب انکار رکھنے کی ہماری نشانیوں سے جڑ اور بنیاد سے وہ جاتی رہے فَلَوْلَا نَصَرَهُمُ
پس کیوں نہ مدد کی اُنکی الَّذِيْنَ اتَّخَذُوْا اُنہوں نے کہ پکڑا تھا یعنی اختیار کیا تھا اُنہوں نے اُنکو مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ سوائے خدا کے قُرْبَانًا واسطے نزدیک
ہونے خدا کے اٰلِهَةً ؕ معبود واسطے کہ وہ باُمید شفاعت اُنکی پرستش کرتے تھے اور جانتے تھے کہ یہ ہمکو خدا کی رحمت کے نزدیک کرینگے اور ہمکو بخشوائینگے
اور پہلا مفعول اتخذوا کا وہ ضمیر جمع کی الذین کیطرف پھرتی ہے محذوف ہے اور دوسرا مفعول قربانا ہے اور آلہۃ اُس سے بدل ہے یا عطف بیان ہے اور یا قربانا
مفعول لہ ہے اور قربانا اور الہۃ حال بھی ہو سکتے ہیں اور ایسا نہیں ہو سکتا کہ وہ معبود اُنکی شفاعت کریں بَلْ ضَلُّوْا بلکہ گم ہوگئے وہ معبود اور کھوئے گئے
عَنْهُمْ ۚ اُن مشرکوں سے کہ وقت نازل ہونے عذاب کے کچھ فائدہ اُن معبودوں نے اُنکو نہ پہنچایا اور عذاب کو اُنسے دور نہ کیا وَذٰلِكَ اور وہ یعنی پکڑنا اور
اختیار کرنا بتوں کا معبود سوائے خدا کے اِفْكُهُمْ دروغ اُنکا ہے اور بناوٹ اُنکی وَمَا كَانُوْا يَفْتَرُوْنَ اور وہ چیز ہے کہ تھے وہ جھوٹ بناتے کہ بتوں کو پرستش کرتے
تھے سوائے خدا کے اپنا شفاعت کرنیوالا گمان کرکے اور مفسرین لکھتے ہیں کہ جسوقت حضرت ابوطالب نے وفات پائی تو رسول خدا بے یار و مددگار رہ گئے اور مکہ سے
طرف طائف کے روانہ ہوئے تاکہ بنی ثقیف کی قوم سے مدد چاہیں جسوقت طائف میں پہنچے تو اُن لوگوں کے مجمع میں تشریف لیگئے اور اُنکے تین بیٹے تھے عبد یالیل اور
مسعود اور حبیب اور یہ تینوں عمر کے بیٹے تھے اُنکے پاس جاکر دعویٰ نبوت کا کیا اور اُنسے اپنے حق میں مدد طلب کی اُن لوگوں نے حضرتؐ کی نبوت کا انکار کیا ایک نے
تو اُنمیں سے کہا کہ کعبہ کا لباس پھاڑا ہوا اگر خدا نے تجھکو پیغمبر کرکے بھیجا ہو اور دوسرے نے کہا کہ کیا خدا عاجز ہے کہ سوائے تیرے کسی اور کو خلقت پر بھیجے اور تیسرے
نے کہا کہ قسم ہے خدا کی بعد اس مجلس کے ہرگز تجھ سے کلام نہ کرونگا حضرتؐ نے فرمایا کہ مجھکو اگر راست گو نہیں جانتے تو میرے اس حال کو ہر قوم سے پوشیدہ رکھو تاکہ مجھ پر دلیر
نہ ہو جائیں مگر وہ لوگ یہ سُنکر طعن کرنے لگے اور ہنسنے لگے اور نادان آدمی اور لڑکے حضرتؐ کے درپے آزار ہوئے اور شور و غل مچانے لگے اور پتھر مارنے لگے یہانتک کہ
حضرتؐ کے دونوں پائے مبارک کو خون آلودہ کردیا اور حضرتؐ ایک دیوار کے پیچھے جاکر ٹھیرے اور درخت خرما کے سایہ میں بیٹھ گئے اور اُسجگہ عتبہ اور شیبہ کہ ربیعہ کے بیٹے
تھے حاضر تھے وہ نادان آدمی اُنکو دیکھکر اُلٹے پھر گئے اور حضرتؐ نے اُن دونوں شخصوں کو دیکھا تو پریشان ہوئے اسواسطے کہ وہ دونوں دشمن خدا اور رسول تھے حضرتؐ نے ہاتھ
واسطے دعا کے اُٹھائے اور کہا کہ خداوندا تیری طرف شکایت کرتا ہوں اپنی ناتوانی اور بے مددگار ہونے سے اُن دونوں نے یہ حال دیکھا تو رگ قرابت کی جوش میں آئی اور
ایک طبق انگوروں کا غلام نصرانی کے ہاتھ حضرتؐ کے پاس بھیجا اور وہ غلام نینوا کا رہنے والا تھا اور نام اُسکا عداس تھا اُس غلام نے طبق کو حضرتؐ کے روبرو زمین پر رکھدیا
حضرتؐ نے بسم اللہ کہکر کھانا انگوروں کا شروع کیا عداس نے کہا کہ اس کلمہ کو اس شہر کے باشندے نہیں کہتے ہیں تو کس شہر کا رہنے والا ہے فرمایا کہ میں مکہ کا رہنے
والا ہوں تو کہاں کا رہنے والا ہے اور دین تیرا کیا ہے غلام نے کہا کہ میں نصرانی ہوں نینوا کا رہنے والا حضرتؐ نے فرمایا کہ وہ شہر ایک مرد صالح اور نیک کا تھا کہ
نام اُسکا یونس بن متی ہے غلام نے کہا کہ تو یونس بن متی کو کیونکر جانتا ہے فرمایا کہ وہ بھائی میرا تھا اور پیغمبر خدا کا جیسے کہ میں پیغمبر خدا کا ہوں اور تھوڑا سا
حال یونسؑ کا بیان کیا عداس نے جسوقت یونس کا حال سنا تو حضرتؐ کے منہ کیطرف دیکھنے لگا اور علامتیں راستی کی حضرتؐ کی پیشانی سے دریافت کیں اور سجدہ شکر کا
کیا اور حضرتؐ کے قدموں پر گر پڑا اور بوسہ دیا اور ربیعہ کے بیٹے دُور سے اس حال کو دیکھتے تھے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تیرے غلام کے دین کو اُس نے بگاڑ دیا اور جسوقت
وہ غلام اُنکے پاس آیا تو اُنہوں نے اُسکو کہا کہ تجھکو کیا ہوا تھا کہ تو نے سجدہ کیا اور اُسکے ہاتھ اور پاؤں کو بوسہ دیا اور ہم نے تو کبھی اسطرح نہیں دیکھا کہا کہ یہ پیغمبر ہے خدا کا اعلےٰ
کہ اُس نے مجھکو اُن چیزوں کی خبر دی کہ سوائے پیغمبر کے ہمکو کوئی نہیں جانتا تھا وہ دونوں ربیعہ کے بیٹے یہ سُنکر ہنسے اور کہا کہ اے غلام اپنے دین کو نگاہ رکھ کہ وہ مرد فریب دینے والا ہے
اور حضرتؐ وہاں سے مکہ کو روانہ ہوئے اور راستے میں ایک باغ میں کہ نخلہ میں مقام کیا اور شب کو نماز تہجد کیواسطے اُٹھے اور تلاوت قرآن میں مشغول ہوئے اتفاقاً ایک جماعت

بعد وفات ابوطالب حضرتؐ کا طائف میں تشریف لیجانا

جنوں کی نصیبین کے یا نینوا کے رہنے والے اُودھر کو گزرے اور بعد سُننے قرآن کے حضرتؐ کے روبرو وہ ظاہر ہوئے اور ایمان لائے اور اپنے گروہ میں جا کر انکو ڈرایا اور ایمان کیطرف
رغبت دلائی چنانچہ حقتعالیٰ اپنے حبیب کو اُنکے حال سے خبر دیتا ہے **وَاِذْ صَرَفْنَآ اِلَيْكَ** اور یاد کر تو اے محمد صلعم جسوقت کہ پھیرا ہم نے طرف تیرے
نَفَرًا مِّنَ الْجِنِّ ایک جماعت کو جنوں میں سے نفر دس سے کم کو کہتے ہیں اور جناب امیر المومنین سے روایت ہے کہ وہ نو تھے ایک تو نصیبین کا رہنے والا تھا اور
آٹھ بنی عمر سے اور ابن عباس سے روایت بیان کرتے ہیں کہ وہ سات جن تھے شاصر اور ناصر اور فرش اور مس اور آزوابیان اور عقم اور زربعہ کہ ابلیس کا بیٹا ہے اور
بعضے کہتے ہیں کہ وہ ستر تھے لیکن اکثر کے نزدیک دس سے کم تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ خدا تعالیٰ نے حکم کیا رسول خدا کو کہ جنوں کو ڈرا اور خوف دلا اور قرآن کو انکے روبرو
پڑھ پس حقتعالیٰ نے ایک جماعت کو جنوں میں سے بھیجا حضرتؐ کیطرف اور حضرتؐ نے اصحاب سے فرمایا کہ مجھکو حکم ہوا ہے کہ میں جنوں کے روبرو قرآن کو پڑھوں
تم میں سے کون شخص میرے ہمراہ ہوتا ہے اور تین مرتبہ یہی فرمایا عبداللہ بن مسعود سے روایت کرتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں حضرتؐ کی رفاقت میں ہوا اور حضرتؐ کے ہمراہ
شعب جحیوں پر گیا کہ مکہ کے اوپر پہاڑ پر ہے رسول خدا نے ایک خط میرے گرداگرد کھینچا اور فرمایا کہ اس خط سے قدم باہر نہ رکھنا یہانتک کہ میں تیرے پاس آؤں
اور حضرتؐ گئے اور کھڑے ہو کر قرآن کو شروع کیا کئی جانور میں نے دیکھے برابر گدھ کے کہ آتے تھے اور اُڑتے تھے اور بیٹھتے تھے اور سانپ دیکھے کالے کہ وہ آکر میرے اور
رسول خدا کے درمیان حائل ہو گئے اور انکے شور اور غل سے رسول خدا کی آواز کو میں نہیں سُن سکتا تھا خوف مجھ پر بہت غالب ہوا اور اکثر خوف میرا رسول خدا پر تھا
اور جسوقت حضرتؐ تلاوت سے فارغ ہوئے تو وہ مانند ٹکڑوں ابر سیاہ کے متفرق اور پراگندہ ہو گئے اور صبح ہوئی تو رسول خدا میرے پاس آئے اور فرمایا کہ کیا سوتا ہے تو میں نے
عرض کی کہ نہیں یا رسول خدا سونیکا کون مقام ہے کئی مرتبہ ایسا ہوا کہ حضرتؐ پر خوف کرکے چاہتا تھا کہ فریاد کروں لیکن میں نے دیکھا کہ حضرتؐ انکو اپنی عصا سے دور کرتے ہیں اور
میرے پاس نہیں آنے دیتے ہیں میں بیخوف ہو گیا اور فرمایا کہ اگر تو خط سے باہر قدم رکھتا تو بڑے خطرہ کا گمان تھا اور فرمایا کہ تو نے کیا دیکھا میں نے عرض کی کہ سیاہ
رنگ کے آدمی کہ جنکے لباس سفید تھے وہ میں نے دیکھے فرمایا کہ وہ بارہ ہزار جن نصیبین کے تھے کہ قرآن کو سُنتے تھے اور سورہ قل اعوذ برب الفلق انکے روبرو پڑھی تھی
چنانچہ خدا تعالیٰ ان جنوں کے حال کو بیان کرتا ہے کہ ہم نے انکو تیرے طرف بھیجا کہ **يَسْتَمِعُوْنَ الْقُرْاٰنَ** سنتے تھے وہ قرآن کو **فَلَمَّا حَضَرُوْهُ** پس
جسوقت کہ حاضر ہوئے وہ اُس قرآن کو یعنی اُسجگہہ حاضر ہوئے کہ جس جگہہ قرآن پڑھا جاتا تھا اور نزدیک رسول خدا کے جا کر **قَالُوْٓا** کہا انہوں نے آپس میں کہ **اَنْصِتُوْا**
خاموش ہو تم اور خوب سکوت متوجہ ہو کر سُنو تم کہتے ہیں کہ زیادہ حرص جو سُننے کی انکو تھی تو ایک جن دوسرے پر گرتا تھا **فَلَمَّا قُضِيَ** پس جسوقت ادا کیا گیا یعنی
قرأت تمام کیگئی تو وہ جن ایمان لائے اور اکثر مسائل حضرتؐ سے پوچھے اور حضرتؐ نے انکو اپنی طرف سے انکی قوموں پر نامزد کر کے بھیجا کہ انکو تعلیم کریں دین کے مسئلوں کو
پس وہ جن **وَلَّوْا اِلٰى قَوْمِهِمْ** پھرے طرف قوم اپنی کے **مُّنْذِرِيْنَ** ڈرانیوالے ہو کر یہ حال واقع ہوا ہے یعنی جسوقت وہ جن حضرتؐ کے پاس سے
اپنی قوم میں آئے تو عذاب خدا سے انہوں نے انکو ڈرایا اور ایمان کیطرف رغبت دلا کر **قَالُوْا** کہا انہوں نے اپنی قوم سے کہ **يٰقَوْمَنَآ** اے قوم ہماری **اِنَّا**
سَمِعْنَا كِتٰبًا تحقیق ہم نے سنا ہے ایک کتاب کو کہ وہ قرآن خدا کیجانب سے **اُنْزِلَ** نازل کیگئی ہے **مِنْۢ بَعْدِ مُوْسٰى** پیچھے کتاب موسیٰ کے
مُصَدِّقًا کہ تصدیق اور سچا کرنیوالی ہے **لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهِ** واسطے اسکے کہ آگے اسکے ہوئی ہیں اور انبیاء کی کتابیں آئیں اور بعضے جن ایسے تھے کہ انجیل کے نازل
ہونیکی خبر نہیں رکھتے تھے مثل یہودیوں کے اسواسطے انہوں نے کہا کہ من بعد موسیٰ اور انجیل کا ذکر نہ کیا اور مقصد تمام حال واقع ہوا ہے اور تعریف میں قرآن کی جن
اپنی قوم سے بیان کرتے ہیں کہ **يَهْدِيْٓ** رہنمائی کرتی ہے وہ کتاب **اِلَى الْحَقِّ** طرف حق کے **وَاِلٰى طَرِيْقٍ مُّسْتَقِيْمٍ** اور طرف راہ راست کے
کہ پہنچانیوالی طرف مطلوب کے ہے **يٰقَوْمَنَآ اَجِيْبُوْا** اے قوم ہماری قبول کرو تم **دَاعِيَ اللّٰهِ** بلانیوالے خدا کیطرف کو کہ وہ محمدؐ ہے اور لوگوں کو
طرف راہ حق کے بلاتا ہے **وَاٰمِنُوْا بِهٖ** اور ایمان لاؤ تم ساتھ اسکے اور اسکی ہر بات کے کہنے کا یقین کرو **يَغْفِرْ لَكُمْ** بخشیگا خدا واسطے تمہارے **مِّنْ**
ذُنُوْبِكُمْ بعضے گناہوں تمہارے کو جو کہ حق دوسرے شخص کا نہیں ہے اسواسطے کہ وہ نہیں بخشا جاتا ہے جبتک کہ اسکو ادا نہ کرے یا اُس شخص سے بخشوالے **وَيُجِرْكُمْ**
اور پناہ دیگا تمکو **مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ** ۝ عذاب دردناک سے کہ واسطے کفار کے تیار کیا گیا ہے **وَمَنْ لَّا يُجِبْ** اور جو کوئی کہ نہ قبول کرے **دَاعِيَ اللّٰهِ**
پکارنیوالے خدا کی طرف کو کہ وہ محمد صلعم ہے اور اسسبب سے اُسپر عذاب نازل ہو تو **فَلَيْسَ بِمُعْجِزٍ** پس نہیں ہے وہ عاجز کرنیوالا خدا کا عذاب کرنے میں **فِى الْاَرْضِ**

بیچ زمین کے وہ اُسکے عذاب سے بچ رہے اور کوئی مہربانی کرکے اُسکو بچالیوے وَلَيْسَ لَهٗ اور نہیں ہیں واسطے اُسکے مِنْ دُوْنِهٖٓ اَوْلِيَآءُ سوائے خدا کے
دوست اور روکرنیوالے کہ عذاب کو وہ منع کریں اُولٰٓئِكَ یہ لوگ نہ قبول کرنیوالے فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ بیچ گمراہی ظاہر کے ہیں یعنی اُنکی گمراہی کسی پر پوشیدہ
نہیں ہے کہ اُنہوں نے اُس شخص کے قبول کرنیسے انکار کیا ہے جو کہ خدا کیطرف بلاتا ہے اور قمی نے اپنی تفسیر میں اِن آیتوں کے نازل ہونیکا سبب اسطرح لکھا ہے کہ
رسولخدا بازار عکاظہ میں تشریف لیگئے اور ہمراہ حضرت کے زید بن حارثہ تھا وہاں جاکر لوگوں کو طرف اسلام کے بلانے لگے کسی نے حضرت کے کہنے کو قبول نہ کیا وہاں سے
پھر کر مکہ میں چلے آئے اور جس وقت وادی نجلہ میں شب کو نماز تہجد میں قرآن کی تلاوت کی اُس وقت ایک جماعت جن کا اُدھر سے گزر ہوا جس وقت اُنہوں نے قرآن کو سنا تو بعضے
نے بعضے سے کہا کہ خاموش ہوجاؤ اور بخوبی اُسکو سنو پس جس وقت رسولخدا اُسکے پڑھنے سے فارغ ہوئے تو وہ جن اپنی قوم کیطرف پھر گئے اور وہاں جاکر اُنکو ڈرایا اور جو کچھ
ضلال مبین تک لکھا ہے سب اُنہوں نے بیان کیا اور رسولخدا کی خدمت میں حاضر ہوکر ایمان لائے اور رسولخدا نے احکام دین کے اُنکو تعلیم کیے حقتعالی نے اپنے حبیب پر یہ آیتیں نازل کیں کہ
قل اوحی الی انہ استمع نفر من الجن تمام سورہ تک اور خدا تعالی نے اُنکی حکایت کو نقل کیا اور رسولخدا نے ایک شخص کو اُنمیں سے اُنپر سب کا پیشوا کیا اور وہ ہر وقت رسولخدا صلعم کے پاس
آیا کرتے تھے رسولخدا صلعم نے امیر المومنین علیہ السلام کو اُنکی تعلیم کرنیکا حکم دیا کہ احکام دین کے اُنکو سکھلاؤ پس بعضے اُنمیں مومن ہیں اور بعضے کافر ہیں اور بعضے ناصبی ہیں اور بعضے یہودی
ہیں اور بعضے نصرانی ہیں اور بعضے مجوسی ہیں اور جان کی وہ اولاد ہیں اور امام علیہ السلام سے کسی نے پوچھا کہ مومنین جن بہشت میں داخل ہونگے فرمایا کہ نہیں اور لیکن خدا تعالی
درمیان بہشت اور دوزخ کے خطیرے بناتا ہے اُنمیں مومنین جن اور بدی کرنیوالے شیعہ رہینگے اور ان آیتوں سے ثابت ہوا کہ جیسے رسولخدا صلعم آدمیوں پر پیغمبر ہوکر آئے
ہیں ایسے ہی جنوں پر پیغمبر ہوکر آئے ہیں اور سوائے ہمارے پیغمبر کے ایسا نہیں ہوا کہ دونو گروہ پر پیغمبر ہوکر آیا ہو اور اب خدا تعالی اپنی قدرت کا بیان کرتا ہے کہ اَوَلَمْ يَرَوْا کیا
نہ دیکھا اُنہوں نے یعنی کیا نہ جانا قیامت کے انکار کرنیوالوں نے کہ اَنَّ اللّٰهَ الَّذِيْ تحقیق خدا وہ شخص ہے کہ اپنی قدرت کاملہ سے خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ
پیدا کیا ہے اُس نے آسمانوں کو اور زمین کو وَلَمْ يَعْيَ اور نہیں تھکا ہے اور نہ سست اور رنج میں ہوا ہے بِخَلْقِهِنَّ ساتھ پیدا کرنیوالے اُنکے بِقٰدِرٍ
قدرت رکھنے والا ہے عَلٰٓي اَنْ يُّحْيِيَ الْمَوْتٰى اوپر اسکے کہ زندہ کرے مُردوں کو اسواسطے کہ عاجزی اور نقصان کو اُسمیں دخل نہیں ہے اور بقادر کی با زائد ہے اور محل رفع
میں بقادر واقع ہوا ہے اسواسطے کہ وہ آن کی خبر ہے یعنی کیا نہیں دیکھا اُنہوں نے کہ تحقیق خدا جس نے آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا ہے اور اُنکے پیدا کرنیسے سست نہیں ہوا ہے وہ
قادر ہے مُردوں کے زندہ کرنے پر بَلٰٓى ہاں جو شخص کہ آسمان اور زمین کے پیدا کرنے پر قدرت رکھتا ہے اِنَّهٗ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ تحقیق وہ اوپر ہر چیز کے قَدِيْرٌ
قدرت رکھنے والا ہے اور اب کفار کا انجام بیان کرتا ہے وَيَوْمَ يُعْرَضُ اور یاد کرو تو اُس دن کو کہ پیش کیے جاوینگے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وہ لوگ کہ کفر کیا ہے
اُنہوں نے عَلَي النَّارِ اوپر آتش دوزخ کے اور ملائکہ دوزخ اُن سے کہیں گے کہ اَلَيْسَ هٰذَا کیا نہیں ہے یہ عذاب بِالْحَقِّ حق اور راست اور
درست قَالُوْا بَلٰى کہینگے وہ کہ ہاں سب حق ہے وَرَبِّنَا قسم ہے پروردگار ہمارے کی قَالَ کہیگا خازن مالک داروغہ دوزخ کے کہ فَذُوْقُوا الْعَذَابَ
پس چکھو تم عذاب کو بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ بسبب اسکے کہ تھے تم کفر کرتے اور پیغمبر کی بات کو اعتبار نہیں کرتے تھے اور حضرت رسولخدا کو جو کفار کے انکار کرنے اور ایمان نہ
لانے اور آزار دینے سے رنج ہوتا تھا تو واسطے تسلی خاطر اقدس رسولخدا کے حقتعالی فرماتا ہے کہ فَاصْبِرْ پس صبر کر تو اے محمد صلعم كَمَا صَبَرَ جیسے کہ
صبر کیا ہے اُولُوا الْعَزْمِ صاحبان عزم نے اور کوشش نے مِنَ الرُّسُلِ پیغمبروں میں سے بعضے کہتے ہیں کہ من بیانیہ ہے اور مراد اولوالعزم سے کل پیغمبر ہیں اسواسطے
کہ سب پیغمبروں نے عزم کیا ہے احکام خدا کے پہنچانیکا اور دین حق کی ترقی کا اور اکثروں کے نزدیک من تبعیضیہ ہے اور مراد اولوالعزم سے بعضے انبیا ہیں اور یہی قول حضرت
امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہما السلام کا ہے اور اولوالعزم سے مراد پانچ پیغمبر ہیں نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد علیہم السلام کہ یہ منسوخ کرنیوالے
اپنے غیر کی شرع کے ہیں اور اُنکو سادات انبیا کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ وہ نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد علیہم السلام ہیں کسی نے پوچھا کہ
یہ اولوالعزم کیونکر ہوئے فرمایا کہ حضرت نوح پیغمبر ہوئے ایک کتاب اور شرع کے ساتھ اور جو کوئی کہ بعد نوح کے پیغمبر ہوا اُس نے نوح کی کتاب اور شرع پر عمل کیا یہانتک کہ حضرت
ابراہیم پیغمبر ہوکر آئے ایک شرع اور صحیفوں کے ساتھ اور عزم ترک کرنے کتاب نوح کے کا اور جو کوئی بعد ابراہیم کے پیغمبر ہوکر آیا اُس نے ابراہیم کی شرع پر عمل کیا یہانتک کہ موسیٰ
پیغمبر ہوکر آئے ایک کتاب اور شرع کے ساتھ اور عزم ترک کرنے صحیفوں ابراہیم کے کا اور جو کوئی بعد موسیٰ کے پیغمبر ہوکر آیا اُس نے موسیٰ کی کتاب اور شرع پر عمل کیا یہانتک کہ

عیسیٰ پیغمبر ہوکر آیا ایک کتاب اور شرع کے ساتھ اور عزم ترک کرنے کتاب موسیٰ کی اور شرع اُسکے کی کا اور جو کوئی بعد عیسیٰ کے پیغمبر ہوکر آیا اُسنے عیسیٰ کی کتاب اور شرع پر
عمل کیا یہانتک کہ محمد صلعم پیغمبر ہوکر آیا ایک کتاب اور شرع کے ساتھ اور عزم ترک کرنے کتاب اور شرع عیسیٰ کے کا پس حلال اُسکا حلال ہے قیامت تک اور حرام اُسکا
حرام ہے قیامت تک پس یہ ہیں اولو العزم پیغمبروں میں سے اور دوسری روایتیں فرمایا ہے کہ سردار پیغمبروں کے پانچ ہیں اور وہی اولو العزم ہیں پیغمبروں میں سے
اور اُنپر چلی ہے چکی دین خدا کی نوح اور ابراہیم اور موسیٰ اور عیسیٰ اور محمد علیہم السلام اور بعضے کہتے ہیں کہ وہ چھ پیغمبر ہیں اول نوحؑ کہ قوم کے آزار دینے پر صبر کیا اور
دوسرے ابراہیمؑ کہ آتش نمرود پر صبر کیا اور تیسرے اسمٰعیلؑ کہ ذبح ہونے پر صبر کیا اور چوتھے یعقوبؑ کہ واسطے فرزند کے صبر کیا اور پانچویں یوسفؑ کہ چاہ کے اندر گرنے اور بہائیونکی
ایذا اور قید ہونے پر صبر کیا اور چھٹے ایوبؑ کہ بلا اور بیماری پر صبر کیا اور بعضے کہتے ہیں کہ اولو العزم وہ ہیں جنکو جہاد کرنیکا حکم تھا غرض یہ ہے کہ حقتعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محمد
مثل ان پیغمبروں کے صبر کر تو وَلَا تَسْتَعْجِلْ لَّهُمْ اور نہ جلدی چاہ تو واسطے اُن کفار قریش کے عذاب کے نازل ہونیکو اسواسطے کہ جو اُسکا وقت مقرر ہے اُسوقت مقرر
نازل ہوگا اور سمیں کچھ شبہہ نہیں ہے كَأَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَ گویا کہ وہ جسدن دیکھینگے مَا يُوعَدُونَ اُسچیز کو کہ وعدہ کئے جاتے ہیں وہ اُسکا کہ وہ نازل
ہونا عذابکا ہے تو جانینگے وہ کہ لَمْ يَلْبَثُوا نہیں ٹھہرے ہیں کی ہے دنیا میں إِلَّا سَاعَةً مِّن نَّهَارٍ مگر ایک ساعت دن میں سے یعنی باوجودیکہ عمر اُنکی دنیا میں
بہت دراز ہوئی مگر ہول قیامت کی ایسی ہوگی اور عذاب اُنکا ایسا سخت ہوگا کہ اُنکے روبرو رہنا دنیا کا اور راحت اور آرام اُسکا مثل ایک ساعت کے معلوم
ہوگا بَلَاغٌ پہنچانا ہے یہ خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اُسکی ہو بلاغ ہے یعنی جو کچھ مذکور ہوا ہے اس سورہ میں نصیحت وغیرہ وہ پہنچانا خدا کی جانب سے
ہے طرف تمہارے فَهَلْ يُهْلَكُ پس نہ ہلاک کئے جاوینگے وقت نازل ہونے عذاب کے إِلَّا الْقَوْمُ الْفَاسِقُونَ ۝ مگر قوم باہر ہونیوالی
حکم خدا سے اور منقول ہے کہ اگر عورت کو وضع حمل دشوار ہو تو یہ کلمیں لکھکر پانی میں دہوویں اور اُسکو پلاویں بچہ آسانی سے پیدا ہوگا بسم اللہ الرحمن الرحیم
لا الٰہ الا اللہ الحلیم الکریم سبحان اللہ رب السموات السبع ورب العرش العظیم کانہم یوم یرون مایوعدون لم یلبثوا الا ساعۃ من نہار بلاغ فہل یہلک الا القوم
الفاسقون

سُورَةُ مُحَمَّدٍ

یہ سورہ مدنی ہے اور اسمیں چالیس آیتیں ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ آیہ وکاین من قریۃ اُسوقت نازل ہوئی تھی کہ حضرت مکہ
سے طرف مدینہ کے متوجہ ہوتے تھے اور اس سورہ کو سورۂ قتال بھی کہتے ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ محمد کو پڑھے اپنے دین میں
ہرگز شک نہ کرے اور شرک اور کفر سے محفوظ رہے یہانتک کہ مرجائے اور بعد مرنیکے خدا تعالیٰ ہزار فرشتے اُسکی قبر پر بھیجے تاکہ اُسپر نماز پڑھیں اور ثواب اُسکا اُسکو بخشیں اور
قیامت کے روز اُسکے پیچھے پیچھے ہوں تاکہ اُسکو خدا کے پاس امن میں پہنچاویں اور دوسری روایتیں ہے کہ جو کوئی چاہے کہ حال ہمارا اور ہمارے دشمنونکا جانے وہ اس
سورہ کو پڑھے اسواسطے کہ اس سورہ میں ایک آیت ہماری شان میں اور ایک آیت ہمارے دشمنونکی شان میں ہے بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَٰنِ الرَّحِيمِ
الَّذِينَ كَفَرُوا جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہے اور نہیں ایمان لائے خدا پر اور پیغمبر پر وَصَدُّوا اور بند کیا ہے اُنہوں نے اور باز رہے عَن سَبِيلِ
اللَّهِ راہ خدا کی سے کہ وہ دین اسلام ہے کہتے ہیں کہ مراد اُن سے کفار قریش کے بعضے آدمی ہیں مثل نضر اور عتبہ وغیرہ کے کہ خود گمراہ تھے اور لوگونکو گمراہ کرتے تھے اور اسلام کے
قبول کرنے سے منع کرتے تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ وہ لوگ کہ کافر ہوئے بعد وفات حضرت کے اور دین سے پھر گئے بسبب غصب کرنے حق امیر المومنین کے اور
بند کیا اُنہوں نے لوگونکو امیر المومنینؑ کی پیروی سے کہ وہ راہ خدا کی ہے أَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ گم اور باطل کریگا اعمال اُنکے کو وَالَّذِينَ آمَنُوا اور جو لوگ کہ ایمان
لائے خدا اور پیغمبر پر اور پیغمبر کے فرمانے سے پھرے نہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کئے اُنہوں نے اچھے خالص واسطے خدا کے وَآمَنُوا بِمَا نُزِّلَ عَلَىٰ مُحَمَّدٍ
اور ایمان لائے وہ ساتھ اُسچیز کے کہ نازل کی گئی ہے اوپر محمد صلعم اور بعد اُس حضرت کے اُسچیز سے پھرے نہیں وَهُوَ اور وہ چیز کہ نازل کیگئی ہے یعنی قرآن الْحَقُّ
حق اور راست اور درست ہے مِن رَّبِّهِمْ پروردگار اُنکے کیطرف سے كَفَّرَ عَنْهُمْ دور کریگا اُنسے جو کہ ایمان لائے ہیں سَيِّئَاتِهِمْ تمام برائیوں اُنکی کو اور
گناہوں سے اُنکے درگزر کریگا بعد توبہ کرنیکے اُنکے ایمان کی بزرگی کے سبب سے وَأَصْلَحَ بَالَهُمْ اور درست کریگا حال اُنکے کو آخرت میں ذَٰلِكَ وہ گمراہی
اور درست کرنا حال اُنکا اور دور کرنا گناہونکا بِأَنَّ الَّذِينَ كَفَرُوا اسبب اسکے ہے کہ تحقیق جن لوگوں نے کفر کیا ہے اتَّبَعُوا الْبَاطِلَ پیروی کی ہے
اُنہوں نے باطل کی کہ وہ شیطان ہے اور یا ہر کوئی کہ قابل پیروی کے نہو وَأَنَّ الَّذِينَ آمَنُوا اور تحقیق جن لوگوں نے کہ اعتقاد کیا ہے خدا کی وحدانیت اور پیغمبر کی

نبوت کا اِتَّبَعُوا الْحَقَّ پیروی کی ہے انہوں نے حق کی کہ وہ علی ہے یا قرآن ہے کہ نازل کیا گیا ہے مِنْ رَّبِّهِمْ پروردگار انکے کی جانب سے كَذٰلِكَ
ایسے ہی یعنی اسی طریق سے يَضْرِبُ اللّٰهُ بیان کرتا ہے خدا لِلنَّاسِ واسطے آدمیوں کے اَمْثَالَهُمْ حال انکے کو کفر کو اور ایمان کو اور کہتے ہیں کہ ضمیر انکی دونوں
فرقوں کیطرف پھرتی ہے جو کہ اوپر گزرے ہیں یعنی خدا تعالی ان دو گروہ کو بیان کرتا ہے واسطے آدمیوں کے تاکہ حق کو باطل اور نیک کو بد سے جدا کریں اور بعد اسکے
خدا تعالی مومنین کو کفار پر جہاد کرنیکا حکم کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ کفار اپنے کفر سے باز نہیں آتے ہیں اور اپنی گمراہی پر اصرار کرتے ہیں تم انپر جہاد کرو فَاِذَا لَقِيْتُمُ
پس جسوقت ملاقات کرو تم اے مومنین اور دیکھو تم وقت لڑائی کے الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ان لوگوں کو کہ کفر کیا ہے انہوں نے فَضَرْبَ الرِّقَابِ پس مارنا
گردنوں کا ہے اور ضرب کہ مصدر ہے مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا اور اپنے مفعول کیطرف مضاف ہے اور تقدیر اسکی فاضربوا ضرب الرقاب ہے یعنی مارنا گردنوں کا
اور مراد یہ ہے کہ قتل کرو تم کفار کو جسوقت کہ لڑائی قائم ہو جسطرح سے کہ تم قابو پاؤ انپر اسواسطے کہ مقصود قتل کرنا انکا ہے نہ خاص مارنا گردنوں کا حَتّٰۤى اِذَاۤ
اَثْخَنْتُمُوْهُمْ یہانتک کہ جسوقت زخموں میں چور کر دو تم انکو کہ لڑنے کی طاقت انمیں باقی نہ رہے تو فَشُدُّوا الْوَثَاقَ پس مضبوط کرو تم بند و بست انکو یعنی جسوقت
انکو زخمی اور بے قابو کر کے قید کرو تو انکی مشکیں خوب جکڑ کے باندھو کہ بھاگ نجائیں فَاِمَّا مَنًّۢا پس یا احسان کرو تم احسان کرنا بَعْدُ بعد اسکے قید اور مضبوط
کرنے بند کے کہ انکو چھوڑ دو بدون عوض لینے کے وَاِمَّا فِدَآءً اور یا فدا لو تم فدا لینا انسے کہ فدا لیکر انکو چھوڑ دو ان دونوں امر میں تمکو اختیار ہے اور منا اور فدا مفعول
مطلق ہیں فعل محذوف کے یعنی تمنون منا و تفدون فدا غرض یہ ہے کہ ان دونوں امر میں تمکو اختیار ہے خواہ بدون عوض کے ان پر احسان کر کے انکو چھوڑ دو
خواہ انکی عوض میں فدا لیکر انکو چھوڑ دو اور یہ حکم تمہارے واسطے باقی ہے حَتّٰى تَضَعَ الْحَرْبُ یہانتک کہ رکھے لڑائی یہاں حرب کا مضاف محذوف ہے
یعنی یہانتک کہ رکھیں صاحب لڑائی کے اَوْزَارَهَا ہتھیار اسکے یعنی لڑائی گزر جاتے اور سوائے اسلام قبول کرنیوالے اور صلح کرنیوالے کے کوئی باقی نہ رہے
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ میرے والد بزرگوار کہتے تھے کہ جنگ کے دو حکم ہیں ایک تو یہ کہ جسوقت لڑائی قائم ہوا اور ابھی ہتھیار کھول کر نہ رکھے ہوں
اور لڑنے والے زخموں سے چور نہوئے ہوں تو اس صورت میں یہ ہے کہ امام کو اختیار ہے کہ جسکو قید کیا ہو اگر چاہے اسکو گردن مارے اور اگر چاہے اسکے ہاتھ اور پاؤں مخالف
کاٹ کر یعنی داہنا پاؤں اور بایاں ہاتھ اور بایاں پاؤں اور داہنا ہاتھ کاٹکر اسکو چھوڑ دے کہ وہ اپنے خون میں لوٹ کر مر جاتے اور اس صورت میں احسان کر کے یا فدا
لیکر چھوڑنا جائز نہیں ہے اور دوسرا حکم یہ ہے کہ اگر کفار زخموں سے چور ہو گئے ہوں اور لڑائی موقوف ہو گئی ہو اور کفار کو قید کیا ہو تو اس صورت میں
امام کو اختیار ہے درمیان بے عوض چھوڑ دینے اور عوض لیکر چھوڑ دینے کے اور اگر چاہے غلام بنا لیوے اور کہتے ہیں کہ اس صورت میں امام کو قتل کرنا جائز نہیں ہے
اور منقول ہے کہ ان دونوں صورتوں میں اگر کافر اسلام قبول کرے تو کوئی امر اسپر جاری نہیں ہو سکتا بلکہ کل امور مذکورہ اس سے ساقط ہیں اور حکم اسکا وہ ہے جو
اور مسلمانوں کا حکم ہے اور فرماتا ہے خدا کہ ذٰلِكَ یہ ہے حکم تمہارے واسطے کہ جسطرح فرمایا ہے اسیطرح کرنا چاہئے اور اس آیت کے حکم میں درمیان علمائے اسلام
کے بہت اختلاف ہے لیکن مذہب حق وہ ہے جو بیان کیا گیا وَلَوْ يَشَآءُ اللّٰهُ اور اگر چاہتا خدا لَانْتَصَرَ مِنْهُمْ البتہ بدلا لیتا ان کافروں سے
زمین میں دھسا کر اور دریا میں ڈبو کر اور سوائے اسکے بدون اسکے کہ نوبت جنگ کرنیکی تمکو پہنچتی وَلٰكِنْ اور لیکن حکم دیتا جہاد کا اور عذاب انپر نازل
نکرتا اسواسطے ہے کہ لِّيَبْلُوَا تاکہ آزمائے بَعْضَكُمْ بِبَعْضٍ بعضے تمہارے کو ساتھ بعض کے اسطرح سے کہ مومنین کو تو کفار کے ساتھ آزمائے کہ وہ کفار سے
جہاد کر کے ثواب عظیم پائیں اور کفار کو مومنین سے آزمائے کہ وہ بسبب عذاب لڑائی کے کفر سے توبہ کریں اور یا یہ کہ تاکہ معلوم ہو کہ کون فرمانبردار ہے اور کون
نافرمانبردار ہے مسلمانوں میں سے کہ رسول کو لڑائی میں چھوڑ کر اسکی رفاقت سے بھاگ جاتا ہے اپنی جان بچا کر اور اب جہاد کی رغبت میں فرماتا ہے کہ
وَالَّذِيْنَ قُتِلُوْا اور جو لوگ کہ قتل کئے گئے ہیں اور اہل بصرہ اور حفص قتلوا ماضی مجہول کا صیغہ پڑھتے ہیں اور باقی کے قاری قاتلوا ماضی معروف کا
صیغہ باب مفاعلہ سے پڑھتے ہیں یعنی اور جو لوگ لڑتے ہیں فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے فَلَنْ يُّضِلَّ پس ہرگز نہ گم اور ضائع کرے گا خدا
اَعْمَالَهُمْ اعمال انکے کو بلکہ ضرور جہاد کرنیکی کامل اور پوری انکو دیگا اس تفسیر سے کہ سَيَهْدِيْهِمْ قریب ہے کہ راہ دکھاوے انکو دنیا میں طرف خیر
اور ثواب کے اور آخرت میں طرف بلند درجوں بہشت کے اور حد سے زیادہ ثواب عطا کرے وَيُصْلِحُ اور درست کرے بَالَهُمْ حال انکے کو وہ دونوں جہان میں

وَيُدْخِلُهُمُ الْجَنَّةَ اور داخل کریگا انکو بہشت میں کہ عَرَّفَهَا لَهُمْ ۝ تعریف کی ہے اس بہشت کی واسطے انکے دنیا میں تاکہ اسکے مشتاق ہوکر اعمال نیک بجالائیں کہ جنکے سبب سے بہشت میں پہنچیں اور فرماتا ہے جہاد کی رغبت میں کہ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو اِنْ تَنْصُرُوا اللّٰهَ اگر مدد کروگے تم خدا کی کہ اسکے دین کی ترقی کیواسطے کافروں سے لڑوگے تو يَنْصُرْكُمْ مدد کریگا تمہاری خدا کہ کفار پر تم غالب ہوجاؤگے اور فتح پاؤگے وَيُثَبِّتْ أَقْدَامَكُمْ ۝ اور ثابت اور استوار کریگا قدم تمہارے کہ تمہارے دلونکو قوت دیگا اور کفار پر تمکو دلیر کریگا تاکہ تمہارے قدم ڈگیں نہیں اور جہاد سے تم نہ بھاگو اور اس آیت سے معلوم ہوا کہ جو لوگ کہ جہاد میں سے بھاگا کرتے تھے وہ لوگ خدا کی نصرت نہیں کرتے تھے بلکہ واسطے دکھلانے لوگوں کے اور طمع غنیمت کے حضرت رسولخدا کی ہمراہ جہاد میں جاتے تھے اسواسطے کہ خدا فرماتا ہے کہ اگر تم میری نصرت کروگے تو میں تمہاری نصرت کرونگا اور تمہارے قدمونکو ثابت اور استوار رکھونگا اور وعدہ خدا کا حق ہے کہ اسمیں خلاف کسیطرح کا نہیں ہے پس جسوقت کہ انکے قدم ثابت نہ ہے جہاد میں تو معلوم ہوا کہ وہ خدا کی نصرت کرنیوالوں میں سے نہ تھے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ مدد کریگا تمہاری آخرت میں اور ثابت رکھیگا تمہارے قدمونکو نزدیک حساب کے اور صراط پر اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ مدد کریگا تمہاری دنیا اور آخرت میں اور دونوں جہان میں تمہارے قدمونکو ثابت رکھیگا وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور وہ لوگ کہ کفر کیا ہے انہوں نے فَتَعْسًا لَهُمْ پس ہلاکت ہوجیو واسطے انکے اور پستی اور تعسًا منصوب ہے فعل مضمر سے اور مضمر لانا اسکے فعل کا واجب ہے سماعًا اور وہ فعل خبر ہے الذین موصول کی اور ضل کا اسپر عطف ہے اور تقدیر اسکی یہ ہے فتعسہم اللہ تعسًا یعنی پس ہلاک کیا انکو خدا نے ہلاک کرنا وَأَضَلَّ أَعْمَالَهُمْ ۝ اور گم اور نابود کیا اعمال انکے کو ذٰلِكَ یہ ہلاک کرنا اور گم کرنا اعمال کا بِأَنَّهُمْ كَرِهُوا بسبب اسکے ہے کہ تحقیق انہوں نے مکروہ جانا ہے مَا أَنْزَلَ اللّٰهُ اس چیز کو کہ نازل کیا ہے خدا نے پیغمبر پر مثل قرآن اور احکام شرع کے اور جب انہوں نے ایسا کیا تو فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ ۝ پس مٹا دیا خدا نے اعمال انکے کو اور نیست اور نابود کردیا اور جزا انکو نہ دی انکے اعمال نیک کی جو کچھ کہ وہ کرتے تھے جیسے کہ آباد رکھنا اور مرمت کرنی خانہ کعبہ کی اور طواف کرنا اسکا اور حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ مراد گم کرنے اور نابود کرنے اعمال سے اس آیت میں بسبب اسکے ہے کہ جو کچھ خدا علیؑ کی شان میں نازل کرتا تھا وہ اسکو مکروہ جانتے تھے اسواسطے کہ خدا کا واحد جاننا اور عبادت کرنا اسکا فائدہ نہیں بخشتا ہے بدون دوستی علیؑ کے اور فرماتا ہے کہ أَفَلَمْ يَسِيرُوا کیا پس نہیں سیر کی ہے انہوں نے فِي الْأَرْضِ بیچ زمین کے یعنی عاد اور ثمود کے شہروں میں فَيَنْظُرُوا پس دیکھیں وہ کہ كَيْفَ كَانَ کیونکر ہوا عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِنْ قَبْلِهِمْ انجام ان لوگوں کا کہ پہلے ان سے تھے شرک کرنیوالے اور انبیا کے جھٹلانیوالے کہ دَمَّرَ اللّٰهُ ہلاکت نازل کی خدا نے عَلَيْهِمْ اوپر انکے اور جڑ سے اکھاڑ کر پھینکدیا وَلِلْكَافِرِينَ أَمْثَالُهَا ۝ اور واسطے کفر کرنیوالوں کے تیرے ساتھ مانند اس عذاب کے چاہیے جو کہ پہلے لوگوں پر ہوا ہے لیکن ہم نے انپر عذاب سخت ہلاک کرنیوالا دنیا میں نازل نہیں کیا ہے اور عذاب انکا آخرت پر رکھا ہے بسبب اپنے فضل اور کرم کے اور تیرے وجود کی برکت سے کہ تو جو انمیں موجود ہے اسواسطے ہم انکو عذاب نہیں کرتے ہیں اور ضمیر امثالہا کی ہلاکت کے یا عقوبت کیطرف پھرتی ہے کہ دلالت کرتا ہے اسپر دمّر کا لفظ ذٰلِكَ وہ یعنی جو کچھ کہ مذکور ہوا ہے ذلیل اور عذاب کرنا کفار کا اور نصرت اور ثواب بخشنا مومنین کا بِأَنَّ اللّٰهَ بسبب اسکے ہے کہ تحقیق خدا مَوْلَى الَّذِينَ آمَنُوا دوست اور مدد کرنیوالا ان لوگونکا ہے کہ ایمان لائے ہیں وَأَنَّ الْكَافِرِينَ اور تحقیق کفر کرنیوالے وہ لوگ ہیں کہ لَا مَوْلَىٰ لَهُمْ ۝ نہیں ہے کوئی دوست واسطے انکے کہ مدد انکی کرے اور لا مولی لہم برخلاف ردوا الی اللہ مولٰہم الحق کے نہیں ہے اسواسطے کہ اس صورت میں معنی مولی کے دوست اور مددگار کے ہیں اور آیہ مولٰہم الحق میں معنی مولی کے مالک کے ہیں اور پروردگار بندوں کے اور اب دونوں فرقونکا انجام بیان کرتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ تحقیق خدا يُدْخِلُ الَّذِينَ آمَنُوا داخل کریگا ان لوگوں کو کہ ایمان لائے ہیں وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ اور عمل کیے ہیں انہوں نے اچھے جَنَّاتٍ بہشتوں میں کہ تَجْرِي جاری ہیں مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ ۝ نیچے درختوں انکے سے نہریں وَالَّذِينَ كَفَرُوا اور جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہے يَتَمَتَّعُونَ فائدہ اٹھاتے ہیں دنیا کی لذتونکا وَيَأْكُلُونَ كَمَا تَأْكُلُ الْأَنْعَامُ اور کھاتے ہیں وہ جیسے کہ کھاتے ہیں چوپائے نہایت حرص سے اور انجام سے اپنے غافل ہیں وَالنَّارُ مَثْوًى لَهُمْ ۝ اور آگ دوزخ کی جگہہ رہنے کی ہے واسطے انکے پس عاقل کو چاہیے کہ کھانا یہ سمجھکر کھائے کہ میرے بدن میں قوت اور طاقت پیدا ہو واسطے عبادت خدا کے

ع ۱۱ ۵

مثل چوپایوں کے کہ کثرت سے کھاتا ہے اور جب کہ فربہ ہوتا ہے کھا کر ذبح کیا جاتا ہے اور ایسے ہی آدمی غافل کہ اپنے بدن کو موٹا کرتا ہے اور ذکر خدا سے غافل ہے پس انجام اسکا آتش دوزخ
ہے اور کفار کے خوف لانیکو فرماتا ہے کہ وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اور بہت بستیاں مضاف اسکا محذوف ہے یعنی اور بہت اہل دیہہ کہ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً وہ زیادہ
سخت تھے قوت میں مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ بستی تیری سے اے محمد صلعم وہ بستی کہ جس سے اَخْرَجَتْكَ نکال دیا تجھکو مکہ والوں نے یعنی تیری بستی سے
زیادہ قوت والی بستیوں کے آدمیوں کو اَهْلَكْنٰهُمْ ہلاک کر ڈالا ہم نے انکو عذاب نازل کرکے فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ پس نہ تھا کوئی مدد کرنیوالا واسطے انکے کہ
عذاب کو انسے دفع کرے اور وقت ہلاکت کے انکی فریاد کو پہنچے اور ابن عباس سے روایت ہے کہ جسوقت رسول خدا صلعم ایام ہجرت میں مکہ سے باہر نکلکر بہ ارادہ مدینہ طرف غار
ثور کے روانہ ہوئے تو مکہ کیطرف نظر کی اور فرمایا کہ انت احب البلاد عندی یعنی تو اے مکہ زیادہ دوست ہے سب شہروں سے نزدیک میرے اور اگر کفار مجھکو منع کرتے اور باہر
نہ نکالتے تو ہرگز اس جگہہ کو چھوڑکر میں باہر جاتا پس حق تعالی نے واسطے تسلی خاطر اقدس رسول خدا صلعم کے اور کفار کی مذمت کے فرمایا کہ اَفَمَنْ كَانَ کیا پس جو
شخص ہووے عَلٰى بَيِّنَةٍ اوپر دلیل اور حجت کے مِّنْ رَّبِّهٖ پروردگار اپنے کیطرف سے کہ وہ قرآن ہے اور رسول ہے اسکے اور دلیلیں ہیں کہ جو راہ بتاتی ہیں طرف
توحید خدا کے کیا ایسا شخص کہ جو ایسی روشن دلیلیں رکھتا ہے كَمَنْ زُيِّنَ مانند اُس شخص کے ہے کہ آراستہ کیا گیا ہے یعنی شیطان نے آراستہ کرکے دکھلایا ہے لَهٗ واسطے اسکے
سُوْٓءُ عَمَلِهٖ برائی عمل اسکے کو کہ وہ اُس عمل بد کو اچھا جانتا ہے وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ اور پیروی کی ہے انہوں نے خواہشوں اپنے کی اور ضمیر جمع کی بعد مفرد کے واسطے
آئی ہے کہ من باعتبار معنی کے واحد اور جمع پر دونو پر بولا جاتا ہے خلاصہ یہ ہے کہ پیغمبر اور مومنین کے برابر کفار اور مشرکین نہیں ہو سکتے اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام نے فرمایا
ہے کہ آیہ کمن زین لہ سوء عملہ واتبعوا اھواءھم منافقوں کی شان میں ہے کہ ہمراہ حضرت کے تھے نہ مشرکوں کی شان میں اور اغلب ہے حق تعالی بہشت کی تعریف کرتا ہے کہ مَثَلُ الْجَنَّةِ
صفت بہشت کے اور قصہ اسکا الَّتِيْ وُعِدَ الْمُتَّقُوْنَ وہ بہشت کہ وعدہ کئے گئے ہیں پرہیزگار اسکا اور بعضے کہتے ہیں کہ خبر مثل الجنۃ کی کمن ہو خالد ہے کہ بعد
اسکے مذکور ہوگا اور مثل الجنۃ کا مضاف محذوف ہے یعنی مثل اہل الجنۃ لمن ہو خالد فی النار یعنی کیا مثال اہل بہشت کی مانند اُس شخص کے ہے کہ ہمیشہ رہنے والا ہے بیچ آگ کے
اور فرماتا ہے خدا کہ فِيْهَآ اَنْهٰرٌ بیچ اُس بہشت کے نہریں ہیں مِّنْ مَّآءٍ غَيْرِ اٰسِنٍ پانی سے کہ نہیں بدلنے والا ہے رنگ اور بو اور مزہ اُس کا اپنی اصل سے بخلاف آب دنیا
کے کہ بدل جاتا ہے وَاَنْهٰرٌ مِّنْ لَّبَنٍ اور نہریں ہیں دودھ سے لَّمْ يَتَغَيَّرْ طَعْمُهٗ نہیں بدلا ہے مزہ اُس دودھ کا باوجود گزرجانے بقدر مدت کے بخلاف دودھ دنیا
کے کہ تھوڑے عرصہ میں بگڑ جاتا ہے وَاَنْهٰرٌ مِّنْ خَمْرٍ اور نہریں ہیں شراب سے کہ لَّذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ خوب مزہ دار ہے واسطے پینے والوں کے اور بہت لذیذ ہے اور نہ اسمیں
نشہ ہے اور نہ بیہوشی ہے اور نہ دردسر ہے اور لذۃ کہ مصدر ہے اسم فاعل کے معنی میں ہے وَاَنْهٰرٌ مِّنْ عَسَلٍ مُّصَفًّى اور نہریں ہیں شہد صاف کئے گئے سے کہ نہ اسمیں موم ہے
اور نہ مکھیوں کا گوہ ہے بلکہ قدرت خدا سے صاف اور مصفا پیدا ہوا ہے وَلَهُمْ فِيْهَا اور واسطے اُن بہشتیوں کے بیچ اُس بہشت کے باوجود ان نہروں کے مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ
ہر قسم کے میووں سے ہیں کہ جنکی نفس خواہش کرتا ہو لذیذ اور خوشبودار وَمَغْفِرَةٌ اور مغفرت ہے گناہوں سے مِّنْ رَّبِّهِمْ پروردگار انکے کی جانب سے کہ انکو بسبب گناہوں کے عتاب
نہ کرے اور کہتے ہیں کہ خدا تعالی تمام گناہوں انکی یاد سے بھلادیگا کہ انکو اپنے گناہ یاد کرکے رنج نہووے اور انکا عیش تلخ نہو جاوے پس جو شخص کہ ایسا ہے کہ قسم قسم کی نعمتیں اسکے واسطے
بہشت میں موجود ہونگے کیا وہ كَمَنْ هُوَ خَالِدٌ مانند اُس شخص کے ہے کہ ہمیشہ رہنے والا ہے فِي النَّارِ بیچ آتش دوزخ کے وَسُقُوْا اور سیراب کئے جاویں وہ
یعنی پلائیں انکو بہشت کی شراب کے عوض مَآءً حَمِيْمًا پانی گرم کھولتا ہوا فَقَطَّعَ پس پارہ پارہ اور ٹکڑے ٹکڑے کردیوے وہ پانی اپنی حرارت سے
اَمْعَآءَهُمْ انتڑیوں انکی کو اور ضمیر جمع کی باعتبار معنی کے طرف من کے پھرتی ہے کہ وہ جیسے کہ واسطے واحد آتا ہے ایسے ہی واسطے جمع کے آتا ہے اور رسول خدا
صلعم نے فرمایا ہے کہ میں بہشت میں داخل ہوا تو درخت طوبی کا دیکھا کہ اسکی جڑ میں سے ایک نہر نکلتی ہے اور اسمیں سے چار نہریں بہتی ہیں ایک نہر پانی کی اور ایک نہر شراب کی
اور ایک نہر دودھ کی اور ایک نہر شہد کی اور کہتے ہیں کہ جناب رسول خدا صلعم جسوقت خطبہ پڑھتے اور منافقوں کا عیب بیان کرتے تو بعضے منافقین مسجد سے باہر نکلکر ہنسی کی
راہ سے بعضے علما اصحاب سے پوچھتے کہ اس مرد نے اسوقت کیا کہا حق تعالی انکے حال سے خبر دیتا ہے کہ وَمِنْهُمْ اور بعضے اُن منافقوں میں سے مَّنْ يَّسْتَمِعُ وہ شخص ہیں
کہ کان رکھتے ہیں اِلَيْكَ طرف تیرے واسطے سننے کلام تیرے کے حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا یہانتک کہ جسوقت باہر نکلتے ہیں وہ مِنْ عِنْدِكَ نزدیک تیرے سے تو
قَالُوْا کہتے ہیں لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ واسطے اُن لوگوں کے کہ دئے گئے ہیں علم شرع کا مَاذَا قَالَ اٰنِفًا کیا کہا پیغمبر نے اسوقت اور ابن کثیر نے انفا کو

قسم سے پڑھا ہے اور امیر المومنین نے فرمایا ہے کہ ہم رسولخدا کے ہمراہ ہوتے تھے اور جو کچھ وحی نازل ہوتی تھی رسولخدا ہمکو اس سے مطلع کر دیتے تھے پس جب سکو سنکر یاد کر لیتا تھا اور
جو کان میں کہتا تھا اور دوسرا جو کوئی موجود ہوتا تھا وہ ہمکو سنکر یاد کر لیتا تھا پس جسوقت ہم باہر نکلتے تو منافقین ہم سے پوچھتے کہ کیا کہا ہے محمد نے اسوقت خدا تعالیٰ انکے
حال سے خبر دیتا ہے کہ **اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ** یہ گروہ وہ لوگ ہیں کہ بسبب زیادتی عناد اور انکار کے باوجود دیکھنے علامتوں قدرت خدا کے **طَبَعَ اللّٰهُ** مہر کی
ہے خدا نے **عَلٰى قُلُوْبِهِمْ** اوپر دلوں انکے تاکہ ملائکہ اُس علامت سے انکو پہچانیں کہ یہ منافق ہیں اور انپر لعنت کریں **وَاتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ** اور پیروی کی ہے
انہوں نے خواہشوں اپنی کی کہ جو کچھ انکے نفس ناپاک نے چاہا وہ کیا اور پیغمبر خدا کے فرمانے کو معتبر نہ جانا **وَالَّذِيْنَ اهْتَدَوْا** اور جن لوگوں نے کہ ہدایت پائی ہے مومنین میں سے
زَادَهُمْ زیادہ کرتا ہے خدا انکو **هُدًى** رہنمائی اور یقین اور یا یہ کہ منافقوں کے ٹھٹھا کرنے سے ان مومنین کے ایمان کو زیادہ کرتا ہے اور یقین انکا زیادہ ہوتا ہے **وَ
اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ** اور دیتا ہے انکو پرہیزگاری انکی کہ انکو توفیق تقویٰ کی دیتا ہے **فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ** پس نہیں انتظار کرتے یہ قوم منافقین **اِلَّا السَّاعَةَ**
مگر قیامت کا **اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً** کہ آئے انکو ناگہاں **فَقَدْ جَآءَ** پس تحقیق آئے ہیں یعنی ظاہر ہوتی ہیں **اَشْرَاطُهَا** علامتیں اُس قیامت کی جیسے پیغمبر آخر الزمان
کا آنا اور دو ٹکڑے ہو جانا چاند کا **فَاَنّٰى لَهُمْ** پس کہاں ہے واسطے انکے **اِذَا جَآءَتْهُمْ** جسوقت کہ آئے قیامت انکو **ذِكْرٰىهُمْ** نصیحت پکڑنا انکو یعنی وقت
آنے قیامت کے نصیحت پکڑنا اور ایمان لانا کچھ فائدہ انکو نہ بخشیگا کہ وہ وقت ایمان لانیکا نہیں ہے بلکہ جزائے اعمال کا وقت ہے ابن عباس رضی اللہ عنہ سے ایک
حدیث طولانی منقول ہے قیامت کے علامتوں میں لیکن خلاصہ اسکا لکھا جاتا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ قیامت کی علامتوں میں سے یہ ہے کہ ضائع کرینگے نماز کو
اور خواہشوں نفس کی پیروی کرینگے اور مالداروں کی تعظیم کرینگے اور دین کو دنیا سے فروخت کرینگے پس اُسوقت گلیگا دل مومن کا جیسے کہ نمک پانی سے گلتا ہے جسوقت
وہ دیکھیگا بدی کو ہوتے ہوئے اور طاقت اُسکے دور کرنیکی نہ رکھے گا اور حکام ظالم اور وزیر بدکار اُسوقت پیدا ہونگے اور امر نیک بد ہو جائیگا اور امر بد نیک ہو جائیگا
اور خیانت کرنیوالا امانتدار مقرر ہو جائیگا اور امانتدار خیانت کرنیوالا ہو جائیگا اور جھوٹے راست گو ٹھہرینگے اور راست گو جھوٹے مقرر ہونگے اور عورتیں حکم کرینگی
اور لونڈیوں سے مشورہ ہوگا اور لڑکے منبروں پر بیٹھیں گے اور جھوٹ ظرافت اور نقل محفل ہو جاویگا اور زکوٰۃ کو تاوان سمجھیں گے اور والدین پر ظلم کرینگے اور دوست
بیزار ہونگے اور دُم دار ستارہ ظاہر ہوگا اور عورت سوداگری میں اپنے شوہر کے شریک ہوگی اور باران کم ہو جلویگا اور تنگدست آدمی حقیر شمار کیا جاویگا اور نہ رحم کرینگے
چھوٹے پر اور نہ بزرگی کرینگے بڑے کی اور نہ کنارہ کرینگے بدی کرنیوالوں سے بدن انکے آدمیوں کے ہونگے اور دل انکے شیطانوں کے سے اور اُسوقت مرد مردوں پر کفایت
کرینگے اور عورتیں عورتوں پر اور مرد اپنے تئیں مشابہ عورتوں کے کرینگے اور عورتیں اپنے تئیں مشابہ مردوں کے کرینگی اور زین پر گھوڑے اور خچر کے سوار ہونگی جیسے کہ مرد سوار
ہوتا ہے پس اُن عورتوں پر میری اُمت کی لعنت ہے خدا کی اور مسجدوں کو سونے اور چاندی سے آراستہ اور مزین کرینگے جیسے کہ یہود و نصاریٰ کے عبادتخانے
آراستہ ہوتے ہیں اور مزین کئے جائینگے سونے سے مصحف اور منارہ بلند کئے جائیں گے اور صفیں کثرت سے ہونگی کہ دل انکے آپس میں بغض رکھتے ہونگے اور باتیں انکی مختلف
طرح کی ہونگی اور مرد میری امت کے سنہری اور ریشم خالص کا لباس پہنینگے اور سود ظاہر ہو جائیگا اور رشوت حاصل کرینگے اور دین کی پستی ہوگی اور دنیا کو بلند کرینگے
اور طلاق کثرت سے ہوگی اور حدود خدا کے قائم نہ کئے جائینگے اور گانے والیاں اور مزامیر بجانیکی چیزیں ظاہر ہونگی اور مشغول ہونگے اور بازی کرینگے انسے بدتر آدمی امت میری کے
اور اُسوقت حج کرینگے تونگر اور دولتمند اُمت میری کے واسطے سیر اور تماشے کے اور میانہ مرتبہ کے آدمی واسطے سوداگری کے اور محتاج آدمی واسطے ریا اور سمعہ کے یعنی واسطے
دکھلانے اور سنانے کے اور ایسی قومیں ہونگی کہ سیکھیں گے قرآن کو واسطے غیر خدا کے اور قرآن کو راگ میں پڑھیں گے جو کہ ممنوع ہے اور مسائل دین کو سیکھینگے واسطے غیر خدا کے اور
اولاد زنا کی بہت ہوگی اور پردہ نشینوں کی پردہ دری ہو جائیگی اور گناہوں کو کسب کرینگے اور بد آدمی نیکوں پر غالب ہو جاوینگے اور جھوٹ ظاہر ہوگا اور جھگڑا لڑائیں
بہت ہونگے اور ظاہر ہو فاقہ اور فخر اور ناز کریں اچھی قیمتی لباس سے اور غیر وقت بارش ہو اور ڈھول اور ستار وغیرہ باجوں کو اچھا جانیں کہ انکو سنیں اور نیکی کے حکم کرنیکو
برا جانیں اور ایسے ہی برائی کے منع کرنیکو برا جانیں یہانتک کہ مومن اُس زمانہ میں سب سے زیادہ ذلیل ہے اور تونگر کو خوف ہوگا فقیر پر یہانتک کہ سائل سوال
کرے آدمیوں میں دو جمعہ اور اُسکو کوئی کچھ نہ دیگا اور جناب رسولخدا نے عبد اللہ بن سلام کے سوالونکے جواب میں فرمایا ہے کہ علامت قیامت کے آنیکی یہ ہے کہ آگ مشرق کی جانب
سے آئیگی اور آدمیوں کو طرف مغرب کے لیجاویگی اور ایک روایت میں جناب رسولخدا صلعم سے منقول ہے کہ حضرت نے قیامت کی علامتوں میں فرمایا کہ علم اُٹھ جاویگا اور جہل ظاہر ہوگا اور

شراب کو آدمی نوش کرینگے اور زنا ظاہر میں کرنے لگینگے اور مرد کم پیدا ہونگے اور عورتیں زیادہ پیدا ہونگی یہانتک کہ پچاس عورتوں میں ایک مرد ہوگا اور جسوقت کہ سعادت اور نجات مومنین کی اور عذاب اور بدبختی مشرکین کی تونے معلوم کرلی تو فَاعْلَمْ پس جان تو اور ثابت قدم رہ تو اوسپر کہ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ تحقیق نہیں ہے کوئی معبود سزاوار پرستش سوائے خدا معبود حق کے اور بعضے کہتے ہیں کہ فاعلم متعلق ہے اذا جاءتہم الساعۃ سے یعنی جسوقت قیامت قائم ہوگی تو کسی کو واسطے اسوقت حکم ثابت نہوگا سوائے خدا کے کہ موصوف ہے واحد ہونے اور بزرگی کے ساتھ وَاسْتَغْفِرْ اور بخشش طلب کر تو لِذَنْۢبِكَ واسطے گناہ اپنے کے باوجود معصوم ہونیکے تاکہ بسبب اسکے شکستگی نفس کی ہووے اور تیری امت کے آدمی استغفار کرنے میں پیروی تیری کریں اور کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ عصمت یعنی گناہوں سے بچنا طلب کر تو خدا سے کہ تجھکو گناہوں سے محفوظ رکھے سواسطے کہ رسولخدا معصوم تھے کوئی گناہ انسے صادر نہیں ہوا تھا کہ اسکی بخشش چاہتے اور یا استغفار سے یہ مراد ہے کہ سب سے قطع کرکے جناب باری عز اسمہ کے متوجہ ہوجا تو اور یا یہ کہ امر مستحب ترک ہوا ہو تو اس سے استغفار کر تو اگر ذنب ترک اولی کے معنی میں ہو پس اولی کے ترک کرنیسے بخشش طلب کر تو وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ اور واسطے مومن مردوں اور مومن عورتوں کی بخشش چاہ تو تاکہ خدا تعالے انکے گناہوں سے درگزر کرے اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ فرمایا رسولخدا صلعم نے کہ استغفار اور کہنا لا الہ الا اللہ کا بہتر عبادت کا ہے اسواسطے کہ خدا نے فرمایا ہے کہ فاعلم انہ لا الہ الا اللہ واستغفر لذنبک اور بعضے علما کہتے ہیں کہ خدا تعالی نے اپنے حبیب کو حکم کیا ہے کہ تو اپنی امت کے مومنین اور مومنات کے گناہوں کی بخشش طلب کر اور ایسا نہیں ہوسکتا کہ رسولخدا خلاف حکم خدا کے کریں اور بخشش کو مومنوں کے واسطے طلب کریں اور جسوقت رسولخدا بخشش چاہیں کہ میری امت کے مومنین کے گناہ بخشدے تو رسولخدا کو وہ قرب اور مرتبہ حاصل نہیں ہے کہ خدا تعالی اپنے حبیب کی دعا کو قبول نہ کرے پس معلوم ہوا کہ بخشش اس امت کے واسطے ثابت ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ اس آیت میں خطاب طرف رسولخدا کے ہے اور مراد امت کے آدمی ہیں اور انکو حکم کرتا ہے خدا کہ تم اپنی اور اپنے مومنین اور مومنات کے گناہوں سے بخشش چاہو اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جو کوئی بہت استغفار کریگا تو کردیگا خدا تعالی واسطے اسکے ہر غم سے خوشی اور ہر تنگی سے کشادگی اور روزی دیگا اس جگہ سے کہ وہ نہ گمان کرتا ہو اور حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ استغفار مانند پتوں درخت کے ہے جسوقت درخت حرکت میں آئے تو پتے اس سے گر پڑتے ہیں ایسے ہی استغفار ہے کہ جسوقت کوئی کرتا ہے تو گناہ اسکے گرنے سے جھڑ جاتے ہیں اور استغفار سے مراد یہ ہے کہ پھر گناہ نہ کرے اور اگر استغفار کرتا جاوے اور ہمراہ اسکے گناہ بھی کرتا جاوے تو اسکا کچھ فائدہ نہیں ہے چنانچہ حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ بخشش طلب کرنیوالا گناہوں سے اور حال یہ ہے کہ وہ کرتا بھی ہے گناہوں کو تو وہ ایسا ہے کہ جیسے کوئی خدا سے ہنسی کرتا ہو اور اب خدا تعالی رغبت دلاتا ہے بندوں کو طرف طاعت کے اور ترک کرنے گناہ کے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے مُتَقَلَّبَكُمْ جگہ پھرنے تمہارے کو دنیا میں کہ واسطے تجارت اور طلب معاش کے پھرتے ہو وَمَثْوٰىكُمْ اور جگہ رہنے تمہارے کو آخرت میں کہ بہشت میں رہوگے یا دوزخ میں پس خدا سے خوف کرو کہ وہ تمہارے سب حال کو جانتا ہے اور گناہوں سے توبہ کرو اور توشہ سفر آخرت کا تیار رکھو اور اب خدا تعالی شوق مومنین کا اور کراہت منافقین کی جہاد سے بیان کرتا ہے کہ وَيَقُوْلُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا اور کہتے ہیں وہ لوگ کہ ایمان لائے ہیں جہاد پر حرص کرکے کہ لَوْلَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ کیوں نہیں نازل کیگئی کوئی سورت جہاد کی تاکید پر کہ راہ خدا میں ہم کفار سے جنگ کریں فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ پس جسوقت بھیجی جاتی سورت محکم کہ جو تاویل کی احتیاج نہ رکھتی ہو اور معنی ظاہر اسکے جہاد پر دلالت کرتے ہوں اور سوائے جہاد کے اور کوئی مطلب اس سے نہ نکلتا ہو کسی وجہ سے اور نہ وہ آیت منسوخ ہو جب ایسی سورت جہاد کے حکم میں نازل ہو وَّذُكِرَ فِيْهَا الْقِتَالُ اور ذکر کیا جاوے بیچ اسکے لڑنا کفار سے تو رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ دیکھے تو ان لوگوں کو بیچ دلوں انکے بیماری نفاق اور شک کی ہے اور یا سستی ایمان کی ہے کہ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نظر کرتے ہیں طرف تیرے نَظَرَ الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ نظر کرنا اس شخص کا سا کہ غش کیا گیا ہو اوپر اسکے اور بیہوش ہوگیا ہو وہ مِنَ الْمَوْتِ بیچ موت کے سے یعنی نامردی اور خوف سے انکا ایسا حال ہو گیا جیسے کوئی غش میں آجاتا ہے اور مردنی انکے چہروں پر ظاہر ہونے لگی اور آنکھیں انکی پتھرا جاتیں فَاَوْلٰى لَهُمْ پس ہلاکت اور عذاب ہے واسطے انکے فاولی لہم مبتدا اور خبر ہے اور یا یہ کہ اولی کے معنی سزاوار تر کے ہیں اور اسوقت میں لفظ لہم کے ساتھ ملکر مبتدا ہے اور ما بعد اسکی خبر اسکی ہے یعنی پس سزاوار تر ہے واسطے انکے طَاعَةٌ وَّقَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ فرمانبرداری حکم جہاد میں اور کہنا نیک کہ ہمنے سنا اور فرمانبرداری کی نہ یہ کہ حکم خدا سے کراہت کریں اور کہیں کہ ہمنے کیا کہا ہے اور اب اگر فاولی لہم مبتدا

ع ۲ / ۶

اور خبر ہوتی طاعۃ وقول معروف مبتدا ہوگا اور خبر اسکی محذوف ہوگی یعنی فرمانبرداری اور کہنا نیک بہتر ہے انکے لیے رجوع اور خروج سے وقت نازل ہونے سورت کے
اور بعضے کہتے ہیں کہ طاعۃ وقول معروف قول منافقوں کا ہے وہ خبر ہے مبتدا محذوف کی اور تقدیر اسکی امرنا طاعۃ وقول معروف ہے یعنی کام ہمارا فرمانبرداری
اور سخن نیک ہے اور یہ قول انکا ظاہر میں تھا زبان سے اور دلمیں انکے کفر تھا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ **فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ** پس جسوقت یقین ہوا امر جہاد اور لازم ہوا
حکم جہاد کا اور جواب اس شرط کا محذوف ہے اور دلالت کرتا ہے اس پر فلو صدقوا اللہ کہ بعد اسکے ہے اور وہ جواب نکذبوا کا ہے یعنی پس جسوقت یقین اور لازم ہوا امر جہاد
تو پس جھوٹ کہا انہوں نے جس چیز میں کہ وعدہ کیا تھا **فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ** پس اگر سچ کہتے وہ خدا سے جس چیز کو کہ وہ ظاہر کرتے تھے کہ ہم فرمانبرداری کرینگے حکم
جہاد میں تو **لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ** البتہ بہتر ہوتا واسطے انکے دنیا اور آخرت میں انکے نفاق سے اور خدا فرماتا ہے انکو کہ **فَهَلْ عَسَيْتُمْ** پس کیا قریب ہو تم
اے منافقو **اِنْ تَوَلَّيْتُمْ** اگر کارکن ہو تم لوگوں کے اور انکے حاکم ہو جاؤ تو **اَنْ تُفْسِدُوْا** یہ کہ فساد کرو تم اور تباہی چاہو **فِي الْاَرْضِ** بیچ زمین کے
کہ لوگوں پر ظلم اور خونریزی کرو **وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ** اور قطع کرو تم رشتہ داروں اپنے سے یعنی البتہ اگر تم حاکم ہو اور امور آدمیوں کے تمہارے سپرد ہوں تو تم
سبب تکبر اور کثرت مال اور مرتبہ کے زمین میں فساد کرو اور اپنے یگانوں سے قطع کرو اور بعض تمہارا بعضے کو قتل کرے جیسا کہ زمانہ جاہلیت میں کرتے تھے **اُولٰٓئِكَ**
الَّذِيْنَ یہ منافقین وہ لوگ ہیں کہ **لَعَنَهُمُ اللّٰهُ** لعنت کی ہے اُن کو خدا نے **فَاَصَمَّهُمْ وَاَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ** پس بہرا کیا ہے ان کو اور اندھا کیا ہے
آنکھوں انکی کو یعنی ان کو بسبب انکی عناد اور انکار کے انکے حال پر چھوڑ دیا ہے اور نظر لطف ان سے اٹھا لی ہے کہ وہ دیدہ و دانستہ راہ حسد سے قدرت خدا کی علامتوں میں
تامل نہیں کرتے اور اپنی تکبر اور سرکشی میں رہتے ہیں اور اس سبب سے حال ان کا ایسا ہو گیا ہے کہ کلام حق کے سننے سے اور دیکھنے سے انکار کرتے ہیں پس گویا کہ ہم نے ان کو
بہرا اور اندھا کر دیا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ خدا تعالیٰ انکو آخرت میں بہشت کی راہ نہ دکھلا دیگا اور بمنزلہ اس شخص کے ہونگے کہ دنیا میں اندھا اور بہرا ہوتا ہے اور بہرا فقط
کانوں سے ہوتا ہے اسواسطے اصم کے بعد کان کا ذکر نہیں کیا اور اندھا آنکھوں کا بھی ہوتا ہے اور دل کا بھی اسواسطے اعمٰی کے بعد ابصار کا ذکر کیا **اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ**
کیا پس نہیں تامل کرتے اور سوچتے ہیں وہ قرآن کو اپنے دل سے اور اسکے معنی میں غور نہیں کرتے تاکہ ہدایت پائیں اور یہ آیت دلالت کرتی ہے قرآن کے ظاہر معنی کے عمل کرنے پر
اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ بلکہ اوپر دلوں کے ان لوگوں کے جو قرآن میں تامل نہیں کرتے ہیں **اَقْفَالُهَا** قفل انکے ہیں کہ وہ ٹھہریں ہیں انکے دلوں پر کہ جسکے سبب سے
نصیحت کو نہیں سنتے ہیں کہ وہ ہدایت نہیں پاتے ہیں اور ذکر کرنے کا ذکر سورہ بقرہ میں ہو لیا ہے اور کہتے ہیں کہ یہودیوں نے اوصاف رسولخدا کے توریت میں دیکھے تھے اور حضرت
کی نبوت کا صحیح ہونا انہوں نے جان لیا تھا کہ حق ہے اور حضرت کے آنے سے پہلے حضرت کے اوصاف بہت بیان کرتے تھے اور ظاہر ہونے سے حضرت کے خبر دیتے تھے اور جسوقت کہ حضرت
پیغمبر ہوئے اور مدینہ میں تشریف لائے تو وہ حضرت سے پھر گئے اور اوصاف کا حضرت کے انکار کرنے لگے حق تعالیٰ نے یہ آیت نازل کی **اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا** تحقیق
جو لوگ کہ مرتد ہوئے اور دین سے پھر گئے **عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ** اوپر پشتوں اپنے کے کہ پھر کافر ہو گئے لیکن یہ آیت عام ہے سب مرتدوں کے حق میں خواہ یہودی ہوں کہ حضرت کے
نبی ہونے کا یقین کرکے پھر گئے ہوں خواہ مسلمان ہوں خواہ حضرت کی زندگی میں پھر گئے ہوں خواہ بعد وفات حضرت کے **مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ** پیچھے اس کے کہ
ظاہر ہوئی واسطے انکے **الْهُدَى** ہدایت کہ وہ نبوت حضرت کی ہے اور یا یہ کہ کوئی حکم خاص ہے کہ حضرت کے روبرو تو اسکا اقرار کیا اور بعد حضرت کے بسبب حب جاہ اور ریاست
کے اس سے پھر گئے اور یا یہ کہ دین اسلام ہی کو ترک کیا بعد ثابت ہونے اسکی حقیقت کے خواہ روبرو حضرت کے خواہ بعد حضرت کے **الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ** شیطان نے
آراستہ کیا واسطے انکے عمل بد انکے کو کہ وہ عمل انکی نظروں میں اچھا معلوم ہوتا ہے **وَاَمْلٰى لَهُمْ** اور امید دراز کی واسطے انکے اور انکی آرزو کو طول دیا اور یا یہ کہ انکو وہم میں
ڈالا درازی عمر کو امن کے ساتھ اور آرزوئے باطل کے ساتھ اور یا یہ کہ مہلت دیگئی انکو کہ جلدی عذاب اُن پر نازل نہ ہو لیکن یہ موافق قرأت اہل بصرہ کے ہے کہ وہ املی کو ماضی
مجہول کے صیغہ سے پڑھتے ہیں اور مرتد ہو جانا مسلمان کا بعید ہے اسواسطے کہ صحیح بخاری اور صحیح مسلم اور جمع بین الصحیحین وغیرہ میں لکھا ہے کہ فرمایا رسولخدا نے کہ قیامت کے روز ایک گروہ
میرے اصحاب سے حوض کوثر پر سے ہنکا جائیگا اور انکو دوزخ میں لیجاوینگے میں کہونگا کہ اے پروردگار میرے یہ اصحاب میرے ہیں حق تعالیٰ فرمائیگا کہ تو نہیں جانتا ہے جو کچھ کہ انہوں
نے بعد تیرے احداث کیا ہے اور جسوقت سے کہ تو نے وفات پائی ہے اسی وقت سے یہ مرتد ہو گئے ہیں اور یہ حدیث کئی طریقوں کے ساتھ منقول ہے **ذٰلِكَ** وہ آراستہ کرنا اور دراز
کرنا آرزو کا **بِاَنَّهُمْ** بسبب انکے ہے کہ تحقیق ان یہودیوں نے یا دوسرے مرتدوں نے **قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا** کہا ہے واسطے ان لوگوں کے کہ مکروہ جانتا ہے انہوں

مَا نَزَّلَ اللّٰهُ اس چیز کو کہ نازل کیا ہے خدا نے کہ وہ قرآن ہے یا حکم خاص ہے فضیلت میں امیر المومنین کے اور امام محمد باقر نے فرمایا ہے کہ وہ بنی امیہ ہیں کہ
انہوں نے علی کی فضیلت کو مکروہ جانا جو کہ قرآن میں نازل ہوتی تھی غرض تھی یہ ہے کہ ان لوگوں نے اپنے دوستوں سے کہا پوشیدگی میں کہ سَنُطِيعُكُمْ قریب ہے کہ فرمانبرداری
کریں ہم تمہاری فِي بَعْضِ الْأَمْرِ بعضے امر میں کہ وہ جنگ کرنا ہے پیغمبر سے پس اسمیں ہم تمہاری مدد کرینگے اور یا یہ کہ عداوت اہل بیت میں اور انکے پاس
حکومت نہ جانے میں تمہاری مدد ہم کرینگے اور اس امر میں کوتاہی ہم نہ کرینگے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے إِسْرَارَهُمْ پوشیدہ کہنیوں انکی کو کہ جو کچھ وہ آپس میں کہتے
ہیں اور اسکو ان پر ظاہر کرکے رسوا کرتا ہے اور اہل کوفہ نے اسرار کو ہمزہ کے کسرہ سے پڑھا ہے فَكَيْفَ پس کیونکر ہوگا حال انکا اور کیا حیلہ رکھتے ہونگے وہ
إِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلَائِكَةُ جسوقت کہ جان قبض کریں انکی فرشتے بحکم خدا يَضْرِبُونَ وُجُوهَهُمْ مارینگے منہوں انکے کو آگ کی گرزیں وَأَدْبَارَهُمْ
اور پشتوں انکی کو اسواسطے کہ وہ جانب حق سے مونہوں کو اور پشتوں کو پھیرتے تھے اور ابن عباس سے منقول ہے کہ جو کوئی گناہ پر مرتا ہے ملائکہ اسکے منہ اور پشت پر گرزیں لگاتے
ہیں اور سبب اس طرح کی موت کا بیان کرتا ہے ذٰلِكَ وہ مرنا اس طرح کا کہ وقت مرنے کے انکو گرزیں آگ کی لگتی ہیں بِأَنَّهُمُ سبب اس کا یہ ہے کہ تحقیق
انہوں نے اتَّبَعُوا پیروی کی ہے مَا أَسْخَطَ اللّٰهَ اس چیز کی کہ غصب میں لائے خدا کو یعنی جس عمل سے خدا راضی تھا اسکو انہوں نے ترک کیا جیسے کہ ظاہر کرنا
پیغمبر کی صفتوں کا اور اقرار کرنا محبت اہل بیت کا اسکو انہوں نے ترک کیا وَكَرِهُوا رِضْوَانَهُ اور مکروہ جانا انہوں نے رضامندی اسکی کو کہ جس عمل
میں خدا راضی تھا وہ انکو ناخوش معلوم ہوا فَأَحْبَطَ أَعْمَالَهُمْ پس نیست و نابود کیا خدا نے عملوں انکے کو مثل نماز اور روزہ اور صدقہ وغیرہ کے کہ
ثواب ان کا انکو کچھ نہ ملیگا اسواسطے کہ ثواب کا حاصل ہونا موقوف ایمان پر ہے اور ایمان انمیں ثابت نہ تھا أَمْ حَسِبَ الَّذِينَ بلکہ گمان کیا ان لوگوں نے کہ فِي
قُلُوبِهِمْ مَرَضٌ بیچ دلوں انکے کے بیماری نفاق کی ہے أَنْ لَنْ يُخْرِجَ اللّٰهُ یہ کہ ہرگز نہ نکالیگا خدا یعنی ظاہر نہ کریگا أَضْغَانَهُمْ کینوں انکے کو کہ
پیغمبر اور مومنین سے رکھتے ہیں اور یا یہ کہ اہل بیت رسول سے کینہ رکھتے ہیں وَلَوْ نَشَاءُ لَأَرَيْنَاكَهُمْ اور اگر چاہیں ہم البتہ دکھلائیں ہم تجھکو ان لوگوں کو
یعنی علامتیں انمیں ہم پیدا کریں کہ فَلَعَرَفْتَهُمْ پس البتہ پہچانے تو انکو بِسِيمَاهُمْ ساتھ علامات انکی کے وَلَتَعْرِفَنَّهُمْ اور البتہ پہچانے تو انکو
فِي لَحْنِ الْقَوْلِ بیچ پھیرنے بات کے جانب حق سے اور ابو سعید خدری نے روایت کی ہے کہ لحن القول دشمنی علی بن ابیطالب کی ہے اور ہم منافقین کو
علی بن ابیطالب کی دشمنی سے پہچانتے تھے۔ رسول خدا کے زمانہ میں اور ایسے ہی جابر بن عبد اللہ انصاری سے اور عبادہ بن صامت سے منقول ہے کہ ہم اپنی اولاد کو
علی بن ابیطالب کی دوستی سے امتحان کرتے تھے اور جسوقت دیکھتے تھے کسیکو کہ علی سے دوستی نہیں رکھتا ہے تو جانتے تھے کہ یہ راہ راست پر نہیں ہے اور رسول خدا نے
فرمایا ہے کہ اے علی نہیں دوست رکھتا ہے تجھکو مگر مومن اور نہیں دشمنی رکھتا ہے تجھ سے مگر منافق اور انس سے روایت ہے کہ بعضے جہاد میں نو آدمی منافقوں میں سے رات کو
سوئے اور صبح کو اٹھے تو ہر ایک کی پیشانی پر لکھا تھا کہ یہ منافق ہے اور اس علامت سے ان کو پہچانا اور دوسری روایت میں انس سے منقول ہے کہ بعد نازل ہونے
اس آیت کے کوئی منافق نہ تھا مگر کہ پیغمبر خدا اسکو علامت اور لحن قول سے پہچانتے تھے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اور خدا جانتا ہے أَعْمَالَكُمْ عملوں تمہارے کو ظاہر
کو اور باطن کو سب کو اور موافق اسکے تمکو جزا دیگا وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ اور البتہ آزمائینگے ہم تمکو یعنی اگرچہ ہم سب حال کو جانتے ہیں لیکن معاملہ آزمانیوالوں کا ساتھ تمہارے
ہم امر جہاد میں کرینگے حَتّٰى نَعْلَمَ الْمُجَاهِدِينَ مِنْكُمْ یہانتک کہ جانیں ہم جہاد کرنیوالوں کو تم میں سے وَالصَّابِرِينَ اور صبر کرنیوالوں کو جہاد کی مشقت
میں تاکہ معلوم ہو کہ کون جہاد اور صبر کرتا ہے اور کون ایسا نہیں ہے وَنَبْلُوَا أَخْبَارَكُمْ اور آزمائیں ہم خبروں تمہاری سے یعنی معاملہ آزمانیوالوں
کا سا کریں ہم خبروں تمہاری سے یعنی ان چیزوں سے کہ صادر ہوتی ہیں ہم تم سے ایمان کے مقدمہ میں اور مومنین کو دوستی کرنے میں
تاکہ تمہارا سچ اور جھوٹ معلوم ہو اور ابوبکر نے تینوں فعلوں کو غائب کا صیغہ پڑھا ہے اور بھی منقول ہے امام محمد باقر علیہ السلام سے کہ یعنی البتہ
آزمائیگا خدا تم کو یہانتک کہ جانے جہاد کرنیوالوں کو تم میں سے اور صبر کرنیوالوں کو اور آزمائے خبروں تمہاری کو اور یعقوب نے نبلو پڑھا ہے بسکون واو إِنَّ الَّذِينَ
كَفَرُوا تحقیق جو لوگ کہ کافر ہوئے وَصَدُّوا اور بند کیا ہے انہوں نے لوگوں کو عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ راہ خدا کی سے کہ وہ دین اسلام ہے اور لوگوں کو ہمکو
اسلام قبول کرنے نہیں دیا ہے وَشَاقُّوا الرَّسُولَ اور مخالفت کی ہے انہوں نے رسول کی اور دشمنی ان سے رکھی ہے مِنْ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ

ع ۳

پیچھے اسکے کہ ظاہر ہوئے واسطے انکے الہُدیٰ ہدایت اور راہ راست کہ توریت میں انہوں نے پڑھا تھا اور یا یہ کہ معجزات روشن انہوں نے دیکھے اور وہ کفار قریش ہیں
اور رئیس قوم قریش کے اور وہ لوگوں کو راہ خدا کی بند کرنے سے لَنْ یَّضُرُّوا اللّٰهَ ہرگز نہ ضرر پہنچا سکینگے خدا کو شَیْئًا کچھ بلکہ بدی انکے کفر کی
انہیں کی طرف پھریگی وَسَیُحْبِطُ اَعْمَالَهُمْ اور قریب ہے کہ باطل کریگا خدا اعمال انکے کو اور نیست اور نابود کریگا اور انکی عبادت کے عوض میں کچھ
ثواب دیگا بسبب ترک کرنے ایمان کے اور نہ عمل کرنے ان خیرات کے کہ ایمان کو لازم ہیں یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اے وہ لوگو کہ ایمان لائے ہو
اَطِیْعُوا اللّٰهَ فرمانبرداری کرو تم خدا کی کہ جسکے کرنیکا تمکو حکم دیوے یا منع کرے اسکے فرمانیکے موافق کرو وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ اور فرمانبرداری
کرو تم پیغمبر کی کہ جو کچھ تمکو وہ حکم دیوے اسکے موافق کرو وَلَا تُبْطِلُوْۤا اَعْمَالَكُمْ اور نہ باطل کرو تم عملوں اپنے کو ریا کرکے اور اپنے عمل پر ناز کرکے اور تکبر کرکے
اور راہ خدا میں کسیکو کچھ دو تو اپنا احسان اس کم ہمت جتلاؤ اور نہ اسکو ایذا دو کہ اس سے بھی عمل باطل ہوتا ہے اور ثواب اس کا کچھ نہیں ہوتا اور نماز کی نیت کرکے ہر
ایک امر پر اسکو توڑو نہیں مگر جس امر پر کہ توڑنیکا حکم ہے اِنَّ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا تحقیق جن لوگوں نے کہ کفر کیا ہے وَصَدُّوْا اور بند کیا ہے انہوں نے
لوگونکو عَنْ سَبِیْلِ اللّٰهِ راہ خدا سے کہ وہ راہ اسلام کی ہے ثُمَّ مَاتُوْا پھر مر گئے وہ وَهُمْ كُفَّارٌ اور حال یہ ہے کہ وہ کافر تھے تو
فَلَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ پس ہرگز نہ بخشش کریگا خدا واسطے انکے کبھی فَلَا تَهِنُوْا پس نہ سستی کرو تم اے مومنین کفار سے لڑنیمیں وَتَدْعُوْۤا اور
بلاؤ تم انکو اِلَی السَّلْمِ طرف صلح کے اسواسطے کہ صلح کا طالب ہونا دلالت کرتا ہے عاجزی اور نامردی پر وَاَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اور حال یہ ہے کہ
تم بلندتر اور غالب ہو اور انکا مغلوب ہیں وَاللّٰهُ مَعَكُمْ اور خدا ہمراہ تمہارے ہے یاری اور مدد کرنیکو دشمنوں پر وَلَنْ یَّتِرَكُمْ اور ہرگز نہ ناقص کریگا
تم سے اَعْمَالَكُمْ عملوں تمہارے کو کہ تمہارے عمل کے ثواب میں کمی کرے ایسا ہرگز نہ ہوگا بلکہ عمل سے زیادہ دیتا ہے خدا کہ ایک نیکی کے بدلے دس
نیکیوں کا ثواب بلکہ اس سے زیادہ یہانتک کہ سات سو تک دیتا ہے اور راہ عبادت کی رغبت اور طلب آخرت میں فرماتا ہے کہ اِنَّمَا الْحَیٰوةُ الدُّنْیَا سوائے اسکے
نہیں کہ زندگانی دنیا کی لَعِبٌ بازی اور کھیل ہے وَّلَهْوٌ اور مشغول ہونا ہے بیفائدہ چیز میں وَاِنْ تُؤْمِنُوْا اور اگر ایمان لاؤ تم
خدا پر اور پیغمبر پر وَتَتَّقُوْا اور پرہیز کرو تم گناہوں سے اور ڈرو تم خدا سے یُؤْتِكُمْ اُجُوْرَكُمْ تو دیگا تمکو اجر تمہارا ایمان اور پرہیزگاری کا پورا
اور کامل آخرت میں وَلَا یَسْـَٔلْكُمْ اور نہ سوال کریگا تم سے عوض میں اجر دینے کے اَمْوَالَكُمْ مالوں تمہارے کو اور یا یہ کہ نہیں سوال کرتا ہے
خدا تم سے کل مالوں تمہارے کو بلکہ مال اندک کہ اسکو راہ خدا میں خرچ کرو دسواں حصہ یا بیسواں حصہ یا چالیسواں حصہ اِنْ یَّسْـَٔلْكُمُوْهَا اگر سوال
کرے تم سے ان مالوں کو کل کو فَیُحْفِكُمْ پس مبالغہ کرے طلب کرنیمیں تم سے اور بہت درپے ہو کر سوال کرے تم سے کل کے طلب کرنے میں تو
تَبْخَلُوْا بخیلی کرو تم اور خوشدلی سے اسکو نہ دو تم وَیُخْرِجْ اَضْغَانَكُمْ اور نکالے خدا کینوں تمہارے کو یعنی ظاہر کرے کینوں کو بسبب سوال
کرنیکے کہ تمہارے دلوں میں ہیں خدا اور رسول کی نسبت هٰۤاَنْتُمْ خبردار ہو تم اے لوگو هٰۤؤُلَآءِ تم وہ گروہ ہو کہ تُدْعَوْنَ بلائے جاتے ہو لِتُنْفِقُوْا
خرچ کرو تم فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ بیچ راہ خدا کے کہ زکوٰۃ کو ادا کرو اور یا یہ کہ جہاد میں خرچ کرو فَمِنْكُمْ پس بعضے تم میں سے مَّنْ یَّبْخَلُ وہ شخص ہے کہ بخیلی کرتا ہے زکوٰۃ
دینے میں وَمَنْ یَّبْخَلْ اور جو کوئی کہ بخیلی کرے فَاِنَّمَا یَبْخَلُ عَنْ نَّفْسِهٖ پس سوائے اسکے نہیں کہ بخیلی کرتا ہے جان اپنی سے کہ فائدہ کو اس خرچ کرنیکے اپنے
نفس سے منع کرتا ہے اور اسکے ثواب سے کہ وہ نعمتیں بہشت کی ہیں اپنی جان کو محروم رکھتا ہے اور عذاب عظیم میں گرفتار کرتا ہے اور بعضے کہتے ہیں کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ
بخیلی انکی اسکے نفس کو پہنچتی ہے کہ نفس اسکا راہ خدا میں دینے کو منع کرتا ہے وَاللّٰهُ الْغَنِیُّ اور خدا بے نیاز اور بے پروا ہے صدقہ اور خیرات دینے سے اور
اسکی راہ میں خرچ کرنے سے وَاَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اور تم محتاج ہو خدا کے کہ ہر خیر اور بخشش اس سے طلب کرتے ہو پس کسواسطے خرچ نہیں کرتے ہو اسکی راہ میں کہ
ثواب عظیم اسکے عوض میں پاؤ وَاِنْ تَتَوَلَّوْا اسکا عطف ہے ان تؤمنوا پر یعنی اور اگر منہ پھیرلو تم اس چیز سے کہ جسکا تمکو حکم ہے تو یَسْتَبْدِلْ قَوْمًا
غَیْرَكُمْ بدل دیویگا خدا ایک قوم کو کہ غیر تمہارے ہو وہ قوم اور تمکو ہلاک کرے اور تمہارے بدلے انکو پیدا کرے ثُمَّ لَا یَكُوْنُوْۤا پس نہ ہوئینگے وہ قوم
اَمْثَالَكُمْ مانند تمہارے بلکہ تم سے زیادہ فرمانبردار ہوں اور بیضاوی اور معالم التنزیل میں لکھا ہے کہ لوگوں نے رسول خدا سے ان زیادہ فرمانبرداروں کو پوچھا کہ وہ کون

ع ۱۰

ہیں تو حضرت نے دست مبارک سلمان فارسی کے شانہ پر یاران پر مارا اور فرمایا کہ یہ اور قوم اسکی یا در قسم ہے خدا کی اگر بالفرض ایمان دنیا سے اٹھ جائے یہانتک کہ ثریا سے آویختہ
ہو جائے تو البتہ جماعت فارس کی اسپر ہاتھ ماریں اور اسکو حاصل کریں اور اسی طرح حضرت امام محمد باقر اور امام جعفر صادق علیہم السلام سے منقول ہے **سورۃ الفتح** یہ سورہ مدنی ہے اور اسمیں انتیس آیتیں ہیں اور حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ نگاہ رکھو تم اور حفاظت کرو تم اپنے مالونکی اور عورتونکی اور لونڈیوں
کے جاتے رہنے سے اور ضایع ہونیسے سورہ انا فتحنا پڑھکر اور جانو تم کہ جو کوئی ہمیشہ سورۂ انا فتحنا کو پڑھے تو ایک آواز کرنیوالا آواز کرے کہ تمام اہل محشر اس آواز
کو سنیں کہ اے بندہ تو میرے خالص اور خاص بندوں میں سے ہے اور حکم کرے فرشتوں کو کہ اسکو میرے خاص اور نیک بندوں میں شامل کرو اور نعمت کے بہشتوں میں اس کو
داخل کرو اور شراب ہمیشگی کا نور سے اسکو سیراب کرو **بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ۝ اِنَّا فَتَحۡنَا لَکَ فَتۡحًا مُّبِیۡنًا ۝**
تحقیق فتح دی ہمنے واسطے تیرے فتح ظاہر اور مراد اس فتح سے فتح مکہ ہے یعنی مکہ کو فتح کیا ہمنے واسطے تیرے اور بعضے کہتے ہیں کہ مراد اس فتح سے صلح حدیبیہ ہے
کہ مقدمہ فتح مکہ کا ہے اور کیفیت اسکی یہ ہے کہ ہجرت کے چھٹے سال میں جناب رسولخدا نے خواب میں دیکھا کہ ہمراہ ایک جماعت اصحاب کے بحکم خدا مکہ کو گئے
اور طواف خانہ کعبہ کا کیا اور اعمال عمرہ کے بجالائے ہیں حضرت نے اس خواب کو اصحاب کے روبرو بیان کیا اصحاب نے یہ سنکر تصور کیا کہ تعبیر اس خواب کی اسی سال
میں واقع ہوگی اور حضرت نے سامان سفر تیار کیا واسطے روانگی مکہ کے اور اصحاب کو حکم روانگی کا دیا اور اسی سال میں غرۂ ذیقعدہ کو مدینہ سے باہر نکلے اور روانہ ہوئے
اور جسوقت ذوالحلیفہ پر پہنچے تو احرام عمرہ کا باندھا اور اونٹ قربانی کا ہر ایک نے اپنے ہمراہ ہانکا اور رسول خدا نے چھیاسٹھ یا ستر اونٹ ہمراہ اپنے لئے اور جس وقت
مشرکوں کو خبر حضرت کے تشریف لانیکی پہنچی تو انہوں نے خالد بن ولید کو مع دو سو سوار کے حضرت کے مقابلہ کو بھیجا اور رسول خدا مقام حدیبیہ میں پہنچے کہ وہ حرم کے
ایک طرف ہے اور مشرکین مکہ سے باہر نکلکر بلدح میں جمع ہوئے اور مشرکین کیطرف سے عروہ بن مسعود ثقفی چند آدمیوں سے رسولخدا کے پاس آیا تاکہ باعث حضرت کی رونق
افروزی کا معلوم کرے اور جسوقت انکو معلوم ہوا کہ حضرت لڑنیکے واسطے نہیں آئے ہیں تو وہ الٹا پھر گیا اور قریش سے بیان کیا کہ وہ لڑائی کے واسطے نہیں آئے بلکہ خانہ کعبہ کی
زیارت کے واسطے آئے ہیں اور قریش جاہلیت کی غیرت سے راضی نہ ہوئے کہ رسولخدا مع اپنے اصحاب کے مکہ میں داخل ہوں کہتے ہیں کہ رسول خدا نے عثمان کو اپنی طرف سے بھیجا تاکہ قریش
کو راضی کرے قریش نے اسکو قید کیا اور اصحاب میں اسکا قتل ہونا مشہور ہوا اسواسطے بیعت رضوان واقع ہوئی چنانچہ ذکر اسکا بعد اسکے آئیگا اور تفصیل صلح حدیبیہ کی
حضرت امیرالمومنین سے اس طرح نقل کرتے ہیں کہ سید عالم صلعم نے بقصد عمرہ مع سات سو اصحاب کے مکہ کو کوچ کیا اور جسوقت ذوالحلیفہ پر پہنچے تو احرام عمرہ کا باندھا
اور اونٹ قربانی کے ہمراہ لئے اور اسجگہ سے ایک جاسوس بنی خزاعہ میں سے مکہ کو روانہ ہوا تاکہ احوال قریش کا دریافت کرے اور جسوقت کہ حضرت غدیر اشطاط
پہنچے کہ وہ قریب کوہ عسفان کے ہے تو وہ جاسوس آیا اور کہا کہ رئیس قریش کے مثل کعب بن لوئی اور عامر بن لوئی وغیرہ نے ہر قسم کے آدمیوں کو جمع کیا ہے
تاکہ تم سے جنگ کریں اور یا تمکو مکہ کے داخل ہونے اور زیارت خانہ کعبہ سے منع کریں اور رسولخدا نے بطور مشورہ کے اصحاب سے پوچھا کہ رائے تمہاری اسمیں کیا ہے انکو تم خود قتل
کروگے یا جو کوئی تم سے ارادہ لڑنیکا کرے اسپر جہاد کروگے اصحاب نے عرض کی کہ رائے حضرت کی نیکی پر ہے لیکن ہم لڑنیکے واسطے نہیں آئے ہیں بلکہ خانہ کعبہ کی زیارت
کو آئے ہیں دوسری صورت ہی بہتر ہے کہ اگر کوئی ہم سے جنگ کرنا چاہیگا تو ہم اس سے لڑینگے اور غرض رسولخدا کی اس مشورہ سے یہ تھی کہ رائے اصحاب کی معلوم کریں اور جو بہتری
حضرت رائے نیک سے خود واقف تھے اور اسوقت اصحاب سے فرمایا کہ روانہ ہو تم جسوقت کوہ عسفان پر پہنچے تو بشیر بن سفیان مکہ سے آیا تھا حضرت کے پاس آیا اور کہا
کہ یا رسولخدا قریش تمہاری دشمنی میں متفق الکلمہ ہو رہے ہیں مکہ میں تمکو نہ جانے دینگے اور خالد بن ولید مع ایک جماعت ہمراہیوں کے کراع النعیم پر پڑا ہے حضرت نے فرمایا
کہ اگر انکو مجھ پر غلبہ ہوتا تو مراد انکی حاصل ہوتی قسم ہے خدا کی اگر وہ میرے ساتھ بدسلوکی کریں تو بمدد خدا ان سے جنگ کروں اور سب کو مغلوب کروں اور فرمایا کہ کون ہے تم میں سے
کہ مجھکو اس راہ سے لیجائے کہ رہ گذر انکی ہے ایک مرد اسلمی نے کہا کہ میں تمکو راہ دشوار سے انکے پاس پہنچاؤں حضرت نے فرمایا کہ چلو اصحاب روانہ ہوئے اور جسوقت دشوار مقاموں کو طے
کیا اور زمین برابر پر پہنچے تو حضرت نے فرمایا کہ کہو نستغفر اللہ و نتوب الیہ سب اصحاب نے یہ کلمہ زبان پر جاری کیا حضرت نے فرمایا کہ یہ حطہ ہے کہ بنی اسرائیل کے پیش کیا تھا
اور انہوں نے اسکو قبول نہ کیا تھا اور فرمایا کہ دست راست کو چلو پس اصحاب سمت راست کو پھر گئے اور جسوقت ثنیۃ المرار پر پہنچے قریب حدیبیہ کے تو ناقہ حضرت کا بسبب
وہاں لیٹ گیا اور ایک کنواں کہ نہایت کم پانی رہتا تھا وہاں حضرت نے مقام کیا اور حضرت کے قدم کی برکت سے پانی اس کنوئیں میں کثرت سے ہو گیا اور بعد اسکے بدیل بن

سورۃ الفتح ۱

ورقا خزاعی ایک جماعت خزاعہ کو ہمراہ لیکر پہنچا اور کہا کہ یا رسول خدا کعب بن لوئی اور عامر بن لوی نے لشکر جمع کیا ہے اس ارادہ سے کہ وہ تمکو مسجد الحرام میں نجانے دیں حضرت نے فرمایا کہ میں کسی سے لڑنیکو نہیں آیا ہوں بلکہ قصد زیارت کا رکھتا ہوں قسم ہے خدا کی آنا انکا باعث انکے عذاب اور بربادی کا ہے اگر وہ چاہیں تو میں ان سے صلح کروں ایک مدت معین تک کہ مجھکو انکے ساتھ کوئی جھگڑا ہو اور نہ میرے در پے ہوں اگر اس مدت میں وہ اسلام کو قبول کریں مناسب ہے کہ یہی مراد ہماری ہے اور جو نہیں تو فراغت اور امن سے اپنے گھروں میں آرام کریں اور اگر ایسا نہ کریں تو قسم ہے خدا کی میں ان سے جنگ کروں یہانتک کہ خدا مجھکو ان پر فتح دیوے اور یا جو کچھ حکم خدا ہے وہ مجھ پر جاری ہو بدیل نے کہا کہ میں جاتا ہوں اور اس کلام کی انکو خبر کرتا ہوں اور دیکھوں میں کہ اس مقدمہ میں وہ کیا کہتے ہیں اس نے اس گفتگو کی قریش کو جاکر خبر کی عروہ بن مسعود ثقفی اٹھا اور قریش سے کہا کہ یہ مرد وہ بات کہتا ہے کہ جسمیں ہماری خیر ہے اگر اس امر کو قبول کرو تو یہ مراد میری ہے اور جو نہیں تو مجھکو محمد کے پاس بھیجو تاکہ میں بھی اس سے کچھ کہوں ان لوگوں نے اسکو حضرت کے پاس بھیجا اور حضرت نے جو کچھ کہ بدیل سے کہا تھا وہی اسکو بھی فرمایا عروہ نے کہا کہ اے محمد قسم ہے خدا کی میں تیرے گرد ایسے آدمی دیکھتا ہوں کہ وقت لڑائی کے وہ سب بھاگ جاوینگے اور تو تنہا رہ جائیگا ابوبکر نے اسکو دشنام دہی کی اور کہا کہ کیا ہم ایسے ہیں کہ رسول خدا کو تنہا چھوڑ کر بھاگ جاوینگے عروہ نے پوچھا کہ یہ کون آدمی ہے لوگوں نے کہا کہ ابوبکر بن قحافہ ہے کہا کہ اگر تو نے پہلے سے ہمراہ میرے ایک کام نہ کیا ہوتا کہ میں نے اسکا عوض تجھکو نہیں پہنچایا ہے تو البتہ میں تجھکو اس بات کا جواب دیتا اور عروہ جسوقت بات کرتا تھا اپنا ہاتھ حضرت کے منہ تک لیجاتا تھا مغیرہ بن شعبہ خود سر پر رکھتا تھا اور تلوار گردن میں ڈال رکھتا تھا اور اسکے سر کے نیچے کھڑا تھا جسوقت عروہ حضرت کے منہ کی طرف ہاتھ دراز کرتا تو مغیرہ قبضہ تلوار کا اسکے ہاتھ پر مارتا اور کہتا کہ ہاتھ اپنا تو اپنے طرف رکھ اور بے ادبی ترک کر نہیں تو ہاتھ تیرا تلوار سے قطع کر ڈالونگا اس نے پوچھا کہ یہ کون آدمی ہے لوگوں نے کہا کہ مغیرہ بن شعبہ ہے عروہ نے مغیرہ کو ملامت کرکے کہا کہ اے مغیرہ تو وہ نہیں ہے کہ جسنے خیانت کی تھی اور اسواسطے کہا کہ مغیرہ نے ایام جاہلیت میں ایک قوم کی مصاحبت کی تھی اور آخر کو مال انکا لے لیا اور انکو قتل کیا اور بعد اسکے رسول خدا کے پاس جاکر مسلمان ہو گیا اور حضرت نے فرمایا کہ میں نے تیرے اسلام کو قبول کیا اور عروہ نے دیکھا کہ اصحاب حضرت کے خدمتگاری میں حضرت کے مستعد رہتے ہیں اور جو کچھ حضرت حکم کرتے ہیں اسیوقت بجا لاتے ہیں مثل خادموں اور چاکروں کے دست بستہ کھڑے رہتے ہیں اور نہایت خوف اور ادب سے وقت کلام کرنیکے حضرت کے منہ کی طرف نگاہ نہیں کرتے ہیں اور آہستہ اور نرمی سے بات کرتے ہیں اور جسجگہ کہ حضرت وضو کرتے ہیں یا تھوکتے ہیں ہر ایک دوسرے سے آگے بڑھکر اسکو اٹھاتے ہیں اور اس تھوک اور آب دہن کو تبرک جانکر اپنے منہ پر ملتے ہیں جسوقت عروہ نے اس طرح سے تعظیم اور محبت حضرت کی انکو کرتے ہوئے دیکھا تو وہاں سے روانہ ہوا اور قریش سے جاکر کہا کہ اے قوم میں نے بادشاہ دنیا کے بہت دیکھے ہیں مثل قیصر روم اور کسری فارس و نجاشی حبشہ کے قسم ہے خدا کی کسی بادشاہ کو ایسا نہیں دیکھا کہ قوم اسکی مثل محمد کے فرمانبرداری اسکی کرتی ہوں اور جو کچھ کہ فرمانبرداری اور چاکری اور محبت اور وفاداری اصحاب کی دیکھی تھی قریش کے روبرو بیان کی اور کہا کہ ایسا بادشاہ جلیل القدر تم سے درخواست صلح کی کرتا ہے اسکو قبول کرو ایکمرد نے کنانہ میں سے کہا کہ میں جاتا ہوں اور میں سلوک اصحاب کا محمد کیساتھ دیکھتا ہوں لوگوں نے کہا کہ جا جسوقت وہ حضرت کے پاس پہنچا تو فرمایا حضرت نے اصحاب سے کہ یہ فلانا آدمی فلانی قوم کا ہے جو کہ تعظیم حج کی اور قربانی کی کرتے ہیں لبیک کہتے ہوئے اسکی پیشوائی کو جاؤ اور اونٹ قربانی کے ہمراہ لیجاؤ انہوں نے ایسا ہی کیا اس مرد نے یہ حال دیکھا تو کہا کہ سبحان اللہ ایسی قوم کو خانہ خدا سے کسواسطے منع کرتے ہیں پس وہ شخص پھر گیا اور صلح کی رغبت اپنی قوم کو دلائی انہوں نے حلیس بن علقمہ کو بھیجا اور وہ ہر قوم کی آمیختہ آدمیوں کا سردار تھا حضرت نے فرمایا کہ یہ آدمی عبادت کرنیوالی قوم میں سے ہے قربانی کو اسکے آگے لیجاؤ جسوقت قربانی کے اونٹوں کو اس نے دیکھا تو کہا کہ لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم اور قریش کیطرف پھر گیا اور اس حال کو ان سے جاکر بیان کیا اور بعد اسکے مکرز بن حفص قریش سے اذن لیکر حضرت کے پاس آیا اور حضرت نے اسکو دیکھا تو فرمایا کہ یہ مکرز ہے جو کہ فاسق اور فاجر مشہور ہے اور حضرت سے وہ شخص گفتگو کرنے لگا اور بعد اسکے سہیل بن عمرو پہنچا اور حضرت سے عرض کی کہ کام تمپر آسان ہو گیا اسواسطے کہ قوم تم سے صلح طلب کرتی ہے اور سہیل نے کہا کہ میں قریش کیجانب سے آیا ہوں تاکہ تم سے صلح کرکے عہد نامہ بیچ میں لکھوالوں رسول خدا نے امیر المومنین کو طلب کیا اور صلح نامہ کا مضمون بیان کیا امیر المومنین نے موافق ارشاد حضرت کے لکھنا صلحنامہ کا شروع کیا اور اول میں اسکے بسم اللہ الرحمن الرحیم لکھا سہیل نے کہا کہ ہم رحمان کو نہیں جانتے اور یہ نوشتہ ہمارے اور تیرے درمیان ہے اسمیں وہ چیز چاہیے کہ جسکو ہم جانتے ہوں کہا کہ باسمک اللہم لکھ مسلمانوں نے کہا کہ ہم بسم اللہ کو ترک نہیں کرینگے حضرت نے فرمایا کہ اے علی جو کچھ سہیل کہتا ہے وہ لکھ تو امیر المومنین نے وہی لکھا جو کہ سہیل نے کہا تھا اور بعد اسکے حضرت نے فرمایا کہ اے علی لکھ ہذا ما قضی علیہ محمد رسول اللہ سہیل نے کہا کہ اگر ہم تجھکو رسول جانتے تو ہرگز

تجھ سے جھگڑا نکرتے اور خانہ کعبہ سے تجھکو منع نہ کرتے حضرت نے فرمایا کہ میں رسول خدا کا ہوں اگرچہ تم مجھکو جھٹلاؤ اور فرمایا کہ اے علی رسول اللہ کا لفظ اسمیں سے مٹا دے امیر المومنین نے عرض کی یا رسول خدا ہاتھ میرا رسول کے مٹانے پر جاری نہیں ہوتا ہے اسواسطے کہ میں حضرت کے نبی ہونے پر ایمان لایا ہوں تا کلمہ میرے ہاتھ سے مٹ نہیں سکتا حضرت نے صلحنامہ کو امیر المومنین کے ہاتھ سے لیکر رسول کا لفظ اسمیں سے مٹا دیا اور لکھا کہ ہذا ما قضی محمد بن عبد اللہ یعنی یہ وہ ہے کہ حکم کیا محمد پسر عبد اللہ نے اور اسمیں تحریر کیا کہ دو سال تک جانبین میں لڑائی نہ ہو اور اس عرصہ میں محمد کے اصحاب میں سے جو کوئی واسطے حج اور عمرہ کے یا واسطے تجارت کے مکہ میں آئے وہ اپنی جان اور مال سے امن میں ہو اور جو کوئی قریش کا آدمی مدینے میں آئے اور وہاں سے مصر و شام کو جائے وہ بھی امن میں ہو اور جو کوئی ان کا اس مدت میں مسلمانوں کے پاس جائے تو اسکو واپس کردیں اور مسلمانوں میں سے جو کوئی انکے پاس جائے تو وہ واپس کریں یہ شرط مسلمانوں کو بہت ناگوار اور دشوار معلوم ہوئی حضرت نے فرمایا کہ اس بحث سے درگزرو اور جو کوئی ہم میں سے انکی جانب چلا جائے وہ رحمت خدا سے دور ہے اور لائق غضب الہی کے ہے اور جو کوئی انکا ہمارے پاس آئے ہم اسکو انکی طرف واپس کردیں پس اگر علم خدا متعلق ایمان انکے کے ہے تو اسکو باہر نکالدیگا اور کفار کے ہاتھ سے اسکو نجات دیگا اور یہ بھی اسمیں لکھا کہ جو کوئی چاہے محمد کے عہد میں آجائے اور جو کوئی چاہے انکے عہد میں آجائے بنو خزاعہ اسوقت اٹھے اور کہا کہ ہم محمد کے عہد میں ہیں اور بنو بکر نے کہا کہ ہم قریش کے عہد میں ہیں اور رسول خدا نے فرمایا کہ ہمکو اجازت دو کہ خانہ کعبہ کے طواف کو ہم روانہ ہوں سہیل نے کہا کہ اس سال زیارت کعبہ کو موقوف رکھو اور مکہ میں ہمارے ہمراہ نہ جاؤ اور سال آیندہ میں ہم تین روز مکہ کو خالی کردینگے تم بدوں ہتیاروں کے مکہ میں داخل ہونا اور اب تم ہتیار و نکو باندھے ہوئے قربانی کے اونٹوں کو ہانکتے ہوئے چلے آئے جہانتک کہ ہم تمکو آنے دیویں اور اسی جگہ قربانی کو ذبح کرو اور وہاں سے الٹے چلے جاؤ حضرت نے اصحاب سے فرمایا کہ قربانی کے اونٹوں کو ہانکو اصحاب نے اونٹوں کو ہانکا اور قریش کے آدمیوں نے درمیان راہ کے ان کو ٹھہرا دیا اور آگے کو نہ جانے دیا اور صلحنامہ تمام ہوا اور دونوں طرف کے گواہوں نے اپنی گواہی اس پر لکھی اور حضرت نے فرمایا کہ قربانی کو یہاں ذبح کرو اور سر کو اپنے منڈواؤ کسی نے حضرت کے کہنے پر عمل نہ کیا دوسری بار حضرت نے پھر فرمایا کسی نے کہنا نمانا حضرت غضبناک ہوئے اور ام سلمہ کے خیمہ میں تشریف لیگئے اور اصحاب کی فرمانبرداری نہ کرنے سے ام سلمہ کو مطلع کیا ام سلمہ نے عرض کی کہ انسے کچھ نفرمائیں اپنے اونٹوں کو حضرت ذبح کریں اور اپنے سر کو منڈوائیں حضرت خیمہ سے باہر نکلے اور اونٹ اپنے ذبح کئے اور سر کو منڈوایا اور اصحاب سے کچھ نفرمایا اصحاب نے جسوقت دیکھا کہ حضرت نے خود اپنے ہاتھ سے اونٹ ذبح کئے ہیں اسوقت سب نے اونٹ اپنے اپنے ہاتھ سے ذبح کئے اور سر منڈوائے اور بعضوں نے منڈوانے کے عوض تھوڑے سے بال کترلئے اور سر کو نہ منڈوایا اور رسول خدا کی فرمانبرداری نہ کرنے سے پشیمان ہوئے حضرت نے فرمایا کہ رحم کرے خدا سر کے منڈوانے والونکو لوگوں نے عرض کی یا رسول خدا بالونکے کترنیوالوں کو بھی پھر فرمایا کہ رحم کرے خدا سر کے منڈوانے والونکو لوگوں نے عرض کی کہ بالونکے کترنیوالوں کو پھر سر کے منڈوانے والونکے واسطے فرمایا کہ خدا انپر رحم کرے اور بالونکے کترنیوالونکے واسطے بھی لوگوں نے پوچھا کہ یا رسول خدا حضرت نے سر کے منڈوانے والونکے واسطے تین مرتبہ فرمایا کہ خدا انپر رحم کرے اور بالونکے تراشنے والوں کو نہیں فرمایا مگر ایکمرتبہ فرمایا کہ سر کے منڈوانیوالو کو یقین تھا اور بالونکے کترنیوالونکو شک تھا اور رسول خدا مدینہ کو تشریف لیگئے اور منقول ہے کہ جسوقت یہ صلحنامہ لکھا گیا کہ اس سال مکہ میں جائیں اور سال آیندہ میں طواف کریں یہ صلحنامہ حضرت کا اصحاب کو پسند نہ آیا علی الخصوص عمر بن الخطاب کو رسول خدا سے کہتے تھے کہ ہم حق پر نہیں ہیں اور ہمارے دشمن باطل پر فرمایا کہ ہاں عمر نے کہا کہ تو ہمارے دین کو ذلیل اور خوار کرتا ہے حضرت نے فرمایا کہ خدا نے مجھ سے وعدہ کیا ہے اور وعدہ ہیں اسکے ہرگز خلاف نہیں ہے عمر نے کہا کہ کیا تو نے نہیں کہا تھا کہ ہم طواف کرینگے اور سر منڈوائینگے اور مسجد الحرام میں داخل ہونگے حضرت نے فرمایا کہ مینے اس سال کو نہیں کہا تھا بلکہ انشاء اللہ تعالی داخل ہونگے مسجد الحرام میں کہا تھا اور اگر اس سال میں داخل نہیں ہوئے تو سال آیندہ میں داخل ہونگے اور فتح الباری شرح صحیح بخاری میں لکھا ہے کہ عمر نے کہا کہ امر عظیم اس روز میرے دلمیں داخل ہوا یعنے نبوت میں مینے شک کیا اور شمس الدین قیم نے کتاب زاد المعاد میں لکھا ہے کہ عمر نے کہا کہ قسم ہے خدا کی نہیں شک کیا مینے جس روز سے ایمان لایا ہوں مگر اسدن کہ مینے پیغمبر سے کہا کہ یا رسول اللہ کیا تو پیغمبر خدا کا نہیں ہے فرمایا کہ ہاں میں پیغمبر حق ہوں اور مفتاح الفتح میں لکھا ہے کہ عمر سے منقول ہے کہ وہ کہتا تھا کہ تحقیق شک کیا مینے ایسا شک کہ جس روز سے مسلمان ہوا ہوں ایسا شک کبھی نہیں کیا تھا اور اگر بیس آدمی پاتا اور ایک روایت میں ہے کہ ستر آدمی پاتا تو قریش سے جنگ کرتا اور صلح کو بگاڑ دیتا اور بعد اسکے بندوں کو آزاد کرتا اور ہمیشہ کو روزہ رکھتا جسوقت کہ داخل ہوا اس روز شک میرے دلمیں آور کہتے ہیں کہ بعد نازل ہونے اس آیت کے بہت امور عجیب ظاہر ہوئے صلح حدیبیہ اور باہر نکلنا پانی کا حضرت کی انگلیوں سے اور فتح ہونا مکہ کا اور فتح ہونا خیبر کا اور فتح پانا رومیوں کا فارسیوں پر اور اہل کتاب کا مشرکوں پر پس حق تعالیٰ فرماتا ہے کہ فتح کی ہمنے واسطے تیرے فتح ظاہر لِیَغْفِرَ لَکَ اللّٰہُ

تاکہ بخشے واسطے تیرے خدا **مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ** جو کچھ کہ مقدم ہوا ہے اور پہلے گزرا ہے گناہ تیرے ہیں **وَمَا تَأَخَّرَ** اور جو کچھ کہ پیچھے واقع ہوا ہے یعنی جنگ
جہاد کے اور کفار کے دفع کرنیکی جہت سے کہ سبب فتح کا ہے بخشے گناہ تیرے کہ مراد گناہ سے ترک کرنا اولیٰ امر کا ہے اسواسطے کہ پیغمبر معصوم ہے اور اس سے کوئی گناہ صادر نہیں ہوتا
پس مراد گناہ سے ترک کرنا اولیٰ امر کا ہے اور یا مراد اس سے امت کے گناہ ہیں اور روایت اہل بیت علیہم السلام میں ہے کہ مراد اس گناہ سے علی بن ابی طالب کے شیعوں کے گناہ ہیں چنانچہ
حضرت صادق علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ رسولخدا نے کوئی گناہ نہیں کیا اور نہ کبھی ارادہ گناہ کا کیا لیکن خدائیتعالیٰ نے علی بن ابیطالب کے شیعوں کے گناہ رسول خدا پر
بار کرکے انکو بخشا اور بعضے علما فرماتے ہیں کہ خطاب اس آیت میں حضرت کی طرف ہے اور مراد اس سے ساری امت کے آدمی ہیں پس امت کے لوگوں کے خدائیتعالیٰ نے گناہ بخشے اور
قرآن میں اکثر ایسی آیتیں ہیں کہ انمیں خطاب رسولخدا کیطرف ہے اور مراد امت کے آدمی ہیں اور حضرت امام رضا علیہ السلام سے اس آیت کی تفسیر پوچھی گئی تو فرمایا
کہ مکہ کے مشرکوں کے نزدیک رسولخدا کے برابر کوئی شخص زیادہ گناہگار نہ تھا اسواسطے کہ وہ سوائے خدا کے تین سو ساٹھ بتوں کی پرستش کرتے تھے اور جس وقت
رسولخدا پیغمبر ہوئے اور خدا کی توحید کیطرف ان لوگوں کو بلایا تو انکو یہ امر بہت برا معلوم ہوا اور کہا کہ بہت معبودوں کو ایک معبود مقرر کرتا ہے پس جسوقت رسول خدا
نے مکہ کو فتح کیا تو خدائیتعالیٰ نے فرمایا کہ اے محمد تحقیق ہمنے فتح دی واسطے تیرے فتح ظاہر تاکہ بخشے خدا واسطے تیرے جو کچھ کہ پہلے گزرا ہے گناہ تیرا اور جو کچھ کہ
پیچھے ہوا ہے مکہ کے مشرکوں کے نزدیک بسبب بلانے تیرے کے طرف توحید خدا کے پہلے اور پیچھے اسواسطے کہ مکہ کے مشرکین بعضے تو ایمان لائے تھے اور بعضے مکہ سے باہر نکل گئے
تھے اور جو کوئی کہ مکہ میں باقی رہا تھا وہ انکار توحید کا نہیں کر سکتا تھا جسوقت وہ حضرت آدمیوں کو توحید کیطرف بلاتے تھے اور انکے نزدیک گناہ حضرت کا بخشا گیا تھا جس وقت
حضرت ان پر غالب ہوئے پس اس گناہ کا رسولخدا کے حق تعالیٰ نے ذکر کیا ہے کہ وہ گناہ جو تیرا انکے مشرکوں کے نزدیک تھا وہ بعد فتح مکہ کے انکے نزدیک بخشا گیا اور دوسری
روایت میں بھی آئمہ معصومین علیہم السلام سے ہے کہ مراد اس سے یہ ہے کہ تاکہ بخشے خدا گناہ تیرا پہلا اور پچھلا جو کہ مکہ والوں کے نزدیک ہے پہلے ہجرت کے اور بعد ہجرت کے اسواسطے
کہ جسوقت تونے مکہ کو فتح کیا بدون قتل کے اور نہ مواخذہ کیا تونے ان سے عداوت کا اور اس جنگ کا کہ پہلے اس سے انہوں نے تجھسے کیا ہے تو انہوں نے تیرے گناہ کو
بخشدیا جو کہ انکے اعتقاد میں تیرا گناہ تھا اور جو کچھ کہ انکی عداوت کے مقابلہ میں تیری عداوت تھی جس وقت کہ انہوں نے دیکھا تو حاکم اور قادر ہو گیا اور بعضے علما
ہمارے کہتے ہیں کہ ذنب کا لفظ مصدر ہے اور اضافت اسکی جیسے کہ فاعل کیطرف جائز ہے ایسے ہی مفعول کیطرف بھی جائز ہے اور یہاں اضافت ذنب کی طرف مفعول کے ہے
اور مغفرت کے معنی ازالہ اور دور کرنیکے ہیں یعنی تاکہ دور کرے خدا جو کچھ کہ پہلے گزرا ہے گناہ کرنا انکا تیری ذات سے کہ تجھکو انہوں نے مکہ سے نکال دیا اور بڑے سخت آزار دیے
اور جو کچھ کہ پیچھے ہوا ہے گناہ تیرا ان سے کہ تجھکو مکہ میں واسطے طواف کے آنے نہ دیا اور کعبہ کی زیارت سے منع کیا اسواسطے کہ جسوقت مکہ مفتوح ہوا تو جو گناہ کہ وہ لوگ حضرت
کی نسبت کرتے تھے اور حضرت کو آزار دیتے تھے وہ سب دور ہو گئے اور مخالفین کے علما وہ معنی بیان کرتے ہیں کہ جو مخالف ہیں حضرت کی نبوت کے بعضے کہتے ہیں
کہ معنی اسکے یہ ہیں کہ تاکہ بخشے خدا واسطے تیرے گناہ تیرے کو جو کہ پہلے نبوت سے ہیں اور جو کہ بعد نبوت کے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ جو گناہ کہ پہلے فتح کے ہیں اور جو گناہ کہ بعد فتح
کے ہیں اور بعضے کہتے ہیں کہ جو گناہ کہ واقع ہوا ہے اور جو گناہ کہ واقع ہوگا وہ بخشا جائیگا اور بعضے کہتے ہیں کہ جو گناہ کہ تیرے باپ اور ماں اور آدم اور حوا سے پہلے ہوا ہے وہ تیرے قدم کی برکت سے
بخشا جائیگا اور جو گناہ کہ پیچھے اس سے تیری امت سے ہوا ہے وہ بخشا جائیگا لیکن آدم اور ہمارے پیغمبر میں باعتبار نبوت کے کچھ فرق نہیں ہے جیسا کہ گناہ آدم کا ہے ویسا ہی گناہ
ہمارے پیغمبر کا ہے اور فرماتا ہے حق تعالیٰ کہ **وَيُتِمَّ** اور تمام کرے خدا اپنے فضل و کرم عام سے **نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ** نعمت اپنی کو اوپر تیرے دنیا میں تو دشمنوں پر تیری
نصرت کرکے اور قیامت تک تیری شرع کو باقی رکھ کے اور نبوت کو تجھ پر ختم کرکے اور دین اسلام اور کلمہ حق کو غالب کرکے اور آخرت میں تیرے درجے اور مرتبے بلند کرکے
اور تیری شفاعت تیری امت کے مومنین کے حق میں قبول کرکے **وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا** اور دکھلائے تجھکو راہ سیدھی احکام کے پہنچانے میں اور
ریاست کے طریقوں کے قائم کرنے میں اور یا یہ کہ ثابت رکھے تجھکو راہ سیدھی پر جو کہ بہشت کیطرف پہنچانیوالی ہے **وَيَنْصُرَكَ اللَّهُ** اور مدد کرے تیری خدا **نَصْرًا عَزِيزًا** مدد
عزت والی اور غالب کہ جس سے عزت ہو اس شخص کی جسکی مدد کرے اور کہتے ہیں کہ جس وقت رسولخدا صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم حدیبیہ سے صلح کرکے پھرے تو راہ میں ایک شخص
نے اصحاب میں سے کہا کہ یہ کیا فتح ہے کہ ہمکو بیت الحرام سے منع کیا اور ہماری قربانی کو اسکے محل پر نہ جانے دیا رسولخدا کو اسکی گفتگو کی خبر پہنچی تو فرمایا کہ یہ بات بد ہے کہ اس مرد نے
کہی ہے اور ایسا نہیں ہے کہ جو وہ کہتا ہے بلکہ یہ فتح بہت بڑی فتح ہے اسواسطے کہ مشرکین اپنے مرتبہ کی شوکت سے گر کے طالب صلح کے ہوئے اور عاجز ہو کر انھوں نے امان تم سے چاہی